بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

1870 احادیث کا مجموعہ

جس میں سنی عقائد اور حنفی احکام پر احادیث یکجا کر دی گئی ہیں۔

اَلْمُسْتَنَد

(ترجمہ وتخریج ومختصر شرح)

تالیف

شیخ الحدیث والتفسیر

پیر سائیں غلام رسول قاسمی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

0301-6002250 -- 0303-4367413

www.islalmtheworldreligion.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ضابطہ

☆۔ نام کتاب ..... اَلْمُسْتَنَد

☆۔ مصنف ..... شیخ الحدیث والتفسیر
پیر سائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی
دامت برکاتہم العالیہ

☆۔ کمپوزنگ ..... محمد طارق سعید، محمد کاشف سلیم، محمد عمران

☆۔ معاون تخریج ..... محمد کاشف سلیم، محمد طارق سعید، اظہر عباس،
محمد حسنین، مصطفی حسین، محمد عدنان، محمد عمران

☆۔ صفحات 836

☆۔ بارِاول ۱۴۲۷ھ (عربی بمع اعراب) .....تعداد 1100

☆۔ بارِدوئم ۱۴۳۱ھ (ترجمہ وتخریج) .....تعداد 1100

☆۔ بارِسوئم ۱۴۳۵ھ (ترجمہ وتخریج) .....تعداد 1100

☆۔ بارِچہارم ۱۴۳۸ھ (ترجمہ وتخریج) ..... تعداد 1100

☆۔ بارِپنجم 1439 ہجری (ترجمہ وتخریج) ..... تعداد 1100

☆۔ بارِہشتم 1441 ہجری (ترجمہ وتخریج ومختصر شرح).....تعداد 3300

☆۔ ناشر .....رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا

☆۔ قیمت .....2000/.

(ملنے کے پتے)

☆۔ رحمۃ للعالمین پبلی کیشنز بشیر کالونی سرگودھا 0303-4367413 / 0301-6002250

☆۔ مکتبہ امام احمد رضا، کری روڈ شکریال راولپنڈی 0321-5098812

☆۔ مکتبہ امام احمد رضا دربار مارکیٹ لاہور 03045640909

☆۔ مکتبہ داتا لجپال دربار مارکیٹ لاہور 03214830017

www.islamtheworldreligion.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

★★---- فہرست مضامین ----★★

مقدمہ	11
عقائد کی کتاب	13
باب فاتحۃ الحدیث (احادیث کا خلاصہ)	15
توحید اور اللہ جل شانہ کی صفات کا باب	18
حبیب کریم ﷺ کے مناقب کا باب	30
آپ ﷺ کی خاندانی شرافت	30
نبی کریم ﷺ کے میلاد اور بعثت کا بیان	32
ہمارے رسول ﷺ تمام جہانوں.....	35
ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں.....	38
آپکی محبت ایمان کی بنیاد ہے.....	53
آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر اور ادب	56
تمام انبیاء اور مخلوق پر آپ ﷺ کی فضیلت	62
ہم آپ ﷺ کی طرح نہیں ہیں	67
ماضی، حال اور مستقبل کے عالم.....	68
نبی کریم ﷺ مختار ہیں.....	72
آپکی طرف متوجہ ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی	78
انبیاء اپنی قبروں میں دنیا کی طرح زندہ ہیں.....	79
ہمارے نبی زندہ ہیں.....	80
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکارنے کا جواز	83
وسیلہ پکڑنے اور مدد مانگنے کا جواز	85
صحابہ اور اہلِ بیت کے مناقب کا باب	89
سیدنا امام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب	100
سیدنا امام عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مناقب	116
سیدنا امام عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مناقب	121
سیدنا امام علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مناقب	124
سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر.....	138
اہل سنت کی علامت افضلیتِ شیخین الخ	144
عشرہ مبشرہ کے مناقب	149
حضرت زید اور حضرت اسامہ کے مناقب	152
حضرت اُبی بن کعب کے مناقب	153
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب	154
حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مناقب.....	156
حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مناقب.....	157
حضرت انس بن مالک کے مناقب	158
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مناقب	160
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے مناقب	162
حضرت خالد بن ولید کے مناقب	165
انصاریوں کے مناقب	166
اہل بدر کے مناقب	167
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب	168
نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں کے مناقب	173
سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے مناقب	179
سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب	182
حسنین کریمین نبی ﷺ کی خوشبو ہیں	186
رسول اللہ ﷺ کا سب سے پیارا	187

www.islaminthenewworldreligion.com

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب 189
حضرت اویس قرنی علیہ الرحمہ کے مناقب 200
امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت 201
معجزات کا باب 204
آپ ﷺ کا حسن و جمال..... 204
قرآن کے اعجاز اور عجائب کا بیان 207
جمادات اور نباتات کا گواہی دینا 208
کھجور کا تنا آپ ﷺ کے فراق میں رویا 209
پہاڑ نے آپ ﷺ کی اطاعت کی 210
پتھر کی چٹان ریت کی طرح نرم ہوگئی 210
دشمنوں کے چہرے بگڑ گئے 211
اونٹ نے آپ ﷺ سے شکایت کی 211
چڑیا نے آپ ﷺ سے شکایت کی 212
بھیڑیے کی گواہی 212
آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پڑا 213
آپ ﷺ کی دعا سے بارش کا برسنا 214
طعام کا زیادہ ہوجانا 215
دودھ میں برکت 216
کھجوروں میں برکت 217
گھی میں برکت 218
مریضوں کو شفا 219
سراقہ کا قصہ 221
اُمّ معبد کی بکری 222
شیر حکم مانتا ہے 226
جنات کی گواہی 226
آئندہ کی خبریں 228
آپ ﷺ نے اپنی وفات کی خبر دی 231
چاند کا پھٹنا اور سورج کا واپس آنا 232
متفرق معجزات 233
معراج کا باب 238
رسول اللہ ﷺ نے رب کو دیکھا 247
کرامات کا باب 248
فتنوں کا باب اور قیامت کی نشانیاں 252
خوارج کا فتنہ 259
روافض کا فتنہ 262
امام مہدی رضی اللہ عنہ کا بیان 270
دجّال کا نکلنا 273
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول 279
قیامت کا شریر ترین لوگوں پر قائم ہونا 292
قیامت کے دن کے معاملات کا باب 293
صور پھونکا جانا اور حشر کا ہونا 293
حساب اور ترازو 294
حوضِ کوثر 294
شفاعت 295
جنت اور دوزخ کی صفت 301
جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار 302
باب: قبر کا عذاب حق ہے..... 306
اللہ کی تقدیر پر ایمان لانے کا باب 311

www.islamtheworldreligion.com

وسوسے کا باب 313

ایمان کے متعلقات کا باب 314

ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہیں 314

مومن گناہِ کبیرہ کرنے سے..... 316

گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے 318

شرک اور کفر کا نام مجازاً..... 318

ایمان بڑھتا گھٹتا نہیں ہے..... 318

فرماں برداری اور عبادت..... 319

کتاب وسنت پر جمے رہنے کی کتاب 320

سنت کی حجیت 323

فیصلہ قرآن سے ہوگا پھر سنت سے..... 352

جماعت کو لازم پکڑنا..... 357

فوت شدہ لوگوں کی اقتدا کی جائے 361

جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا..... 366

ہر چیز کی اصلیت مباح ہے 367

بُری بدعت اور اچھی بدعت 368

زائدہ سنتیں مستحب کے حکم میں ہیں 369

معتزلہ، مرجئہ، جبریوں اور قدریوں کی تردید 370

بدمذہبوں اور اہل بدعت سے علیحدگی 373

علم اور تعلیم کی کتاب 376

علم کی ضرورت 378

علم اور فقہ حاصل کرنے کی فضیلت 378

تکرار اور مذاکرہ کے ذریعے علم کا حصول 381

علم کی اقسام 382

عالم کی نشانیاں 383

برے علماء سے بچ کے رہو 383

اچھے علماء کا ساتھ دو 385

عالم کا اپنی تحقیق سے رجوع کرنا 387

نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت کا باب 388

حکمت کے ذریعے دعوت دینا..... 392

اس امت کا شیرازہ مت بکھیرو..... 394

جب تک حکمران میں کھلا کفر نہ دیکھو..... 394

کفر کا فتویٰ دینے میں جلدی نہ کرو 395

طہارت کی کتاب 397

پانیوں کا باب 397

بیت الخلا کے آداب کا باب 401

وضو کا باب 403

وضو توڑنے والی چیزیں 407

غسل کا باب 409

تیمم کا باب (یہ مسلمان کا وضو ہی ہے) 413

حیض کا باب 415

نماز کی کتاب 421

www.islamtheworldreligion.com

نماز کی فرضیت اور اسکے فضائل کا باب 421
نمازوں کے اوقات کا باب 426
ممنوعِ اوقات 428
اذان کا باب 429
ستر کا باب 434
نمازی کا سُترہ 435
مساجد کا باب 436
نوجوان عورت کا مسجد میں جانا جائز نہیں 439
نماز کا طریقہ اور اسکی ترکیب کا باب 441
عورتوں کی نماز..... 447
امامت کا زیادہ حقدار کون..... 448
امام کے پیچھے قرأت منع ہے 449
آمین آہستہ کہنی چاہیے 457
رفع یدین ترک کر دیا گیا ہے 459
فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر 464
سجدۂ سہو اور سجدۂ تلاوت 466
باب: جماعت کے واجب ہونے..... 467
صف سیدھی کرنا 469
امامت اور امام اور مقتدی کی ذمہ داریاں 470
عورتوں کی الگ جماعت مکروہ تحریمی ہے 473
وتروں کا باب 473
سنتوں اور نفلوں کا باب 475
رات کی نماز (تہجد) 477
دن کے نوافل 479
مغرب کے بعد نوافل 480
تحیۃ الوضو، استخارہ، توبہ اور حاجت کی نماز 481
نماز تسبیح 482
رمضان کا قیام، تراویح اور تہجد..... 483
نمازِ گرہن 488
نمازِ استسقاء 489
مسافر کی نماز کا باب 489
مسافر کی مقیم کے پیچھے نماز..... 492
مریض کی نماز کا باب 493
خوف کی نماز کا باب 494
جمعہ کا باب 495
عیدین کی نماز کا باب 498
طاقت رکھنے پر قربانی کا وجوب 502
جنازوں کی کتاب 506
مریض کے ثواب کا باب 506
مریض کی عیادت 507
موت کے ذکر کا باب 508
جس پر موت کا وقت آ جائے..... 509
میت کا بوسہ 509
میت کو غسل اور کفن دینے کا باب 510

www.islamtheworldreligion.com

جنازے کے ساتھ چلنے کا باب 512
جنازے کا طریقہ 513
میّت کو دفن کرنے کا باب 517
میّت پر رونے کا باب 520
زندہ لوگوں کا مردوں کے لیے دعا کرنا 522
تین دن سے اوپر سوگ منع ہے 525
دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا 526
قبروں کی زیارت کا باب 527
میراث کی کتاب 530
ان کا بیان جو وارث نہیں بنتے 530
وصیت کا بیان 536
ذوالفروض کی میراث کا باب 537
عصبات کی میراث کا باب 539
اولوالارحام کی میراث کا باب 540
دب، ڈوب یا جل کر مرنے والوں کی میراث 541
خنثیٰ کی میراث 541
رَد کا بیان 542
نبی کریم ﷺ کی میراث 543
زکوٰۃ کی کتاب 548
سونے چاندی اور نوٹوں کی زکوٰۃ 549
اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ 550
گائے کی زکوٰۃ 552
زراعت پر زکوٰۃ اور عشر 552
کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ 556
مقروض کا زکوٰۃ دینا 556
یتیم اور نابالغ کے مال پر زکوٰۃ 557
صدقۂ فطر کا باب 557
صدقات کے فضائل کا باب 558
روزوں کی کتاب 564
چاند دیکھنے کا باب 564
رمضان کے فضائل کا باب 565
روزوں کے احکام کا باب 567
افطار کے وقت کی ابتدا..... 570
افطار کا وقت..... 572
افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے 572
پورا سورج غائب ہونے سے..... 573
افطار کی دعا 574
نفلی روزوں کا باب 574
لیلۃ القدر کا باب 576
اعتکاف کا باب 577
قرآن اور اہلِ قرآن کے فضائل کا باب 579

www.islamicnewworldreligion.com

روافض کا قرآن کے بارے عقیدہ 602

حج کی کتاب 603

حج اور عمرہ کے فضائل کا باب 603

باب: حج کس پر فرض ہے 604

وہ مقامات جہاں سے..... 605

احرام اور اس کے متعلقات کا باب 607

مکہ مکرمہ میں داخلہ..... 610

عمرے کا طریقہ 618

قرآن میں اسکا اجمالی بیان 618

احادیث میں اسکی تفصیل 619

احرام والوں کے احکام 629

اگر عورت کو حیض آ جائے تو 630

زم زم پینا 631

حج اور عمرہ سے واپسی 632

رمضان میں عمرہ 633

نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے فرمائے 633

نبی کریم ﷺ کی زیارت..... 634

نکاح کی کتاب 642

حرام رشتوں کا باب 643

پردے کے بیان کا باب 645

باب: ولی کے بغیر نکاح..... 646

نکاح کے طریقے کا باب 647

نکاح کا اعلان اور متعہ کی حرمت 648

ولیمہ کا باب 651

عزل اور خاندانی منصوبہ بندی..... 651

طلاق کی کتاب 653

باب: اکٹھی تین طلاقیں..... 654

تین طلاقوں کے بعد نکاح..... 657

عدت اور اس کے متعلقات..... 658

معاشیات کی کتاب 660

بنیادی حقوق 660

رزقِ حلال طلب کرنے کا باب 660

رشوت کا حرام ہونا 662

ظلم کر کے زمین چھین لینا 662

گری ہوئی چیز کا بیان 662

ہاتھ سے کمانا 663

سوالی کا بھی حق ہے 664

قرض کا بیان 664

سود کی حرمت 665

خرید و فروخت کے احکام کا باب 667

حرام کی خرید و فروخت کا بیان 668

www.islamtheworldreligion.com

سودے کی واپسی کا اختیار	668
سوداواپس کرنا	669
سلف کا بیان	669
رہن کا بیان	670
ودیعت	670
شفعہ کا بیان	671
زمین بٹائی پر دینا	671
زندگی بھر کے لیے ھبہ کرنے کا باب	672
شرکت اور مضاربت کا باب	673
مزدور کے حقوق	674
احکام سلطانیہ (سیاسیات کی کتاب)	675
امام کی ضرورت.....	675
قانون، مشاورت اور وزراء کا باب	680
عدل اور اس کے متعلقات کا باب	681
قصاص، دیات اور اسکے متعلقات	684
عورت کی دیت.....	688
مرتد کے قتل کا باب	690
جو نبی کی شان میں گستاخی کرے اسے قتل.....	691
شرعی حدود کا باب	699
الزام تراشی کی حد	699
شادی شدہ زانی کی حد.....	699
چور کی حد	700
شرابی کی حد	701
شبہات کے ذریعے حدود کو ٹالنا	702
جسے حد لگے.....	702
تعزیرات کا باب	703
اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد.....	704
مغربی جمہوریت کا رد	708
کفار کو خط لکھنا اور اسلام کی دعوت دینا	709
جہاد کا باب اور یہ فرض کفایہ ہے	710
جہاد کے لیے ہتھیاروں کی تیاری	712
جنگ کے میدان میں	712
تصوف کی کتاب	717
اخلاص کا باب	718
مرشد کی ضرورت اور بیعت	721
نفس کی اصلاح کا باب	729
اللہ کی خاطر محبت اور فقراء میں بیٹھنا	730
اللہ کے پیاروں کی صورتوں کی برکات	734
مراقبے کا باب	735
علم الاسرار اور راز کی حفاظت	736
فقراء کی فضیلت اور ان کی علامات	737
لطائف کا باب	738

www.islamtheworldreligion.com

ہاتھ سے توجہ کرنا 739
قبض اور بسط کا باب 740
فنائیت کا باب 741
توکل اور رضا کا باب 743
استقامت کا باب 745
شعروں اور سماع کا باب 746
خوابوں کی تعبیر کا باب 751
ابدالوں کا ذکر 754
تصوف محض ادب اور اخلاق..... 755
اللہ کا قرب حاصل کرنے کی کتاب 757
اللہ تعالیٰ کے ذکر کا باب 757
دعا کا باب 763
دعا کی اہمیت کی فصل 763
دعا کے آداب کی فصل 764
جامع دعاؤں کی فصل 766
مخصوص اوقات کی دعائیں 768
استغفار کا باب 776
نبی کریم ﷺ پر درود کا باب 780
اللہ کے خوف کی کتاب 787
اخلاق اور آداب کی کتاب 790
معاشرت کی کتاب 795
لباس کی کتاب 806
عمامہ سنتِ زائدہ ہے 809
ایک مٹھی داڑھی..... 810
بال رکھنا اور کنگھی کرنا 812
بڑھاپے کو تبدیل کرنا 813
خوشبو، تیل اور سرمہ..... 814
طب کی کتاب 816
طب کے اصول اور مرض کی تشخیص 816
معدہ اور اس کے متعلقات 819
غذا سے علاج کا باب 820
دوا سے علاج کا باب 824
دم کرنے کا باب 826
حکمت کے موتیوں کی کتاب 830

☆.....☆.....☆

www.islamtheworldreligion.com

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ

کافی عرصہ پہلے فقیر کو خیال آیا تھا کہ دنیا بھر سے تمام ذخیرہ احادیث کو یکجا کر کے ترتیب دے دیا جائے اور قرآنِ مجید کی طرح حدیث کی صرف ایک ہی کتاب تیار کر دی جائے۔ لیکن معاً یہ خیال بھی آ گیا کہ یہ کام مشقت طلب ہونے کے ساتھ ساتھ اتنا فائدہ مند بھی نہیں۔ کون اتنے بڑے ذخیرہ احادیث کو خریدے گا اور کون پڑھے گا؟ اور کسی عربی دان نے خرید کر پڑھ بھی لیا تو اردو خوانوں اور دیگر زبان والوں کے لیے ترجمہ ضروری ہوگا۔ اسکے باوجود اصل کتب بخاری مسلم صحاح ستہ وغیرہ سے کسی قیمت پر بے نیاز نہیں ہوا جا سکتا۔ ایسا کام کر کے محض ایک نام تو پیدا کیا جا سکتا ہے مگر یہ اس دور کی اہم ضرورت نہیں۔

بالآخر فقیر نے ترجیح اس بات کو دی کہ ایک نہایت مختصر ذخیرہِ احادیث تیار کر دیا جائے جس میں عصرِ حاضر کی ضروریات کے مطابق تمام تر اسلامی عقائد اور تمام تر حنفی احکام کو یکجا کر دیا گیا ہو۔ اہل سنت کے عقائد اس کتاب میں اس طرح یکجا کر دیے گئے ہوں کہ اس کتاب کو پڑھ لینے کے بعد کسی دوسری کتاب میں تلاش کرنے کی حاجت نہ رہے۔

اس کے علاوہ نماز روزہ، زکوٰۃ، حج، نکاح، طلاق، معاشیات، سیاسیات، تصوف، اخلاق، معاشرت، میراث اور طب وغیرہ پر جدید دور کے تقاضے مدِنظر رکھے گئے ہوں اور دنیا میں آج تک ایسی جامع کتاب نہ لکھی گئی ہو۔ جو شخص اس کتاب کو پڑھ کر سمجھ لے وہ اسلام سے آگاہ و آشنا ہو جائے اور اگر اسی کتاب کو اسلامی مدارس کے نصاب میں شامل کر لیا جائے تو یہ کتاب کسی لحاظ سے اپنے اندر کوئی کمی نہ رکھتی ہو۔ جگہ جگہ اسی کتاب کے کورسز کرائے جائیں اور خصوصاً گرمی کی چھٹیوں میں یا رمضان شریف کے مہینے میں یہ کتاب سکولوں کالجوں کے طلباء کو پڑھا دی جائے تو اللہ کی مہربانی سے ان کی زندگیاں سنور جائیں۔ جس بہن بیٹی کے پاس یہ کتاب موجود ہو وہ اس کتاب پر قرآن کے بعد سب سے زیادہ بھروسہ کر سکے۔ کسی صاحبِ مسند و ارشاد نے یہ کتاب پڑھ لی ہو تو وہ اپنے مریدین کو اچھی رہنمائی دے سکیں اور اس کتاب کو اپنے پاس رکھیں۔

حنفی احکام کو ترجیح دینے کی وجہ یہ ہے کہ دنیا میں اکثریت احناف ہی کی ہے۔ پورا پاکستان اور ہندوستان، بنگلا دیش اور اردگرد کی ریاستیں، افغانستان، روس سے آزاد ہونے والی تمام مسلم ریاستیں، ازبکستان وغیرہ سب حنفی ہیں، اس کے علاوہ انڈونیشیا، ملائشیا، حتیٰ کہ ایران کے سنی اور عرب ممالک کے بے شمار مسلمان حنفی ہیں۔ غیر مسلم ممالک چین، برطانیہ، امریکہ وغیرہ میں بھی احناف بلکہ بعض ممالک میں پاکستانیوں کی اکثریت ہے۔ الغرض مسلمانوں میں ۸۰ فیصد سے زائد حنفی ہیں۔

اللہ تعالیٰ دیگر کتبِ حدیث کے مصنفین کو بھی اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ان کی کتب کو مزید ترقی دے اور مسلمانوں کی اتنی بھاری اکثریت کے لیے سنی عقائد اور حنفی احکام کو یکجا کر دینے کی ہماری اس ادنیٰ سی کاوش کو بھی اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول سے نوازے آمین۔

چنانچہ فقیر نے یہ سب کچھ سوچنے کے بعد مسنون طریقے سے اللہ کریم جل شانہٗ سے استخارہ کیا اور کتاب لکھنے کی اجازت

www.islamtheworldreligion.com

ملنے کے بعد قلم اٹھایا اور الحمدللہ اس کتاب کے اصل نسخہ کو مرتب کرتے وقت فقیر ہر وقت باوضو رہا۔

اس کتاب کی ترتیب اس طرح ہے کہ ہر باب یا فصل کا نام فقہی تحقیقات کا خلاصہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد متعلقہ آیاتِ قرآنی لکھی گئی ہیں اس کے بعد احادیث لکھی گئی ہیں اور باب یا فصل کے آخر میں اگر ضروری سمجھا ہے تو روافض کی کتب سے احادیث ان کی تردید کی غرض سے لکھ دی ہیں۔

یہ کتاب پہلی بار 2006ء میں صرف عربی متن کے ساتھ چھپی تھی۔ الحمدللہ ملک کے طول وعرض میں اللہ تعالیٰ نے اسے خوب پذیرائی سے نوازا۔ علماءِ کرام نے نہایت وسعتِ قلبی سے اسے خوب خراجِ تحسین پیش فرمایا۔ حضرت شیخ الحدیث علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی رحمہ اللہ نے اسے متعدد بار پڑھا اور لکھ کر دیا کہ میں نے اس سے قبل ایسی جامع کتاب نہیں دیکھی اور انہوں نے اسے اپنے مدرسہ میں شاملِ نصاب کیا۔

حضرت پیرِ طریقت قبلہ پیر علاؤالدین صاحب صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسے محی الدین اسلامی یونیورسٹی نیریاں شریف کے نصاب میں شامل فرمایا۔ قلیل عرصہ میں یہ کتاب متعدد مدارس میں رائج کر دی گئی۔ بہت سے علماء نے اپنی مساجد میں نمازوں کے بعد اس کی تدریس شروع کر دی۔

تنظیم المدارس کے سربراہ حضرت علامہ مفتی منیب الرحمن صاحب دامت برکاتہم نے اس کی تخریج کرنے کا پرزور مشورہ دیا اور بعض علماء نے اس کا ترجمہ کرنے کو فرمایا۔ اس کے نتیجے میں مکمل تخریج، تحقیق، اردو ترجمہ کے ساتھ یہ کتاب کئی سالوں تک شائع ہوتی رہی اور پڑھائی جاتی رہی۔

تدریس کے دوران بعض علماء نے بعض مقامات کو تشریح طلب پایا تو اس کتاب کی مختصر شرح لکھنے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ اس دفعہ مختصر شرح کے ساتھ نیا ایڈیشن پیش خدمت ہے۔ تحقیق کرتے وقت بعض ضعیف احادیث کو نکال کر ان کی جگہ صحیح احادیث کو داخل کر دیا گیا اور ہر حدیث کی تخریج پر پہلے سے زیادہ توجہ دی گئی۔ اس وقت اس کتاب کے متن میں الحمدللہ کوئی ضعیف حدیث شامل نہیں۔

شرح میں جدید فقہی مسائل اختصار کے ساتھ بیان کر دیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ جدید مغربی علم الکلام، مستشرقین بمع منکرین حدیث وغامدیین وغیرہ، ادیانِ باطلہ، منکرینِ ختمِ نبوت، روافض، خوارج، تفضیلیہ اور جدید ظہور کردہ روافض کی انشاءاللہ العزیز منفرد طریقے سے تردید نظر آئے گی۔

اس کتاب کی تخریج میں فقیر کے ساتھ تعاون کرنے والے چند ساتھیوں کا ذکرِ خیر کرنا ضروری ہے۔ محمد کاشف سلیم، محمد طارق سعید، اظہر عباس، محمد حسنین، مصطفیٰ حسین، محمد عدنان۔ اللہ کریم ان سب نوجوانوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور اخلاص کے ساتھ دینِ متین کی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین

انسان خطا کا پتلہ ہے، اگر کسی مخلص دوست یا بزرگ کو کہیں کوئی قابلِ اصلاح بات نظر آئے تو اسے نادانستگی اور عدمِ توجہ پر محمول فرماتے ہوئے آگاہ فرما دیں، انشاءاللہ العزیز حق بات کو فوراً قبول کیا جائے گا اور اصلاح کر دی جائے گی۔

فقیر غلام رسول قاسمی

☆.....☆.....☆

www.islamtheworldreligion.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْعَقَائِدِ
عقائد کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (البقرة:4)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ لوگ جو کچھ آپ پر نازل ہوا ہے اور جو کچھ آپ سے پہلے نازل ہوا ہے اس پر ایمان رکھتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

وَقَالَ: وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيْدًا (النساء:136)۔

ترجمہ: اور جو کفر کرے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اسکے رسولوں اور روزِ قیامت کا تو بے شک وہ گمراہ ہو کر حق سے بہت دور جا پڑا۔

شرح

(۱)۔ عقل، نظر واستدلال کا آلہ ہے اور اس میں ادراک کی استعداد ہوتی ہے۔ انسان کے مکلف ہونے کا سبب اس کی عقل ہے، علامہ ابوشکور سالمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: عقل کے فوائد بے شمار ہیں مگر ان میں سب سے احسن اور اغلب یہ ہے کہ عقل کی وجہ سے انسان اللہ تعالیٰ کا مخاطب بننے کے قابل ہوتا ہے يَصِيْرُ الشَّخْصُ بِالْعَقْلِ اَهْلًا لِتَوَجُّهِ الْخِطَابِ (التمہید صفحہ ٦)۔ امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آدم کی ذریت کو ان کی پشت سے ذرات کی شکل میں نکالا، تو انہیں عقل والے بنایا پھر انہیں خطاب فرمایا اور انہیں ایمان لانے کا حکم دیا اور کفر سے منع فرمایا فَجَعَلَهُمْ عُقَلَاءَ، فَخَاطَبَهُمْ (فقہ اکبر صفحہ ۲)۔

انبیاء علیہم السلام سب سے زیادہ عقل مند ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعے سے مخلوق کو خطاب فرمایا اور سب سے آخر میں عقل کل کو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنا کر مبعوث فرمایا۔ عقل مکمل، نبوت ختم۔

عام انسانی عقلوں میں تفاوت اور آلات وجوارح کا اسے اطلاعات فراہم کرنے میں غلطی کر سکنا یہ فیصلہ دینے پر مجبور کرتا ہے کہ: مستحسن وہ نہیں جسے عوامی عقل مستحسن کہے بلکہ مستحسن وہ ہے جسے شریعت نے مستحسن کہا ہو۔

(۲)۔ عقائد کو ایمانیات، فقہ اکبر اور السنہ کا نام بھی دیا گیا ہے۔ حدیث کی کتابوں میں کتاب الایمان کا تعلق عقائد سے ہی ہوتا ہے، امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی کتاب فقہ اکبر اسی موضوع پر ہے، عقائد نسفی کو عقائد

www.islamicworldreligion.com

کا نام دیا گیا ہے، ابن ابی عاصم، امام طحاوی، امام خلال اور امام مروزی اور عبداللہ بن احمد ابن حنبل رحمہم اللہ نے کتاب السنہ کے نام سے عقائد پر کتابیں لکھی ہیں، سنن ابی داؤد اور سنن ابن ماجہ میں کتاب الایمان کی بجائے کتاب السنہ موجود ہے۔ یہ اصطلاح اور میزان کا فرق ہے۔

میزان کے مصنف اپنی کتاب کے ایک ہی صفحے پر دو متضاد باتیں لکھتے ہیں۔ اپنے امام کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ: صرف زبان سے اقرار کرنے والا مومن نہیں قرار دیا گیا، بلکہ ضروری ہوا کہ آدمی کا عمل اس کے ایمان کی تصدیق کرے۔ پھر تین آیات لکھنے کے بعد اپنی طرف سے تبصرہ کرتے ہیں کہ: اس میں شبہ نہیں کہ قانون کی نگاہ میں ہر وہ شخص مومن ہے جو زبان سے اسلام کا اقرار کرتا ہے (میزان صفحہ ۸۲)۔

حق یہ ہے کہ ان کے امام فراہی کی بات نسبتاً درست ہے، کلی طور پر وہ بھی درست نہیں۔ اس لیے کہ زبانی اقرار کے ساتھ تصدیق قلبی ضروری ہوتی ہے۔ علمائے امت نے پوری تحقیق کے بعد ایمان کی تعریف کرتے ہوئے اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَ تَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ کا اصول بتایا ہے۔

یہیں سے مومن اور فریبی منافق میں فرق پیدا ہوتا ہے، جبکہ عمل تو محض ایمان کی نشانی ہے۔ اور شاگرد صاحب کا قول تو سراسر غلط ہے، اس لیے کہ اس طرح ہر غیر مسلم، ملحد، منکرِ ختمِ نبوت وغیرہ اسلام کا روپ دھار کر مسلمانوں کو دھوکہ دے سکتا ہے۔ اور جناب کا یہ قول اِن کے اپنے امام فراہی کے قول کے بھی خلاف ہے۔

(۳)۔ اسلامی عقائد اور تعلیمات بالکل پیغمبرانہ طریقے کے مطابق آسان اور عام فہم ہیں۔ قرآن اور نبی کریم ﷺ کی وسیع تعلیمات اور معجزانہ ارشادات کا مخالفین کے پاس کوئی صحیح جواب نہیں ہے، بلکہ لفظِ اسلام کا ہی کوئی جواب نہیں۔ نبی کریم ﷺ کا اتنی بڑی مانتا کے باوجود زہد، عبادات، عبدیت اور ترکِ صدقات کو اختیار کرنا آپ کا ایسا کمال ہے جس سامنے دنیا سرنگوں ہے۔ اکثر مخالفین نے نبی کریم ﷺ کی تعریف کی ہے اور بے شمار مخالفین نے اسلام کو حقیقت کے قریب قرار دیا ہے۔ ان اعترافات میں سے اگر مخالف کے ذہنی عنصر کو خارج کر دیا جائے تو پیچھے اسلام کی مکمل تصدیق اور تائید ہی رہ جاتی ہے۔ یہی وہ آسان اور علم الکلام کی پیچیدگیوں سے مبرا کمالات ہیں جنہیں سمجھنے کے بعد لوگ جلدی اسلام قبول کر لیتے ہیں ورنہ کلامی کا کلامی کو گرانا سخت مشکل ہوتا ہے اور اس کی وجہ ذاتی عناد اور اصطلاحی تکلف ہے جسے پیغمبروں نے کبھی پسند نہیں فرمایا۔ اسلام میں علم الکلام اور اس کی اصطلاحات کو ایک ضرورت کے تحت استعمال کیا جاتا ہے۔ کامیاب متکلم کو اُس شیر کی طرح ہونا چاہیے جو بیرونی حملہ آور کو دفع کرنے کے بعد اپنی کچھاڑ میں واپس اپنے بچوں کے پاس پہنچ جاتا ہے۔

مغرب نے جب فلسفہ اور منطق کی اصطلاحات میں بات کی تو مسلمان علماء نے انہیں جواب (Response) دیتے وقت انہی کی زبان میں جواب دیا۔ مثلاً امام اعظم ابوحنیفہ کی کتاب فقہِ اکبر بالکل سادہ اور آسان ہے، جبکہ عقائدِ نسفی کا متن مغرب کو مدِ نظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ مغربیوں کی بات میں کوئی جان نہیں ہوتی، بلکہ اگر اصطلاح اور بولی کے بندھن سے آزاد کر کے اور سہل بنا کر ان کی باتیں مشرق کے کسی کسان پنچائتی کے سامنے رکھی جائیں تو وہ کانٹ اور غشٹے کو بھی چٹکیوں میں اُڑا دے گا۔

www.islamtrueworldreligion.com

بَابُ فَاتِحَةِ الْحَدِيْثِ

فاتحۃ الحدیث (حدیث کی فاتحہ) کا باب

(1)۔عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلٰى رُكْبَتَيْهِ وَوَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اَلْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ وَ تُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ إِنِ اسْتَطَعْتَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَعَجِبْنَا لَهُ يَسْئَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِيْمَانِ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ الْإِحْسَانِ قَالَ : أَنْ تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ : مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنْ أَمَارَاتِهَا قَالَ : أَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ فَلَبِثْتُ مَلِيًّا ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا عُمَرُ أَتَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ : اَللهُ وَرَسُوْلُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِيْنَكُمْ (مسلم:93، ابوداؤد:4695، ترمذی:2610، سنن النسائی:4991، ابن ماجۃ:63) صحیح

ترجمہ: سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ شدید سفید کپڑوں والا اور شدید سیاہ بالوں والا آدمی آیا۔اس آدمی پر سفر کے آثار نہیں تھے اور ہم میں سے کوئی بھی اسے نہیں جانتا تھا۔حتیٰ کہ وہ شخص نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں کے ساتھ اپنے گھٹنے ملا کر بیٹھ گیا۔اس نے اپنے ہاتھ رانوں پر رکھ لیے۔اور کہا کہ اے محمد، مجھے اسلام کے بارے میں بتائیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دو۔اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اللہ کے گھر کا حج کرو اگر تم اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہو۔اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ہم اس پر حیران ہوئے کہ یہ شخص پوچھ بھی رہا ہے اور تصدیق بھی کر رہا ہے۔پھر اس نے کہا مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں۔فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور خیر اور شر کی تقدیر پر ایمان رکھو۔اس آدمی نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔پھر اس نے کہا کہ مجھے احسان کے بارے میں بتائیں۔فرمایا: احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو جیسے تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔اس نے کہا مجھے قیامت کے بارے میں بتائیں۔فرمایا: جس سے اس کے بارے میں پوچھا جا رہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔اس نے کہا! مجھے قیامت کی نشانیاں بتائیں۔فرمایا: قیامت کی نشانیاں یہ ہیں کہ کنیز اپنے مالک کو جنم دے اور تم ننگے پاؤں والے، ننگے بدن والے، بڑے اہل وعیال والے اور بکریاں چرانے والے لوگوں کو لمبی لمبی عمارتیں بناتا ہوا دیکھو۔پھر وہ آدمی چلا گیا۔میں کچھ دیر ٹھہرا۔مجھ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو یہ سوال

www.islamtheworldreligion.com

کرنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: یہ جبریل تھے تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔

(2)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِيْ نَاسٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ، اِذْ اَقْبَلَ شَابٌّ جَمِيْلٌ حَسَنُ اللِّمَّةِ طَيِّبُ الرِّيْحِ، عَلَيْهِ ثِيَابٌ بِيْضٌ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ وَرَدَدْنَا، ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ اُدْنُهْ، فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّراً لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ اُدْنُهْ، فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّراً لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ اُدْنُهْ، فَدَنَا دَنْوَةً اَوْ دَنْوَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ مُوَقِّراً لَهٗ ثُمَّ قَالَ اَدْنُوْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ اُدْنُهْ، حَتّٰى جَلَسَ فَاَلْصَقَ رُكْبَتَيْهِ بِرُكْبَتَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ مَا هُوَ، قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ مِنَ اللهِ، قَالَ صَدَقْتَ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَعْلَمُ، قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ شَرَائِعِ الْاِسْلَامِ مَا هِيَ، قَالَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَحَجُّ الْبَيْتِ وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْاِغْتِسَالُ مِنَ الْجَنَابَةِ، قَالَ صَدَقْتَ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَعْلَمُ، قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ مَا هُوَ، قَالَ اَنْ تَعْمَلَ لِلّٰهِ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ، قَالَ صَدَقْتَ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ كَاَنَّهٗ يَعْلَمُ، قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنْ قِيَامِ السَّاعَةِ مَتٰى هُوَ، قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، قَالَ صَدَقْتَ، فَتَعَجَّبْنَا لِقَوْلِهٖ صَدَقْتَ، فَانْصَرَفَ وَنَحْنُ نَرَاهُ، اِذْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ، فَسِرْنَا فِيْ اِثْرِهٖ، فَمَا نَدْرِيْ اَيْنَ تَوَجَّهَ، وَلَا رَاَيْنَا مِنْهُ شَيْئًا، فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيْلُ اَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِيْنِكُمْ، مَا اَتَانِيْ فِيْ صُوْرَةٍ قَطُّ اِلَّا وَ اَنَا اَعْرِفُهٗ فِيْهَا قَبْلَ هٰذِهِ الصُّوْرَةِ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِيْ كِتَابِ الْاٰثَارِ وَ رَوَاهُ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فِيْ مُسْنَدِهٖ، وَ اَحْمَدُ فِيْ مُسْنَدِهٖ

(کتاب الآثار: 387، مسند الامام الاعظم صفحته 4، 5 مسند احمد: 376). الحديث صحيح و رجاله رجال الصحيحين وقد اختلف في علقمة بن مرثد و مر شاهده

ترجمہ: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس صحابہ کرام کی سنگت میں بیٹھے تھے۔ اسی دوران ایک خوبصورت نوجوان نمودار ہوا جس نے خوبصورت زلفیں رکھی ہوئی تھیں اور زبردست خوشبو لگائی ہوئی تھی۔ اس نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ (اور دوسرے لوگوں کو الگ سلام دیتے ہوئے کہا) السلام علیکم۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے سلام کا جواب دیا اور ہم نے بھی اپنے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس نے کہا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔ وہ ایک یا دو قدم قریب ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے احترام اور توقیر میں کھڑا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔ پھر ایک یا دو قدم قریب ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔ پھر ایک یا دو قدم قریب ہوا۔ پھر نبی کریم ﷺ کے احترام میں کھڑا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ فرمایا آ جاؤ۔ حتیٰ کہ بیٹھ گیا اور اپنے دونوں گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا دیے۔ پھر کہنے لگا مجھے ایمان کے

www.darulhevelidersion.com

بارے میں بتایئے کہ یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا: اللہ کو ماننا، اس کے فرشتوں کو ماننا، اسکی کتابوں کو ماننا، اسکے رسولوں کو ماننا، آخرت کے دن کو ماننا اور خیر وشر کی تقدیر کو اسکی طرف سے ماننا ایمان ہے۔ اس نے کہا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کے تصدیق کرنے پر حیران ہوئے، جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ اس نے کہا مجھے اسلام کے احکام کے بارے میں بتایئے کہ یہ کیا چیزیں ہیں؟ فرمایا: نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، بیت اللہ کا حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، اور جنابت کا غسل کرنا۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے، جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ اس نے کہا مجھے احسان کے بارے میں بتایئے کہ یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا وہ یہ ہے کہ تو اللہ کے لیے عمل اس طرح کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے، جیسے وہ پہلے ہی جانتا تھا۔ اس نے کہا مجھے قیامت کے قائم ہونے کے بارے میں بتایئے وہ کب قائم ہوگی؟ فرمایا جس سے اسکے بارے میں پوچھا جارہا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم اس کی تصدیق پر حیران ہوئے۔ پھر وہ لوٹ گیا اور ہم اسے دیکھ رہے تھے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس آدمی کو واپس میرے پاس لاؤ۔ ہم اسکے پیچھے نکلے مگر ہمیں سمجھ نہیں لگی وہ کدھر گیا؟ اور نہ ہی ہمیں اس کا کوئی نشان ملا۔ ہم نے یہ بات نبی کریم ﷺ سے عرض کردی۔ فرمایا یہ جبریل تھے۔ تمہیں دین کے اہم نکات سکھانے آئے تھے۔ اس صورت سے پہلے جب بھی وہ کسی صورت میں آتے تو میں انہیں پہچان لیتا تھا۔

شرح

نبی کریم ﷺ نے تین طرح کے بال رکھے ہیں: وَفْرَۃٌ، لِمَّۃٌ، جُمَّۃٌ۔ وَفْرَۃ کان کی لو تک، لِمَّۃ اس سے نیچے اور کندھوں سے اوپر اور جُمَّۃ کندھوں تک بڑھے ہوئے بالوں کو کہتے ہیں۔ مَعَالِمُ جمع ہے مَعْلَمٌ کی، معلم کا معنی ہے: راستے کی علامات یعنی نشان ہائے منزل۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا جبریل علیہ السلام پوری امت کے استاد ہیں اس لیے کہ وہ دین سکھانے آئے تھے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ زلفیں رکھنا اور سفید لباس پہننا شرعاً پسندیدہ ہے اس لیے کہ سیدنا جبریل علیہ السلام اسی لباس اور حلیہ میں ظاہر ہو کر دین سکھانے آئے تھے، نبی کریم ﷺ کو الگ سلام اور صحابہ کرام کے لیے الگ سلام بولنے میں سلام دینے کا طریقہ اور ادب سکھایا گیا ہے، بار بار اجازت طلب کرنا اور گھٹنوں کے ساتھ گھٹنے ملا کر بیٹھنا زبردست احترام اور توقیر کا ثبوت ہے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے پانچ سوال کیے تھے: ایمان، شرعی احکام، احسان، قیامِ قیامت اور علاماتِ قیامت۔ ان میں سے ہر سوال کا جواب حدیث میں بیان ہو چکا ہے اور ان میں سے پہلے تین موضوعات کی تفصیل مکمل شریعت ہے۔ اس لیے اس حدیث کو فاتحۃ الحدیث بھی کہتے ہیں اور اُم الحدیث بھی۔ عام طور پر حدیثِ جبریل کے نام سے مشہور ہے۔

احسان کا لفظی معنی ہے: کسی عوض کی غرض رکھے بغیر نیکی کرنا، اسی کو اخلاص کہتے ہیں۔ قرآن میں ماں باپ کے ساتھ احسان اور اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں احسان کے درمیان یہی قدرِ مشترک ہے، لہٰذا منکرین حدیث یہ نہیں کہہ سکتے کہ قرآن کا احسان اور ہے حدیث کا احسان اور۔ فَلَا تَكُنْ مِنَ الْجَاهِلِينَ۔

www.islamtheworldreligion.com

بَابُ التَّوحِيْدِ وَ صِفَاتِ اللهِ جَلَّ وَ عَلَا شَانُهٗ

توحید اور اللہ جل شانہ کی صفات کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ (الجاثیہ: 24)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان لوگوں نے کہا کہ ہماری زندگی بس یہی دنیا ہے، ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں، اور ہمیں دہر (زمانہ) ہی ہلاک کرتا ہے۔

وَقَالَ: اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ الْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَ مَآ اَنْزَلَ اللهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ بَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ وَّ تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَ السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ (البقرۃ: 164)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: بے شک آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں، رات اور دن کے بدل بدل کر آنے میں، اور دریا میں چلنے والی کشتیوں میں جو لوگوں کیلئے فائدہ مند ہیں، اور اس پانی میں جو اللہ نے آسمان سے نازل کیا، پھر اسکے ذریعے سے مردہ زمین کو زندہ کیا اور زمین میں ہر طرح کے جانور پھیلائے، اور ہواؤں کے پھیرنے میں، اور ان بادلوں میں جو آسمان اور زمین کے درمیان اللہ کے حکم کے پابند ہیں، ان تمام چیزوں میں عقلمندوں کیلئے اللہ کو پہچاننے کی نشانیاں موجود ہیں۔

وَقَالَ: لَوْكَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا (الانبیاء: 22)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: اگر اللہ کے سوا زمین و آسمان کا کوئی خدا ہوتا تو فساد ہو جاتا۔

وَقَالَ: شَهِدَ اللهُ أَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (آل عمران: 18)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے عدل سے قائم ہو کر۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں بہت عزت والا، بڑی حکمت والا۔

وَقَالَ: وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْ اِلَيْهِ أَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنَا فَاعْبُدُوْنِ، وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحَانَهٗ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ (الانبیاء: 25، 26)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا لیکن ہم نے اس کی طرف وحی فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو۔ اور وہ بولے رحمن نے اپنی اولاد بنالی، وہ پاک ہے بلکہ وہ سب فرشتے اسکے بندے ہیں عزت والے۔

www.islamtheworldreligion.com

وَقَالَ : اِنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَالصَّابِئِيْنَ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِيْنَ أَشْرَكُوْا اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ شَهِيْدٌ (الحج:17)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے: بیشک جولوگ ایمان لائے اور جولوگ یہودی ہوئے اورصابئین اورعیسائی اور مجوسی اور جن لوگوں نے شرک کیا، بیشک اللہ انکے درمیان قیامت کے دن فیصلہ کرے گا، بے شک اللہ تعالیٰ ہر چاہت پر قادر ہے۔

وَقَالَ : وَلِلّٰهِ الْأَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِى أَسْمَائِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُوْنَ (الاعراف: 180)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے: اورسب سے اچھے نام اللہ ہی کے ہیں تو اسے انہی ناموں سے پکارو اورانہیں چھوڑ دو جو اس کے ناموں کے بارے میں الحاد اختیار کرتے ہیں، عنقریب انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔

وَقَالَ : لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْئٌ (الشوریٰ:11)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے: اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔

وَقَالَ : وَالَّذِيْنَ آمَنُوْا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ (البقرة:165)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے: اورجولوگ ایمان لائے، وہ اللہ کے ساتھ ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں۔

وَقَالَ : وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ (التغابن:11)۔

ترجمہ: جواللہ پر ایمان لاتا ہے تو وہ اس کے قلب کو ہدایت دیتا ہے۔

(3)۔عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَ مُعَاذٌ رَدِيْفُهٗ عَلَى الرَّحْلِ، قَالَ يَا مُعَاذُ، قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ ، قَالَ يَا مُعَاذُ ، قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ سَعْدَيْكَ ، قَالَ يَا مُعَاذُ ، قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، ثَلٰثاً ، قَالَ مَا مِنْ اَحَدٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهٖ اِلَّا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا اُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوْا ؟ قَالَ اِذاً يَتَّكِلُوْا ، فَاَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهٖ تَأَثُّماً (بخاری:128، مسلم:148)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سواری پر تشریف فرما تھے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ انکے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے معاذ! انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں حاضر ہوں، اور خدمت کیلئے تیار ہوں۔ فرمایا اے معاذ! انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں حاضر ہوں، اور خدمت کیلئے تیار ہوں۔ تین بار۔ فرمایا: جو شخص سچے دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیگا اللہ اسے جہنم پر حرام کر دیگا۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ کیا میں یہ بات لوگوں کو جا کر بتا نہ دوں تا کہ وہ خوش ہو جائیں؟ فرمایا: اسطرح لوگ اسی بات پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائیں گے (یعنی عمل چھوڑ دیں گے)۔ بعد میں حضرت معاذ نے اپنی وفات کے وقت یہ بات بتا دی تا کہ علم چھپانے کا گناہ نہ ملے۔ (لبیک کا معنی ہے: آپ کے لیے صمیم قلب سے حاضر

www.islamicnewworldreligion.com

ہوں اور سعد یک کا معنی ہے: آپ کی خدمت کے لیے تیار ہوں)۔

(4)۔وَعَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قُلْ لِيْ فِي الْإِسْلَامِ قَوْلًا لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَدًا غَيْرَكَ، قَالَ: قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (مسلم: 159)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں ایسی نصیحت فرمائیے کہ آپ کے علاوہ مجھے کسی سے پوچھنی نہ پڑے۔ فرمایا: کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر ڈٹ جا۔

(5)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللهُ تَعَالَى كَذَّبَنِيْ ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ وَشَتَمَنِيْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذٰلِكَ فَأَمَّا تَكْذِيْبُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيْدَنِيْ كَمَا بَدَأَنِيْ وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ وَأَمَّا شَتْمُهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِيْ وَلَدٌ وَسُبْحَانِيْ أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا (بخاری: 3193، 4974، 4975، نسائی: 2078)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آدم کے بیٹے نے مجھے جھٹلایا ہے حالانکہ یہ اس کا حق نہ تھا۔ اور اس نے مجھے گالی دی ہے حالانکہ یہ (بھی) اس کا حق نہ تھا۔ اس کا مجھے جھٹلانا اس طرح ہے کہ کہنے لگا مجھے اللہ پہلی دفعہ پیدا کرنے کی طرح دوبارہ زندہ نہیں کرے گا۔ حالانکہ میرے لئے پہلی مرتبہ پیدا کرنا دوسری بار زندہ کرنے سے آسان نہیں اور اس کا مجھے گالی دینا اس کا وہ قول ہے کہ میری اولاد ہے۔ حالانکہ میں کسی کو اپنی بیوی بنانے یا اولاد بنانے سے پاک ہوں۔

(6)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ يَقُوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيْمُ الْحَلِيْمُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ (بخاری: 6345، مسلم: 6921، ترمذی: 3435، ابن ماجۃ: 3883)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مشکل کے وقت یہ دعا فرمایا کرتے تھے، فرماتے تھے: اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں جو عظیم اور حلیم ہے، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں جو آسمانوں اور زمین کا مالک ہے، اور عرشِ عظیم کا مالک ہے۔

(7)۔وَعَنْ أَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْمَا يَرْوِيْهِ عَنْ رَبِّهِ عَزَّوَجَلَّ أَنَّهُ قَالَ يَا عِبَادِيْ إِنِّيْ حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِيْ وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوْا، يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ ضَالٌّ إِلَّا مَنْ هَدَيْتُهُ فَاسْتَهْدُوْنِيْ أَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ جَائِعٌ إِلَّا مَنْ أَطْعَمْتُهُ، فَاسْتَطْعِمُوْنِيْ أُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِيْ كُلُّكُمْ عَارٍ إِلَّا مَنْ كَسَوْتُهُ فَاسْتَكْسُوْنِيْ أَكْسُكُمْ، يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ تُخْطِئُوْنَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَأَنَا أَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا فَاسْتَغْفِرُوْنِيْ أَغْفِرْ لَكُمْ، يَا عِبَادِيْ إِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوْا ضُرِّيْ فَتَضُرُّوْنِيْ وَلَنْ تَبْلُغُوْا نَفْعِيْ فَتَنْفَعُوْنِيْ، يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى أَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا زَادَ ذٰلِكَ فِيْ مُلْكِيْ شَيْئًا، يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ كَانُوْا عَلٰى أَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِيْ شَيْئًا، يَا عِبَادِيْ لَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَإِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ قَامُوْا فِيْ صَعِيْدٍ وَاحِدٍ

www.sabtheworldreligion.com

فَسَأَلُوْنِيْ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ وَاحِدٍ مَسْأَلَتَهُ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِيْ إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ، يَا عِبَادِيْ إِنَّمَا هِيَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيْهَا لَكُمْ ثُمَّ أُوَفِّيْكُمْ إِيَّاهَا، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا فَلْيَحْمَدِ اللهَ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ فَلَا يَلُوْمَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ (مسلم:6572)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ (کی زبانِ اقدس) سے وہ بات روایت کی ہے جو انہوں نے اپنے رب جل شانہ کی طرف سے بیان فرمائی ہے (یعنی یہ بھی حدیثِ قدسی ہے)۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے بندو! میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کر دیا ہے اور میں نے اسے تمہارے درمیان بھی حرام ٹھہرایا ہے لہٰذا آپس میں ظلم مت کرنا۔ اے میرے بندو! جب تک میں کسی کو ہدایت نہ دوں اس وقت تک تم سب گمراہ ہو۔ لہٰذا مجھ سے ہدایت مانگتے رہو، میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! جب تک میں کسی کو کھانا نہ دوں، تم سب بھوکے ہو۔ لہٰذا مجھ سے کھانا مانگتے رہو، میں تمہیں کھانا دوں گا۔ اے میرے بندو! جب تک میں کسی کو لباس نہ پہناؤں تم سب ننگے ہو لہٰذا مجھ سے لباس مانگتے رہو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات خطائیں کرتے رہتے ہو۔ اور میں سارے گناہ معاف کرتا ہوں۔ لہٰذا مجھ سے معافی مانگتے رہو، میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میں اتنی پہنچ ہی نہیں کہ میرا کچھ نقصان کر سکو۔ اور تم میں اتنی پہنچ ہی نہیں کہ میرا فائدہ کر سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر تمہارے ایک پاکیزہ ترین آدمی کے قلب کی طرح شفاف ہو جائیں تب بھی میری بادشاہی میں معمولی اضافہ بھی نہ ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر تمہارے ایک بد ترین آدمی کے قلب کی طرح بدکار ہو جائیں تب بھی میری بادشاہی میں معمولی کمی نہ آئے گی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے پچھلے لوگ اور انسان اور جن سارے مل کر ایک جسم کی شکل اختیار کر لیں اور مجھ سے مطالبات کریں تو میں ہر ایک کی فرمائش پوری کر دوں تو اس سے میری ملکیت میں کوئی کمی نہیں آئیگی جس طرح سوئی کا ناکہ سمندر میں ڈبو لینے سے سمندر کا کچھ نہیں بگڑتا۔ اے میرے بندو! یہ صرف تمہارے اپنے اعمال ہوتے ہیں جنہیں میں تمہارے لیے شمار کر لیتا ہوں اور بدلے کی صورت میں تمہاری طرف لوٹا دیتا ہوں۔ لہٰذا جس کسی کو فائدہ پہنچے وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جس کسی کو فائدہ نہ پہنچے وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔

شرح

اللہ تعالیٰ سے ظلم کا ہونا محال ہے اور اللہ تعالیٰ کے اپنے اوپر ظلم کو حرام کرنے سے مراد اس کا صفتِ ظلم سے پاک ہونا ہے آئ تَقَدَّسْتُ عَنْهُ وَ تَعَالَيْتُ۔ لوگوں کے گمراہ ہونے سے مراد انبیاء علیہم السلام کے مبعوث کیے جانے سے پہلے کا حال ہے جس میں لوگ پیدائشی فطرت سے بھٹک چکے ہوں، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فطرت پر پیدا ہونے سے پہلے خلق کیا جانا مراد ہو۔ حدیث میں اَنْقٰی کے لفظ کی جگہ بعض محدثین نے اَتْقٰی لکھا ہے۔ سمندر میں سوئی ڈبونے کی مثال انسانی فہم کے پیشِ نظر ارشاد فرمائی گئی ہے اور معنی یہ ہے کہ: اللہ کی ملکیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا لَا يَنْقُصُ شَيْئًا اَصْلًا۔ ایک آدمی کے قلب کی طرح ہو جانے سے مراد اختلاف کا نہ ہونا ہے (کما فی البخاری:3246) اور قوت اور شدت میں شدید اضافہ ہے، جس سے اللہ

www.islamtheworldreligion.com

تعالیٰ کا پھر بھی کوئی فائدہ یا نقصان نہیں۔اعمال کے لوٹائے جانے سے مراد مکافاتِ عمل ہے۔بھلائی پہنچنے پر اللہ کا شکر ادا کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ پر بھلائی کا بدلہ بھلائی سے دینا واجب نہیں مگر وہ پھر بھی ضرور کرم فرماتا ہے، جبکہ انسان کا اپنی کسی غلطی کا خمیازہ بھگتنا اور اپنی کسی غلطی کا احتساب خود کرنا واضح سی بات ہے۔فرمایا:

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (الروم:۴۱)۔

ترجمہ: خشکی اور سمندر میں فساد پھیل گیا اُن خرابیوں کی وجہ سے جو انسانوں نے خود اپنے ہاتھوں سے پیدا کی تھیں تاکہ اللہ ان کے اپنے اعمال کا مزہ چکھائے کہ وہ باز آ جائیں۔

(8)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ اِسْمًا، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ. هُوَ اللهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ اَلرَّحِيْمُ اَلْمَلِكُ اَلْقُدُّوْسُ اَلسَّلَامُ اَلْمُؤْمِنُ اَلْمُهَيْمِنُ اَلْعَزِيْزُ اَلْجَبَّارُ اَلْمُتَكَبِّرُ اَلْخَالِقُ اَلْبَارِئُ اَلْمُصَوِّرُ اَلْغَفَّارُ اَلْقَهَّارُ اَلْوَهَّابُ اَلرَّزَّاقُ اَلْفَتَّاحُ اَلْعَلِيْمُ اَلْقَابِضُ اَلْبَاسِطُ اَلْخَافِضُ اَلرَّافِعُ اَلْمُعِزُّ اَلْمُذِلُّ اَلسَّمِيْعُ اَلْبَصِيْرُ اَلْحَكَمُ اَلْعَدْلُ اَللَّطِيْفُ اَلْخَبِيْرُ اَلْحَلِيْمُ اَلْعَظِيْمُ اَلْغَفُوْرُ اَلشَّكُوْرُ اَلْعَلِيُّ اَلْكَبِيْرُ اَلْحَفِيْظُ اَلْمُقِيْتُ اَلْحَسِيْبُ اَلْجَلِيْلُ اَلْكَرِيْمُ اَلرَّقِيْبُ اَلْمُجِيْبُ اَلْوَاسِعُ اَلْحَكِيْمُ اَلْوَدُوْدُ اَلْمَجِيْدُ اَلْبَاعِثُ اَلشَّهِيْدُ اَلْحَقُّ اَلْوَكِيْلُ اَلْقَوِيُّ اَلْمَتِيْنُ اَلْوَلِيُّ اَلْحَمِيْدُ اَلْمُحْصِيْ اَلْمُبْدِئُ اَلْمُعِيْدُ اَلْمُحْيِ اَلْمُمِيْتُ اَلْحَيُّ اَلْقَيُّوْمُ اَلْوَاجِدُ اَلْمَاجِدُ اَلْوَاحِدُ اَلْاَحَدُ اَلصَّمَدُ اَلْقَادِرُ اَلْمُقْتَدِرُ اَلْمُقَدِّمُ اَلْمُؤَخِّرُ اَلْاَوَّلُ اَلْاٰخِرُ اَلظَّاهِرُ اَلْبَاطِنُ اَلْوَالِيْ اَلْمُتَعَالِيْ اَلْبَرُّ اَلتَّوَّابُ اَلْمُنْتَقِمُ اَلْعَفُوُّ اَلرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوْالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَلْمُقْسِطُ اَلْجَامِعُ اَلْغَنِيُّ اَلْمُغْنِيْ اَلْمَانِعُ اَلضَّآرُّ اَلنَّافِعُ اَلنُّوْرُ اَلْهَادِيْ اَلْبَدِيْعُ اَلْبَاقِيْ اَلْوَارِثُ اَلرَّشِيْدُ اَلصَّبُوْرُ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ وَرَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِيْ اِلٰى دَخَلَ الْجَنَّةَ

(ترمذی: 3507، ابنِ ماجة: 3861، ومثله فی البخاری: 6410، ومثله فی المسلم: 6810، مستدرك حاكم: 41، 42)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں۔جس نے ان کا فیض حاصل کر لیا وہ جنتی ہے۔

وہ اللہ ہے۔جس کے سواء کوئی معبود نہیں، بے حد رحم کرنے والا، ہمیشہ رہنے والا، مالک، بے عیب، سلامتی والا، امن عطا کرنے والا، نگہبان، غالب، کمی پوری کرنے والا، تکبر کرنے کا حقدار، پیدا کرنے والا، عدم سے وجود میں لانے والا، صورت بنانے والا، بے حد بخشش کرنے والا، قہر کرنے والا، اپنے پاس سے دینے والا، رزق دینے والا، بے حد کھولنے والا، خوب جاننے والا، بند کرنے والا، کھولنے والا، پست کرنے والا، بلند کرنے والا، عزت دینے والا، ذلت دینے والا، سننے والا، دیکھنے والا، فیصلہ کرنے والا، انصاف کرنے والا، لطف کرنے والا، خبر رکھنے والا، برداشت والا، عظمت والا، بخشنے والا، قدردان، بلند رتبہ، بڑا، حفاظت کرنے والا، تقویت دینے والا، حساب لینے والا، شان والا، کرم کرنے والا، صورتِ حال پر نظر رکھنے والا، قبول کرنے والا، وسعت والا، مصلحت والا، محبت

www.islamtheworldreligion.com

کرنے والا، بزرگی والا، دوبارہ اٹھانے والا، مشاہدہ کرنے والا، سچا، اعتماد کے قابل، قوت والا، مضبوط، دوست، تعریف کے قابل، احاطہ کرنے والا، پہلی بار پیدا کرنے والا، لوٹانے والا، زندہ کرنے والا، مارنے والا، زندہ، قائم دائم، پانے والا، بزرگی والا، تنہا، اکیلا، جس کے سب محتاج ہیں، قدرت والا، اقتدار والا، آگے لے جانے والا، پیچھے رکھنے والا، سب سے پہلا، سب سے آخر، ظاہر، پوشیدہ، کارساز، بلندی والا، احسان کرنے والا، توبہ قبول کرنے والا، بدلہ لینے والا، معاف کرنے والا، شفقت و مہربانی کرنے والا، مالک، جلال اور بزرگی والا، انصاف کرنے والا، اکٹھا کرنے والا، بے نیاز، بے نیاز کر دینے والا، روکنے والا، نقصان کا مالک، نفع بخش، نورِ مطلق، ہدایت دینے والا، نئے سرے سے پیدا کرنے والا، باقی رہنے والا، وارث، راہ دکھانے والا، بردبار۔

شرح

اللہ تعالیٰ کے ان اسمائے حسنیٰ میں سے ہر ایک کی الگ الگ برکات ہیں۔ تمام اسماء کا جامع اسم جلالت ہے یعنی: اَللّٰہُ۔ یہی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ میں مقصودی لفظ ہے۔ اللہ کریم کا موجود ہونا قرآن مجید میں: یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ (الانفطار: ۶ تا ۸)۔ كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْ (البقرۃ: ۲۸)۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ وَ الْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ (البقرۃ: ۱۶۴)۔ اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ (الغاشیہ: ۱۷ تا ۲۰)۔ اور دیگر آیات میں عقلی طور پر ثابت کیا گیا ہے۔

(۱)۔ اسلام بمقابلہ ادیانِ عالم

اسلام کا لفظی معنی ہے: مان لینا اور تسلیم کر لینا۔ گویا جو شخص بھی اسلام کو تسلیم کر لے اس کیلئے اسلام کے دروازے کھلے ہیں، یہ پوری دنیا کا مذہب ہے۔ اسی لیے اس کا نام کسی شخصیت پر نہیں رکھا گیا جیسے: عیسائیت، زرتشت، بدھ مت، کنفوشس ازم۔ اسلام کا نام کسی علاقے پر بھی نہیں رکھا گیا جیسے ہندومت۔ اسلام کا نام کسی قوم اور نسل پر بھی نہیں رکھا گیا جیسے یہودیت۔

اسلام نہ صرف نبی کریم ﷺ کی رسالت کی وجہ سے دیگر ادیان کی نسبت ممتاز ہے بلکہ اللہ کی توحید اور اس کی صفات اور اسماء کی معرفت کا صحیح صحیح تصور فراہم کرنے میں تمام ادیانِ باطلہ پر فوقیت رکھتا ہے۔ اسلام سے پہلے پوری دنیا کے مذاہب و ادیان عقیدۂ توحید سے کسی نہ کسی طرح منحرف ہو چکے تھے، دہریہ خالق کے وجود کے ہی منکر تھے، مجوسیوں نے متعدد واجب الوجود سمجھ رکھے تھے، بت پرست اپنے بتوں کو اللہ کا شریک اور عبادت کا حقدار سمجھتے تھے، یہود و نصاریٰ نے نبیوں کو اللہ کے بیٹے مان رکھا تھا۔ اگر کسی نے توحید کا براہِ راست انکار نہیں بھی کیا، تو اللہ کی صفات اور اسماء میں الحاد اور ان کو سمجھنے میں ٹھوکر تو سب ادیان کھا چکے تھے۔ کوئی خدا کے مجسم ہونے کا قائل ہوا اور کوئی اس کی صفات کے تشکل کا قائل ہوا اور کوئی خدا کو مختلف مظاہر میں پوجنے

www.islamtheworldreligion.com

لگا اور کسی نے بتوں کی عبادت کو خدا کے تقرب کا ذریعہ سمجھ لیا۔ ان میں سے کچھ نظریات ان مذاہب کے بانیوں نے خود وضع کیے اور کچھ مذاہب میں ان کے بانیوں کے بعد مصلحین نے رائج کر دیے۔ ہاں انفرادی طور پر کسی شخصیت کا اپنے مذہب والوں سے بے زار ہونا اور توحید پر قائم رہنا الگ بات ہے۔

بھٹکی ہوئی انسانیت کو اپنے مقصدِ تخلیق کی طرف بلانے کے لیے اللہ کریم نے توحید کا شفاف عقیدہ دے کر اپنے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ قرآن مجید میں تمام ادیانِ باطلہ کی تردید نہایت معجزانہ طریقے سے کر دی گئی ہے، ملاحظہ کیجیے!

تمام رسولوں کا پیغام توحید تھا

فرمایا: إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (فاطر:۲۴)۔

ترجمہ: بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا ہوا اور کوئی ایسی جماعت نہیں جس میں ڈرانے والا نہ گزرا ہو۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ (الانبیاء:۲۵)۔

ترجمہ: اور ہم نے آپ سے پہلے کوئی ایسا رسول نہیں بھیجا جسے ہم نے وحی نہ کی ہو کہ میرے سواء کوئی معبود نہیں، تو میری ہی عبادت کرو۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوتَ فَمِنْهُم مَّنْ هَدَى اللَّهُ وَمِنْهُم مَّنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ (النحل:۳۶)۔

ترجمہ: اور بے شک ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو، تو ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور بعض پر ان میں سے گمراہی ثابت ہوئی تو زمین میں چلو پھر دیکھو، جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

وَاسْأَلْ مَنْ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ مِن رُّسُلِنَا أَجَعَلْنَا مِن دُونِ الرَّحْمَٰنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ (الزخرف:۴۵)۔

ترجمہ: اور جو رسول ہم نے آپ سے پہلے بھیجے ان سے پوچھیے کیا ہم نے رحمٰن کے سوا کچھ اور معبود بنائے جن کی عبادت کی جائے۔

ادیانِ عالم کے مقابلے پر اسلام کا تجدیدی کارنامہ

اسلام سے پہلے تمام ادیان میں انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کے برعکس اللہ کی ذات میں شریک بنا لیے گئے تھے یا اس کی صفات اور اسماء میں الحاد کیا جا رہا تھا۔

www.islamtheworldreligion.com

مشرکین مکہ بھی کسی نہ کسی صورت میں اللہ کو مانتے تھے، قرآن شریف میں ہے: وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللهُ فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ (العنکبوت:٦١)۔ مگر بتوں کو اللہ کے تقرب کا ذریعہ سمجھنا اور پھر انکی عبادت کرنا، انکا واضح شرک تھا أَلَا لِلهِ الدِّينُ الْخَالِصُ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللهِ زُلْفَى (الزمر:٣)۔

قرآن میں دو خداؤں کی نفی لَا تَتَّخِذُوا إِلَهَيْنِ اثْنَيْنِ (النحل:٥١) سے تین خداؤں کی نفی لَا تَقُولُوا ثَلَاثَةٌ (النسآء:١٧١) سے اور بہت سارے خداؤں کی نفی لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللهُ لَفَسَدَتَا فَسُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُونَ (الانبیاء:٢٢) سے کردی گئی ہے۔ گویا بالترتیب تثنیہ، تین اور کثیر کی نفی اور پھر شرک فی الصفات کی بھی نفی کر دی گئی ہے۔ اس طرح دنیا بھر کے مشرک مذاہب کا بطلان ظاہر ہو گیا اور انسان کو اس کی تخلیق کے مقصد یعنی اللہ کی توحید کی معرفت اور اس کی عبادت کی راہ دکھادی گئی۔

(۲)۔ سورت اخلاص میں تمام ادیانِ باطلہ کی تردید

قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ، اَللهُ الصَّمَدُ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ (سورۃ الاخلاص)۔

ترجمہ: فرما دیجیے! وہ اللہ واحد ہے، سب اللہ کے محتاج ہیں، اس کی کوئی اولاد نہیں اور وہ کسی کی اولاد نہیں، اور اس کا کوئی ہمسر نہیں۔

صرف اس ایک سورت میں تمام ادیان باطلہ کی تردید کر دی گئی ہے۔ هُوَ اللهُ میں اللہ کریم کے لیے ضمیر غائب استعمال فرما کر اس کے وجود، اس کے سمجھ سے بالاتر ہونے اور جسم سے پاک ہونے کو بیان کر دیا گیا ہے، جس سے خدا کے وجود کے منکروں کی تردید ہو گئی۔ أَحَدٌ میں اسکی وحدانیت کو بیان کیا گیا ہے جس سے کثیر خداؤں کا عقیدہ رکھنے والوں کی تردید ہو گئی جن میں ثنویہ، نصاریٰ، صابئین اور ہر قسم کے مشرکین کی تردید ہو گئی۔ اَللهُ الصَّمَدُ (اللہ محتاج الیہ ہے اور وہ کسی کا محتاج نہیں) میں دہریہ کے اس سوال کا جواب بھی موجود ہے کہ اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ گویا صَمَدٌ کے لفظ میں تسلسل کا انقطاع بیان کیا گیا ہے، اسی سے مشرکین کے اپنے بتوں سے طلبِ حوائج کی تردید کی گئی ہے، اسی سے اللہ تعالیٰ کے کریم، رحیم، محسن اور معطی ہونے کی طرف بھی اشارہ ہے۔ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ میں یہود و نصاریٰ کے حضرت عزیر علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھنے اور مشرکین کے فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں سمجھنے کے عقیدے کی تردید کی گئی ہے۔ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ میں اللہ تعالیٰ سے صفاتِ سلبیہ کی نفی کی گئی ہے، اللہ کی اضداد اور انداد کی نفی کی گئی ہے اور شرک فی الصفات کی نفی کی گئی ہے۔ سورت کو قل سے شروع فرما کر ہمارے نبی کریم ﷺ کی رسالت کی صداقت اور آپ ہی کی بتائی ہوئی توحید کے درست ہونے کا بیان موجود ہے۔ یہ تھا صرف سورت اخلاص کی روشنی میں تمام ادیان باطلہ کی تردید کا بیان۔ اب ادیان باطلہ کی تردید میں قرآن مجید کے مفصل مقامات ملاحظہ کریں:

www.islamfreworldreligion.com

(۳)۔ادیانِ باطلہ کی مفصل تردید

عبادت کا واحد حق دار

وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَّا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (البقرۃ:۱۶۳)۔

ترجمہ: اورتمہارا معبود ایک معبود ہے اسکے سواء کوئی معبود نہیں، نہایت رحمت والا بے حد رحم والا۔

بے مثل اور صفات میں لاشریک

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ (الشوریٰ:۱۱)۔

ترجمہ: اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہ ہر بات بہت سننے والا ہر چیز کو دیکھنے والا۔

هُوَ اللهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (الحشر:۲۴)۔

ترجمہ: وہی ہے اللہ، بنانے والا، ایجاد فرمانے والا، صورت دینے والا، اسی کے لیے ہیں سب اچھے نام، اسی کے لیے پاکی بیان کرتی ہیں وہ سب چیزیں جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں اور وہی ہے نہایت غلبے والا بڑی حکمت والا۔

اسماءِ باری تعالیٰ کے بارے میں فریب کاری کی تردید

مشرکین نے اللہ کے نام سے لات کا نام مشتق کیا اور اللہ کے صفاتی نام عزیز سے عزیٰ کا نام مشتق کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْ أَسْمَائِهٖ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ یعنی اللہ تعالیٰ کے حسین نام ہیں تو ان ناموں سے اسی کو پکارو، اور ان لوگوں کو پرے چھوڑو جو اس کے ناموں میں الحاد کرتے ہیں، جلد ہی انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا (الاعراف:۱۸۰)۔

اور فرمایا: أَفَرَأَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى، وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرٰى، أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنْثٰى، تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى، إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ إِنْ يَّتَّبِعُوْنَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى (النجم:۱۹ تا ۲۳)۔

ترجمہ: اور کیا تم نے لات اور عزیٰ دیویوں کو بغور دیکھا؟، اور اس تیسری ایک اور دیوی منات کو؟ تم انہیں اللہ کی بیٹیاں سمجھتے ہو؟ کیا تمہارا بیٹا ہے اور اس کی بیٹی؟۔ تب تو یہ بڑی ناانصافی کی تقسیم ہے۔ یہ تو صرف نام ہیں جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان کے بارے میں کوئی دلیل نہیں اتاری۔ یہ لوگ صرف اپنے گمان اور اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کرتے ہیں، حالانکہ یقیناً ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی۔

www.islamtheworldreligion.com

تیسری جگہ فرمایا: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (الصافات: ۱۸۰ تا ۱۸۲)۔

ترجمہ: پاک ہے آپ کا رب، عزت والا رب، ہر اُس عیب سے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں۔ اور سلام ہو پیغمبروں پر۔ اور سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا رب ہے۔

اسی سے پوری دنیا کے مشرکین کے مذاہب کا بطلان قرآن سے کر دیا گیا حتیٰ کہ یہود و نصاریٰ کے خدا کے بیٹے بنانے اور ثلاثہ کا قول کرنے کی وجہ سے تکفیر کر دی گئی۔

اب پوری دنیا میں اسلام کے ظہور کا مقصد بھی واضح ہو گیا اور وحدتِ ادیان کا نظریہ بھی پاش پاش ہو کر رہ گیا اور اس کے آخری دین اور آخری نبوت کا انکار کرنے والوں کا کفر بھی ثابت ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی ذات میں شرک اور اس کے اسماء میں الحاد اور فریب کاری کی تردید جس اصولی طریقے سے کر دی گئی ہے، دنیا کا کوئی باطل مذہب اس تردید کی وسعت سے باہر نہیں۔ اسی سے وحدتِ ادیان کا نظریہ بھی پاش پاش ہو جاتا ہے۔ حضرت علامہ تفتازانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: فَإِنَّ مَبْنٰى شَرَائِعِ الْأَحْكَامِ، وَأَسَاسَ قَوَاعِدِ عَقَائِدِ الْإِسْلَامِ، هُوَ عِلْمُ التَّوْحِيْدِ وَالصِّفَاتِ الْمَوْسُوْمُ بِالْكَلَامِ یعنی احکام کی تفصیل کی بنیاد اور اسلامی عقائد کے قواعد کی اساس توحید اور صفات کا علم ہے جسے علم الکلام کہا جاتا ہے (شرح عقائد نسفی صفحہ ۲۱)۔

اولاد سے پاک

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنَاتٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ (الانعام: ۱۰۰)۔

ترجمہ: اور انہوں نے جنوں کو اللہ کا شریک بنایا حالانکہ اللہ نے انہیں پیدا کیا اور گھڑ لیے انہوں نے اللہ کے لیے بیٹے اور بیٹیاں بغیر علم کے۔ وہ پاک ہے اور بلند ہے اس سے جو وہ بیان کرتے ہیں۔

اِتَّخَذُوْا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوْا إِلٰهًا وَّاحِدًا لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (التوبہ: ۳۱)۔

ترجمہ: انہوں نے اپنے دینی پیشواؤں اور عبادت گزاروں کو اللہ کے سوا اپنا رب بنا لیا اور مسیح ابن مریم کو بھی، حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک معبود کی بندگی کریں اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں وہ ان کے بنائے ہوئے شریکوں سے پاک ہے۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يَا بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ إِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ (المائدہ: ۷۲)۔

ترجمہ: بے شک کافر ہو گئے وہ لوگ جنہوں نے کہا یقیناً مسیح ابن مریم ہی اللہ ہے حالانکہ مسیح نے کہا تھا کہ

www.islamtheworldreligion.com

اے بنی اسرائیل عبادت کرو اللہ کی جو میرا اور تمہارا رب ہے بے شک جو بھی اللہ کے ساتھ شرک کرے تو یقیناً اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانا دوزخ کی آگ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: یہود و نصاریٰ، مجوس اور بت پرستوں کا کفر قرآن میں صراحتاً مذکور اور مجمع علیہ ہے۔ براہمہ جو کہ نبوت کے اصلاً منکر ہیں اور دہریہ جو وجودِ خالق کے منکر ہیں ان کی تکفیر یہود و نصاریٰ کی نسبت بدرجہ اولیٰ ثابت ہے (الاقتصاد للامام الغزالی صفحہ ۱۵۰، ۱۵۱)۔

(4)۔ مسئلہ امکانِ کذبِ باری تعالیٰ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثاً یعنی بات میں اللہ سے زیادہ سچا کون ہے (النسآء: ۸۷)۔ دوسری جگہ فرماتا ہے: وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلاً یعنی قول میں اللہ سے زیادہ سچا کون ہے (النسآء: ۱۲۲)۔ تیسری جگہ فرماتا ہے: وَتَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقاً وَّعَدْلاً یعنی تیرے رب کی بات سچائی اور عدل میں اکمل ہے (الانعام: ۱۱۵)۔

علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فَغَيْرُ جَائِزٍ اَنْ يَّكُوْنَ مِنْهُ كِذْبٌ، لِاَنَّهٗ لَا يَدْعُوْهُ اِلٰى اِجْتِلَابِ نَفْعٍ اِلٰى نَفْسِهٖ، اَوْ دَفْعِ ضُرٍّ عَنْهَا سِوَاهُ تَعَالٰى ذِكْرُهٗ فَيَجُوْزُ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ فِي اِسْتِحَالَةِ الْكِذْبِ مِنْهُ نَظِيْراً یعنی جائز نہیں ہے کہ اس سے جھوٹ صادر ہو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا ذاتی نفع حاصل کرنے یا کسی نقصان کو دور کرنے کی کوئی مجبوری نہیں جس کی وجہ سے وہ جھوٹ بولے اور اللہ تعالیٰ سے جھوٹ کے محال ہونے کی نظیر جائز ہو سکے (تفسیر جامع البیان المعروف بہ تفسیر طبری جلد ۴ پارہ ۵ صفحہ ۲۳۶)۔

علامہ ابوالبرکات نسفی علیہ الرحمہ تفسیر مدارک میں فرماتے ہیں: لَا اَحَدٌ اَصْدَقُ مِنْهُ فِيْ اِخْبَارِهٖ وَوَعْدِهٖ وَوَعِيْدِهٖ لِاسْتِحَالَةِ الْكِذْبِ عَلَيْهِ یعنی کوئی ایک بھی اپنے خبر دینے میں اور وعدہ کرنے میں اور وعید سنانے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا نہیں ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے (تفسیر مدارک جلد ۱ صفحہ ۴۱۰)۔

معروف درسی کتاب تفسیر بیضاوی میں ہے کہ: اِنْكَارٌ اَنْ يَّكُوْنَ اَحَدٌ اَكْثَرَ صِدْقاً مِنْهُ، فَاِنَّهٗ لَا يَتَطَرَّقُ الْكِذْبُ اِلٰى خَبَرِهٖ بِوَجْهٍ لِاَنَّهٗ نَقْصٌ وَهُوَ عَلَى اللّٰهِ مُحَالٌ یعنی اس آیت میں انکار ہے کہ کوئی ایک بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچا ہو، اس کی خبر کی طرف جھوٹ کسی وجہ سے بھی رخ نہیں کر سکتا، اس لیے کہ جھوٹ ایک نقص ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے حق میں ناممکن ہے (تفسیر بیضاوی جلد ۱ صفحہ ۲۲۹)۔

خازن میں ہے کہ لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِ الْكِذْبُ یعنی اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے (تفسیر خازن جلد ۱ صفحہ ۴۱۰)۔ یہی بات تفسیر ابوسعود، کشاف، مظہری اور روح المعانی میں مذکور ہے۔

اسی پر اجماع ہے: فَتَعَيَّنَ الْكِذْبُ وَهُوَ مُحَالٌ اَمَّا اَوَّلاً فَبِاِجْمَاعِ الْعُلَمَآءِ وَاَمَّا ثَانِيًا فَبِمَا

تَوَاتَرَ مِنْ اَخْبَارِ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ الثَّابِتُ صِدْقُهُمْ بِدَلَالَةِ الْمُعْجِزَاتِ مِنْ غَيْرِ تَوَقُّفٍ عَلٰى ثُبُوْتِ كَلَامِ اللهِ تَعَالٰى فَضْلاً عَنْ صِدْقِهٖ وَاَمَّا ثَالِثاً فَلِاَنَّ الْكِذْبَ نَقْصٌ بِاتِّفَاقِ الْعُقَلَآءِ وَهُوَ عَلَى اللهِ مُحَالٌ لِمَا فِيْهِ مِنْ اَمَارَةِ الْعِجْزِ اَوِ الْجَهْلِ اَوِ الْعَبَثِ وَاَمَّا رَابِعاً فَلِاَنَّهٗ لَوِ اتَّصَفَ فِي الْاَزَلِ بِالْكِذْبِ فِيْ خَبَرٍ مَا ، لَامْتَنَعَ صِدْقُهٗ فِيْهِ لِاَنَّ مَا ثَبَتَ قِدَمُهٗ اِمْتَنَعَ عَدَمُهٗ الخ یعنی جھوٹ متعین ہوگیا اور وہ اللہ تعالیٰ سے محال ہے، پہلی دلیل علماء کا اجماع ہے، دوسری دلیل انبیاء علیہم السلام کی اخبار کا تواتر ہے، اللہ تعالیٰ کا صدق تو مزید بڑی چیز ہے، ان انبیاء کی صداقت معجزات کی دلالت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے کلام کے ثبوت پر بلا توقف ثابت ہے، تیسری دلیل یہ ہے کہ عقلاء کے اجماع کے مطابق جھوٹ ایک نقص ہے اور اللہ تعالیٰ میں نقص کا پایا جانا محال ہے اس لیے کہ اس میں عاجزی یا جہالت یا فضولیات کی علامت پائی جاتی ہے، چوتھی دلیل یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کو ازلی طور پر جھوٹ سے متصف مانا جائے تو اس کی صداقت ممتنع ہو گی اس لیے کہ جو چیز قدیم ثابت ہو جائے وہ معدوم نہیں ہوسکتی (شرح مقاصد جلد ۲ صفحہ ۱۰۴)۔

امام ابن ھمام رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: يَسْتَحِيْلُ عَلَيْهِ سِمَاتُ النَّقْصِ كَالْجَهْلِ وَالْكِذْبِ یعنی نقص کی علامات کا اللہ تعالیٰ میں پایا جانا محال ہے جیسا کہ جہالت اور جھوٹ (المسایرۃ فی العقائد المنجیۃ فی الآخرۃ صفحہ ۳۲۶)۔

اس کی شرح میں علامہ کمال الدین محمد بن محمد بن ابی بکر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: بَلْ يَسْتَحِيْلُ عَلَيْهِ كُلُّ صِفَةٍ لَا كَمَالَ فِيْهَا وَلَا نَقْصَ یعنی بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہر وہ (بے مقصد) صفت ناممکن ہے جس میں نہ کوئی کمال ہو نہ کوئی نقص (المسامرۃ صفحہ ۳۲۶)۔

اسی کتاب میں ہے کہ: لَا خِلَافَ بَيْنَ الْاَشْعَرِيَّةِ وَ غَيْرِهِمْ فِيْ اَنَّ كُلَّ مَا كَانَ وَصْفُ نَقْصٍ فِيْ حَقِّ الْعِبَادِ فَالْبَارِيْ تَعَالٰى مُنَزَّهٌ عَنْهُ وَهُوَ مُحَالٌ عَلَيْهِ تَعَالٰى وَ الْكِذْبُ وَصْفُ نَقْصٍ فِيْ حَقِّ الْعِبَادِ یعنی اشعریہ میں اور انکے علاوہ دوسروں میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں کہ ہر وہ وصف جو بندوں کے حق میں نقص ہے تو باری تعالیٰ اس سے منزہ ہے اور وہ اسکے حق میں محال ہے، اب جھوٹ بندوں کے حق میں ایک وصفِ نقص ہے (المسامرۃ صفحہ ۱۷۵)۔

علامہ عبدالعلی محمد بن نظام الدین انصاری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدے کی مخالفت ممکن نہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے لِاسْتِحَالَةِ الْكِذْبِ هُنَاكَ الخ (فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت جلد ۱ صفحہ ۶۲)۔

وَ اعْلَمْ اَنَّ اَهْلَ الْمِلَلِ اَجْمَعُوْا عَلٰى اَنَّ الْكِذْبَ مِنَ اللهِ سُبْحَانَهٗ مُحَالٌ یعنی جان لے کہ تمام اہل ادیان کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے (نبراس صفحہ ۱۴۳)۔

علمائے اہل سنت فرماتے ہیں کہ: لَوْ كَذَبَ لَكَانَ كِذْبُهٗ قَدِيْماً ، فَيَمْتَنِعُ عَلَيْهِ الصِّدْقُ لِاَنَّ

www.islamicworldreligion.com

الْقَدِيْمَ لَا يَنْعَدِمُ یعنی اگر اللہ تعالیٰ جھوٹ بولے تو اس کا جھوٹ قدیم ہوگا، لہٰذا اب اس کا سچ بولنا ناممکن ہو جائے گا اس لیے کہ قدیم کبھی معدوم نہیں ہوسکتا (تفسیر کبیر جلد ۴ صفحہ ۱۷۸، نیز اس صفحہ ۱۴۳)۔

اگر اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہو تو پھر تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت ہی مشکوک ہو جائے گی کہ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ نے معاذ اللہ ان کی نبوت کا اعلان کرنے میں جھوٹ بولا ہو۔

اگر کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر ہے مگر عملاً جھوٹ بولتا نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہی شان انبیاء علیہم السلام کی ہے کہ وہ جھوٹ بولنے پر قادر ہیں مگر معصوم ہونے کی وجہ سے عملاً جھوٹ نہیں بولتے۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کی صداقت انبیاء سے کیسے بڑھ سکے گی جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا اللہ تعالیٰ سے زیادہ سچ کون بولتا ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ الْحَبِيْبِ ﷺ

حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مناقب کا باب

فِيْ شَرَافَةِ نَسَبِهٖ ﷺ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاندانی شرافت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ (اٰلِ عمران:164)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یقیناً اللہ نے مومنوں پر احسان کیا ہے کہ ان میں ان کی اپنی جانوں میں سے اپنا رسول بھیجا ہے۔

وَ قَالَ تَعَالٰى حَاكِيًا عَنِ الْخَلِيْلِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ: رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ (البقرة:129)۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا بیان فرمائی: اے میرے رب ان میں انہی میں سے رسول بھیج جو ان پر تیری آیتیں تلاوت کرے۔

وَقَالَ تَعَالٰى: وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ (الشعراء:219)۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (اے محبوب) تیرا سجدہ کرنے والوں میں آنا جانا۔

(9)۔هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ هَاشِمِ بْنِ عَبْدِ مَنَافِ بْنِ قُصَيِّ بْنِ كِلَابِ بْنِ مُرَّةَ بْنِ كَعْبِ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبِ بْنِ فِهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النَّضْرِ بْنِ كِنَانَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ مُدْرِكَةَ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ مُضَرَ بْنِ نِزَارِ بْنِ مَعَدِّ بْنِ عَدْنَانَ (بخاری قبل حدیث:3851)۔ صحیح

ترجمہ:۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدِ مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن

www.islamthenewworldreligion.com

غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان ہے۔

(10)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُوْنِ بَنِيْ اٰدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا حَتّٰى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْ كُنْتُ فِيْهِ (بخاری:3557)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں بنی آدم کے بہترین لوگوں میں زمانہ درزمانہ آگے چلتا آیا حتیٰ کہ اس دور میں میری ولادت ہوگئی۔

(11)۔وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِنَّ اللهَ اصْطَفٰى كِنَانَةَ مِنْ وَلَدِ اِسْمٰعِيْلَ، وَاصْطَفٰى قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ، وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِيْ هَاشِمٍ، وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ (مسلم 5938 :، ترمذی:3605، 3606)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک اللہ نے اسماعیل کی اولاد میں سے کنانہ کو چن لیا اور کنانہ میں سے قریش کو چن لیا اور قریش میں سے بنی ہاشم کو چن لیا اور بنی ہاشم میں سے مجھ کو چن لیا۔

(12)۔وَعَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِيْ وَدَاعَةَ ، قَالَ: جَآءَ الْعَبَّاسُ ، إِلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَأَنَّهٗ سَمِعَ شَيْئًا، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: مَنْ أَنَا ؟ ، فَقَالُوْا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ ، قَالَ: أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ، ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ ، فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً، ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِيْ فِيْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا (ترمذی 3532 :، 3607، 3608، مسند احمد:17446)۔ حسن

ترجمہ: حضرت مطلب بن ابی وداعہ فرماتے ہیں: کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، ایسے لگتا تھا کہ انہوں نے کوئی (ناگوار) بات سنی تھی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوگئے، تو فرمایا: میں کون ہوں؟ سب نے عرض کیا: آپ رسول اللہ ہیں آپ پر سلام ہو، فرمایا: میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں، بے شک اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو مجھے ان سب سے اچھے طبقے میں پیدا کیا، پھر انہیں (مزید) دو طبقوں میں تقسیم فرمایا تو مجھے اچھے طبقے میں پیدا کیا، پھر ان کے قبیلے بنائے تو مجھے ان کے سب سے اچھے قبیلے میں پیدا کیا، پھر انہیں گھروں میں تقسیم فرمایا تو مجھے ان سب سے اچھے گھر میں اور سب سے اچھے خاندان میں پیدا کیا۔

شرح

قولِ مختار کے مطابق نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام آباء واجداد صاحبِ ایمان تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والدین کریمین زمانہ فترت میں ہوگزرے ہیں، وہ صرف عقیدہ توحید کے مکلف تھے، ان کے ایمان کی نفی پر کوئی واضح دلیل موجود نہیں ہے جبکہ ان کے صاحبِ ایمان ہونے پر واضح قرائن موجود ہیں، متاخرین مثلاً حضرت علامہ

www.islamthewordreligion.com

جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے ان کے ایمان کے ثبوت پر مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں، جَزَاهُمُ اللهُ خَيْراً۔

مسلم شریف کی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صحابی سے فرمایا: میرا والد اور تیرا والد دوزخ میں ہیں (مسلم: ۵۰۰، ابوداود: ۴۷۱۸) صحیح، تو اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے والد سے مراد چچا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ: عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيْهِ یعنی آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے (ترمذی: ۳۷۶۱)۔ صحیح

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام آباء و اجداد شرک و کفر کی نجاست سے پاک و صاف ہیں، کم از کم اتنا تو لازم ہے کہ اس مسئلہ میں توقف کریں (مدارج النبوۃ اردو جلد ۲ صفحہ ۸۰)۔

فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ ﷺ وَبِعْثَتِهٖ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد اور بعثت کا بیان

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (يونس:58)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: فرمادو کہ اللہ کے فضل اور اس کی رحمت، اس چیز پر خوشی منایا کرو۔

وَقَالَ تَعَالٰى: وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (الضحٰى:11)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: اپنے رب کی نعمت کو بیان کر۔

وَقَالَ تَعَالٰى: وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (البقرة:152)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری مت کرو۔

وَقَالَ تَعَالٰى: وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰمِ اللهِ (ابراہیم:5)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: انہیں اللہ کے دنوں کی یاد دلاؤ۔

وَقَالَ تَعَالٰى: يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْباً عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰةِ وَالْاِنْجِيْلِ الآية (الاعراف:157)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: اسے اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔

(13)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللهِ كُفْرًا (ابراهيم:28)، قَالَ: هُمْ وَاللهِ كُفَّارُ قُرَيْشٍ، قَالَ عَمْرٌو: هُمْ قُرَيْشٌ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ نِعْمَةُ اللهِ (بخاری:3977)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما قرآن کی آیت اَلَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللهِ كُفْراً (ابراہیم: ۲۸) کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: اَلَّذِيْنَ سے مراد کفارِ قریش ہیں، حدیث کے راوی عمرو فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم وہ لوگ قریش تھے اور نعمت اللہ سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

www.islamtheworldreligion.com

(14)۔عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ عَلٰی حَلْقَۃٍ فِی الْمَسْجِدِ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَکُمْ ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ: آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ ؟ قَالُوْا: وَاللّٰہِ مَا أَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ ؟ قَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھَمَۃً لَکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ أَقَلَّ عَنْہُ حَدِیْثاً مِنِّیْ ، وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ: مَا أَجْلَسَکُمْ ؟ قَالُوْا: جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ وَنَحْمَدُہٗ عَلٰی مَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِکَ ، قَالَ: اللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ ، قَالُوْا: وَاللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ قَالَ: اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھَمَۃً لَکُمْ وَاِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلَائِکَۃَ (نسائی:5426، مسند احمد:16841، مسند ابی یعلیٰ:7387، المعجم الکبیر للطبرانی:16057)۔ وَرُوِیَ بِلَفْظِ ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ بِہٖ عَلَیْنَا (مسلم:6857، ترمذی:3379، ابن حبان:813)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقہ کے پاس تشریف لائے، فرمایا: کس لیے بیٹھے ہو؟ لوگوں نے کہا ہم اللہ عزوجل کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہیں، فرمایا: کیا اللہ کی قسم تم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں، فرمایا: میں نے آپ لوگوں پر شک کرتے ہوئے آپ سے قسم نہیں لی، آپ لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیثیں مجھ سے کم روایت کرنے والا کوئی نہ تھا، اور بے شک ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے ایک حلقے میں تشریف لائے، اور فرمایا: تم لوگ کس لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا ہم اللہ عزوجل کا ذکر کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کیلئے بیٹھے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی، اور آپ کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا، فرمایا: کیا اللہ کی قسم تم لوگ صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم صرف اسی وجہ سے بیٹھے ہیں، فرمایا: میں نے آپ لوگوں پر شک کرتے ہوئے آپ سے قسم نہیں لی، بلکہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور مجھے خبر دی کہ بے شک اللہ عزوجل تم لوگوں کی وجہ سے فرشتوں میں فخر کر رہا ہے۔

(15)۔عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ: تَذَاکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، وَاَبُوْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مِیْلَادَھُمَا عِنْدِیْ ، فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَکْبَرَ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ (المعجم الکبیر للطبرانی:28، مجمع الزوائد المجلد9 صفحتہ60)۔ وقال الھیثمی اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں نے اپنے میلاد کا ذکر کیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابوبکر سے بڑے تھے۔

(16)۔عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ ، فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُ وَفِیْہِ أُنْزِلَ عَلَیَّ (مسلم:2750)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوموار کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس دن میں پیدا کیا گیا تھا اور اس دن مجھ پر قرآن نازل کیا گیا تھا۔

(17)۔وَعَنْ عُرْوَۃَ لَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَھَبٍ اُرِیَہٗ بَعْضُ اَھْلِہٖ بِشَرِّ حِیْبَۃٍ ، فَقَالَ لَہٗ مَا ذَا لَقِیْتَ ، قَالَ اَبُوْ لَھَبٍ لَمْ

www.islamfreeworldreligion.com

اَلْقَ بَعْدَكُمْ خَيْراً غَيْرَ اَنِّيْ سُقِيْتُ فِيْ هٰذِهٖ بِعِتَاقَتِيْ ثُوَيْبَةَ (بخاری:5101)۔ مرسل صحیح

ترجمہ: حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ جب ابولہب مر گیا تو اس کے گھر کے ایک فرد (سیدنا عباس) کو خواب میں اس کی بدحالی دکھائی گئی۔ اس نے پوچھا تیرے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ ابولہب نے کہا کہ مجھے تم لوگوں سے بچھڑ کر کوئی سکون نہیں سوائے اس کے کہ ثویبہ کو آزاد کرنے کی وجہ سے اِس انگلی میں سے پانی ملتا رہتا ہے۔

شرح

علماء فرماتے ہیں کہ کافر کے عذاب میں کمی نہیں ہوتی، لیکن ابولہب کے عذاب میں کمی کروالینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیت ہے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک چچا کا قصہ ہے بِدَلِيْلِ قِصَّةِ اَبِيْ طَالِبٍ (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۶۷)۔ حِيْبَةٍ: حالتِ زار۔

(18)۔ وَعَنْ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةٍ قَالَ: سَأَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَبَاثَ ابْنَ اَشْيَمَ اَخَا بَنِيْ يَعْمَرَ بْنِ لَيْثٍ، اَنْتَ اَكْبَرُ اَمْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَ اَنَا اَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيْلَادِ (ترمذی:3619)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: قیس بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ: عثمان بن عفان نے قباث بن اشیم سے پوچھا کہ آپ بڑے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے بڑے ہیں، مگر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے پیدا ہوا تھا۔

(19)۔ وَعَنْ مُغِيْرَةَ بْنِ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ: قِيْلَ لِلْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَيُّمَا اَكْبَرُ اَنْتَ اَمِ النَّبِيُّ ﷺ؟ فَقَالَ: هُوَ اَكْبَرُ مِنِّيْ وَاَنَا وُلِدْتُ قَبْلَهٗ (المستدرك للحاكم:5478)۔ له شواهد

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن ابی رزین فرماتے ہیں کہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب سے پوچھا گیا کہ کون بڑا ہے، آپ یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟ انہوں نے فرمایا: وہ مجھ سے بڑے ہیں مگر میں ان سے پہلے پیدا کیا گیا تھا۔

(20)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ اَلْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ تَصُوْمُ يَوْمَ عَاشُوْرَآءَ، فَقَالَ مَا هٰذَا؟ قَالُوْا هٰذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هٰذَا يَوْمٌ نَجَّى اللهُ بَنِيْ اِسْرَآئِيْلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهٗ مُوْسٰى، قَالَ فَاَنَا اَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهٗ وَاَمَرَ بِصِيَامِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمِثْلُهٗ فِيْ مُسْلِمٍ (بخاری: 2004، 3397، 3943، 4680، 4737، مسلم: 2656، 2658، ابوداؤد: 2444، ابن ماجة: 1734)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ پہنچے تو آپ نے دیکھا کہ یہودی عاشوراء کے دن کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا یہ کیسا روزہ ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ بڑا اچھا دن ہے۔ یہ وہ دن ہے جب اللہ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ نے اس دن روزہ رکھا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں موسیٰ کا تم سے زیادہ حقدار ہوں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی اور آپ ﷺ کی بعثت کی خوشی منانا بلاشبہ جائز اور مستحسن ہے، اس موقع پر روزہ رکھنا مسنون ہے اور اس دن روزہ رکھنے کا مسنون طریقہ ترک کرنا سخت محلِ نظر ہے اور خلافِ شرع حرکتیں کرنا سخت قبیح ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: دس محرم سے ایک دن پہلے یا ایک دن بعد کا روزہ بھی رکھو اور یہودیوں سے مشابہت مت کرو (طحاوی: ۳۲۲۸)۔

اُرْسِلَ رَسُوْلُنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْعٰلَمِيْنَ جَمِيْعًا

ہمارے رسول ﷺ تمام جہانوں کی طرف بھیجے گئے ہیں

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف:158)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرمادو: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

وَ قَالَ: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ (الانبیاء:107)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے خالص رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

وَقَالَ: تَبَارَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْرًا (الفرقان:1)۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: برکت والی ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے پر حق اور باطل میں تمیز کرنے والی کتاب نازل کی تاکہ وہ سارے جہانوں کے لیے ڈر سنانے والا بنے۔

وَ قَالَ: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ اِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ (السباء:28)۔

ترجمہ: اور (اے محبوب) ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر (قیامت تک) تمام لوگوں کے لیے اس حال میں کہ آپ خوشخبری سنانے والے اور ڈرانے والے ہیں لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(21)۔عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يَسْمَعُ بِىْ اَحَدٌ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَهُوْدِىٌّ وَّلَا نَصْرَانِىٌّ ثُمَّ يَمُوْتُ وَلَمْ يُؤْمِنْ بِالَّذِىْ اُرْسِلْتُ بِهٖ اِلَّا كَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ (مسلم:386)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے۔ اس امتِ دعوت کا کوئی بھی فرد خواہ یہودی ہو یا عیسائی، میرے بارے میں سن کر ایمان لائے بغیر مر گیا تو وہ ضرور ہی دوزخی ہوگا۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

رسالتِ محمدیہ کی وسعت

(۱)۔ اسلام سے پہلے پوری دنیا میں انبیاء ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام بھیجے جاتے رہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلِكُلِّ أُمَّةٍ رَسُوْلٌ یعنی ہر امت کے لیے رسول ہے(یونس: ۴۷)۔اور فرماتا ہے: إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ یعنی اے محبوب آپ صرف ڈرسنانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ہادی ہیں (الرعد: ۷)۔اور فرماتا ہے: إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَّنَذِيرًا وَإِنْ مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ یعنی بے شک ہم نے آپ کو حق کے ساتھ بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا ہے، اور کوئی ایسی قوم نہیں جس میں ڈرسنانے والا نہ گزرا ہو (فاطر: ۲۴)۔اور فرماتا ہے: وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلًا أَنِ اعْبُدُوا اللهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ فَمِنْهُمْ مَنْ هَدَى اللهُ وَمِنْهُمْ مَنْ حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلَالَةُ فَسِيْرُوْا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ یعنی اور بے شک ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو، تو ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت دی اور ان میں سے بعض پر گمراہی ثابت ہوئی، تو زمین میں گھوم پھر کر دیکھو، جھٹلانے والوں کا انجام کیسا ہوا (النحل: ۳۶)۔

ان آیات کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ پوری دنیا میں رسولوں کی آمد کا سلسلہ جاری رہا تھا۔اسی لیے کم وبیش سوا لاکھ انبیاء علیہم السلام میں سے جن چند انبیاء کے نام قرآن میں آئے ہیں، ہم ان کے علاوہ دوسرے بانیانِ مذاہب کے نبی ہونے کا قول بھی نہیں کرتے اور ان کے نبی ہونے کا انکار بھی نہیں کرتے، تاکہ کسی غیر نبی کو نبی نہ کہہ دیں اور کسی نبی کو غیر نبی نہ کہہ دیں۔

(۲)۔ اللہ کریم نے ہمارے نبی کریم ﷺ کو وہ کتاب عطا فرمائی جو سابقہ کتابوں کی نزول کے اعتبار سے تصدیق اور بعد میں پیدا کی گئی خرابیوں کے حوالے سے ان کی نگرانی (Monitoring) کرتی ہے۔

اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتَابِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا وَلَوْ شَاءَ اللهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَّاحِدَةً وَلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِي مَا آتَاكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ (المائدہ: ۴۸)۔

ترجمہ: اور (اے حبیب) ہم نے یہ کتاب آپ پر حق کے ساتھ اتاری تصدیق کرتی ہوئی اسکی جو اس کے سامنے ہے (آسمانی) کتاب سے اور اس پر نگہبان۔تو فیصلہ کیجیے اس کے درمیان اس سے جو اللہ نے اتارا اور آپ ان کی خواہشات کے پیچھے نہ لگیں اس حق سے دور ہو کر جو آپ کے پاس آیا ہم نے تم میں

www.islamthewarfreligion.com

سے ہر ایک کے لیے الگ شریعت اور واضح راہِ عمل بنایا ہے اور اگر اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت کر دیتا لیکن اس نے (تمہارے حسبِ حال) جو (الگ الگ) احکام تمہیں دیے وہ ان میں تمہیں آزمانا چاہتا ہے تو بھلائیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو تم سب کا لوٹنا اللہ ہی کی طرف ہے، تو وہ تمہیں خبر دے گا اس کی جس میں تم اختلاف کرتے تھے۔

(۳)۔ نبی کریم ﷺ روزِ اول سے ہی تمام مخلوقات کے نبی ہیں، البتہ تبلیغ اپنے گھر سے شروع فرمائی۔ سورۃ اعراف مکی ہے اور اسکی مذکورہ بالا آیت نمبر ۱۵۸: قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا بھی مکی ہے، سورۃ الفرقان اور اسکی پہلی آیت تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَىٰ عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا بھی مکی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے تمام انسانیت کا رسول ہونے کا اعلان مکہ مکرمہ میں ہی کر دیا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے مختلف شخصیات ہونے کے دعوے بھی نہیں کیے اور پہلے چھوٹے دعوے اور پھر آہستہ آہستہ بڑے دعوے بھی نہیں کیے، جیسا کہ مرزا قادیانی، بہاء اللہ اینڈ کمپنی کرتے رہے ہیں۔

اسی مناسبت سے نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کے وسط میں مبعوث فرمایا۔ عرب شریف دنیا کے عظیم براعظموں کے سنگم پر واقع ہے۔ اس کے ایک طرف یورپی گورے، دوسری طرف افریقی کالے اور تیسری طرف ایشیائی گندمی لوگ آباد ہیں۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بُعِثْتُ إِلَى كُلِّ أَحْمَرَ وَأَسْوَدَ یعنی میں ہر گورے اور کالے کی طرف بھیجا گیا ہوں (مسلم: ۱۱۶۳)۔ البتہ ختم نبوت پر بحث آگے آرہی ہے۔

(۴)۔ یہود و نصاریٰ کو قرآن مجید میں صاف لفظوں میں کافر کہا گیا ہے، فرمایا: لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ (المائدہ: ۷۳)۔

(22)۔وَعَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عِيْسٰى عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ وَابْنُ اَمَتِهٖ وَكَلِمَتُهٗ اَلْقَاهَا اِلٰى مَرْيَمَ وَرُوْحٌ مِّنْهُ وَالْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَقٌّ اَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ عَلٰى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ (بخاری: 3435، مسلم: 140)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں اور اس کی بندی کے بیٹے ہیں اور وہ اللہ کا کلمہ ہیں جسے اللہ نے مریم کی طرف القا فرمایا تھا اور وہ اللہ کی طرف سے روح ہیں اور جنت و دوزخ حق ہیں۔ اللہ اسے (بالآخر) جنت میں داخل کریگا خواہ اسکا عمل کچھ بھی ہو۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام باپ کے بغیر محض اللہ کے کلمہ کن سے پیدا ہوئے تھے، اس لحاظ سے آپ کو کلمۃ اللہ کہا گیا اور ان میں براہِ راست روح پھونکے جانے کی وجہ سے رُوْحٌ مِّنْهُ کہا

www.islamtheworldreligion.com

گیا، جیسے حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: وَنَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي (الحجر:29)۔

(23)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ اُعْطِيْتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَاُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَّ خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ (مسلم: 1167، ترمذی: 1553، ابن ماجة: 567)۔ صحیح۔ وفی روایة: بُعِثْتُ اِلٰى كُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ (مسلم: 1163)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے انبیاء پر چھ چیزوں سے فضیلت دی گئی ہے۔ مجھے جامع کلام عطا ہوا ہے اور مجھے رُعب کے ذریعے مدد دی گئی ہے اور میرے لیے غنیمت کے مال حلال کر دیے گئے ہیں اور میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاکی کا ذریعہ بنا دی گئی ہے اور میں تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہوں اور میرے ذریعے سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ میں ہر گورے اور کالے کی طرف بھیجا گیا ہوں۔

نَبِيُّنَا ﷺ آخِرُ الْاَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ لَا تَأْوِيْلَ فِيْهِ وَلَا تَخْصِيْصَ

ہمارے نبی ﷺ آخری نبی ہیں۔ اس میں کسی تاویل اور تخصیص کی گنجائش نہیں

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: مَاكَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلٰكِن رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ (الاحزاب: 40)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی ایک کے بھی باپ نہیں، لیکن اللہ کے رسول اور آخری نبی ہیں۔

وَ قَالَ: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا (المائدة:3)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پسند کر لیا۔

وَقَالَ: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران:110)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: تم ان سب امتوں میں سے بہتر ہو جو لوگوں کے لیے ظاہر کی گئیں۔

(24)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهٗ نَبِيٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ خُلَفَآءُ فَيَكْثُرُوْنَ قَالُوْا فَمَا ذَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ فُوْا بَيْعَةَ الْاَوَّلِ فَالْاَوَّلِ اَعْطُوْا حَقَّهُمْ فَاِنَّ اللهَ سَآئِلُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ (بخاری: 3455، مسلم: 4773، ابن ماجة: 2871)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں سیاست کا کام انبیاء کرتے تھے۔ جب بھی کوئی نبی فوت ہوجاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آ جاتا تھا، اور اب میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور اب خلفاء ہوں گے تو کثرت سے ہوں گے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا: پہلے خلیفہ کی بیعت کو نبھانا، بس پہلے کی بیعت کو نبھانا۔ تم ان کا حق ادا کرتے رہنا، اللہ ان سے ان کی رعایا کے بارے میں خود پوچھ لے گا۔

شرح

اس حدیث میں کئی لحاظ سے ختم نبوت کا اعلان مذکور ہے: پے در پے آنے والے انبیاء کی نفی، لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ کی تصریح، اب نبیوں کی بجائے خلفاء کا آنا، ان خلفاء کا کثرت سے ہونا اور ان خلفاء کا معصوم نہ ہونا سب باتیں ختم نبوت کی الگ الگ دلیل ہیں۔ یہ حدیث کتاب الاحکام اور کتاب الامارہ میں بیان ہوئی ہے اور تَسُوْسُهُمْ کا لفظ بھی یہی بتا رہا ہے کہ اس حدیث میں خلفاء سے مراد سیاسی خلفاء ہیں۔

(25)۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مَثَلِيْ وَمَثَلَ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ قَبْلِيْ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى بُيُوْتًا فَاَحْسَنَهٗ وَاَجْمَلَهٗ اِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَيَتَعَجَّبُوْنَ لَهٗ وَ يَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ (بخاری:3535، مسلم:5961)۔ صحیح

ترجمہ: انہوں نے ہی روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال ایسے ہے جیسے ایک آدمی نے حسین وجمیل گھر بنایا، مگر ایک کونے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ اب لوگ گھوم پھر کر مکان دیکھنے لگے اور اس کی خوبصورتی پر حیران ہونے لگے۔ مگر یہ بھی کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

شرح

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے قرآنی لفظ خاتم النبیین کا مفہوم نبیوں کے محل کی مثال سے واضح فرمایا ہے۔ آخری ہونا وجہِ تمثیل ہے۔

(26)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْبًا مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللهِ (بخاری:3609، مسلم:7342، ترمذی:2218)۔ وزاد الترمذی رَاوِياً عَنْ ثَوْبَانَ: وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ (ترمذی:2219)۔ صحیح

ترجمہ: انہوں نے ہی نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تیس کے قریب فریبی جھوٹے پیدا نہ ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کہے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔ امام ترمذی نے حضرت ثوبان سے روایت کرتے ہوئے یہ اضافہ بھی بیان کیا ہے کہ: میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

اس حدیث میں صرف جھوٹے مدعیان کا ذکر ہے، اگر کسی سچے نے بھی آنا ہوتا تو اس کا استثنیٰ ضرور ہوتا۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ آج تک جتنے جھوٹے مدعیان نبوت گزرے ہیں سب کے دلائل ایک جیسے ہیں، مثلاً مسیلمہ کذاب بھی ماتحت نبوت کا مدعی تھا اور بہاء اللہ بھی مسیحیت کا دعوے دار تھا۔

(27)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ (بخاری:6504، مسلم:7404، ترمذی:2214)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح (جڑے ہوئے) ہیں۔

(28)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنَّ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَآءِ النُّبُوَّةِ (ترمذی:2272، مسند احمد:13831)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ کوئی نبی۔ (راوی نے) فرمایا کہ: یہ بات لوگوں پر گراں گزری۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مبشرات جاری رہیں گے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان کے خواب، یہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہیں۔

شرح

اس حدیث میں انقطاع کا لفظ استعمال فرما کر ختم نبوت کی وضاحت نئے طریقے سے کر دی گئی ہے، پھر رسالت اور نبوت دونوں کی نفی کر دینے سے منکرین کی فریب کاریوں کا دروازہ اچھی طرح بند کر دیا گیا ہے۔

(29)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَآءِ وَاِنَّ مَسْجِدِيْ آخِرُ الْمَسَاجِدِ (مسلم:3376)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے۔

(30)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَمَسْجِدِيْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِيَآءِ (مجموع فی مصنفات ابی جعفر ابن البختری حدیث رقم:216، الترغیب والترھیب حدیث رقم:1771 وَقَالَ الْبَانِيْ فِيْ تَخْرِيْجِهٖ اِنَّهٗ حَسَنٌ، مجمع الزوائد:5855، ورواہ الدیلمی بغیر سند)۔ هٰذَا الْحَدِيْثُ يُفَسِّرُ حَدِيْثَ مُسْلِمٍ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مسجدوں

www.islamtheworldreligion.com

میں سے آخری ہے۔

(31)۔وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِيُ الَّذِيْ يُمْحٰى بِيَ الْكُفْرُ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى عَقِبِيْ وَاَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِيْ لَيْسَ بَعْدَهٗ نَبِيٌّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَيْسَ بَعْدَهٗ اَحَدٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُ اِلٰى وَاَنَا الْعَاقِبُ (بخاری:3532، 4896، مسلم:6105، ترمذی:2840)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں اَحمد ہوں اور میں مٹانے والا ہوں میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹاتا ہے اور میں اٹھانے والا ہوں، لوگ میرے پیچھے پیچھے اٹھیں گے اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ عاقب وہ ہوتا ہے جس کے بعد ایک بھی نہ ہو۔

(32)۔وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوَّلُ الْاَنْبِيَاءِ آدَمُ وَآخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ (کتاب الاوائل للطبرانی:31)۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے پہلے نبی آدم ہیں اور سب سے آخری محمد ہیں۔

(33)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: نَحْنُ الْآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (بخاری:238، 876، 896، 2956، 3486، 6624، 6887، 7036، 7495)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہم آخری لوگ، آگے آگے ہوں گے۔ (یعنی دنیا میں آنے کے لحاظ سے آخری اور جنت میں داخل ہونے کے لحاظ سے پہلے)۔

(34)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيَقُوْلُ لَهُمْ عِيْسٰى اِذْهَبُوْا اِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُوْنَ مُحَمَّداً ﷺ فَيَقُوْلُوْنَ: يَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ وَ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ (بخاری:4712، مسلم:480)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر کئی انبیاء علیہم السلام کے پاس سے ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور وہ فرمائیں گے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جاؤ، لوگ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں۔

(35)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْماً كَالْمُوَدِّعِ، فَقَالَ: اَنَا مُحَمَّدٌ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ، قَالَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَلَا نَبِيَّ بَعْدِيْ، اُوْتِيْتُ فَوَاتِحَ الْكَلِمِ وَ خَوَاتِمَهٗ وَ جَوَامِعَهٗ، وَ عُلِّمْتُ كَمْ خَزَنَةُ النَّارِ وَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ، وَ تُجُوِّزَ بِيْ وَ عُوْفِيْتُ، وَ عُوْفِيَتْ اُمَّتِيْ فَاسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا مَا دُمْتُ فِيْكُمْ، فَاِذَا ذُهِبَ بِيْ فَعَلَيْكُمْ بِكِتَابِ اللهِ، اَحِلُّوْا حَلَالَهٗ وَ حَرِّمُوْا حَرَامَهٗ (مسند احمد:2214، 2215)۔ حسن

www.islamtheworldreligion.com

وَسَيَأْتِيْ حَدِيْثُ الْمَنْزِلَةِ بر قم:163، وَحَدِيْثُ لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ بر قم:152

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن ہم میں تشریف فرما ہوئے، جیسے آخری ملاقات ہو۔ اور فرمایا: میں محمد ہوں جو نبی امی ہے۔ تین بار یہی بات فرمائی، اور میرے بعد کوئی نبی نہیں، مجھے کلام کی ابتداء اور انتہاء اور جامعیت دی گئی ہے، اور میں نے جان لیا کہ جہنم کے داروغے کتنے ہیں اور عرش کو اٹھانے والے کتنے ہیں اور مجھ سے درگزر کیا گیا اور عافیت دی گئی اور میری امت کو بھی عافیت دی گئی، غور سے سنو اور اطاعت کرو جب تک میں تم میں موجود ہوں، پھر جب مجھے دنیا سے لے جایا جائے تو اللہ کی کتاب کو لازم پکڑنا، اسکے حلال کردہ کو حلال سمجھنا اور حرام کردہ کو حرام سمجھنا۔

حدیث منزلت المستند: ۱۶۳، اور اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا المستند: ۱۵۲ آگے آرہی ہیں۔

شرح

مذکورہ بالا احادیث میں ختم نبوت کی وضاحت مختلف الفاظ کے ساتھ نہایت خوبصورتی سے کردی گئی ہے، دیکھیے: لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ..... فَاَنَا اللَّبِنَةُ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ..... اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ..... اَنَا آخِرُ الْاَنْبِيَاءِ اَنَا الْعَاقِبُ..... اَوَّلُ الْاَنْبِيَاءِ آدَمُ وَآخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ..... نَحْنُ الْآخِرُوْنَ۔ جان بوجھ کر ہیرا پھیری کرنے والوں کا علاج کون کرے، ورنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس مسئلہ کو واضح کرنے کی حد کردی ہے، جَزَى اللهُ تَعَالٰى عَنَّا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ۔

مرزا قادیانی اپنے آئینے میں

(۱)۔ مرزا کی قوم اور آباء واَجداد

مرزا قادیانی خود لکھتا ہے: میرا نام غلام احمد، والد کا نام غلام مرتضیٰ، دادا کا نام عطاء محمد اور پڑدادا کا نام گل محمد، اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے (روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۲)۔

مزید لکھتا ہے: میرے باپ دادے فارسی الاصل ہیں (روحانی خزائن: جلد ۱۳ صفحہ ۱۶۲)۔

مرزا دوسری جگہ لکھتا ہے: میں بنی فاطمہ میں سے ہوں (روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۲۶)۔

تیسری جگہ لکھتا ہے: اس سے مطلب یہ ہے کہ اسکے خاندان میں ترک کا خون ملا ہوا ہوگا، ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیشگوئی کا مصداق ہے کیونکہ اگرچہ سچ وہی ہے کہ جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے مگر یہ تو یقینی اور مشہود ومحسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ چینی الاصل ہیں یعنی چین کی رہنے والی (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۲۰۹)۔

چوتھی جگہ لکھتا ہے: میں اپنے خاندان کی نسبت کئی دفعہ لکھ چکا ہوں کہ وہ ایک شاہی خاندان ہے اور بنی فارس اور بنی فاطمہ کے خون سے ایک معجون مرکب ہے (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۸۷)۔

www.islamtheworldreligion.com

(۲)۔تعلیم وتربیت

مرزا لکھتا ہے: بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح ہوئی کہ جب چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خواں معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر تقریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خوان مولوی صاحب میری تربیت کے لیے مقرر کیے گئے جن کا نام فضل احمد تھا..... بعد اس کے جب میں سترہ اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لیے مقرر کیا تھا..... بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں (روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۰، ۱۸۱)۔

(۳)۔تدریجی دعوے

مرزا نے لکھا ہے: (۱)۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ مجھے کوئی بھی نہیں جانتا تھا، نہ کوئی موافق تھا نہ مخالف (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۶۰)۔

(۲)۔ محدثیت کی نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دی گئی (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۸)۔

(۳)۔ بَعَثَنِیَ اللّٰہُ عَلٰی رَأْسِ الْمِائَۃِ لِاُجَدِّدَ الدِّیْنَ ... وَاَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ وَالْمَھْدِیُّ الْمَعْھُوْدُ یعنی اللہ نے مجھے صدی کے سر پہ مبعوث کیا ہے تا کہ میں دین کا مجدد بنوں، اور میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں (ضمیمہ حقیقت الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۶۴۱)۔

(۴)۔ میں مثیل مسیح ہوں (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۲)۔

(۵)۔ منم مسیح زماں ومنم کلیم خدا منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

ترجمہ: میں زمانے کا مسیح ہوں اور میں خدا کا کلیم (موسیٰ) ہوں، میں محمد اور احمد ہوں جو مجتبیٰ ہے۔

(روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۳۴)۔

(۶)۔ اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا پھر مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا (روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۰، صفحہ ۳۶۱)۔

(۷)۔ دنیا میں کوئی نبی نہیں گزرا جس کا نام مجھے نہیں دیا گیا۔ میں آدم ہوں۔ میں نوح ہوں، میں ابراہیم ہوں، میں اسحاق ہوں، میں یعقوب ہوں، میں اسماعیل ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں داؤد ہوں، میں عیسیٰ بن مریم ہوں، میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں یعنی بروزی طور پر (تتمہ حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۱)۔

(۸)۔ اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص

www.islamtrevolutionreligion.com

کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیے جائیں سو وہ میں ہوں (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۱، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۸)۔ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہوں (حقیقت الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۱)۔

(۹)۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی (ایک غلطی کا ازالہ، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۰۷)۔

(۱۰)۔ ۵ مارچ ۱۹۰۵ کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اس کا نام پوچھا۔ اس نے کہا کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا میرا نام ہے ٹیچی۔ ٹیچی پنجابی زبان میں وقتِ مقررہ کو کہتے ہیں یعنی عین ضرورت کے وقت پر آنے والا۔ تب میری آنکھ کھل گئی (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۴۶)۔

ان تمام بیانات سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے دعووں میں ایک ترتیب اور تدارج پایا جاتا ہے اور یہ شخص صرف نبوت نہیں بلکہ دراصل مستقل نبوت اور صاحبِ کتاب نبی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔ مرزا قادیانی کا جہاد جیسے قطعی حکم کو منسوخ کرنے کی جرأت کرنا بھی اسی کی تائید کرتا ہے اور خود کو مسیح ابن مریم کہنا بھی مستقل نبوت کا دعویٰ ہے اور پھر خود کو محمد رسول اللہ کہنا اس دعوے کو انتہا پر پہنچا دیتا ہے۔

(۴)۔ انگریز کا خود کاشتہ پودا

(۱)۔ مرزا قادیانی نے انگریز کی چاپلوسی میں پوری کتاب ''ستارہ قیصریہ'' لکھی ہے اور جہاد کے خلاف ''گورنمنٹ انگریزی اور جہاد'' کے نام سے پوری کتاب لکھی ہے۔ تریاق القلوب میں لکھتا ہے: میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنتِ انگریزی کی تائید وحمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعتِ جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالکِ عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے..... میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری اور میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیرِ سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظّمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں (تریاق القلوب صفحہ ۲۵، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۵۶۔۱۵۵)۔

(۲)۔ مرزا قادیانی نے انگریزی حکومت کو ایک درخواست لکھی، جسکا عنوان ہے ''حضور گورنمنٹ عالیہ میں ایک عاجزانہ درخواست''۔ اس درخواست میں لکھتا ہے: اس محسن اور قدر شناس گورنمنٹ کی خدمت میں اس قدر بیان کرنا بے محل نہ ہوگا کہ یہ عاجز گورنمنٹ کے اُس قدیم خیر خواہ خاندان میں سے ہے جسکی خیر خواہی کا گورنمنٹ کے عالی مرتبہ حکام نے اعتراف کیا ہے اور اپنی چٹھیوں سے گواہی دی ہے کہ وہ خاندان ابتدائی انگریزی عملداری سے آج تک خیر خواہی گورنمنٹ عالیہ میں برابر سرگرم رہا ہے۔ میرے والد مرحوم میرزا غلام

www.islamtheworldreligion.com

مرتضیٰ اس محسن گورنمنٹ کے ایسے مشہور خیر خواہ اور دلی جان نثار تھے کہ وہ تمام حکام جوان کے وقت میں اس ضلع میں آئے سب کے سب اس بات کے گواہ ہیں کہ انہوں نے میرے والد موصوف کو ضرورت کے وقتوں میں گورنمنٹ کی خدمت کرنے میں کیسا پایا۔ اور اس بات کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ انہوں نے ۱۹۵۷ء کے مفسدہ کے وقت اپنی تھوڑی سی حیثیت کے ساتھ پچاس گھوڑے مع پچاس جوانوں کے اس محسن گورنمنٹ کی امداد کے لیے دیے۔ اور ہر وقت امداد اور خدمت کے لیے کمر بستہ رہے۔ یہاں تک کہ اس دنیا سے گزر گئے۔ والد مرحوم گورنمنٹ عالیہ کی نظر میں ایک معزز اور ہر دل عزیز رئیس تھے جن کو دربارِ گورنری میں کرسی ملتی تھی (تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۸)۔

(۳)۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ محسن کی بدخواہی کرنا ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے سو میرا مذہب جسکو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں یہی ہے کہ اسلام کے دو حصّے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں، دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو۔ سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے (شہادت القرآن، روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۸۰)۔

(۴)۔ مرزا قادیانی نے اپنے کفر پر پردہ ڈالنے اور اپنے نئے دین کا نام احمدیت رکھنے کے لیے بھی انگریز ہی کی مدد حاصل کی۔ لکھتا ہے: یہی نام ہے جس کے لیے ہم ادب سے اپنی معزز گورنمنٹ میں درخواست کرتے ہیں کہ اسی نام سے اپنے کاغذات اور مخاطبات میں اس فرقہ کو موسوم کرے یعنی مسلمان فرقہ احمدیہ (تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۲۶)۔

(۵)۔ التماس ہے کہ سرکار دولت مدار ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ فرمائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے (کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۵۰)۔

(۵)۔ مرزا کی تضاد بیانیاں

(۱)۔ مسیح کی قبر شام میں ہے (روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۲۹۷۔۲۹۶)۔
مسیح کی قبر سری نگر میں ہے (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۴)۔

(۲)۔ مسیح کی عمر ۱۲۰ سال تھی (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۴)۔
مسیح کی عمر ۱۲۵ سال تھی (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۵۵)۔

www.islamtheworldreligion.com

(۳)۔ بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۳۵)۔

یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ بات ہے کہ انسان کی زبان کوئی اور ہو اور اسے الہام کسی دوسری زبان میں ہو (چشمہ معرفت صفحہ ۲۱۸)۔

(۴)۔ میرا بھی یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر سے نازل ہوں گے (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۵۳)۔

یہ کہنا کہ عیسیٰ فوت نہیں ہوا، گستاخی ہے اور عظیم شرک ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۶۰)۔

(۵)۔ میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے (روحانی خزائن: ۲۲/ ۱۵۴)۔

میرا یہ دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار مثیل مسیح آ جائیں (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۹۷)۔

(۶)۔ اللہ کریم کی بے ادبی

دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں خدا کی مانند (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۱۳)۔

(۱)۔ میرے رب نے میرے ہاتھ پر بیعت کی (بَایَعَنِیْ رَبِّیْ) (روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷)۔

(۲)۔ اے مرزا: تو میری اولاد کی طرح ہے (اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ اَوْلَادِیْ) (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹، جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷)۔

(۳)۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ تَوْحِیْدِیْ وَتَفْرِیْدِیْ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۹)۔

(۷)۔ قرآن شریف کی بے ادبی

قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۷)۔

کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلنہ قریباً من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰)۔

زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے..... ظاہر ہے کہ کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے لیکن قرآن

www.islamtheworldreligion.com

شریف نہ صرف حیوان بلکہ کفار اور منکرین کو دنیا کے تمام حیوانات سے بدتر قرار دیتا ہے (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱۵)۔

اِنْ هٰذَانِ لَسَاحِرَانِ۔ انسانی نحو کی رو سے اِنَّ هٰذَيْنِ چاہیے (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۳۱۷)۔(مرزا قادیانی نے قرآن کے لفظ ''اِنْ'' کو ''اِنَّ'' سمجھ لیا)۔

(۸)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے ادبی

مرزا قادیانی اپنی کتابوں میں کئی مقامات پر قرآن کی آیات کا اپنے اوپر نزول بیان کرتا ہے، مثلاً

(۱)۔ اے مرزا: قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقامِ محمود پر پہنچا دے عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً (روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۷)۔

(۲)۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۸۵)۔

(۳)۔ اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ (روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۰۲)۔

(۴)۔ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (دافع البلاء، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۱)۔

(۵)۔ بلاشبہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب وحی میں داخل ہے لیکن (آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) اس وحی کے اصل معنی سمجھنے میں جو غلطی ہوئی اس پر متنبہ نہیں کیا گیا تھا (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۱)۔

(۶)۔ حدیث صاف صاف ظاہر کر رہی ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد سے پیش گوئی کا محل و مصداق سمجھا تھا وہ غلط نکلا (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۷۲)۔

(۹)۔ دیگر انبیاء علیہم السلام کی توہین

(۱)۔ پیشین گوئی کو اجتہادی طور پر سمجھنے میں انبیاء نے بھی غلطی کھائی (روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۱۶۹)۔

(۲)۔ عیسیٰ کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تھا جب تک کہ وہ لوگوں کی نظروں کے سامنے رہتا تھا اور جب غائب ہوتا تھا تو گر جاتا تھا اور اپنی اصل کی طرف رجوع کرتا تھا جیسے عصا موسیٰ کا اور عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا بھی ایسا ہی تھا (نور الحق حصہ اول، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۱)۔

(۳)۔ یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے (کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۷۱)۔

(۴)۔ مسیح کی راستبازی اپنے زمانہ میں دوسرے راستبازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے

www.islamtheworldreligion.com

مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے (دافع البلاء، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۲۰)۔

(۵)۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

(روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۴۰)۔

(۱۰)۔ سیدنا امام حسین کی بے ادبی

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حُسین سے بڑھ کر ہے (روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۳۳)۔

(۱۱)۔ سیدنا ابو ہریرہ کی بے ادبی

مرزا قادیانی نے سیدنا ابو ہریرہ کے بارے میں لکھا ہے کہ: بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا (براہینِ احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۸۵)، فہم ابو ہریرہ حجت کے لائق نہیں (روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۱۶۹)۔ ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۷)۔

ہم مرزا قادیانی کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ محدث بھی تھے اور فقیہ بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے فقیہ ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ آپ مدینہ شریف کے گورنر اور قاضی رہے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۲۳)۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے صوفی اور صاحب الاسرار ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ آپ اصحابِ صفہ میں سے ہیں (کشف المحجوب صفحہ ۸۷)۔ آپ فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو علم سیکھے، ایک بیان کرتا ہوں اور دوسرا اگر بیان کروں تو میری رگِ گردن کٹ جائے (بخاری حدیث: ۱۲۰)۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بالاجماع احادیث کے سب سے بڑے راوی ہیں (عمدۃ القاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۲)۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے دین کو قائم رکھنے والا بنایا اور ابو ہریرہ کو امام بنایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الدِّیْنَ قِوَاماً وَ جَعَلَ اَبَا هُرَیْرَةَ اِمَاماً (عمدۃ القاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۲)۔ سیدنا ابو ہریرہ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بحرین میں عامل بنا کر بھیجا اور پھر معزول کر دیا، بعد میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پیشکش کی تو آپ نے انکار فرما دیا (الاستیعاب صفحہ ۸۵۲)۔

امام ابنِ ہمام علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقِیْهٌ لَمْ یَعْدَمْ شَیْئًا مِنْ اَسْبَابِ الْاِجْتِهَادِ وَ اُفْتِیَ فِیْ زَمَنِ الصَّحَابَةِ وَلَمْ یَکُنْ یُفْتِیْ فِیْ زَمَنِهِمْ اِلَّا مُجْتَهِدٌ یعنی ابو ہریرہ فقیہ ہیں، اجتہاد کے اسباب میں سے ہر خوبی ان میں پائی جاتی تھی، آپ صحابہ کے زمانے میں فتویٰ دیا کرتے تھے، اور اس زمانے میں مجتہد کے سوا کوئی فتویٰ نہیں دیتا تھا (التحریر لابن ہمام جلد ۲ صفحہ ۳۲۴)۔

www.islamtheworldreligion.com

(۱۲)۔من گھڑت آیات اوراحادیث

(۱)۔ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن میں درج کیا گیا ہے۔مکہ اور مدینہ اور قادیان۔یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھایا گیا تھا(ازالہِ اوہام،روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰۔۱۴۱ حاشیہ)۔

(۲)۔ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گا بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں یہ خبر دی(کشتیِ نوح صفحہ ۶)۔

(۳)۔ احادیثِ صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہو گا(براہین احمدیہ حصہ پنجم،روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۹)۔

(۴)۔ مرزا لکھتا ہے: لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اسکے قتل کے فتوے دیے جائیں گے اور اسکی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دین سے خارج اور دین کو تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔سو ان دنوں میں وہ پیش گوئی ان مولویوں نے اپنے ہاتھوں سے پوری کر دی (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ،روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۵۳)۔

مرزا کی یہ عبارت سراسر جھوٹ ہے،قرآن وسنت میں کسی بھی جگہ یہ الفاظ نہیں ملتے۔

(۵)۔ مرزا لکھتا ہے: آنحضرت ﷺ نے فرمایا: كَانَ فِي الْهِنْدِ نَبِيّاً اَسْوَدَ اللَّوْنِ اِسْمُهٗ كَاهِنَا یعنی ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ کا تھا اور نام اس کا کاہن تھا یعنی کنھیا جس کو کرشن کہتے ہیں(چشمہِ معرفت،روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۸۲)۔

(۶)۔ سورۃ تحریم میں صریح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے اور پھر پوری اتباع شریعت کی وجہ سے اس مریم میں خدا تعالیٰ کی طرف سے روح پھونکی گئی اور روح پھونکنے کے بعد اس مریم سے عیسیٰ پیدا ہو گیا اور اسی بناء پر خدا تعالیٰ نے میرا نام عیسیٰ بن مریم رکھا کیونکہ ایک زمانہ میرے پر صرف مریمی حالت کا گزرا۔اور پھر جب وہ مریمی حالت خدا تعالیٰ کو پسند آ گئی تو پھر مجھ میں اس کی طرف سے ایک روح پھونکی گئی۔اس روح پھونکنے کے بعد میں مریمی حالت سے ترقی کر کے عیسیٰ بن گیا(براہین احمدیہ جلد پنجم،روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۶۱)۔

(۷)۔ صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جسکی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اسکی نسبت آواز آئے گی کہ هٰذَا خَلِيْفَةُ اللهِ الْمَهْدِيُّ۔ اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اَصَحُّ الْكُتُبِ بَعْدَ كِتَابِ اللهِ ہے(شہادت القرآن،روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۳۷)۔

مرزا کی بیان کردہ یہ تمام آیات قرآن میں اور تمام احادیث کتبِ حدیث میں موجود نہیں اور مرزا

www.islamtheworldreligion.com

نے سفید جھوٹ بولا اور اللہ کی ذات پر بہتان باندھا ہے۔

نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے فرمایا: يَكُوْنُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْأَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْنَكُمْ یعنی آخری زمانے میں دجال کذاب پیدا ہو جائیں گے جو تمہیں ایسی احادیث سنائیں گے جو تم نے بھی نہ سنی ہوں گی اور تمہارے باپ دادا نے بھی نہ سنی ہوں گی، ان سے بچ کے رہنا تم پر لازم ہے، وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں (مسلم شریف مقدمہ حدیث:۱۶)۔

یہاں ذرا یہ حدیث دوبارہ لکھ دینا مناسب ہے تا کہ اہل ایمان کا ذوق دوبالا ہو جائے، اور مرزا قادیانی کے گلے میں پھندا صحیح طریقے سے فٹ ہو جائے: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ قَرِيْباً مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعَمُ أَنَّهٗ رَسُوْلُ اللهِ یعنی قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہو گی جب تک تیس کے قریب جھگڑالو جھوٹے پیدا نہ ہوں گے، ان میں سے ہر ایک رسالت کا دعویٰ کرے گا (بخاری:۳۶۰۹، مسلم:۷۳۴۲)۔

قادیانیوں سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ اگر آپ واقعی اللہ کی خاطر مرزا قادیانی کے دھوکے کا شکار ہوئے ہیں تو اب مرزا کی من گھڑت آیات واحادیث سامنے آجانے کے بعد اسی اللہ کریم جل شانہ کی خاطر مرزا سے بے زاری کا اعلان کر دیں۔ حضرت عبداللہ بن مبارک مشہور ترین تابعی صوفی بزرگ ہیں، آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن محرر کی عظمت سنی تھی، ان سے اتنی محبت پیدا ہوئی کہ اگر مجھے اختیار دیا جاتا کہ پہلے جنت میں جانا پسند کرو گے یا عبداللہ بن محرر سے ملنا پسند کرو گے تو میں پہلے عبداللہ بن محرر سے ملنا پسند کرتا اور بعد میں جنت میں جاتا، لیکن جب اس کی جھوٹی روایات میرے سامنے آئیں تو اب میں اسے اونٹ کی مینگنی سے بھی بدتر سمجھتا ہوں لَوْ خُيِّرْتُ بَيْنَ أَنْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَبَيْنَ أَنْ أَلْقَى عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَرَّرٍ لَاخْتَرْتُ أَنْ أَلْقَاهُ ثُمَّ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلَمَّا رَأَيْتُهٗ كَانَتْ بَعْرَةٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ (مسلم شریف مقدمہ حدیث:۸۷)۔

(۱۳)۔ مرزا کی گالیاں

مرزا قادیانی نے اپنے مخالفین کو جتنی گالیاں دی ہیں، وہ اس دنیا میں ایک ریکارڈ ہے۔ ان گالیوں کی روشنی میں مرزا کی نبوت تو دور کی بات ہے، مرزا کا ایک شریف آدمی ہونا بھی باقی نہیں رہتا، بلکہ بعض گالیوں پر غور فرمائیں تو مرزا کی دماغی حالت کا بھی خوب اندازہ لگایا جا سکتا ہے، ملاحظہ کیجیے!

(۱)۔ جو ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جاوے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں (انوار اسلام، روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۳۱)۔

(۲)۔ میری نکتہ چینی کرنا اور کبھی سرقہ کا الزام دینا اور کبھی صرفی نحوی غلطی کا۔ یہ صرف گوہ کھانا ہے۔ اے جاہل بے حیاء (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۴۴۰، ۴۴۱)۔

www.islamtheworldreligion.com

(۳)۔ لئیم، شیطان، لعنتی، پاگلوں کا نطفہ، خبیث، مفسد، منحوس، کنجری کا بیٹا (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴، ۱۵، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۴۴۶۔۴۴۵)۔

(۴)۔ ہمارے مخالف جنگلوں کے خنزیر ہو گئے اور انکی عورتیں کتیوں سے بڑھ گئیں (نجم الہدیٰ صفحہ ۵۳، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۳)۔

(۵)۔ اپنی کتاب نورالحق میں کسی بے چارے پر باقاعدہ نمبر لگا کر ایک سے لے کر ہزار تک ''لعنت'' لکھی ہے۔ ''لعنتوں'' کا یہ سلسلہ اس کتاب کے صفحہ ۱۵۸ سے شروع ہو کر صفحہ ۱۶۲ تک جاری رہتا ہے (نورالحق، روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۵۸ تا ۱۶۲)۔

آپ نے مرزا کی گالیاں اور بداخلاقیاں ملاحظہ فرمالیں جو نہ صرف نبوت کے منافی ہیں بلکہ شرافت اور پاک زبانی کے بھی خلاف ہیں۔ یہ بات بھی نوٹس میں رہنی چاہیے کہ مرزا نے خود لکھا ہے کہ: کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو (کشتیِ نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۱)۔

(۱۴)۔ جہاد کا انکار

قرآن کی آیت: وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (النساء: ۱۵۹) سے ثابت ہے اور بخاری مسلم کی احادیث سے بھی ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں سب لوگ ان پر ایمان لے آئیں گے لہٰذا جنگ کی ضرورت ہی نہ رہے گی وَيَضَعُ الْحَرْبَ (بخاری: ۱۸۲)۔

مرزا قادیانی پر سب لوگ ایمان بھی نہ لائے اور مرزا امن بھی قائم نہ کر سکا بلکہ اس کے دور کے بعد تباہی اپنی انتہا کو پہنچ گئی، لیکن مرزا نے مسیح کی علامت اپنے آپ میں ثابت کرنے کے لیے زبانی کلامی جہاد بند کرنے کا فتویٰ دے کر اپنی مسیحیت کا خواب پورا کر لیا۔ چنانچہ لکھتا ہے:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال — دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے — دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

(دُرِّثمین صفحہ ۱۵۹ از مرزا قادیانی)

حدیث شریف میں اس موضوع پر صاف پیش گوئی موجود ہے کہ:

لَا يَزَالُ الْجِهَادُ حُلْوًا خَضِرًا مَّا اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ وَ اَنْبَتَتِ الْاَرْضُ، سَيُنْشَأُ نِشْوٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُوْنَ لَا جِهَادَ وَلَا رِبَاطَ، وَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ اَلْفِ رَقَبَةٍ اَوْ صَدَقَةِ اَهْلِ الْاَرْضِ جَمِيْعًا یعنی جہاد قیامت تک جاری رہے گا، جلد ہی ایک گروہ مشرق سے نکلے گا جو کہے گا کہ جہاد ختم ہو چکا ہے، وہ لوگ جہنم کا ایندھن ہوں گے، حالانکہ ایک دن کا جہاد ہزار غلام آزاد کرنے اور تمام روئے زمین کا صدقہ کرنے سے بہتر ہے (کنز العمال حدیث: ۱۰۷۴۲)۔

www.islamtheworldreligion.com

(۱۵)۔کون کون سی بیماریوں میں مبتلاء ہوئے

اللہ نے مجھے براہینِ احمدیہ میں بشارت دی کہ ہر ایک خبیث عارضہ سے تجھے محفوظ رکھوں گا (روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۶۷)۔

اس عاجز کی عمر اس وقت پچاس برس سے کچھ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرح کے عوارض میں مبتلا ہے (روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۱۷)۔

ایک ابتلاء مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ بباعث اس کے کہ میرا دل اور دماغ سخت کمزور تھا اور میں بہت سے امراض کا نشانہ رہ چکا تھا اور دو مرضیں یعنی ذیابیطس اور سردرد مع دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں جن کے ساتھ بعض اوقات تشنج قلب بھی تھا۔اس لیے میرے حالت مردمی کالعدم تھی (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۳)۔

مجھے کئی سال سے ذیابیطس کی بیماری ہے۔۱۵۔۲۰ مرتبہ روزانہ پیشاب آتا اور بعض وقت سو،سو دفعہ ایک ایک دن میں پیشاب آتا اور بوجہ اس کے کہ پیشاب میں شکر ہے کبھی کبھی خارش کا عارضہ بھی ہو جاتا (روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۳۴)۔

مجھے دِق کی بیماری ہوگئی تھی (روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۲)۔

مرزا کی ایک آنکھ میں واضح نقص تھا،جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ نے جو بھی نبی بھیجا ہے ہمیشہ خوب صورت بھیجا ہے (شمائل ترمذی صفحہ ۲۴)۔

(۱۶)۔حج یا عمرہ نہیں کیا

حدیث شریف میں ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو حج یا عمرہ کریں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہِ مبارک پر حاضر ہوں گے،سلام عرض کریں گے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے سلام کا جواب دیں گے (مستدرکِ حاکم: ۴۲۱۴)۔

مگر مرزا قادیانی نے حج بھی نہیں کیا،عمرہ بھی نہیں کیا اور روضہِ رسول ﷺ پر حاضری بھی نصیب نہیں ہوئی۔

(۱۷)۔شاعری کرتے رہے

شاعری کرنا نبوت کی شان کے لائق نہیں،اللہ کریم فرماتا ہے: ہم نے اپنے نبی (ﷺ) کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ ہی یہ ان کی شان کے لائق ہے (سورۃ یٰس: ۶۹)۔جبکہ مرزا قادیانی نے بے تحاشا شاعری کی ہے اور شاعری پر اس کی پوری کتاب درِثمین بھی موجود ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(۱۸)۔ بے ہودہ جھگڑوں میں وقت ضائع ہوا

مرزا قادیانی لکھتے ہیں: میرے والد صاحب اپنے بعض آباء واجداد کے دیہات کو دوبارہ لینے کیلیے انگریزی عدالتوں میں مقدمات کررہے تھے۔انہوں نے انہی مقدمات میں مجھے بھی لگایا اور ایک زمانہ دراز تک میں ان کاموں میں مشغول رہا مجھے افسوس ہے کہ بہت سا وقتِ عزیز میرا ان بے ہودہ جھگڑوں میں ضائع گیا اور اسکے ساتھ ہی والد صاحب موصوف نے زمینداری امور کی نگرانی میں مجھے لگا دیا میں اس طبیعت اور فطرت کا آدمی نہیں تھا۔اس لیے اکثر والد صاحب کی ناراضگی کا نشانہ رہتا تھا (کتاب البریہ، روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۱۸۲)۔

(۱۹)۔موت کیسے واقع ہوئی

مرزا کی موت ۱۹۰۸ میں ہیضے کے نتیجے میں واقع ہوئی، بار بار ٹائیلٹ جانے سے ہار گئے تو بیگم نے چارپائی کے قریب ہی بندوبست کردیا، مزید تفصیل قادیانیوں کی اپنی کتاب سیرت المہدی میں موجود ہے۔

(۲۰)۔سابقہ جھوٹوں کا بھی یہی طریقہ تھا

ایران میں محمد علی باب نے مہدویت کا دعویٰ کیا۔یہ بھی خود کو موعود کہتا تھا۔چنانچہ کہتا ہے: اے دنیا کے لوگو! تمہارا موعود آ گیا ہے (سوانح علی محمد باب صفحہ ۲۰)۔

باب کے فوراً بعد بہاء اللہ نے مسیحیت اور مہدویت کا دعویٰ کر دیا۔چنانچہ اس کا بیٹا عبدالبہاء لکھتا ہے: دنیا کی تمام قوموں کا موعود ظاہر ہو گیا۔تمام ادیان واقوام کو ایک مظہر ربانی کے ظہور کا انتظار تھا اور یہ ظہور کل بنی نوع انسان کے لیے معلم ومربی اعظم حضرت بہاؤاللہ ہیں (بہاؤاللہ وعصر جدید صفحہ ۱۲)۔

مرزا قادیانی بھی بالکل یہی لکھتا ہے: اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں انکے نمونے ظاہر کیے جائیں سو وہ میں ہوں (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۱، روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۱۱۸)۔

آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دنوں میں انتظار کرتے ہیں وہ کرشن میں ہوں (حقیقت الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۵۲۱)۔

حُبُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْلُ الْاِيْمَانِ وَلَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهٗ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ایمان کی بنیاد ہے۔جسکے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نہیں اسکے دل میں ایمان نہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ نِ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ

www.islamtheworldreligion.com

سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ (التوبة:24)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرمادو کہ اگر تمہارے آباء واجداد اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور رشتہ دار اور مال جسے تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے کا تمہیں خوف ہے اور تمہاری پسندیدہ رہائش گاہیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد سے زیادہ پیاری ہیں تو پھر انتظار کرو حتیٰ کہ اللہ اپنی طرف سے سزا نافذ کردے۔

وَقَالَ: اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ (الاحزاب:6)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: نبی مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کا مالک ہے۔ اور اسکی بیویاں ان کی مائیں ہیں۔

وَقَالَ: لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (التوبة:128)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: یقیناً تمہارے پاس ایک شان والا رسول آ گیا جو تم ہی میں سے ہے۔ تمہاری مشقت اس پر گراں گزرتی ہے۔ تمہاری بہتری کا بہت ہی خواہشمند ہے اور مومنوں پر رؤف اور رحیم ہے۔

(36)۔عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (بخاری:15، مسلم:169، نسائی:5013، 5014، ابن ماجة:67)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے والد، اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

(37)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلٰثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ، اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ (بخاری:16، مسلم:165، ترمذی:2624)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس بندے میں پائی جائیں اس نے ایمان کی چاشنی پالی۔ (ایک یہ کہ) اللہ اور اسکا رسول اسے باقی سب سے زیادہ پیارے ہوں۔ (دوسری یہ کہ) وہ کسی بندے سے محض اللہ کی خاطر محبت کرتا ہو۔ (تیسری یہ کہ) کفر کی طرف لوٹ جانا اسے اتنا ناپسند ہو جس طرح آگ میں گرائے جانا اسے ناپسند ہے۔

(38)۔وَعَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ ؟ قَالَ: وَمَا اَعْدَدْتَّ لِلسَّاعَةِ قَالَ حُبَّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قَالَ: فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا فَرِحْنَا بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحاً اَشَدَّ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَاِنَّكَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اَنَسٌ: فَاَنَا اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَاَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ بِحُبِّيْ اِيَّاهُمْ وَاِنْ لَّمْ اَعْمَلْ بِاَعْمَالِهِمْ (بخاری:3688، مسلم:6713)۔

وَفِيْ رِوَايَةٍ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ اِسْتَكَانَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرَ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ

www.islamtheworldreligion.com

وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّيْ أُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ فَأَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ (بخاری: 7153، مسلم: 6715)۔ صحیح، وَمِثْلُهٗ فِي مُوطَّا الْإِمَامِ مُحَمَّدٍ (مؤطا الامام محمد صفحتہ 390)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب آئے گی۔ آپ نے فرمایا: تو نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا (میں نے اس کیلئے کوئی تیاری نہیں کی، مگر) اللہ اور اسکے رسول سے محبت۔ فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہوگی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اسلام لانے کے بعد کسی بات پر اتنا خوش نہیں ہوئے تھے جتنا نبی کریم ﷺ کے اس فرمان پر خوش ہوئے کہ تو اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو نے محبت کی۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: میں اللہ اور اس کے رسول اور ابو بکر اور عمر سے محبت کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ان سے محبت کرنے کی برکت سے ان کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ وہ آدمی خاموش سا ہو گیا۔ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے اسکے لیے نہ تو زیادہ (نفلی) نماز تیار کی ہے نہ روزے اور نہ ہی صدقہ، ہاں البتہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تو اسی کے ساتھ ہوگا جس کے ساتھ تیری محبت ہوگی۔

شرح

اس حدیث میں اللہ کی محبت، اس کے رسول ﷺ کی محبت، حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی محبت کا ذکر ہے۔ سوال کرنے والے صحابی رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ میرے پاس زیادہ نماز، روزے اور صدقات نہیں ہیں، اس سے مراد نفلی عبادات ہیں۔

(39)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ مَا سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ قَطُّ إِلَّا بَكٰى (دارمی: 87)۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن محمد اپنے والد کی زبانی بیان فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو جب بھی نبی کریم ﷺ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے سنا وہ ہمیشہ رونے لگتے تھے (یعنی انہیں بے اختیار رونا آ جاتا تھا)۔

(40)۔وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَشَدِّ أُمَّتِيْ لِيْ حُبًّا نَاسٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِيْ يَوَدُّ أَحَدُهُمْ لَوْ رَانِيْ بِأَهْلِهٖ وَمَالِهٖ (مسلم: 7145)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: میری امت میں مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو میرے بعد ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ چاہے گا کہ کاش وہ مجھے اپنے اہل و عیال اور مال و دولت کے بدلے میں دیکھ سکے۔

(41)۔وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَدِدْتُ أَنِّيْ لَقِيْتُ إِخْوَانِيْ، قَالَ: فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ: أَوَلَيْسَ نَحْنُ إِخْوَانَكَ؟ قَالَ: أَنْتُمْ أَصْحَابِيْ، وَلٰكِنْ إِخْوَانِيَ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ (مسند احمد: 12517)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری تمنا ہے کہ میں اپنے بھائیوں سے ملوں، (حضرت انس) فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا: تو کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں؟ فرمایا: تم میرے (بھائی ہونے کے علاوہ) صحابی ہو، لیکن میرے بھائی (سے میری مراد) وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا اور مجھ پر ایمان لائے۔

شرح

بُری محبت نقصان سے خالی نہیں اور اچھی محبت فوائد سے خالی نہیں اور خصوصاً اللہ تعالیٰ کی محبت اور نبی کریم ﷺ کی محبت اور اللہ کی خاطر کی جانے والی ہر محبت آخرت کا عظیم سرمایہ ہے۔ محبت سے مراد ایمانی محبت ہے، طبعی محبت تو کسی کے بس میں نہیں ہوتی۔ ایمانی محبت کی پہچان اور صحیح علامت محبوب کی فرمانبرداری اور اطاعت ہے، اس کے بغیر تمام دعوے جھوٹے ہیں۔ بعد والی امت کا زیارت کیے بغیر نبی کریم ﷺ سے محبت کرنا جزوی فضیلت ہے۔

فِيْ تَعْظِيْمِهٖ وَتَوْقِيْرِهٖ وَاَدَبِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کی تعظیم وتوقیر اور ادب کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ (الفتح: 8، 9)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو شاہد، خوشخبری سنانے والا اور (آخرت سے) ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تاکہ اے لوگو! تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور نبی کی بے حد تعظیم اور توقیر کرو۔

وَقَالَ: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (الحجرات: 1)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول سے آگے مت بڑھو۔

وَقَالَ: لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (الحجرات: 2)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند مت کرو۔

وَقَالَ: لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا (النور: 63)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: نبی کا بلانا ایک دوسرے کے بلانے کی طرح مت سمجھو۔

(42)۔ قَالَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حِيْنَ وَجَّهَتْهُ قُرَيْشٌ عَامَ الْقَضِيَّةِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَرَاٰى مِنْ تَعْظِيْمِ اَصْحَابِهٖ لَهٗ مَا رَاٰى، فَرَجَعَ عُرْوَةُ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ وَفَدْتُ عَلٰى قَيْصَرَ وَكِسْرٰى وَالنَّجَاشِيِّ وَاللّٰهِ اِنْ رَاَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعَظِّمُهٗ اَصْحَابُهٗ مَا يُعَظِّمُ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُحَمَّدًا وَاللّٰهِ اِنْ تَنَخَّمَ

نُخَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِيْ كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَدَلَكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ وَإِذَا تَوَضَّأَ كَادُوْا يَقْتَتِلُوْنَ عَلٰى وَضُوْئِهِ وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوْا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ وَمَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيْمًا لَهُ وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ فَاقْبَلُوْهَا (بخاری:2731)۔ صحیح

ترجمہ: عروہ بن مسعود کو جب قریش نے صلح حدیبیہ کے سال رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا تو انہوں نے صحابہ کو نبی کریم ﷺ کی تعظیم کرتے ہوئے دیکھا۔ جب عروہ واپس اپنے دوستوں کے پاس گئے تو کہنے لگے۔ اے لوگو! اللہ کی قسم میں بادشاہوں کے درباروں میں جا چکا ہوں۔ میں قیصر و کسریٰ اور نجاشی کے دربار میں بھی گیا ہوں۔ اللہ کی قسم میں نے کسی بادشاہ کے اصحاب کو اسکی ایسی تعظیم کرتے ہوئے نہیں دیکھا جیسی محمد کی تعظیم محمد کے اصحاب کرتے ہیں۔ اللہ کی قسم وہ اگر بلغم بھی پھینکتا ہے تو وہ کسی نہ کسی آدمی کے ہاتھ میں گرتی ہے، پھر وہ اسے اپنے منہ اور جسم پر مل لیتا ہے۔ جب وہ انہیں کوئی حکم دیتا ہے تو اس کی تعمیل میں سارے کے سارے بھاگ پڑتے ہیں۔ وہ جب وضو کرتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ لوگ اسکے وضو سے برکت حاصل کرنے کیلیے آپس میں لڑ پڑیں گے۔ جب وہ بولتا ہے تو وہ لوگ اسکے پاس اپنی آوازیں پست رکھتے ہیں۔ اسکے ادب کی وجہ سے اسکی طرف نگاہیں جما کر نہیں دیکھتے۔ اس نے تم لوگوں کے سامنے ہدایت کا راستہ پیش کیا ہے، لہٰذا اسے قبول کر لو۔

(43)۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا رَمَى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْجَمْرَةَ وَنَحَرَ نُسُكَهُ وَحَلَقَ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ، ثُمَّ دَعَا أَبَا طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيَّ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ، ثُمَّ نَاوَلَهُ الشِّقَّ الْأَيْسَرَ، فَقَالَ: احْلِقْ فَحَلَقَهُ، فَأَعْطَاهُ أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ (مسلم:3155)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جمرہ کو کنکریاں ماریں اور اپنی قربانی ذبح فرمائی اور حلق کرایا، آپ نے حجام کو دائیں طرف گھمایا تو اس نے آپ کے بال مبارک تراشے، پھر آپ نے ابوطلحہ انصاری کو بلایا تو انہیں وہ (بال) دے دیے، پھر حجام کو بائیں طرف گھمایا تو فرمایا: بال مونڈو، تو اس نے بال مبارک مونڈے، تو آپ نے وہ ابوطلحہ کو دے دیے، پھر فرمایا: انہیں لوگوں کے درمیان تقسیم کر دو۔

شرح

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَالْحَلَّاقُ يَحْلِقُهُ وَأَطَافَ بِهِ أَصْحَابُهُ فَمَا يُرِيْدُوْنَ أَنْ تَقَعَ شَعْرَةٌ إِلَّا فِيْ يَدِ رَجُلٍ یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ حجام آپ کی حجامت بنا رہا تھا اور آپکے اصحاب آپ کے اردگرد موجود تھے۔ وہ چاہتے یہ تھے کہ ایک بھی بال گرے تو کسی نہ کسی کے ہاتھ میں جائے (مسلم:۶۰۴۳)۔ صحیح

حضرت عیسیٰ بن طہمان فرماتے ہیں: أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسٌ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالَانِ، فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ بَعْدُ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا نَعْلَا النَّبِيِّ ﷺ یعنی انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہمارے پاس دو نعل مبارک لے کر آئے، ان کے دو دو تسمے تھے، (ان کے شاگرد) حضرت ثابت بنانی (پاس موجود

www.islamtheworldreligion.com

تھے) نے فرمایا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک ہیں (بخاری:۳۱۰۷)۔

بلکہ خود قرآن میں اللہ کریم ارشاد فرماتا ہے: إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ. فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ (آل عمران:۹۶،۹۷)۔

ترجمہ: بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لیے بنایا گیا وہی ہے جو مکہ میں ہے، برکت والا ہے اور تمام جہانوں کے لیے ہدایت کا موجب ہے، اس میں واضح نشانیاں موجود ہیں، مقام ابراہیم (ابراہیم کے کھڑا ہونے کی جگہ)۔

دوسری جگہ فرماتا ہے: وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى یعنی مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ (البقرہ:۱۲۵)۔

(44)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَّآءٍ، فَأَخْرَجَتِ الْجُلْجُلَ مِنْ فِضَّةٍ فِيهِ شَعَرٌ مِّنْ شَعَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ، فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ، فَشَرِبَ مِنْهُ، فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ، فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا (بخاری:5896، 5897، 5898، ابن ماجة:3623)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عثمان بن عبداللہ بن موہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے مجھے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس پانی کا ایک پیالہ دے کر بھیجا، انہوں نے چاندی کی ایک ڈبی نکالی جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تھے، کسی انسان کو جب نظر لگ جاتی یا کوئی تکلیف ہوتی تو وہ آپ کی طرف اپنا پیالہ بھیجتا تھا، آپ وہ بال مبارک اس میں پھیرتی تھیں، اور وہ اسے پی لیتا تھا، میں نے اس ڈبی میں جھانکا تو میں نے سرخ رنگ کے بال مبارک دیکھے۔

(45)۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا أَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ وَ قَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِي بِهَا (مسلم:5409)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے ایک طیالسی جبہ نکالا اور فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ ہے جو عائشہ کے پاس تھا حتیٰ کہ وہ وفات پا گئیں، جب وہ فوت ہوئیں تو میں نے اسے اپنے قبضے میں لے لیا، اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے، پھر ہم اسے مریضوں کے لیے دھو لیتے ہیں اور اس سے شفا حاصل کرتے ہیں۔

(46)۔ وَعَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لِعَبِيْدَةَ عِنْدَنَا مِنْ شَعَرِ النَّبِيِّ ﷺ أَصَبْنَاهُ مِنْ قِبَلِ أَنَسٍ أَوْ مِنْ قِبَلِ أَهْلِ أَنَسٍ فَقَالَ لَأَنْ تَكُوْنَ عِنْدِيْ شَعَرَةٌ مِنْهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا (بخاری:170)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے عبیدہ سے کہا: ہمارے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بال ہے، جو ہمیں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یا حضرت انس کے گھر والوں کی طرف سے ملا تھا، تو انہوں نے کہا: میرے پاس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بال ہو تو یہ

www.islamurdureligion.com

مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔

(47)۔ وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كُنْتُ قَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَحَصَبَنِي رَجُلٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ اذْهَبْ فَأْتِنِي بِهٰذَيْنِ فَجِئْتُهُ بِهِمَا قَالَ مَنْ أَنْتُمَا أَوْ مِنْ أَيْنَ أَنْتُمَا قَالَا مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ قَالَ لَوْ كُنْتُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ لَأَوْجَعْتُكُمَا تَرْفَعَانِ أَصْوَاتَكُمَا فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ (بخاری:470)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں کھڑا ہوا تھا تو مجھے ایک شخص نے کنکر مارا، میں نے دیکھا تو وہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا: جاؤ! ان دو آدمیوں کو بلا کر لاؤ، میں ان دونوں کو لے آیا، حضرت عمر نے پوچھا: تم دونوں کون ہو یا کہاں سے آئے ہو؟ ان دونوں نے کہا: ہم طائف کے رہنے والے ہیں، حضرت عمر نے کہا: اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تم کو دردناک سزا دیتا، تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں آواز بلند کر رہے تھے۔

(48)۔ وَعَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِعْتَمَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ عُمْرَةٍ اِعْتَمَرَهَا، فَحَلَقَ شَعْرَهُ، فَاسْتَبَقَ النَّاسُ اِلٰى شَعْرِهٖ، فَسَبَقْتُ اِلَى النَّاصِيَةِ فَأَخَذْتُهَا فَجَعَلْتُهَا فِيْ مُقَدَّمَةِ الْقَلَنْسُوَةِ، فَمَا وُجِّهْتُ فِيْ وَجْهٍ اِلَّا فُتِحَ عَلَيَّ (مسند ابی یعلی: 7178، المستدرك للحاكم: 5378، دلائل النبوة للبيهقي المجلد 6 صفحته 249، المعجم الكبير للطبراني: 3714، مجمع الزوائد: 15882)۔ وقال الهيثمي رجالهما رجال الصحيح

ترجمہ: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عمرہ کیا، وہ عمرہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا، آپ نے اپنا سر مبارک منڈایا، لوگ آپ کے بال مبارک لینے کیلیے ایک دوسرے سے آگے بڑھے، میں پیشانی مبارک کے بالوں کی طرف بڑھا اور بال لے لیے، تو میں نے انہیں اپنی ٹوپی کے اگلے حصے میں رکھ لیا، پس میں جس جنگ میں بھی بھیجا گیا مجھے فتح دی گئی۔

(49)۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ لَوْ أَتَيْتَ عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَرَكِبَ حِمَارًا فَانْطَلَقَ الْمُسْلِمُوْنَ يَمْشُوْنَ مَعَهُ وَهِيَ أَرْضٌ سَبِخَةٌ فَلَمَّا أَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ إِلَيْكَ عَنِّيْ وَاللهِ لَقَدْ آذَانِيْ نَتْنُ حِمَارِكَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْهُمْ وَاللهِ لَحِمَارُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَطْيَبُ رِيْحًا مِنْكَ فَغَضِبَ لِعَبْدِ اللهِ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهٖ فَشَتَمَهُ فَغَضِبَ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَصْحَابُهُ فَكَانَ بَيْنَهُمَا ضَرْبٌ بِالْجَرِيْدِ وَالْأَيْدِيْ وَالنِّعَالِ (بخاری: 2691، مسلم: 4661)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ اگر آپ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لے جائیں (تو اچھا ہو)، پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسکی طرف روانہ ہوئے اور دراز گوش پر سوار ہوئے اور مسلمان بھی آپ کے ساتھ روانہ ہوئے، وہ شوروالی زمین تھی، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس گئے تو اس نے کہا: میرے پاس سے ہٹو! اللہ کی قسم! تمہارے گدھے کی بدبو مجھے تکلیف دے رہی ہے، پھر انہی میں سے ایک انصاری نے کہا: اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دراز گوش کی بو تم سے زیادہ خوشبودار ہے، پھر عبداللہ بن ابی کی قوم کا ایک شخص غضب میں آ گیا تو اس نے اس صحابی کو برا کہا، پھر ہر دو طرف کے اصحاب غضب میں آ گئے، وہ ایک دوسرے کو درخت کی شاخوں، ہاتھوں اور جوتوں سے مارنے لگے۔

www.islamicworldreligion.com

(50)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَكَانَ عَلَى بَكْرٍ لِعُمَرَ صَعْبٍ فَكَانَ يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَقُوْلُ أَبُوْهُ يَا عَبْدَ اللهِ لَا يَتَقَدَّمُ النَّبِيَّ ﷺ أَحَدٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِعْنِيْهِ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ لَكَ فَاشْتَرَاهُ ثُمَّ قَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللهِ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ (بخاری:2610)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے، جو نبی کریم ﷺ سے آگے بڑھ جاتا تھا اور ان کے والد (حضرت عمر) ان سے کہتے تھے: اے عبداللہ! نبی کریم ﷺ سے آگے کوئی نہ بڑھے، تو نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر سے کہا: یہ اونٹ مجھے فروخت کر دو، حضرت عمر نے کہا: یہ آپ کا ہی ہے، تو آپ نے اس کو خرید لیا، پھر آپ نے فرمایا: اے عبداللہ یہ تمہارا ہے، تم اس کا جو چاہو کرو۔

(51)۔وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ إِنِّي عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ مِنْ بَنِي تَمِيْمٍ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا بَنِي تَمِيْمٍ قَالُوْا بَشَّرْتَنَا فَأَعْطِنَا فَدَخَلَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبُشْرَى يَا أَهْلَ الْيَمَنِ إِذْ لَمْ يَقْبَلْهَا بَنُوْ تَمِيْمٍ قَالُوْا قَبِلْنَا جِئْنَاكَ لِنَتَفَقَّهَ فِي الدِّيْنِ وَلِنَسْأَلَكَ عَنْ أَوَّلِ هٰذَا الْأَمْرِ مَا كَانَ قَالَ كَانَ اللهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ قَبْلَهُ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ ثُمَّ أَتَانِي رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ أَدْرِكْ نَاقَتَكَ فَقَدْ ذَهَبَتْ فَانْطَلَقْتُ أَطْلُبُهَا فَإِذَا السَّرَابُ يَنْقَطِعُ دُوْنَهَا وَايْمُ اللهِ لَوَدِدْتُ أَنَّهَا قَدْ ذَهَبَتْ وَلَمْ أَقُمْ (بخاری:7418،3190)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا، اتنے میں آپ کے پاس بنی تمیم کے کچھ لوگ آئے، تو آپ نے فرمایا: اے بنی تمیم بشارت کو قبول کرو، انہوں نے کہا: جب آپ نے ہمیں بشارت دی ہے تو پھر ہمیں عطا کرو، اتنے میں یمن کے کچھ لوگ آ پہنچے، تو آپ نے فرمایا: اے اہل یمن تم قبول کرو جب کہ اسے بنی تمیم نے قبول نہیں کیا، انہوں نے کہا ہم نے قبول کیا، ہم دین کی سمجھ حاصل کرنے کیلیے آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں اور آپ سے اس (دنیا کے) معاملے کی ابتداء کے بارے میں پوچھنے کیلئے آئے ہیں کہ کیسے ہوئی؟ فرمایا: اللہ تھا اور اس سے پہلے کوئی چیز نہیں تھی، اور اس کا عرش پانی پر تھا، اور اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور لوح محفوظ میں ہر چیز کو لکھا، پھر میرے پاس ایک آدمی آیا، اس نے کہا اے عمران! اپنی اونٹنی کو پہنچ وہ جا چکی ہے، میں اسے تلاش کرنے چلا گیا، تو وہ سراب کو چیرتی ہوئی جا رہی تھی، اور اللہ کی قسم میں چاہتا ہوں کہ وہ بے شک گم ہو جاتی اور میں اٹھ کر نہ جاتا۔

(52)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ لَا تَخْذِفْ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَى بِهِ عَدُوٌّ وَلٰكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ ثُمَّ رَآهُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَ الْخَذْفَ وَأَنْتَ تَخْذِفُ لَا أُكَلِّمُكَ كَذَا وَكَذَا (بخاری:5479، مسلم:5050)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے ایک مرد کو کنکر مارتے دیکھا تو انہوں نے اس سے کہا کہ کنکر نہ مارو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے کنکر مارنے سے منع فرمایا ہے یا آپ کنکر مارنے کو ناپسند فرماتے تھے۔ اور آپ نے فرمایا: کنکر مار کر

کوئی شکار نہیں کیا جاتا، اور نہ اس سے دشمن کو زخمی کیا جاتا ہے (یعنی اس سے کیا گیا شکار حلال نہیں اور دشمن پر اس کا کوئی خاص اثر نہیں اس لیے اسے وہاں استعمال نہیں کیا جاتا) لیکن (عام طور پر) یہ کبھی دانت توڑ دیتا ہے اور کبھی آنکھ پھوڑ دیتا ہے، پھر اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو کنکر مارتے دیکھا تو انہوں نے اس سے کہا: میں نے تم کو رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنائی تھی کہ آپ نے کنکر مارنے سے منع فرمایا ہے یا کنکر مارنے کو ناپسند فرمایا ہے اور تم کنکر مار رہے ہو؟ میں تم سے اتنے دنوں اور اتنے دنوں تک بات نہیں کروں گا۔

(53)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَبَّلْنَا يَدَ النَّبِيِّ ﷺ (ابوداؤد: 5223،2647، ابن ماجة: 3704). وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ اُنْظُرْ حدیث رقم:1716۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ مبارک چوما۔

(54)۔وَعَنْ يَزِيْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِيْنَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لِيْ خُذْ هٰذَا الدَّمَ فَادْفِنْهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالطَّيْرِ وَالنَّاسِ فَتَنَحَّيْتُ بِهٖ فَشَرِبْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَضَحِكَ (شعب الایمان للبیہقی:6489، مجمع الزوائد:14011 وعزاہ الی الطبرانی الکبیر، الخصائص الکبری:المجلد 2 صفحتہ 441). وقال الهيثمي رجال الطبرانی ثقات

ترجمہ: حضرت یزید بن عمر بن سفینہ اپنے باپ اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پچھنے لگوائے (علاج کیلئے آپ نے خون مبارک نکلوایا) اور مجھے فرمایا کہ یہ خون پکڑ و اور اسے جانوروں، پرندوں اور انسانوں کی پہنچ سے دور دفن کر دو۔ میں نے ایک طرف ہٹ کر وہ خون پی لیا۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ کو بتایا تو آپ ہنس پڑے۔

(55)۔وَعَنْ اُمِّ اَيْمَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ اللَّيْلِ اِلٰى فُخَّارَةٍ فَبَالَ فِيْهَا فَقُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ وَاَنَا عَطْشَانَةٌ فَشَرِبْتُ مَا فِيْهَا فَلَمَّا اَصْبَحَ اَخْبَرْتُهٗ فَضَحِكَ وَقَالَ اَمَا اِنَّكِ لَنْ تَشْتَكِيَ بَطْنُكِ بَعْدَ يَوْمِكِ هٰذَا اَبَدًا (مستدرک حاکم:7062 سکت عنه الذهبی، المعجم الکبیر للطبرانی:20740، الشفاء المجلد 1 صفحتہ 41، الخصائص الکبریٰ المجلد 1 صفحتہ 122). وَفِيْهِ اَبُوْ مَالِكٍ النَّخَعِيُّ وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَقَالَ عَيَاضٌ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ حَدِيْثُ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ الَّتِيْ شَرِبَتْ بَوْلَهٗ صَحِيْحٌ. اَلْزَمَ الدَّارَقُطْنِيُّ مُسْلِماً وَالْبُخَارِيَّ اِخْرَاجَهٗ فِي الصَّحِيْحِ. اَقُوْلُ لَعَلَّهٗ قَالَ هٰذَا فِيْ حَدِيْثٍ آخَرَ اَوْ فِيْ سَنَدٍ آخَرَ۔

ترجمہ: حضرت اُمِّ ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک رات کو اٹھ کر پکی مٹی کے برتن کے پاس گئے اور اس میں بول مبارک فرمایا، پھر رات کو میں اٹھی اور مجھے پیاس لگی ہوئی تھی، بس جو کچھ اس میں تھا میں نے پی لیا، جب صبح ہوئی تو میں نے حضور کو عرض کیا، آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: آج کے بعد تیرے پیٹ کو کبھی تکلیف نہ ہوگی۔

(56)۔وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شُجَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ فَتَلَقَّاهُ اَبِيْ فَمَلَجَ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِفِيْهِ وَازْدَرَدَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى مَنْ خَالَطَ دَمِيْ دَمَهٗ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ (مستدرک حاکم:6502، وبرقم:6510 بسند آخر، الخصائص الکبریٰ المجلد 2 صفحتہ 441). حسن، قَالَ اِبْنُ حَجَرٍ الْعَسْقَلَانِيْ رحمه الله فِيْ فَتْحِ الْبَارِيْ قَدْ تَكَاثَرَتِ الْاَدِلَّةُ عَلٰى طَهَارَةِ فُضْلَاتِهٖ ﷺ وعد الائمة ذالك فی خصائصه، فلا يلتفت

www.islamtheworldreligion.com

الی ما وقع فی کتب کثیر من الشافعیة مما یخالف ذالك فقد استقر الامر بین ائمتهم علی القول بالطهارة [فتح الباری المجلد 1 صفحته 327 بَابُ الْمَآءِ الَّذِیْ یُغْسَلُ بِهٖ شَعْرُ الْاِنْسَانِ)۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد کے دن زخمی ہوئے، میرے والد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے اور انہوں نے اپنے منہ کے ذریعے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ اقدس سے خون چوس لیا اور اسے نگل گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اسے دیکھنا چاہتا ہو جسکے خون کے ساتھ میرا خون مل گیا وہ مالک بن سنان کو دیکھ لے۔

شرح

ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فرمایا ہے کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فضلات کی پاکیزگی پر کثرت سے دلائل موجود ہیں، ائمہ نے اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص میں شمار کیا ہے، جو کچھ بہت سارے شافعیوں کی کتابوں میں اس کے خلاف لکھا ہوا ہے اسے کوئی اہمیت نہ دی جائے، انکے اپنے ائمہ کے نزدیک طہارت کا قول طے پا چکا ہے (فتح الباری جلد ۱ / ۳۲۷)۔ واضح رہے کہ علامہ ابن حجر رحمہ اللہ خود بھی شافعی ہیں۔

فِیْ فَضْلِهٖ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ وَالْخَلَآئِقِ

تمام انبیاء علیہم السلام اور تمام مخلوق پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ (الانبیاء:107)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

وَقَالَ: کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (آل عمران:110)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: تم بہترین امت ہو جنہیں لوگوں کے لیے نکالا گیا ہے۔

(57)۔عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُرْسِلَ اِلَیَّ اَنِ اقْرَءِ الْقُرْاٰنَ عَلٰی حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَیْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ، فَرُدَّ اِلَیَّ الثَّانِیَةَ اقْرَأْهُ عَلٰی حَرْفَیْنِ فَرَدَدْتُ اِلَیْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَرُدَّ اِلَیَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَکَ بِکُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُکَهَا مَسْئَلَةٌ تَسْأَلُنِیْهَا، فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِیْ وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِیَوْمٍ یَرْغَبُ اِلَیَّ الْخَلْقُ کُلُّهُمْ حَتّٰی اِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامُ (مسلم:1904)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر حکم نازل ہوا کہ قرآن کو ایک لہجے میں پڑھو۔ میں نے واپس عرض کر بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ دوبارہ مجھے حکم بھیجا گیا کہ اسے دو لہجوں میں پڑھو۔ میں نے پھر واپس عرض کر بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ پھر تیسری بار مجھے حکم دیا گیا کہ اسے سات لہجوں میں پڑھو اور تیرے لیے ہر بار واپس عرض کر بھیجنے کے بدلے ایک دعا کی اجازت ہے مجھ سے مانگ لو۔ میں نے عرض کیا اے میرے اللہ میری امت کو بخش دے، اے اللہ میری امت کو بخش

www.islamthewonderreligion.com

دے۔تیسری دعا کو میں نے اس دن کے لیے بچا کر رکھ لیا ہے جب تمام مخلوق میری طرف راغب ہوگی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔

شرح

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کا قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راغب ہونا صحیح حدیث میں بیان ہوگیا تو پھر ان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت متعین ہوگئی، اور واضح ہوگیا کہ حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں خَيْرُ الْبَرِيَّةِ کہنا تواضع پر محمول ہے، جیسے دیگر انبیاء علیہم السلام کے مقابلے پر بھی آپ ﷺ نے تواضع سے ہی کام لیا ہے۔

(58)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ (مسلم :5940،ابو داؤد:4673)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: میں قیامت کے دن آدم کی اولاد کا سردار ہوں گا۔ میں پہلا فرد ہوں گا جس پر سے قبر کھل جائے گی۔ اور میں سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور سب سے پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں۔

(59)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنَ الْاَنْبِيَآءِ مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اُعْطِيَ مِنَ الْاٰيَاتِ مَا مِثْلُهٗ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَاِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ اُوْتِيْتُ وَحْيًا اَوْحَى اللهُ اِلَيَّ فَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بخاری 4981 :،7274،مسلم:385)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء میں کوئی نبی ایسا نہیں جسے معجزات نہ دیے گئے ہوں۔ انہی معجزات کے حساب سے لوگ اس پر ایمان لائے۔ جو چیز مجھے بطور معجزہ عطا ہوئی ہے وہ اللہ کی طرف سے آنے والی وحی ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے پیروکار ان سب سے زیادہ ہوں گے۔

(60)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَتٰى وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ : وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ (ترمذی:3609)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ کے لیے نبوت کب واجب ہوئی؟ فرمایا: جب آدم روح اور جسم کے درمیان تھے۔

شرح

ایک حدیث میں ہے کہ: مَتٰى كُنْتَ نَبِيًّا؟ (مستدرک حاکم : ۴۲۶۱، دلائل النبوۃ للبیہقی : ۴۴۴)۔ صحیح۔ دوسری حدیث میں ہے کہ: مَتٰى جُعِلْتَ نَبِيًّا؟ (مسند احمد: ۱۶۵۷۶)۔ صحیح۔ تیسری حدیث میں ہے کہ: مَتٰى كُتِبْتَ نَبِيًّا؟ (مسند احمد : ۲۰۴۷۴)۔ اسنادہ صحیح۔ چوتھی حدیث میں ہے کہ: اَوَّلُ الْاَنْبِيَآءِ آدَمُ وَآخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ (کتاب الاوائل للطبرانی:۳۹)۔ اسنادہ صحیح

www.islamicurdubooks.com

مذکورہ بالا احادیث کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو تخلیق سیدنا آدم علیہ السلام سے پہلے نبوت عطا ہو چکی تھی، آپ اسی وقت سے عنداللہ مسلسل نبی چلے آ رہے تھے، البتہ عندالناس آپ ﷺ کی نبوت کو چالیس سال کی عمر مبارک میں ظاہر کیا گیا، اسی کا نام بعثت بھی ہے۔ اسی اعتبار سے آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ ﷺ کی بعثت کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔

ختم نبوت کا مسئلہ قطعی اور اجماعی ہے۔ مگر آپ کو نبوت عطا کیے جانے کے وقت کا مسئلہ قطعی نہیں، بلکہ ایک موقف یہ ہے کہ: آپ ﷺ کا نبی ہونا مقدر تھا، یہ موقف امام غزالی سمیت ایک جماعت کا ہے اِنَّهٗ كَانَ نَبِيًّا فِي التَّقْدِيْرِ (رسائل امام غزالی حصہ چہارم صفحہ 127)۔ دوسرا موقف یہ ہے کہ: آپ ﷺ کی نبوت کا اظہار کر دیا گیا تھا، یہ موقف شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ سمیت ایک جماعت کا ہے مراد اظہارِ نبوت اوست ﷺ (اشعۃ اللّمعات جلد 4 صفحہ 499)۔ تیسرا موقف یہ ہے کہ: آپ ﷺ کو دو مرتبہ نبوت عطا ہوئی، ایک مرتبہ عالم ارواح میں اور دوسری مرتبہ عالم اجسام میں، یہ موقف امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ سمیت ایک جماعت کا ہے نُبِّيءَ مَرَّتَيْنِ وَ اُرْسِلَ مَرَّتَيْنِ (جواہر البحار جلد ۲ صفحہ ۴۸۱)۔ چوتھا موقف یہ ہے کہ آپ ﷺ تخلیق سیدنا آدم علیہ السلام سے قبل نبوت سے سرفراز ہو چکے تھے اور وہی نبوت قیامت تک جاری و ساری ہے۔ یہ موقف علامہ ابوشکور سالمی رحمہ اللہ سمیت ایک جماعت کا ہے۔ ان میں سے کوئی موقف بھی بدعقیدگی پر مبنی نہیں اور نہ ہی ان میں سے کسی کی تردید آسان ہے، البتہ ہمارا قول مختار آخری ہے۔

(61)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْاَنْبِيَآءِ بِسِتٍّ وَمَرَّ الْحَدِيْثُ (مسلم:1163)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں انبیاء پر چھ طرح سے فضیلت دیا گیا ہوں یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(62)۔ وَعَنْ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِنَّ لِيْ اَسْمَآءً وَ مَرَّ الْحَدِيْثُ (بخاری:3532، مسلم:6105)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جبیر ابن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے کئی نام ہیں یہ حدیث بھی گزر چکی ہے۔

(63)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُوْنَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَ قَالَ آخَرُ مُوْسٰى كَلَّمَهُ تَكْلِيْمًا وَقَالَ آخَرُ فَعِيْسٰى كَلِمَةُ اللّٰهِ وَرُوْحُهٗ وَ قَالَ آخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاهُ اللّٰهُ ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبَكُمْ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلُ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَمُوْسٰى نَجِيُّ اللّٰهِ وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَعِيْسٰى رُوْحُهٗ وَكَلِمَتُهٗ

www.islamtheworldreligion.com

وَهُوَ كَذٰلِكَ، وَآدَمُ اصْطَفَاهُ اللهُ وَهُوَ كَذٰلِكَ، اَلَا وَاَنَا حَبِيْبُ اللهِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَآءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَحْتَهٗ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ يُّحَرِّكُ بِحِلَقِ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللهُ لِي فَيُدْخِلُنِيْهَا وَمَعِيَ فُقَرَآءُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَكْرَمُ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَى اللهِ وَلَا فَخْرَ

(ترمذی:3616 وقال غریب، ومثلہ فی مسلم:5940، و مسند احمد:2692 عن ابی ھریرۃ، وفی الترمذی برقم:3148 عن ابی سعید الخدری)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ مل کر بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ باہر نکلے حتیٰ کہ انکے قریب آ گئے اور انہیں باتیں کرتے ہوئے سن لیا۔ ایک کہہ رہا تھا بیشک اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو خلیل بنایا ہے، دوسرے نے کہا موسیٰ سے اللہ نے خوب کلام کیا ہے، اگلے نے کہا کہ عیسیٰ کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں، اگلے نے کہا آدم صفی اللہ ہیں۔ رسول اللہ ﷺ انکے سامنے آ گئے اور فرمایا: میں نے تم لوگوں کا کلام اور تعجب سن لیا ہے۔ بیشک ابراہیم خلیل اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے، موسیٰ نجی اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے اور عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے، آدم صفی اللہ ہیں اور انکی یہی شان ہے۔ خبردار میں اللہ کا حبیب ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا، میں قیامت کے دن حمد کا جھنڈا اٹھاؤں گا جسکے نیچے آدم اور اسکے سارے بعد والے ہوں گے مگر میں فخر نہیں کرتا، اور میں قیامت کے دن پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا۔ اور میں سب سے پہلے جنت کی زنجیر کو حرکت دوں گا اللہ تعالیٰ اسے میرے لیے کھول دے گا اور مجھے جنت میں داخل کر دے گا اور میرے ساتھ مومن فقراء ہوں گے مگر میں فخر نہیں کرتا، اور میں اللہ کے نزدیک تمام اولین اور آخرین سے زیادہ عزت والا ہوں مگر میں فخر نہیں کرتا۔

(64)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَأَلَ كَعْبَ الْاَحْبَارِ كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ كَعْبٌ نَجِدُهٗ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يُوْلَدُ بِمَكَّةَ وَيُهَاجِرُ اِلٰى طَابَةَ وَيَكُوْنُ مُلْكُهٗ بِالشَّامِ وَلَيْسَ بِفَاحِشٍ وَلَا صَخَّابٍ فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يُكَافِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَغْفِرُ، اُمَّتُهُ الْحَمَّادُوْنَ يَحْمَدُوْنَ اللهَ فِي كُلِّ سَرَّاءٍ وَضَرَّاءٍ وَيُكَبِّرُوْنَ اللهَ عَلٰى كُلِّ نَجْدٍ يُوَضِّئُوْنَ اَطْرَافَهُمْ وَيَتَأَزَّرُوْنَ فِيْ اَوْسَاطِهِمْ، يُصَفُّوْنَ فِيْ صَلَاتِهِمْ كَمَا يُصَفُّوْنَ فِيْ قِتَالِهِمْ، دَوِيُّهُمْ فِيْ مَسَاجِدِهِمْ كَدَوِيِّ النَّحْلِ يُسْتَمَعُ مُنَادِيْهِمْ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ (دارمی:8، شرح السنۃ للبغوی:3628)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ نے تورات میں رسول اللہ ﷺ کی تعریف کس طرح لکھی ہوئی دیکھی ہے۔ حضرت کعب نے فرمایا: ہم نے لکھا ہوا پایا ''محمد ابنِ عبداللہ، مکہ میں پیدا ہوں گے، طیبہ کو ہجرت کریں گے، ان کی حکومت شام تک وسیع ہوگی، فحاش نہیں ہوں گے، بازاروں میں کھڑے ہو کر چلانے والے نہیں ہوں گے، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے بلکہ معاف کر دیں گے اور بخش دیں گے، اُن کی امت بہت زیادہ حمد کرنے والی ہوگی ہر خوشی اور غمی کے موقع پر اللہ کی حمد ہی کرے گی، ہر بلندی پر اللہ کی تکبیر بولیں گے، اپنے اطراف کا وضوء کریں گے اور اُنکے تہبند اُنکے وسط میں ہوں گے، نماز میں اس طرح صفیں بنائیں گے جس طرح جنگ کے لیے صفیں بناتے ہیں، اُنکی مسجدوں میں اُنکی آوازیں

www.islamicworldreligion.com

اس طرح دھیمی ہوں گی جیسے شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ ہوتی ہے، اُن کے مؤذن کی آواز آسمان کی فضاؤں میں سنی جائے گی۔

(65)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ اللهَ فَضَّلَ مُحَمَّدًا ﷺ عَلَى الْأَنْبِيَآءِ وَعَلَى أَهْلِ السَّمَآءِ فَقَالُوْا يَا ابْنَ عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَهُ اللهُ عَلَى أَهْلِ السَّمَآءِ قَالَ إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ لِأَهْلِ السَّمَآءِ وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ إِنِّيْ إِلٰهٌ مِنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ ﷺ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِيْنًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالُوْا فَمَا فَضْلُهُ عَلَى الْأَنْبِيَآءِ قَالَ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ لَهُمْ فَيُضِلُّ اللهُ مَنْ يَّشَآءُ الآية وَقَالَ اللهُ تَعَالَى لِمُحَمَّدٍ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ فَأَرْسَلَهُ إِلَى الْجِنِّ وَالْإِنْسِ (دارمی:47، مجمع الزوائد:13927)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو تمام انبیاء اور اہلِ آسمان پر فضیلت دی ہے۔لوگوں نے پوچھا اے ابن عباس اللہ نے اُنکو آسمان والوں پر کس بات سے فضیلت دی ہے۔فرمایا اللہ تعالیٰ نے اہل آسمان کو فرمایا جو اِن میں سے یہ کہے گا کہ اللہ کی بجائے میں معبود ہوں تو ہم اسے جہنم کی سزا دیں گے اور ہم ظالموں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو فرمایا: بیشک ہم نے آپ کو واضح فتح عطا فرمائی تا کہ اللہ آپ کی برکت سے مسلمانوں کے حق میں اگلی پچھلی کسر نکال دے۔لوگوں نے پوچھا آپ ﷺ کی انبیاء پر فضیلت کیا ہے تو فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ہم نے جو رسول بھی بھیجا ہے وہ اس کی اپنی قوم کی زبان میں بھیجا ہے تا کہ ان پر احکام واضح کرے پھر اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے الآیۃ۔اور اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو فرمایا: ہم نے آپکو تمام انسانوں کی طرف بھیجا ہے۔لہٰذا آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام جنوں اور انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔

(66)۔وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ حِيْنَ خَطَبَ الْأَنْبِيَآءَ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَرْسَلَنِيْ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ وَكَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا وَأَنْزَلَ عَلَيَّ الْفُرْقَانَ فِيْهِ تِبْيَانُ كُلِّ شَيْءٍ وَجَعَلَ أُمَّتِيْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ وَجَعَلَ أُمَّتِيْ وَسَطاً وَجَعَلَ أُمَّتِي هُمُ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ وَشَرَحَ لِيْ صَدْرِيْ وَوَضَعَ عَنِّيْ وِزْرِيْ وَرَفَعَ لِيْ ذِكْرِيْ وَجَعَلَنِيْ فَاتِحًا وَخَاتِمًا ثُمَّ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِلْأَنْبِيَآءِ عَلَيْهِمُ السَّلَام بِهٰذَا فَضَلَكُم مُحَمَّدٌ ﷺ (دلائل النبوۃ:708، تفسیر الطبری:16622، مجمع الزوائد:235، الشفاء المجلد 1 صفحتہ 109)۔ حسن

ترجمہ: معراج کی رات نبی کریم ﷺ نے جب تمام انبیاء علیہم السلام کو خطاب کیا تو فرمایا: سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے اور تمام انسانوں کے لیے خوشخبری سنانے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور مجھ پر حق اور باطل میں تمیز کرنے والا قرآن نازل فرمایا جس میں ہر چیز کا بیان موجود ہے اور میری امت کو بہترین امت بنایا جسے لوگوں کیلیے نکالا گیا ہے اور میری امت کو وسطی امت بنایا اور میری امت کو پہلا اور آخری بنایا ہے اور میرے لیے میرا سینہ کھول دیا ہے اور مجھ پر سے میرا بوجھ اتار دیا ہے اور میرے لیے میرا ذکر بلند فرمایا اور مجھے آغاز کرنیوالا اور اختتام کرنیوالا بنایا۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انبیاء علیہم السلام کو فرمایا: انہی وجوہات کی بنا پر محمد تم پر فضیلت لے گئے۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سارے جہانوں کے لیے رحمت ہونا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت کو مستلزم ہے، اسی طرح اس امت کا تمام امتوں سے افضل ہونا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی افضلیت کا متقاضی ہے۔ احادیث میں مزید وضاحت موجود ہے۔

لَسْنَا كَمِثْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح نہیں ہیں

(67)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ رَحْمَةً لَّهُمْ فَقَالُوا اِنَّكَ تُوَاصِلُ، قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَهَيْئَتِكُمْ ، اِنِّيْ يُطْعِمُنِي رَبِّيْ وَيَسْقِيْنِي ، وَفِي رِوَايَةٍ ، اَيُّكُم مِثْلِي ، وَفِي رِوَايَةٍ ، لَسْتُ مِثْلَكُمْ ، وَفِي رِوَايَةٍ ، لَسْتُمْ مِثْلِيْ (بخاری:1964، مسلم:2572)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام پر رحمت کرتے ہوئے انہیں مسلسل روزے رکھنے سے منع فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی تو مسلسل روزے رکھتے ہیں، فرمایا: میں تمہاری طرح کا نہیں ہوں، میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ تم میں سے کون مجھ جیسا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ میں تمہاری مثل نہیں ہوں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ تم میری مثل نہیں ہو۔

(68)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى، فَقَالَ هُوَ نُوْرُ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ ، اَلْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ (المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود حدیث رقم:18)۔ صحیح

ترجمہ: محدث عبدالرزاق معمر سے، وہ ابن منکدر سے، وہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلی چیز کے بارے میں پوچھا جسے اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا۔ فرمایا: وہ تیرے نبی کا نور ہے۔

(69)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِعَيْنَيْنِ هَاتَيْنِ وَ كَانَ نُوْرًا كُلُّهٗ بَلْ نُوْرًا مِّنْ نُوْرِ اللّٰهِ مَنْ رَاٰهُ بَدِيْهًا هَابَهٗ وَ مَنْ رَاٰهُ مِرَارًا اِسْتَحَبَّهٗ اَشَدَّ اِسْتِحْبَابٍ (المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود حدیث رقم:17)۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: محدث عبدالرزاق جریج سے، وہ زہری سے، وہ سالم سے، وہ اپنے والد (حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی ان دو آنکھوں سے دیکھا ہے، وہ سراپا نور تھے بلکہ اللہ کے نور میں سے نور تھے، جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلی بار دیکھتا اُس پر ہیبت طاری ہو جاتی اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بار بار دیکھتا وہ آپ سے شدید محبت کرنے لگ جاتا۔

(70)۔وَعَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ فِيْ دُعَآئِهٖ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَفِيْ

www.islamtheworldreligion.com

بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا قَالَ كُرَيْبٌ سَبْعٌ فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ (بخاری:6316،مسلم:1788،نسائی:1121)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت کریب نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ: نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ میرے دل میں نور بھر دے، میری آنکھوں میں نور بھر دے، میرے کانوں میں نور بھر دے، میری دائیں طرف نور کر دے، میری بائیں طرف نور کر دے، میرے اوپر نور کر دے، میرے نیچے نور کر دے، میرے آگے نور کر دے، میرے پیچھے نور کر دے اور میرے لیے نور ہی نور کر دے۔ کُریب فرماتے ہیں کہ سات مزید چیزیں تابوت میں ہیں (یعنی میرے سینے میں ہیں جنہیں میں بھول گیا ہوں)، میں حضرت عباس کی اولاد میں سے ایک آدمی سے ملا اُس نے مجھے وہ سات چیزیں بتائیں۔ میرے اعصاب، میرا گوشت، میرا خون، میرے بال، میری جلد اور دو چیزیں اور بیان کیں۔ (سینے کو مجازی طور پر تابوت کہا گیا ہے)۔

شرح

نبی کریم ﷺ کی نورانیت آپ ﷺ کے فضائل میں سے ہے۔ ثانیاً آپ ﷺ کی بشریت مسلّم ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ نورانیت بھی ثابت ہے اور مثلیت صرف نفسِ بشریت میں ہے جبکہ جمیع اوصاف میں آپ ﷺ ممتاز اور بے مثل ہیں۔ حضرت کعب ابن زہیر رضی اللہ عنہ نے شعر لکھا ہے۔

إِنَّ الرَّسُولَ لَنُورٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ مُهَنَّدٌ مِنْ سُيُوفِ اللهِ مَسْلُولُ

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام المجلد 4 صفحتہ 512)۔

ترجمہ: بے شک رسول وہ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔ وہ اللہ کی سونتی ہوئی تلوار ہیں۔

مُهَنَّدٌ: ہندوستان کی مشہور تلوار۔

عَالِمُ مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ بِإِذْنِ اللهِ

اللہ کے اذن سے ماضی، حال، مستقبل کے عالم

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: مَا كَانَ اللهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللهَ يَجْتَبِي مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (آل عمران:179)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ ایسا نہیں ہے کہ تمہیں غیب پر مطلع کرے لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اس کام کیلیے اپنا رسول چن لیتا ہے۔

وَ قَالَ: عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ (الجن:26،27)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: وہ عالم الغیب ہے۔ اپنے غیب پر کسی ایک کو بھی غالب نہیں کرتا، سوائے اسکے کہ وہ بطور رسول کسی پر راضی ہو۔

www.islamtheworldreligion.com

وَقَالَ : وَمَا هُوَعَلَى الْغَيْبِ بِضَنِيْنٍ (التکویر:24)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے: میرا نبی غیب بتانے میں بخل نہیں کرتا۔

وَقَالَ : ذٰلِکَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْکَ (آل عمران :44)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے: کہ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی طرف وحی کرتے ہیں۔

(71)۔عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ فِيْنَا النَّبِيُّ ﷺ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ ، حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَمِثْلُهُ فِي مُسْلِمٍ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (بخاری:3192،مسلم:7263،ابوداؤد:4240)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہم میں ایک جگہ پر کھڑے ہو گئے۔آپ ﷺ نے ہمیں خلق کے آغاز سے لے کر جنتیوں کے جنت میں جانے اور دوزخیوں کے دوزخ میں جانے تک کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔ جس نے اسے یاد رکھا سو یاد رکھا۔اور جس نے بھلا دیا سو بھلا دیا۔

(72)۔وَعَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ : هَاجَتْ رِيْحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوْفَةِ ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيْرٰى اِلَّا : يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ ، جَآءَتِ السَّاعَةُ ، قَالَ : فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا ، فَقَالَ : اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ ، حَتّٰى لَا يُقْسَمَ مِيْرَاثٌ ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيْمَةٍ ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهٖ هٰكَذَا ۔ وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ ۔ فَقَالَ : عَدُوٌّ يَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ ، قُلْتُ : الرُّوْمَ تَعْنِيْ ؟ قَالَ : نَعَمْ ، وَتَكُوْنُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيْدَةٌ ، فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ ، لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُوْنَ ، حَتّٰى يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ ، لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً ، فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا ، فَيَفِيْءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ، فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ ، نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ ، فَيَجْعَلُ اللهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ ، فَيَقْتُلُوْنَ مَقْتَلَةً ۔ اِمَّا قَالَ : لَا يُرٰى مِثْلُهَا ، وَاِمَّا قَالَ : لَمْ يُرَ مِثْلُهَا ۔ حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ ، فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتاً ، فَيَتَعَادُّ بَنُوْ الْاَبِ ، كَانُوْا مِائَةً ، فَلَا يَجِدُوْنَهٗ بَقِيَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ ، فَبِاَيِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ ؟ اَوْ اَيُّ مِيْرَاثٍ يُقَاسَمُ ؟ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَأْسٍ ، هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيْخُ ، اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِيْ ذَرَارِيِّهِمْ ، فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِيْ اَيْدِيْهِمْ ، وَيُقْبِلُوْنَ ، فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَةَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً ، قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اِنِّيْ لَاَعْرِفُ اَسْمَاءَ هُمْ ، وَاَسْمَاءَ آبَائِهِمْ ، وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ ، اَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ (مسلم:7281)۔صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: یسیر بن جابر بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی، ایک شخص جس کا تکیہ کلام یہ تھا کہ سنو اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آ گئی ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ٹیک لگائے بیٹھے تھے، سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک میراث کی تقسیم اور مالِ غنیمت کی خوشی کو ترک نہ کر دیا جائے، پھر ملک شام کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: (وہاں) اہلِ اسلام کے دشمن جمع ہوں گے، اور ان کے مقابلے کے لیے مسلمان جمع ہوں گے، میں نے کہا آپ کی مراد رومی ہیں، فرمایا: ہاں۔ اس جنگ کی شدت کی وجہ سے بہت سے لوگ بھاگ کر پلٹ آئیں گے، پھر مسلمان ایک ایسا لشکر بھیجیں گے کہ وہ خواہ مر جائیں مگر کامیابی کے بغیر واپس نہ لوٹیں، پھر مسلمان خوب جنگ کریں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات کا پردہ حائل ہو جائے گا، پھر یہ فریق بھی لوٹ آئے گا اور وہ فریق بھی لوٹ آئے گا، اور ان میں سے کسی کو غلبہ نہیں ہوگا، پھر وہ (پہلا) دستہ ہلاک ہو جائے گا، پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مر جائے، پھر وہ جنگ کرتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات کا حجاب آ جائے گا، پھر یہ دستہ اور دوسرا دستہ دونوں لوٹ آئیں گے، اور ان میں سے کوئی کامیاب نہیں ہوگا اور وہ دستہ ہلاک ہو جائے گا، پھر مسلمان ایک اور دستہ بھیجیں گے کہ وہ بغیر کامیابی کے نہ لوٹے خواہ مر جائے، پھر وہ شام تک جنگ کرتے رہیں گے، پھر یہ اور وہ لوٹ آئیں گے، اور کوئی فریق غالب نہیں ہوگا اور وہ دستہ ہلاک ہو چکا ہوگا، اور جب چوتھا دن ہوگا تو باقی مسلمان ان پر حملہ کر دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کافروں پر شکست مسلط کر دے گا، وہ ایسی جنگ ہوگی کہ یا تو فرمایا کہ اس کی مثال نہیں دیکھی جائی گی، یا فرمایا کہ اس کی مثال نہیں دیکھی گئی ہوگی، حتیٰ کہ پرندہ بھی ان کے پہلوؤں سے گذرے گا تو وہ ان سے آگے نہیں بڑھ سکے گا اور وہ مردہ ہو کر گر پڑے گا، ایک باپ کی اولاد سو تک ہوگی، ان میں سے ایک کے سوا اور کوئی باقی نہیں بچے گا، اس صورت میں مالِ غنیمت سے کیا خوشی ہوگی اور کیسے وراثت تقسیم ہوگی۔ مسلمان اسی حالت سے دو چار ہوں گے کہ اس سے بڑی افتاد آ پڑے گی، ایک چیخ سنائی دے گی کہ ان کے پیچھے مسلمانوں کی اولاد میں دجال آ چکا ہے، ان کے ہاتھوں میں جو کچھ ہوگا وہ اس کو چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوں گے اور دس گھوڑے سواروں کا ہراول دستہ بھیجیں گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ان سواروں کے نام، ان کے باپ دادا کے نام اور ان کے گھوڑوں کا رنگ جانتا ہوں وہ اس دن روئے زمین کے بہترین گھوڑے سوار ہوں گے یا بہترین گھوڑے سواروں میں سے ہوں گے۔ (هِجِّيْرىٰ: عادت، بار بار دہرایا گیا لفظ، یہ لفظ مونث ہے اس کا مذکر هِجِّيْرٌ ہے)۔

(73)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ حِيْنَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ وَذَكَرَ اَنَّ بَيْنَ يَدَيْهَا اُمُورًا عِظَامًا. ثُمَّ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّسْئَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْئَلْ عَنْهُ فَوَاللهِ لَا تَسْئَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ اِلَّا اَخْبَرْتُكُمْ بِهٖ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا قَالَ اَنَسٌ فَاَكْثَرَ النَّاسُ الْبُكَاءَ وَاَكْثَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِي. قَالَ اَنَسٌ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَيْنَ مَدْخَلِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ النَّارُ. فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ. فَقَالَ مَنْ اَبِيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ. قَالَ اَبُوْكَ حُذَافَةُ. قَالَ ثُمَّ اَكْثَرَ اَنْ يَّقُوْلَ سَلُوْنِي سَلُوْنِي. قَالَ فَبَرَكَ عُمَرُ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا. قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ قَالَ عُمَرُ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَوْلٰى. وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدْ عُرِضَتْ عَلَيَّ

الْجَنَّةُ وَالنَّارُ اٰنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا الْحَائِطِ وَاَنَا اُصَلِّيْ، فَلَمْ اَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَ مِثْلُهُ فِي مُسْلِمٍ (بخاری: 7294، مسلم: 6121)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سورج ڈھلنے کے وقت نکلے اور ظہر ادا فرمائی، جب سلام پھیرا تو منبر پر کھڑے ہو گئے، پھر قیامت کا ذکر فرمایا اور بیان فرمایا کہ اس سے پہلے بڑے بڑے معاملات ہوں گے۔ پھر فرمایا جو شخص کسی چیز کے بارے میں پوچھنا چاہے پوچھ سکتا ہے۔ اللہ کی قسم تم جس چیز کے بارے میں بھی سوال کرو گے، میں جب تک اپنی اس جگہ پر کھڑا ہوں، جواب دوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ کثرت سے رونے لگے اور رسول اللہ ﷺ بار بار فرمائے جا رہے تھے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میرا ٹھکانا کہاں ہے؟ فرمایا جہنم۔ پھر عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہو گئے اور کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے۔ پھر آپ ﷺ کثرت سے فرماتے رہے، مجھ سے پوچھ لو، مجھ سے پوچھ لو۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہو گئے۔ اور عرض کیا ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں، اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں، اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ جب حضرت عمر نے یہ بات عرض کی تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھا، قسم ہے اُس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے ابھی ابھی جب میں نماز پڑھ رہا تھا تو اس احاطے کے اندر میرے سامنے جنت اور دوزخ پیش کی گئیں، آج کی طرح میں نے کبھی خیر اور شر نہیں دیکھے۔ (بَرَكَ: گھٹنوں کے بل کھڑے ہوئے)۔

(74)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَخْطَبِ الْاَنْصَارِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَجْرَ وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا ، حَتّٰى حَضَرَتِ الظُّهْرُ ، فَنَزَلَ فَصَلّٰى ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ ، فَخَطَبَنَا حَتّٰى حَضَرَتِ الْعَصْرُ ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلّٰى ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَفَخَطَبَنَا ، حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ ، فَاَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ ، فَاَعْلَمُنَا اَحْفَظُنَا (مسلم: 7267)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو ابن اخطب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے ساتھ صبح کی نماز ادا فرمائی اور منبر پر تشریف لے گئے، ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ ظہر کا وقت آ گیا، آپ منبر سے اترے اور نماز ادا فرمائی، پھر منبر پر جلوہ افروز ہوئے، پھر ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ عصر کا وقت آ گیا، پھر منبر سے اترے اور نماز ادا فرمائی، پھر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور ہمیں خطاب فرمایا حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا، پس آپ نے ہمیں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو ہونے والا ہے سب کچھ بتا دیا۔ ہم میں سب سے زیادہ علم والا وہ ہے جس نے وہ خطبہ زیادہ سے زیادہ یاد رکھا۔ (اتنا طویل خطاب اپنے دور تک ایک ریکارڈ تھا)۔

(75)۔وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا قَدْ سَئَلْتُهُ اِلَّا اَنِّيْ لَمْ اَسْئَلْهُ مَا يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ (مسلم: 7265)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے قیامت تک ہونے والی ہر بات بتا دی۔ میں نے اس میں سے ہر چیز کے بارے میں آپ ﷺ سے پوچھ لیا مگر میں نے صرف ایک بات نہیں پوچھی کہ مدینہ والوں کو مدینہ سے کون سی چیز نکالے گی۔

www.islamthewordreligion.com

شرح

آیت كُوْنُوْا رَبَّانِيّٖنَ کی تفسیر میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ربانی وہ ہوتا ہے جو امت کے حالات سے باخبر ہو، جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے (تا کہ تجدیدی کام کو صحیح رخ دے سکے) اَلرَّبَّانِيُّ الْعَالِمُ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ وَالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ، اَلْعَالِمِ بِأَنْبَآءِ الْأُمَّةِ مَا كَانَ وَمَا يَكُوْنُ (بغوی جلد ا صفحہ ۳۷۵)۔ جن کی امت کے ربانی کا یہ علم ہے ان کے اپنے علم کا کیا حال ہوگا؟

اللہ تعالیٰ کے علم اور حبیبِ کریم ﷺ کے علم میں لامتناہی اور متناہی کا فرق ہے اور اللہ کے علم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم میں برابری کا عقیدہ شرک ہے۔ اللہ کریم کا علم ریت کے ایک ذرے کے بارے میں بھی لامحدود ہے۔ اس فرق کے باوجود آپ ﷺ علمِ ما کانَ وما یکونُ سے متصف ہیں، حبیبِ کریم ﷺ کو عالمِ ما کان وما یکون مان لینے سے شرک لازم نہیں آتا۔

حضرت مالک بن عوف رضی اللہ عنہ نے شعر لکھے ہیں۔

مَا اِنْ رَأَيْتُ وَلَا سَمِعْتُ بِمِثْلِهٖ ۔۔۔ فِي النَّاسِ كُلِّهِمْ بِمِثْلِ مُحَمَّدٍ

اَوْفٰى وَاَعْطٰى لِلْجَزِيْلِ اِذَا اجْتَدٰى ۔۔۔ وَمَتٰى تَشَآءُ يُخْبِرْكَ عَمَّا فِي غَدٍ

وَاِذَا الْكَتِيْبَةُ عَرَّدَتْ اَنْيَابُهَا ۔۔۔ بِالسَّمْهَرِيِّ وَضَرْبِ كُلِّ مُهَنَّدٍ

فَكَاَنَّهٗ لَيْثٌ عَلٰى اَشْبَالِهٖ ۔۔۔ وَسْطَ الْهَبَاءَةِ خَادِرٌ فِي مَرْصَدٍ

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام المجلد 4 صفحتہ 491)۔

ترجمہ: میں نے اُنکی مثل نہ دیکھی ہے نہ سنی ہے تمام کے تمام لوگوں میں محمد کی مثال نہیں۔ جب سخاوت کرتے ہیں تو شہنشاہوں کو بھی بھر بھر کے نوازتے چلے جاتے ہیں اور تو جب چاہے تجھے آئندہ کی خبر دیں اور جب حملہ آور اپنے اگلے دانت ظاہر کرے مضبوط نیزے اور ہندوستانی تلوار کی ضرب کے ساتھ پس ایسے لگتا ہے کہ آپ ایسے حملہ آور کے جواب میں ایک شیر کی طرح ہیں جو جنگل کے وسط میں اپنی گھات میں غضبناک ہو کر بیٹھا اپنے بچوں کی رکھوالی کر رہا ہوتا ہے۔

اَلنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ ﷺ بِاِذْنِ اللّٰهِ

نبی کریم ﷺ اللہ کے اذن سے مختار ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ (اٰلِ عمران: 26)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فرما دو اے میرے اللہ، ملک کے مالک، تو جسے چاہتا ہے ملک عطا کر دیتا ہے۔

وَقَالَ: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ (النساء:65)۔

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: اورفرماتا ہے:نہیں تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپکا ہر فیصلہ نہ مان لیں۔

وَ قَالَ : سَيُؤْتِيْنَا اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗ (التوبة:59)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے:ہمیں اللہ اوراس کا رسول اپنے فضل سے دے گا۔

وَ قَالَ : اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ (ص:18)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے:ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو مسخر کر دیا۔

وَقَالَ : فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّيْحَ تَجْرِيْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَيْثُ اَصَابَ(ص:36)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے:ہم نے اس کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا جو اس کے حکم سے نرم ہو کر چلتی تھی وہ جہاں بھی جانا چاہتا۔

وَقَالَ: اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ(الکوثر:1)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے:ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اَلْكَوْثَرُ هُوَ الْخَيْرُ الْكَثِيْرُ یعنی کوثر سے مراد خیرِ کثیر ہے (تفسیر ابن جریر حدیث رقم:29515)۔

(76)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِيْ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ (بخاری:7273)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں جامع کلام دے کر بھیجا گیا ہوں اور میری رُعب کے ساتھ مدد کی گئی ہے اور میں نے نیند کے دوران خواب میں دیکھا ہے کہ مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دی گئیں اور میرے دونوں ہاتھوں پر رکھ دی گئی ہیں۔

(77)۔وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلّٰى عَلٰى اَهْلِ اُحُدٍ صَلٰوتَهٗ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمِنْبَرِ ، فَقَالَ اِنِّيْ فَرَطٌ لَكُمْ وَاَنَا شَهِيْدٌ عَلَيْكُمْ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ لَاَنْظُرُ اِلٰى حَوْضِيَ الْاٰنَ وَاِنِّيْ قَدْ اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ اَوْ مَفَاتِيْحَ الْاَرْضِ وَاِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تُشْرِكُوْا بَعْدِيْ وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا (بخاری:6426،مسلم:5976، 5977)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نکلے اور اُحد کے شہیدوں پر میت والی دعا پڑھی، پھر آپ ﷺ منبر کی طرف پلٹے اور فرمایا: میں تمہارے لیے خوشی کا سبب ہوں اور میں تمہارے اوپر گواہ ہوں اور اللہ کی قسم میں اِس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے خزانوں کی چابیاں دے دی گئی ہیں یا شاید فرمایا کہ زمین کی چابیاں دی گئی ہیں اور اللہ کی قسم مجھے یہ خوف نہیں ہے کہ تم میرے بعد (مجموعی طور پر) شرک کرو گے لیکن مجھے یہ خوف ہے کہ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے۔تَنَافُس: رغبت

www.islamtheworldreligion.com

(78)۔وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: مَنْ يُّرِدِ اللهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَإِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَ اللهُ يُعطِي ، وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ قَائِمَةً عَلٰى اَمْرِ اللهِ ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ اَمْرُ اللهِ (بخاری:71،مسلم :2392)۔صحیح

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ جس کے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور تقسیم کرنے والا صرف میں ہوں اور دینے والا اللہ ہے، یہ اُمت اللہ کے حکم پر ہمیشہ قائم رہے گی اور قیامت تک اِس کی مخالفت کرنے والا اِس کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔(حدیث کے جملوں میں ربط اور ان سے مراد یہ ہے کہ میں شریعت، طریقت اور حقیقت کے علوم اور مال، اللہ سے حاصل کر کے تقسیم کرتا ہوں، البتہ میرے بتائے ہوئے ان علوم دینیہ کو سمجھنے کی صلاحیت ہر بندے میں جدا جدا ہے، اور اہل سنت ہمیشہ حق پر قائم رہیں گے اور مخالفین ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔ مرقاۃ تحت حدیث نمبر:200)۔

(79)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ:قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، فَإِنِّي إِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ (بخاری:3114،مسلم :5588)۔صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے نام پر نام رکھو، اور میری کنیت پر کنیت نہ رکھو(یعنی نام اور کنیت جمع نہ کرو)، میں ہی قاسم بنایا گیا ہوں، میں تمہارے درمیان تقسیم کرتا ہوں۔

(80)۔وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَزَلَ بِاَعْرَابِيٍّ فَاَكْرَمَهٗ فَقَالَ لَهٗ : يَا اَعْرَابِيُّ سَلْ حَاجَتَكَ، قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ نَاقَةٌ بِرَحْلِهَا ، وَاَعْنُزٌ يَحْلِبُهَا اَهْلِيْ ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَعْجَزْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَ عَجُوْزِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ، فَقَالَ اَصْحَابُهٗ : يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا عَجُوْزُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ؟ قَالَ : اِنَّ مُوْسٰى اَرَادَ اَنْ يَّسِيْرَ بِبَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَاَضَلَّ عَنِ الطَّرِيْقِ ، فَقَالَ لَهٗ عُلَمَاءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ : نَحْنُ نُحَدِّثُكَ اَنَّ يُوْسُفَ اَخَذَ عَلَيْنَا مَوَاثِيْقَ اللهِ اَنْ لَّا نَخْرُجَ مِنْ مِّصْرَ حَتّٰى نَنْقُلَ عِظَامَهٗ مَعَنَا قَالَ: وَاَيُّكُمْ يَدْرِيْ اَيْنَ قَبْرُ يُوْسُفَ ؟ قَالُوْا: مَا نَدْرِيْ اَيْنَ قَبْرُ يُوْسُفَ اِلَّا عَجُوْزُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ ، فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَقَالَ : دُلِّيْنِيْ عَلٰى قَبْرِ يُوْسُفَ ، فَقَالَتْ : لَا وَاللهِ لَا اَفْعَلُ حَتّٰى اَكُوْنَ مَعَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ : وَ كَرِهَ رَسُوْلُ اللهِ مَا قَالَتْ : فَقِيْلَ لَهٗ : اَعْطِهَا حُكْمَهَا ، فَاَعْطَاهَا حُكْمَهَا ، فَاَتَتْ بُحَيْرَةً فَقَالَتْ : اَنْضِبُوْا هٰذَا الْمَاءَ ، فَلَمَّا انْضَبُوْهُ قَالَتْ اِحْتَفِرُوْا هٰهُنَا ، فَلَمَّا اِحْتَفَرُوْا اِذَا عِظَامُ يُوْسُفَ ، فَلَمَّا اَقَلُّوْهَا مِنَ الْاَرْضِ فَاِذَا الطَّرِيْقُ مِثْلَ ضَوْءِ النَّهَارِ (مستدرک حاکم: 4139،ابن حبان:723،المعجم الاوسط للطبرانی:7767،مجمع الزوائد المجلد9 صفحہ16)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی کے پاس مہمان بنے، اس نے آپکا احترام کیا، آپ نے اسے فرمایا: اے اعرابی اپنی حاجت مانگ۔اس نے کہا یا رسول اللہ ایک اونٹنی بمع پالان کے اور ایک بکری جس کا دودھ میرے گھر والے نکالا کریں۔اس نے یہ بات دو مرتبہ کی۔رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا: تم تو بنی اسرائیل کی بوڑھی جیسے بھی نہ

بن سکے۔ آپکے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ بنی اسرائیل کی بوڑھی عورت کیا ہے؟ فرمایا: حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے بنی اسرائیل کو ساتھ لے کر چلنے کا ارادہ فرمایا تو راستہ بھول گئے، ان سے بنی اسرائیل کے علماء نے کہا: ہم آپ سے بیان کرتے ہیں کہ یوسف (علیہ السلام) نے ہم سے اللہ کی قسم لی تھی کہ ہم لوگ مصر سے اس وقت تک نہیں نکلیں گے جب تک انکی میت کو اپنے ساتھ منتقل نہ کریں۔ حضرت موسیٰ (علیہ السلام) نے فرمایا: تم میں سے کون جانتا ہے کہ یوسف کی قبر کہاں ہے؟ انہوں نے کہا ہم نہیں جانتے کہ یوسف کی قبر کہاں ہے سوائے بنی اسرائیل کی ایک بوڑھی عورت کے۔ آپ نے اسے بلا بھیجا۔ اور اس سے فرمایا: مجھے یوسف کی قبر بتاؤ۔ اس نے کہا نہیں اللہ کی قسم اس وقت تک نہیں بتاؤں گی جب تک میں آپکے ساتھ جنت میں نہ جاؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول نے اس کا مطالبہ ناپسند فرمایا۔ ان سے کہا گیا کہ جو مانگتی ہے اسے دے دیں۔ آپ نے اسے اسکی طلب کے مطابق جنت دے دی۔ وہ عورت جھیل پر گئی، کہنے لگی یہ پانی یہاں ڈالو۔ جب انہوں نے زمین پر پانی ڈالا تو کہنے لگی اس جگہ کھدائی کرو، جب انہوں نے کھدائی کی تو یوسف کی میت مبارک سامنے تھی۔ پھر جب انہوں نے اسے زمین سے باہر نکالا تو بھولا ہوا راستہ دن کی روشنی کی طرح واضح ہوگیا۔

(81)۔ وَعَنِ الْاَعْشَى الْمَازِنِيِّ قَالَ: اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْشَدْتُهٗ

يَا مُلِكَ النَّاسِ وَدَيَّانَ الْعَرَبِ ... اِنِّيْ لَقِيْتُ ذِرْبَةً مِنَ الذِّرَبِ

غَدَوْتُ اَبْغِيْهَا الطَّعَامَ فِيْ رَجَبِ ... فَخَلَّفَتْنِيْ بِنِزَاعٍ وَحَرَبِ

اَخْلَفَتِ الْعَهْدَ وَلَطَّتْ بِالذَّنَبِ ... وَهُنَّ شَرٌّ غَالِبٌ لِمَنْ غَلَبِ

فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَمَثَّلُهَا وَيَقُوْلُ: وَهُنَّ شَرٌّ غَالِبٌ لِمَنْ غَلَبِ (مسند احمد: 6885، مسند ابی یعلیٰ: 6865)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اعشیٰ مازنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے یہ شعر پڑھے:

اے تمام لوگوں کے مالک اور عرب کے داتا، میں زبان دراز عورتوں میں سے ایک عورت سے ملا، میں اس سے شرما کر کھانا طلب کرنے لگا، وہ اس کے جواب میں نزاع اور لڑائی سے پیش آئی، اس نے وعدہ خلافی کی اور دُم دبا کر بھاگ گئی، یہ ایسا شر ہیں جو غالب پر بھی غالب ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دہرانے لگے اور فرمانے لگے: یہ ایسا شر ہیں جو غالب پر بھی غالب ہے۔

(82)۔ وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ، اِذَا خَطَبَ قَامَ فَاَطَالَ الْقِيَامَ فَكَانَ يَشُقُّ عَلَيْهِ قِيَامُهٗ فَاُتِيَ بِجِذْعِ نَخْلَةٍ فَحُفِرَ لَهٗ وَاُقِيْمَ اِلٰى جَنْبِهٖ قَائِمًا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا خَطَبَ فَطَالَ الْقِيَامُ عَلَيْهِ اِسْتَنَدَ اِلَيْهِ فَاَتَّكَاَ عَلَيْهِ فَبَصُرَ بِهٖ رَجُلٌ كَانَ وَرَدَ الْمَدِيْنَةَ فَرَاٰهُ قَائِمًا اِلٰى جَنْبِ ذٰلِكَ الْجِذْعِ فَقَالَ لِمَنْ يَّلِيْهِ مِنَ النَّاسِ: لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ مُحَمَّدًا يَحْمَدُنِيْ فِيْ شَيْءٍ يَرْفُقُ بِهٖ لَصَنَعْتُ لَهٗ مَجْلِسًا يَقُوْمُ عَلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ جَلَسَ مَا شَاءَ، وَاِنْ شَاءَ قَامَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِيْتُوْنِيْ بِهٖ فَاَتَوْهُ بِهٖ فَاَمَرَ اَنْ يَّصْنَعَ لَهٗ هٰذِهِ الْمَرَاقِيَ الثَّلَاثَ اَوِ الْاَرْبَعَ هِيَ الْاٰنَ فِيْ مِنْبَرِ الْمَدِيْنَةِ فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ رَاحَةً فَلَمَّا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ الْجِذْعَ وَعَمَدَ اِلٰى هٰذِهِ الَّتِيْ صُنِعَتْ لَهٗ جَزَعَ الْجِذْعُ فَحَنَّ كَمَا تَحِنُّ النَّاقَةُ حِيْنَ فَارَقَهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَزَعَمَ ابْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ اَبِيْهِ

اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِيْنَ سَمِعَ حَنِيْنَ الْجِذْعِ رَجَعَ اِلَيْهِ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهِ وَقَالَ : اِخْتَرْ اَنْ اَغْرِسَكَ فِي الْمَكَانِ الَّذِيْ كُنْتَ فِيْهِ فَتَكُوْنَ كَمَا كُنْتَ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ اَغْرِسَكَ فِي الْجَنَّةِ فَتَشْرَبَ مِنْ اَنْهَارِهَا وَعُيُوْنِهَا فَيُحْسَنَ نَبْتُكَ وَتُثْمِرَ فَيَأْكُلَ اَوْلِيَآءُ اللهِ مِنْ ثَمَرَتِكَ وَنَخْلِكَ فَعَلْتُ ، فَزَعَمَ اَنَّهٗ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ لَهٗ :نَعَمْ ، فَعَلْتُ، مَرَّتَيْنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: اِخْتَارَ اَنْ اَغْرِسَهٗ فِي الْجَنَّةِ (سنن الدارمی:32)۔صحیح و اصلہ فی البخاری: 5900

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب خطاب فرماتے تو دیر تک کھڑے رہتے۔آپ کا کھڑے رہنا آپ پر مشکل گزرتا تو کھجور کا ایک تنا لایا گیا، اس کے لیے گڑھا کھودا گیا اور اسے نبی کریم ﷺ کے پہلو میں گاڑ دیا گیا۔تو نبی کریم ﷺ جب خطبہ ارشاد فرماتے اور قیام لمبا ہو جاتا تو آپ اسکے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے۔مدینہ شریف میں آنے والے ایک شخص نے آپ کو اس تنے کے پہلو میں کھڑے دیکھا تو اپنے ساتھ والے صحابی سے کہنے لگا: اگر مجھے یقین ہو جائے کہ محمد (ﷺ) اپنی سہولت کی چیز ملنے پر میری حوصلہ افزائی فرمائیں گے تو میں آپ کے لیے ایک منبر تیار کروں جس پر آپ کھڑے ہوں، اگر چاہیں تو بیٹھ جائیں اور جتنا چاہیں کھڑے رہیں۔یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچ گئی۔فرمایا: اسے میرے پاس لے آؤ۔صحابہ اس آدمی کو آپ (علیہ السلام) کے پاس لے آئے، آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ آپ کے لیے تین یا چار سیڑھیاں بنائے جو آج بھی مدینہ منورہ کے منبر میں ہیں۔نبی کریم ﷺ نے اس میں راحت محسوس فرمائی۔جب نبی کریم ﷺ نے اس تنے کو چھوڑا اور اس نئی صنعت کی طرف ارادہ فرمایا تو وہ تنا فریاد کر اٹھا، اور اس طرح رویا جس طرح اونٹنی اپنا بچہ بچھڑ جانے پر روتی ہے۔حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے تنے کی فریاد سنی تو آپ اسکی طرف پلٹے اور اپنا ہاتھ مبارک اسکے اوپر رکھ دیا اور فرمایا: اختیار کرلو، اگر چاہو تو میں تمہیں اسی جگہ پر دوبارہ اگا دوں جس جگہ تم پہلے تھے اور تم اسی طرح ہو جاؤ جیسے تم پہلے تھے اور اگر چاہو تو میں تمہیں جنت میں اگا دوں اور تم اسکی نہروں اور چشموں کا پانی پیو اور تمہاری پرورش اچھی ہو اور تجھ پر پھل لگے اور اللہ کے ولی تمہارے پھل اور کھجوریں کھایا کریں۔حضرت بریدہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس سے فرماتے ہوئے سنا: ہاں میں کرتا ہوں، ہاں میں کرتا ہوں (دو مرتبہ)۔انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو فرمایا: اس نے پسند کیا ہے کہ میں اسے جنت میں اگاؤں۔

(83)۔وَعَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبِ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاَتَيْتُهٗ بِوَضُوْئِهٖ وَحَاجَتِهٖ فَقَالَ لِيْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْئَلُكَ مُرَافَقَتَكَ فِي الْجَنَّةِ قَالَ اَوَغَيْرَ ذٰلِكَ قُلْتُ هُوَ ذَاكَ قَالَ فَاَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ (مسلم: 1094، ابوداؤد:1320)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات کو رہا کرتا تھا۔ایک مرتبہ میں نے وضو اور حاجت کے لیے پانی پیش کیا۔آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: مانگ۔میں نے عرض کیا میں آپ سے جنت میں آپکی سنگت مانگتا ہوں۔فرمایا: اس کے علاوہ بھی کوئی حاجت ہے؟ میں نے عرض کیا یہی ہے۔فرمایا: زیادہ سجدوں کے ذریعے اپنے نفس کے خلاف میری مدد کر۔

(84)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَآاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا ، فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَارَسُوْلَ اللهِ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا ، فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ

www.islamthewordreligion.com

لَوَجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ، ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِم وَاِختِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَآءِ هِمْ ، فَاِذَا اَمَرتُكُمْ بِشَيءٍ فَأْتُوا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُم عَنْ شَيءٍ فَدَعُوْهُ (مسلم:3257،نسائی:2619)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا: اور فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے لہٰذا حج کرو۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہر سال حج فرض ہے، آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ اُس آدمی نے تین بار یہی سوال کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کہہ دوں ہاں، تو ہر سال واجب ہو جائے اور تم میں اس کی طاقت نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا: جب میں تمہیں آزاد چھوڑ دوں تو مجھے نہ چھیڑا کرو، تم سے پہلے والے لوگ اپنے انبیاء پر کثرت سے سوال کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے، جب تمہیں کسی کام کا حکم دوں تو اپنی طاقت کے مطابق بجالایا کرو اور جب کسی چیز سے منع کر دوں تو اُسے چھوڑ دیا کرو۔

(85)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ فَضَالَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَكَانَ فِيْمَا عَلَّمَنِيْ وَ حَافِظْ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ، قَالَ قُلْتُ اِنَّ هٰذِهٖ سَاعَاتٌ لِيْ فِيْهَا اَشْغَالٌ ، فَمُرْنِيْ بِاَمْرٍ جَامِعٍ اِذَا اَنَا فَعَلْتُهٗ اَجْزَأَ عَنِّيْ ، فَقَالَ حَافِظْ عَلَى الْعَصْرَيْنِ وَ مَا كَانَتْ مِنْ لُغَتِنَا ، فَقُلْتُ وَمَا الْعَصْرَانِ ؟ فَقَالَ صَلٰوةٌ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ صَلٰوةٌ قَبْلَ غُرُوْبِهَا (ابوداؤد:428)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن فضالہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے علم سکھایا۔ جو کچھ آپ نے مجھے تعلیم دی اُس میں یہ بھی تھا کہ پانچ نمازوں کی پابندی کرو۔ میں نے عرض کیا یہ وقت میری مصروفیات کا ہے، مجھے ایسا جامع حکم دیجیے کہ میں اُس پر عمل کروں تو کافی ہو جائے۔ فرمایا: عصر کی دو نمازوں کی پابندی کرو، عصرین یعنی عصر کی دو نمازوں کا لفظ ہماری لُغت میں نہیں تھا۔ میں نے عرض کیا عصرین سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: سورج نکلنے سے پہلے کی نماز اور سورج ڈوبنے سے پہلے کی نماز۔

(86)۔وَعَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ ، عَنْ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يُصَلِّيْ اِلَّا صَلَاتَيْنِ ، فَقَبِلَ ذٰلِكَ مِنْهُ (مسند احمد:20165)۔صحیح

ترجمہ: حضرت نصر بن عاصم اپنوں میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس شرط پر مسلمان ہوا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھے گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی اس بات کو قبول فرمالیا۔

شرح

نبی کریم ﷺ کے خداداد اختیارات کا مطلق انکار کوئی بھی نہیں کرتا، البتہ ان اختیارات کی بے پناہ وسعت بھی واضح دلائل سے ثابت ہے، ورنہ آپ ﷺ حضرت ربیعہ کو کبھی نہ فرماتے کہ مانگ۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ شریعت پر عمل ہر حال میں ضروری ہے، اسی لیے حضرت ربیعہ کو زیادہ سے زیادہ نوافل پڑھنے کا حکم دیا۔ دو نمازیں پڑھنے کی اجازت دینا صرف انہی کے ساتھ خاص ہے جنہیں یہ اجازت دی گئی تھی۔

www.islamicworldreligion.com

لَا تَفْسُدُ الصَّلٰوةُ بِالْاِلْتِفَاتِ اِلَيْهِ ﷺ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف متوجہ ہونے سے نماز نہیں ٹوٹتی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (الانفال:24)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر فوراً حاضر ہو جاؤ، جب تمہیں رسول اس چیز کی طرف بلائیں جو تمہیں زندہ کر دے گی۔

(87)۔عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّيْ فَمَرَّ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَانِيْ ، فَلَمْ آتِهٖ حَتّٰى صَلَّيْتُ ثُمَّ أَتَيْتُهٗ، فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَ؟ أَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ:يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ (الأنفال:24)(بخاری:4474، 4647، ابوداود:1458، نسائی:912، ابن ماجۃ:3785)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو آپ نے مجھے بلایا، سو میں نہیں گیا حتیٰ کہ میں نے نماز مکمل کی، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ نے فرمایا: تمہیں کس چیز نے میرے پاس آنے سے روکا؟ کیا اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ: اللہ اور اس کا رسول جب تمہیں بلائیں تو تم چلے آؤ (الانفال: ۲۴)۔

(88)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ تَبِعَ النَّبِيَّ ﷺ وَخَدَمَهٗ وَصَحِبَهٗ، اَنَّ اَبَابَكْرٍ كَانَ يُصَلِّيْ لَهُمْ فِيْ وَجْعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ ، حَتّٰى اِذَا كَانَ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَهُمْ صُفُوْفٌ فِي الصَّلٰوةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ اِلَيْنَا وَهُوَ قَآئِمٌ ، كَاَنَّ وَجْهَهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا اَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَظَنَّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاَشَارَ اِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ اَنْ اَتِمُّوْا صَلٰوتَكُمْ وَاَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهٖ ذٰلِكَ (بخاری:680، مسلم:944)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری، خدمت اور صحبت میں رہا کرتے تھے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی، اُن دنوں میں ابوبکر لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے حتیٰ کہ جب سوموار کا دن آ گیا اور لوگ نماز میں صفیں بنائے کھڑے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجرہ مبارک کا پردہ اُٹھایا اور کھڑے ہو کر ہمیں دیکھنے لگے، ایسے لگتا تھا کہ آپ کا چہرہ قرآن کا ورق ہے۔ پھر آپ اتنا زیادہ مسکرائے کہ ہنسنے کے قریب پہنچ گئے، ہمیں خیال آنے لگا کہ کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے کی خوشی سے ہم نمازیں نہ توڑ بیٹھیں۔ ابوبکر اپنی ایڑیوں کے بل پیچھے ہٹے تاکہ صف میں شامل ہو جائیں، انہوں نے سمجھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے لیے نکل رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ نماز مکمل کرو اور پردہ لٹکا دیا۔ اُسی دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہو گیا۔

(89)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ اِلٰى بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ وَ حَانَتِ الصَّلٰوةُ، فَجَآءَ الْمُؤَذِّنُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، فَقَالَ اَتُصَلِّيْ لِلنَّاسِ فَاُقِيْمُ ؟ قَالَ نَعَمْ، فَصَلّٰى

اَبُو بَكْرٍ، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَ كَانَ اَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا اَكْثَرَ النَّاسُ مِنَ التَّصْفِيْقِ اِلْتَفَتَ اَبُو بَكْرٍ فَرَأٰى رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ اُمْكُثْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ اَبُو بَكْرٍ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللهَ عَلٰى مَا اَمَرَهٗ بِهٖ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَ تَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَثْبُتَ اِذْ اَمَرْتُكَ ؟ فَقَالَ اَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا لِيْ رَاَيْتُكُمْ اَكْثَرْتُمْ مِنَ التَّصْفِيْحِ، مَنْ نَابَهٗ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهٖ فَلْيُسَبِّحْ فَاِنَّهٗ اِذَا سَبَّحَ اُلْتُفِتَ اِلَيْهِ وَ اِنَّمَا التَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ (بخاری:684،مسلم:949،نسائی:793،ابوداؤد:940)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بنی عمرو ابن عوف کی آپس میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے اور نماز کا وقت آ گیا۔ مؤذن ابوبکر صدیق کے پاس آیا اور کہنے لگا کیا آپ نماز پڑھائیں گے میں اقامت پڑھوں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ ابوبکر نے نماز پڑھائی۔ لوگ نماز میں تھے کہ اتنے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ بڑھ کر صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارا (یعنی امام کو متوجہ کرنے کے لیے الٹے ہاتھ پر سیدھا ہاتھ مارا)۔ مگر ابوبکر اپنی نماز میں مگن تھے۔ جب لوگوں نے کثرت سے ہاتھ مارے تو ابوبکر متوجہ ہو گئے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنکی طرف اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم پر ابوبکر نے ہاتھ اُٹھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔ پھر آپ پیچھے ہٹے حتیٰ کہ صف کے برابر آ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا اور فرمایا: اے ابوبکر میرے حکم کے باوجود آپ کو اپنی جگہ پر کھڑے رہنے سے کس نے روکا؟ ابوبکر نے عرض کیا ابوقحافہ کے بیٹے کی یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے کھڑا ہو کر نماز پڑھائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم لوگوں کو کثرت سے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوئے دیکھا ہے، ایسا کیوں ہوا؟ نماز میں اگر کسی کو کوئی معاملہ پیش آ جائے تو اُسے سبحان اللہ کہنا چاہیے۔ جب کوئی سبحان اللہ کہے گا تو اُس کی طرف توجہ کی جائے گی۔ تالی بجانے کا طریقہ عورتوں کے لیے ہے۔

اَلْاَنْبِيَاءُ اَحْيَاءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ كَحَيَاتِهِمْ فِي الدُّنْيَا

انبیاء اپنی قبروں میں اس طرح زندہ ہیں جس طرح دنیا میں زندہ تھے

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ (البقرۃ:154)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔

(90)۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ يَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ ؟ قَالَ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى

www.islamtheworldreligion.com

مِثْلَهُ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (ابن ماجة: 1637، ابن ماجة: 1085، ابوداؤد: 1047، نسائی: 1374، مستدرك حاكم: 8859)۔ صَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَالذَّهْبِيُّ وَقَالَ عَلِيٌّ الْقَارِيُّ اِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو، اس درود پر گواہی دی جاتی ہے، فرشتے اِسکی گواہی دیتے ہیں، تم میں سے کوئی ایک شخص جب بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ اُسی وقت مجھ پر پیش ہونا شروع ہوجاتا ہے حتیٰ کہ وہ درود سے فارغ ہوجاتا ہے۔ حضرت ابودرداء فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا آپ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: اللہ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ نبیوں کے جسم کھائے، لہٰذا اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، اُسے رزق دیا جاتا ہے۔

(91)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلْاَنْبِيَآءُ اَحْيَآءٌ فِيْ قُبُوْرِهِمْ يُصَلُّوْنَ (مسند ابی یعلیٰ: 3425، مجمع الزوائد: 13812)۔ صحيح، قال الهيثمي رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔

(92)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى وَهُوَ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ فِيْ قَبْرِهٖ (مسلم: 6157، 6158، نسائی: 1631، المعجم الاوسط للطبرانی: 7806، مسند ابی یعلیٰ: 3325، صحیح ابن حبان: 50، مسند احمد: 12217)۔ صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں موسیٰ کی قبر کے پاس سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جس رات مجھے معراج کرائی گئی میں سُرخ ٹیلے کے پاس موسیٰ کی قبر پر سے گزرا تو وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے تھے۔

شرح

تمام انبیاء علیہم السلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قانونِ قدرت کے مطابق ایک بار وفات کا طاری ہونا قطعی ہے، لیکن اس کے بعد انہیں حیاتِ جاودانی حاصل ہے۔ علماءِ کرام نے شہداء کی حیات سے بھی انبیاء علیہم السلام کی حیات پر استدلال کیا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کی حیات اور مرزوقیت شہداء سے اکمل واقویٰ ہے۔ نیز جب عام لوگوں کے لیے عذاب وثوابِ قبر ثابت ہے، تو پھر اس سے انبیاء علیہم السلام کی حیات فی القبور اور انہیں نعمت ہائے خداوندی کے حصول پر استدلال بالکل آسان ہے۔

نَبِيُّنَا حَيٌّ وَحَاضِرٌ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَاظِرٌ اِلٰى جَمِيْعِ الْخَلَائِقِ كَكَفِّ يَدٍ

ہمارے نبی زندہ ہیں اور اپنی قبر انور میں حاضر ہیں اور ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح تمام مخلوقات کو دیکھ رہے ہیں

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ (الانبياء: 107)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

وَقَالَ: وَلَو اَنَّهُم اِذ ظَّلَمُوٓا اَنفُسَهُم جَآءُ وکَ فَاستَغفَرُوا اللهَ وَاستَغفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيمًا (النساء:64)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے کہ: جب یہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو آپ کے پاس آ جائیں اور اللہ سے معافی مانگیں اور رسول بھی اِنکے لیے معافی مانگے تو اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

وَ قَالَ: اِنَّا اَرسَلنٰکَ شَاهِدًا (الاحزاب: 45)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: ہم نے آپ کو شاہد (بنا کر) بھیجا ہے۔

(93)۔ مَرَّ الْحَدِيثُ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ، وَالْاَنْبِيَآءُ اَحْيَآءٌ فِي قُبُورِهِمْ۔

پچھلی فصل میں حدیثیں گزر چکی ہیں کہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اور اُسے رزق دیا جاتا ہے اور یہ کہ انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

(94)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَاَيْتُ رَبِّيْ فِيْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ، قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاءُ الْاَعْلٰى؟ قُلْتُ اَنْتَ اَعْلَمُ، قَالَ فَوَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ، فَوَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَيَّ، فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، وَتَلَا وَ كَذٰلِكَ نُرِيْ اِبْرَاهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ رَوَاهُ الدَّارِمِي وَرَوٰى اَحْمَدُ وَالتِّرْمَذِي عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَتَجَلّٰى لِي كُلُّ شَيْءٍ (سنن الدارمی:2153،مسند احمد:3483،ترمذی:3234،3235،مسند ابی یعلیٰ:2611)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب کو خوبصورت ترین صورت میں دیکھا، اللہ نے فرمایا: اوپر والا طبقہ کس کے بارے میں جھگڑ رہا ہے؟ میں نے عرض کیا تو بہتر جانتا ہے، فرمایا: پھر اللہ نے اپنا دستِ قدرت میرے دو کندھوں کے درمیان رکھا، میں نے اُس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، جو کچھ آسمانوں اور زمین میں تھا میں نے سب کچھ جان لیا، اور آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: اس طرح ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی بادشاہی دکھاتے ہیں تاکہ وہ یقین والوں میں سے ہو جائے۔ حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ مجھ پر ہر چیز روشن ہو گئی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی ایک سند حسن اور دوسری صحیح ہے اور میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا یہ حدیث صحیح ہے۔

(95)۔ وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ حَتّٰى رَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاُعْطَانِيَ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ (مسلم:7258،ابو داؤد:4252،ترمذی:2176،ابن ماجۃ:3952)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے میرے لیے زمین سکیڑ دی حتیٰ کہ میں نے اُس کے مشارق اور مغارب دیکھ لیے اور اللہ نے مجھے دو خزانے عطا فرمائے، ایک سُرخ اور دوسرا سفید۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

اس حدیث کی تائید کے طور پر یہ حدیث پیش کرنا مناسب ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللهَ رَفَعَ لِيَ الدُّنْيَا فَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهَا وَإِلَى مَا هُوَ كَائِنٌ فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَمَا أَنْظُرُ إِلَى كَفِّي هٰذِهِ، جَيَلَانٌ مِنَ اللهِ جَلَّاهُ لِنَبِيِّهِ كَمَا جَلَا لِلنَّبِيِّينَ قَبْلَهُ یعنی بے شک اللہ نے میرے لیے زمین سامنے کر دی اور میں اس کی طرف اور قیامت کے دن تک جو کچھ ہونے والا ہے دیکھ رہا ہوں، جیسا کہ میں اپنی اس ہتھیلی کی طرف دیکھ رہا ہوں، یہ اللہ کی طرف سے اپنے نبی کی جلالتِ شان ہے جیسا کہ اس سے پہلے نبیوں کو جلالت بخشی (الفتن: ۲، مجمع الزوائد: ۱۴۰۶۷)۔ضعیف

(96)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم : إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى عَنْهُ اَصْحَابُهٗ اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ لِمُحَمَّدٍ (بخاری: 1374، مسلم: 7216، نسائی: 2050، ابو داؤد: 4752)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندے کو اُس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اُس کے احباب واپس لوٹتے ہیں تو وہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اُس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، وہ اُسے بٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تو اِس مرد محمد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔

شرح

حضرت زید بن خارجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی وفات کے بعد یہ گفتگو کی تھی: هٰذَا أَحْمَدُ رَسُوْلُ اللهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ یعنی یہ احمد ہیں اللہ کے رسول، یا رسول اللہ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات (دلائل النبوۃ: ۲۳۰۱) صحیح۔ یہ مکمل حدیث معجزات کے ضمن میں آگے آ رہی ہے۔

(97)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِيْنَ يُبَلِّغُوْنِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُحَدِّثُوْنَ وَنُحَدِّثُ لَكُمْ، وَوَفَاتِي خَيْرٌ لَّكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ، فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُ اللهَ عَلَيْهِ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ شَرٍّ اسْتَغْفَرْتُ اللهَ لَكُمْ، وَهٰذَا الْحَدِيْثُ آخِرُهٗ لَا نَعْلَمُهٗ يُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللهِ إِلَّا مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ (مسند البزار: 1984، مجمع الزوائد: 14250، الجامع الصغیر: 3771)۔ قال الهیثمی رجاله رجال الصحیح۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: بے شک اللہ کے کچھ فرشتے ہیں جو سیر کرتے رہتے ہیں، میری امت کی طرف سے مجھ تک سلام پہنچاتے ہیں اور ابن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

www.sallmtheworldreligion.com

میری حیات تمہارے لیے بہتر ہے، تم ہم سے بات کرتے ہو اور ہم تم سے بات کرتے ہیں اور میری وفات تمہارے لیے بہتر ہے، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کیے جاتے رہیں گے، میں جو بھلائی دیکھوں گا اس پر اللہ کا شکر ادا کروں گا، اور میں جو شر دیکھوں گا اس پر تمہارے لیے اللہ سے استغفار کروں گا۔

شرح

جس طرح آسمان کا سورج اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر ہے لیکن اپنی روشنی اور نورانیت زمین پر پھیلا رہا ہے، آفتابِ نبوت بھی اپنے جسمِ اطہر کے ساتھ گنبدِ خضریٰ میں جلوہ گر ہو کر نورِ نبوت کے ساتھ پوری دنیا کو فیض یاب کر رہا ہے۔ نیز پوری دنیا آپ کے سامنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح سمٹی ہوئی ہے، امت کے اعمال آپ کے سامنے پیش بھی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر احادیث گزر چکی ہیں۔

صوفیاء کی تحقیقات اور ان کے تجربات سے واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ جہاں چاہیں آج بھی تشریف لے جا سکتے ہیں اور ایک وقت میں متعدد مقامات پر موجود ہونا آپ ﷺ کے لیے کچھ مشکل نہیں۔

فِي نِدَآءِ يَارَسُوْلَ اللهِ (ﷺ)

یارسول اللہ (ﷺ) پکارنے کا جواز

(98)۔ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه، فِيْ قِصَّةِ الْهِجْرَةِ، قَالَ، فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ لَيْلًا فَتَنَازَعُوا اَيُّهُمْ يَنْزِلُ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ اَنْزِلُ عَلٰى بَنِي النَّجَّارِ اَخْوَالِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اُكْرِمُهُمْ بِذٰلِكَ، فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ، يُنَادُوْنَ، يَامُحَمَّدُ يَارَسُوْلَ اللهِ، يَامُحَمَّدُ يَارَسُوْلَ اللهِ (مسلم:7522)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہجرت کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم مدینہ منورہ میں رات کے وقت پہنچے۔ لوگوں میں بحث ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کس کے مہمان بنیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں عبدالمطلب کے ننہیال بنی نجار کا مہمان بنوں گا اور اُنہیں اس کے ذریعے احترام دوں گا۔ مرد اور عورتیں مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور نوجوان اور خادم راستوں میں پھیل گئے، وہ نعرے لگا رہے تھے یا محمد یا رسول اللہ، یا محمد یا رسول اللہ۔

(99)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْه اَنَّ رَجُلًا ضَرِيْرَ الْبَصَرِ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ ادْعُ اللهَ اَنْ يُعَافِيَنِيْ، قَالَ اِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ وَاِنْ شِئْتَ صَبَرْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ، قَالَ فَادْعُهُ، قَالَ فَاَمَرَاَنْ يَّتَوَضَّأَ فَيُحْسِنَ وُضُوْئَهٗ وَيَدْعُوْ بِهٰذَا الدُّعَآءِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ، يَامُحَمَّدُ اِنِّيْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ، اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ (ترمذی:3578، ابن ماجة:1385، السنن الکبریٰ للنسائی:10495)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے ٹھیک کردے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چاہو تو میں دعا کروں اور اگر چاہو تو صبر کرو وہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ اُس نے کہا آپ دعا فرمائیں۔ آپ نے اُسے حکم دیا کہ اچھی طرح وضو کرے اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا مانگے اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں، یا نبی اللہ! میں اپنے رب کو آپکا واسطہ دیتا ہوں تا کہ میری یہ حاجت پوری ہو، اے اللہ میرے حق میں حضور کی شفاعت قبول فرما۔

(100)۔وَعَنْهُ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَخْتَلِفُ اِلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّان رَضِيَ اللهُ عَنْه فِي حَاجَةٍ لَهٗ ، فَكَانَ عُثْمَانُ لَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهِ وَلَا يَنْظُرُ فِي حَاجَتِهٖ ، فَلَقِيَ ابْنَ حُنَيْفٍ فَشَكٰى ذٰلِكَ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ ، اِئْتِ الْمِيْضَاةَ فَتَوَضَّأْ ، ثُمَّ ائْتِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قُلْ ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ ، يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ ، فَتُقْضٰى لِيْ حَاجَتِيْ وَ تَذْكُرُ حَاجَتَكَ ، وَرُحْ اِلَيَّ حَتّٰى اَرُوْحَ مَعَكَ ، فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَصَنَعَ مَا قَالَ لَهٗ ، ثُمَّ اَتٰى بَابَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجَاءَ الْبَوَّابُ حَتّٰى اَخَذَ بِيَدِهٖ فَاَدْخَلَهٗ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاَجْلَسَهٗ مَعَهٗ عَلَى الطِّنْفِسَةِ حُنَيْفاً ، فَقَالَ : حَاجَتُكَ ؟ فَذَكَرَ حَاجَتَهٗ وَقَضَاهَا لَهٗ ، ثُمَّ قَالَ لَهٗ : مَا ذَكَرْتَ حَاجَتَكَ حَتّٰى كَانَ السَّاعَةُ ، وَقَالَ : مَا كَانَتْ لَكَ مِنْ حَاجَةٍ فَأْتِنَا (المعجم الصغير للطبرانی المجلد 1 صفحته 183، المعجم الكبير للطبرانی : 8232)۔ قال الطبرانی: صحيح

ترجمہ: انہی (یعنی حضرت عثمان بن حنیف) سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے کام کے لیے بار بار حاضر ہوتا تھا، مگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اُس کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے اور نہ ہی اس کی حاجت روائی کرتے تھے۔ وہ آدمی ابن حنیف رضی اللہ عنہ سے ملا اور اُن سے اِس بات کی شکایت کی۔ عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے اُس سے کہا کہ وضو کی جگہ پر جا اور وضو کر۔ پھر مسجد میں آ کر دو رکعت نماز نفل پڑھ۔ پھر کہہ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیرے نبی محمد نبی رحمت کے وسیلے سے تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں جو رحمت والے نبی ہیں، اے محمد (ﷺ) میں آپ کے ذریعے سے اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں، اے اللہ میری حاجت پوری کردے، اور یہاں اپنی حاجت کا ذکر کرو۔ اور آجاؤ حتیٰ کہ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں۔ وہ آدمی چلا گیا اور انہوں نے جو کچھ اسے کہا تھا اس نے وہی کیا۔ پھر حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے دروازے پر گیا تو دربان آ گیا یہاں تک کہ اس نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا دیا۔ انہوں نے اسے بڑے احترام کے ساتھ اپنے پاس چٹائی پر بٹھا لیا۔ اور فرمایا آپ کی حاجت کیا ہے؟ انہوں نے اپنی حاجت بیان کی اور انہوں نے وہ پوری کر دی۔ پھر اسے فرمایا تم نے اپنی حاجت دیر سے بتائی حتیٰ کہ یہ وقت آ گیا؟ اور فرمایا (آئندہ بھی) جو تمہاری حاجت ہوا کرے تو ہمارے پاس آ جایا کرو۔

(101)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ خَدَرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ ، اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ ، يَزُلْ عَنْكَ ، فَصَاحَ يَا مُحَمَّدَاهُ فَانْتَشَرَتْ رَوَاهُ الْبُخَارِي فِي الْاَدَبِ الْمُفْرَدِ وَعِيَاض فِي الشِّفَاء (الادب المفرد

حدیث رقم:993، الشفاء المجلد2 صفحته 18)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن سعد فرماتے ہیں کہ ابن عمر کا پاؤں سُن ہوگیا۔ اُن سے کسی آدمی نے کہا کہ اپنے سب سے پیارے کو یاد کر تیری تکلیف دور ہوجائے گی۔ انہوں نے زور سے پکارا یا محمد، اسی وقت پاؤں ٹھیک ہوگیا۔

شرح

جنگِ یمامہ میں صحابہ کرام کا شعار یَا مُحَمَّدَاہُ تھا (البدایہ والنہایہ جلد ٦ صفحہ ٣٢١)، فتوح الشام میں صحابہ کرام علیہم الرضوان کا شعار یہ تھا: یَا مُحَمَّدُ یَا مَنْصُورُ اَجِبْ اَجِبْ (فتوح الشام صفحہ ١٤٩)۔ یہ پکارنا اسم گرامی کے صفاتی معنی کے لحاظ سے ہے۔ علاوہ ازیں صحیح احادیث اوپر بیان ہوچکی ہیں۔

فَصْلٌ فِیْ جَوَازِ التَّوَسُّلِ وَالْاِسْتِمْدَادِ

وسیلہ پکڑنے اور مدد مانگنے کا جواز

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ (المائدۃ:35)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ تک وسیلہ تلاش کرو۔

وَقَالَ: یَبْتَغُوْنَ اِلٰی رَبِّہِمُ الْوَسِیْلَۃَ (الاسراء:57)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: وہ اپنے اللہ تک وسیلہ تلاش کرتے ہیں۔

وَقَالَ: وَکَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ کَفَرُوْا (البقرۃ:89)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: یہ لوگ اس سے پہلے کافروں کے خلاف اس کے وسیلے سے فتح حاصل کیا کرتے تھے۔

(102)۔عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ اِذَا قَحَطُوْا اسْتَسْقٰی بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْکَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ فَیُسْقَوْنَ (بخاری:1010، صحیح ابن حبان:2861، المعجم الاوسط للطبرانی:2437)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب قحط پڑتا تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ، حضرت عباس بن عبدالمطلب کے وسیلے سے بارش مانگا کرتے تھے، آپ کہا کرتے تھے کہ اے اللہ ہم تجھ سے اپنے نبی کے وسیلے سے دعا مانگا کرتے تھے اور بارش ہوجاتی تھی، اور ہم اپنے نبی کے چچا کے وسیلے سے بارش مانگ رہے ہیں، ہم پر بارش فرما۔ اس طرح بارش ہوجاتی تھی۔

(103)۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: مَا خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَیْتِہٖ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْکَ وَ بِحَقِّ مَمْشَایَ ھٰذَا اِلَیْکَ فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ بَطَراً وَلَا اَشَراً وَ لَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَۃً وَاِنَّمَا خَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سُخْطِکَ وَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِکَ اَسْأَلُکَ اَنْ تُنْقِذَنِیْ

www.islamicworldreligion.com

مِنَ النَّارِ وَ اَنْ تَغْفِرَ لِی ذُنُوبِی فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ اِلَّا وَکَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یَسْتَغْفِرُوْنَ لَهٗ وَ اَقْبَلَ اللّٰهُ عَلَیْهِ بِوَجْهِهٖ حَتّٰی یَقْضِیَ صَلَاتَهٗ (ابن ماجة: 778، مسند احمد: 11099)۔ وَقَالَ النَّوَوِیُّ وَالْعِرَاقِیُّ صَحِیْحٌ، وقال مُخَرِّج المسند: حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جب بھی کوئی آدمی اپنے گھر سے نماز کے لیے نکلتا ہے اور یہ دعا مانگتا ہے کہ اے اللہ سوال کرنے والوں کا جو تجھ پر حق ہے میں تجھ سے اس کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، اور میرے اس تیری طرف چلنے کا جو تجھ پر حق ہے، اس کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں، بلاشبہ میں متکبر اور شریر بن کر نہیں نکلا اور نہ ہی لوگوں کو دکھانے اور سنانے کے لیے نکلا ہوں بلکہ تیری ناراضگی سے بچنے اور رضا کو حاصل کرنے کے لیے نکلا ہوں۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے جہنم سے بچالے اور میرے گناہوں کو معاف کردے، تیرے سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا۔ یہ دعا مانگنے والے پر ستر ہزار فرشتے مقرر کردیے جاتے ہیں جو اس کے لیے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہوجاتا ہے حتیٰ کہ وہ اپنی دعا سے فارغ ہوجائے۔

(104)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا مَاتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ اَسَدِ ابْنِ هَاشِمٍ اُمُّ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمِّیْ فَاطِمَةَ بِنْتِ اَسَدٍ وَ وَسِّعْ عَلَیْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِیِّكَ وَالْاَنْبِیَآءِ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِیْ (مستدرك حاکم: 4632، المعجم الاوسط للطبرانی: 189، المعجم الکبیر للطبرانی: 20324، ابو نعیم فی الحلیة: 12113 تحت عاصم بن سلیمان الاحول، مجمع الزوائد: 15400)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی والدہ ماجدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی: اے میرے اللہ میری ماں فاطمہ بنت اسد کو معاف کردے اور اپنے نبی کے صدقے اور مجھ سے پہلے انبیاء کے صدقے اس پر اس کی قبر کو وسیع کردے۔

(105)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰی یَأْتِیَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَیْسَ فِیْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَ قَالَ اِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُوْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ حَتّٰی یَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْاُذُنِ فَبَیْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِسْتَغَاثُوْا بِاٰدَمَ ثُمَّ بِمُوْسٰی ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ (بخاری: 1474، مسلم: 2398، سنن النسائی: 2585)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایک آدمی جس کے چہرے پر گوشت کی ایک بوٹی بھی نہیں ہوگی، لوگوں سے سوال کرتا رہے گا، فرمایا: قیامت کے دن سورج اتنا قریب ہوگا کہ پسینے کا سیلاب آدھے کان تک پہنچ جائے گا۔ ایسے حالات میں لوگ آدم سے مدد مانگیں گے پھر موسیٰ سے مدد مانگیں گے پھر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مدد مانگیں گے۔

شرح

حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: لَمَّا اَصَابَ آدَمُ الْخَطِیْئَةَ رَفَعَ رَأْسَهٗ فَقَالَ رَبِّ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ اَنْ غَفَرْتَ لِیْ، فَاَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلَیْهِ وَمَا مُحَمَّدٌ وَ مَنْ

www.islamicworldreligion.com

مُحَمَّدٌ؟ فَقَالَ رَبِّ إِنَّكَ لَمَّا أَتْمَمْتَ خَلْقِي، رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ فَإِذَا عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُ أَكْرَمُ خَلْقِكَ عَلَيْكَ إِذْ قَرَنْتَ إِسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ، قَالَ نَعَمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكَ وَ هُوَ آخِرُ الْأَنْبِيَآءِ مِن ذُرِّيَّتِكَ وَلَوْلَاهُ مَا خَلَقْتُكَ یعنی جب آدم سے لغزش ہوگئی تو انہوں نے اپنا سر اٹھایا اور عرض کیا اے میرے رب میں تجھے محمد کا واسطہ دیتا ہوں مجھے بخش دے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی فرمائی کہ کیا محمد اور کون محمد؟ انہوں نے عرض کیا اے میرے رب جب تو نے میری تخلیق کو مکمل فرمایا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا: اس پر لکھا ہوا تھا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ۔ میں سمجھ گیا کہ یہ تیرے نزدیک تیری مخلوق میں سب سے زیادہ عزت والا ہے اسی لیے تو نے اپنے نام کو اسکے نام کیساتھ جوڑا ہے۔ اللہ نے فرمایا ہاں میں نے تجھے بخش دیا۔ وہ تیری اولاد میں سب سے آخری نبی ہے اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا (مستدرک حاکم: ۴۲۸۱، المعجم الاوسط للطبرانی: ۶۵۰۲، الوفا صفحہ ۳۳، الشفاء ۱/ ۱۰۴، المعجم الصغیر للطبرانی ۲/ ۸۲)۔ صَحَّحَهُ الْخَفَاجِيُّ فِي نَسِيمِ الرِّيَاضِ لَعَلَّهُ نَظَرَ فِي تَلَقِّيَةِ بِالْقَبُولِ وَالْحَقُّ أَنَّهُ ضَعِيفٌ۔

(106)۔ وَمَرَّ حَدِيثُ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قُبَيْلَ هٰذَا وَحَدِيثُ الرَّجُلِ الَّذِي كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ إِلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ۔

ترجمہ: حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ والی حدیث تھوڑا پہلے گزر چکی ہے اور اُس آدمی والی حدیث بھی گزر چکی ہے جسے حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ سے کوئی کام تھا۔

(107)۔ وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّهُ قَالَ إِذَا ضَلَّ أَحَدُكُم شَيْئًا أَوْ أَرَادَ عَوْنًا وَ هُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا أَنِيسٌ، فَلْيَقُل يَا عِبَادَ اللهِ أَعِينُونِي، فَإِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا لَا تَرَاهُمْ (المعجم الکبیر للطبرانی: 13737، کتاب الاذکار للنووی حدیث رقم: 628، مجمع الزوائد: 17103، حصن حصین صفحہ 169)۔ اَلْحَدِيثُ صَحِيحٌ، وُثِّقَ رِجَالُهُ

ترجمہ: حضرت عتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کی چیز گم ہو جائے یا وہ مدد مانگنا چاہتا ہو اور وہ کسی ایسی جگہ پر ہو جہاں اس کا کوئی واقف نہیں ہے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے: اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔ بلاشبہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہوتے ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھتے۔

(108)۔ وَعَنْ مَيْمُونَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاتَ عِنْدَهَا لَيْلَتَهَا فَقَامَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فِي مُتَوَضَّئِهِ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، ثَلَاثًا، نُصِرْتَ نُصِرْتَ، ثَلَاثًا فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِي مُتَوَضَّئِكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ، ثَلَاثًا، نُصِرْتَ نُصِرْتَ، ثَلَاثًا، كَأَنَّكَ تُكَلِّمُ إِنْسَانًا، فَهَلْ كَانَ مَعَكَ أَحَدٌ؟ فَقَالَ هٰذَا رَاجِزُ بَنِي كَعْبٍ يَسْتَصْرِخُنِي وَيَزْعَمُ أَنَّ قُرَيْشًا أَعَانَتْ عَلَيْهِمْ بَنِي بَكْرٍ، ثُمَّ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ عَائِشَةَ أَنْ تُجَهِّزَهُ وَلَا تُعْلِمَ أَحَدًا قَالَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُوبَكْرٍ فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ، مَا هٰذَا الْجِهَازُ؟ فَقَالَتْ وَاللهِ مَا أَدْرِي، فَقَالَ وَاللهِ مَا هٰذَا

www.sirat-e-mustaqeem.net

زَمَانُ غَزْوِ بَنِي الْأَصْفَرِ، فَأَيْنَ يُرِيْدُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاللهِ لَا عِلْمَ لِيْ، قَالَتْ فَأَقَمْنَا ثَلَاثاً، ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ بِالنَّاسِ فَسَمِعْتُ رَاجِزَ يُنْشِدُهٗ

يَا رَبِّ اِنِّي نَاشِدٌ مُحَمَّدًا ... حِلْفَ اَبِيْنَا وَاَبِيْهِ الْاَتْلَدَا
اِنَّا وَلَدْنَاكَ وَكُنْتَ وَلَدًا ... ثُمَّ سَالَمْنَا فَلَمْ نَنْزِعْ يَدًا
اِنَّ قُرَيْشًا اَخْلَفُوكَ الْمَوْعِدَا ... وَنَقَضُوا مِيْثَاقَكَ الْمُؤَكَّدَا
وَزَعَمُوا اَن لَّسْتَ تَدْعُوا اَحَدًا ... فَانْصُرْ هَدَاكَ اللهُ نَصْرًا اَيَدَا

اَلْحَدِيْثُ بِطُوْلِهٖ رَوَاهُ الطَّبْرَانِي فِي الصَّغِيْرِ وَرَوَاهُ الْبَزَّارُ وَقَالَ الْقُسْطَلَانِيْ فِي الْمَوَاهِبِ: اِسْنَادُ الْبَزَّارِ حَسَنٌ مَوْصُوْلٌ، وَنَقَلَهُ الْعَسْقَلَانِيْ فِيْ فَتْحِ الْبَارِيْ وَسَكَتَ عَنْهُ وَسُكُوْتُهٗ يُفِيْدُ التَّحْسِيْنَ

(المعجم الصغير للطبرانی المجلد 2 صفحته 73، ابن هشام المجلد 4 صفحته 394، الاستيعاب صفحته 567، الاصابه صفحته 1330 تحت عمرو بن سالم) ۔ كان بنو بكر حليفَ قريش، وبنو كعب حليفَ المسلمين تحت معاهدة الحديبية، و بنو اصفر هم الروم ولم تجتمع قصتهم الى الان

ترجمہ: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کی باری کی رات ان کے پاس گزاری۔ آپ رات کو نماز کی خاطر وضو فرمانے کے لیے اٹھے تو میں نے آپ کو وضو خانے میں یہ فرماتے ہوئے سنا: لبیک لبیک تین مرتبہ۔ تیری مدد ہوئی تیری مدد ہوئی تین مرتبہ۔ جب آپ باہر نکلے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو وضو خانے میں تین مرتبہ لبیک لبیک اور تین مرتبہ تیری مدد ہوئی تیری مدد ہوئی فرماتے ہوئے سنا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے آپ کسی انسان سے بات کر رہے ہوں۔ کیا آپ کے ساتھ کوئی آدمی تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بنی کعب (جو صلح حدیبیہ کے موقع پر معاہدے میں مسلمانوں کے حلیف اور ساتھی قرار پائے تھے) کا ایک آدمی زوردار آواز سے چیخ کر مجھے پکار رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا کہ قریش نے ہمارے خلاف بنی بکر (جو صلح حدیبیہ کے موقع پر قریشِ مکہ کے ساتھی قرار پائے تھے) کی مدد کی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ باہر نکلے اور عائشہ کو حکم فرمایا کہ میری تیاری کرو اور کسی کو مت بتانا۔ وہ فرماتی ہیں کہ عائشہ کے پاس ابو بکر آ گئے اور کہنے لگے اے بیٹی یہ کیسی تیاری ہے۔ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں نہیں جانتی۔ انہوں نے کہا بخدا یہ بنی اصفر (یعنی رومیوں) سے جنگ کا زمانہ نہیں (نبی کریم ﷺ نے جن سے جنگ کی پیشگوئی فرما رکھی ہے) پھر رسول اللہ ﷺ نے کہاں کا ارادہ فرمایا ہی انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم مجھے کچھ علم نہیں۔ فرماتی ہیں کہ پھر تین دن ٹھہرے پھر آپ نے لوگوں کو صبح کی نماز پڑھائی تو میں نے ایک زوردار آواز سے یہ اشعار سنے:

اے میرے رب میں محمد کی شان میں شعر کہتا ہوں جو ہمارے باپ کا حلیف ہے اور اس کا باپ خاندانی مال دار ہے۔ ہم نے تجھے جنم دیا اور تو ہمیں میں پیدا ہوا، پھر ہم نے تیری پرورش کی اور اپنا ہاتھ کبھی نہ کھینچا۔ قریش نے تیرے وعدے کی خلاف ورزی کی ہے اور تیرا مضبوط میثاق توڑ ڈالا ہے وہ کہتے پھرتے ہیں کہ تو کسی کو نہیں للکارے گا، ہماری مدد کر اللہ تجھے زبردست مدد کی توفیق دے۔

(109)۔ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اِعْتَمَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ عُمْرَةٍ اِعْتَمَرَهَا، فَحَلَقَ شَعْرَهٗ،

www.islamicworlddreligion.com

فَاسْتَبَقَ النَّاسُ إِلَى شَعْرِهٖ، فَسَبَقْتُ إِلَى النَّاصِيَةِ فَأَخَذْتُهَا فَجَعَلْتُهَا فِيْ مُقَدَّمَةِ الْقَلَنْسُوَةِ، فَمَا وُجِّهْتُ فِيْ وَجْهٍ إِلَّا فُتِحَ عَلَيَّ (مسند ابی یعلی: 7178، المعجم الکبیر للطبرانی: 3714، مجمع الزوائد: 15882، المستدرك للحاكم: 5378، دلائل النبوة للبيهقي المجلد 6 صفحته 249)۔ وقال الهيثمي رجالهما رجال الصحيح

ترجمہ: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے جو عمرہ کیا تھا، ہم نے بھی وہ عمرہ آپ کے ساتھ کیا۔ آپ ﷺ نے سر مبارک منڈوایا، تو لوگ آپ کے بالوں پر لپک پڑے، میں پیشانی (مبارک کے بال لینے) میں سبقت لے گیا، میں نے انہیں اپنی ٹوپی کے اگلے حصے میں رکھ لیا۔ اس کے بعد میں جس مہم پر بھی بھیجا گیا، مجھے فتح نصیب کی گئی۔

شرح

شارحین نے لکھا ہے کہ سیدنا عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کا وسیلہ پکڑنے میں اہل خیر، صالحین اور نبی کریم ﷺ کے اہل بیت کرام کے ذریعے سے شفاعت طلب کرنے کا جواز ثابت ہے اِسْتِحْبَابُ الْاِسْتِشْفَاعِ بِأَهْلِ الْخَيْرِ الخ (فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۵۷۱، عمدۃ القاری جلد ۶ صفحہ ۱۶)۔

صرف زندہ سے وسیلہ پکڑنے کے جواز اور فوت شدگان سے وسیلہ پکڑنے کے عدم جواز کی تقسیم کسی حدیث یا مضبوط دلیل سے ثابت نہیں، بلکہ انبیاء سابقین کا وسیلہ دینے پر دلائل دستیاب ہیں جیسا کہ اوپر حدیثیں بیان ہو چکی ہیں۔ باقی رہا ایمان اور عمل کا وسیلہ تو اس پر سب کا اتفاق ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ وَأَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ

صحابہ اور اہل بیت علیہم الرضوان کے مناقب کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ الآية (النور: 55)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کیے اُن کے ساتھ اللہ کا وعدہ ہے کہ انہیں زمین میں ضرور برضرور خلافت عطا فرمائے گا۔

وَقَالَ: وَالسّٰبِقُوْنَ الْأَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ (التوبة: 100)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: اور سبقت لے جانے والے پہلے لوگ جو مہاجرین اور انصار ہیں اور جو لوگ اچھے طریقے سے اِن کی تابعداری کرتے رہیں گے اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔

www.islamtheworldreligion.com

وَقَالَ: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح :29)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے: محمد اللہ کے رسول ہیں جولوگ اُنکے ساتھ ہیں وہ کافروں پر بڑے سخت ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔

وَ قَالَ: اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ (الاحزاب :6)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے: نبی مومنوں کی جانوں سے زیادہ ان کے حقدار ہیں اوران کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔

وَقَالَ: يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (الاحزاب:32)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے: اے نبی کی بیویو آپ عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔

وَ قَالَ: اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (الاحزاب :33)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے کہ: اے اہل بیت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ آپ پر سے ہر طرح کا الزام ہٹادے اور آپ کو اس طرح نکھار دے جس طرح نکھارنے کا حق ہے۔

وَ قَالَ تَعَالٰى: وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ (الحجرات:7)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے: اللہ نے تمہارے حق میں کفر، گناہ اور نافرمانی کو ناپسند فرمایا ہے۔

صحابی کی تعریف

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: طُوبٰى لِمَنْ رَآنِيْ وَآمَنَ بِيْ یعنی خوشخبری ہو اسے جس نے مجھے دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا (مسند احمد: ۱۱۶۱۳، صحیح ابن حبان: ۷۳۰)۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: لَا تَسُبُّوا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ، فَلَمَقَامُ أَحَدِهِمْ سَاعَةً خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ أَحَدِكُمْ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً یعنی محمد کے صحابہ کو برا مت کہو، ان میں سے کسی ایک کا ایک لمحہ تمہاری چالیس سالہ عبادت سے بہتر ہے (فضائل صحابہ:20)۔ صحیح

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: صحابہ میں سے جس نے بھی ایک سال یا ایک مہینہ یا ایک دن یا ایک ساعت یا فقط ایک نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ صحابی ہے۔ اسے صحبت کا شرف صحبت کی مقدار کے مطابق حاصل ہے: طویل صحبت، معیت میں سبقت، سماع اور صرف ایک نظر دیکھنا سب صحابیت کو ثابت کرتا ہے (الکفایۃ فی علم الروایۃ صفحہ ۵۰)۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس مسلمان نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار کی یا انہیں دیکھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ہے (صحیح بخاری باب فضائل اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمۃ الباب)۔

امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اس پر اجماع ہے کہ جس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی خواہ ایک لمحہ سہی، یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی دعوت پر ایمان لاتے ہوئے آپ کو دیکھا خواہ ایک مرتبہ

www.islamtheworldreligion.com

سہی، وہ اس شرف کی وجہ سے تمام تابعین سے افضل ہے (رسالۃ الی اہل الثغر صفحہ 302)۔

جس نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا مگر دیگر صحابہ میں سے کسی نے اس کی تردید نہیں کی تو اس کا صحابی ہونا ثابت ہوجائے گا (الکفایۃ صفحہ ۵۱)۔

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: میری تحقیق کے مطابق صحیح ترین بات یہ ہے کہ: جو شخص نبی کریم ﷺ سے آپ پر ایمان لاتے ہوئے ملا، اور اسلام پر ہی اسکی موت ہوئی، وہ صحابی ہے۔ خواہ اس نے طویل عرصہ تک صحبت اختیار کی ہو یا قلیل عرصہ تک، خواہ آپ ﷺ سے کوئی حدیث روایت کی ہو یا نہ کی ہو، خواہ آپ ﷺ کے ساتھ کسی غزوے پر گیا ہو یا نہ گیا ہو، خواہ نبی کریم ﷺ کو ایک نظر دیکھا ہو اور پاس نہ بھی بیٹھا ہو، خواہ نابینا ہونے کی وجہ سے حضور ﷺ کو آنکھوں سے نہ بھی دیکھ سکا ہو، ایسے سب لوگ صحابی ہیں (الاصابہ جلد ۱ صفحہ ۴، ۵)۔

اگر کسی نابالغ نے بھی نبی کریم ﷺ کو ایمان کی حالت میں دیکھا تو اس کا ایمان بھی مقبول ہے اور صحابیت بھی مسلم۔ اسی لیے اہل سنت کے نزدیک حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کی صحابیت ثابت ہے۔

ثانیاً اسی میں نبی کریم ﷺ کی جلالتِ شان ہے، کیا آپ دیکھتے نہیں کہ بعض اولیاء کہتے ہیں کہ جس نے مجھے دیکھا میں اس کی شفاعت کروں گا اور جس نے میرا کھانا کھایا میں اس کی شفاعت کروں گا اور جو میرے دروازے سے گزرا میں اس کی شفاعت کروں گا؟ تو کیا یہ ساری باتیں نبی کریم ﷺ کے بارے میں بدرجہ اَولیٰ درست نہیں ہونی چاہییں؟ علماء لکھتے ہیں: صرف ایک دفعہ دیکھنے کی برکت سے صحابیت کا اعزاز مل جانا نبی کریم ﷺ کی بلند شان کی وجہ سے ہے وَهٰذَا لِشَرَفِ مَنْزِلَةِ النَّبِيِّ ﷺ (مقدمہ ابن الصلاح فی علوم الحدیث صفحہ 293)۔ مزید احادیث دیکھیے:

(110)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْرَاٰى مَنْ رَآنِي (ترمذی:3858)۔ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کسی ایسے مسلمان کو آگ نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا ہو یا مجھے دیکھنے والے کو دیکھا ہو۔ (گویا صرف ایک نظر دیکھنے سے صحابیت ثابت ہوجاتی ہے)۔

(111)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ يَجِيْئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ (بخاری: 2652، مسلم: 6472، ترمذی:3859، ابن ماجۃ:2362)۔ السبقۃ کنایۃ عن سرعۃ الاقدام وحرص الرجل علی الشھادۃ والیمین

ترجمہ: عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: لوگوں میں سے سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر جو اُن سے ملیں گے اور پھر جو اُن سے ملیں گے۔ پھر ایسی قوم آجائے گی کہ اُس کی گواہی قسم سے آگے نکل جائے گی اور قسم گواہی سے آگے نکل جائے گی (یعنی لوگ اِن دو کاموں میں جلدی کریں گے)۔

www.islamtheworldreligion.com

(112)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيَقُوْلُوْنَ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ ، ثُمَّ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ ، فَيُفْتَحُ لَهُمْ ، ثُمَّ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ فَيَغْزُوْ فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَنْ صَاحَبَ مَنْ صَاحَبَ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ (بخاری:2897،مسلم:6467)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگوں کا ایک گروہ جہاد کرے گا تو لوگ اُن سے پوچھیں گے کہ کیا آپ لوگوں میں کوئی ایسا آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر اُنہیں فتح نصیب ہوجائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا اور اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر اُنہیں فتح نصیب ہوجائے گی۔ پھر لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک گروہ جہاد کرے گا اور اُن سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں کوئی ایسا آدمی ہے جو کسی صحابیِ رسول کے صحابی کی صحبت میں رہا ہو؟ وہ کہیں گے ہاں۔ پھر اُنہیں فتح نصیب ہوجائے گی۔

(113)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِيْ ، فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا ، مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ (بخاری:3673، مسلم : 6488،ترمذی:3861،ابن ماجۃ:161، ابوداؤد:4658)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے برابر سونا بھی خرچ کردے تو ان میں سے کسی ایک کے مُد (تقریباً سات سو گرام، یا دونوں ہاتھوں کی لَپ) یا اس کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔

(114)۔وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيْهِ ، قَالَ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلنُّجُوْمُ أَمَنَةٌ لِلسَّمَاءِ ، فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ أَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ ، وَأَنَا أَمَنَةٌ لِأَصْحَابِيْ ، فَإِذَا ذَهَبْتُ أَتَى أَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ، وَأَصْحَابِيْ أَمَنَةٌ لِأُمَّتِيْ ، فَإِذَا ذَهَبَ أَصْحَابِيْ أَتَى أُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ (مسلم:6466)۔صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن ابی بردہ نے ابو بردہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ستارے آسمان کے لیے امان ہیں، جب ستاروں کا نکلنا بند ہوجائے گا تو پھر آسمان پر وہی آجائے گا جس کا وعدہ کیا گیا (یعنی قیامت)، اور میں اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے امان ہوں، تو جب میں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ رضی اللہ عنہم پر وہ فتنے آئیں گے جن سے انہیں ڈرایا گیا ہے، اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میری امت کیلیے امان ہیں، تو جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہ چلے جائیں گے تو ان پر وہ فتنے آن پڑیں گے کہ جن سے انہیں ڈرایا گیا ہے۔ (اس حدیث اور اگلی حدیث میں اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ کی واضح تائید موجود ہے)۔

www.islamtheworldreligion.com

(115)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَهْمَا أُوتِيتُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَالْعَمَلُ بِهِ، لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِيْ تَرْكِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللهِ، فَسُنَّةٌ مِنِّيْ مَاضِيَةٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سُنَّتِي، فَمَا قَالَ أَصْحَابِي، إِنَّ أَصْحَابِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ، فَأَيُّمَا أَخَذْتُمْ بِهِ اهْتَدَيْتُمْ، وَاخْتِلَافُ أَصْحَابِيْ لَكُمْ رَحْمَةٌ (المدخل: 1247، 1248، 1249)۔ حَسَنٌ، وَلَهُ شَوَاهِدُ، مَرَّ أَحَدُهَا فِي السَّابِقِ (مسلم: 6466)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب بھی تمہیں اللہ کی کتاب میں دلیل دی جائے تو اس پر عمل لازم ہے، اسے ترک کرنے کے لیے کسی کے پاس کوئی بہانہ نہیں، اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو میری گزری ہوئی سنت تمہارے سامنے ہوگی، تو اگر میری سنت میں نہ ہو تو جو کچھ میرے صحابہ نے کہا ہو، بے شک میرے صحابہ آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں، پس تم جس سے بھی حاصل کرلو گے تمہیں ہدایت مل جائے گی، اور میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے رحمت ہے۔

(116)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللهَ اَللهَ فِيْ أَصْحَابِي، اَللهَ اَللهَ فِيْ أَصْحَابِيْ، لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِيْ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ، وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي، وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَى اللهَ فَيُوْشِكُ أَنْ يَّأْخُذَهُ (ترمذی: 3862)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا، میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔ میرے بعد انہیں اپنی تنقید کا نشانہ مت بنانا، جس نے ان سے محبت رکھی تو میرے ساتھ محبت کی وجہ سے اِن سے محبت رکھی اور جس نے اِن کے ساتھ بغض رکھا تو میرے ساتھ بغض کی وجہ سے اِن سے بغض رکھا، جس نے انہیں اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی اللہ اُس پر ضرور گرفت کرے گا۔

(117)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوْكُمْ وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللهِ وَأَحِبُّوْا أَهْلَ بَيْتِيْ بِحُبِّيْ (ترمذی: 3789)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اللہ سے محبت کرو اس لیے کہ وہ تمہیں رزق دیتا ہے اور اللہ کی خاطر مجھ سے محبت کرو اور میری خاطر میرے اہلِ بیت سے محبت کرو۔

(118)۔عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَرْحَمُ أُمَّتِيْ بِأُمَّتِيْ أَبُوْ بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِيْ أَمْرِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنًا وَإِنَّ أَمِيْنَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ (ترمذی: 3791، السنن الکبریٰ للنسائی: 8242، مجمع الزوائد: 14918، 14919)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں سے اس پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہے، اللہ کے معاملے میں سب سے زیادہ سخت عمر ہے، سب سے زیادہ حیاء والا عثمان ہے، سب سے بڑا قاری ابی بن کعب

www.islamtheworldreligion.com

ہے، سب سے زیادہ میراث کا ماہر زید بن ثابت ہے، حلال اور حرام کا سب سے بڑا عالم معاذ بن جبل ہے، خبردار! ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔

شرح

ایک حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ: وَاَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ یعنی سب سے بڑا قاضی علی بن ابی طالب ہے (ابن ماجہ: ۱۵۴) ۔ضعیف

(119)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَرْقُبُوْا مُحَمَّدًا ﷺ فِي اَهْلِ بَيْتِهٖ (بخاری: 3713، 3751)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے آپ کے اہل بیت کا احترام کرو۔

(120)۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ اَوْفٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سَاَلْتُ رَبِّيْ عَزَّوَجَلَّ اَنْ لَّا اُزَوِّجَ اَحَدًا مِنْ اُمَّتِيْ وَلَا اَتَزَوَّجَ اِلَّا كَانَ مَعِيْ فِي الْجَنَّةِ فَاَعْطَانِيْ (المستدرك للحاكم: 4725)۔ صحیح وَافَقَهُ الذَّهْبِي

ترجمہ: حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب عزوجل سے دعا کی ہے کہ میں اپنی امت میں سے جس کسی کا بھی رشتہ کراؤں یا اپنی زوجیت میں لاؤں وہ میرے ساتھ جنت میں جائے گا، اللہ نے مجھے یہ چیز عطا فرمادی۔

(121)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ، رَبِيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (اِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا)(الأحزاب: 33) فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ، فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهٗ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِيْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ: وَاَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: اَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ وَفِي الْبَابِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ، وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، وَاَبِي الْحَمْرَاءِ، وَاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ (ترمذی: 3205، 3787)۔ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَرَوٰى مُسْلِمٌ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهٗ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ (مسلم: 6261، ابو داود: 4032، ترمذی: 2813)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن ابی سلمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ربیب (پروردہ) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (الاحزاب: ۳۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت ام سلمہ کے گھر میں نازل ہوئی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا تو انہیں چادر کے نیچے چھپایا، اور حضرت علی (رضی اللہ عنہ) آپ کی پشت کے پیچھے تھے تو انہیں اپنی چادر میں چھپایا، پھر فرمایا: اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر ناپاکی کو دور کردے اور انہیں خوب پاک کردے، حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں بھی انکے ساتھ ہوں؟ فرمایا: تمہاری شان اپنی جگہ پر ہے

www.islamtuneworldreligion.com

اورتم اس سے بڑھ کر بھلائی پر ہو۔

شرح

اس حدیث کے الفاظ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ سے معلوم ہوا کہ:

(۱)۔ آیتِ تطہیر اس چادر والے واقعہ سے پہلے نازل ہوئی تھی، اسی لیے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ فِيْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ یعنی یہ آیت نبی کریم ﷺ کی ازواج کے بارے میں نازل ہوئی ہے (اسباب نزول القرآن صفحہ ۳۷۰)۔ اَرَادَ بِأَهْلِ الْبَيْتِ: نِسَاءَ النَّبِيِّ ﷺ لِأَنَّهُنَّ فِيْ بَيْتِهٖ، اہل بیت سے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ازواج کا ارادہ فرمایا ہے، اس لیے کہ وہ آپ ﷺ کے گھر میں ہیں۔ پھر آپ نے اس سے پہلے والے الفاظ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ پڑھ کر سیاق کی روشنی میں استدلال کیا (تفسیر بغوی جلد ۳ صفحہ ۵۶۲)۔

درِ منثور میں آپکے الفاظ یہ ہیں: نَزَلَتْ فِيْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ خَاصَّةً یعنی یہ آیت نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے بارے میں خصوصاً نازل ہوئی ہے۔ حضرت عکرمہ تابعی فرماتے ہیں کہ وَمَنْ شَآءَ بَاهَلْتُهُ اَنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ یعنی یہ آیت نبی کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور جسکا جی چاہے مجھ سے مباہلہ کر لے (درِ منثور جلد ۵ صفحہ ۳۸۷)۔

(۲)۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) کیا میں اہل بیت میں سے نہیں ہوں؟ تو فرمایا: أَنْتِ عَلٰى مَكَانِكِ وَأَنْتِ عَلٰى خَيْرٍ (ترمذی: 3205)۔ اس کی مزید تشریح اِس حدیث میں ہے کہ: اِنَّكِ عَلٰى خَيْرٍ، اَنْتِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ یعنی آپ زیادہ بہتر مقام پر ہو، آپ تو نبی کی ازواج میں سے ہو (ابن جریر: ۲۱۷۳۴)۔ گویا خود نبی کریم ﷺ کا واضح فیصلہ سامنے آ گیا کہ ازواجِ مطہرات کا اہل بیت ہونا درجۂ اوّلیت میں ہے۔

(۳)۔ سیدنا علی المرتضیٰ، سیدہ زہراء اور حسنین کریمین بھی اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں، انہیں حدیث کے ذریعے شامل کیا گیا ہے۔ لہٰذا کوئی شک نہیں کہ یہ بھی اہل بیت میں شامل ہیں۔

(۴)۔ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللهِ عَلٰى شَرِّكُمْ یعنی جب تم اُن لوگوں کو دیکھو جو میرے صحابہ کو گالیاں دیتے ہیں تو کہو تمہارے شر پر اللہ کی لعنت (فضائل الصحابہ: ۶۰۶، ترمذی: ۳۸۶۶، المعجم الاوسط: ۸۳۶۶)۔ ضعیف

(122)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهٖ (إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى) فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَجِلْتَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِمْ قَرَابَةٌ، فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ (بخاری: 3497، 4818، الترمذی: 3251)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ: قرآن کی آیت إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى کا کیا مطلب ہے؟ پاس سے حضرت سعید بن جبیر نے کہا: قربیٰ سے مراد آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم نے جلدی کی ہے، بے شک قریش کا کوئی ایسا قبیلہ نہیں جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرابت داری نہ ہو، فرمایا: اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ اے قریش کے تمام لوگو! جو میرے اور تمہارے درمیان قرابت داری ہے اس کا لحاظ رکھو (یعنی اَلْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى سے مراد یہ ہے کہ میرے اور تمہارے درمیان جو قرابت داری ہے اس کا لحاظ رکھو)۔

شرح

تمام انبیاء علیہم السلام نے دین کی تبلیغ محض اللہ کی رضا کے لیے فرمائی ہے اور کسی سے اس کا کچھ بدلہ نہیں مانگا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! میں دین کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر رب العالمین کے ذمے ہے (الشعراء: ۱۰۹)۔ حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! میں دین کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر رب العالمین کے ذمے ہے (الشعراء: ۱۲۷)۔ حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! میں دین کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر رب العالمین کے ذمے ہے (الشعراء: ۱۴۵)۔ حضرت لوط علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! میں دین کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر رب العالمین کے ذمے ہے (الشعراء: ۱۶۴)۔ حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! میں دین کی تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا، میرا اجر رب العالمین کے ذمے ہے (الشعراء: ۱۸۰)۔ اصحابِ قریہ کو نصیحت کرنے والے نے رسولوں کے قابلِ اتباع ہونے کی دلیل ہی یہ دی تھی کہ یہ تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتے (یٰس: ۲۱)۔ اب اگر ہم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دین کی تبلیغ کا اجر طلب کرنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت داروں کی محبت کی صورت میں منسوب کریں تو یہ دیگر انبیاء علیہم السلام کے مقابلے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان گھٹانا ہوگا معاذ اللہ۔ ثانیاً اگر دین کی تبلیغ کا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری محنت کا ثمرہ قرابت داروں کی محبت ہو تو بڑی واضح سی بات ہے کہ اس طرح قرابت داروں کا مقام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ جائے گا معاذ اللہ۔ تفسیر ضیاء القرآن میں اس بات کو یہودیوں اور عیسائیوں کے سامنے بیان کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین قرار دیا گیا ہے اور العیاذ باللہ کے الفاظ لکھے گئے ہیں (تفسیر ضیاء القرآن جلد ۴ صفحہ ۷۷۳)۔

(۱)۔ صحابہ کرام اور اہل بیت کو قابلِ اعتماد نہ سمجھنا پورے دین کے انکار کو مستلزم ہے، اس لیے کہ دین کو انہوں نے ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ عام ملحد سیدھا سیدھا دین کا انکار کرتا ہے اور محتاط ملحد صحابہ کرام پر تنقید کرتا ہے، جب کہ دونوں نظریات کا نتیجہ ایک ہی ہے یعنی دین کا انکار۔

(۲)۔ صحابہ کرام سے محبت اور اہل بیت رضی اللہ عنہم سے محبت سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے ہے نہ کہ انکی اپنی وجہ سے، اس نکتے کو سمجھ لینے والا غالی نہیں رہتا۔ صحابہ کرام کے بارے میں حدیث: فَمَنْ اَحَبَّهُمْ

www.islamfnetworkurdu.com

فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ اور اہل بیت کے بارے میں حدیث: اَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِيْ بِحُبِّيْ آپ پڑھ چکے ہیں۔

(۳)۔ اس روئے زمین پر کوئی ایسا فرقہ نہیں جو سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خدانخواستہ بے ادبی کرتا ہو، منکرین صحابہ نے محض ایک فرضی ہنگامہ بنا رکھا ہے، جب کہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن کو برا کہنے والے جگہ جگہ موجود ہیں، اسی طرح سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے چوتھے خلیفہ راشد ہونے کا منکر شاید آپ کو چراغ لے کر ڈھونڈنا پڑے، جبکہ پہلے تین خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم پر تبراء کرنے والے سرِ عام دستیاب ہیں۔ ازواج مطہرات کو اہل بیت ہی نہ سمجھنا اور تین شہزادیوں کے وجود کا ہی انکار کرنا اہل بیت کا اصلی انکار ہے۔ اہل علم ودانش کو یہ باتیں اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہییں۔

(۴)۔ حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ یعنی جس نے آپ سے جنگ کی اُس سے میری جنگ ہے اور جس نے آپ سے صلح کی اُس سے میری صلح ہے (ترمذی: ۳۸۷۰، ابن ماجہ: ۱۴۵، فضائل الصحابۃ: ۱۳۵۰، مسند احمد: ۹۶۵۹)۔ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ غَرِيْبٌ۔

ضعفه الجميع لاجل تَلِيْدِ بن سليمان، قال ابن معين: كذاب كان يشتم عثمان وكل من شتم عثمان او طلحة او واحدا من اصحاب رسول الله، دجال لا يكتب عنه، وعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين، وقال ايضا: قعد فوق سطح مع مولى لعثمان، فتناول عثمان، فاخذه مولى عثمان فرمى به من فوق السطح فكسر رجليه فقام يمشي على عصا، وقال ابوداود: رافضي خبيث، رجل سوء، كان يشتم ابابكر وعمر، وقال ابن حبان: كان رافضيا يشتم الصحابة، وروى في فضائل اهل البيت عجائب (تہذیب التہذیب جلد ۱ صفحہ ۴۸۰)۔

(۵)۔ اہل ایمان کا ہمیشہ یہ طریقہ رہا ہے کہ شانِ صحابہ بیان کرتے وقت اہل بیت کو یاد رکھتے ہیں اور اہل بیت کی شان بیان کرتے وقت صحابہ کو یاد رکھتے ہیں، صحابہ کی شان میں اسد الغابہ، الاستیعاب اور الاصابہ میں یہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے، اہل بیت کی شان میں اسنی المطالب، نور الابصار اور سواعق محرقہ میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے۔

کچھ سال پہلے بعض جدید رافضیوں کے فیض کا ظہور ہوا ہے، انہوں نے ہماری اوپر بیان کردہ کتاب اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) کی شرح لکھی، کتاب میں اسلامی دستور کے مطابق سیدنا علی المرتضیٰ کی شان کے ساتھ ساتھ صدیق اکبر کی امامت اور صدیق وفاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی افضلیت، چار یاروں کی شان اور رافضیوں کے رد میں احادیث موجود تھیں، کل پچانوے حدیثیں تھیں، لیکن شارح مذکور نے صرف پہلی پینتالیس احادیث کی شرح لکھی، ان پینتالیس میں بھی صدیق اکبر کی امامت والی حدیث موجود تھی، جس پر شارح نے اپنی جان چھڑانے کے لیے خوب تماشے دکھائے۔ پھر اگلی پچاس حدیثوں سے تو بھاگ ہی گئے اس لیے کہ ان میں مندرجہ ذیل حدیثیں آ رہی تھیں:

www.islamtheworldreligion.com

ابوبکر وعمر جنتی بوڑھوں اور جوانوں کے سردار ہیں (اسنی المطالب:۶۹)۔حوضِ کوثر کے چاروں کونوں پر ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم ہوں گے (اسنی المطالب صفحہ ۸۸)۔آخری زمانے میں ایک قوم ظاہر ہوگی جنہیں رافضی کہا جائے گا، وہ اسلام سے ہٹ چکے ہوں گے (اسنی المطالب:۷۰،۷۱)۔یہ عنوان بھی آخر میں موجود تھا کہ: مَنْ اَحَبَّ اَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ فَقَدْ اَحَبَّ عَلِيًّا یعنی جس نے ابوبکر وعمر سے محبت کی اسی نے علی سے محبت کی (اسنی المطالب صفحہ ۸۹)۔کتاب کا اختتام چار یار کی شعروں میں منقبت سے کرتے ہیں، منقبت ملاحظہ فرمائیں:

اَشْهَدُ بِاللهِ وَ آيَاتِهٖ شَهَادَةً اَرْجُو بِهَا عِتْقِي
اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَ مَنْ بَعْدَهٗ ثَلَاثَةٌ اَئِمَّةُ الصِّدْقِ
اَرْبَعَةٌ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ هُمْ بِغَيْرِ شَكٍّ اَفْضَلُ الْخَلْقِ
مَنْ لَّمْ يَكُنْ مَذْهَبُهٗ هٰكَذَا فَاِنَّهٗ زَاغَ عَنِ الْحَقِّ

ترجمہ: میں اللہ کی اور اس کی آیات کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں، ایسی گواہی جس سے مجھے اپنے جہنم سے چھٹکارے کی امید ہے، کہ ابوبکر اور اسکے بعد والے تینوں سچے امام ہیں۔ یہ چاروں نبیوں کے بعد تمام مخلوق سے افضل ہیں، جس کا یہ مذہب نہ ہو وہ حق سے ہٹا ہوا شخص ہے (اسنی المطالب صفحہ ۸۹)۔

ان تمام حقائق کو گول کر جانا اہل اسلام کے پرانے تجربے کی تائید کرتا ہے کہ مسلمانوں کی مخالفت کرنے والے ہمیشہ بد دیانتی اور خیانت کے سہارے ہی سانس لیتے رہے ہیں۔

(۶)۔ فضائل کے باب میں اگر ضعیف حدیث کو قبول کر بھی لیا جائے تو یار رکھیے کی افضلیت کے میدان میں ایسی حدیث ہرگز قابلِ قبول نہیں ہوتی، جاہل خطیب فضائل کے بہانے ضعیف حدیث اور صحیح حدیث میں فرق مٹا دیتے ہیں، اس صورتِ حال سے روافض نے بہت فائدہ لیا ہے۔

اَلتَّائِيْدُ مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ

روافض کی کتابوں سے تائید

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَقَدْ رَاَيْتُ اَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ ، فَمَا اَرٰى اَحَدًا مِنْكُمْ يُشْبِهُهُمْ ، لَقَدْ كَانُوْا يُصْبِحُوْنَ شُعْثًا غُبْرًا وَقَدْ بَاتُوْا سُجَّدًا وَقِيَامًا ، يُرَاوِحُوْنَ بَيْنَ جِبَاهِهِمْ وَخُدُوْدِهِمْ ، وَيَقِفُوْنَ عَلٰى مِثْلِ الْجَمْرِ مِنْ ذِكْرِ مَعَادِهِمْ ، كَاَنَّ بَيْنَ اَعْيُنِهِمْ رُكَبَ الْمِعْزٰى مِنْ طُوْلِ سُجُوْدِهِمْ ، اِذَا ذُكِرَ اللهُ هَمَلَتْ اَعْيُنُهُمْ حَتّٰى تَبُلَّ جُيُوْبَهُمْ ، وَمَادُوْا كَمَا يَمِيْدُ الشَّجَرُ يَوْمَ الرِّيْحِ الْعَاصِفِ خَوْفًا مِنَ الْعِقَابِ وَرَجَآءً لِلثَّوَابِ : نَهْجُ الْبَلَاغَةِ (خطبة رقم 97)، وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَرَانِيْ اَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ؟ وَاللهِ لَاَنَا اَوَّلُ مَنْ صَدَّقَهٗ ، فَلَا اَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْ كَذَبَ عَلَيْهِ ، فَنَظَرْتُ فِيْ اَمْرِيْ فَاِذَا طَاعَتِيْ قَدْ سَبَقَتْ بَيْعَتِيْ وَاِذَا الْمِيْثَاقُ فِيْ عُنُقِيْ لِغَيْرِيْ : نَهْجُ الْبَلَاغَةِ (خطبة رقم 37)، وَقَالَ عَلَيْهِ السلام اَنَّهٗ بَايَعَنِيَ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ عَلٰى مَا

www.ahlmthevoridreligion.com

بَايَعُوهُم عَلَيْهِ، فَلَم يَكُن لِلشَّاهِدِ اَن يَختَارَ وَلَا لِلغَائِبِ اَن يَرُدَّ، وَاِنَّمَا الشُّورىٰ لِلمُهَاجِرِينَ وَالْاَنصَارِ، فَاِنِ اجتَمَعُوا عَلىٰ رَجُلٍ وَسَمُّوهُ اِمَامًا كَانَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ رِضًا: نَهجُ البَلَاغَةِ(مکتوب رقم:6)، وَ قَالَ عَلَيهِ السَّلَامُ لِلّٰهِ بِلَادُ فُلَانٍ، فَقَد قَوَّمَ الْاَوَدَ، وَدَاوَى العَمَدَ، وَاَقَامَ السُّنَّةَ وَخَلَّفَ الفِتنَةَ، ذَهَبَ نَقِيَّ الثَّوبِ قَلِيلَ الْعَيبِ، اَصَابَ خَيرَهَا وَسَبَقَ شَرَّهَا اَدّٰى اِلَى اللّٰهِ طَاعَتَهٗ وَاتَّقَاهُ بِحَقِّهٖ، رَحَلَ، وَتَرَكَهُم فِي طُرُقٍ مُتَشَعِّبَةٍ لَا يَهتَدِي فِيهَا الضَّالُّ وَلَا يَستَيقِنُ الْمُهتَدِي: نَهجُ البَلَاغَةِ (خطبة رقم:228)۔

قَالَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيهِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا مَثَلُ اَصحَابِي فِيكُم كَمَثَلِ النُّجُومِ بِاَيِّهَا اُخِذَ اهتُدِيَ وَبِاَيِّ اَقَاوِيلِ اَصحَابِي اَخَذتُم اهتَدَيتُم ، اِختِلَافُ اَصحَابِي لَكُم رَحمَةٌ ، كَذَا فِي اِحتِجَاجِ الطَّبرِسِي (احتجاج طبرسی المجلد2 صفحہ105، 106)۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ قَالَ: كُنْتُ يَوْماً عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ وَقَدِمَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالُوْا فِيْ اَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ ، فَلَمَّا فَرَغُوْا مِنْ كَلَامِهِمْ قَالَ لَهُمْ : اَلَا تُخْبِرُوْنِيْ اَنْتُمُ (الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ أُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ) ؟ قَالُوْا : لَا ، قَالَ : اَمَّا اَنْتُمْ فَقَدْ تَبَرَّأْتُمْ اَنْ تَكُوْنُوْا مِنْ اَحَدِ هٰذَيْنِ الْفَرِيْقَيْنِ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنَّكُمْ لَسْتُمْ مِنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ فِيْهِمْ : (وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا) اُخْرُجُوْا عَنِّيْ فَعَلَ اللّٰهُ بِكُمْ ! (کشف الغمة فی معرفة الائمة المجلد2 صفحہ623)۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو دیکھا ہے۔تم میں سے کوئی شخص انکی برابری نہیں کرسکتا وہ صبح کے وقت بکھرے بال اور غبار آلود لباس کیساتھ ہوتے تھے جب کہ انہوں نے رات سجدے اور قیام میں گزاری ہوتی تھی۔اپنے ماتھے اور گالوں کو زمین پر باری باری گھساتے تھے۔اپنی آخرت کی یاد کیوجہ سے چنگاری کی مثال بن چکے تھے،جیسے لمبے سجدوں کی وجہ سے ان کی آنکھوں کے درمیان بکری کے گھٹنوں جیسے ابھار بن چکے تھے، جب اللہ کا ذکر کیا جاتا تو انکی آنکھیں بہنے لگتیں حتیٰ کہ انکے گریبان تر ہو جاتے،وہ سزا کے خوف اور بخشش کی امید میں اس طرح جھک چکے تھے جس طرح شدید طوفان کے دن درخت جھک جاتا ہے۔

اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا خیال ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ باندھوں گا؟ اللہ کی قسم میں پہلا شخص ہوں جس نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اور یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ پر جھوٹ بھی سب سے پہلے بولوں۔میں نے اپنے معاملے میں خوب غور کیا اور میں اس نتیجے پر پہنچا کہ میرے خلیفہ بن کر بیعت لینے پر کسی اور کی اطاعت کرنے کو ترجیح حاصل ہے اور میری گردن میں کسی اور کی اطاعت کا وعدہ ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: میرے ہاتھ پر انہی لوگوں نے بیعت کی ہے جنہوں نے ابوبکر،عمر اور عثمان کے ہاتھ پر بیعت

www.islamicworldreligion.com

کی تھی اور بیعت کرنے کی غرض بھی وہی ہے جو اس وقت تھی۔ جو حاضر ہے اسے یہ حق حاصل نہیں کہ اپنی مرضی کرے اور جو غائب ہے اسے یہ حق حاصل نہیں کہ انکار کرے۔ شوریٰ مہاجرین اور انصار کے لیے ہے۔ اگر یہ کسی ایک آدمی پر متفق ہو جائیں اور اسے امام کا لقب دے دیں تو گویا یہ اللہ ہی کا فیصلہ ہے۔

آپ علیہ السلام نے فرمایا: فلاں کے شہروں میں اللہ برکت دے۔ جس نے خرابی کو دور کیا اور بیماری کا علاج کیا، فتنے کو مٹایا اور سنت کو جاری کیا۔ اِس دنیا سے پاک ہو کر گیا۔ کم عیوب کے ساتھ رخصت ہوا۔ خلافت کی خوبیوں کو پایا اور اسکے شر اور خرابی سے پہلے چلا گیا۔ اللہ کی تابعداری کی اور اس کا حق ادا کر دیا۔ دنیا سے چلا گیا اور لوگوں کو بکھرتے راستوں پر چھوڑ گیا جہاں سے کوئی گم ہونے والا کسی لائن پر نہیں لگ سکتا اور کوئی ہدایت یافتہ یقین نہیں پا سکتا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ جس کی بھی پیروی کی جائے ہدایت مل جائے گی۔ میرے صحابہ میں سے جس کا قول بھی لے لو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے رحمت ہے۔

سعید بن مرجانہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں امام زین العابدین کی خدمت میں حاضر تھا، اور آپ کے پاس عراق سے کچھ لوگ حاضر ہوئے، ان لوگوں نے ابوبکر عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے خلاف باتیں کیں، جب وہ اپنی بات سے فارغ ہو چکے تو آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم لوگ ان لوگوں میں سے ہو جنہیں قرآن نے مہاجرین کہا ہے؟ اَلْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِنَ اللهِ وَرِضْوَانًا وَيَنْصُرُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ أُولٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُوْنَ (الحشر:٨) انہوں نے کہا نہیں۔ فرمایا: کیا تم ان لوگوں میں سے ہو جو مدینہ میں مہاجرین کا استقبال کرنے والے تھے؟ الَّذِيْنَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر:٩)؟ انہوں نے کہا نہیں۔ فرمایا: تم ان دونوں طبقوں سے بری الذمہ ہو گئے ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اس تیسرے طبقے میں سے بھی نہیں ہو جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا (الحشر:١٠) میرے پاس سے نکل جاؤ اللہ تمہیں ذلیل کرے۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

سیدنا امام ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ نَصَرَہُ اللّٰہُ اِذْ اَخْرَجَہُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا ثَانِیَ اثْنَیْنِ اِذْ ھُمَا فِی الْغَارِ اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (التوبۃ :40)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر تم لوگ اس کی مدد نہیں کرو گے، تو اللہ یقیناً اس کی مدد کر چکا، جب اسے کافروں نے نکالا، وہ دو میں سے دوسرا جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے یار سے کہہ رہا تھا مت ڈر بلاشبہ اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

وَقَالَ: لَا یَسْتَوِیْ مِنْکُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰئِکَ اَعْظَمُ دَرَجَۃً مِنَ الَّذِیْنَ

اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا (الحدید: 10)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے: تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے پہلے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور اللہ کی راہ میں جنگ لڑی انکا درجہ بہت بلند ہے۔ اس کے بعد خرچ کرنے والے اور جنگ لڑنے والے ان کے برابر نہیں ہو سکتے۔

وَقَالَ: وَالَّذِی جَاءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖ أُولٰئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (الزمر: 33)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے: وہ جو صدق کے ساتھ آیا اور وہ جس نے اس کی تصدیق کی، وہی لوگ متقی ہیں۔

وَقَالَ: وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى (الیل: 17)۔

ترجمہ: اورفرماتا ہے: سب سے بڑا متقی جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا۔

(123)۔عَنْ حَبِيْبٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ قُلْتَ فِیْ اَبِیْ بَكْرٍ شَيْئًا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: قُلْ حَتّٰی اَسْمَعَ قَالَ قُلْتُ:

وَ ثَانِیَ اثْنَيْنِ فِی الْغَارِ الْمُنِيْفِ وَ قَدْ ... طَافَ الْعَدُوُّ بِهٖ اِذْ صَعِدَ الْجَبَلَا

وَكَانَ حِبَّ رَسُوْلِ اللهِ قَدْ عَلِمُوْا ... مِنَ الْخَلَائِقِ لَمْ يَعْدِلْ بِهٖ رَجُلَا

فَتَبَسَّمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (المستدرك: 4468، 4518، الاستيعاب صفحته 430، تاريخ الخلفاء للسيوطی صفحته 39)۔ سكت الحاكم عنهما، وله شواهد

ترجمہ: حضرت حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موقع پر موجود تھا، آپ ﷺ نے حسان بن ثابت سے فرمایا: کیا آپ نے ابوبکر کی شان میں شعر کہے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا: کہو، تا کہ میں سنوں، انہوں نے عرض کیا میں نے کہا ہے: آپ دو میں سے دوسرے تھے اس بابرکت غار میں اور دشمن نے اس کے اردگرد چکر لگایا جب وہ پہاڑ پر چڑھا۔ ابوبکر اللہ تعالیٰ کے رسول کے محبوب تھے اور لوگوں کو اس بات کا علم تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری مخلوق میں سے کسی کو آپ کا ہم پلہ نہیں سمجھتے۔ رسول اللہ ﷺ یہ رباعی سن کر مسکرائے۔

(124)۔عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَئَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ اَیُّ النَّاسِ كَانَ اَوَّلَ اِسْلَاماً فَقَالَ اَمَا سَمِعْتَ قَوْلَ حَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ:

اِذَا تَذَكَّرْتَ شَجْواً مِنْ اَخِیْ ثِقَةٍ ... فَاذْكُرْ اَخَاكَ اَبَا بَكْرٍ بِمَا فَعَلَا

خَيْرُ الْبَرِيَّةِ اَتْقَاهَا وَ اَعْدَلُهَا ... اِلَّا النَّبِیُّ وَ اَوْفَاهَا بِمَا حَمَلَا

وَالثَّانِیُ التَّالِیُ الْمَحْمُوْدُ مَشْهَدُهٗ ... وَاَوَّلُ النَّاسِ مِنْهُمْ صَدَّقَ الرُّسُلَا

(المصنف المجلد 8 صفحته 448، الاستيعاب صفحته 430، مستدرك حاكم: 4469)۔ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِیْ بِسَنَدٍ آخَرَ (المعجم الكبير للطبرانی: 12398، مجمع الزوائد: 14310 وفيه الهيثم بن عدی وهو متروك)۔ هذا الحديث والحديث السابق جزآن من منقبة واحدة كما فی ديوان الحسان رضی الله عنه۔ الشجو: الحزن

ترجمہ: حضرت عامر تابعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: لوگوں میں سب سے پہلے اسلام کون

www.islamtheworldreligion.com

لایا؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم نے حضرت حسان بن ثابت کا قول نہیں سنا؟

جب تم اربابِ وفا کی داستانِ غم چھیڑو تو اپنے بھائی ابوبکر کو ضرور یاد کرنا، جو کچھ اس نے کر کے دکھایا۔ وہ نبی کے بعد تمام لوگوں میں سب سے افضل، سب سے بڑا متقی، قابلِ اعتماد اور اپنی ذمہ داری کو سب سے زیادہ نبھانے والا تھا۔ وہ دوسرے نمبر پر تھا، نبی کے پیچھے پیچھے تھا، اسکی رسالت کی گواہی بڑی پسندیدہ تھی، رسولوں کی تصدیق کرنیوالے پہلے لوگوں میں سے تھا۔

شرح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا دَعَوْتُ اَحَداً اِلَى الْاِسْلَامِ اِلَّا كَانَتْ لَهُ عَنْهُ كَبْوَةٌ وَ تَرَدُّدٌ وَ نَظَرٌ اِلَّا اَبَابَكْرٍ مَا عَتَّمَ حِيْنَ ذَكَرْتُهُ لَهُ، وَ مَا تَرَدَّدَ فِيْهِ یعنی میں نے جسکو بھی اسلام کی دعوت دی اس نے ٹال مٹول، تردد اور تاخیر سے کام لیا سوائے ابوبکر کے، جب میں نے اسکے سامنے اپنی نبوت کا ذکر کیا تو اس نے بلا تاخیر قبول کیا اور تردد نہیں کیا۔ اور ساتھ ہی یہ الفاظ بھی ہیں کہ: فَلَمْ يَفِرَّ وَلَمْ يُنْكِرْ (سیرۃ نبویۃ لابن اسحاق ۱/ ۱۸۳، سیرۃ نبویۃ لابن ہشام ۱/ ۲۵۲، دلائل النبوۃ للبیہقی: ۴۷۶)۔

(125)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا اُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ ﷺ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى اَصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بِذَالِكَ فَارْتَدَّ نَاسٌ، فَمَنْ كَانَ آمَنُوْا بِهٖ وَصَدَّقُوْهُ وَسَمَّعُوْا بِذَالِكَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالُوْا هَلْ لَكَ اِلٰى صَاحِبِكَ يَزْعَمُ اَنَّهُ اُسْرِيَ بِهِ اللَّيْلَةَ اِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ؟ قَالَ اَوَ قَالَ ذَالِكَ؟ قَالُوْا نَعَمْ، قَالَ لَئِنْ كَانَ قَالَ ذَالِكَ لَقَدْ صَدَقَ، قَالُوْا اَوَ تُصَدِّقُهُ اَنَّهُ ذَهَبَ اللَّيْلَةَ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَ جَآءَ قَبْلَ اَنْ يَصْبَحَ؟ قَالَ نَعَمْ اِنِّيْ لَاُصَدِّقُهُ فِيْمَا هُوَ اَبْعَدُ مِنْ ذَالِكَ، اُصَدِّقُهُ بِخَبَرِ السَّمَآءِ فِيْ غَدْوَةٍ اَوْ رَوْحَةٍ، فَلِذَالِكَ سُمِّيَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ (مستدرك حاكم: 4462)۔ صحيح وَافَقَهُ الذَّهْبِي

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے وقت مسجدِ اقصیٰ کی سیر کرائی گئی تو آپ صبح کے وقت لوگوں سے اس موضوع پر بات کر رہے تھے، لوگوں نے اس کا انکار کر دیا۔ جو آپ پر ایمان رکھتے تھے اور آپ کی تصدیق کرتے تھے انہوں نے ابوبکر کو یہ بات بتائی اور کہا اپنے یار کو سمجھاؤ وہ کہتا ہے کہ اسے راتوں رات بیت المقدس کی سیر کرائی گئی ہے۔ ابوبکر نے فرمایا کیا میرے یار نے واقعی ایسا کہا ہے؟ لوگوں نے کہا ہاں۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر میرے یار نے یہ بات کی ہے تو پھر سچ ہے۔ لوگوں نے کہا کیا تم اس بات کی تصدیق کرتے ہو کہ وہ راتوں رات بیت المقدس گیا اور صبح سے پہلے پہلے واپس بھی آ گیا؟ انہوں نے فرمایا ہاں میں اس سے بھی مشکل کاموں میں اس کی تصدیق کرتا ہوں، وہ صبح شام آسمانوں کی خبریں دیتا ہے اور میں تصدیق کرتا رہتا ہوں۔ اس وجہ سے ان کا نام ابوبکر صدیق رکھا گیا۔

(126)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عُرِجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ فَمَا مَرَرْتُ بِسَمَآءٍ اِلَّا وَجَدْتُ فِيْهَا اِسْمِيْ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ وَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ خَلْفِيْ (مسند ابی یعلی: 6600)۔ الحدیث حسن لتعدد طرقه

ترجمہ: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں جس آسمان

www.islamtheworldreligion.com

سے بھی گزرا، ہر آسمان پر اپنا نام محمد رسول اللہ اور اپنے نام کے پیچھے ابوبکر صدیق لکھا ہوا پایا۔

(127)۔عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ، فَبَكَى أَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَا يُبْكِيْ هٰذَا الشَّيْخَ؟ إِنْ يَكُنِ اللهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ الْعَبْدَ، وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ أَعْلَمَنَا، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ، إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُوْ بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا مِنْ أُمَّتِيْ لَا تَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ، إِلَّا بَابَ أَبِيْ بَكْرٍ (بخاری:466، مسلم:6170، ترمذی:3660، السنن الکبریٰ للنسائی:8103)۔صحیح قال العینی: و لما کان ابو بکر اعلم الصحابة، اذ لم ینکر احد منهم ممن حضر حین قال ابو سعید: و کان ابو بکر اعلمنا، اختصه الشارع بالخصوصیة العظمی (عمدۃ القاری المجلد 4 صفحہ 72)۔

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا، پس آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو دنیا کے درمیان اور جو اللہ کے پاس ہے، اس کے درمیان اختیار دیا، پس اس بندے نے اس کو اختیار کر لیا جو اللہ کے پاس ہے، تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ رونے لگے، تو میں نے اپنے دل میں کہا: اس بزرگ کو کیا چیز رلا رہی ہے، اگر اللہ نے ایک بندے کو دنیا کے درمیان اور جو اللہ کے پاس ہے اس میں اختیار دیا ہے اور اس بندے نے اس کو اختیار کر لیا جو اللہ کے پاس ہے؟ پس رسول اللہ ﷺ ہی وہ بندے تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم والے تھے، آپ نے فرمایا: اے ابوبکر! تم مت رو، بے شک لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی صحبت اور مال میں مجھ پر احسان (یعنی خدمت) کرنے والا ابوبکر ہے اور اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو خلیل بناتا، لیکن اسلام کے اعتبار سے بھائی ہونے کا رشتہ اور محبت اپنی جگہ ہے، مسجد میں کوئی دروازہ باقی نہیں رہے گا مگر اس کو بند کر دیا جائے گا، سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔

شرح

شارح بخاری حضرت ابن بطال علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: فِيْهِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ الصَّحَابَةِ لِأَنَّ أَبَا سَعِيْدٍ شَهِدَ لَهُ بِذَالِكَ بِحَضْرَةِ جَمَاعَتِهِمْ وَلَمْ يُنْكِرْ ذَالِكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ یعنی اس حدیث میں اس بات کا ثبوت موجود ہے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ میں سب سے بڑے عالم تھے، اس لیے کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے صحابہ کی جماعت کے سامنے آپ کے حق میں اس بات کی گواہی دی اور صحابہ میں سے کسی ایک نے بھی اس کا انکار نہ کیا (شرح البخاری لابن بطال جلد ۲ صفحہ ۱۱۵)۔

حضرت علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے مبہم طریقے سے ایک بندے کی بات کی تھی (اور اپنا اسم گرامی نہیں لیا تھا) تاکہ اہل معرفت کا فہم اور ماہرین کی بلندیِ شان ظاہر ہو جائے۔ یہ ارشاد آپ ﷺ نے وفات کی تکلیف کے دنوں میں فرمایا۔ جبکہ ابوبکر تمام صحابہ میں سے زیادہ علم

www.islamtheworldreligion.com

والے تھے، کیونکہ جب حضرت ابوسعید خدری نے فرمایا کہ ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے تو حاضرین صحابہ میں سے کسی ایک نے بھی انکار نہیں کیا وَلَمَّا كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَ الصَّحَابَةِ ،اِذْلَمْ يُنْكِرْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ مِمَّنْ حَضَرَ حِيْنَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٌ: وَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٌ اَعْلَمَنَا (عمدۃ القاری جلد ۴ صفحہ ۷۲)۔

امام قرطبی رحمہ اللہ متوفی ۶۵۶ ہجری (استاذ قرطبی) لکھتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان کہ اللہ نے ایک بندے کو اختیار دیا: اس فرمان میں ابہام تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے فہم کا امتحان لینا چاہا، اور ان کے اپنے ساتھ قلبی تعلق کی کیفیت دیکھنا چاہی، تو ظاہر ہوا کہ ابوبکر صدیق کے پاس یہ دولت سب سے زیادہ تھی، کسی اور کے پاس ایسی نہیں تھی، جب ابوبکر صدیق نے وہ بات سمجھ لی جو کسی اور نے نہیں سمجھی تھی، تو کہا کہ: ہم اپنے ماں باپ آپ پر فدا کر دیں۔ اسی لیے صحابہ نے کہا کہ: ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم والے تھے۔ سیدنا ابوبکر کا یہ قول اس بات کی دلیل ہے کہ ان کا دل محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز تھا اور محبت میں مستغرق تھا، وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال اور احوال کے تمام امور میں اس قدر گہرے تھے کہ اس معاملے میں کوئی ایک بھی انکے ساتھ شریک نہیں تھا لَا يُشَارِكُهُ اَحَدٌ مِّنْهُمْ (المفہم شرح مسلم جلد ۶ صفحہ ۲۴۰)۔

اس حدیث کی شرح میں بے شمار علماء نے اعلمیتِ صدیق بیان فرمائی ہے (فتح القدیر جلد ۱ صفحہ ۳۵۸، البحر الرائق جلد ۱ صفحہ ۶۰۷، عمدۃ القاری جلد ۴ صفحہ ۴۲۴، اشعۃ اللمعات جلد ۱ صفحہ ۵۱۴، مرقاۃ جلد ۳ صفحہ ۸۲، قوت المغتذی علی جامع الترمذی جلد ۱ صفحہ ۵۵، حاشیہ ابن ماجہ صفحہ ۶۹ وغیرہ)۔

ایک حدیث میں صدیق اکبر کے خلیل ہونے اور قرآن کی آیات کے ظاہر اور باطن کے حوالے سے اکٹھا ذکر موجود ہے: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرِ بْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيلًا، وَلٰكِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللهِ، وَإِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ ،لِكُلِّ آيَةٍ مِّنْهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ، وَلِكُلِّ حَدٍّ مَطْلَعٌ (مسند ابی یعلی: ۵۱۴۹)۔ صحیح

ایک حدیث میں ہے کہ: مَا فَضَلَكُمْ اَبُوْبَكْرٍ بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَلٰكِنْ بِالسِّرِّ الَّذِيْ وُقِرَ فِيْ قَلْبِهٖ یعنی ابوبکر زیادہ نمازوں اور روزوں کی وجہ سے تم لوگوں سے آگے نہیں نکلا بلکہ اس راز کی وجہ سے آگے نکل گیا ہے جو اسکے سینے میں سجا دیا گیا ہے (اخرجه الترمذی الحکیم فی النوادر المجلد ۳ صفحته ۵۵ من قول بکر ابن عبدالله المزنی، فضائل الصحابة: ۱۱۸)۔ صَحِيْحٌ

محدثین نے اسے بکر بن عبداللہ تابعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول قرار دیا ہے اور اسکی سند صحیح ہے۔ مگر بہت سے صوفیاء نے اسے حدیث مرفوع اور صحیح مانا ہے (احیاء العلوم صفحہ ۳۵، رسائل ابن عربی صفحہ ۳۰، الیواقیت والجواہر صفحہ ۴۳۷، سبع سنابل صفحہ ۱۰)۔ اور فرمایا ہے هُوَ نَصٌّ صَرِيْحٌ فِيْ اَنَّهٗ اَفْضَلُهُمْ یعنی یہ حدیث اس موضوع پر نص صریح ہے کہ صدیق اکبر تمام صحابہ سے افضل ہیں (الیواقیت والجواہر صفحہ ۴۳۷)۔ كَمَا شَهِدَ لَهٗ سَيِّدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﷺ (احیاء العلوم صفحہ ۳۵)۔

www.islamtheworldreligion.com

حدیث : أَوَمَا تَرْضَيْنَ أَنِّيْ زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِيْ سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا میں اپنے ہم عمروں کی نسبت قدم مراد ہے، جیسا کہ امام اعظم نے تطبیق دی ہے، اسی طرح ہم عمروں کی نسبت ہی علم اور حلم مراد ہے۔ سیدہ کی دل جوئی کیلیے اتنا ہی مقصود تھا۔ نیز یہ حدیث خالد بن طہمان کی وجہ سے درجہِ صحت سے ساقط ہے، مزید حال یہ ہے کہ امام احمد بن حنبل کے صاحبزادے عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث اپنے والد کے وصال کے بعد انکے ہاتھ کی لکھی ہوئی پائی۔ نیز اس حدیث کا مکمل متن جس طرح ابن ابی شیبہ فضائل علی بن ابی طالب میں مذکور ہے ہم اسے ادب کی وجہ سے نہیں لکھ رہے۔

دوسری طرف صدیق اکبر کی اولیت واعلمیت پر امامت کرانے والی صحیح حدیث، امامت کے حقدار والی حدیث، نبی کریم ﷺ کے وصال کے موقع پر خطبہ، قتال مرتدین کا واقعہ اور ہر مشکل موقع پر صدیق کے پاس حدیث کا موجود ہونا اور اعلمیتِ صدیق پر اجماع صحابہ وامت سب چیزیں بہت غالب ہیں جن کے مقابلے پر اگر کوئی صحیح حدیث بھی ہوتی تو یقیناً واجب التاویل تھی۔

قرآن وسنت سے صدیقی کمالات کا جائزہ لینے کے بعد امام ابوبکر باقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

كَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَفْضَلَ الْاُمَّةِ وَ اَرْجَحَهُمْ اِيْمَاناً وَ اَكْمَلَهُمْ فَهْماً وَ اَوْفَرَهُمْ عِلْماً وَ اَكْثَرَهُمْ حِلْماً وَ بِهٖ نَطَقَ قَوْلُهٗ ﷺ : لَوْ وُزِنَ اِيْمَانُ اَبِيْ بَكْرٍ بِاِيْمَانِ اَهْلِ الْاَرْضِ لَرَجَحَ اِيْمَانُ اَبِيْ بَكْرٍ عَلٰى اِيْمَانِ اَهْلِ الْاَرْضِ یعنی ابوبکر رضی اللہ عنہ پوری امت میں سب سے زیادہ افضل ہیں اور ایمان میں سب پر ترجیح رکھتے ہیں، اور فہم میں سب سے زیادہ کامل ہیں، اور ان کا علم سب سے زیادہ وافر ہے، اور ان کا حلم سب سے زیادہ ہے، اور اسی پر دلیل ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ: اگر ابوبکر کا ایمان تمام اہل زمین کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو ابوبکر کا پلڑا بھاری ہے (الانصاف للباقلانی صفحہ ٦٥)۔ مزید تحقیق کے لیے حدیث نمبر ۱۳۱، ۱۴۰، ۱۴۱ بمع شرح ضرور دیکھ لیں۔

(128)۔وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِنَّ اللهَ بَعَثَنِيْ اِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِيْ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَهَلْ اَنْتُمْ تَارِكُوْا لِيْ صَاحِبِيْ (بخاری 3661، 4640)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تم لوگوں کے پاس بھیجا تو تم سب نے کہا تم جھوٹے ہو، اور ابوبکر کہتا رہا وہ سچا ہے، اور اس نے اپنی جان اور اپنے مال کے ذریعے میری مدد کی، کیا تم لوگ میری خاطر میرے یار سے باز رہو گے؟

(129)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهٖ: اُدْعِيْ لِيْ اَبَابَكْرٍ ، وَاَخَاكِ، حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا ، فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ: اَنَا اَوْلٰى ، وَيَاْبَى اللهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ (مسلم: 6181)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے مرضِ وفات میں مجھ سے فرمایا: ابوبکر اور

اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ، تاکہ میں تحریر لکھ دوں، مجھے ڈر ہے کہ کوئی خواہش کرنے والا خواہش نہ کرے اور کہنے والا کہتا نہ پھرے کہ میں زیادہ حق دار ہوں، حالانکہ اللہ اور تمام مومنین (یعنی فرشتے) ابوبکر کے سواء ہر کسی کا انکار کر رہے ہیں۔

شرح

اس حدیث میں تصریح موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت لکھ کر دینا چاہتے تھے۔ چنانچہ اسی حدیث کے پیش نظر حدیثِ قرطاس کی شرح میں بھی محدثین نے یہی لکھا ہے کہ: خلافتِ صدیقی لکھ کر دینا مقصود تھا (عمدۃ القاری جلد ۲ صفحہ ۱۴۸)۔

نبی کریم ﷺ نے دنیا میں عین آخری وقت میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ: میرے پاس کاغذ قلم لے آؤ میں تحریر کر دوں تاکہ میری امت میرے بعد گمراہ نہ ہو، مگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھی کاغذ قلم لا کر نہیں دیا، بلکہ عرض کیا کہ حضور آپ زبانی ارشاد فرمائیں، میں یاد کر لوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں نماز، زکوۃ اور غلاموں کا خیال رکھنے کی وصیت کرتا ہوں (مسند احمد: ۶۹۳)۔ جبکہ اس وقت پاس سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نہیں تھے۔ ایک وقت میں خود نبی کریم ﷺ نے بھی قرآن کیساتھ التباس سے بچانے کیلئے احادیث کی کتابت سے منع فرمایا تھا لَا تَكْتُبُوا عَنِّي، وَمَنْ كَتَبَ عَنِّي غَيْرَ الْقُرْآنِ فَلْيَمْحُهُ، وَحَدِّثُوا عَنِّي، وَلَا حَرَجَ (مسلم: ۷۵۱۰)۔

(130)۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيْقٌ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ، قَالَ: مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَعَادَتْ، فَقَالَ: مُرِيْ اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ، فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ (بخاری: 678، 679، 682، 3385، مسلم: 948، ترمذی: 3672)۔ صحیح، ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ بَابٍ: اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد ان کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔

(131)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَنْبَغِيْ لِقَوْمٍ فِيْهِمْ اَبُوْبَكْرٍ اَنْ يَّؤُمَّهُمْ غَيْرُهُ (ترمذی: 3673)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی قوم کو زیب نہیں دیتا کہ ابوبکر کی موجودگی میں کوئی دوسرا ان کی امامت کرے۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

نبی کریم ﷺ نے خود فرمایا ہے کہ: امامت وہ شخص کرائے جو تم میں زیادہ علم والا ہو (مسلم: ۱۵۳۲)۔ اور آپ ﷺ نے خود ہی سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امامت کرانے کا حکم دیا (بخاری: ۶۷۸)۔ نتیجہ بالکل آسان ہے کہ نبی کریم ﷺ کے نزدیک ابوبکر صدیق سب سے بڑے عالم تھے۔ حضرت ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ: كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ أَعْلَمَنَا (بخاری: ۴۶۶)۔ اسی پر صحابہ کرام کا بھی اجماع ہے، اس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔ مرتدین کے مقابلہ کے وقت صدیق اکبر نے جس علمی بصیرت کا مظاہرہ فرمایا اس سے تمام صحابہ کرام دنگ رہ گئے تھے۔ ہر مشکل کے وقت جب کسی کے پاس کوئی حدیث نہیں ہوتی تھی تو صدیق اکبر کے پاس مسئلے کا حل اور حدیث مل جاتی تھی۔ جب نبی کریم ﷺ کی تدفین میں اختلاف ہوا تو امام قرطبی آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ کے تحت لکھتے ہیں کہ: اس عالم اکبر نے حدیث پیش کی کہ نبی جہاں وفات پاتے ہیں وہیں دفن ہوتے ہیں۔ اعلمیتِ صدیق کے خلاف اگر روافض کوئی حدیث پیش کریں تو اس کا سیاق وسباق، اس کی سند، ہمارے دلائل سے اس کا تقابل اور محدثین کی طرف سے اس کی شرح ضرور دیکھ لیں، انشاء اللہ غلط فہمیاں گرد میں اڑ جائیں گی۔

(132)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ اِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا اَبَا بَكْرٍ فَاِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِئُهُ اللهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِيْ مَالُ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَا تَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللهِ (ترمذی: 3661، ابن ماجة: 94، مسند احمد: 7464، السنن الکبریٰ للنسائی: 8110، صحیح ابن حبان: 6858)۔ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم پر کسی کا ایسا احسان نہیں جس کا ہم نے بدلہ نہ دے دیا ہو سوائے ابوبکر کے، اس کے ہم پر ایسے احسانات ہیں کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کا بدلہ دے گا۔ مجھے کسی کے مال نے اتنا فائدہ نہیں پہنچایا جتنا فائدہ ابوبکر کے مال نے پہنچایا ہے۔ اگر میں نے کسی کو اپنا خلیل بنانا ہوتا تو ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا۔ خبردار! تمہارا نبی اللہ کا خلیل ہے۔

(133)۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ نَتَصَدَّقَ وَوَافَقَ ذٰلِكَ عِنْدِيْ مَالًا، فَقُلْتُ الْيَوْمَ اَسْبِقُ اَبَا بَكْرٍ اِنْ سَبَقْتُهُ يَوْمًا، فَقَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِيْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟ فَقُلْتُ مِثْلَهُ وَاَتٰى اَبُوْ بَكْرٍ بِكُلِّ مَالٍ عِنْدَهُ، فَقَالَ يَا اَبَا بَكْرٍ، مَا اَبْقَيْتَ لِاَهْلِكَ؟ فَقَالَ اَبْقَيْتُ لَهُمُ اللهَ وَرَسُوْلَهُ، قُلْتُ لَا اَسْبِقُكَ اِلٰى شَيْءٍ اَبَدًا (ترمذی: 3675، ابو داؤد: 1678)۔ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا۔ ان دنوں میرے پاس مال کافی تھا۔ میں نے سوچا اگر میں ابوبکر سے آگے نکل سکتا ہوں تو وہ آج ہی کا دن ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنا آدھا مال لیکر حاضر ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے پوچھا: گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ میں نے عرض کیا اسی کے برابر۔ اور ابوبکر اپنا

www.sirat-e-mustaqeem.net

سارا مال لیکر آ گئے۔فرمایا: ابوبکر گھر والوں کے لیے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ انہوں نے عرض کیا میں ان کے لیے اللہ اور اسکا رسول چھوڑ کر آیا ہوں۔میں نے کہا میں کسی معاملے میں بھی ابوبکر سے آگے نہیں نکل سکتا۔

(134)۔عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مَالُ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَنْفَعُ لِيْ مِنْ مَالِ اَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ: وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْضِيْ فِيْ مَالِ اَبِيْ بَكْرٍ كَمَا يَقْضِيْ فِيْ مَالِ نَفْسِهٖ (المصنف لعبد الرزاق:20397)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں میں سے کسی آدمی کا مال میرے لیے ابوبکر کے مال سے زیادہ فائدہ مند نہیں،فرمایا: رسول اللہ ﷺ ابوبکر کے مال کو اس طرح استعمال فرماتے تھے جیسے اپنے ذاتی مال کو استعمال فرماتے تھے۔

(135)۔عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ الْوَزِيْرِ، فَكَانَ يُشَاوِرُهٗ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهٖ، وَكَانَ ثَانِيَهٗ فِي الْاِسْلَامِ، وَكَانَ ثَانِيَهٗ فِي الْغَارِ، وَكَانَ ثَانِيَهٗ فِي الْعَرِيْشِ يَوْمَ بَدْرٍ، وَكَانَ ثَانِيَهٗ فِي الْقَبْرِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَدِّمُ عَلَيْهِ اَحَدًا (المستدرك للحاكم:4463)۔فيه مجهول والا فمرسل صحيح،ولجميع اجزائه شواهد

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق نبی کریم ﷺ کے لیے وزیر کی طرح تھے،حضور آپ سے تمام معاملات میں مشورہ لیتے تھے،وہ اسلام میں آپ کے ثانی تھے،وہ غار میں آپ کے ثانی تھے،وہ بدر کے دن عریش میں آپ کے ثانی تھے،وہ قبر میں آپ کے ثانی ہوئے،اور رسول اللہ ﷺ کسی کو ان سے آگے نہیں سمجھتے تھے۔

(137)۔عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَاَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو عَنْ اَشَدِّ مَا صَنَعَ الْمُشْرِكُوْنَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَالَ: رَاَيْتُ عُقْبَةَ بْنَ اَبِيْ مُعَيْطٍ، جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّيْ، فَوَضَعَ رِدَآءَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ فَخَنَقَهٗ بِهٖ خَنْقًا شَدِيْدًا، فَجَآءَ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى دَفَعَهٗ عَنْهُ، فَقَالَ: اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللهُ، وَقَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ مِنْ رَّبِّكُمْ (بخاری:3678، 3856، 4815)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مشرکین کے سخت ترین معاملہ کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میں نے عقبہ بن ابی معیط کو دیکھا،وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا جبکہ آپ نماز ادا فرما رہے تھے۔اس نے اپنی چادر آپ کے گلے میں ڈال کر آپ کا گلا شدت سے دبایا۔اوپر سے ابوبکر آ گئے،انہوں نے اسے دفع کیا اور کہا: کیا تم لوگ اس مردِ (خدا) کو قتل کرتے ہو جو صرف یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ حالانکہ وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانیاں لے کر آیا ہے۔

شرح

اس جیسی احادیث سے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے سب

www.islamtheworldreligion.com

سے بڑا بہادر ہونے پر استدلال کیا ہے: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ قَالَ: خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَخْبِرُونِي مَنْ أَشْجَعُ النَّاسِ؟ قَالُوا: أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: أَمَا أَنِّي مَا بَارَزْتُ أَحَداً إِلَّا انْتَصَفْتُ مِنْهُ وَلَكِنْ أَخْبِرُونِي بِأَشْجَعِ النَّاسِ، قَالُوا: لَا نَعْلَمُ، فَمَنْ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ، إِنَّهُ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جَعَلْنَا لِرَسُولِ اللهِ ﷺ عَرِيشاً فَقُلْنَا: مَنْ يَكُونُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِئَلَّا يَهْوِيَ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ؟ فَوَاللهِ مَا دَنَا مِنْهُ أَحَدٌ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ شَاهِراً بِالسَّيْفِ عَلَى رَأْسِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا يَهْوِي إِلَيْهِ أَحَدٌ إِلَّا أَهْوَى إِلَيْهِ فَهٰذَا أَشْجَعُ النَّاسِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأَخَذَتْهُ قُرَيْشٌ فَهٰذَا يَجَأُهُ وَهٰذَا يَتَلْتِلُهُ وَهُمْ يَقُولُونَ: أَنْتَ الَّذِي جَعَلْتَ الْآلِهَةَ إِلٰهاً وَاحِداً؟ قَالَ: فَوَاللهِ مَا دَنَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ يَضْرِبُ هٰذَا وَيَجَأُ وَيَتَلْتِلُ هٰذَا وَهُوَ يَقُولُ: وَيْلَكُمْ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللهُ؟ ثُمَّ رَفَعَ عَلِيٌّ بُرْدَةً كَانَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ بَكَى حَتَّى اخْضَلَّتْ لِحْيَتُهُ ثُمَّ قَالَ عَلِيٌّ: أُنْشِدُكُمُ اللهَ أَمُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ خَيْرٌ أَمْ أَبُو بَكْرٍ؟ فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَقَالَ: أَلَا تُجِيبُونِي؟ فَوَاللهِ لَسَاعَةٌ مِنْ أَبِي بَكْرٍ خَيْرٌ مِنْ مِثْلِ مُؤْمِنِ آلِ فِرْعَوْنَ ذَاكَ رَجُلٌ كَتَمَ إِيمَانَهُ وَهٰذَا رَجُلٌ أَعْلَنَ إِيمَانَهُ (مجمع الزوائد: ۱۴۳۳۳)۔حسن، قال الهيثمي: وفيه من لم أعرفه، وله شواهد

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے لوگو! مجھے بتاؤ تمام لوگوں سے زیادہ بہادر کون ہے؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المومنین آپ، فرمایا: میں نے ہمیشہ اپنے برابر والے کو للکارا ہے، مجھے بتاؤ سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ لوگوں نے کہا ہم نہیں جانتے، آپ بتائیے کون بہادر ہے؟ فرمایا: ابوبکر۔ جب بدر کا دن آیا تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک عرشہ تیار کیا، ہم نے کہا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کون رہے گا تاکہ کوئی مشرک آپ کی طرف بڑھنے کی ہمت نہ کرے؟ تو اللہ کی قسم ہم میں سے کوئی قریب نہ گیا سوائے ابوبکر کے جو رسول اللہ ﷺ کے سر پہ تلوار لہرائے پہرہ دے رہا تھا، جب بھی کوئی دشمن آپ ﷺ کی طرف بڑھتا تو ابوبکر اسے آڑے ہاتھوں لیتے، تو یہی ہے تمام لوگوں سے زیادہ بہادر فَهٰذَا أَشْجَعُ النَّاسِ۔

پھر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ قریش آپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ کیا آپ ہی ہمارے خداؤں کی بجائے ایک خدا کی بات کرتے ہیں؟ تو اللہ کی قسم ہم میں سے کوئی آپ ﷺ کے قریب نہ گیا سوائے ابوبکر کے۔ ابوبکر کسی کو مار رہے تھے، کسی کو گھسیٹ رہے تھے اور کسی کو دھکے دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے: تم لوگوں کا برا ہو، کیا تم اُس مردِ خدا کو (معاذ اللہ) قتل کرنا چاہتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے؟ پھر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے اوپر والی چادر اٹھائی اور اتنا روئے کہ داڑھی مبارک تر ہوگئی، پھر فرمایا: لوگو!

www.islamtheworldreligion.com

میں تمہیں قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ : کیا آلِ فرعون کا مومن افضل ہے یا ابوبکر؟ لوگ خاموش ہو گئے، فرمایا: مجھے جواب کیوں نہیں دیتے؟ اللہ کی قسم ابوبکر کا ایک لمحہ آلِ فرعون کے مومن جیسوں سے افضل ہے، اُس نے تو اپنا ایمان چھپایا تھا مگر یہ وہ مرد ہے جس نے اپنے ایمان کا اعلان کیا تھا۔

(138)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ أَعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا يَدِيْنَانِ الدِّيْنَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِيْنَا فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُهَاجِرًا قِبَلَ الْحَبَشَةِ حَتّٰى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ أَيْنَ تُرِيْدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأَنَا أُرِيْدُ أَنْ أَسِيْحَ فِي الْأَرْضِ فَأَعْبُدَ رَبِّيْ قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ إِنَّ مِثْلَكَ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ فَإِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ وَأَنَا لَكَ جَارٌ فَارْجِعْ فَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبِلَادِكَ فَارْتَحَلَ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَرَجَعَ مَعَ أَبِيْ بَكْرٍ فَطَافَ فِيْ أَشْرَافِ كُفَّارِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُوْنَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنْفَذَتْ قُرَيْشٌ جِوَارَ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَآمَنُوْا أَبَا بَكْرٍ وَقَالُوْا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ فَلْيُصَلِّ وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِيْنَا بِذٰلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا قَدْ خَشِيْنَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا قَالَ ذٰلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِيْ بَكْرٍ فَطَفِقَ أَبُوْ بَكْرٍ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِالصَّلَاةِ وَلَا الْقِرَاءَةِ فِيْ غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِيْ بَكْرٍ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَبَرَزَ فَكَانَ يُصَلِّيْ فِيْهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَتَقَصَّفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِيْنَ وَأَبْنَاؤُهُمْ يَعْجَبُوْنَ وَيَنْظُرُوْنَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ حِيْنَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَأَفْزَعَ ذٰلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَأَرْسَلُوْا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا لَهُ إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ عَلٰى أَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ وَإِنَّهُ جَاوَزَ ذٰلِكَ فَابْتَنٰى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَأَعْلَنَ الصَّلَاةَ وَالْقِرَاءَةَ وَقَدْ خَشِيْنَا أَنْ يَفْتِنَ أَبْنَاءَنَا وَنِسَاءَنَا فَأْتِهِ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَّقْتَصِرَ عَلٰى أَنْ يَّعْبُدَ رَبَّهُ فِيْ دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ أَبٰى إِلَّا أَنْ يُّعْلِنَ ذٰلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَّرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا كَرِهْنَا أَنْ نُّخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّيْنَ لِأَبِيْ بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتَ الَّذِيْ عَقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلٰى ذٰلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرُدَّ إِلَيَّ ذِمَّتِيْ فَإِنِّيْ لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّيْ أُخْفِرْتُ فِيْ رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ إِنِّيْ أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضٰى بِجِوَارِ اللهِ، وَرَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أُرِيْتُ دَارَ هِجْرَتِكُمْ رَأَيْتُ سَبْخَةً ذَاتَ نَخْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ وَهُمَا الْحَرَّتَانِ فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قِبَلَ الْمَدِيْنَةِ حِيْنَ ذَكَرَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ بَعْضُ مَنْ كَانَ هَاجَرَ إِلٰى أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَتَجَهَّزَ أَبُوْ بَكْرٍ مُهَاجِرًا فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى

www.sharmeworldreligion.com

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رِسْلِكَ فَإِنِّيْ أَرْجُوْ أَنْ يُّؤْذَنَ لِيْ. قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ هَلْ تَرْجُوْ ذٰلِكَ بِأَبِيْ أَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَحَبَسَ أَبُوْ بَكْرٍ نَفْسَهٗ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَصْحَبَهٗ وَعَلَفَ رَاحِلَتَيْنِ كَانَتَا عِنْدَهٗ وَرَقَ السَّمُرِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ (بخاری: 476,2138,2263,2264,2297,3905,4093,5807,6079) ۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں نے ہوش سنبھال کر جب اپنے والدین کو دیکھا تو وہ دین پر عمل کرتے تھے اور کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس صبح کو اور شام کو تشریف نہ لائیں، پھر جب مسلمان مشکلات میں مبتلا ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کے لیے نکلے حتیٰ کہ جب وہ برک الغماد (یمن یا یمامہ کی طرف ایک جگہ) پہنچے تو قبیلہ القارۃ کے سردار ابن دغنہ سے ان کی ملاقات ہوئی، اس نے پوچھا: اے ابوبکر آپ کہاں جا رہے ہیں؟ حضرت ابوبکر نے کہا میری قوم نے مجھے نکال دیا اور میرا ارادہ ہے کہ میں زمین میں سیاحت کروں اور اپنے رب کی عبادت کروں، ابن الدغنہ نے کہا: آپ جیسا شخص یہاں سے نہیں نکلے گا اور نہ اس کو نکالا جائے گا، کیونکہ جس کے پاس مال نہ ہو آپ اس کے لیے کماتے ہیں، رشتہ داروں سے میل جول رکھتے ہیں، ناتوانوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، مہمانوں کی ضیافت کرتے ہیں اور راہِ حق کی مشکلات میں لوگوں کی مدد کرتے ہیں اور میں آپ کو امان دینے والا ہوں، آپ واپس جائیں اور اپنے شہروں میں اپنے رب کی عبادت کریں، پھر ابن الدغنہ چل پڑا اور حضرت ابوبکر کے ساتھ واپس آیا، پھر وہ کفارِ قریش کے سرداروں میں گھوما پھرا اور کہا: ابوبکر جیسا شخص نکلے گا نہ اس کو نکالا جائے گا، کیا تم ایسے شخص کو نکال رہے ہو جو ان کے لیے کماتا ہے جن کے پاس مال نہ ہو اور رشتہ داروں سے ملاپ رکھتا ہے اور ناتوانوں کا بوجھ اٹھاتا ہے اور مہمانوں کی ضیافت کرتا ہے اور راہِ حق کی مشکلات میں لوگوں کی مدد کرتا ہے؟ پھر قریش نے ابن الدغنہ کی دی ہوئی امان کو نافذ کر دیا اور حضرت ابوبکر کو امان دے دی اور ابن الدغنہ سے کہا کہ تم ابوبکر سے کہو کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں اور نماز پڑھیں اور جتنا دل چاہے قرآن پڑھیں اور ہمیں ایذاء نہ دیں اور اعلانیہ نماز نہ پڑھیں، کیونکہ ہمیں یہ خطرہ ہے کہ ہمارے بچے اور ہماری عورتیں اپنے دین سے پھر جائیں گے، یہ بات ابن الدغنہ نے حضرت ابوبکر سے کہہ دی، پھر حضرت ابوبکر اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کرنے لگے اور اعلانیہ نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ اپنے گھر کے علاوہ قرآن پڑھتے تھے، پھر حضرت ابوبکر کو خیال آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی اور اعلانیہ نماز پڑھنے لگے اور باآوازِ بلند قرآن مجید پڑھنے لگے، تو مشرکین کی عورتوں اور ان کے بچوں کا ان کو دیکھنے کے لیے اژدھام ہو جاتا، وہ تعجب سے ان کو دیکھتے تھے اور حضرت ابوبکر بہت گریہ کرنے والے تھے، وہ قرآن مجید پڑھتے ہوئے اپنے آنسوؤں کو نہ روک سکتے تھے، اس سے مشرکین قریش کے سردار خوف زدہ ہو گئے، انہوں نے ابن الدغنہ کو بلایا، وہ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: ہم نے اس شرط پر ابوبکر کو امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں اور اب انہوں نے اس شرط سے تجاوز کیا ہے اور اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنالی ہے اور وہ اب اعلانیہ نماز پڑھتے ہیں اور قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور ہمیں اپنے بچوں اور عورتوں کے فتنہ میں پڑنے کا خوف ہے، تم ان کے پاس جا کر کہو کہ اگر وہ چاہیں تو اپنے گھر میں رب کی عبادت پر اکتفاء کریں اور اگر وہ اس سے انکار کریں اور اعلانیہ عبادت کرنے پر اصرار کریں تو ان سے سوال کرو کہ وہ تمہاری دی ہوئی امان تم کو واپس کر دیں کیونکہ ہم اس کو ناپسند کرتے ہیں کہ ہم تمہارے عہد کو توڑیں اور ہم ابوبکر کو ان کی اعلانیہ عبادت پر برقرار نہیں رہنے دیں گے، حضرت عائشہ نے کہا: پھر ابن الدغنہ حضرت ابوبکر کے پاس آیا اور کہا: آپ کو معلوم ہے میں نے آپ سے کیا عہد کیا تھا؟ آپ یا تو اس شرط پر برقرار رہیں یا پھر آپ میرے عہد اور میری

www.islamtheworldreligion.com

امان کو میری طرف لوٹا دیں، کیونکہ میں عرب کے لوگوں سے یہ سننا پسند نہیں کرتا کہ میں نے ایک شخص سے جو عہد کیا تھا وہ توڑ دیا، حضرت ابوبکر نے کہا: میں تمہاری امان تمہاری طرف واپس کرتا ہوں اور میں اللہ کی پناہ پر راضی ہوں اور رسول اللہ ﷺ ان دنوں مکہ میں تھے، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تمہاری ہجرت کا گھر دکھایا گیا ہے، میں نے ایک کھاری شور زمین دیکھی ہے جہاں دو کالے پتھریلے میدانوں کے درمیان کھجور کے باغات ہیں، جب رسول اللہ ﷺ نے یہ ذکر فرمایا تو جنہوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کرنی تھی انہوں نے ہجرت کر لی اور جنہوں نے سرزمین حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی وہ مدینہ کی طرف لوٹ آئے اور حضرت ابوبکر ہجرت کے لیے تیار ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم ابھی ٹھہرو، کیونکہ مجھے امید ہے کہ مجھے ہجرت کی اجازت دی جائے گی، حضرت ابوبکر نے کہا: آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں کیا آپ کو اس کی امید ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی سنگت کی خاطر اپنے آپ کو روک لیا اور ان کے پاس جو دو اونٹنیاں تھیں ان کو چار ماہ تک ببول کے پتے کھلاتے رہے۔

(اس ایک حدیث میں صدیقِ اکبر کے سات خصائص یا بقولِ بعض دس خصائص موجود ہیں)۔

(139)۔ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: انْطَلَقْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَاعِيْ غَنَمٍ يَسُوقُ غَنَمَهُ، فَقُلْتُ: لِمَنْ أَنْتَ؟، قَالَ: لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَسَمَّاهُ، فَعَرَفْتُهُ، فَقُلْتُ: هَلْ فِيْ غَنَمِكَ مِنْ لَبَنٍ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فَقُلْتُ: هَلْ أَنْتَ حَالِبٌ لِيْ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرْتُهُ، فَاعْتَقَلَ شَاةً مِنْ غَنَمِهِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَّنْفُضَ ضَرْعَهَا مِنَ الْغُبَارِ، ثُمَّ أَمَرْتُهُ أَنْ يَّنْفُضَ كَفَّيْهِ، فَقَالَ: هٰكَذَا ضَرَبَ إِحْدٰى كَفَّيْهِ بِالْأُخْرٰى، فَحَلَبَ كُثْبَةً مِنْ لَبَنٍ، وَقَدْ جَعَلْتُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ إِدَاوَةً عَلٰى فَمِهَا خِرْقَةٌ، فَصَبَبْتُ عَلَى اللَّبَنِ حَتّٰى بَرَدَ أَسْفَلُهُ، فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ: اِشْرَبْ يَا رَسُولَ اللهِ، فَشَرِبَ حَتّٰى رَضِيْتُ (بخاری:2439، مسلم:5238)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں (غارِ ثور سے) روانہ ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک بکریوں کو چرانے والا ہے، جو اپنی بکریوں کو ہانک رہا ہے، تو میں نے اس سے پوچھا کہ تم یہ کس کا کام کر رہے ہو؟ اس نے کہا: قریش کے ایک مرد کا، اس نے اس مرد کا نام لیا تو میں نے اس کو پہچان لیا، پس میں نے اس سے پوچھا: کیا تمہاری بکریوں میں دودھ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں! میں نے اس سے پوچھا کہ کیا تم میرے لیے دودھ دوہو گے اس نے کہا جی ہاں، پھر میں نے اسے ایک بکری باندھنے کو کہا تو اس نے اپنی بکریوں میں سے ایک بکری کو باندھ دیا، پھر میں نے اس سے کہا کہ اس کے تھنوں سے گردہ غبار کو جھاڑ دو، پھر میں نے اس سے کہا کہ اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر مار کر جھاڑ لو، تو ابوبکر نے اپنے ہاتھ جھاڑ کر دکھایا کہ اس طرح، پھر اس نے تھوڑا سا دودھ دوہا، میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے ایک برتن ساتھ لیا تھا جس کے منہ پر کپڑا بندھا ہوا تھا (اس برتن میں دودھ ڈالا)، پھر میں نے دودھ پر پانی ڈالا جس سے اس دودھ کا نچلا حصہ ٹھنڈا ہو گیا، پھر میں اس دودھ کو لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! دودھ پی لیجیے، آپ نے وہ دودھ اتنا پیا کہ میں خوش ہو گیا۔

(140)۔ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَلٰى فَرَسِهِ مِنْ مَّسْكَنِهِ بِالسُّنْحِ، حَتّٰى نَزَلَ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَلَمْ يُكَلِّمِ النَّاسَ، حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ

رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ،فَتَيَمَّمَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مُسَجًّى بِبُرْدِ حِبَرَةٍ ،فَكَشَفَ عَنْ وَجْهِهٖ ،ثُمَّ أَكَبَّ عَلَيْهِ فَقَبَّلَهٗ ،ثُمَّ بَكٰى فَقَالَ : بِأَبِيْ اَنْتَ يَا نَبِيَّ اللهِ ،لَا يَجْمَعُ اللهُ عَلَيْكَ مَوْتَتَيْنِ ،اَمَّا الْمَوْتَةُ الَّتِيْ كُتِبَتْ عَلَيْكَ فَقَدْ مُتَّهَا ، قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ : فَاَخْبَرَنِيْ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا : اَنَّ اَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ وَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكَلِّمُ النَّاسَ ،فَقَالَ : اِجْلِسْ ،فَاَبٰى ،فَقَالَ : اِجْلِسْ ،فَاَبٰى ،فَتَشَهَّدَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ،فَمَالَ اِلَيْهِ النَّاسُ وَتَرَكُوْا عُمَرَ ، فَقَالَ : اَمَّا بَعْدُ ،فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ يَعْبُدُ مُحَمَّداً ﷺ فَاِنَّ مُحَمَّداً ﷺ قَدْ مَاتَ ،وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللهَ فَاِنَّ اللهَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ ،قَالَ اللهُ تَعَالٰى : "وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللهَ شَيْئاً وَسَيَجْزِي اللهُ الشّٰكِرِيْنَ" (آلِ عمران : 144)۔ وَاللهِ ،لَكَاَنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُوْنُوْا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللهَ اَنْزَلَهَا حَتّٰى تَلَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ،فَتَلَقَّاهَا مِنْهُ النَّاسُ ،فَمَا يُسْمَعُ بَشَرٌ اِلَّا يَتْلُوْهَا (بخاری:1241، 1242)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ انہیں زوجہ نبی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ: ابوبکر اپنے سخ (س ن ح) والے گھر سے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر نمودار ہوئے۔ حتیٰ کہ (گھوڑے سے) اترے تو مسجد میں داخل ہوئے، لوگوں سے بات نہیں کی ، یہاں تک کہ (ام المومنین) عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے۔ پھر نبی کریم ﷺ کی طرف ارادہ کیا، اور آپ ﷺ کے اوپر یمنی چادر (حبرہ) ڈالی گئی تھی۔ انہوں نے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس سے کپڑا ہٹایا۔ پھر آپ پر گر گئے اور آپ کو بوسہ دیا، پھر روئے اور عرض کیا اے اللہ کے نبی میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں ہرگز جمع نہیں کرے گا، وہ وفات جو آپ کیلئے لکھ دی گئی، وہ وفات آپ پا چکے۔ ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابنِ عباس نے بتایا کہ ابوبکر نکلے اور عمر لوگوں سے بات کر رہے تھے۔ (ابوبکر نے) فرمایا بیٹھ جاؤ۔ عمر نے انکار کر دیا، پھر فرمایا بیٹھ جاؤ۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ ابوبکر نے خطبہ شہادت پڑھا تو لوگ ابوبکر کی طرف متوجہ ہو گئے اور عمر کو چھوڑ دیا۔ فرمایا: اسکے بعد سنو: تم میں سے جو کوئی بھی محمد (ﷺ) کی عبادت کرتا تھا تو وہ جان لے کہ بے شک محمد (ﷺ) وفات پا گئے ہیں، اور جو اللہ کی عبادت کرتا تھا تو اللہ زندہ ہے اسے موت نہیں آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: محمد (دوسرے رسولوں کی طرح) رسول ہی ہیں، آپ سے پہلے بھی تو رسول گزر چکے ہیں، کیا اگر یہ وفات پا جائیں یا شہید کر دیے جائیں تو تم لوگ اپنے الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھرے گا وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کریگا اور اللہ جلد ہی شکر کرنے والوں کو جزائے خیر دے گا۔ اللہ کی قسم ایسے لگتا تھا کہ لوگ نہیں جانتے تھے کہ اس آیت کو اللہ نے (کس مقصد کے لیے) اتارا تھا حتیٰ کہ ابوبکر نے اسے (اس موقع پر) پڑھا۔ لوگوں نے اسے ابوبکر سے سمجھا۔ پھر ہر شخص یہی آیت تلاوت کرتا ہوا سنا گیا۔ اَلسُّنْحُ: ایک گاؤں کا نام۔

شرح

اس حدیث کے آخری الفاظ کہ: اللہ کی قسم لوگ نہیں جانتے تھے کہ اس آیت کو اللہ نے (کس مقصد کے لیے) اتارا تھا حتیٰ کہ ابوبکر نے اسے (اس موقع پر) پڑھا۔ لوگوں نے اسے ابوبکر سے سمجھا۔ پھر ہر

www.islamtheworldreligion.com

شخص یہی آیت تلاوت کرتا ہوا سنا گیا۔ یہ الفاظ اعلمیتِ صدیق کے مناہل میں سے ہیں۔ راوی ابن عباس یعنی اہل بیت، کتاب کا نام بخاری۔ اسے کہتے ہیں تحقیق، نہ کہ قرآن وسنت سے آزاد تحقیقات۔

(141)۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: كَیْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّیْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ، وَحِسَابُهٗ عَلَی اللهِ، فَقَالَ: وَاللهِ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَیْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللهِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عَنَاقاً كَانُوْا یُؤَدُّوْنَهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰی مَنْعِهَا، قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ: فَوَ اللهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ قَدْ شَرَحَ اللهُ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ (بخاری: 1399، 1400، 1456، 1457، 6925، 7285، مسلم: 124، ابوداؤد: 1556، 1557، ترمذی: 2607، نسائی: 2443، 3090، 3091، 3092، 3093، 3094، 3969، 3970، 3971، 3973، 3975، ابن ماجة: 71، 72، 3927، 3928) اَلْحَدِیْثُ مُتَوَاتِرٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا تو حضرت ابوبکر خلیفہ تھے، اور عرب کے لوگوں میں سے کافر ہو گئے جو بھی کافر ہوئے، حضرت عمر نے عرض کیا آپ لوگوں سے کیسے جنگ کرتے ہیں؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ: مجھے لوگوں کے ساتھ جنگ کا حکم ملا ہے حتیٰ کہ لا الہ الا اللہ کہیں، تو جس نے یہ کلمہ پڑھا اس کا مال اور جان مجھ سے محفوظ ہو گیا سوائے اس کے حق کے اور اس کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔ اس پر حضرت ابوبکر نے فرمایا: اللہ کی قسم میں اس سے ضرور جنگ کروں گا جس نے نماز اور زکوۃ کے درمیان فرق کیا، بے شک زکوۃ مال کا حق ہے، اللہ کی قسم انہوں نے اگر ایک بکری کا بچہ بھی ادا نہ کیا جسے یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے تو اس عدم ادائیگی پر میں ان سے جنگ کروں گا۔ حضرت عمر فرماتے ہیں کہ: اللہ کی قسم یہ محض اس لیے تھا کہ ابوبکر کا سینہ اللہ نے کھول دیا تھا، پھر مجھے بھی سمجھ آ گئی کہ یہ حق تھا۔

شرح

امام نووی لکھتے ہیں: اِسْتَدَلَّ الشَّیْخُ اَبُوْ اِسْحَاقَ بِهٰذَا وَغَیْرِهٖ فِیْ طَبَقَاتِهٖ عَلٰی اَنَّ اَبَا بَكْرٍ الصِّدِّیْقَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَعْلَمُ الصَّحَابَةِ، لِاَنَّهُمْ كُلُّهُمْ وَقَفُوْا عَنْ فَهْمِ الْحُكْمِ فِی الْمَسْاَلَةِ اِلَّا هُوَ، ثُمَّ ظَهَرَ لَهُمْ بِمُبَاحَثَةٍ لَهُمْ اَنَّ قَوْلَهٗ هُوَ الصَّوَابُ فَرَجَعُوْا اِلَیْهِ۔

ترجمہ: شیخ ابو اسحاق نے اس حدیث اور اس کے علاوہ احادیث سے اپنی کتاب طبقات میں اس بات پر استدلال کیا ہے کہ ابوبکر صدیق تمام صحابہ سے بڑے عالم تھے۔ اس لیے کہ وہ سب کے سب مسئلے کے بارے میں حکم کو سمجھنے سے قاصر رہے سوائے ابوبکر کے۔ پھر ابوبکر کے ساتھ بحث کے بعد ان پر واضح ہوا کہ ان کا فرمان حق تھا، پھر سب نے ان کی طرف رجوع کیا (تہذیب الاسماء واللغات للنووی/۵۶۲)۔

حضرت علامہ سیوطی لکھتے ہیں: وَكَانَ مَعَ ذٰلِكَ اَعْلَمَهُمْ بِالسُّنَّةِ، كَمَا رَجَعَ اِلَیْهِ الصَّحَابَةُ فِیْ

www.islamthevordreligion.com

غَيْرِ مَوْضِعٍ، يَبْرُزُ عَلَيْهِمْ بِنَقْلِ سُنَنٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، يَحْفَظُهَا هُوَ وَيَسْتَحْضِرُهَا عِنْدَ الْحَاجَةِ إِلَيْهَا، لَيْسَتْ عِنْدَهُمْ، وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ كَذٰلِكَ وَقَدْ وَاظَبَ عَلٰى صُحْبَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ مِنْ أَوَّلِ الْبِعْثَةِ إِلَى الْوَفَاةِ؛ وَهُوَ مَعَ ذٰلِكَ مِنْ أَزْكٰى عِبَادِ اللهِ وَأَعْقَلِهِمْ، وَإِنَّمَا لَمْ يُرْوَ عَنْهُ مِنَ الْأَحَادِيْثِ الْمُسْنَدَةِ إِلَّا الْقَلِيْلُ لِقِصَرِ مُدَّتِهِ وَسُرْعَةِ وَفَاتِهِ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِلَّا فَلَوْ طَالَتْ مُدَّتُهُ لَكَثُرَ ذٰلِكَ عَنْهُ جِدًّا، وَلَمْ يَتْرُكِ النَّاقِلُوْنَ عَنْهُ حَدِيْثًا إِلَّا نَقَلُوْهُ، وَلٰكِنْ كَانَ الَّذِيْنَ فِيْ زَمَانِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ لَا يَحْتَاجُ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَنْ يَّنْقُلَ عَنْهُ مَا قَدْ شَارَكَهُ هُوَ فِيْ رِوَايَتِهِ فَكَانُوْا يَنْقُلُوْنَ عَنْهُ مَا لَيْسَ عَنْهُمْ۔

ترجمہ: اسکے ساتھ ساتھ آپ سنت کے سب سے بڑے عالم تھے، جیسا کہ صحابہ نے ایک سے زائد مرتبہ آپکی طرف رجوع کیا، آپ نبی کریم ﷺ کی احادیث بیان کرنے کیلئے میدان میں آئے جو آپ کو حفظ تھیں اور ضرورت کے وقت مستحضر تھیں، مگر وہ صحابہ کے پاس موجود نہیں تھیں۔ اور اس طرح کیوں نہ ہوتا، جبکہ آپ بعثت کے آغاز سے لیکر وفات تک مسلسل رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے۔ اسکے ساتھ ساتھ آپ اللہ کے بندوں میں سب سے ذہین اور عقل مند بھی تھے۔ آپ سے سند کے ساتھ احادیث محض اسلئے کم روایت کی گئی ہیں کہ آپکی مدتِ خلافت کم ہے اور نبی کریم ﷺ کے بعد آپکی وفات جلدی ہوگئی تھی۔ ورنہ اگر انکی مدت طویل ہوتی تو آپ سے نہایت کثرت سے روایات ہوتیں اور نقل کرنے والے آپ سے ہر حدیث روایت کرڈالتے، لیکن آپکے زمانے میں جو صحابہ کرام تھے انہیں آپ سے ایسی احادیث نقل کرنے کی محتاجی نہیں تھی جسے روایت کرنے میں وہ آپکے ساتھ شامل تھے۔ وہ لوگ آپ سے صرف وہی احادیث نقل کرتے تھے جو انکے پاس نہیں تھیں (تاریخ الخلفاء جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ صفحہ ۳۵، ۳۶)۔

حضرت ابن زید فرماتے ہیں: وَأَبٰى أَنْ يُّقْبَلَ الصَّلَاةَ إِلَّا بِالزَّكَاةِ، وَقَالَ: رَحِمَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ مَا كَانَ أَفْقَهَهُ یعنی ابوبکر صدیق نے زکوٰۃ نہ دینے والوں کی نماز کو بھی قبول کرنے سے انکار کردیا، اللہ تعالیٰ ابوبکر پر رحمت کرے، انہیں کیا ہی فقاہت حاصل تھی (تفسیر ابن جریر: ۱۲۸۲۹، تحت التوبہ: ۱۱)۔ یہی بات سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے زبردست الفاظ کے ساتھ یوں بیان کی ہے: وَكَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ رَحِمَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ مَا أَفْقَهَهُ فِي الدِّيْنِ، أَرَادَ بِهِ مَا ذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ فِي حَقِّ مَانِعِي الزَّكَاةِ، وَهُوَ قَوْلُهُ واللهِ لَا أُفَرِّقُ بَيْنَ شَيْئَيْنِ جَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمَا (تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۵۳۴ تحت التوبہ: ۱۱، ۱۲)۔ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَحِمَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ مَا كَانَ أَفْقَهَهُ (تفسیر قرطبی جلد ۸ صفحہ ۷۱ تحت التوبہ: ۵)۔

صدیق اکبر کی شان میں بخاری میں بے شمار احادیث موجود ہیں جن میں سے صرف فضائل کے باب میں ستائیس (۲۷) احادیث وارد ہیں جبکہ فاروق اعظم کی شان میں پندرہ (۱۵)، عثمان غنی کی شان میں

www.islamicworldreligion.com

چھ(۶)اور علی المرتضیٰ کی شان میں سات(۷)احادیث موجود ہیں۔

مسلم شریف میں شان صدیق اکبر میں اٹھارہ(۱۸)،شان، فاروق اعظم میں بائیس(۲۲)،شان عثمان غنی میں آٹھ(۸)اور شان علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میں تیرہ(۱۳)احادیث موجود ہیں۔

صحاح ستہ کی دیگر کتب اور موطا وغیرہ میں تھوڑے فرق کے ساتھ یہی صورتِ حال ہے۔حتیٰ کہ مشکوٰۃ میں چاروں خلفائے راشدین کے الگ الگ مناقب، پھر مناقبِ ابوبکر وعمر کا باب علیحدہ، پھر مناقبِ ثلاثہ کا باب علیحدہ موجود ہے،اس طرح صدیقی مناقب بار بار اور بدل بدل کر آرہے ہیں۔رضی اللہ عنہم

اَلتَّائِيْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ

روافض کی طرف سے تائید

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: سَئَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ حِلْيَةِ السُّيُوْفِ فَقَالَ: لَابَأْسَ بِهٖ، قَدْ حَلّٰى اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَيْفَهٗ، قُلْتُ: فَتَقُوْلُ: الصِّدِّيْقُ؟ قَالَ: فَوَثَبَ وَثْبَةً وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَالَ: نَعَمْ اَلصِّدِّيْقُ، نَعَمْ اَلصِّدِّيْقُ، نَعَمْ اَلصِّدِّيْقُ، فَمَنْ لَمْ يَقُلْ لَّهُ الصِّدِّيْقَ فَلَا صَدَّقَ اللهُ لَهٗ قَوْلًا فِي الدُّنْيَا وَلَا فِي الْآخِرَةِ (كشف الغمة فی معرفة الائمة المجلد 2 صفحته 685)۔

ترجمہ: عروہ بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی (یعنی امام باقر) علیہ السلام سے تلوار کو زیور پہنانے کے بارے میں پوچھا،تو فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں، بے شک ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار کو زیور لگایا تھا، میں نے کہا: آپ اسے صدیق کہہ رہے ہیں؟ تو وہ قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو گئے، اور فرمایا: ہاں وہ صدیق ہے، ہاں وہ صدیق ہے، ہاں وہ صدیق ہے، جس نے اسے صدیق نہ کہا اللہ اس کی کسی بات کو سچا نہیں مانے گا دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ عُمَرَ الْفَارُوْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا امام عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے مناقب

(142)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ، بِاَبِيْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: وَكَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرُ (ترمذی: 3681، مسند احمد: 5698)۔ قال الترمذی رحمه الله هذا حديث حسن صحيح غريب والاحاديث مثل ذلك كثيرة وصحيحة

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ ان دو آدمیوں میں سے جو تجھے زیادہ پیارا ہے اسکے ذریعے سے اسلام کی مدد فرما۔ابوجہل کے ذریعے یا عمر بن خطاب کے ذریعے۔ابنِ عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کو ان میں سے زیادہ پیارا عمر تھا۔

www.islamthenworldreligion.com

(143)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا اَنْ نُصَلِّيَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ ظَاهِرِيْنَ حَتّٰى اَسْلَمَ عُمَرُ (مستدرك حاكم:4543)۔ صَحِيْحٌ وَافَقَهُ الذَّهْبِي

ترجمہ: حضرت عبداللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اللہ کی قسم ہم کعبہ میں سرِ عام نماز نہیں پڑھ سکتے تھے یہاں تک کہ عمر مسلمان ہو گئے۔

(144)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ ، فَاِنْ يَكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْهُمْ اَحَدٌ ، فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ (بخاری:3469 ، 3689 ، مسلم:6204، ترمذی:3693)۔ صحیح

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی ہے تو عمر بن خطاب ان میں سے ہے۔

شرح

مُحَدَّثٌ دال پر زبر کے ساتھ، اس سے مراد ہے: جس کے ساتھ باتیں ہوتی ہوں، یعنی جسے الہام ہوتا ہو۔ یہ حدیث فاروقِ اعظم کی ولایت پر نص ہے۔ کرامات اور صحابہ کی صوفیانہ تربیت میں فاروقِ اعظم جداگانہ شان رکھتے ہیں۔

(145)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ : بَيْنَمَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ، فَشَرِبْتُ حَتّٰى اَنِّيْ لَاَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِيْ اَظْفَارِيْ، ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالُوْا : فَمَا اَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ : اَلْعِلْمَ (بخاری:82، 3681، 7006، 7027، 7032، مسلم:6190، 6191، ترمذی:2284)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: میں سو رہا تھا کہ میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے پیا حتیٰ کہ اس کی دھاریں میرے ناخنوں سے پھوٹنے لگیں، پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دے دیا۔ صحابہ نے پوچھا، یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ فرمایا: علم۔

شرح

نبی کریم ﷺ کا بچا ہوا سارا علم پی جانا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بے پناہ علم کا ثبوت ہے، اور یہ علم براہِ راست حضور کریم ﷺ سے حاصل کیا گیا ہے۔

صحاح ستہ میں سے ہر ایک کتاب میں موجود ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ ایک حدیث روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: شَهِدَ عِنْدِيْ رِجَالٌ مَرْضِيُّوْنَ وَأَرْضَاهُمْ (اَحَبُّهُمْ كَمَا فِيْ مُسْلِمٍ) عِنْدِيْ

www.islamtheworldreligion.com

عُمَرُ یعنی مجھے پسندیدہ مردانِ خدا نے حدیث بیان کی ہے، اوران میں سے میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ اورمحبوب عمر ہے(بخاری:۵۸۱،مسلم:۱۹۲۱،ترمذی:۱۸۳،ابوداؤد:۱۲۷۶،نسائی:۵۶۱،ابن ماجہ:۱۲۵۰)۔

سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: مَا ظَنَنْتَ اَنَّ عِنْدِیْ مِنْ عِلْمٍ فَاسْأَلْنِی یعنی جس چیز کے بارے میں تم سمجھو کہ میرے پاس علم ہے تو مجھ سے پوچھ لو(بخاری:۴۹۱۳)۔

(146)۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِیْهاً یَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ، مَا لَقِیَكَ الشَّیْطَانُ سَالِكاً فَجّاً اِلَّا سَلَكَ فَجّاً غَیْرَ فَجِّكَ (بخاری:3294، 3683، مسلم:6202)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت محمد بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب مبارک ہو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، جب بھی شیطان کسی راستے سے آتا ہوا تمہیں ملتا ہے تو تیرے راستے کے علاوہ کسی دوسرے راستے کی طرف بھاگ جاتا ہے۔

شرح

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے الہام والی حدیث پہلے گزر چکی ہے، اب یہ دوسری حدیث بتا رہی ہے کہ آپ کا الہام شیطانی مداخلت سے بری ہے، ورنہ الہام تو دوسرے اولیاء کو بھی ہوتا ہے۔ اسی لیے احتلام کا مریض اگر اپنی ناف پر عمر لکھ کر سو جائے تو انشاء اللہ اسے احتلام نہیں ہوگا۔ اسی حدیث کی روشنی میں آسیب کے مریض کے لیے نادِ عمر کے فوائد قابل غور ہیں۔

(147)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ اللهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ (ترمذی:3682، مستدرك حاكم:4557)۔ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق کو جاری کر دیا ہے۔ (اسی لیے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے مشورے کے مطابق قرآن مجید کی بیس آیات نازل ہوئیں، جنہیں موافقاتِ عمر کہا جاتا ہے)۔

(148)۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ وَافَقْتُ رَبِّیْ فِیْ ثَلَاثٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی، فَنَزَلَتْ (وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِیْمَ مُصَلًّی (البقرۃ: 125) وَآیَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ یَحْتَجِبْنَ فَإِنَّهٗ یُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ آیَةُ الْحِجَابِ وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْغَیْرَةِ عَلَیْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ (عَسٰی رَبُّهٗ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ یُّبْدِلَهٗ أَزْوَاجًا خَیْرًا مِنْكُنَّ (التحریم:5) فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآیَةَ (بخاری:402، 4483، 4790، 4916، الترمذی:2959، ابن ماجۃ:1009)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: میں نے تین چیزوں میں اپنے رب سے موافقت کی، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالیں، تو یہ آیت نازل ہوئی: اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ

www.islamtheworldreligion.com

بنالو، اور پردے والی آیت، میں نے عرض کیا یارسول اللہ کاش آپ اپنی ازواج کو حکم دیں کہ وہ پردہ کریں، اس لیے کہ ان سے اچھے اور برے لوگوں کو بات کرنا پڑتی ہے، تو پردے والی آیت نازل ہوئی، اور ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی ازواج آپ پر غیرت کھانے کے معاملے میں جمع ہوئیں، تو میں نے ان سے کہا کہ: ممکن ہے کہ آپ ﷺ آپ لوگوں کو طلاق دے دیں اور آپ ﷺ کا رب بدلے میں آپ لوگوں سے بہتر ازواج آپ ﷺ کو دے دے، تو انہی الفاظ کیساتھ آیت نازل ہوئی۔

(149)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أُرِيتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيبٍ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوبًا أَوْ ذَنُوبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيفًا وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوا بِعَطَنٍ (بخاری: 3633، 3676، 3682، 7019، 7020، مسلم: 6196، 6197، ترمذی: 2289)۔ فاستحالت غربا: تحولت من الصغر الى الكبر. العبقری: الحاذق فی عمله يبلغ النهاية. يفری فريه: يعمل عملا مصلحا ويأتی بالعجب فی عمله. ضربوا بعطن: العطن مبرك الابل حول موردها لتشرب عللا بعد نهل. وتستريح منه

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ میں کنویں سے ایک ڈول کھینچ رہا ہوں جو لکڑی کی چرخی پر لگا ہوا ہے، پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک ڈول یا دو ڈول کھینچے اور ان کے کھینچنے میں ضعف تھا اور اللہ تعالیٰ انکی مغفرت فرمائے، پھر عمر بن الخطاب آئے اور (انکے ہاتھ میں) وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا اور میں نے انکی مثل انتہاء درجے کا کام کرنے والا نہیں دیکھا جو حیران کر کے رکھ دے، حتیٰ کہ تمام لوگ سیراب ہو کر اس طرح پیچھے ہٹ گئے جیسے اونٹ اپنے مشرب سے سیراب ہونے کے بعد پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

شرح

اس حدیث کے تین اجزاء پر غور کرنا ضروری ہے: (۱)۔ نبی مکرم ﷺ کا یہ فرمانا کہ: فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِي فَرِيَّهُ میں نے انکی مثل انتہاء درجے کا کام کرنے والا نہیں دیکھا جو حیران کر کے رکھ دے، (۲)۔ یہ الفاظ کہ: رَوِيَ النَّاسُ تمام لوگ سیراب ہو گئے، (۳)۔ یہ الفاظ کہ: ضَرَبُوا بِعَطَنٍ تمام لوگ سیراب ہو کر اونٹوں کی طرف پیچھے ہٹ گئے، یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ فاروق اعظم نے اپنے دور میں فیض تقسیم کرتے ہوئے کائنات کو پیچھے چھوڑ دیا۔ جسے نبی کریم ﷺ عبقری کہہ رہے ہیں وہ ہمت و طاقت کے لحاظ سے اور جرأت اور بہادری کے لحاظ سے اور ولایت و فیضان کے لحاظ سے کن کن القاب کا حقدار ہوگا، نبی کریم ﷺ کے اس لفظ کے سامنے ذخیرہ القاب دنگ ہے۔

(150)۔عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ حِصْنًا حَصِينًا لِلْإِسْلَامِ، يَدْخُلُ فِي الْإِسْلَامِ فَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ، فَلَمَّا مَاتَ عُمَرُ فَثَلَمَ مِنَ الْحِصْنِ ثَلْمَةٌ، فَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيهِ، وَكَانَ إِذَا

سَلَكَ طَرِيْقاً وَجَدْنَاهُ سَهْلاً ، فَإِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّ هَلَا بِعُمَرَ ، فَصْلًا مَا بَيْنَ الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ ، وَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّيْ أَخْدِمُ مِثْلَهُ حَتّٰى أَمُوْتَ

وَرَوَى الطَّبْرَانِيْ عَنْ سَيِّدِنَا عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيِّهَلًا بِعُمَرَ (المعجم الاوسط : 5549) ، وَقَالَ الْهَيْثَمِي سَنَدُهُ حَسَنٌ (انظر مجمع الزوائد: 14427) ۔ وَالْآثَارُ فِيْهِ كَثِيْرَةٌ ، مُخْتَلِفَةُ الْأَلْفَاظِ مَعْنَاهَا وَاحِدٌ (المصنف لعبدالرزاق: 20407، المعجم الكبير للطبرانی: 8719، 8729، 8730) ۔ قال الهيثمی رواه الطبرانی بأسانيد ورجال احدها رجال الصحيح (مجمع الزوائد: 14468) ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: بے شک عمر بن خطاب اسلام کے لیے مضبوط قلعہ تھے، اسلام میں کوئی داخل ہوتا تھا اور نکلتا نہیں تھا۔ جب عمر وفات پا گئے تو اسلام میں سوراخ ہو گیا، اب اس میں سے کوئی چیز نکلتی ہے اور داخل نہیں ہوتی۔ جب بھی وہ کسی راستے پر (صحابہ کی راہنمائی کرتے ہوئے) چلے تو ہم نے اسے آسان پایا، پس جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر کی بات ضرور کرو، زیادتی اور کمی کے درمیان امتیاز ہو جائے گا، اللہ کی قسم میری حسرت ہے کہ میں اس جیسے مردِ خدا کی مرتے دم تک نوکری کرتا۔

امام طبرانی علیہ الرحمہ نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر کی بات ضرور کرو۔

شرح

رَوَى الْإِمَامُ الشُّعْرَانِي أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ : زَيِّنُوْا مَجَالِسَكُمْ بِالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِذِكْرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (المقاصد الحسنہ صفحہ ۲۷۵، کشف الغمہ ۱/ ۳۲۵)

وقال ابن مسعود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: لَقَدْ كَانُوْا يَرَوْنَ أَنَّهُ ذَهَبَ بِتِسْعَةِ أَعْشَارِ الْعِلْمِ وَلَمَجْلِسٌ كُنْتُ أَجْلِسُهُ مَعَ عُمَرَ أَوْثَقُ فِيْ نَفْسِيْ مِنْ عَمَلِ سَنَةٍ (الاستیعاب صفحہ ۵۵۴) ۔

ترجمہ: امام شعرانی علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی مجالس کو نبی ﷺ پر درود اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ذکر سے سجایا کرو۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: صحابہ کرام کی تحقیق یہ تھی کہ عمر علم کے دس حصوں میں سے نو حصے اپنے ساتھ لے گئے، اور عمر کی مجلس میں ایک گھڑی بیٹھنا مجھے ایک سال کے عمل سے زیادہ پسند تھا۔

یہیں سے ماخوذ ہے کہ ولیوں کی صحبت میں تھوڑی دیر بیٹھنا سو سالہ بے ریاء عبادت سے بہتر ہے:

یک زمانہ صحبتے با اولیاء　　بہتر از صد سالہ طاعت بے ریاء

(151)۔عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ : لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَعْبٌ : لَوْ دَعَا عُمَرُ لَأُخِّرَ فِيْ أَجَلِهِ ، فَقَالَ النَّاسُ : سُبْحَانَ اللهِ ! أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: "إِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ" (الاعراف:34) ، قَالَ : وَقَدْ قَالَ: وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖ إِلَّا فِيْ كِتَابٍ (فاطر:11) (المصنف لعبدالرزاق:20554) ۔ صحیح

www.islamicworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابنِ مسیب فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زخمی کیا گیا تو کعب نے فرمایا: اگر عمر دعا فرما دیتے تو ان کی موت میں تاخیر کر دی جاتی، لوگوں نے (تعجب کرتے ہوئے) کہا سبحان اللہ! کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ: جب ان کی موت آ جاتی ہے تو ایک لمحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ کعب نے جواب دیا: اللہ نے فرمایا ہے: کسی عمر دیے جانے والے کی عمر میں جو بھی اضافہ یا کمی کی جاتی ہے وہ کتاب میں موجود ہے۔

(152)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : لَوْ كَانَ بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ (ترمذی:3686، مستدرك حاكم:4551)۔ صحيح وافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہوتا۔

اَلتَّائِيْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ

روافض کی طرف سے تائید

اِنَّ عَلِيًّا (ع) لَمَّا تُوُفِّيَ عُمَرُ اَتٰى اُمَّ كَلْثُوْمٍ فَانْطَلَقَ بِهَا اِلٰى بَيْتِهٖ (الفروع من الكافی:10830، تهذيب:10558، الاستبصار:4339)۔

ترجمہ: جب عمر فوت ہوئے تو علی (ع) اُمِ کلثوم کے پاس آئے اور انہیں اپنے گھر لے گئے۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ عُثْمَانَ الْغَنِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا امام عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے مناقب

(153)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ عُثْمَانَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا عُثْمَانُ هٰذَا جِبْرِيْلُ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ اللهَ قَدْ زَوَّجَكَ اُمَّ كُلْثُوْمٍ بِمِثْلِ صَدَاقِ رُقَيَّةَ، عَلٰى مِثْلِ صُحْبَتِهَا (ابن ماجة:110، مستدرك حاكم:7011، وروى الحاكم مثله فی حديث رقم:7008، 7009، 7010)۔ صَحِيْحٌ وَشَوَاهِدُهٗ كَثِيْرَةٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے دروازے کے پاس عثمان سے ملے تو فرمایا: اے عثمان یہ جبریل ہیں، انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ اللہ نے اِم کلثوم کے ساتھ آپکا نکاح کیا ہے، رقیہ جتنے مہر کے ساتھ، اسی جیسی سنگت کے لیے۔

(154)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ الْقُرَشِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَلٰى اِبْنَتِهٖ وَ هِيَ تَغْسِلُ رَأْسَ عُثْمَانَ، فَقَالَ يَا بُنَيَّةُ اَحْسِنِيْ اِلٰى اَبِيْ عَبْدِ اللهِ، فَاِنَّهٗ اَشْبَهُ اَصْحَابِيْ بِيْ خُلُقًا (المعجم الكبير للطبرانی:96، مجمع الزوائد:14500)۔ وَقَالَ الْهَيْثَمِيُّ رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن عثمان قرشی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی شہزادی کے پاس تشریف لے گئے اور وہ حضرت عثمان کا سر دھو رہی تھیں۔ تو فرمایا: اے بیٹی، ابو عبد اللہ کے ساتھ اچھا سلوک کرتی رہنا، یہ اخلاق میں مجھ سے میرے تمام صحابہ سے

www.islamtheworldreligion.com

زیادہ مشابہت رکھتا ہے۔

(155)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُضْطَجِعًا فِي بَيْتِهٖ كَاشِفًا عَنْ سَاقَيْهِ فَاسْتَأْذَنَ اَبُوْ بَكْرٍ فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰى تِلْكَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُمَرُ، فَاَذِنَ لَهٗ وَهُوَ كَذٰلِكَ فَتَحَدَّثَ، ثُمَّ اسْتَأْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَسَوّٰى ثِيَابَهٗ، فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ وَلَمْ تُبَالِهٖ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّيْتَ ثِيَابَكَ، فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ (مسلم:6209)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کاشانۂ اقدس میں اپنی پنڈلیوں سے کپڑا الٹا ہوا چھوڑ کر لیٹے ہوئے تھے۔ اتنے میں ابوبکر نے حاضر ہونے کی اجازت چاہی۔ آپ نے انہیں اجازت دے دی اور ان سے اسی حالت میں باتیں کرتے رہے۔ پھر عمر نے اجازت چاہی اور آپ نے اجازت دے دی اور اسی حالت میں گفتگو فرماتے رہے۔ پھر عثمان نے اجازت چاہی تو رسول اللہ ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست کر لیے۔ جب وہ نکل گئے تو حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ، ابوبکر داخل ہوئے تو آپ ان کے لیے نہیں اٹھے اور کوئی پرواہ نہیں کی، پھر عمر داخل ہوئے تو آپ ان کے لیے نہیں اٹھے اور کوئی پرواہ نہیں کی، پھر عثمان داخل ہوئے تو آپ بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے درست فرما لیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس شخص سے کیوں نہ حیاء کروں جس کا فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔

(156)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ، فَاِنَّهٗ كَانَتْ تَحْتَهٗ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَتْ مَرِيْضَةً، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَ سَهْمَهٗ (بخاری:3130، 3698، 3704، 4066)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: عثمان جنگِ بدر میں موجود نہیں تھے، اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی شہزادی آپ کی زوجہ تھیں اور آپ بیمار تھیں، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: آپ کو بدر میں شامل ہونے والے آدمی جتنا اجر ملے گا اور مالِ غنیمت میں سے حصہ بھی ملے گا۔

(157)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَحُثُّ عَلٰى جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَيَّ مِائَةُ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، ثُمَّ حَضَّ عَلَى الْجَيْشِ، فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ لِلّٰهِ عَلَيَّ ثَلَاثُ مِائَةِ بَعِيْرٍ بِاَحْلَاسِهَا وَاَقْتَابِهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ، فَاَنَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُوْلُ: مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ، مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ (مسند احمد:16701، ترمذی:3700، مستدرک حاکم:4610 وَقَالَ صَحِيْحٌ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ)۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس موجود تھا، اور آپ جیشِ عسرت کے

لیے ترغیب دے رہے تھے، تو عثمان بن عفان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ سو اونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور ٹاٹوں سمیت میرے ذمے ہوئے، پھر آپ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی، تو عثمان بن عفان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ، دو سو اونٹ اللہ کی راہ میں جھولوں اور ٹاٹوں سمیت میرے ذمے، پھر آپ ﷺ نے لشکر کے متعلق ترغیب دی، تو عثمان کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی خاطر تین سو اونٹ جھولوں اور ٹاٹوں سمیت میرے ذمے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر سے اترتے دیکھا اور آپ فرما رہے تھے: آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے گرفت نہیں، آج کے بعد عثمان جو عمل بھی کرے اسے گرفت نہیں۔

(158)۔عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ قَالَ: لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بِبَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ کَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اِلٰی اَھْلِ مَکَّۃَ، قَالَ: فَبَایَعَ النَّاسُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ عُثْمَانَ فِیْ حَاجَۃِ اللّٰہِ وَحَاجَۃِ رَسُوْلِہٖ، فَضَرَبَ بِاِحْدٰی یَدَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی فَکَانَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لِعُثْمَانَ خَیْرًا مِّنْ اَیْدِیْھِمْ لِاَنْفُسِھِمْ (ترمذی:3702)۔ وَقَالَ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب رسول اللہ ﷺ نے بیعتِ رضوان کا حکم دیا تو رسول اللہ ﷺ کی طرف سے عثمان بن عفان مکہ والوں کی طرف نمائندہ بن کر گئے۔ لوگوں نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک عثمان اللہ کے کام اور اس کے رسول کے کام کے لیے گیا ہے، آپ نے اپنے ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھا، رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کا عثمان کا ہاتھ بننا، ان کے لیے ان کے اپنے ہاتھوں سے افضل تھا۔

(159)۔عَنْ اَنَسٍ: اَنَّ عُثْمَانَ دَعَا زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ، وَعَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ، وَسَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ، وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْحَارِثِ بْنِ ھِشَامٍ، فَنَسَخُوْھَا فِی الْمَصَاحِفِ، وَقَالَ عُثْمَانُ لِلرَّھْطِ الْقُرَشِیِّیْنَ الثَّلَاثَۃِ: اِذَا اخْتَلَفْتُمْ اَنْتُمْ وَزَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ، فَاکْتُبُوْہُ بِلِسَانِ قُرَیْشٍ، فَاِنَّمَا نَزَلَ بِلِسَانِھِمْ، فَفَعَلُوْا ذٰلِکَ (بخاری: 3506، 4984، 4987، ترمذی:3104)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان نے حضرت زید بن ثابت، اور حضرت عبداللہ بن زبیر، اور حضرت سعید بن عاص، اور حضرت عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کو بلایا، انہوں نے قرآن مجید کو صحیفوں میں نقل کیا، اور حضرت عثمان نے تینوں قریشیوں کی ٹیم سے فرمایا: جب آپ لوگوں کا زید سے قرآن کے کسی لفظ پر اختلاف ہو جائے تو اسے قریش کے لہجے میں لکھنا، اللہ نے اسے ان کی زبان میں نازل فرمایا ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔

(160)۔عَنْ ثُمَامَۃَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَیْرِیِّ، قَالَ: شَھِدْتُ الدَّارَ حِیْنَ أَشْرَفَ عَلَیْھِمْ عُثْمَانُ، فَقَالَ ائْتُونِی بِصَاحِبَیْکُمُ اللَّذَیْنِ أَلَّبَاکُمْ عَلَیَّ، قَالَ: فَجِیءَ بِھِمَا فَکَأَنَّھُمَا جَمَلَانِ أَوْ کَأَنَّھُمَا حِمَارَانِ، قَالَ: فَأَشْرَفَ عَلَیْھِمْ عُثْمَانُ، فَقَالَ: أَنْشُدُکُمْ بِاللّٰہِ وَالْإِسْلَامِ ھَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِیْنَۃَ وَلَیْسَ بِھَا مَاءٌ یُسْتَعْذَبُ غَیْرَ بِئْرِ رُوْمَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ یَّشْتَرِیْ بِئْرَ رُوْمَۃَ فَیَجْعَلَ دَلْوَہٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ بِخَیْرٍ لَہٗ مِنْھَا فِی الْجَنَّۃِ؟ فَاشْتَرَیْتُھَا مِنْ صُلْبِ مَالِیْ فَأَنْتُمُ الْیَوْمَ تَمْنَعُوْنِیْ أَنْ أَشْرَبَ مِنْھَا حَتّٰی أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ

الْبَحْرِ، قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ: أَنْشُدُ كُمْ بِاللهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهٖ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدَهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ؟ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ أَنْ أُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُ كُمْ بِاللهِ وَبِالْإِسْلَامِ، هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِيْ؟ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: أَنْشُدُ كُمْ بِاللهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا، فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ قَالَ: فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ: اُسْكُنْ ثَبِيْرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ شَهِدُوْا لِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّيْ شَهِيْدٌ، ثَلَاثًا (ترمذی:3703)۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: ثمامہ بن حزن قشیری سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کی چھت سے جھانکتے ہوئے فرمایا: میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو بیر رومہ کے سوا میٹھے پانی کا کوئی کنواں نہ تھا۔ فرمایا کہ کون ہے جو بیر رومہ کو خرید کر اپنے ڈول کے ساتھ مسلمانوں کے ڈول کو ملا دے۔ اس نعمت کے بدلے جو جنت میں اس سے بہتر ہے۔ پس میں نے اسے اپنے مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس کے پانی سے روکے ہوئے ہو، یہاں تک کہ مجھے سمندر کا پانی پینا پڑ رہا ہے۔ لوگوں نے کہا: تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں بات اسی طرح ہے۔ فرمایا میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ مسجدِ نبوی نمازیوں کے لیے تنگ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہے جو آل فلاں کے قطعۂ زمین کو خرید کر مسجد میں شامل کر دے۔ پس میں نے اسے اپنے مال سے خریدا اور آج تم مجھے اس میں دو رکعتیں پڑھنے سے بھی روکتے ہو۔ لوگوں نے کہا: تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں بات اسی طرح ہے۔ فرمایا کہ میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ میں نے لشکرِ تبوک کا بندوبست اپنے مال سے کیا تھا؟ لوگوں نے کہا: تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں بات اسی طرح ہے۔ فرمایا کہ میں تمہیں اللہ اور اسلام کی قسم دیتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ کے کوہِ ثبیر پر تھے۔ آپ کے سامنے حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور میں تھا۔ پہاڑ ہلنے لگا یہاں تک کہ پتھر لڑھکنے لگے تو آپ نے پاؤں مبارک سے ٹھوکر مار کر فرمایا، اے ثبیر ٹھہر جا کیونکہ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ لوگوں نے کہا: تسلیم کیے بغیر چارہ نہیں بات اسی طرح ہے۔ آپ نے تکبیر کہی اور تین مرتبہ فرمایا: ان لوگوں نے میرے حق میں گواہی دے دی کہ ربِ کعبہ کی قسم میں شہید ہوں، ربِ کعبہ کی قسم میں شہید ہوں، ربِ کعبہ کی قسم میں شہید ہوں۔

مَنَاقِبُ الْإِمَامِ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا امام علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مناقب

(161)۔ قَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُوْبَكْرٍ، وَأَسْلَمَ عَلِيٌّ وَهُوَ غُلَامُ ابْنُ ثَمَانِ سِنِيْنَ، وَأَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِيْجَةَ (ترمذی:3734)۔ التحقیق صحیح، انظر شاهده فی الترمذی:3735۔

ترجمہ: بعض اہلِ علم (امام اعظم ابوحنیفہ) نے فرمایا: مردوں میں سب سے پہلے ابوبکر ایمان لائے، اور علی اس وقت ایمان لائے

www.islamtrueworldreligion.com

جب آپ آٹھ سال کے بچے تھے اور خواتین میں سب سے پہلے اُم المومنین خدیجہ ایمان لائیں (یہ بہترین تطبیق ہے)۔

(162)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهٗ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهٗ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ يَرجُونَ اَن يُّعْطَاهَا ، فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ؟ فَقَالُوا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوا اِلَيْهِ ، فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي عَيْنَيْهِ فَبَرِءَ ، حَتّٰى كَاَن لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوا مِثْلَنَا ؟ قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ، ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللهِ فِيْهِ ، فَوَاللهِ لَاَن يَّهْدِيَ اللهُ بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا ، خَيرٌ لَّكَ مِنْ اَن يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ (بخاری:2942،مسلم:6223)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا کہ: میں کل جھنڈا ایسے شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس کے ہاتھوں سے اللہ فتح دے گا۔ وہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور اسکا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ لوگ جب صبح کو اٹھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس اس امید پر پہنچے کہ ہمیں جھنڈا عطا ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ انکی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ فرمایا انہیں بلاؤ۔ انہیں بلایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے انکی آنکھوں پر لعابِ دہن لگایا، وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا عطا فرما دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ ہمارے جیسے نہ ہو جائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی معتدل رفتار سے چل پڑو حتیٰ کہ انکی رہائش گاہوں کے وسط میں پہنچ جاؤ پھر انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ جو کچھ اللہ کے حقوق میں سے ان پر واجب ہے۔ اللہ کی قسم اگر آپ کی وجہ سے اللہ نے ایک بندے کو بھی ہدایت دے دی تو وہ آپ کے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے۔

شرح

(۱)۔ اس حدیث میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زبردست منقبت اور خصوصیت مذکور ہے۔ ایک رافضی لکھتا ہے کہ غزوات میں جھنڈا ہمیشہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں ہوتا تھا اور آپ کی بدولت فتح حاصل ہوتی تھی۔

ہم جواباً عرض کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ہوتے ہوئے کسی بھی دوسری ہستی کی برکت سے فتح کے قول کا کوئی نقلی ثبوت نہیں، یہ غلو ہے اور رسول اللہ ﷺ کی شان میں بے ادبی ہے، خواہ وہ ہستی صدیق اکبر ہوں یا مرتضیٰ کریم۔ دوسری بات یہ ہے کہ تمام غزوات میں جھنڈا آپ کے ہاتھ میں نہیں ہوتا تھا، مثلاً:

غزوہِ بواط ۲ ہجری میں ہوا اور جھنڈا حضرت سعد بن ابی وقاص کے ہاتھ میں تھا اور جھنڈے کا رنگ سفید تھا (سیرتِ حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۳۳۹)، غزوہِ عشیرہ میں جھنڈا حضرت امیر حمزہ کے ہاتھ میں تھا اور جھنڈے کا رنگ سفید تھا (سیرتِ حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۳۴۱)، غزوہِ بدرِ اولیٰ میں جھنڈا سیدنا علی المرتضیٰ کے ہاتھ میں تھا اور

www.islamtheworldreligion.com

جھنڈے کا رنگ سفید تھا (سیرتِ حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۳۴۳)، غزوہِ بدر الکبریٰ میں جھنڈا حضرت مصعب بن عمیر کے ہاتھ میں تھا اور جھنڈے کا رنگ سفید تھا، اس کے آگے آگے دو جھنڈے تھے جن میں سے ایک سیدنا علی بن ابی طالب کے ہاتھ میں تھا جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی چادر کا بنا ہوا تھا اور دوسرا ایک انصاری صحابی کے ہاتھ میں تھا اور اس کا رنگ سیاہ تھا (سیرتِ حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۳۷۲)، غزوہِ خیبر میں جھنڈا مختلف ہاتھوں میں رہا اور جھنڈا پکڑنے والے شہید ہوئے، بالآخر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جھنڈا دیا گیا اور فتح نصیب ہوئی، غزوہِ موتہ میں سب سے پہلے حضرت زید نے جھنڈا پکڑا اور شہید ہو گئے، پھر حضرت جعفر نے جھنڈا پکڑا اور شہید ہو گئے، پھر ابن رواحہ نے جھنڈا پکڑا اور شہید ہو گئے اور سب سے آخر میں حضرت خالد سیف اللہ نے جھنڈا پکڑا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمائی حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ (بخاری: ۴۲۶۲)، غزوہ تبوک میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ شریک ہی نہیں تھے اور جھنڈا سیدنا ابوبکر صدیق کے ہاتھ میں تھا (اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۲۴۱)، غزوہ بنی مصطلق میں مہاجرین کا جھنڈا صدیقِ اکبر کے ہاتھ میں تھا، ایک قول یہ ہے کہ حضرت عمار بن یاسر کے ہاتھ میں تھا، اور انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ کے ہاتھ میں تھا (سیرتِ حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۵۶۸)، فتح مکہ کے دن انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ اور نبی کریم ﷺ کا جھنڈا حضرت زبیر بن عوام کے ہاتھوں میں تھا (بخاری: ۴۲۸۰)۔

باقی رہے سریہ جات یعنی ایسے جنگی دستے جن میں نبی کریم ﷺ خود نہیں جاتے تھے، ان میں مختلف صحابہ کو سالار بنایا جاتا تھا، پہلا سریہ حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں سیف البحر کی طرف بھیجا گیا، اکثر سریوں میں قیادت سیدنا زید بن حارثہ نے اور مسلمان ہو جانے کے بعد سیدنا خالد بن ولید نے کی۔

(۲)۔ اس حدیث سے رافضی دیگر صحابہِ کرام رضی اللہ عنہم کی شان میں تنقیص کا پہلو نکال لیتے ہیں، اور يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ کا مفہوم مخالف معتبر سمجھ لیتے ہیں۔ جواباً گزارش ہے کہ سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کا مقابلہ کیا اور قرآن میں مرتدین کا مقابلہ کرنے والوں کے لیے یہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں: يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ (المائدہ: ۵۴)، نہ اُس حدیث سے دوسروں سے محبت کی نفی ثابت ہے اور نہ اِس آیت سے دوسروں کی محبت کی نفی ثابت۔ البتہ یہ فرق ضرور ہے کہ وہ حدیث ہے اور یہ قرآن۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے اپنی شہزادی سیدہ ام کلثوم سے فرمایا: تیرا شوہر ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اور اس کا رسول ان سے محبت کرتے ہیں، آپ واپس جانے لگیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے سناؤ میں نے کیا کہا ہے؟ انہوں نے عرض کیا، آپ نے فرمایا ہے: میرا شوہر ان لوگوں میں سے ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتے ہیں اور اللہ اور اس کا رسول ان سے محبت کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ (مستدرکِ حاکم: ۷۰۱۳)۔ سَقَطَ مِنَ التَّلْخِيْصِ

www.islamthevoiceofreligion.com

حضرت عبداللہ مُضحک رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: اِنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ یعنی یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے (بخاری:۶۷۸۰)۔

(۳)۔ حضرت سلمہ بن اکوع کے بھائی حضرت عامر بن اکوع کو خیبر پر حملہ کرنے کے لیے بھیجا گیا، وہ مرحب کے ہاتھوں شہید ہو گئے (مسلم:۴۶۷۸، ۴۶۶۹)۔ پھر مرحب کا مقابلہ کرنے کے لیے حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور اس کے ساتھ جنگ کے بعد آخر کار اُسے قتل کر دیا (مسندِ احمد: ۱۵۰۷۲)۔ صحیح۔ مسلم شریف میں ہے کہ مرحب کو سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا (مسلم: ۴۶۷۸)۔ صحیح۔ علماء نے لکھا ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ والی حدیث زیادہ صحیح ہے (شرح نووی جلد 2 صفحہ 115)۔ تطبیق اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ حضرت محمد بن مسلمہ نے اسے گھائل کیا ہو اور سیدنا مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے جانے تک ابھی اس میں اکڑ باقی ہو اور آپ نے اس کا کام تمام کر دیا ہو۔ مرحب کے بھائی یاسر نے مسلمانوں کو للکارا تو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے اسے قتل کیا (سیرت ابن اسحاق صفحہ ۴۷۵)۔ اسی جنگ میں سیدنا ابو مسلم رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے اور خبر پھیل گئی کہ ابو مسلم شہید ہو گئے (بخاری:4206)۔ ان میں سے کسی بھی صحابی کے بھاگ کر واپس آ جانے والی بات بالکل غلط ہے۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو غزوہِ خیبر میں جھنڈا عطا ہوا اور آپ کے ہاتھوں فتح نصیب ہوئی (بخاری:2942، مسلم:6223)۔ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی عظیم فضیلت ہے۔ آپ کی غیر موجودگی میں آپ سے پہلے خیبر کے بہت سے قلعے فتح ہو چکے تھے اور مالِ غنیمت حاصل کر لیا گیا تھا، اب صرف دو قلعوں میں یہودی محصور ہو چکے تھے، ایک قلعے کا نام وطیح اور دوسرے کا نام سلالم تھا، یہ آخری دو قلعے باقی بچے تھے، کل دس دن سے زیادہ محاصرہ رہا (سیرت ابن اسحاق صفحہ ۴۷۴)۔

مختلف مواقع پر مختلف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اللہ کریم نے مختلف عزتیں عطا فرمائیں۔ غزوہِ موتہ میں مختلف صحابہ نے جھنڈا پکڑا مگر شہید ہوتے گئے، آخر کار حضرت خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑا اور فتح ہو گئی اسی موقع پر انہیں سیف اللہ کا لقب ملا (بخاری:۱۲۴۶)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لشکر میں ابو طلحہ کی آواز ہزار آدمیوں کی آواز سے زیادہ دشمن کے لیے خوفناک ہے (مستدرکِ حاکم:۵۵۸۸)۔

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو صحابہ کرام کے مشورے کے خلاف ایک لشکر کا سالار بنایا اور انہیں اپنا محبوب قرار دیا (بخاری:۳۷۳۰، مسلم:۶۲۶۵)۔

جب نجران کے لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ ہمارے ساتھ ایک امانت دار آدمی بھیج دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہارے ساتھ امین آدمی بھیجوں گا جیسا کہ امین ہونے کا حق ہے لَاَبْعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ۔ تمام صحابہ کرام اس انتظار میں تھے کہ شاید یہ عزت مجھے ملے گی

www.islamthewonderreligion.com

فَاسْتَشْرَفَ لَهٗ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوعبیدہ بن جراح کھڑے ہوجاؤ۔ جب وہ کھڑے ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: هٰذَا اَمِيْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ یہ ہے اس امت کا امین (بخاری: ۴۳۸۰، مسلم: ۶۲۵۴)۔

تمام صحابہ کرام موجود تھے مگر محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو امامت کے مصلے پر کھڑا ہو کر نماز پڑھانے کا حکم دیا (بخاری: ۶۷۸، مسلم: ۹۴۸)۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز کیلیے ابوبکر صدیق کا انتخاب فرمایا تو میں بھی ادھر ہی موجود تھا غائب نہیں تھا وَاِنِّیْ اُشَاهِدُ وَمَا اَنَا بِغَائِبٍ (تاریخ الخلفاء صفحہ ۵۲)۔

آپ نے دیکھا کہ کبھی تو تمام صحابہ کی موجودگی میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا انتخاب ہو رہا ہے، کبھی تمام صحابہ کی موجودگی میں سیدنا اسامہ بن زید کا انتخاب ہو رہا ہے، کبھی تمام صحابہ کی موجودگی میں سیدنا ابو عبیدہ بن جراح کا انتخاب ہو رہا ہے اور کبھی تمام صحابہ کی موجودگی میں سیدنا صدیق اکبر کا انتخاب ہو رہا ہے۔ ہم نے سب کی اکٹھی شان بیان کر دی ہے۔ ہاں البتہ مخالفین کے پاس بدگمانی کی دولت وافر موجود ہے۔

(163)۔ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ قَالَ خَلَّفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ، فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ تُخَلِّفُنِیْ فِی النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ؟ فَقَالَ اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَكُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ (بخاری: 4416، مسلم: 6218، ابن ماجة: 121,115)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہِ تبوک کے موقع پر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو گھر پر چھوڑا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا: کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ جس طرح ہارون، موسیٰ کی جگہ پر پیچھے رہے اسی طرح آپ میری جگہ پر پیچھے رہیں، ہاں مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

شرح

جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر جاتے وقت حضرت ہارون علیہ السلام کو کچھ وقت کیلیے پیچھے چھوڑ کر گئے تھے، اسی طرح غزوہِ تبوک پر جاتے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے پیچھے چھوڑا، اس موقع پر آپ نے یہ تشبیہ دی۔ علامہ عینی لکھتے ہیں: مَعْنَاهُ عَنْ تَكُوْنَ خَلِيْفَةً عَنِّیْ فِیْ سَفَرِیْ هٰذَا الخ یعنی میرے اس سفر کے دوران آپ میرے خلیفہ رہو گے (عمدۃ القاری جلد ۱۴ صفحہ ۴۴۱)۔ چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے اس لیے وضاحت فرما دی کہ: مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

واضح رہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مختلف غزوات میں مختلف صحابہ کو پیچھے چھوڑ کر جاتے تھے، جیسے غزوہِ حدیبیہ میں حضرت نمیلہ بن عبداللہ لیثی (سیرت ابن ہشام جلد ۳ صفحہ ۳۰۸، سیرتِ حلبیہ جلد ۳ صفحہ ۶۳)۔

www.islamthewordreligion.com

غزوہِ بنی مصطلق میں حضرت زید بن حارثہ کو یا حضرت ابوذر غفاری کو مدینہ شریف میں اپنا خلیفہ بنا کر گئے وَاسْتَخْلَفَ ﷺ عَلَى الْمَدِيْنَةِ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (سیرتِ حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۵۶۷، سیرت ابن ہشام جلد ۳ صفحہ ۲۸۹)۔غزوہِ ذات الرقاع میں حضرت ابوذر غفاری کو اور ایک قول کے مطابق حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو اہلِ مدینہ پر اپنا خلیفہ بنا کر گئے اِسْتَخْلَفَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ الخ (سیرت ابن اسحاق صفحہ ۳۸۷، سیرت ابن ہشام جلد ۳ صفحہ ۲۰۳، سیرتِ حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۵۵۶)۔غزوہ بدر الآخرہ میں حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن اُبی انصاری کو مدینہ منورہ کا نگران بنایا (سیرت ابن ہشام جلد ۳ صفحہ ۲۰۹)۔

(164)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : لَقَدْ اُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ ثَلَاثَ خِصَالٍ لَاَنْ تَكُوْنَ لِيْ خَصْلَةٌ مِّنْهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْطِيَ حُمْرَ النَّعَمِ ، قِيْلَ : وَمَا هُنَّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؟ قَالَ : تَزَوُّجُهٗ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ، وَسُكْنَاهُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَحِلُّ لَهٗ فِيْهِ مَا يَحِلُّ لَهٗ، وَالرَّأْيَةُ يَوْمَ خَيْبَرَ (مستدرك حاكم:4690)۔قَالَ الْحَاكِم صَحِيْحٌ وَقَالَ الذَّهْبِي ضَعِيْفٌ، واجزائه صحيحة

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب کو تین شانیں ایسی عطا کی گئی ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی مجھے عطا ہوتی تو سرخ سونے سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہوتی، آپ سے پوچھا گیا اے امیر المومنین وہ کیا ہیں؟ فرمایا: فاطمہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کا نکاح، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ان کی مسجد میں رہائش جس کی وجہ سے ان کے لیے اس میں حلال تھا جو کچھ بھی حلال تھا، اور خیبر کے دن کا جھنڈا۔

شرح

اس حدیث میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تین خصوصیات بیان ہوئی ہیں۔یہ آپ کی خصوصیات کا احاطہ نہیں، بلکہ آپ کی خصوصیات کی تعداد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے بقول تیرہ (۱۳) ہے (طبرانی اوسط:۸۴۳۲)۔

(165)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : اٰخٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللهِ اٰخَيْتَ بَيْنَ اَصْحَابِكَ وَلَمْ تُوَاخِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ اَحَدٍ ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : اَنْتَ اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ (ترمذی:3720)۔وَقَالَ حَسَنٌ

فيه حكيم بن جبير، قال الامام احمد:ضعيف مضطرب، وقال ابن معين: ليس بشيء، وقال شعبة: اخاف النار ان رويت عنه، وقال يعقوب ابن شيبة:ضعيف الحديث، وقال الجوزجاني: كذاب، قال ابن ابي حاتم سئلت ابا زرعة عنه، فقال في رائيه شيء، قلت ما محله ؟ قال: الصدق انشاء الله، وقال ابو حاتم:ضعيف الحديث، منكر الحديث، له رائي غير محمود نسئل الله السلامة غالٍ في التشيع الخ (تهذيب التهذيب المجلد الثاني صفحته 180، 181)۔اللّٰهم ارحم امة سيدنا محمد ﷺ

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کے درمیان مواخات قائم فرمائی، تو حضرت علی روتے ہوئے حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے اپنے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم فرمایا ہے اور میرے اور کسی کے درمیان بھائی چارہ نہیں بنایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔ (اہل علم سے درخواست ہے کہ اس حدیث کے راوی پر عربی زبان میں لکھا گیا علامہ ابن حجر کا تبصرہ ضرور ملاحظہ فرمالیں)۔

(166)۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَ عَلِيٌّ بَابُهَا (ترمذی: 3723)۔ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ غَرِيْبٌ مُنْكَرٌ، وقال السيوطی حسن

وَ قَالَ الْعُلَمَاءُ جَمِيْعُ الصَّحَابَةِ بِمَنْزِلَةِ الْأَبْوَابِ (مرقاۃ المجلد 11 صفحته 345، حاشية المحدث احمد علی السهارنفوری علی الترمذی المجلد 2 صفحته 213)۔ وَ قَالَ الطِّيْبِيُّ لَعَلَّ الشِّيْعَةَ تَتَمَسَّكُ بِهٰذَا التَّمْثِيْلِ أَنَّ أَخْذَ الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ مِنْهُ مُخْتَصٌّ بِهٖ لَا يَتَجَاوَزُهُ إِلٰى غَيْرِهٖ إِلَّا بِوَاسِطَتِهٖ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِأَنَّ الدار انما يدخل اليها من بابها، ولا حجة لهم به اذليس دار الجنة باوسع من دار الحكمة فلها ثمانية ابواب (طيبی شرح مشكوٰة المجلد 11 صفحته 269، مرقاۃ المجلد 11 صفحته 346، قوت المغتذی المجلد 2 صفحته 214)۔ و قال الشيخ المحقق عبد الحق المحدث الدهلوی: شک نیست کہ علم آنحضرت از جناب صحابہ دیگر نیز آمدہ و مخصوص بمرتضیٰ نیست الخ (اشعة اللمعات المجلد 4 صفحته 677)۔ و قال الشاہ عبد العزيز الدهلوی: آں شرط یا زیادہ ازاں شرط در دیگراں ہم بروایت اہل سنت ثابت شدہ باشد (تحفه اثنا عشريه صفحته 212)۔ وَ قَالَ الله تعالیٰ: يعلمهم الكتاب والحكمة، فثبت ان جميع الصحابة تعلموا الكتاب و الحكمة من النبی الكريم ﷺ، و قال رسول الله ﷺ بلغوا عنی ولو آية و قال فليبلغ الشاهد الغائب، فثبت ان جميع الصحابة بمنزلة الابواب، منهم من جمع القرآن كابی بكر و عثمان، ومنهم من هو اقراء، ومنهم من هو اعلم بالحلال والحرام، ومنهم من هو افرض، ومنهم من هو اقضی، ومنهم من بعث الى اليمن، ومنهم من بعث الى مصر و منهم من بعث الى الكوفة، ومنهم من هاجر الى الشام، ومنهم من اتى اليهم الناس من اطراف العالم رضی الله عنهم اجمعين وجزاهم الله عن جميع الامة خيرا۔

و فی روایة عن ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا (مستدرك حاكم: 4695)۔ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ لكن كذّبه الذهبی

وَقَالَ الذَّهْبِيُّ وَابْنُ الْجَوْزِيُّ وَ النَّوَوِيُّ وَالْجَزَرِيُّ وَابْنُ كَثِيْرٍ وَابْنُ تَيْمِيَةَ مَوْضُوْعٌ وَقَالَ يَحْيٰى بْنُ مُعِيْنٍ لَا أَصْلَ لَهٗ، وَلَفْظُ النَّوَوِيِّ: حَدِيْثٌ بَاطِلٌ (تهذيب الاسماء واللغات المجلد 1 صفحته 379) وَ قَالَ الْبُخَارِيُّ مُنْكَرٌ وَلَيْسَ لَهٗ وَجْهٌ صَحِيْحٌ، وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ مُنْكَرٌ غَرِيْبٌ، و قال القرطبی: أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ أَعْلَمُ مِنْهُ، وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ "أَنَا مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا" وَهُوَ حَدِيْثٌ بَاطِلٌ، النَّبِيُّ ﷺ مَدِيْنَةُ عِلْمٍ وَأَصْحَابُهٗ أَبْوَابُهَا، فَمِنْهُمُ الْبَابُ الْمُنْفَسِحُ، وَمِنْهُمُ الْمُتَوَسِّطُ، عَلٰى قَدْرِ مَنَازِلِهِمْ فِي الْعُلُوْمِ (تفسير القرطبی المجلد 9 صفحته 286)۔ وَ قَالَ الشَّاهُ عَبْدُ الْعَزِيْزِ: ایں خبر نیز مطعون است، وَقَالَ السُّيُوْطِيُّ وَعَلِيٌّ الْقَارِيُّ حَسَنٌ۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔

www.islamicnetworkdigital.com

شرح

اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اوپر کی عربی عبارات ضرور ملاحظہ فرمالیں۔ تمام صحابہ کرام علم کے دروازے ہیں، اس اعتبار سے اس حدیث کا مفہوم صحیح ہے۔ امام قرطبی لکھتے ہیں کہ: اَلنَّبِيُّ ﷺ مَدِيْنَةُ عِلْمٍ وَأَصْحَابُهُ أَبْوَابُهَا یعنی نبی کریم ﷺ علم کا دروازہ اور آپ کے تمام صحابہ اس کے دروازے ہیں (تفسیر قرطبی جلد ۹ صفحہ ۲۸۶)۔ حضرت ملا علی قاری لکھتے ہیں: وَ قَالَ الْعُلَمَاءُ جَمِيْعُ الصَّحَابَةِ بِمَنْزِلَةِ الْأَبْوَابِ یعنی علماء نے فرمایا ہے کہ تمام صحابہ علم کے دروازے ہیں (مرقاۃ ۱۱/ ۳۴۵)۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ کا علم دوسرے صحابہ سے بھی پہنچا ہے اور حضرت مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے (اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۶۷۷)۔

نبی کریم ﷺ نے تمام صحابہ کو خود علم سکھایا ہے: يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (الجمعہ: ۲)، اور آپ ﷺ نے تمام صحابہ کو علم پھیلانے کا حکم دیا ہے: بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَةً (بخاری: ۳۴۶۱)۔

(167)۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِياً فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ تُرْسِلُنِيْ وَأَنَا حَدِيْثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِيْ بِالْقَضَاءِ، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ سَيَهْدِيْ قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ، فَإِذَا جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْكَ الْخَصْمَانِ فَلَا تَقْضِيَنَّ حَتّٰى تَسْمَعَ مِنَ الْآخَرِ كَمَا سَمِعْتَ مِنَ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يَّتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ، قَالَ: فَمَا زِلْتُ قَاضِياً، أَوْ: مَا شَكَكْتُ فِيْ قَضَاءٍ بَعْدُ (ابو داؤد: 3582، السنن الكبرىٰ للبيهقي المجلد 10 صفحته 86، ترمذی: 1331، السنن الكبرىٰ للنسائي: 8417، مسند احمد: 638، مستدرك حاكم: 4716)۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے بھیج رہے ہیں اور میں نوعمر ہوں، میرے پاس فیصلے کا علم نہیں، تو فرمایا: اللہ تیرے قلب کو ہدایت دے گا اور تیری زبان کو ثابت رکھے گا، جب بھی دو فریق تمہارے سامنے بیٹھیں تو اس وقت تک فیصلہ ہرگز نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو جیسا کہ پہلے کی بات سنی تھی، اس لیے کہ اسے اپنی بات بیان کرنے کا پورا حق حاصل ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد میں مسلسل فیصلے دیتا رہا اور مجھے کبھی فیصلے میں شک نہیں ہوا۔

(168)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَقْضٰى أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ عَلِيُّ ابْنُ أَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (مستدرك حاكم: 4714)۔ وَقَالَ صَحِيْحٌ، وسكت عنه الذهبي، لعله حسن

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ اہلِ مدینہ میں سب سے بڑے قاضی حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔

(169)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَرْتُ مَعَ عَلِيٍّ إِلَى الْيَمَنِ فَرَأَيْتُ مِنْهُ جَفْوَةً فَلَمَّا قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَكَرْتُ عَلِيًّا فَنَقَصْتُهُ، فَجَعَلَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ

www.islamtheworldreligion.com

فَقَالَ : اَلَسْتُ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ ؟ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ ، قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ

(المصنف لابن ابی شیبہ المجلد 7 صفحتہ 506)۔ لہ شواھد صحیحۃ

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں یمن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ گیا، مجھے ان سے کسی معاملے میں شکایت ہوئی، جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا شکوہ کیا، رسول اللہ ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا، تو فرمایا: کیا میں مومنوں کو ان کی جانوں سے بھی زیادہ پیارا نہیں ہوں؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ، فرمایا: جس کا میں محبوب ہوں اس کا علی بھی محبوب ہے۔

(170)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ (ترمذی: 3713) وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ ، وَفِيْ رِوَايَةٍ اَحْمَدَ وَاَبِيْ يَعْلٰى اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَّالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ (مسند احمد: 968، مسند ابی یعلیٰ: 6416)۔ قال الشافعی: اَلْمُرَادُ بِهٖ وِلَاءُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ ، عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يُّوَالِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً وَلَا يُعَادِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضاً ، وَهُوَ فِيْ مَعْنٰى مَا ثَبَتَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَا يُحِبُّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ (الاعتقاد للبیہقی صفحتہ 203)۔

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں محبوب ہوں اسکا علی بھی محبوب ہے۔ ایک حدیث کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ: اے اللہ جو علی سے دوستی رکھے تو اس سے دوستی رکھ اور جو علی سے دشمنی کرے تو اس سے دشمنی کر۔

شرح

(۱)۔ مولا دشمن کا الٹ ہے یعنی دوست یا محبوب، جیسا کہ حدیث کے الفاظ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ سے بھی ظاہر ہے۔ ان اضافی الفاظ کے ساتھ یہ مکمل حدیث شیعہ کی کتاب رجال کشی کے صفحہ 139 پر بھی موجود ہے۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اس حدیث کی سند صحیح بھی ہو تو اس میں نبی کریم ﷺ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کے متعلق نص نہیں پائی جاتی، اس حدیث کا اصل مقصد تو ان لوگوں کی اصلاح کرنا تھا جنہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف شکایت کی تھی اور ان سے بغض کا اظہار کیا تھا۔ مولیٰ ہونے سے مراد اسلامی دوستی اور محبت ہے، مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایک دوسرے سے محبت و موالات رکھیں اور ایک دوسرے سے بغض نہ رکھیں، یہ حدیث اس معنی میں ہے جو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ: مجھ سے مومن کے سواء محبت کوئی نہیں کرے گا اور منافق کے سواء بغض کوئی نہیں رکھے گا (الاعتقاد للبیہقی صفحہ ۲۰۳)۔ علامہ محب اللہ طبری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: يَكُوْنُ الْمَوْلٰى بِمَعْنَى الْوَلِيِّ ضِدُّ الْعَدُوِّ یعنی مولیٰ کا معنی دوست ہوتا ہے جو دشمن کی ضد ہے (الریاض النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۲۲۷)۔

(۲)۔ اس حدیث کا پس منظر یہ ہے کہ بعض صحابہ کرام نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے شکایت کی تھی جس کے جواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث ارشاد فرمائی، یہ پس منظر بہت سی کتابوں میں بیان ہوا ہے (مثلاً مسند احمد: ۲۲۹۲۴، ترمذی: ۳۷۱۲، الاعتقاد والہدایہ

www.islamtheworldreligion.com

صفحہ ۲۰۳، اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب حدیث:۶، مصنف ابن ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۵۰۶، تفسیر قرطبی جلد ۱ صفحہ ۳۰۸ وغیرہ)۔ روافض اس پس منظر سے بہت گھبراتے ہیں۔

(۳)۔ نبی کریم ﷺ کا مبارک طریقہ تھا کہ آپ کے جس پیارے کی بھی مخالفت ہوتی، آپ اس کے دفاع میں خطاب فرماتے تھے۔ مثلاً حضرت اسامہ کا دفاع (بخاری: ۴۲۵۰)، حضرت عباس کا دفاع (مسند احمد: ۲۷۳۴)، صدیق اکبر کا دفاع (بخاری: ۴۶۴۰ اور دیوانِ حسّان)، حضرت عائشہ صدیقہ کا دفاع (بخاری: ۲۶۳۷)، سیدہ فاطمۃ الزہراء کا دفاع (بخاری: ۹۲۶)۔

(۴)۔ اللہ کریم فرماتا ہے: فَإِنَّ اللهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ بَعْدَ ذَٰلِكَ ظَهِيرٌ (التحریم: ۴)۔

ترجمہ: پس بے شک اللہ اپنے نبی کا مولا ہے، اور جبریل اور صالح مومنین اور اس کے بعد تمام غالب فرشتے نبی کے مولا ہیں۔

یہ قرآن ہے جس کا درجہ بلاشبہ ہر حدیث سے اوپر ہے، اس آیت کی روشنی میں بالکل واضح ہے کہ مولا ابوبکر، مولا عمر، مولا عثمان، مولا علی، مولا حسن، مولا حسین، مولا جبریل کہنا سب جائز ہے، جسکا دل چاہے مان لے اور جس کا دل چاہے نہ مانے، بہرحال قرآن کا فیصلہ یہی ہے۔

(171)۔ وَ عَنْ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ بَرَأَ النَّسْمَةَ ،إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ﷺ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِيْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضَنِيْ إِلَّا مُنَافِقٌ (مسلم باب الدلیل علی ان حب الانصار و علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ من الایمان وعلاماته وبغضهم من علامات النفاق حدیث: 240، ترمذی: 3736، نسائی: 5022، ابن ماجة: 114)۔ صَحِيْحٌ

وَ قَالَ فِيْ أَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ: حُبُّ أَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ إِيْمَانٌ وَ بُغْضُهُمَا كُفْرٌ (فضائل الصحابة امام احمد بن حنبل: 487، الکامل لابن عدی المجلد 3 صفحہ 73، الجامع الصغیر: 3665)۔ حسن

وَقَالَ ﷺ آيَةُ الْإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ (بخاری: 17، 3784، مسلم: 235، 236، 237، 238، 239، النسائی: 5019)۔

وَ قَالَ فِيْ جَمِيْعِ الصَّحَابَةِ: فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ أَحَبَّهُمْ ،وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ أَبْغَضَهُمْ ،وامثاله كثيرة

ترجمہ: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ذرے کو بڑھایا، نبی امی ﷺ کا میرے ساتھ وعدہ ہے کہ مجھ سے مومن کے سوا محبت کوئی نہیں کریگا اور منافق کے سوا بغض کوئی نہیں رکھے گا۔

اور آپ ﷺ نے ابوبکر و عمر کے بارے میں فرمایا: ابوبکر و عمر کی محبت ایمان ہے اور ان دونوں کا بغض منافقت ہے۔ اور فرمایا: ایمان کی نشانی انصار کی محبت اور منافقت کی نشانی انصار کا بغض ہے۔

تمام صحابہ کے بارے میں فرمایا: جس نے ان سے بغض رکھا اس کے دل میں میرا بغض تھا اس لیے اس نے ان سے بغض رکھا

www.islamtheworldreligion.com

اور جس نے ان سے محبت کی اسکے دل میں میری محبت تھی اس لیے اس نے ان سے محبت کی۔ایسی حدیثیں بہت ہیں۔
(تمام احادیث کو مدِنظر نہ رکھنے کی وجہ سے رافضیت اور خارجیت کو ہوا ملتی ہے، اہل سنت تمام احادیث پر نظر رکھتے ہیں)۔

شرح

روافض کے دل میں واقعی صحابہ کرام کا بغض ہوتا ہے اور وہ اس کا برملا اعتراف تک کرتے ہیں،لیکن اہل سنت کے دل میں کبھی اہل بیت اطہار علیٰ جدہم وعلیہم السلام کا بغض نہیں ہوتا، روافض کے پاس اہل سنت کے خلاف بدگمانی کے سواء کوئی سرمایہ نہیں۔

ان کے نزدیک رافضیت کا رد کرنے، صحابہ کا دفاع کرنے، ان کے خودساختہ خصائص کی نفی کرنے اور ان کی من گھڑت احادیث کا انکار کرنے کا نام بغض ہے۔

روافض کی اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اللہ سبحانہ نے جن منافقوں کے بارے میں آیات نازل فرمائی ہیں، وہ سب کے سب محبِ اہل بیت بنے بیٹھے ہیں يَنْتَحِلُ التَّشَيُّعَ (رجال کشی صفحہ ۳۶۶)۔

(172)۔وَعَنْ أَبِي حَازِمٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَىٰ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، فَقَالَ: هٰذَا فُلَانٌ، لِأَمِيرِ الْمَدِينَةِ، يَدْعُو عَلِيًّا عِنْدَ الْمِنْبَرِ، قَالَ: فَيَقُولُ: مَاذَا؟ قَالَ: يَقُولُ لَهُ: أَبُو تُرَابٍ، فَضَحِكَ، قَالَ: وَاللهِ مَا سَمَّاهُ إِلَّا النَّبِيُّ ﷺ وَمَا كَانَ لَهُ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهُ، فَاسْتَطْعَمْتُ الْحَدِيثَ سَهْلًا، وَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ كَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ: دَخَلَ عَلِيٌّ عَلَىٰ فَاطِمَةَ ثُمَّ خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ، قَالَتْ: فِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ فَوَجَدَ رِدَاءَهُ قَدْ سَقَطَ عَنْ ظَهْرِهِ وَخَلَصَ التُّرَابُ إِلَىٰ ظَهْرِهِ، فَجَعَلَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ فَيَقُولُ: اِجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ (بخاری:3703)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو اس نے کہا: فلاں شخص مدینے کا امیر (مروان بن حکم)، منبر پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خلاف نازیبا باتیں کرتا ہے۔حضرت سہل نے پوچھا: وہ کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا: وہ ان کو ابوتراب کہتا ہے، تو وہ ہنس پڑے کہا، کہنے لگے: اللہ کی قسم حضرت علی کا یہ نام تو نبی کریم ﷺ نے رکھا تھا، اور ان کو اس نام سے زیادہ کوئی نام محبوب نہیں تھا، (راوی کہتے ہیں کہ) میں نے حضرت سہل سے پورا قصہ جاننا چاہا تو میں نے کہا: اے ابوعباس! (لقب ملنے کا) یہ واقعہ کس طرح ہوا تھا؟ تو انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت سیدہ فاطمہ کے گھر داخل ہوئے پھر باہر نکلے اور مسجد میں لیٹ گئے، تو نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدہ سے پوچھا: آپ کا چچازاد کہاں ہے؟ انہوں نے بتایا: مسجد میں۔نبی کریم ﷺ ان کی طرف نکلے، تو ان کو اس حال میں پایا کہ ان کی چادر ان کی پشت سے ڈھلکی ہوئی تھی، اور مٹی ان کی پشت پر لگی ہوئی تھی۔آپ ان کی پشت سے مٹی جھاڑنے لگے اور دو مرتبہ (پیار سے) فرمایا: اے ابوتراب اٹھ کر بیٹھو۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

(۱)۔ یہ حدیث بخاری اور مسلم میں دیگر مقامات پر بھی موجود ہے، ان میں یَدْعُوْ کی جگہ سبّ کا لفظ بیان ہوا ہے۔ سبّ کا معنی خدانخواستہ نسبی گالی نہیں ہے، وہ آدمی ابوتراب کے لفظ کو سبّ کہہ رہا تھا۔

(۲)۔ اس حدیث میں مسجد میں سونے کا جواز، غصے کی حالت والے انسان پر نرمی، نبی کریم ﷺ کی تواضع اور سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عظیم فضیلت مذکور ہے، نبی کریم ﷺ کا انہیں تلاش کرنے کے لیے نکلنا، ان کے کندھے سے مٹی جھاڑنا اور پھر انہیں پیار سے ابوتراب فرمانا فِيْهِ الْفَضِيْلَةُ الْعَظِيْمَةُ لِعَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ۔

(۳)۔ حدیث شریف میں ہے کہ: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر سے جھگڑ کر نکلے تھے: فَغَاضَبَنِيْ فَخَرَجَ (بخاری: ۴۴۱، مسلم: ۶۲۲۹)۔ اللہ کے پیاروں کے درمیان جھگڑوں پر خاموش رہنا ہمارے لیے ضروری ہے، کسی کو صحیح یا کسی کو غلط کہنا ادب کے خلاف ہے۔

(173)۔ عَنْ اَبِيْ حَيْوةٍ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ : يَهْلِكُ فِيَّ رَجُلَانِ ، مُفْرِطٌ فِيْ حُبِّيْ وَمُفْرِطٌ فِيْ بُغْضِيْ

(المصنف لابن ابی شیبة المجلد 7 صفحته 506)۔ وروی مثله عن ابی مریم ، وزبید علیهما الرحمة (المصنف لابن ابی شیبة المجلد صفحته 506 ، المجلد 8 صفحته 155)۔ ورواه عبد الرزاق عن محمد بن سیرین (المصنف لعبد الرزاق: 20813)۔ موقوف صحیح

ترجمہ: حضرت ابوحیات فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کو فرماتے ہوئے سنا: میرے بارے میں دو طرح کے آدمی ہلاک ہوں گے، میری محبت میں زیادتی کرنے والا اور میرے بغض میں زیادتی کرنے والا۔

شرح

(۱)۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں افراط و تفریط کے درمیان جسے رافضیوں اور خارجیوں نے اختیار کیا ہے، اہل سنت و جماعت متوسط ہیں۔ پس خارجیوں کا حال یہودیوں کے حال کے موافق ہے اور رافضیوں کا حال نصاریٰ کے حال کے موافق ہے فَاَهْلُ السُّنَّةِ مُتَوَسِّطُوْنَ بَيْنَ الْاِفْرَاطِ فِيْ مَحَبَّةِ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللهُ وَجْهَهٗ وَبَيْنَ التَّفْرِيْطِ فِيْهَا ، اَلَّذَيْنِ اخْتَارَهُمَا الرَّوَافِضُ وَالْخَوَارِجُ (مکتوبات امام ربانی عربی جلد ۲ مکتوب نمبر ۳۶۷)۔

آج کل رافضی بھی اہل سنت سے سن سن کر خود کو رافضیت اور خارجیت کے درمیان ثابت کرنے لگے ہیں، مگر چور اس وقت پکڑا جاتا ہے جب ان کی ہر بات سے ایران خوش ہوتا ہے، پھر چور اس وقت پکڑا جاتا ہے جب یہ لوگ اکیلا ذکرِ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سننا چاہتے ہیں اور ان کے ساتھ دیگر صحابہ کا ذکر نہیں

www.islamtheworldreligion.com

سننا چاہتے، پھر چوراس وقت پکڑا جاتا ہے جب یہ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خصائص تک اہل بیت کو دینے لگتے ہیں اور معاملہ گستاخی رسول تک چلا جاتا ہے، پھر چوراس وقت پکڑا جاتا ہے جب یہ لوگ اہل بیت کی محبت کا بہانہ کرتے ہیں اور اہل سنت انہیں رافضی کہتے ہیں اس لیے کہ حدیث شریف میں ہے کہ: یہ لوگ اہل بیت کی محبت کا ڈھونگ رچائیں گے اور انہیں رافضی کہا جائے گا (طبرانی کبیر: ۱۲۸۲۲)، پھر چوراس وقت پکڑا جاتا ہے جب یہ لوگ صحیح ترین اور متفق علیہ احادیث پر جرح کرنے لگتے ہیں، کچھ نہیں بن پڑتا تو امام بخاری کے خلاف پھر ان احادیث کے راوی صحابہ کے خلاف پھر متعدد مجددین کے خلاف جو منہ میں آئے بولنے لگتے ہیں، پھر چوراس وقت پکڑا جاتا ہے جب یہ لوگ امام شافعی رحمہ اللہ جیسی شخصیات کے شعر کچھ بتاتے اور کچھ چھپاتے ہیں، امام شافعی کے تین شعر پڑھیے جنہیں یہ کبھی نہیں سناتے!

اِذَا نَحْنُ فَضَّلْنَا عَلِيًّا فَاِنَّنَا رَوَافِضُ بِالتَّفْضِيْلِ عِنْدَ ذَوِي الْجَهْلِ
وَ فَضْلَ اَبِيْ بَكْرٍ اِذَا مَا ذَكَرْتُهٗ رُمِيْتُ بِنَصْبٍ عِنْدَ ذِكْرِيْ لِلْفَضْلِ
فَلَا زِلْتُ ذَا رَفْضٍ وَ نَصْبٍ كِلَاهُمَا بِحُبَّيْهِمَا حَتّٰى اُوَسَّدَ فِي الرَّمْلِ

ترجمہ: جب ہم علی کی فضیلت بیان کرتے ہیں تو ہم اس فضیلت کی وجہ سے جاہلوں کے نزدیک رافضی ہوجاتے ہیں، اور جب میں ابوبکر کی فضیلت بیان کرتا ہوں تو مجھے اس فضیلت کے بیان کے وقت ناصبی ہونے کا الزام دیا جاتا ہے، تو میں ان دونوں کی محبت کی وجہ سے رافضی اور ناصبی دونوں بنا رہوں گا حتیٰ کہ ریت میں مل جاؤں گا۔

پھر چوراس وقت پکڑا جاتا ہے جب یہ لوگ خلفائے اربعہ کی اصطلاح سے بھاگتے ہیں جسے پوری امت نے چودہ سو سال سے اختیار کیے رکھا، افضلیتِ شیخین اور محبتِ ختنین کا مجموعہ چار ہی بنتا ہے اور یہ اہل سنت کی پہچان ہے، احادیث میں صرف ان چار یاروں کا جداگانہ ذکر کثرت سے موجود ہے، حضرت سلطان باہو علیہ الرحمہ سے سنیے، سنی کون ہوتا ہے؟ فرماتے ہیں:

از مذہبِ رفاض و خوارج بے زارم من کہ سنی دوست دارِ چار یارم

ترجمہ: میں رافضیوں اور خارجیوں کے مذہب سے بے زار ہوں، میں سنی ہوں اور چار یاروں کا یار ہوں (عقل بیدار صفحہ ۲۴۶ مصنف حضرت سلطان باہو)۔

(۲)۔ حضرت ابراہیم نخعی تابعی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک آدمی نے کہا: مجھے ابوبکر اور عمر کی نسبت علی سے زیادہ محبت ہے، آپ نے فرمایا: ایسی باتیں کرنی ہیں تو ہماری مجلس میں مت بیٹھ، اگر تمہاری بات سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سن لی تو وہ تمہاری پشت پر کوڑے ماریں گے لَا تُجَالِسْنَا بِمِثْلِ هٰذَا الْكَلَامِ. اَمَا لَوْ سَمِعَكَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ لَاَوْجَعَ ظَهْرَكَ (حلیۃ الاولیاء لابی نعیم جلد ۶ صفحہ ۴۹۲)۔

حضرت علامہ ابو الشکور سالمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: مِنْهُمْ مَنْ قَالَ بِاَنَّ حُبَّ عَلِيٍّ وَّاَهْلِ

الْبَيْتِ اَوْلٰى وَاَحَقُّ وَهٰذَا كُلُّهٗ بِدْعَةٌ وَفِسْقٌ یعنی روافض میں سے بعض کہتے ہیں کہ سیدنا علی اور اہل بیت علیہم الرضوان کی محبت زیادہ ہونی چاہیے۔ ایسے تمام عقائد بدعت اور فسق ہیں (التمہید صفحہ ۱۸۲)۔ مزید دیکھیے!

امام قسطلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اگر کوئی شخص اعتراف کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی، لیکن یہ شخص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدنا ابوبکر صدیق کی نسبت زیادہ محبت رکھتا ہو تو اگر اس کی یہ محبت دینی ہے تو پھر اس کی بات لایعنی ہے، اس لیے کہ دینی محبت عقیدۂ افضلیت کا نتیجہ ہے، اور اس شخص نے صرف زبانی افضلیتِ ابوبکر کا اقرار کیا ہے جب کہ دل سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا قائل ہے (المواہب اللدنیہ جلد ۳ صفحہ ۳۹۲)۔

حضرت خواجہ غلام فرید کوٹ مٹھن والے رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میرے شیخ حضرت خواجہ فخر الدین والملت قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اس سبب سے زیادہ محبوب رکھتا ہے کہ آپ پیرانِ پیر ہیں یا اس کے جدِ امجد ہیں یا ایک شخص ایسا ہے جس کا پیشہ بہادری ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بہادری کی وجہ سے زیادہ محبت رکھتا ہے۔ یہ تمام اقسام محبت رفض کی طرف لے جانے والی ہیں اور ان سے اجتناب کرنا چاہیے (مقابیس المجالس صفحہ ۳۰۲)۔

(174)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ اَنَّهٗ كَانَ يَرٰى اَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰى عَنْ عَلِيٍّ الْكِذْبُ (بخاری: 3707)۔ صحیح سیاتی مکررا برقم: 406۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین (تابعی رحمت اللہ علیہ) کی تحقیق یہ تھی کہ عام طور پر جو باتیں حضرت علی (کرم اللہ وجہہ الکریم) کی طرف منسوب کی جاتی ہیں وہ جھوٹ ہوتا ہے۔

شرح

ابن سیرین رحمہ اللہ کے اس قول کی شرح میں علامہ ابن حجر رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ: اس سے مراد روافض کے وہ اقوال ہیں جو انہوں نے شیخین کی مخالفت میں گھڑے (فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۸۸)۔ علامہ عینی رحمہ اللہ نے لکھا ہے: اہل کوفہ میں سے بہت سے لوگ جھوٹی روایات آپ سے منسوب کرتے تھے، خصوصاً رافضی جن کی روایات جھوٹ اور من گھڑت ہوتی تھیں (عمدۃ القاری جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۴)۔

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اللہ نے اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ عزت عطا فرمائی ہے کہ آپ کی شان میں صحیح اور حسن احادیث کی کوئی کمی نہیں، جیسا کہ آپ اس باب میں پڑھ کر آ رہے ہیں، لیکن جب صحیح، حسن، ضعیف اور اکثر موضوع احادیث کو جمع کیا گیا تو اب اس کے نتیجے میں یہ مرویات تمام صحابہ کے فضائل سے بڑھ گئیں، ذہبی کے الفاظ دیکھیے: لَمْ يُرْوَ لِاَحَدٍ مِنَ الصَّحَابَةِ فِي الْفَضَائِلِ اَكْثَرَ مِمَّا رُوِيَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهِيَ ثَلَاثَةُ اَقْسَامٍ: صِحَاحٌ وَحِسَانٌ وَقِسْمٌ ضِعَافٌ وَفِيْهَا كَثْرَةٌ. وَقِسْمٌ

مَوْضُوْعَاتٍ وَهِيَ كَثِيْرَةٌ اِلَى الْغَايَةِ وَلَعَلَّ بَعْضَهَا ضَلَالٌ وَزَنْدَقَةٌ (تنزیہ الشریعہ المرفوعہ عن الاخبار الشنیعہ جلد ا صفحہ ۴۰۷، حاشیہ الصواعق المحرقہ صفحہ ۱۲۱)۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صرف عبداللہ بن مسعود اور ان کے شاگردوں کی روایت کردہ احادیث کو قبول کیا جاتا تھا (مسلم: ۲۵)۔ امام اعظم اور ان کے شاگرد انہی مقبول لوگوں میں شمار ہوتے ہیں۔

علامہ عبداللہ بن احمد خلیلی لکھتے ہیں: قَالَ بَعْضُ الْحُفَّاظِ: تَأَمَّلْتُ مَا وَضَعَهُ أَهْلُ الْكُوفَةِ فِي فَضَائِلِ عَلِيٍّ وَأَهْلِ بَيْتِهِ فَزَادَ عَلَى ثَلَاثِمِائَةِ أَلْفٍ. قَالَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ: وَضَعْنَا سَبْعِيْنَ حَدِيثًا نُجَرِّبُ بِهَا أَهْلَ الْعِرَاقِ، فَبَعَثْنَا إِلَى الْكُوفَةِ وَالْبَصْرَةِ، فَأَهْلُ الْبَصْرَةِ رَدُّوهَا إِلَيْنَا وَلَمْ يَقْبَلُوهَا، وَقَالُوا: هٰذِهِ كُلُّهَا مَوْضُوعَةٌ، وَأَهْلُ الْكُوفَةِ رَدُّوهَا إِلَيْنَا، وَقَدْ وَضَعُوا لِكُلِّ حَدِيثٍ أَسَانِيْدَ یعنی بعض حفاظ نے فرمایا ہے کہ میں نے اچھی طرح غور کیا کہ اہل کوفہ نے فضائل سیدنا علی اور ان کے اہل بیت میں کتنی احادیث گھڑی ہیں تو وہ تین لاکھ سے زیادہ احادیث تھیں۔ اہل مدینہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے عراق والوں کا امتحان لینے کے لیے ستر احادیث گھڑ کے کوفہ اور بصرہ میں بھیجیں، بصرہ والوں نے وہ احادیث واپس کر دیں اور کہا کہ یہ سب احادیث موضوع ہیں، اور کوفہ والوں نے بھی ہمیں وہ حدیثیں واپس بھیجیں مگر ان میں سے ہر حدیث کے ساتھ سند بھی لکھ دی (الارشاد فی معرفۃ علماء الحدیث جلد ا صفحہ ۴۱۹)۔

امام نووی لکھتے ہیں: حدیثیں گھڑنے میں ان لوگوں نے سب سے زیادہ نقصان کیا ہے جو نیک سمجھے جاتے تھے، یہی بات علامہ سیوطی علیہ الرحمہ نے اس کی شرح میں یحیٰ القطان کے حوالے سے بھی لکھی ہے (تدریب الراوی شرح تقریب النواوی جلد ا صفحہ ۲۳۸)۔

اَفْضَلُ الْاَوْلِيَآءِ الْمُحَمَّدِيِّيْنَ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ

محمدی اولیاء میں سب سے افضل ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی رضی اللہ عنہم

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا (الحدید: 10)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تم میں سے جن لوگوں نے فتح مکہ سے پہلے پہلے اللہ کی راہ میں مال خرچ کیا اور اللہ کی راہ میں جنگ لڑی انکا درجہ بہت بلند ہے۔ اسکے بعد خرچ کرنے والے اور جنگ لڑنے والے انکے برابر نہیں ہو سکتے۔

وَقَالَ: وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى (الیل: 17)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جہنم سے دور رہے گا جو سب سے بڑا متقی ہے۔

(175)۔عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا

www.islamicworldreligion.com

وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ، فَبَكَىٰ اَبُوْبَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ مَا يُبْكِيْ هٰذَا الشَّيْخَ اِنْ يَّكُنِ اللهُ خَيَّرَ عَبْداً بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللهِ؟ فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ الْعَبْدَ، وَكَانَ اَبُوْبَكْرٍ اَعْلَمَنَا ، قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ ، اِنَّ اَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبُوْبَكْرٍ ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذاً خَلِيْلًا مِّنْ اُمَّتِيْ لَاتَّخَذْتُ اَبَابَكْرٍ ، وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ، لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ، اِلَّا بَابَ اَبِيْ بَكْرٍ (بخاری:466، 3654، 3904، مسلم:6170، 6171، ترمذی:3659، 3660)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے خطاب فرمایا: بے شک اللہ نے اپنے بندے کو اختیار دیا کہ دنیا اور جو کچھ اللہ کے ہاں ہے، ان میں سے ایک کو اختیار کر لے، تو اس نے اسے اختیار کیا جو کچھ اللہ کے ہاں ہے۔ ابوبکر رونے لگے، میں نے دل میں کہا اگر اللہ نے اپنے کسی بندے کو دنیا اور اپنے ہاں کی چیز کے درمیان اختیار دیا ہے اور اس بندے نے اللہ کے ہاں کی چیز کو اختیار کر لیا ہے تو اس میں اس بزرگ کو کون سی چیز نے رلایا؟ دراصل وہ بندہ رسول اللہ ﷺ خود تھے، اور ابوبکر ہم میں سب سے زیادہ علم والا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر مت رو، مجھ پر صحبت اور مال کے لحاظ سے سب سے زیادہ احسان ابوبکر کے ہیں، اگر میں اپنی امت میں کسی کو (اپنا خلیل یعنی تنہائی کا دوست) بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلامی اخوت اور مودت (یعنی یہ میرا بھائی ہے اور ہم میں باہم مودت ومحبت ہے)۔ مسجد کو آنے والے تمام دروازے بند کر دیے جائیں سوائے ابوبکر کے دروازے کے۔

(176)۔ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ زَمْعَةَ اَخْبَرَهٗ بِهٰذَا الْخَبَرِ قَالَ: لَمَّا سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ صَوْتَ عُمَرَ ، قَالَ ابْنُ زَمْعَةَ : خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اَطْلَعَ رَأْسَهٗ مِنْ حُجْرَتِهٖ ثُمَّ قَالَ: لَا لَا لِيُصَلِّ لِلنَّاسِ ابْنُ اَبِيْ قُحَافَةَ، يَقُوْلُ ذٰلِكَ مُغْضَباً (ابو داؤد: 4661)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن زمعہ نے مجھے یہ حدیث بتائی کہ: جب نبی کریم ﷺ نے عمر کی آواز سنی تو نبی کریم ﷺ اٹھے حتیٰ کہ اپنا سر مبارک حجرے سے باہر نکالا، پھر فرمایا: نہیں نہیں نہیں، ابوقحافہ کا بیٹا لوگوں کو نماز پڑھائے، آپ نے غضبناک ہو کر یہ بات فرمائی۔

(177)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: رَأَىٰ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَبَا الدَّرْدَاءِ يَمْشِيْ بَيْنَ يَدَيْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ ، تَمْشِيْ قُدَّامَ رَجُلٍ لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ بَعْدَ النَّبِيِّيْنَ عَلٰى رَجُلٍ اَفْضَلَ مِنْهُ ؟ (فضائل الصحابة: 137، المعجم الاوسط للطبرانی: 7306، مجمع الزوائد: 14313)۔ لَهٗ شَوَاهِدُ مِنْ وُجُوْهٍ اُخَرَ تَقْضِيْ لَهٗ بِالصِّحَّةِ اَوِ الْحُسْنِ وَقَدْ اَشَارَ ابْنُ كَثِيْرٍ اِلَى الْحُكْمِ بِصِحَّتِهٖ۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابودرداء کو ابوبکر صدیق کے آگے آگے چلتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: اے ابودرداء تم اس شخص کے آگے چل رہے ہو جس سے افضل شخص پر نبیوں کے بعد سورج طلوع نہیں ہوا۔

(178)۔ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَتَتِ امْرَاَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ، قَالَتْ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ وَلَمْ اَجِدْكَ ؟ كَاَنَّهَا تَقُوْلُ الْمَوْتَ ، قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ : اِنْ لَمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ

(بخاری:7220، 7320، 3659، مسلم: 6179، 6180، ترمذی:3676)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئی۔ آپ نے اسے پھر کبھی آنے کا حکم دیا۔ وہ کہنے لگی، اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو پھر؟ جیسے وہ وفات کی بات کر رہی ہو۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس آنا۔

(179)۔ عَنْ عَلِيٍّ وَّالزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا: مَا غَضِبْنَا إِلَّا لِأَنَّا قَدْ أُخِّرْنَا عَنِ الْمُشَاوَرَةِ، وَإِنَّا نَرَى أَبَا بَكْرٍ أَحَقَّ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِنَّهُ لَصَاحِبُ الْغَارِ وَ ثَانِيَ اثْنَيْنِ وَإِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرَفِهِ وَ كِبَرِهِ، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَهُوَ حَيٌّ (مستدرک حاکم:4478)۔ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ فِي التَّلْخِيْصِ

ترجمہ: حضرت علی اور زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ہم ناراض صرف اس لیے ہوئے ہیں کہ ہمیں مشاورت میں پیچھے کیا گیا ہے۔ ورنہ ہم رسول اللہ ﷺ کے بعد ابوبکر کو خلافت کا سب سے زیادہ حق دار سمجھتے ہیں۔ وہ یارِ غار ہے، اور ثانی اثنین ہے، اور ہم اس کا شرف اور عظمت جانتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔

(180)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

(بخاری:3668، ترمذی:3656، مستدرک حاکم:4477)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ابوبکر ہمارا سردار ہے، ہم سے افضل ہے اور ہم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کا محبوب ہے۔

(181)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ، فَدَعَوا اللهَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَقَدْ وُضِعَ عَلَى سَرِيْرِهِ إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكِبِي يَقُوْلُ: يَرْحَمُكَ اللهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ يَّجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لِأَنِّي كَثِيْرًا مِمَّا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: كُنْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَانْطَلَقْتُ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ، فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُوْ أَنْ يَّجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ (بخاری: 3677، 3685، مسلم: 6187، ابن ماجۃ:98، شرح السنۃ:3890)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں لوگوں میں کھڑا تھا، لوگ عمر بن خطاب کے لیے اللہ سے دعائیں مانگ رہے تھے، انہیں ان کی چارپائی پر رکھا گیا تھا، ایک شخص میرے پیچھے سے آیا اور میرے کندھے پر اپنی کہنی رکھ دی، اور کہنے لگا، اللہ تجھ پر رحمت کرے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تیرے یاروں کے ساتھ تجھے ملا دے گا، میں رسول اللہ ﷺ سے اکثر سنا کرتا تھا کہ: میں اور ابوبکر اور عمر تھے، میں نے اور ابوبکر اور عمر نے فلاں کام کیا، میں ابوبکر اور عمر گئے، مجھے یقین تھا کہ اللہ تمہیں ان دونوں کے ساتھ ملا دے گا، میں نے پیچھے پلٹ کر دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب تھے۔

(182)۔ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ (بخاری باب فضل ابی بکر بعد النبی ﷺ حدیث 3655 :)۔ صحیح

www.islamicworldreligion.com

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں لوگوں کے درمیان افضلیت بیان کرتے تھے، ہم سب سے افضل ابوبکر کو کہتے تھے، پھر عمر ابن خطاب کو، پھر عثمان بن عفان کو رضی اللہ عنہم۔

(183)۔عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِيْ بَكْرٍ اَحَداً، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُكُ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ (بخاری: 3697، ابوداؤد: 4627، مسند ابی یعلیٰ: 5595، 5596، 5597)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ابوبکر کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے، پھر عمر، پھر عثمان، پھر ہم نبی کریم ﷺ کے صحابہ کو چھوڑ دیتے تھے، ان کے درمیان افضلیت نہیں دیتے تھے۔

(184)۔عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَيٌّ اَفْضَلُ اُمَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَهٗ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ (ابو داؤد: 4628، ترمذی: 3707، المعجم الاوسط للطبرانی: 1692 وَالْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ)۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: وَاَصْحَابُهٗ مُتَوَافِرُوْنَ (مسند احمد: 4625، مسند ابی یعلیٰ: 5776، المعجم الکبیر للطبرانی: 12952)۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ، قَالَ: فَيَبْلُغُ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَلَا يُنْكِرُ ذٰلِكَ عَلَيْنَا (مسند ابو یعلیٰ: 5597، المعجم الکبیر للطبرانی: 12953، المعجم الاوسط: 8702، مجمع الزوائد: 14385 وقال رجالہ وثقوا وفیہم خلاف)۔

فَثَبَتَ اِجْمَاعُ اَهْلِ السَّمَآءِ وَرَبُّنَا مَعَهُمْ جَلَّ وَعَلَا شَانُهٗ، وَثَبَتَ اِجْمَاعُ اَهْلِ الْاَرْضِ وَنَبِيُّنَا مَعَهُمْ ﷺ۔

ترجمہ: حضرت سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ: ہم رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں کہا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ کی امت میں آپ ﷺ کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں، پھر عمر، پھر عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین۔ ایک روایت میں ہے کہ: صحابہ وافر تعداد میں تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ: یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچتی تھی تو آپ ﷺ انکار نہیں فرماتے تھے۔

(185)۔عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَحِمَ اللهُ اَبَابَكْرٍ، زَوَّجَنِيْ ابْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَاعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَّالِهٖ، رَحِمَ اللهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا، تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهٗ صَدِيْقٌ، رَحِمَ اللهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللهُ عَلِيًّا، اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ (ترمذی: 3714)۔ وقال غریب، ولاجزائہ شواھد

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ ابوبکر پر رحمت کرے، اس نے اپنی بیٹی میرے نکاح میں دے دی، اور مجھے دارالہجرت تک سواری فراہم کی، اور اپنے مال میں سے بلال کو آزاد کیا۔ اللہ عمر پر رحمت کرے، حق بات کہہ دیتا ہے خواہ کڑوی ہو، حق کی خاطر تنہا رہ جانا گوارا کر لیتا ہے۔ اللہ عثمان پر رحمت کرے، اس سے فرشتے بھی حیاء کرتے ہیں۔ اللہ علی پر رحمت کرے، اے اللہ حق کو اس کے ساتھ گھما دے یہ جدھر بھی جائے۔

(186)۔عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللهَ اخْتَارَ اَصْحَابِيْ عَلٰى جَمِيْعِ الْعَالَمِيْنَ سِوَى النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَاخْتَارَ لِيْ مِنْهُمْ اَرْبَعَةً اَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ وَعَلِيًّا فَجَعَلَهُمْ

www.islamtheworldreligion.com

خَيْرَ اَصْحَابِيْ وَفِيْ اَصْحَابِيْ كُلِّهِمْ خَيْرٌ (مجمع الزوائد:16383،الشفاء المجلد 2 صفحته 42، الرياض النضرة المجلد 1 صفحته 47، تفسير القرطبي جلد 13 صفحته 270 تحت القصص:68)۔حسن، قال الهيثمي رجاله ثقات وفي بعضهم خلاف،وللحديث شواهد،وقال القرطبي صحيح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے تمام جہانوں پر میرے صحابہ کو چن لیا ہے سوائے نبیوں اور رسولوں کے۔اوران میں سے چار کو میرے لیے چنا ہے، ابوبکر، عمر، عثمان اور علی۔ یہ میرے صحابہ میں سب سے افضل ہیں، اور میرے سارے صحابہ میں بھلائی ہے۔

(187)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: قُلْتُ لِاَبِيْ: اَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: اَبُوْبَكْرٍ ، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ ، وَخَشِيْتُ اَنْ يَقُوْلَ عُثْمَانُ ، قُلْتُ: ثُمَّ اَنْتَ؟ قَالَ: مَا اَنَا اِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ (بخاری:3671، ابو داؤد:4629)۔ وَسَيَأْتِيْ حَدِيْثُ سَيِّدِنَا سَفِيْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُوْنَ سَنَةً

ترجمہ: حضرت محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد (سیدنا علی) سے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں افضل کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر، میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر، اور مجھے اندیشہ ہوا کہ اب یہ نہ کہیں کہ عثمان، میں نے عرض کیا پھر آپ ہوں گے، فرمایا: میں مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں۔

(188)۔وعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : لَا يَجْمَعُ حُبَّ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعَةِ اِلَّا قَلْبُ مُؤْمِنٍ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ (فضائل الصحابة امام احمد بن حنبل:675)۔مرسل صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان چار کی محبت ایمان والا دل ہی اپنے اندر جمع کرے گا ابوبکر عمر عثمان اور علی۔

شرح

حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چاروں خلفائے راشدین ابوبکر عمر عثمان اور علی رضی اللہ عنہم اجمعین کے درمیان محبت میں تفریق کرنا اللہ تعالیٰ سے رابطہ ٹوٹ جانے کے اسباب میں سے ایک سبب ہے، جن کا اس امت کے اکثر لوگوں کو شعور نہیں، تفریق سے مراد یہ ہے کہ بعض سے محبت کی جائے اور بعض سے بغض رکھا جائے، جیسا کہ خوارج اور روافض کا طریقہ ہے (الابریز صفحہ ۳۲۶)۔

چاروں خلفاء کو خلفائے اربعہ لکھنا، اہل اسلام کا معمول چلا آ رہا ہے، اوپر احادیث آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں، ایک حدیث کتاب الفتن میں بھی آ رہی ہے۔امام نسائی رحمہ اللہ نے السنن الکبریٰ میں یوں باب باندھا ہے: ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم اجمعین (السنن الکبریٰ جلد ۵ صفحہ ۴۷)۔

امام ابوبکر خلال رحمہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے خلیفہ برحق ہونے کا انکار

www.islamtheworldreligion.com

کرنے والے خارجیوں کا رد کرتے ہوئے یوں باب باندھا ہے: خِلَافَةُ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ حَقٌّ حَقٌّ (السنۃ للخلال جلد ا صفحہ ۳۱۹)۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ایک نص کیا بلکہ بکثرت نصوصِ قرآنیہ واحادیثِ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نہ صرف خلافتِ شیخین بلکہ خلافتِ خلفائے اربعہ علیہم الرضوان پر شاہد ہیں (تصفیہ صفحہ ۱)۔

روافض کی کتاب مناقبِ آل ابی طالب میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا فرمان لکھا ہے کہ: مَنْ لَمْ يَقُلْ اِنِّيْ رَابِعُ الْخُلَفَاءِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ یعنی جس نے مجھے چوتھا خلیفہ نہیں مانا اس پر اللہ کی لعنت ہے (مناقب آلِ ابی طالب صفحہ ۶۴۳)۔ لہٰذا خلفاءِ اربعہ اور چار یار کی اصطلاح درست ثابت ہوئی۔

چاروں خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم میں سب سے زیادہ خصائص سیدنا ابوبکر صدیق کے ہیں، جن کی تعداد اسی (۸۰) سے زائد ہے، سیدنا عمر فاروق کے خصائص چالیس (۴۰) سے زیادہ ہیں، سیدنا عثمانِ غنی کے خصائص تقریباً بارہ (۱۲) ہیں اور سیدنا علی المرتضیٰ کے خصائص تیرہ (۱۳) ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: (سیدنا) علی میں اٹھارہ خوبیاں ایسی ہیں کہ ان میں سے صرف ایک بھی انکی آخرت سنوارنے کے لیے کافی تھی۔ جب کہ ان میں سے تیرہ خوبیاں ایسی ہیں جو صرف انہی کے خصائص ہیں اور اس امت میں کسی دوسرے کو یہ اعزاز حاصل نہیں لَقَدْ كَانَتْ لَهٗ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مَنْقِبَةً لَمْ يَكُنْ لِاَحَدٍ مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ (طبرانی اوسط: ۸۴۳۲)۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مخالفین کا رد کرنے کیلیے علمائے کرام نے بہت سے صحابہ سے احادیث روایت کی ہیں ورنہ تین خلفائے راشدین کے مناقب بھی بہت زیادہ ہیں، انہی کے برابر بلکہ ان سے بھی زیادہ موازی آن بلکہ بیشتر ازاں (اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۶۷۴)۔

حضرت علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: آپکے مخالفین کی کثرت کی وجہ سے اہل سنت نے آپ کے فضائل کثرت سے پھیلانے کی ضرورت محسوس کی، ورنہ حقیقت بات یہ ہے کہ چاروں خلفائے راشدین کے فضائل جب میزانِ عدل کے مطابق لکھے جائیں تو ہرگز اہل سنت وجماعت کے قول سے باہر نہیں نکلا جا سکتا وَ اِلَّا فَالَّذِيْ فِيْ نَفْسِ الْاَمْرِ اَنَّ لِكُلٍّ مِّنَ الْاَرْبَعَةِ مِنَ الْفَضَائِلِ اِذَا حُرِّرَ بِمِيْزَانِ الْعَدْلِ لَا يَخْرُجُ عَنْ قَوْلِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ اَصْلًا (فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۸۲)۔

امام نووی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب کے عشر عشیر کو بھی شمار کرنا اور ان کا احاطہ کرنا ممکن نہیں لَا يُمْكِنُ اِسْتِقْصَاءُهَا الخ (تہذیب الاسماء واللغات جلد ۲ صفحہ ۵۵)۔

افضلیتِ سیدینا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے موضوع پر فقیر کی کتاب ضربِ حیدری کے آخری ایڈیشن کا مطالعہ فرمائیں، اس موضوع پر کوئی بھی سوال اٹھائے تو ایک بار ضربِ حیدری کو اپنی آنکھوں سے دوبارہ ملاحظہ فرمالیں، انشاءاللہ تارے نظر آنے لگیں گے۔

www.islamtheworldreligion.com

مِنْ عَلَامَاتِ اَهْلِ السُّنَّةِ اَنْ تُفَضِّلَ الشَّيْخَيْنِ وَ تُحِبَّ الْخَتَنَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُم

شیخین کو افضل ماننا اور ختنین سے محبت کرنا اہلِ سنت کی علامات میں سے ہے

(189)۔عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ مَا خَلَا النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلِيُّ (ترمذی: 3665، 3666، ابن ماجة: 95، المصنف لابن ابی شیبة المجلد 7 صفحته 473، مسند احمد: 604، مسند ابی یعلیٰ: 533، المعجم الاوسط للطبرانی: 1348)۔ وَرَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَغْوِيُّ عَنْ اَنَسٍ (ترمذی: 3664، شرح السنة باب فضل ابی بکر و عمر حدیث: 3896)۔ وَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ ابْنُ حِبَّانٍ وَالطَّبْرَانِيُّ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ (ابن ماجة: 100، ابن حبان: 6904، المعجم الاوسط للطبرانی: 4174)۔ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ جَابِرٍ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ (المعجم الاوسط للطبرانی: 8808)۔ وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ (المعجم الاوسط للطبرانی: 4431)۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَحْمَدَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: هٰذَانِ سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَشَبَابِهَا (مسند احمد: 604)۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ابوبکر اور عمر اگلے اور پچھلے جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں سوائے نبیوں اور رسولوں کے، اے علی انہیں مت بتانا۔ اس حدیث کو سیدنا علی کے علاوہ حضرت انس، ابو جحیفہ، جابر اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم نے روایت کیا۔ مسندِ احمد میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں جنتی بوڑھوں اور نوجوانوں کے سردار ہیں۔

شرح

جو لوگ وفات کے وقت جوان ہوں گے ان کے سردار حسنین کریمین ہیں، اور جو لوگ وفات کے وقت بوڑھے ہوں گے ان کے سردار شیخین کریمین ہیں، ورنہ جنت کے اندر تو نبی کریم ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام سمیت سبھی جوان ہوں گے۔

(190)۔وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حُبُّ اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ اِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ (فضائل الصحابة للامام احمد بن حنبل: 487، الکامل لابن عدی المجلد 3 صفحته 73، الجامع الصغیر: 3665)۔ حسن لغیرہ

ترجمہ: حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر و عمر کی محبت ایمان ہے اور ان دونوں کا بغض منافقت ہے۔

(191)۔وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا لَهٗ وَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ، وَوَزِيْرَانِ مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ، فَاَمَّا وَزِيْرَايَ مِنْ اَهْلِ السَّمَآءِ فَجِبْرِيْلُ وَمِيْكَائِيْلُ، وَاَمَّا وَزِيْرَايَ

www.islamtheworldreligion.com

مِنْ اَهْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ (ترمذی:3680)۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا نبی نہیں گزرا جسکے آسمان میں دو وزیر نہ ہوں اور زمین میں دو وزیر نہ ہوں، آسمان میں میرے دو وزیر جبریل اور میکائیل ہیں، اور زمین میں میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔

(192)۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اَھْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی لَیَرَاھُمْ مَنْ تَحْتَھُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّیَّ فِی اُفُقٍ مِّنْ آفَاقِ السَّمَآءِ ، وَ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ مِنْھُمْ وَ اَنْعَمَا

(ترمذی:3658، ابو داؤد:3987، شرح السنۃ:3891، مسند احمد:11212، 11219)۔ قَالَ التِّرْمِذِیُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک بلند درجات والوں کو ان سے نیچے والے لوگ اس طرح دیکھیں گے جس طرح تم چمکتے ہوئے ستاروں کو آسمان کے آفاق میں بلندی پر دیکھتے ہو۔ اور بے شک ابوبکر اور عمر ان میں سے ہیں اور ان سب سے زیادہ انعام یافتہ ہیں۔

(193)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ حَنْطَبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ رَاٰی اَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ فَقَالَ : ھٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ

(ترمذی:3671)۔ مُرْسَلٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حنطب (تابعی) فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا تو فرمایا: یہ دونوں (میرے) کان اور آنکھ ہیں۔

(194)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ یَوْمٍ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ ، اَحَدُھُمَا عَنْ یَمِیْنِہٖ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِہٖ وَھُوَ آخِذٌ بِاَیْدِیْھِمَا ، وَقَالَ: ھٰكَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

(ترمذی:3669، ابن ماجۃ:99)۔ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ ابوبکر اور عمر تھے۔ ایک آپ کے دائیں طرف تھا اور دوسرا آپ کے بائیں طرف، آپ نے دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، فرمایا: ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے۔

(195)۔وَعَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ

(ترمذی:3662، ابن ماجۃ:97)۔ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان دو کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں گے، ابوبکر اور عمر۔

(196)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی "اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ" قَالَ: ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَ صَاحِبَاہُ، قَالَ اَبُو الْعَالِیَۃِ : فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلْحَسَنِ، فَقَالَ: صَدَقَ وَاللّٰہِ وَنَصَحَ، وَاللّٰہِ ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ (المستدرک للحاکم:3075)۔ صَحِیْحٌ وَافَقَہُ الذَّھَبِیُّ

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ" کی تفسیر میں فرمایا کہ: اس سے مراد رسول اللہ ﷺ اور ان کے دونوں یار ہیں، حضرت ابوالعالیہ تابعی فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ بات حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے کہی تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم انہوں نے سچ فرمایا اور بڑی بھلائی کی بات فرمائی، اللہ کی قسم صراطِ مستقیم سے مراد رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر و عمر ہیں۔

(197)۔وَعَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْ بَكْرٍ، وَبَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ عُمَرُ، وَبَعْدَهُمَا آخَرُ ثَالِثٌ، وَلَمْ يُسَمِّهٖ (مسند احمد: 836، 837، 838، 839، 840، 874، 881، 882، 883، 911، 925، 935، 936، 937، 1034، 1035، 1036، 1044، 1055، 1056، 1058، ابن ماجة: 106، المصنف لابن ابی شیبة المجلد 8 صفحته 574، المعجم الکبیر للطبرانی: 175، 176)۔ الحدیث صحیح متواتر رواہ ثمانون رجلا عن سیدنا علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ویوید حدیث سیدنا محمد بن الحنفیة فی البخاری حدیث رقم: 3671۔

ترجمہ: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس امت میں اس کے نبی کے بعد سب سے افضل ابوبکر ہیں، ابوبکر کے بعد عمر ہیں، اور ان دونوں کے بعد ایک تیسرا ہے، مگر آپ نے اس کا نام نہیں لیا۔

(198)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَا اَجِدُ اَحَداً فَضَّلَنِيْ عَلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اِلَّا جَلَدْتُهٗ حَدَّ الْمُفْتَرِيْ

(فضائل الصحابة لامام احمد بن حنبل: 49 عن حکم بن جحل، 387 عن حکم بن جحل قال سمعت علیا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ یقول، السنة لعبد الله ابن احمد حدیث رقم: 1242 عن حکم بن جحل، 1322 عن علقمة، السنة لابن ابی عاصم حدیث رقم: 1027 عن علقمة، 1254 عن حکم بن جحل، الاعتقاد للبیهقی صفحته 358 عن حکم بن جحل قال خطبنا علیؓ بالبصرة، 361 عن علقمة و قال له شواهد ذکرناها فی کتاب الفضائل، فضائل ابی بکر الصدیق مؤلفه ابو طالب محمد بن علی العشاری متوفی 451 حدیث رقم: 39، تحفة الصدیق لابن بلبان صفحته 87، الاستیعاب صفحته 434، ابن عساکر المجلد 30 صفحته 369 عن عبد خیر، 371 عن علقمة، 383 عن حکم عن ابیه، ابن عساکر المجلد 44 صفحته 365 عن جابر بن حمید و حدیث آخر عن حکم بن جحل و حدیث آخر عن حکم بن جحل ایضاً و حدیث آخر عن علقمة، الریاض النضرة المجلد 1 صفحته 401، المؤتلف والمختلف للدار قطنی المجلد 3 صفحته 92 عن حکم بن جحل، المنتقی للذهبی صفحته 361 عن محمد بن الحنفیة بلفظ کان یقول، تاریخ الخلفاء صفحته 38، الصواعق المحرقة صفحته 60، تفسیر قرطبی المجلد 17 صفحته 206، کنز العمال: 36152، ازالة الخفاء المجلد 1 صفحته 317)۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے جسے پایا کہ وہ مجھے ابوبکر اور عمر سے افضل کہتا ہے تو میں اسے مفتری کی حد لگاؤں گا۔

شرح

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی افضلیتِ صدیق اکبر کے منکر پر حدِ مفتری کا اعلان کر رکھا تھا، فرماتے ہیں: خَيْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا اَبُوْ بَكْرٍ، فَمَنْ قَالَ غَيْرَ هٰذَا فَهُوَ مُفْتَرٍ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُفْتَرِيْ (السنة لعبداللہ بن احمد: ۱۲۹۲، شرح اصول اعتقادِ اہل السنة: ۲۴۴۸)۔

www.islamtheworldreligion.com

یہ حد عملاً لگائی بھی جا چکی ہے، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک آدمی نے حضرت عمر کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے افضل کہا، یہ بات سیدنا عمر کو معلوم ہوئی تو آپ اسے کوڑے مارنے لگ گئے حتیٰ کہ اس کا پیشاب خطا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: ابوبکر رسول اللہ ﷺ کے بعد تمام لوگوں سے افضل تھے، اس لحاظ سے اور اس لحاظ سے۔ پھر فرمایا: جس نے اس عقیدے کی مخالفت کی ہم اس پر وہی حد لگائیں گے جو مفتری پر لگاتے ہیں: فَجَعَلَ ضَرْبًا بِالدِّرَّةِ حَتّٰى شَغَرَ الخ (فضائل الصحابۃ لاحمد ابن حنبل: ۳۹۶)۔ صحیح

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ: ایک آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا میں نے آپ سے بہتر کوئی نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا تم نے ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا اگر تم کہتے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے تو میں تمہیں قتل کر دیتا، اور اگر تم کہتے کہ میں نے ابوبکر اور عمر کو دیکھا ہے تو میں تمہیں کوڑے مارتا لَوْ اَخْبَرْتَنِيْ اَنَّكَ رَاَيْتَ اَبَابَكْرٍ وَّ عُمَرَ لَاَوْجَعْتُكَ عُقُوْبَةً (کتاب الآثار لابی یوسف: ۹۲۴)۔

(199)۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فَقَالَ: مَا كَانَ مَنْزِلَةُ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ كَمَنْزِلَتِهِمَا السَّاعَةَ (مسند احمد: 16655)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوحازم فرماتے ہیں کہ ایک شخص سیدنا علی بن حسین (امام زین العابدین) کے پاس حاضر ہوا اور کہا ابوبکر اور عمر کا قرب نبی کریم ﷺ کے ساتھ کتنا تھا؟ فرمایا: اتنا ہی قرب تھا جتنا آج ہے۔

شرح

عَنْ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُوْلُ: مَنْ زَعَمَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ اَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّاَ اَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ رَضِيَ اللهُ عَنْ جَمِيْعِهِمْ وَمَا اَرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهُ مَعَ هٰذَا عَمَلٌ اِلَى السَّمَآءِ یعنی محمد فریابی فرماتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا کہ علی رضی اللہ عنہ ولایت کے شیخین سے زیادہ حق دار تھے، اس نے یقیناً ابوبکر، عمر اور مہاجرین و انصار رضی اللہ عنہم کو گناہ گار کہا، اور میں نہیں سمجھتا کہ اس عقیدے کے ہوتے ہوئے اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہو (ابوداؤد: ۴۶۳۰)۔

وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: مَا اَظُنُّ رَجُلاً يَتَنَقَّصُ اَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ (ترمذی باب خیر الناس بعد رسول اللہ ﷺ حدیث: ۳۶۸۵)۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی فرماتے ہیں: میں نہیں سمجھتا کہ جو شخص ابوبکر اور عمر کا مرتبہ گھٹاتا ہے وہ نبی ﷺ سے محبت کرتا ہوگا۔

وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فَاِنَّهُ قَالَ: اُفَضِّلُ الشَّيْخَيْنِ بِتَفْضِيْلِ عَلِيٍّ اِيَّاهُمَا عَلٰى نَفْسِهِ وَاِلَّا

لَمَا فَضَّلْتُهُمَا، كَفٰى بِيْ وِزْراً اَنْ اُحِبَّهٗ ثُمَّ اُخَالِفَهٗ (صواعق محرقہ صفحہ ٦٢)۔

ترجمہ: محدث عبد الرزاق کہتے ہیں کہ: میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کو اس لیے افضل کہتا ہوں کہ حضرت علی نے ان کو اپنے سے افضل قرار دیا ہے، میرے گناہ گار ہونے کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ میں حضرت علی سے محبت بھی کروں اور پھر ان کی مخالفت بھی کروں۔

تمام صحابہ، تابعین اور ائمہ اربعہ کا اس پر اجماع ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق اس امت میں سب سے افضل ہیں، پھر عمر، پھر عثمان اور پھر علی رضی اللہ عنہم۔ اہل سنت کے عقائد کی کوئی ایسی کتاب نہیں جس میں یہ عقیدہ بیان نہ کیا گیا ہو۔ علماء نے لکھا ہے کہ: اہل سنت کی پہچان یہ ہے کہ ابوبکر و عمر کو افضل مانا جائے اور عثمان و علی سے محبت کی جائے (شرح عقائد نسفی صفحہ ١٥٠)۔ اس کی وضاحت یوں ہے کہ شیخین کو افضل ماننے سے ختنین کی محبت کم نہیں ہونی چاہیے، ورنہ شیخین سے محبت ختنین سے بھی زیادہ ہونی چاہیے، شرعی محبت کا یہی تقاضا ہے۔ اس عقیدے کا منکر اہل سنت سے خارج ہے۔ اہل سنت کو خارجی اور ناصبی کہنا روافض کی نشانی ہے۔

استاذ قرطبی متوفی ٦٥٦ھ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: کتاب و سنت کی روشنی میں ابوبکر و عمر کی افضلیت قطعی ہے، سلف اور خلف کے علماء میں سے کسی ایک نے بھی اس میں خلاف نہیں کیا۔ شیعہ اور اہل بدعت کے اقوال کی کوئی اہمیت نہیں، انکا حال تو یہ ہے کہ امام قرطبی لکھتے ہیں: فَاِنَّهُمْ بَيْنَ الْمُكَفَّرِ تُضْرَبُ رَقَبَتُهٗ وَبَيْنَ مُبْتَدِعٍ مُفَسَّقٍ لَا تُقْبَلُ كَلِمَتُهٗ (المفہم جلد ٦ صفحہ ٢٣٨)۔

شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے اتنے خطبات اور فیصلے ابوبکر و عمر کی مدح و ثناء میں منقول ہیں کہ ان پر اطلاع پانے کے بعد کسی باغی کے پاس بھی دم مارنے کی گنجائش نہیں رہتی۔ اگر علماء اہل سنت ابوبکر و عمر کی افضلیت بلکہ اسکی قطعیت پر استدلال کرنے کے لیے صرف ان دلائل پر ہی اکتفا کرلیں تو یہ دلائل اس مقصد کیلئے کافی وافی ہیں "گر علماء اهل سنت و جماعت در افضلیت ابوبکر و عمر بلکه در قطعیت آں بهماں اکتفا نمایند و استدلال کنند کافی وافی بود (تکمیل الایمان صفحہ ٦٤)۔

اَلتَّائِيْدُ مِنَ الرَّوَافِض

روافض کی طرف سے تائید

قَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ ، سَيَهْلِكُ فِيَّ صِنْفَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْحُبُّ اِلٰى غَيْرِ الْحَقِّ وَمُبْغِضٌ مُفْرِطٌ يَذْهَبُ بِهِ الْبُغْضُ اِلٰى غَيْرِ الْحَقِّ ، وَخَيْرُ النَّاسِ فِيَّ حَالًا النَّمَطُ الْاَوْسَطُ فَالْزَمُوهُ ، وَالْزَمُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّ يَدَ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ وَاِيَّاكُم وَالْفُرْقَةَ ، فَاِنَّ الشَّاذَّ مِنَ النَّاسِ لِلشَّيْطٰنِ كَمَا اَنَّ الشَّاذَّ مِنَ الْغَنَمِ لِلذِّئْبِ ،(نَهجِ البَلَاغَةِ (خطبہ رقم: 127)۔

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں دوطرح کے لوگ ہلاک ہوجائیں گے، حد سے زیادہ محبت کرنے والا، جسے میری محبت حق سے دور لے جائے گی، اور حد سے زیادہ بغض رکھنے والا جسے میرا بغض حق سے دور لے جائے گا، میرے بارے میں بہترین حالت درمیانی گروہ کی ہے، اسی گروہ کے ساتھ چمٹے رہو، اور بڑے گروہ کو لازم پکڑو، بے شک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے، تفرقہ بازی سے بچو، اکیلا آدمی شیطان کے لیے ایسا ہی ہے جیسے اکیلی بکری بھیڑیے کے لیے۔

مَنَاقِبُ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ

عشرہ مبشرہ کے مناقب

(200)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ عَوفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ (ترمذی: 3747، مجمع الزوائد :14877)۔ وبسند آخر (ترمذی: 3748، 3757، ابوداود: 4648، ابن ماجة: 134،133، السنن الکبریٰ للنسائی: 8210 عن سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابوبکر جنتی ہے اور عمر جنتی ہے اور عثمان جنتی ہے اور علی جنتی ہے اور طلحہ جنتی ہے اور زبیر جنتی ہے اور عبدالرحمن بن عوف جنتی ہے اور سعد ابن ابی وقاص جنتی ہے اور سعید ابن زید جنتی ہے اور ابوعبیدہ ابن جراح جنتی ہے۔

(201)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، كَانَ عَلَى جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ وَعَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ (مسلم: 6248)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حراء کے پہاڑ پر تھے تو اس (پہاڑ) نے حرکت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے حراء ٹھہر جا، تیرے اوپر کوئی بھی نہیں سوائے نبی، صدیق اور شہید کے۔ اور اس پر نبی کریم ﷺ تھے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔

(202)۔ وَعَنْ قَيْسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ (بخاری: 3724، 4063، ابن ماجہ: 128)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ کا شَل ہاتھ دیکھا، جس سے انہوں نے احد کے دن نبی کریم ﷺ کا دفاع کیا تھا (نبی کریم ﷺ کی طرف آنے والے تیر کو اپنے ہاتھ سے روکا تھا)۔

(203)۔وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ

www.islamicworldreligion.com

(بخاری:2846،3719،مسلم:6244،ترمذی:3745،ابن ماجہ:122)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حواری ہوتا ہے اور بے شک میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

(204)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ، عَلَى فَرَسِهِ، يَخْتَلِفُ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَلَمَّا رَجَعْتُ قُلْتُ: يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ؟ قَالَ: أَوَهَلْ رَأَيْتَنِي يَا بُنَيَّ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِينِي بِخَبَرِهِمْ، فَانْطَلَقْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ فَقَالَ: فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي (بخاری :3720،مسلم:6245،6246،ترمذی:3743،ابن ماجہ:123)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: غزوہ احزاب کے دن مجھے اور عمر بن ابی سلمہ کو عورتوں میں رکھا گیا تھا (کیونکہ اس وقت یہ دونوں کم عمر تھے) پس میں نے اچانک حضرت زبیر کو ان کے گھوڑے پر دو یا تین بار بنو قریظہ کی طرف جاتے اور آتے دیکھا، پس جب میں واپس آیا تو میں نے پوچھا: اے ابا جان! میں نے آپ کو بار بار جاتے آتے دیکھا تھا؟ انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! کیا تم نے (واقعی) مجھ کو دیکھا تھا، میں نے کہا: جی ہاں! تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: کون بنو قریظہ کے پاس جا کر انکی (سرگرمیوں کی) خبر میرے پاس لائے گا؟ سو میں گیا، پھر جب میں واپس آیا تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے والدین کو جمع کیا اور فرمایا: تم پر میرے باپ اور میری ماں فدا ہوں۔

(205)۔وَعَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ أَمْرَكُنَّ لَمِمَّا يُهِمُّنِي بَعْدِي، وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ، ثُمَّ تَقُولُ عَائِشَةُ، فَسَقَى اللهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ، وَقَدْ كَانَ وَصَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَالٍ، يُقَالُ: بِيعَتْ بِأَرْبَعِينَ أَلْفًا (ترمذی:3750)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے: تمہارا (ازواج مطہرات کا) معاملہ ان معاملات میں سے ہے جو مجھے میرے بعد متفکر کرتا ہے، تم لوگوں پر صبر والے ہی صبر کریں گے، پھر سیدہ عائشہ فرماتی تھیں: اللہ تعالیٰ عبدالرحمن بن عوف کو جنت کی سلسبیل میں سے پانی پلائے، بے شک اس نے نبی کریم ﷺ کی ازواج کے ساتھ مالی طور پر بہترین سلوک کیا (یعنی بہت سا مال ان کی خدمت میں پیش کیا)، کہا جاتا ہے کہ وہ مال چالیس ہزار میں بکا۔

(206)۔وَعَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ (بخاری:3728،5412،6453،مسلم:7433،7434،ترمذی:2365،2366،ابن ماجہ:131)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں وہ پہلا عرب ہوں، جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا۔

(207)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ

www.islamtheworldreligion.com

يَقُوْلُ: إِرْمِ فِدَاكَ أَبِيْ وَأُمِّيْ (بخاری:2905، مسلم:6233،6234، ترمذی:3754، ابن ماجه:129)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو سعد کے بعد کسی پر اپنے ماں باپ فدا کرتے نہیں دیکھا، فرماتے تھے: تیر چلا، میرا باپ اور میری ماں تجھ پر فدا۔

(208)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، تَقُوْلُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ، قَالَ: لَيْتَ رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِيْ صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ، إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا؟، فَقَالَ: أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِيْ وَقَّاصٍ جِئْتُ لِأَحْرُسَكَ، وَنَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (بخاری:2885، مسلم:6230،6232، ترمذی:3756)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ فرماتے ہیں کہ: میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو سنا، فرماتی تھیں: نبی کریم ﷺ راتوں کو جاگتے رہے تھے، جب مدینہ شریف پہنچے تو فرمایا: کاش میرے صحابہ میں سے کوئی صالح آدمی ہوتا جو رات کو میرا پہرہ دیتا، جلد ہی ہم نے اسلحہ کی آواز سنی، تو فرمایا: یہ کون ہے؟ تو اس نے کہا: میں سعد بن ابی وقاص ہوں، آپ کا پہرہ دینے آیا ہوں، نبی کریم ﷺ سو گئے۔

(209)۔ وَعَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ (ترمذی:3751)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ سعد جب بھی تجھ سے دعا کرے تو اس کی دعا قبول فرما۔

(210)۔ وَعَنْ قَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ يَقُوْلُ: وَاللهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ، وَإِنَّ عُمَرَ لَمُوْثِقِيْ عَلَى الْإِسْلَامِ، قَبْلَ أَنْ يُّسْلِمَ عُمَرُ (بخاری:3862، 3867، 6942)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے مسجدِ کوفہ میں سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! مجھ پر ایک وقت آیا تھا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے مجھے اس وجہ سے باندھا تھا کہ میں نے اسلام کیوں قبول کیا۔

(211)۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ نَجْرَانَ: لَأَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ أَمِيْنًا حَقَّ أَمِيْنٍ فَأَشْرَفَ أَصْحَابُهُ، فَبَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (بخاری:3745، مسلم:6254، 6255، ترمذی، 3796، ابن ماجه:135، مجمع الزوائد:14911)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجران والوں سے فرمایا: میں تمہاری طرف ایسا امین بھیجوں گا جیسے امین ہونے کا حق ہے، آپ ﷺ کے صحابہ نے امید لگا لی (ہر ایک کی خواہش تھی کہ شاید یہ اعزاز مجھے ملے گا)، تو آپ ﷺ نے ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

www.islamicworldreligion.com

شرح

خلفائے اربعہ کے بعد اس امت میں سب سے افضل عشرہ مبشرہ ہیں، ان کے بعد اصحابِ بدر اور پھر اصحابِ حدیبیہ۔ علماء نے اس ترتیب پر اجماع لکھا ہے (تفسیر قرطبی جلد 1 صفحہ 216)۔

فِي مَنَاقِبِ زَيْدٍ وَ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت زید اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مناقب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا (الاحزاب:37)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پھر جب زید نے اسے فارغ کر دیا تو ہم نے آپ کا نکاح اس سے کر دیا۔

(212)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا كُنَّا نَدْعُوْهُ إِلَّا زَيْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ، "اُدْعُوْهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ" (الأحزاب:5) (بخاری:4782)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ زید بن حارثہ جو رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں، ہم انہیں زید بن محمد کہہ کر پکارتے تھے، حتیٰ کہ قرآن (میں حکم) نازل ہوا: انہیں ان کے اپنے باپوں کے نام سے پکارو، یہ اللہ کے ہاں بہت ہی انصاف کی بات ہے۔

(213)۔وَعَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ، فَقَالُوْا: مَنْ يَجْتَرِءُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ (بخاری: 2648، 3732، 4304، مسلم: 4411، ابوداود: 4396، نسائی: 4917، 4918)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ قریش کو مخزومی عورت کے معاملہ نے بہت پریشان کر رکھا تھا (جس نے چوری کی تھی)، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے (اس کی سفارش کی) جرأت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے سوا کون کر سکتا ہے، جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب (حِبُّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ) ہیں۔

(جواباً نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا)۔

(214)۔وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، حَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُ وَالْحَسَنَ فَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ أَحِبَّهُمَا، فَإِنِّيْ أُحِبُّهُمَا (بخاری: 3735، 3747، 6003)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی ہے کہ آپ ان کو اور (سیدنا) حسن کو پکڑ کر دعا کرتے: اے اللہ! ان دونوں سے محبت کر، کیونکہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔

(215)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْثًا، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ

www.islamtheworldreligion.com

فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِيْ إِمَارَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنْ تَطْعُنُوْا فِيْ إِمَارَتِهِ، فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعُنُوْنَ فِيْ إِمَارَةِ أَبِيْهِ مِنْ قَبْلُ، وَايْمُ اللهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيْقًا لِلْإِمَارَةِ، وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ (بخاری:3730،4250،4468،4469،6627،7187، مسلم:6264،6265) صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اس کا امیر بنا دیا، تو بعض لوگوں نے ان کو امیر بنانے پر اعتراض کیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم اس کو امیر بنانے پر اعتراض کر رہے ہو تو اس سے پہلے تم اس کے باپ کو امیر بنانے پر اعتراض کرتے تھے اور اللہ کی قسم! وہ امیر بنانے کے ضرور لائق تھا اور وہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ (اسامہ) مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے۔

شرح

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ واحد صحابی ہیں جن کا نام قرآن شریف میں مذکور ہے۔ انہیں پہلے پہل زید بن محمد کہا جاتا تھا، پھر اللہ کریم نے انہیں زید بن محمد پکارنے سے منع فرما دیا تاکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ان کا بیٹا ہونے کے ناطے سے نبوت کے اجراء کا وہم ختم ہو جائے۔

حضرت اسامہ اور حضرت زید رضی اللہ عنہما دونوں کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت ہونے کا شرف حاصل ہے۔ خصوصاً حضرت اسامہ کو حب (حِبُّ) رسول اللہ ہونے کا شرف حاصل ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب۔ انہیں یہ شرف بھی حاصل ہے کہ آپ حضرت ام ایمن کے بیٹے ہیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا تھا، اس لحاظ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دودھ پیتے بھائی ہوئے۔

فِيْ مَنَاقِبِ أُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب

(216)۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُبَيٍّ: إِنَّ اللهَ أَمَرَنِيْ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ (لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ)(البينة: 1) قَالَ: وَسَمَّانِيْ؟ قَالَ: نَعَمْ فَبَكَى (بخاری: 3809، 4959، مسلم: 1865، 1866، 6343) صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے یہ سورت پڑھوں: لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ (البینۃ: ۱)'' (کفر کرنے والے اہل کتاب اپنے دین کو چھوڑنے والے نہ تھے)، حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا اللہ نے میرا نام لیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! حضرت انس نے کہا: پھر وہ رونے لگے۔

(217)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا

www.islamthevoiceofreligion.com

مُتَفَحِّشًا، وَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ أَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا، وَ قَالَ اسْتَقْرِؤُا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ، مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ وَسَالِمٍ مَوْلَى أَبِيْ حُذَيْفَةَ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ (بخاری: 3759، 3760، مسلم: 6033، ترمذی: 1975، السنن الکبریٰ للنسائی: 8229)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ خود فاحش تھے اور نہ ہی فحاشی کو پسند کرتے تھے اور فرمایا کہ تم میں سے مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ شخص ہے جس کے اخلاق تم سب سے اچھے ہوں، اور فرمایا کہ چار آدمیوں سے قرآن سیکھو۔ عبداللہ بن مسعود سے، سالم مولیٰ ابی حذیفہ سے، اُبی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے رضی اللہ عنہم۔

مَنَاقِبُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب

(218)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدٍ قَالَ سَأَلْنَا حُذَيْفَةَ عَنْ رَجُلٍ قَرِيْبِ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى نَأْخُذَ عَنْهُ، قَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا أَقْرَبَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ (بخاری: 3762، ترمذی: 3807)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن یزید فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے میں پوچھا جو سیرت اور عبادت کے لحاظ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیادہ قریب ہو، تاکہ ہم اس سے دین حاصل کرسکیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں عبداللہ بن مسعود سے زیادہ کسی شخص کو نہیں جانتا جو سیرت، عبادت اور عادت کے لحاظ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہو۔

(219)۔وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِيْ مِنَ الْيَمَنِ فَمَكَثْنَا حِيْنًا مَا نُرَى ابْنَ مَسْعُوْدٍ وَأُمَّهُ إِلَّا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُوْلِهِ وَدُخُوْلِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ (بخاری: 3763، مسلم: 6326، ترمذی: 3806)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی یمن سے آئے تو ہم ایک عرصہ (مدینہ شریف میں) ٹھہرے۔ ہم یہی سمجھتے رہے کہ عبداللہ بن مسعود اور ان کی والدہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہیں کیوں کہ ہم انہیں اور ان کی والدہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کاشانۂ اقدس میں کثرت سے داخل ہوتے ہوئے دیکھتے تھے۔

(220)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَالَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مَا مِنْ كِتَابِ اللهِ سُوْرَةٌ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ حَيْثُ نَزَلَتْ وَمَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا أَنَا أَعْلَمُ فِيْمَا أُنْزِلَتْ وَلَوْ أَعْلَمُ أَحَدًا هُوَ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ مِنِّيْ تَبْلُغُهُ الْإِبِلُ لَرَكِبْتُ إِلَيْهِ (بخاری: 5002، مسلم: 6333)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے سواء کوئی معبود نہیں۔ اللہ کی کتاب میں کوئی ایسی سورۃ نہیں جس کے بارے میں مجھے معلوم نہ ہو کہ کہاں نازل ہوئی اور کوئی ایسی آیت نہیں جس کے بارے میں مجھے معلوم نہ

www.islamtheworldreligion.com

ہو کہ کس کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ وہ فلاں آدمی کتاب اللہ کے بارے میں مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے اور میرا اونٹ اس تک پہنچ سکتا ہے تو میں اس کی طرف اپنا اونٹ ضرور دوڑا دوں گا۔

(221)۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْتُ الشَّامَ فَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ قُلْتُ اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيْسًا صَالِحًا ، فَلَقِيْتُ قَوْمًا فَجَلَسْتُ ، فَإِذَا بِوَاحِدٍ جَآءَ حَتّٰى جَلَسَ إِلٰى جَنْبِي ، فَقُلْتُ مَنْ ذَا ؟ قَالَ اَبُو الدَّرْدَآءِ ، فَقُلْتُ إِنِّي دَعَوْتُ اللهَ اَنْ يُيَسِّرَ لِيْ جَلِيْساً صَالِحاً فَيَسَّرَ لِيْ ، فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ ؟ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوفَةِ ، قَالَ اَوَلَيْسَ عِنْدَكُمُ ابْنُ اُمِّ عَبْدٍ صَاحِبُ النَّعْلَيْنِ وَالْوِسَادَةِ وَالْمِطْهَرَةِ وَفِيْكُمُ الَّذِي اَجَارَهُ اللهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ فِيْكُمْ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي لَا يَعْلَمُهٗ غَيْرُهٗ ؟ (مستدرك حاكم :5463، بخاری:3742)۔ صحيح، و اللفظ للحاكم

ترجمہ: حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میں ملکِ شام میں گیا۔ دو رکعت نفل ادا کیے پھر دعا کی کہ اے اللہ مجھے نیک ساتھی عطا فرما۔ پھر میں ایک قوم سے ملا اور وہاں بیٹھ گیا۔ اچانک ایک آدمی آیا اور میرے پہلو میں آ کر بیٹھ گیا۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ اس نے کہا ابودرداء۔ میں نے کہا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ مجھے اچھا ساتھی آسانی سے فراہم کر دے۔ انہوں نے فرمایا تم کہاں سے ہو؟ میں نے کہا اہلِ کوفہ سے ہوں۔ انہوں نے فرمایا کیا تمہارے پاس ابن ام عبد (یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود) نہیں ہے جو رسول اللہ ﷺ کے نعلین والا ہے، تکیے والا ہے اور مسواک والا ہے۔ اور تم میں وہ شخص موجود ہے جسے اللہ نے اپنے نبی کی زبان کی برکت سے شیطان سے بچا رکھا ہے (یعنی حضرت عمار بن یاسر)۔ اور تم میں رسول اللہ ﷺ کا ہمراز موجود ہے جن رازوں کو اس کے سواء کوئی دوسرا نہیں جانتا (یعنی حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہم)۔

(222)۔ وَعَنْ اَبِي حَنِيْفَةَ عَنْ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ صَاحِبَ حَصِيْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ فِيْ رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ عَصَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ فِيْ رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ رِدَاءِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ فِيْ رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ الرَّاحِلَةِ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ صَاحِبَ سِوَاكِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ صَاحِبَ الْمِيْضَاةِ وَ صَاحِبَ النَّعْلَيْنِ (مسند الامام الاعظم صفحته 184)۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَشَاهِدُهٗ فِي الْبُخَارِيِّ حديث رقم: 3287، 6278

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ عون سے اور وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ: وہ رسول اللہ ﷺ کی چٹائی والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے عصا والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی چادر والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی سواری والے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مسواک والے تھے۔ اور لوٹے والے تھے اور نعلین والے تھے۔

(223)۔ وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ، اِقْرَأْ قَالَ اَقْرَأُ وَ عَلَيْكَ اُنْزِلَ ؟ قَالَ إِنِّي اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَيْرِي ، قَالَ فَافْتَتَحَ سُوْرَةَ النِّسَآءِ حَتّٰى بَلَغَ فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَ جِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَآءِ شَهِيْداً فَاسْتَعْبَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ كَفَّ عَبْدُ اللهِ ، فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ

www.islamicworldreligion.com

اللهِ ﷺ تَكَلَّمْ، فَحَمِدَ اللهَ فِيْ أَوَّلِ كَلَامِهٖ وَ اثْنٰى عَلَى اللهِ وَ صَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَشَهِدَ شَهَادَةَ الْحَقِّ وَ قَالَ رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَ رَضِيْتُ لَكُمْ مَا رَضِيَ اللهُ وَ رَسُوْلُهٗ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَضِيْتُ لَكُمْ مَا رَضِيَ لَكُمُ ابْنُ أُمِّ عَبْدٍ (مستدرك حاكم: 5474، وروى البخاري: 4582 ومسلم: 1867 الى الآية). صَحِيْحٌ وَافَقَهُ الذَّهْبِيُّ

ترجمہ: حضرت عمرو بن حریث فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا کہ قرآن پڑھ۔ انہوں نے عرض کیا میں (آپکے سامنے) پڑھوں؟ جب کہ نازل آپ پر ہوا ہے۔ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی دوسرے سے سنوں۔ انہوں نے سورۃ النسآء پڑھنا شروع کر دی۔ حتیٰ کہ پڑھتے پڑھتے اس آیت تک پہنچ گئے فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی تفسیر کرنے کو فرمایا۔ عبداللہ چپ ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا بولو۔ انہوں نے پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور نبی ﷺ پر درود پڑھا اور حق کی گواہی دی اور کہا کہ ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ میں تمہارے حق میں ہر اس بات پر راضی ہوں جس پر اللہ اور اس کا رسول راضی ہوں۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو میں تمہارے حق میں ہر اس بات پر راضی ہوں جس پر عبداللہ بن مسعود راضی ہے۔

شرح

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا اَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَاَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ (ترمذی: ۳۸۰۸، ابن ماجہ: ۱۳۷، مستدرک حاکم: ۵۴۶۹)۔ وَقَالَ الْحَاكِمُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَضَعَّفَهُ الذَّهْبِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ غَرِيْبٌ۔

ترجمہ: اگر میں ان میں سے کسی شخص کو مشورے کے بغیر امیر مقرر کرتا تو عبداللہ بن مسعود کو مقرر کرتا۔

مَنَاقِبُ حَمْزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَمِّ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے مناقب جو رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں

(224)۔ وَ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يُقَاتِلُ يَوْمَ أُحُدٍ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَيَقُوْلُ: أَنَا أَسَدُ اللهِ (مستدرك حاكم: 4943). وقال صحيح على شرط الشيخين ووافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: احد کے دن حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رسول اللہ ﷺ کے سامنے جنگ لڑ رہے تھے اور فرما رہے تھے: میں اللہ کا شیر ہوں۔

شرح

حضرت یحییٰ بن عبدالرحمن بن ابی لبیبہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

www.islamtheworldreligion.com

فرمایا: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ اِنَّہٗ لَمَکْتُوْبٌ عِنْدَہٗ فِی السَّمَآءِ السَّابِعَۃِ: حَمْزَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَسَدُ اللّٰہِ وَ اَسَدُ رَسُوْلِہٖ ﷺ یعنی قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اسکے ہاں ساتویں آسمان پر لکھا ہوا ہے کہ حمزہ بن عبدالمطلب اللہ کے شیر اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شیر ہیں (مستدرک حاکم: ۴۹۶۱)۔ضعیف

کسی ایک صحابی کو ایک لقب ملنے سے باقی صحابہ سے اس کی نفی نہیں ہو جاتی، تمام صحابہ کو اسد اللہ کہا گیا ہے (بخاری: ۳۱۴۲، مسلم: ۴۵۶۸)، لہٰذا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اسد اللہ کہنا جائز ہے، اسی طرح سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو باب العلم کہنے سے باقی صحابہ کے باب العلم ہونے کی نفی نہیں ہوتی، بلکہ تمام صحابہ ابواب العلم ہیں، کسی ایک صحابی کو ایسا لقب ملنا تخصیص فی الذکر کہلاتا ہے۔

اسی طرح اگلی حدیث میں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو سید الشہداء کہا گیا ہے، یہ بھی تخصیص فی الذکر ہے، لہٰذا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو بھی سید الشہداء کہنا جائز ہے۔ بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک فرمایا ہے کہ: حمزہ سید الشہداء ہے، اور ہر وہ شخص سید الشہداء ہے جو ظالم حکمران کے سامنے ڈٹ گیا، اور اسے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا تو اس نے اسے قتل کر دیا وَرَجُلٌ قَامَ اِلٰی اِمَامٍ جَائِرٍ فَاَمَرَہٗ وَنَہَاہُ فَقَتَلَہٗ (مستدرک حاکم: ۴۹۴۷)۔

(225)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: حَمْزَۃُ سَیِّدُ الشُّھَدَآءِ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ (مستدرك حاكم: 4963)۔ صحیح وَافَقَہُ الذَّھَبِی

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حمزہ قیامت کے دن اللہ کے ہاں تمام شہداء کے سردار ہیں۔

مَنَاقِبُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ

حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے مناقب جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا ہیں

(226)۔ عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِیْعَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: یَا أَیُّھَا النَّاسُ مَنْ آذٰی عَمِّیْ فَقَدْ آذَانِیْ فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِیْہِ (ترمذی: 3761)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (خطاب) فرمایا: اے لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی۔ بے شک آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔

(227)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: إِذَا کَانَ غَدَاۃَ الِاثْنَیْنِ فَأْتِنِیْ أَنْتَ وَوَلَدُکَ حَتّٰی أَدْعُوَ لَکَ بِدَعْوَۃٍ یَنْفَعُکَ اللّٰہُ بِھَا وَوَلَدَکَ، فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَہٗ فَأَلْبَسَنَا کِسَاءً ثُمَّ قَالَ: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِہٖ مَغْفِرَۃً ظَاھِرَۃً وَبَاطِنَۃً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا، اَللّٰھُمَّ احْفَظْہُ فِیْ وَلَدِہٖ (ترمذی: 3762)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس سے فرمایا: جب سوموار کے دن کی صبح

ہوتو میرے پاس آیئے، آپ اور آپ کی اولاد، تاکہ میں آپ کے لیے ایسی دعا کروں جس کے ذریعے اللہ آپ کو اور آپ کی اولاد کو نفع بخشے، اس دن آپ (حضرت عباس) اور آپ کے ساتھ ہم (سب بچے) حاضر ہو گئے، اور آپ ﷺ نے ہمیں (باہمی محبت کے لیے ایک ہی) چادر اوڑھائی، پھر فرمایا: اے اللہ! عباس اور ان کی اولاد کی مغفرت فرما، ظاہری اور باطنی مغفرت، جو کوئی خطاء باقی نہ چھوڑے، اے اللہ! ان کی اولاد کا ان کی وجہ سے لحاظ فرمانا۔

شرح

اس سے پہلے سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے آپ کے وسیلے سے بارش کی دعا مانگنے والی حدیث گزر چکی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَقَعَ فِي أَبٍ لِلْعَبَّاسِ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ، فَجَاءَ قَوْمَهُ، فَقَالُوا: وَاللهِ لَنَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ، فَلَبِسُوا السِّلَاحَ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ قَالُوا أَنْتَ قَالَ فَإِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ فَلَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِكَ (مسند احمد: ۲۷۳۴)۔ضعیف

ترجمہ: انصار میں سے ایک آدمی حضرت عباس کے والد کے خلاف بولا اگلے زمانے کے لحاظ سے۔ تو اسے حضرت عباس نے تھپڑ مار دیا، اس آدمی کی قوم کے لوگ آ گئے تو کہنے لگے: اللہ کی قسم ہم اسے ضرور تھپڑ ماریں گے جیسا کہ اس نے اسے مارا ہے، انہوں نے اسلحہ پہن لیا، جب یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپ منبر پر چڑھ گئے تو فرمایا: اے لوگو! اہل زمین میں اللہ کے ہاں سب سے زیادہ اکرام والا کون ہے؟ سب نے کہا: آپ۔ فرمایا: تو پھر عباس مجھ سے ہے اور میں عباس سے ہوں۔ ہمارے فوت شدگان کو گالیاں دے کر زندوں کو اذیت مت پہنچاؤ۔ آپ ﷺ کے پاس سب حاضر ہو گئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! ہم آپ کی ناراضگی سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔

مَنَاقِبُ انَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مناقب

(228)۔وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ سِرًّا، فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ، وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ (بخاری: 6289، مسلم: 6379)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: مجھے نبی کریم ﷺ نے ایک راز بتایا، میں نے اسکے بعد اس راز کی کسی کو خبر نہیں دی، اور یہاں تک کہ (میری والدہ) ام سلیم نے مجھ سے پوچھا تو میں نے انہیں بھی نہیں بتایا۔

(229)۔وَعَنْهُ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: يَا رَسُولَ اللهِ، خَادِمُكَ أَنَسٌ، فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا

لِي بِهِ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَوَلَدًا، وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ (بخاری: 1982، مسلم: 6372)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے فرماتے ہیں: اُم سلیم نے عرض کیا یارسول اللہ! انس آپ کا خادم ہے، تو آپ ﷺ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہیں چھوڑی جسکی میرے لیے دعا نہ فرمائی ہو، فرمایا: اے میرے اللہ اسے مال اور اولاد عطاء کر اور اسکے لیے اس میں برکت ڈال۔

(230)۔ وَعَنْ ثَابِتٌ، قَالَ: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّي فَإِنَّكَ لَنْ تَأْخُذَ عَنْ أَحَدٍ أَوْثَقَ مِنِّي، إِنِّي أَخَذْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيلَ، وَأَخَذَهُ جِبْرِيلُ عَنِ اللهِ تَعَالَى (ترمذی: 3831)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ثابت (بن اسلم البنانی تابعی) فرماتے ہیں کہ: حضرت انس بن مالک نے مجھ سے فرمایا: اے ثابت! مجھ سے (دین) حاصل کر، پس بے شک تو کسی ایسے بندے سے حاصل نہیں کر سکے گا جو مجھ سے زیادہ مضبوط ہو، میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے اسے جبریل سے حاصل کیا ہے اور جبریل نے اسے اللہ تعالیٰ سے حاصل کیا ہے۔

(231)۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَأَقُولُ: يَا رَسُولَ اللهِ، خُوَيْدِمُكَ (مسند ابی یعلی: 3388، مجمع الزوائد: 15799)۔ قَالَ الهيثمي: وَفِيهِ الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ، وَثَّقَهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ، وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ رِجَالُ الصَّحِيحِ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں امید رکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ سے ملوں گا تو عرض کروں گا: یارسول اللہ آپ کا چھوٹا سا خادم۔

(232)۔ وَعَنْ ثَابِتٍ قَالَ: كُنْتُ إِذَا أَتَيْتُ أَنَسًا يُخْبَرُ بِمَكَانِي، فَأَدْخُلُ عَلَيْهِ، فَآخُذُ بِيَدَيْهِ فَأُقَبِّلُهُمَا وَأَقُولُ: بِأَبِي هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ اللَّتَيْنِ مَسَّتَا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَأُقَبِّلُ عَيْنَيْهِ وَأَقُولُ: بِأَبِي هَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَتَا رَسُولَ اللهِ ﷺ (مسند ابی یعلی: 3491، مجمع الزوائد: 15700)۔ وقال الهيثمي رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيِّ، وَهُوَ ثِقَةٌ۔

ترجمہ: حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ: میں جب حضرت انس کے پاس حاضر ہوتا تو انہیں میرے آنے کی اطلاع دی جاتی، تو میں انکے پاس داخل ہو جاتا، تو میں ان کے دونوں ہاتھ پکڑ کر انہیں بوسہ دیتا، اور میں کہتا: میرے ماں باپ قربان یہ دونوں ہاتھ وہ ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو مس کیا ہے، اور میں ان کی دونوں آنکھوں پر بوسہ دیتا اور میں کہتا: میرے ماں باپ قربان یہ وہ دو آنکھیں ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔

(233)۔ وَعَنْ جَمِيلَةَ، أُمِّ وَلَدِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ: كَانَ ثَابِتٌ إِذَا أَتَى أَنَسًا، قَالَ أَنَسٌ: يَا جَارِيَةُ، هَاتِي لِي طِيبًا أَمْسَحْ يَدَيَّ، فَإِنَّ ابْنَ أُمِّ ثَابِتٍ إِذَا جَاءَ لَمْ يَرْضَ حَتَّى يُقَبِّلَ يَدَيَّ (مسند ابی یعلی: 3493، شعب الایمان: 1605، مجمع الزوائد: 546)۔ وَزَادَ الْبَيْهَقِي: وَيَقُولُ: قَدْ مَسَسْتَ يَدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قال الهيثمي جميلة هذه لم ار من ترجمها

www.islamthewordreligion.com

ترجمہ: حضرت جمیلہ جو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ام ولد ہیں، فرمایا: جب حضرت انس کے پاس (ان کے شاگرد) ثابت حاضر ہوتے تو انس فرماتے: اے لڑکی! میرے پاس خوشبو لے آ، میں اسے اپنے ہاتھوں پر لگاؤں، بے شک ثابت کی ماں کا بیٹا (یعنی ثابت) جب آئے گا تو وہ میرے ہاتھ چومے بغیر راضی نہیں ہوگا۔

(234)۔ وَكَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فِي قَصْرِهِ أَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلَى فَرْسَخَيْنِ (بخاری قبل حدیث رقم: 902)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے محل میں کبھی جمعہ پڑھاتے اور کبھی نہ پڑھاتے اور ان کا محل زاویہ کے مقام پر دو فرسخ (چھ میل) کے فاصلے پر تھا (بعد میں ہر آستانے کو زاویہ کہا جانے لگا)۔

شرح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ خادم الرسول تھے تو اسی کی برکت سے مخدوم الامۃ بنے۔ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے آپ سے طویل عرصہ تک فیض حاصل کیا، آپ آخری عمر میں فرماتے تھے: حسن سے پوچھو اس کا حافظہ مضبوط ہے اور ہم بعض اوقات بھول جاتے ہیں (تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۲۴)۔

حضرت ثابت بن اسلم بنانی بصری رحمہ اللہ معروف تابعی ہیں، ثقہ ترین صوفیاء میں بھی شمار ہوتے ہیں، یہ حضرت انس بن مالک سے فیض یافتہ ہیں، چالیس سال تک انکی صحبت میں رہے (سیر اعلام النبلاء جلد ۲ صفحہ ۳۲)۔ ان ہستیوں کے ذریعے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا فیض پوری امت میں جاری ہے۔

مَنَاقِبُ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مناقب

(235)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَمَّنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَفِي رِوَايَةٍ اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ، اَللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْحِكْمَةَ وَتَأْوِيلَ الْكِتَابِ (بخاری: 75، 3856، ترمذی: 3824، ابن ماجۃ: 166)۔ صحیح وَفِي رِوَايَةٍ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَى الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءً، فَلَمَّا خَرَجَ، قَالَ مَنْ وَضَعَ هٰذَا؟ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: اِبْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ (مسلم: 6368، بخاری: 143)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے سینے کے ساتھ چمٹایا اور فرمایا: اے اللہ اسے حکمت سکھا۔ ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ اسے کتاب کا علم سکھا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اے اللہ اسے حکمت اور کتاب کی باریکیاں سکھا۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ: رسول اللہ ﷺ بیت الخلا میں تشریف لے گئے تو میں نے وضو کا برتن بھر کر رکھ دیا۔ جب آپ باہر نکلے تو پوچھا یہ برتن کس نے رکھا ہے؟ ابوبکر نے عرض کیا ابن عباس نے رکھا ہے۔ فرمایا: اے اللہ اسے دین کی سمجھ عطا فرما۔

(236)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ عُمَرُ يُدْخِلُنِي مَعَ أَشْيَاخِ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِمَ تُدْخِلُ

www.islamtheworldreligion.com

هٰذَا الْفَتَى مَعَنَا وَلَنَا أَبْنَاءٌ مِثْلُهُ فَقَالَ إِنَّهُ مِمَّنْ قَدْ عَلِمْتُمْ قَالَ فَدَعَاهُمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَعَانِي مَعَهُمْ قَالَ وَمَا رُئِيتُهُ دَعَانِي يَوْمَئِذٍ إِلَّا لِيُرِيَهُمْ مِنِّي فَقَالَ مَا تَقُولُونَ فِي (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللهِ أَفْوَاجًا) حَتَّى خَتَمَ السُّورَةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ أُمِرْنَا أَنْ نَحْمَدَ اللهَ وَنَسْتَغْفِرَهُ إِذَا نُصِرْنَا وَفُتِحَ عَلَيْنَا وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نَدْرِي أَوْ لَمْ يَقُلْ بَعْضُهُمْ شَيْئًا فَقَالَ لِي يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَكَذَاكَ تَقُولُ قُلْتُ لَا قَالَ فَمَا تَقُولُ قُلْتُ هُوَ أَجَلُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَعْلَمَهُ اللهُ لَهُ (إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ) فَتْحُ مَكَّةَ فَذَاكَ عَلَامَةُ أَجَلِكَ (فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا) قَالَ عُمَرُ مَا أَعْلَمُ مِنْهَا إِلَّا مَا تَعْلَمُ (بخاری: 3627، 4294، 4430، 4969، 4970، ترمذی: 3362) صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر مجھے غزوہِ بدر کے بزرگوں کے ساتھ (علمی مذاکرات میں) داخل کرتے تھے تو ان میں سے بعض نے کہا: آپ اس لڑکے کو ہمارے ساتھ کیوں داخل کرتے ہیں؟ حالانکہ اس جیسے تو ہمارے بیٹے ہیں۔ حضرت عمر نے کہا یہ انہی میں سے ہے جن کو آپ لوگ جانتے ہیں۔ پھر ایک دن حضرت عمر نے ان کو بلایا اور مجھے بھی ان کے ساتھ بلایا۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا: میرا گمان یہ ہے کہ مجھے صرف اس لیے بلایا تھا کہ ان کو میری علمیت دکھائیں۔ پھر حضرت عمر نے ان سے پوچھا کہ آپ اس آیت کی تفسیر میں کیا کہتے ہیں؟ جب اللہ کی مدد اور (اس کی) فتح آ جائے اور آپ لوگوں کو دیکھ لیں کہ وہ اللہ کے دین میں جوق در جوق داخل ہو جائیں (النصر: ۱، ۲) حتیٰ کہ حضرت عمر نے سورۃ مکمل پڑھی۔ ان بزرگوں میں سے کسی نے کہا ہم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ جب ہماری مدد کی جائے اور ہم کو فتح عطاء کی جائے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کریں اور اس سے استغفار کریں۔ اور کسی نے کہا ہم نہیں جانتے۔ اور کسی نے کچھ بھی نہیں کہا۔ پھر حضرت عمر نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! کیا تم بھی اسی طرح کہتے ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا: تم کیا کہتے ہو؟ میں نے کہا: اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی وفات بیان کی گئی ہے جس کی اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی ہے کہ: جب آپ کے پاس اللہ کی مدد اور اس کی فتح آ جائے (النصر: ۱) اور فتح سے مراد فتح مکہ ہے تو یہ آپ کی وفات کی علامت ہے۔ آپ اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھیں اور اس سے استغفار کریں، بے شک وہ بہت توبہ قبول فرمانے والا ہے (النصر: ۳)، حضرت عمر نے کہا: میں اس آیت کی تفسیر میں یہی جانتا ہوں جو تم جانتے ہو۔

شرح

نبی کریم ﷺ نے آپ کو ترجمان القرآن اور حِبْرَ الْأُمَّةِ کا لقب دیا ہے۔ علمی وسعت کی وجہ سے آپ کو بحر (یعنی سمندر) کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ جب آپ کی ولادت ہوئی تو نبی کریم ﷺ اس وقت شعب میں محصور تھے، آپ ﷺ نے انہیں اپنے لعابِ دہن مبارک کی گھٹی دی۔ افقہ الناس کے لقب سے بھی یاد کیے جاتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم سے روایت کیا ہے (اسد الغابہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۲)۔

آپ فرماتے ہیں: إِنْ كُنْتُ لَأَسْئَلُ عَنِ الْأَمْرِ الْوَاحِدِ ثَلَاثِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

www.islamicworldreligion.com

یعنی میں ایک ایک مسئلے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تیس تیس صحابہ کرام سے پوچھا کرتا تھا (سیر اعلام النبلاء جلد ا صفحہ ۱۰۸۵)۔ وقال اسنادہ صحیح۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ:

ذَاكُمْ فَتَى الْكُهُوْلِ، لَهُ لِسَانٌ سَؤُوْلٌ وَ قَلْبٌ عَقُوْلٌ یعنی یہ بوڑھوں جیسا جوان ہے، جسکے پاس سوال کرنے والی زبان ہے اور سمجھنے والا دل ہے (مصنف عبدالرزاق :۲۰۴۲۸، المدخل للبیہقی : ۱۵۳۷)۔ اڑسٹھ (۶۸) ہجری میں ستر (۷۰) سال کی عمر میں طائف میں وصال فرمایا۔

مَنَاقِبُ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

(237)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ، فَدَعَوْتُهَا یَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَا اَكْرَهُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِیْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰی عَلَیَّ فَدَعَوْتُهَا الْیَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْكَ مَا اَكْرَهُ فَادْعُ اللّٰهَ اَنْ یَّهْدِیَ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَى الْبَابِ، فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَیَّ، فَقَالَتْ مَكَانَكَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ، وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَآءِ، قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا، فَفَتَحَتِ الْبَابَ، ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَیْتُهٗ وَاَنَا اَبْكِیْ مِنَ الْفَرَحِ، قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَبْشِرْ، قَدِ اسْتَجَابَ اللّٰهُ دَعْوَتَكَ وَهَدٰی اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ، وَقَالَ خَیْرًا، قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ اَنْ یُّحَبِّبَنِیْ اَنَا وَاُمِّیْ اِلٰی عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَیُحَبِّبَهُمْ اِلَیْنَا، قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَكَ هٰذَا یَعْنِیْ اَبَا هُرَیْرَةَ وَاُمَّهٗ اِلٰی عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِیْنَ، وَحَبِّبْ اِلَیْهِمَا الْمُؤْمِنِیْنَ، فَمَا خُلِقَ مُؤْمِنٌ یَسْمَعُ بِیْ وَلَا یَرَانِیْ اِلَّا اَحَبَّنِیْ (مسلم: 6396، مسند احمد: 8279، ابن حبان: 7154، شرح السنة: 3726، مستدرك حاكم: 4293) صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا جبکہ وہ مشرکہ تھی۔ ایک دن میں نے اسے دعوت دی تو اس نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نامناسب الفاظ سنائے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس روتا ہوا حاضر ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنی ماں کو اسلام کی دعوت دیا کرتا تھا اور وہ انکار کر دیا کرتی تھی۔ آج جب میں نے اسے دعوت دی تو اس نے مجھے آپ کے بارے میں ایسے الفاظ سنائے جو میں برداشت نہیں کر سکتا۔ آپ اللہ سے دعا فرمائیں کہ میری ماں کو ہدایت دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ ابو ہریرہ کی ماں کو ہدایت دے۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے خوش ہو کر نکل پڑا۔ جب میں گھر آیا تو دروازے کے قریب ہوا۔ دروازے پر زنجیر پڑی تھی۔ میری ماں نے میرے قدموں کی آواز سن لی۔ کہنے لگی ابو ہریرہ وہیں ٹھہرو۔ میں

www.islamicnetworkreligion.com

نے پانی برسنے کی آواز سنی۔ میری ماں نہائی، چوغہ پہنا، جلدی سے اپنا دوپٹہ اوڑھا اور دروازہ کھول دیا۔ پھر کہنے لگی: اے ابو ہریرہ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دیتی ہوں۔ میں فوراً رسول اللہ ﷺ کی طرف لوٹ آیا۔ میں خوشی کی وجہ سے رو رہا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مبارک ہو۔ اللہ نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور میری ماں کو ہدایت دے دی۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور دعائے خیر فرمائی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ سے دعا فرمائیں، اللہ مجھے اور ابو ہریرہ کی ماں کو مومنین کا محبوب کر دے۔ اور مومنین کو ہمارا محبوب کر دے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اپنے اس بندے ابو ہریرہ اور اس کی ماں کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنا دے۔ اور مومنین کو ان کا محبوب بنا دے۔ لہٰذا اب کوئی مومن ایسا پیدا نہیں ہوگا جو میرے بارے میں سنے یا مجھے دیکھے اور مجھ سے محبت نہ کرے۔

(238)۔ وَعَنِ الْاَعْرَجِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اِنَّكُم تَزْعُمُوْنَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يُكْثِرُ الْحَدِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَاللهِ الْمَوْعِدِ، كُنْتُ رَجُلًا مِسْكِيْنًا اَخْدِمُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلٰى مِلْءِ بَطْنِيْ وَكَانَ الْمُهَاجِرُوْنَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَكَانَتِ الْاَنْصَارُ يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ يَّبْسُطْ ثَوْبَهٗ فَلَنْ يَّنْسٰى شَيْئًا سَمِعَهٗ مِنِّيْ فَبَسَطْتُ ثَوْبِيْ ، حَتّٰى قَضٰى حَدِيْثَهٗ ، ثُمَّ ضَمَمْتُهٗ اِلَيَّ فَمَا نَسِيْتُ شَيْئًا سَمِعْتُهٗ مِنْهُ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِي الْبُخَارِي اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِشِبَعِ بَطْنِهٖ وَيَحْضُرُ مَالَا يَحْضُرُوْنَ وَيَحْفَظُ مَالَا يَحْفَظُوْنَ (بخاری: 118، 119، 2047، 2350، 3648، 7354، مسلم: 6397، ابن ماجة: 262)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اعرج فرماتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: تم لوگ کہتے ہو کہ ابو ہریرہ رسول اللہ ﷺ سے کثرت سے احادیث بیان کرتا ہے۔ اللہ کی قسم جس کا وعدہ سچا ہے میں ایک مسکین آدمی تھا۔ اپنا پیٹ بھرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت کرتا تھا۔ مہاجرین بازاروں میں خرید وفروخت میں مصروف رہتے تھے اور انصار مال کی نگرانی کرتے رہتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون اپنا کپڑا پھیلائے گا پھر مجھ سے سنی ہوئی کوئی بات نہیں بھولے گا۔ میں نے اپنا کپڑا بچھا دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ کی بات مکمل ہوگئی۔ پھر میں نے اس چادر کو اپنے سینے سے چمٹا لیا اور اسکے بعد آپ ﷺ سے سنی ہوئی کوئی بات نہیں بھولا۔ بخاری کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ ابو ہریرہ اپنا پیٹ بھر کر رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ جاتا تھا۔ اور جب لوگ حاضر نہیں ہوتے تھے تو یہ حاضر رہتا تھا اور جو باتیں لوگ یاد نہیں رکھتے تھے یہ یاد کر لیتا تھا۔

(239)۔ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ النَّاسُ أَكْثَرَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَلَقِيْتُ رَجُلًا فَقُلْتُ بِمَا قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْبَارِحَةَ فِي الْعَتَمَةِ فَقَالَ لَا أَدْرِي فَقُلْتُ لَمْ تَشْهَدْهَا قَالَ بَلٰى قُلْتُ لٰكِنْ أَنَا أَدْرِيْ قَرَأَ سُوْرَةَ كَذَا وَ كَذَا (بخاری: 1223)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعید المقبری سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ بہت احادیث بیان کرتے ہیں، میں ایک شخص سے ملا، میں نے اس سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے گزشتہ رات عشاء کی نماز میں کون سی سورت پڑھی تھی؟ اس نے کہا: مجھے پتا نہیں، میں نے کہا: تم عشاء کی نماز میں حاضر نہیں تھے؟ اس نے کہا کیوں نہیں! میں نے کہا: لیکن مجھے علم ہے، آپ نے فلاں فلاں سورت پڑھی تھی۔

www.islamurdureligion.com

شرح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ ہے، آپ محدث بھی تھے اور فقیہ بھی تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ بالاجماع احادیث کے سب سے بڑے راوی ہیں (عمدۃ القاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۲)۔ یہ آپ کی وجہِ امتیاز ہے، اور ظاہر ہے کہ کسی امتیازی شان کے پائے جانے سے دیگر مشترک شانوں کی نفی نہیں ہو جاتی، مگر متعصب اور کند ذہن لوگوں نے وجہِ امتیاز کو محدودیت بنا ڈالا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے فقیہ ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ آپ مدینہ شریف کے گورنر اور قاضی رہے (بخاری جلد ۱ صفحہ ۳۲۳)۔ اسی دوران ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا تو آپ نے ہی ان کی نمازِ جنازہ پڑھائی اس لیے کہ آپ اس وقت مدینہ منورہ کے گورنر تھے (مستدرکِ حاکم: ۶۳۸۳)۔ آپ کی فقاہت پر آپ کے بے شمار علمی کارنامے شاہد ہیں، مثلاً:

حضرت عبدالرحمن بن لبیبہ طائفی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: ابھی میں تمہارے سامنے قرآن پڑھتا ہوں حتیٰ کہ تو سمجھ جائے گا۔ کیا اللہ عزوجل اپنی کتاب میں نہیں فرماتا: کہ نماز قائم کر سورج ڈھلنے سے لے کر (الاسراء: ۷۸)، اس سے مراد ظہر ہے۔ اور فرماتا ہے: رات کا اندھیرا آنے تک (الاسراء: ۷۸)، اس سے مراد مغرب ہے۔ اور فرماتا ہے: عشاء کی نماز کے بعد تمہارے لیے تین وقت پردے کے ہیں (النور: ۵۸)، اس سے مراد عشاء ہے، اور فرماتا ہے: بے شک فجر کے قرآن پر حاضری ہوتی ہے (الاسراء: ۷۸)، اس سے مراد صبح ہے۔ پھر فرماتا ہے: نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز اور اللہ کے لیے عاجزی سے کھڑے رہو (البقرۃ: ۲۳۸)، اس سے مراد عصر ہے، اس سے مراد عصر ہے هِيَ الْعَصْرُ هِيَ الْعَصْرُ (طحاوی: ۱۰۱۳)۔

آپ کا طریقہ تھا کہ اگر کوئی مسئلہ پوچھتا تو آپ مسئلہ بیان کرنے کے بعد اکثر قرآن سے شہادت پیش کرتے اور فرماتے تھے: اِقْرَأْ وَاِنْ شِئْتَ یعنی اگر چاہو تو قرآن پڑھ لو۔ صحیح بخاری میں اس کی مثالیں موجود ہیں، مثلاً بخاری: ۴۸۳۰۔ آپ کی فقاہت، خود اعتمادی اور علمی وجاہت کی ایک دلیل دیکھیں:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِيْ أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ، وَاللهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ (بخاری: ۲۴۶۳، مسلم: ۴۱۳۰، ابوداود: ۳۶۳۴، ترمذی: ۱۳۵۳، ابن ماجہ: ۲۳۳۵)۔

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں شہتیر رکھنے سے منع نہ کرے، پھر حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں: میں تم لوگوں کو اس کام سے انکار کرتے ہوئے کیوں دیکھ رہا ہوں؟ اللہ کی قسم میں یہ شہتیر تمہارے کندھوں کے درمیان ماروں گا۔

آپ اصحابِ صفہ میں سے بھی ہیں (اسد الغابہ جلد ۶ صفحہ ۵۶، کشف المحجوب صفحہ ۸۷)۔ سیدنا

www.islamnevertruereligion.com

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ خود فرماتے ہیں: میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو علم سیکھے، ایک بیان کرتا ہوں اور دوسرا اگر بیان کروں تو میری رگِ گردن کٹ جائے (بخاری: ۱۲۰)۔ اور فرماتے تھے کہ: اللہ کا شکر ہے جس نے دین کو قائم رکھنے والا بنایا اور ابو ہریرہ کو امام بنایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الدِّیْنَ قِوَامًا وَ جَعَلَ اَبَا هُرَیْرَةَ اِمَامًا (عمدۃ القاری جلد ۱ صفحہ ۱۷۲)۔

سیدنا ابو ہریرہ کو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بحرین میں عامل بنا کر بھیجا اور پھر معزول کر دیا، بعد میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے پیشکش کی تو آپ نے انکار فرما دیا، پھر مدینہ میں ہی قیام پذیر رہے حتیٰ کہ انسٹھ (۵۹) ہجری میں آپ کا وصال ہو گیا، وصال کے وقت آپ مدینہ منورہ کے گورنر تھے (الاستیعاب صفحہ ۸۵۲)۔

امام ابنِ ہمام علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: اَبُوْ هُرَیْرَةَ فَقِیْهٌ لَمْ یَعْدَمْ شَیْئًا مِنْ اَسْبَابِ الْاِجْتِهَادِ وَ اَفْتٰی فِیْ زَمَنِ الصَّحَابَةِ وَلَمْ یَكُنْ یُفْتِیْ فِیْ زَمَنِهِمْ اِلَّا مُجْتَهِدٌ یعنی ابو ہریرہ فقیہ ہیں، اجتہاد کے اسباب میں سے ہر خوبی ان میں پائی جاتی تھی، آپ صحابہ کے زمانے میں فتویٰ دیا کرتے تھے، اور اس زمانے میں مجتہد کے سواء کوئی فتویٰ نہیں دیتا تھا (التحریر لابن ہمام جلد ۲ صفحہ ۳۲۴)۔

اسلام دشمن لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ پر تنقید اس لیے کی ہے کہ آپ احادیث کے سب سے بڑے راوی ہیں، ظاہر ہے اسلام دشمنی کے لیے ایسی ہی شخصیت پر تنقید کرنا ضروری تھا، خواہ کوئی دوسری شخصیت بھی احادیث کو روایت کرنے میں آگے آگے ہوتی تو اسی پر تنقید ہونا تھی، چنانچہ ان دشمنانِ دین میں سے ایک دشمن مرزا قادیانی نے سیدنا ابو ہریرہ کے بارے میں لکھا ہے کہ: بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۸۵)، فہم ابو ہریرہ حجت کے لائق نہیں (روحانی خزائن جلد ۴ صفحہ ۱۶۹)۔ ابو ہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا (نزول المسیح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۷)۔

مَنَاقِبُ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِیْدِ

حضرت خالد بن ولید کے مناقب

(240)۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ، نَعٰی زَیْدًا، وَجَعْفَرًا، وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ، قَبْلَ أَنْ یَّأْتِیَهُمْ خَبَرُهُمْ، فَقَالَ: أَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدٌ، فَأُصِیْبَ، ثُمَّ أَخَذَ جَعْفَرٌ فَأُصِیْبَ، ثُمَّ أَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِیْبَ، وَعَیْنَاهُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی أَخَذَ سَیْفٌ مِنْ سُیُوْفِ اللهِ حَتّٰی فَتَحَ اللهُ عَلَیْهِمْ (بخاری: 1246، 3757، نسائی: 1877)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ کی شہادت کا افسوسناک اعلان ان کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے کر دیا، تو فرمایا: زید نے جھنڈا پکڑا تو شہید کیا گیا، پھر جعفر نے جھنڈا پکڑا تو شہید کیا گیا، پھر ابن رواحہ نے جھنڈا پکڑا تو شہید کیا گیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، حتیٰ کہ (فرمایا) اللہ کی

www.islamtheworldreligion.com

تلواروں میں سے ایک تلوار نے جھنڈا پکڑا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فتح عطاء کی۔

(241)۔ عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ، أَنَّ أَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَقَدَ لِخَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَلَى قِتَالِ أَهْلِ الرِّدَّةِ وَقَالَ: إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: نِعْمَ عَبْدُ اللهِ وَأَخُو الْعَشِيرَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ، وَسَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللهِ سَلَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْكُفَّارِ وَالْمُنَافِقِيْنَ (مسند احمد:43، مجمع الزوائد:5875)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت وحشی بن حرب فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کے خلاف جنگ پر حضرت خالد بن ولید کو مقرر کیا، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: خالد بن ولید اللہ کا کیا ہی خوب بندہ اور اپنے خاندان والوں کا کیا ہی خوب بھائی ہے، اور اللہ کی تلواروں میں سے تلوار ہے جسے اللہ عزوجل نے کافروں اور منافقوں پر سونت دیا ہے۔

(242)۔ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ: لَقَدِ انْقَطَعَتْ فِيْ يَدِيْ يَوْمَ مُؤْتَةَ تِسْعَةُ أَسْيَافٍ فَمَا بَقِيَ فِيْ يَدِيْ إِلَّا صَفِيْحَةٌ يَمَانِيَةٌ (بخاری:4265، 4266)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت قیس بن ابی حازم فرماتے ہیں کہ: میں نے خالد بن ولید کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے ہاتھ میں مؤتہ کے دن نو تلواریں ٹوٹیں اور میرے ہاتھ میں یمن کی ایک چوڑی تلوار رہ گئی۔

مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

انصاریوں کے مناقب رضی اللہ عنہم

(243)۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: آيَةُ الْإِيْمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ (بخاری:3784، مسلم:235)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ایمان کی نشانی انصار کی محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار کا بغض ہے۔

(244)۔ وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللهُ (بخاری: 3783، مسلم: 237، ترمذی:3900، ابن ماجة:163)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: انصار سے محبت صرف مومن کرتا ہے اور ان سے بغض صرف منافق رکھتا ہے، سو جس نے ان سے محبت کی اس سے اللہ تعالیٰ محبت رکھے گا اور جس نے ان سے بغض رکھا اس سے اللہ تعالیٰ بغض رکھے گا۔

(245)۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلنِّسَاءَ وَالصِّبْيَانَ مُقْبِلِيْنَ، قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: مِنْ عُرْسٍ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مُمْثِلًا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ، قَالَهَا

www.islamtheworldreligion.com

ثَلَاثَ مِرَارٍ (بخاری:3785,5180)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو آتے ہوئے دیکھا میرا خیال ہے وہ لوگ کسی شادی سے آرہے تھے،تو نبی کریم ﷺ انکے لیے شفقت سے کھڑے ہو گئے اور تین بار فرمایا:تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو۔

(246)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ الْأَنْصَارَ سَلَكُوْا وَادِيًا، أَوْ شِعْبًا، لَسَلَكْتُ فِيْ وَادِي الْأَنْصَارِ، وَلَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ امْرَأً مِنَ الْأَنْصَارِ (بخاری:3779)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اگر انصار کسی وادی یا گھاٹی میں چلے جائیں تو میں بھی انصار کی وادی میں جاؤں گا،اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔

(247)۔وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَساً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ: أُبَيٌّ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَبُوْ زَيْدٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَنْ أَبُوْ زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُوْمَتِيْ (بخاری:3810،مسلم:6340،ترمذی:3794)۔صحیح

ترجمہ: حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: نبی کریم ﷺ کے عہد میں چار اشخاص نے قرآن مجید کو جمع کیا اور وہ سب انصار میں سے تھے،حضرت اُبی،حضرت معاذ بن جبل،حضرت ابوزید اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم،میں نے حضرت انس سے پوچھا:حضرت ابوزید کون ہیں؟انہوں نے بتایا:وہ میرے چچاؤں میں سے ایک ہیں۔

شرح

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ انصار کے دروازوں پر حدیث سیکھنے آتے تھے اور دروازے کے پاس بیٹھ جاتے تھے۔آپ خود دروازہ نہیں کھٹکھٹاتے تھے جب تک صاحبِ خانہ خود گھر سے نہ نکلتے۔جب صاحبِ خانہ باہر نکلتے تو کہتے اے رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی،آپ نے مجھے اطلاع دے دی ہوتی، وہ فرماتے ہمیں اسی طرح علم سیکھنے کا حکم دیا گیا ہے،جب آپ دروازے کے باہر کھڑے رہتے تو اگر دروازہ بند ہوتا تو دروازے کے سوراخ میں سے اندر نہیں دیکھتے تھے(بغوی جلد ۳ صفحہ ۲۸۶)۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان کے دروازے پر چادر بچھا کر لیٹ جاتا تھا اور میرے منہ پر مٹی پڑتی رہتی تھی(دارمی:۵۷۴)۔

مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَدْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

اہلِ بدر کے مناقب رضی اللہ عنہم

(248)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَّكُوْنَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ: اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ (بخاری:3007،مسلم:6401،ابوداؤد:2650،ترمذی:3305)۔صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر جلوہ افروزی فرمائی، تو فرمایا: تم جو چاہو عمل کرو، پس میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

(249)۔وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، وَكَانَ أَبُوهُ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ قَالَ: جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: مَا تَعُدُّونَ أَهْلَ بَدْرٍ فِيكُمْ، قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا، قَالَ: وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ (بخاری: 3992)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاذ بن رفاعہ بن رافع زرقی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، اور ان کے والد اہل بدر میں سے تھے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبریل، نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور کہا: آپ اہل بدر کو اپنے درمیان کیسے شمار کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہم انہیں مسلمانوں میں سب سے افضل سمجھتے ہیں یا کوئی اور بات اس کی مثل فرمائی، حضرت جبریل نے کہا: اسی طرح فرشتوں میں سے جو بدر میں حاضر تھے (وہ بھی دوسرے فرشتوں سے افضل ہیں)۔

مَنَاقِبُ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا

اُمُّ المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مناقب

(250)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أُرِيتُكِ فِي الْمَنَامِ ثَلَاثَ لَيَالٍ جَاءَنِي بِكِ الْمَلَكُ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، يَقُولُ هٰذِهِ امْرَأَتُكَ فَأَكْشِفُ عَنْ وَجْهِكِ فَإِذَا أَنْتِ هِيَ، فَأَقُولُ إِنْ يَكُ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللهِ يُمْضِهِ (بخاری: 5125، مسلم: 6283)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تم تین راتوں تک مجھے خواب میں دکھائی جاتی رہی۔ میرے پاس ایک فرشتہ تمہیں ریشمی کپڑے میں لپیٹ کر لاتا تھا۔ کہتا تھا یہ آپ کی بیوی ہے۔ میں تمہارے چہرے سے کپڑا ہٹاتا تھا تو وہ تم ہوتی تھی۔ میں کہتا تھا کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہے تو وہ ایسا کر ہی دے گا۔

(251)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا عَائِشُ هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، فَقُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، تَرَى مَا لَا أَرَى تُرِيدُ رَسُولَ اللهِ ﷺ (بخاری: 3768، مسلم: 6304، ترمذی: 3881، نسائی: 3953)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبریل ہیں، تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، یارسول اللہ آپ دیکھ رہے ہیں جو میں نہیں دیکھ رہی۔

(252)۔وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَمَلَ مِنَ الرِّجَالِ كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَآسِيَةُ امْرَأَةُ فِرْعَوْنَ، وَفَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ (بخاری: 3411، 3433، 3769، 5418، مسلم: 6272، ترمذی: 1834،

www.islamtheworldreligion.com

نسائی:3957،ابن ماجة:3280)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں میں سے بہت سے کامل ہوئے ہیں اور عورتوں میں سے کوئی کامل نہیں ہوئی سوائے آسیہ زوجہ فرعون کے، اور مریم بنتِ عمران کے، اور بے شک عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسے ہے جیسے ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

(253)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَهُ سِوَاكٌ يَسْتَنُّ بِهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِنِي هٰذَا السِّوَاكَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَأَعْطَانِيهِ فَقَصَمْتُهُ ثُمَّ مَضَغْتُهُ فَأَعْطَيْتُهُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنَّ بِهِ وَهُوَ مُسْتَسْنِدٌ إِلٰى صَدْرِي (بخاری: 890، 1389، 3100، 3774، 4438، 4446، 4449، 4450)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عبدالرحمن بن ابی بکر داخل ہوئے اور انکے پاس مسواک تھی جس سے وہ مسواک کر رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا، میں نے ان سے کہا یہ مسواک مجھے دیں، تو انہوں نے مجھے دے دی، میں نے اسے توڑا، پھر اسے چبایا، پھر رسول اللہ ﷺ کو دے دی تو آپ ﷺ نے اس سے مسواک کیا جبکہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

(254)۔وَعَنْ عُرْوَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبِي إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ وَاللهِ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُهُ عَائِشَةُ فَمُرِي رَسُولَ اللهِ ﷺ أَنْ يَأْمُرَ النَّاسَ أَنْ يُهْدُوا إِلَيْهِ حَيْثُمَا كَانَ أَوْ حَيْثُ مَا دَارَ، قَالَتْ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ فَأَعْرَضَ عَنِّي، فَلَمَّا عَادَ إِلَيَّ ذَكَرْتُ لَهُ ذَاكَ فَأَعْرَضَ عَنِّي فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ذَكَرْتُ لَهُ، فَقَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ وَاللهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا (بخاری: 3775، مسلم: 6289)۔صحیح

وَفِي رِوَايَةٍ: ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَرْسَلْنَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ: يَا بُنَيَّةُ أَلَا تُحِبِّينَ مَا أُحِبُّ؟، قَالَتْ: بَلٰى، فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ، فَأَخْبَرَتْهُنَّ، فَقُلْنَ: ارْجِعِي إِلَيْهِ، فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ (بخاری: 2581، مسلم: 6290، ترمذی: 3879، نسائی: 3954)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن زیادہ سے زیادہ نذرانے بھیجا کرتے تھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری صاحبات (دوسری ازواجِ مطہرات) اُم سلمہ کے پاس جمع ہوگئیں اور کہنے لگیں اے اُم سلمہ! اللہ کی قسم لوگ عائشہ کے دن زیادہ تحائف بھیجتے ہیں حالانکہ ہم بھی عائشہ ہی کی طرح بھلائی چاہتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ سے درخواست کرو کہ لوگوں کو حکم دیں کہ حضور جہاں بھی رہیں یا جہاں بھی جائیں تحائف برابر بھیجا کرو۔ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ

www.islamtheworldreligion.com

سے یہ بات عرض کر دی۔ وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے چہرہ انور پھیر لیا۔ پھر جب میری طرف متوجہ ہوئے تو میں نے دوبارہ وہی بات عرض کر دی۔ آپ ﷺ نے دوبارہ چہرہ انور پھیر لیا۔ جب میں نے تیسری بار عرض کیا تو فرمایا: اے اُمِ سلمہ عائشہ کے بارے میں مجھے پریشان نہ کرو۔ اللہ کی قسم تم میں سے کسی کے لحاف میں ہوتے ہوئے مجھ پر وحی نہیں آتی سوائے عائشہ کے۔

ایک روایت میں ہے کہ: پھر انہوں (ازواج مطہرات) نے حضرت سیدہ فاطمہ بنتِ رسول اللہ ﷺ کو بلایا اور ان کو رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیجا کہ وہ آپ سے یہ عرض کریں کہ آپ کی ازواج آپ کو اللہ کی قسم دیتی ہیں کہ آپ حضرت ابوبکر کی بیٹی کے معاملہ میں عدل کریں، حضرت سیدہ فاطمہ نے آپ سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اے میری بیٹی! کیا تم اس سے محبت نہیں کرتیں جس سے میں محبت کرتا ہوں؟ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں! پھر وہ ازواج کی طرف لوٹ آئیں اور ان کو اس بات کی خبر دی تو انہوں نے کہا: آپ پھر ان کے پاس جائیں، تو حضرت سیدہ نے دوبارہ جانے سے انکار کیا۔ (نبی کریم ﷺ کی خصوصیت ہے کہ آپ ﷺ کو اپنی ازواج مطہرات میں سے کسی کو ترجیح دینے کی اجازت تھی تُرْجِئُ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَتُؤْوِيْٓ إِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ (الاحزاب:51)۔

(255)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي، فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْتِمَاسِهِ، وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، فَقَالُوا: أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ، فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ، وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ، وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ، وَقَالَ: مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي، فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فَخِذِي، فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا، فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ (بخاری:334، مسلم:816، نسائی:309)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ زوجہ نبی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ انکے ایک سفر میں نکلے، حتیٰ کہ جب ہم مقام البیداء یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ (کر گر) گیا، پس رسول اللہ ﷺ اس کو ڈھونڈنے کیلئے ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے اور لوگ پانی (جھیل وغیرہ) کے پاس نہیں تھے، پھر لوگ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ حضرت عائشہ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو ٹھہرا لیا ہے، اور لوگ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے، پھر حضرت ابوبکر آئے اور اس وقت رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سر رکھ کر سو چکے تھے، انہوں نے کہا: تم نے رسول اللہ کو اور لوگوں کو ٹھہرا لیا ہے، حالانکہ لوگ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے، حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نے چاہا وہ کہتے رہے اور وہ اپنے ہاتھ سے میری کمر کے نزدیک انگلیاں چبھو رہے تھے اور

www.islamicurdubooks.com

مجھے ہلنے سے صرف یہ چیز روک رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ کا سر میرے زانو پر تھا، پھر صبح کو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے، اس وقت وہاں پانی نہیں تھا، پس اللہ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی کہ: پس تم تیمم کرو، پھر اسید بن حضیر نے کہا: اے آل ابی بکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت تو نہیں ہے! حضرت عائشہ نے فرمایا: پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا جس پر میں تھی، تو ہم نے ہار کو اسکے نیچے پالیا۔

(256)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حِيْنَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا قَالُوْا، فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوْا: قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ: يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ مَنْ يَعْذِرُنِيْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِيْ أَذَاهُ فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ، فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى أَهْلِيْ إِلَّا خَيْرًا (بخاری:4750، مسلم:7020، مسند احمد:24198,25499)۔ صحیح

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جب بہتان باندھنے والوں نے ان کے بارے میں کہا جو بھی کہا، تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اس سے بری قرار دیا جو کچھ ان لوگوں نے کہا تھا، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے گروہِ مسلمین! کون ہے جو ایسے شخص کے مقابلے پر میری حمایت کرے گا جس کی طرف سے میرے اہل بیت کے بارے میں مجھ تک اذیت پہنچی ہے! پس اللہ کی قسم میں اپنے گھر والی کے بارے میں صرف بھلائی ہی جانتا ہوں۔

(257)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ أَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا (بخاری:3662,4358، مسلم:6177، ترمذی:3885، السنن الکبریٰ للنسائی:8106,8117)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے زنجیروں والے لشکروں کے خلاف جنگ پر بھیجا۔ میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: عائشہ۔ میں نے عرض کیا مردوں میں سے؟ تو فرمایا: اس کا باپ۔ میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: پھر عمر بن خطاب، پھر آپ نے چند آدمی گنے۔

(258)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَتَفَقَّدُ يَقُوْلُ: أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ؟ أَيْنَ أَنَا غَدًا؟ اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِيْ قَبَضَهُ اللهُ بَيْنَ سَحْرِيْ وَنَحْرِيْ (بخاری:3774، مسلم:6292)۔ صحیح

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ ﷺ جستجو میں تھے، فرماتے تھے میں آج کہاں ہوں؟ میں کل کہاں ہوں گا؟ یہ بات آپ عائشہ کی باری کے دن کے انتظار میں فرماتے تھے، فرماتی ہیں جب میرا دن آیا تو اللہ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا جب کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

(259)۔وَعَنْ أَبِيْ مُوْسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ حَدِيْثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا (ترمذی:3883)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اصحابِ محمد ﷺ پر کسی حدیث کے بارے میں مشکل پڑتی تو ہم

www.islamtheworldreligion.com

حضرت عائشہ سے پوچھتے، اس کا حل ہمیشہ ہمیں ان کے پاس مل جاتا تھا۔

(260)۔وَعَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَبْلَ مَوْتِهَا عَلَى عَائِشَةَ وَهِيَ مَغْلُوبَةٌ قَالَتْ: أَخْشَى أَنْ يُثْنِيَ عَلَيَّ فَقِيلَ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ وُجُوهِ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ: ائْذَنُوا لَهُ، فَقَالَ: كَيْفَ تَجِدِينَكِ؟ قَالَتْ: بِخَيْرٍ إِنِ اتَّقَيْتُ، قَالَ: فَأَنْتِ بِخَيْرٍ إِنْ شَاءَ اللهُ، زَوْجَةُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَنْكِحْ بِكْرًا غَيْرَكِ وَنَزَلَ عُذْرُكِ مِنَ السَّمَاءِ، وَدَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ خِلَافَهُ فَقَالَتْ: دَخَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَثْنَى عَلَيَّ، وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ نَسْيًا مَنْسِيًّا (بخاری: 3771، 4753، 4754)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ جب اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تکلیف کی وجہ سے مغلوب تھیں تو ان کی وفات سے پہلے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حاضری کی اجازت چاہی۔ ام المومنین نے فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ وہ میری تعریف کریں گے، عرض کیا گیا وہ رسول اللہ ﷺ کے چچازاد بھائی ہیں اور مسلمانوں کے اکابرین میں سے ہیں، آپ نے فرمایا: چلو، انہیں اجازت دے دو۔ حضرت ابن عباس نے آپ کے پاس آ کر پوچھا: آپ اپنے آپ کو کیسا پاتی ہیں؟ فرمایا: اگر میں اللہ سے ڈروں تو بہت بہتر ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انشاء اللہ آپ بہتر ہی ہیں۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ ہیں، اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کے سواء کسی کنواری سے نکاح نہیں فرمایا اور آسمان سے آپ کی پاکیزگی کا بیان نازل ہوا۔ حضرت ابن عباس کے جانے کے بعد حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے، تو ام المومنین نے فرمایا: ابھی ابن عباس آئے تھے اور انہوں نے میری تعریف کی، تو میں نے چاہا کہ میں بھولی بسری اور گمنام ہو جاؤں۔

شرح

غزوہ بنی مصطلق سے واپسی پر منافقین نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے خلاف پراپیگنڈا کیا اور ان پر الزام تراشی کی۔ آپکی پاکدامنی واضح کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے سورہِ نور کے دو رکوع نازل فرمائے اور الزام لگانے والوں میں سے ہر ایک کو اَسی (۸۰) کوڑے مارنے کا حکم دیا (ملاحظہ ہو سورۃ نور آیت نمبر ۴)۔ آپ نبیوں کے بعد دنیا کی واحد انسان ہیں جن کی شان میں اللہ کریم نے اپنے اس قدر طویل کلام نازل فرما کر عزت بخشی۔ قیامت تک ان آیات کی تلاوت ہوتی رہے گی۔

حضرت عروہ فرماتے ہیں: لَوْ لَمْ يَكُنْ لِعَائِشَةَ مِنَ الْفَضَائِلِ إِلَّا وَقْعَةُ الْإِفْكِ لَكَفَى بِهَا فَضْلًا وَعُلُوَّ مَجْدٍ فَإِنَّهَا نَزَلَ فِيهَا مِنَ الْقُرْآنِ مَا يُتْلَى إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی اگر حضرت عائشہ کے فضائل میں واقع اِفک کے سواء کچھ بھی نہ ہوتا تو یہی ایک واقعہ آپکی فضیلت اور بلند مرتبے کیلئے کافی تھا، آپکے حق میں قرآن کی ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جنکی تلاوت قیامت تک جاری رہے گی (اسد الغابۃ جلد ۶ صفحہ ۲۷۹)۔

آج جو شخص اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی پاکدامنی میں شک کرتا ہے وہ قرآن کی ان آیات کا منکر ہے لہٰذا بلاشبہ وہ کافر ہے، آپ رضی اللہ عنہا کو اپنی ماں نہ سمجھنا، آپ کو اہلِ بیت میں سے نہ

www.islamtheworldreligion.com

سمجھنا اور آپ پر الزام لگانا تینوں الگ الگ کفر ہیں۔

حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ: مَا رَأَيْتُ أَحَداً أَعْلَمُ بِفِقْهٍ وَلَا بِطِبٍّ وَلَا بِشِعْرٍ مِنْ عَائِشَةَ یعنی میں نے فقہ میں، طب میں اور شعروں میں عائشہ سے بڑا عالم نہیں دیکھا (الاستیعاب صفحہ ۹۰۲، الاصابہ جلد ۴ صفحہ ۲۵۷، مستدرک حاکم: ۶۸۵۸، اسد الغابہ صفحہ ۱۳۸۴)۔

امام زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: لَوْ جُمِعَ عِلْمُ عَائِشَةَ إِلَى جَمِيعِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَعِلْمُ جَمِيعِ النِّسَاءِ، لَكَانَ عِلْمُ عَائِشَةَ أَفْضَلَ یعنی اگر تمام امہات المومنین اور تمام عورتوں کا علم جمع کیا جائے تو عائشہ کا علم زیادہ ہے (الاصابہ جلد ۴ صفحہ ۲۵۷، الاستیعاب صفحہ ۹۰۲)۔

آپ تمام خواتین میں سب سے زیادہ فقیہ تھیں۔ آپ نے نبی کریم ﷺ سے دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) احادیث روایت کی ہیں (سیر اعلام النبلاء جلد ۲ صفحہ ۱۳۹)۔ آپ کا شمار کثرت سے روایت کرنے والوں میں ہوتا ہے۔ عورتوں کے اکثر مسائل آپ ہی نے بیان فرمائے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ دین کا چوتھائی حصہ آپ ہی نے روایت فرمایا ہے۔ آپ کی وفات بیمار ہونے کی وجہ سے ہوئی، جیسا کہ اوپر بخاری شریف سے حدیث لکھی گئی ہے۔

مَنَاقِبُ بَنَاتِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں کے مناقب

(261)۔وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ (فِي أَوْلَادِهِ ﷺ مِن خَدِيجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا) فَوَلَدَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَدَهُ كُلَّهُمْ إِلَّا إِبْرَاهِيمَ الْقَاسِمَ وَبِهِ كَانَ يُكْنَى ﷺ وَالطَّاهِرَ وَالطَّيِّبَ وَزَيْنَبَ وَرُقَيَّةَ وَأُمَّ كُلْثُومٍ وَفَاطِمَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، وَقَالَ ابْنُ هِشَامَ: أَكْبَرُ بَنِيهِ الْقَاسِمُ ثُمَّ الطَّيِّبُ ثُمَّ الطَّاهِرُ وَأَكْبَرُ بَنَاتِهِ رُقَيَّةُ ثُمَّ زَيْنَبُ ثُمَّ أُمُّ كُلْثُومٍ ثُمَّ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِيهِمْ وَعَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَذَا فِي ابْنِ هِشَامَ وَكَذَا فِي الطَّبْرَانِي (السیرۃ لابن هشام المجلد 1 صفحته 190، المعجم الاوسط للطبرانی: 1463، المعجم الكبير للطبرانی: 11947، مجمع الزوائد: 15243، 15244)۔ وَقَالَ الهيثمي رِجَالُهُ ثِقَاتٌ

ترجمہ: ابن اسحاق نے محبوب کریم ﷺ کی حضرت خدیجہ میں سے اولادِ امجاد کے بارے میں روایت کیا ہے کہ حضرت ابراہیم القاسم رضی اللہ عنہ کے علاوہ نبی کریم ﷺ کی تمام اولاد پاک حضرت خدیجہ سے ہی ہوئی ہے اور آپ ﷺ کی کنیت انہی سے ہے۔ اور حضرت طاہر، حضرت طیب، حضرت زینب، حضرت رقیہ، حضرت ام کلثوم اور حضرت فاطمہ علیٰ ابیہم وعلیہم السلام اور ابن ہشام نے کہا ہے کہ آپ کے بڑے بیٹے کا نام قاسم ہے پھر طیب اور پھر طاہر اور آپکی بڑی بیٹی کا نام رقیہ ہے پھر زینب پھر ام کلثوم اور پھر فاطمہ علیٰ ابیہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام۔

(262)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَمَّا بَعَثَ أَهْلُ مَكَّةَ فِي فِدَاءِ أَسْرَاهُمْ، بَعَثَتْ زَيْنَبُ فِي فِدَاءِ أَبِي

www.islamtheworldreligion.com

الْعَاصِ بِمَالٍ، وَبَعَثَتْ فِيهِ بِقِلَادَةٍ لَهَا كَانَتْ عِنْدَ خَدِيجَةَ أَدْخَلَتْهَا بِهَا عَلَى أَبِي الْعَاصِ، قَالَتْ: فَلَمَّا رَآهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقَّ لَهَا رِقَّةً شَدِيدَةً وَقَالَ: إِنْ رَأَيْتُمْ أَنْ تُطْلِقُوا لَهَا أَسِيرَهَا وَتَرُدُّوا عَلَيْهَا الَّذِي لَهَا فَقَالُوا: نَعَمْ (ابوداؤد:2692،مسند احمد:26416)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: بدر کے قیدیوں کو آزاد کرانے کے لیے جب مکہ والوں نے فدیہ بھیجا تو (سیدہ) زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے شوہر ابوالعاص کو چھڑوانے کے لیے ایک ہار بھیجا جو حضرت خدیجہ (الکبریٰ) نے انہیں ابوالعاص کے ساتھ نکاح کے وقت تحفے میں دیا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے وہ ہار دیکھا تو آپ پر شدید رقت طاری ہوگئی اور رونے لگے اور صحابہ کرام سے فرمایا اگر آپ لوگ مناسب سمجھیں تو ابوالعاص کو آزاد کر دیا جائے اور زینب کا ہار اسے واپس کر دیا جائے؟ سب نے عرض کیا یارسول اللہ بالکل ٹھیک ہے۔

(263)۔وَعَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذٰلِكَ (مسلم: 2168، 2170 واللفظ له، بخاری: 1253، 1254، 1258، 1260، ابوداؤد:3142،سنن النسائی:1881،1884،1894،ابن ماجة:1457،1459)۔صحیح

ترجمہ: حضرت اُم عطیہ (انصاریہ) فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ کی صاحبزادی (سیدہ زینب) کو غسل دے رہی تھیں، تو فرمایا: اسے تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اگر ضرورت سمجھو تو اس سے زیادہ مرتبہ غسل دو۔

(264)۔عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا (بخاری: 516، 5996، مسلم: 1212، 1213، 1214، ابوداؤد:917،918،919،920،نسائی:826،710،1203،1204)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (اپنی نواسی) حضرت امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ (ﷺ) کو اٹھا کر نماز پڑھتے تھے جو ابوالعاص بن ربیع کی بیٹی تھیں۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو انہیں اٹھا لیتے اور جب سجدہ کرنے لگتے تو انہیں رکھ دیتے تھے۔

(265)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّمَا تَغَيَّبَ عُثْمَانُ عَنْ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ مَرِيضَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ لَكَ أَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ (بخاری:3130،3698،3066،ترمذی:3706)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: حضرت عثمان نے جنگِ بدر میں شرکت نہیں کی اس لیے کہ آپکی زوجہ (سیدہ رقیہ) بنت رسول اللہ ﷺ بیمار تھیں۔ آپ سے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ: آپکو بدر میں شامل ہونے والوں کی طرح اجر ملے گا اور مالِ غنیمت میں حصہ ملے گا۔

www.sirat-e-mustaqeem.net

شرح

حبشہ کی طرف ہجرت کرنیوالوں میں سب سے پہلا نمبر حضرت سیدنا عثمان غنی اور ان کی زوجہ سیدہ رقیہ بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ خَرَجَ وَزَوْجَتُهُ رُقَيَّةُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ (زاد المعاد صفحہ ۳۲)۔

(266)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: اَنَّهُ رَاٰى عَلٰى اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بُرْدَ حَرِيْرٍ سِيَرَاءَ (بخاری:5842)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ: میں نے (سیدہ) ام کلثوم بنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہما وسلم کو دیکھا انہوں نے دھاری دار ریشمی چادر اوڑھی ہوئی تھی۔

(267)۔عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّمَا فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِّنِّيْ، يُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا (مسلم:6308)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ جو چیز اسے اذیت دے مجھے بھی اذیت دیتی ہے۔

(268)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ ابْنَتَهُ فِيْ شَكْوَاهُ الَّتِيْ قُبِضَ فِيْهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَبَكَتْ ثُمَّ دَعَاهَا فَسَارَّهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَسَأَلْتُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ سَارَّنِيْ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَنِيْ اَنْ يُقْبَضَ فِيْ وَجْعِهِ الَّذِيْ تُوُفِّيَ فِيْهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّنِيْ فَاَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهِ اَتْبَعُهُ، فَضَحِكْتُ (بخاری:4433، مسلم:6312)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی شہزادی فاطمہ کو اس تکلیف کی حالت میں بلایا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال شریف ہوا۔ اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی۔ وہ رونے لگیں۔ پھر بلایا اور ان کے کان میں کوئی بات فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں۔ میں نے ان سے یہ ماجرا پوچھا تو انہوں نے کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب پہلی بار راز کی بات فرمائی تو فرمایا کہ: میں اِسی تکلیف میں وفات پا جاؤں گا۔ میں رونے لگی۔ دوبارہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راز کی بات فرمائی تو فرمایا: میرے اہل بیت میں سے سب سے پہلے تم میرے پیچھے آؤ گی۔ میں ہنسنے لگی۔

(269)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشْبَهَ سَمْتًا وَهَدْيًا وَدَلًّا وَكَلَامًا بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ فَاطِمَةَ، كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ، قَامَ اِلَيْهَا، فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهِ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ فَاَخَذَتْ بِيَدِهِ فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗد وَكَذَا فِي التِّرْمَذِي (ابوداؤد:5217، ترمذی:3872)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا جو سیرت، عبادت، عادت اور کلام میں

www.islamurewordreligion.com

رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہو۔ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آتی تھیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے تھے۔ ان کا ہاتھ پکڑ لیتے تھے اور انہیں بوسہ دیتے تھے اور انہیں اپنی جگہ پر بٹھا دیتے تھے۔ اور جب آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لے جاتے تھے تو وہ کھڑی ہو جاتی تھیں۔ آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑ لیتی تھیں اور آپ کو بوسہ دیتی تھیں اور آپ کو اپنی جگہ پر بٹھا دیتی تھیں۔

(270)۔ وَعَنْ سَيِّدَةِ النِّسَاءِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ (بخاری:3624)۔ وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا، قَالَ: يَا فَاطِمَةُ، أَمَا تَرْضِينَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ نِسَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ (مسلم:6313،6314، ابن ماجة:1621)۔ صحیح

ترجمہ: سیدۃ النساء حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا آپ راضی نہیں ہو کہ آپ جنت والوں کی عورتوں کی سردار ہیں۔ ایک روایت میں اس طرح بھی ہے کہ فرمایا: اے فاطمہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو یا شاید فرمایا کہ: اس اُمت کی تمام عورتوں کی سردار ہو۔

(271)۔ وَعَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ، فَقَالَا: يَا أُسَامَةُ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ، فَقَالَ: أَتَدْرِي، مَا جَاءَ بِهِمَا؟ قُلْتُ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِكِنِّي أَدْرِي، فَأَذِنَ لَهُمَا، فَدَخَلَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ، فَقَالَا: مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ۔ قَالَ: أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ۔ قَالَا: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ؟ قَالَ: لِأَنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ (ترمذی:3819)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت علی اور حضرت عباس نے حاضر ہونے کی اجازت چاہی، دونوں نے کہا: اے اسامہ! رسول اللہ ﷺ سے ہمارے لیے اجازت مانگو، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ حضرت علی اور حضرت عباس حاضری کی اجازت مانگ رہے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم جانتے ہو وہ کیوں آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا: میں نہیں جانتا۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لیکن میں جانتا ہوں، آپ نے ان دونوں کو اجازت دی، وہ دونوں داخل ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ ہم آپ سے یہ پوچھنے کے لیے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کے اہل بیت میں آپ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: فاطمہ بنتِ محمد، ان دونوں نے عرض کیا: ہم اِن اہل بیت کے بارے میں پوچھنے کے لیے نہیں آئے، فرمایا: میرے اہل بیت میں میرا سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جس پر اللہ نے انعام کیا اور میں نے انعام کیا، اسامہ بن زید۔ ان دونوں نے عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا: پھر علی بن ابی طالب، حضرت عباس نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ نے اپنے چچا کو ان سب سے پیچھے کر دیا؟ فرمایا: اس لیے کہ علی آپ سے ہجرت میں سبقت لے گئے۔

شرح

(۱)۔ قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ کی بیٹیوں کا واضح ذکر موجود ہے، فرمایا: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ

www.islamthewordreligion.com

لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ (الاحزاب:۵۹)۔

ترجمہ: اے نبی مکرم! اپنی ازواج مطہرات، اپنی بیٹیوں اور تمام اہل ایمان کی عورتوں کو فرما دیجیے کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کے پلو ڈال لیا کریں۔

اس آیت میں نبی کریم ﷺ کی ازواج، بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں کا الگ الگ ذکر موجود ہے۔ دیکھیں! لِأَزْوَاجِكَ ..... بَنَاتِكَ ..... نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ

یہ بات اچھی طرح واضح رہنی چاہیے کہ قرآن میں کسی کی اولاد کو اپنی اولاد کہنا منع کر دیا گیا ہے، اللہ کریم نے فرمایا: اُدْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ (الاحزاب:۵)۔

ترجمہ: انہیں ان کے اپنے باپوں کے نام سے پکارو۔

اگر کوئی کسی دوسرے کی بیٹی کی پرورش کرے تو ایسی بیٹی کو ربیبہ کہا جاتا ہے جسکی جمع ربائب ہے۔ اللہ کریم نے فرمایا ہے: وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ (النساء:۲۳)۔

نبی کریم ﷺ کی دو شہزادیوں سیدہ رقیہ اور سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہما کا نکاح ابولہب کے دو بیٹوں سے ہوا تھا۔ کتب میں واضح طور پر لکھا ہے کہ ان دونوں شہزادیوں کی رخصتی نہیں ہوئی تھی کہ انہیں طلاق ہو گئی فَطَلَّقَهُمَا قَبْلَ الدُّخُوْلِ (الاصابہ ۴/ ۲۵۰۷، ۲۷۴۳، اسد الغابہ جلد ۶ صفحہ ۲۲۶، استیعاب صفحہ ۹۳۸)۔

(۲)۔ ان صاحبزادیوں کی عمروں پر جو اعتراض روافض کرتے ہیں، تقریباً وہی اعتراض شادی کے وقت ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کی عمر پر خوارج بھی کرتے ہیں۔ خوارج کا کہنا ہے کہ اگر چالیس سال کی عمر میں شادی ہوئی تھی تو اس عمر کے بعد اتنے اتنے وقفے سے اتنی زیادہ اولاد کیسے ہو گئی (اہلِ بیتِ رسول اور تحقیق آلِ محمد صفحہ ۲۱)۔ خوارج کی اس تحقیق کے مطابق کم از کم سب سے چھوٹی شہزادی سیدہ زہراء علیٰ ابیہا وعلیہا الصلوٰۃ والسلام کے وجود کی ہی معاذ اللہ نفی اور روافض کی تحقیق کے مطابق پہلی تین شہزادیوں کے وجود کی نفی ہو رہی ہے اور اہلِ سنت ان سب کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں، الحمدللہ۔

سوال: اگر نبی اکرم کی چار بیٹیاں ہیں تو نجران کے عیسائیوں کے ساتھ مباہلہ کے لیے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ صرف فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا جاتی ہیں باقی تین کیوں نہیں؟

جواب: تین شہزادیوں میں سے سیدہ رقیہ کا وصال دو ہجری، سیدہ زینب کا وصال آٹھ ہجری اور سیدہ ام کلثوم کا وصال نو ہجری میں ہوا۔ سیرت کی تمام کتابیں دیکھ لیجیے، نو ہجری کے سال کو عام الوفود کہا جاتا ہے یعنی وفدوں کا سال۔ جبکہ مباہلے والی آیت نجران کا وفد مدینہ شریف آنے کے بعد دس ہجری میں نازل ہوئی، گویا یہ آیت تین شہزادیوں کے وصال کے بعد دس ہجری میں نازل ہوئی، حتیٰ کہ سیرت کی بنیادی کتاب سیرت ابن اسحاق میں ربیع الثانی یا جمادی الاول سن دس ہجری کی تصریح موجود ہے (سیرت ابن اسحاق صفحہ ۶۶۱، سیرت ابن ہشام ۴/ ۵۹۲ الروض الانف ۴/ ۳۹۷، سیرتِ حلبیہ ۳/ ۶۴۳، تفسیر ضیاء القرآن ۱/ ۲۳۹)۔

www.islamtheworldreligion.com

بعض حدیثوں میں یہ بھی مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلہ کے لیے اپنے ساتھ ابوبکر اور ان کی اولاد، عمر اور ان کی اولاد، عثمان اور ان کی اولاد، علی اور ان کی اولاد کو ساتھ لیا (ابن عساکر جلد ۳۹ صفحہ ۱۷۷، درمنثور جلد ۲ صفحہ ۷۵)۔

بعض کتابوں میں مباہلہ کے لیے سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن، سیدنا حسین، سیدہ عائشہ اور سیدہ حفصہ کا ذکر موجود ہے رضی اللہ عنہم (سیرتِ حلبیہ جلد ۳ صفحہ ۳۸۷)۔

سوال: اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار بیٹیاں ہیں تو چادرِ تطہیر میں صرف حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ہی جاتی ہیں باقی تین کیوں نہیں؟

جواب: چادرِ تطہیر میں سیدہ زینب بنتِ علی (کربلا والی) رضی اللہ عنہا کو بھی نہیں لیا گیا جب کہ وہ اس وقت گھر میں موجود تھیں۔ چادرِ تطہیر میں شہزادیوں میں سے صرف حضرت فاطمہ الزہراء کو شامل کرنے کی وجہ یہ تھی کہ آپ کے پاس علیحدہ گھر نہیں تھا، آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے اندر ہی رہائش پذیر تھیں جب کہ دوسری شہزادیوں کی رہائش گاہ دور تھی۔

(۳)۔ بہت ساری کتابوں میں لکھا ہے کہ سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ عنہا کا جنازہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پڑھایا (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۶۸۹۶، حلیۃ الاولیاء لابی نعیم جلد ۳ صفحہ ۲۳۶، الریاض النضرۃ جلد ۱ صفحہ ۱۷۵، ۱۷۶، طبقات ابن سعد جلد ۸ صفحہ ۲۴)۔

شیعہ کی کتاب شرح نہج البلاغہ ابن حدید میں لکھا ہے کہ ابوبکر نے سیدہ فاطمہ (علیہا السلام) کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں پڑھیں، میت پر چار تکبیریں پڑھنے کے ثبوت میں فقہاء جو دلائل پیش کرتے ہیں یہ دلیل بھی ان میں سے ایک ہے (شرح ابن ابی حدید جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۶)۔

یہی مصنف لکھتے ہیں: یہ جس روایت کا دعویٰ کرتے ہیں کہ عمر نے فاطمہ کو (معاذ اللہ) کوڑے سے مارا اور زبیر نے تلوار سے مارا اور عمر نے ان کا گھر گرانے اور جلانے کا ارادہ کیا، تو ہم اس روایت کی تصدیق نہیں کرتے اور نہ اسے درست سمجھتے ہیں نَحْنُ لَا نُصَدِّقُ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ وَلَا نُجَوِّزُهَا (شرح نہج البلاغہ لابن ابی حدید جلد ۱۶ صفحہ ۲۸۵)۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے پیاری بیٹی ہونا آپ کی جزوی فضیلت ہے، یہ ایسے ہی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ اور تمام اہلِ بیت کو مختلف جزوی فضائل سے نوازا ہے، مگر مجموعی افضلیت سیدنا صدیقِ اکبر کو حاصل ہے۔ رضی اللہ عنہم

(۴)۔ ایک قابلِ توجہ گزارش یہ ہے کہ مسلمان کہلانے والا کوئی بھی فرقہ سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا کے احترام کا منکر نہیں حتیٰ کہ خوارج سے بھی ایسا کچھ منقول نہیں، لیکن باقی تین شہزادیوں کا احترام تو کجا ان کے وجود کا ہی انکار کرنے والے موجود ہیں، اور یہی لوگ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر زبان درازی بھی کرتے ہیں۔ اس

www.islamtheworldreligion.com

تقابل کو اچھی طرح سمجھ لیجیے۔ روافض کے پاس صرف بدگمانیاں اور الزام تراشیاں ہیں۔

اَلتَّائِيْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ

روافض کی طرف سے تائید

وَتَزَوَّجَ خَدِيْجَةَ وَهُوَ ابْنُ بِضْعٍ وَعِشْرِيْنَ سَنَةً فَوُلِدَ لَهٗ مِنْهَا قَبْلَ مَبْعَثِهٖ ﷺ اَلْقَاسِمُ وَرُقَيَّةُ وَزَيْنَبُ وَاُمُّ كُلْثُوْمٍ وَوُلِدَ بَعْدَ الْمَبْعَثِ الطَّيِّبُ وَالطَّاهِرُ وَفَاطِمَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ (اُصُولُ الْكَافِي المجلد 2 صفحته 435)۔

ترجمہ: نبی کریم ﷺ نے حضرت خدیجہ سے نکاح فرمایا: آپ کی عمر اس وقت پچیس سال تھی بعثت سے پہلے حضرت خدیجہ میں سے حضور ﷺ کے بچے قاسم، رقیہ، زینب اور ام کلثوم پیدا ہوئے اور بعثت کے بعد طیب، طاہر اور فاطمہ پیدا ہوئے۔ علیہم السلام۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ حَسَن رَضِيَ اللهُ عَنهُ

سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے مناقب

(272)۔ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَمَّا وُلِدَ الْحَسَنُ سَمَّيْتُهٗ حَرْبًا، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حَسَنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الْحُسَيْنُ سَمَّيْتُهٗ حَرْبًا، فَجَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِي، مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قَالَ: قُلْتُ حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ حُسَيْنٌ فَلَمَّا وُلِدَ الثَّالِثُ سَمَّيْتُهٗ حَرْبًا، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: أَرُونِي ابْنِيْ، مَا سَمَّيْتُمُوْهُ؟ قُلْتُ: حَرْبًا، قَالَ: بَلْ هُوَ مُحْسِنٌ ثُمَّ قَالَ: سَمَّيْتُهُمْ بِأَسْمَاءِ وَلَدِ هَارُوْنَ شَبَّرٌ، وَشَبِيْرٌ، وَمُشَبِّرٌ (مسند احمد: 953، 769، مستدرك للحاكم: 4834)۔ صحيح وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا، تو نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: حرب۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ حسن ہے۔ پھر جب حسین پیدا ہوئے تو میں نے ان کا نام حرب رکھا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: حرب۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ حسین ہے۔ پھر جب تیسرا پیدا ہوا تو میں نے ان کا نام حرب رکھا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: مجھے میرا بیٹا دکھاؤ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: حرب۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ یہ محسن ہے۔ پھر فرمایا: میں نے ان تینوں کے نام حضرت ہارون کے بیٹوں شبر، شبیر اور مشبر کے ناموں پر رکھے ہیں (تیسرے نواسے سیدنا محسن وہی ہیں جن کے بارے میں روافض کہتے ہیں کہ ..... معاذ اللہ)۔

(273)۔ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَاْخُذُهٗ وَالْحَسَنَ وَيَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحِبُّهُمَا فَاَحِبَّهُمَا (بخاری: 6003، 3747، 3735)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مجھے اور حسن کو پکڑ لیتے تھے اور فرماتے تھے: اے اللہ

www.islamtheworldreligion.com

میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان دونوں سے محبت فرما۔

(274)۔وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ، يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ (بخاری:3749، مسلم:6259، ترمذی:3783)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے کندھوں پر تھے اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: اے اللہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی اس سے محبت فرما۔

(275)۔وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَمُصُّ لِسَانَهٗ، اَوْ قَالَ: شَفَتَهٗ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ [مسند احمد:16854، مجمع الزوائد:15047)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو حسن کی زبان یا شاید فرمایا ہونٹ چوستے ہوئے دیکھا۔

(276)۔وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ اَبَا بَكْرٍ حَمَلَ الْحَسَنَ وَهُوَ يَقُوْلُ: بِاَبِيْ شَبِيْهٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ لَيْسَ شَبِيْهٌ بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ (بخاری:3750)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر کو دیکھا کہ انہوں نے حسن کو اٹھا رکھا تھا اور فرما رہے تھے: میرے ماں باپ قربان ہوں بالکل نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہیں، علی کے مشابہ نہیں ہیں اور علی ہنس رہے تھے۔

(277)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِيِّ، عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِحْدٰى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ، اَلظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَهُوَ حَامِلٌ اَحَدَ ابْنَيْهِ الْحَسَنَ اَوِ الْحُسَيْنَ، فَتَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهٗ عِنْدَ قَدَمِهِ الْيُمْنٰى، فَسَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً اَطَالَهَا، فَرَفَعْتُ رَاْسِيْ مِنْ بَيْنِ النَّاسِ فَاِذَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدٌ وَاِذَا الْغُلَامُ رَاكِبٌ عَلٰى ظَهْرِهٖ، فَعُدْتُ فَسَجَدْتُ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ النَّاسُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ لَقَدْ سَجَدْتَ فِيْ صَلَاتِكَ هٰذِهٖ سَجْدَةً مَا كُنْتَ تَسْجُدُهَا، اَفَشَيْءٌ اُمِرْتَ بِهٖ اَوْ كَانَ يُوْحٰى اِلَيْكَ؟ قَالَ: كُلُّ ذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ، وَلٰكِنِ ابْنِيْ ارْتَحَلَنِيْ فَكَرِهْتُ اَنْ اُعَجِّلَهٗ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهٗ (مستدرک حاکم:4836)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت شداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس ظہر یا عصر کی نماز کے وقت تشریف لائے، آپ ﷺ نے اپنے دو بیٹوں میں سے ایک کو اٹھایا ہوا تھا حسن یا حسین۔ رسول اللہ ﷺ نے شہزادے کو اپنے دائیں قدم کے پاس اتار دیا، رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی، سجدہ فرمایا تو اسے لمبا کیا۔ میں نے اپنا سر لوگوں میں سے اوپر اٹھایا تو رسول اللہ ﷺ کو سجدے میں دیکھا اور ایک بچہ آپ کی پشت پر سوار تھا۔ میں یہ دیکھنے کے بعد پھر سجدے میں چلا گیا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ نے اس نماز میں اتنا لمبا سجدہ کیا ہے کہ آپ پہلے ایسا نہیں کرتے تھے۔ کیا کوئی نیا حکم ملا ہے یا آپ پر وحی آ رہی تھی؟ فرمایا: ایسا کچھ بھی نہیں تھا، بلکہ میرا بیٹا مجھ پر سوار ہو گیا تھا، تو میں نے اسے جلدی سے اتارنا

www.islamtheworldreligion.com

مناسب نہیں سمجھا جب تک وہ اپنا شوق پورا نہ کرلے۔

(278)۔عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ، وَالْحَسَنُ اِلٰی جَنْبِہٖ یَنْظُرُ اِلَی النَّاسِ مَرَّۃً وَاِلَیْہِ مَرَّۃً، وَیَقُوْلُ: اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ، وَلَعَلَّ اللّٰہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ بَیْنَ فِئَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (بخاری:2704، 3629، 3746، 7109، ابو داؤد:4662، ترمذی:3773)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا، جبکہ سیدنا حسن آپ ﷺ کے پہلو میں تھے، آپ ﷺ ایک مرتبہ لوگوں کی طرف دیکھتے اور ایک مرتبہ ان کی طرف دیکھتے تھے، اور فرمارہے تھے: میرا یہ بیٹا سردار ہے، وہ وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے مسلمانوں کے دو گروہوں کے درمیان صلح کرائے گا۔

شرح

اس حدیث میں سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی عظیم منقبت موجود ہے، صلح کے لحاظ سے بھی اور سید کا لفظ استعمال فرمانے کے لحاظ سے بھی۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ اپنے تدبر اور تصوف میں بلند مقام رکھتے تھے۔ آپ کا سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کیساتھ صلح کرنا بڑی صریح، واضح اور محکم بات ہے، اسکے مقابلے پر مخالفین کی تاویلات اور قیاس آرائیاں محض چٹان کیساتھ ٹکرانے کے مترادف ہیں، صحیح بخاری حدیث نمبر 2704 میں ہے کہ صلح کا پیغام پہلے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھیجا تھا۔ مزید وضاحت ملاحظہ کریں:

(۱)۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے یہ حدیث نقل کرنے سے پہلے یہ آیت ترجمۃ الباب میں نقل فرمائی ہے: وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا یعنی اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو (الحجرات:۹)۔ اس آیت میں دونوں طرف مومنین کا لفظ موجود ہے۔

(۲)۔ یہ حدیث ابوداؤد شریف کے جس باب میں بیان ہوئی ہے اس باب کا نام ہے: مَا يَدُلُّ عَلٰى تَرْكِ الْكَلَامِ فِي الْفِتْنَةِ الْأُوْلٰى یعنی اگلے فتنے کے بارے میں زبان کو بند رکھنے کا باب۔

(۳)۔ ابوداؤد کے پہلے شارح حضرت علامہ ابوسلیمان خطابی متوفی ۳۸۸ ہجری لکھتے ہیں: جس سال سیدنا امام حسن اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان صلح ہوئی تھی اس سال کا نام عَامُ الْجَمَاعَةِ رکھا گیا تھا یعنی مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد کا سال (معالم السنن جلد ۴ صفحہ ۲۸۷، شرح السنۃ جلد ۸ صفحہ ۶۷، عمدۃ القاری جلد ۱۱ صفحہ ۲۳۷)۔

(۴)۔ علامہ خطابی اور امام بغوی متوفی ۵۱۶ ہجری لکھتے ہیں: اس میں دلیل موجود ہے کہ دونوں فریقوں میں سے کوئی بھی قول اور فعل کے لحاظ سے ملتِ اسلامیہ سے خارج نہیں ہوا، اسلیے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سب کو مسلمان قرار دیا ہے، باوجود اس کے کہ ان میں سے ایک حق پر تھا اور دوسرا خطا پر۔ یہی اصول ہر مسلمان کے لیے ہے کہ اگر تحقیق موجود ہو اور وہ اپنی تحقیق میں کسی شبہ کا شکار ہوا ہو تو خطا پر ہونے کے باوجود

www.islamtheworldreligion.com

اسے کافر نہیں کہا جائے گا (معالم السنن جلد ۴ صفحہ ۲۸۷، شرح السنۃ جلد ۸ صفحہ ۶۷)۔

امام بغوی مزید فرماتے ہیں: اسی وجہ سے علماء اس پر متفق ہوئے ہیں کہ اہل بغاوت کی شہادت قبول کی جائے گی اور ان کے قاضی کا فیصلہ نافذ کیا جائے گا، اور سلف (پہلے بزرگوں) نے اگلے فتنوں کے بارے میں زبان کو خاموش رکھنے کو اختیار فرمایا ہے اور فرمایا ہے کہ: یہ ایسے خون تھے کہ اللہ نے ہمارے ہاتھوں کو ان (خونوں) سے بچایا لہٰذا ہم اپنی زبانوں کو ان میں ملوث نہیں کرتے۔ اس حدیث میں دلیل موجود ہے کہ اگر کوئی اپنی اولاد کے لیے کوئی چیز وقف کرے تو اس میں اولاد کی اولاد بھی شامل ہوگی اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی بیٹی کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہا ہے (شرح السنۃ جلد ۸ صفحہ ۶۷)۔

(۵)۔ علامہ عینی لکھتے ہیں: حدیث شریف میں ہے کہ جب دو مسلمان تلواریں لے کر آمنے سامنے آ جائیں تو قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہیں (بخاری: ۳۱، مسلم: ۷۲۵۲، ابوداؤد: ۴۶۶۸، نسائی: ۴۱۳۳)، اس حدیث میں صرف استحقاق مراد ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ان سے درگزر کر چکا ہے جیسا کہ اہل سنت کا مذہب ہے، یہ حدیث ان لوگوں کے بارے میں ہے جنکے پاس کوئی تاویل موجود نہ ہو (عمدۃ القاری جلد ۱ صفحہ ۲۸۹)۔

(۶)۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے صلح کے لیے پہلے ہاتھ بڑھایا (بخاری: ۲۷۰۴)۔ تاریخ کی کتابوں میں ہے کہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے صلح کے لیے پہل فرمائی۔ دونوں صورتوں میں دونوں میں سے کسی کا بھی صلح کی پیش کش کو قبول کرنا بڑی عظمت ہے۔ ان میں سے ایک کی عظمت کا انکار دوسرے کی عظمت کے انکار کو مستلزم ہے، اسی لیے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: امام حسن رضی اللہ عنہ کا صلح کر لینا حضرت معاویہ کی اِمارت کے صحیح ہونے کے لیے اہل سنت کے پاس دلیل ہے (اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۶۹۷)۔

(۷)۔ علامہ فضیل بن فاطمی مالکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اس حدیث میں رافضیوں کا رد ہے جو حضرت معاویہ اور ان کی جماعت کو برا کہتے ہیں (الفجر الساطع علی الصحیح الجامع جلد ۷ صفحہ ۴۷)۔

مَنَاقِبُ الْاِمَامِ حُسَيْن رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب

(279)۔عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: حُسَيْنٌ مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، اَحَبَّ اللهُ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا، حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ (ترمذی: 3775، ابن ماجۃ: 144)۔ وَقَالَ التِّرْمَذِيُّ حَسَنٌ وَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ (ترمذی: 3759)۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ، وَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ عَلِيًّا مِّنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ (ترمذی: 3712)۔ وَقَالَ حَسَنٌ وَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْاَشْعَرِيُّوْنَ هُمْ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُمْ (بخاری: 2486، مسلم: 6408)۔ وَ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: جُلَيْبِيْبٌ مِّنِّيْ وَ

www.islamtheworldreligion.com

اَنَا مِنْهُ، جُلَيْبِيْبٌ مِّنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ (مسلم :6358،السنن الکبریٰ للنسائی:8246)۔

وَقَالَ ﷺ: سَيَكُوْنُ بَعْدِي أُمَرَاءُ، فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ، وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ (مسند احمد:11135، ترمذی:2259،النسائی:4207،4208)۔

ترجمہ: حضرت یعلیٰ بن مُرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ جو حسین سے محبت رکھے اللہ اس سے محبت رکھے۔ حسین بچوں میں سے ایک (خاص) بچہ ہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عباس مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ نیز فرمایا: علی مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔ نیز فرمایا: اشعری قبیلہ مجھ سے ہے اور میں ان میں سے ہوں۔ نیز فرمایا: جلیبیب مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں، جلیبیب مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں (دوبار)۔

نیز فرمایا: میرے بعد حکمران ہوں گے، جو اُن کے پاس گیا اور ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور اُن کے ظلم پر ان کی مدد کی تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں، اور وہ حوض پر وارد نہیں ہوگا، اور جو اُن کے پاس نہ گیا اور اُن کے ظلم پر اُن کی مدد نہیں کی اور ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کی، تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔

(280)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَجُعِلَ فِيْ طَسْتٍ، فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَ قَالَ فِيْ حُسْنِهٖ شَيْئًا، فَقَالَ اَنَسٌ كَانَ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ (بخاری:3748)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حسین رضی اللہ عنہ کا سر لایا گیا۔ اسے ایک تھال میں رکھا گیا۔ وہ اس سر (مبارک) کو چھیڑنے لگا اور آپ کے حسن کے بارے میں کوئی بات کی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ سر تمام حاضرین میں سے سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت رکھتا تھا۔ اور اس پر وسمہ کا خضاب لگا ہوا تھا۔

شرح

کٹے ہوئے سر مبارک کے بالوں پر وسمہ لگا ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے بال مبارک پہلے سے سفید تھے، آپ مجاہد ہونے کی وجہ سے وسمہ لگاتے تھے۔

(281)۔وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ (ترمذی:3768)۔صحیح، وَمَرَّ الْحَدِيْثُ فِي الشَّيْخَيْنِ اَنَّهُمَا سَيِّدَا كُهُوْلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حسن اور حسین دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔ اس سے پہلے حدیث گزر چکی ہے کہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما جنتی بوڑھوں کے سردار ہیں۔

www.islamtuneworldreligion.com

شرح

حدیثوں کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ہر اس آدمی کے سردار ہیں جو جوانی میں فوت ہوا اور جنت میں گیا، اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہر اس آدمی کے سردار ہیں جو بڑھاپے میں فوت ہوا اور جنت میں گیا۔ ان حدیثوں میں جنت کے اندر جوان یا بوڑھا ہونے کی بات نہیں ہو رہی، وہاں تو سبھی جوان ہوں گے، چاروں خلفائے راشدین جوان ہونگے، حتیٰ کہ تمام انبیاء اور خود نبی کریم علیہم السلام بھی جوان ہوں گے۔

حضرت سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: دَخَلْتُ عَلَىٰ أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِيْ ، فَقُلْتُ مَا يُبْكِيْكِ؟ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِيْ فِي الْمَنَامِ وَعَلَىٰ رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ ، فَقُلْتُ مَالَكَ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا یعنی میں اُم سلمہ کے پاس گئی تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا آپ کو کون سی بات رُلا رہی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے آپ ﷺ کے سر مبارک پر اور داڑھی مبارک پر خاک تھی۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو کیا ہوا ہے۔ فرمایا: میں نے ابھی ابھی حسین کے قتل کا منظر دیکھا ہے (ترمذی: ۳۷۷۱)۔ وقال غریب

واقعہ کربلا میں صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم پر شدید ظلم ہوا، سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی حق پر تھے اور کوفی اور ان کی فوج باطل پر تھے، واقعہ کربلا کی تفصیلات کو بیان کرنے والا کوئی بھی شخص ثقہ اور قابل اعتماد نہیں، اس لیے کہ اہل حق سب شہید ہو گئے، مقدس خواتین اور سیدنا امام زین العابدین خیموں میں تھے، باقی بیان کرنے والے وہی لوگ ہیں جو خود قاتل تھے۔ اسی لیے علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ واقعہ کربلا میں صرف سچ یہ ہے کہ:

سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دار الخلافہ کوفہ میں بنایا، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ مدینہ میں ہی مقیم رہے، جنگ جمل، جنگ صفین اور جنگ نہروان میں اپنے والد گرامی کی طرف سے شامل ہوئے، پھر وہ اپنے بھائی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے، حتیٰ کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خلافت سونپ دی، پھر دونوں بھائی مدینہ میں منتقل ہو گئے، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ مدینہ میں ہی رہے حتیٰ کہ سیدنا معاویہ کا انتقال ہو گیا، پھر آپ مکہ چلے گئے، پھر عراق والوں کی طرف سے انہیں خط ملے کہ ہم آپ سے بیعت کرنا چاہتے ہیں، آپ نے اپنے چچا زاد بھائی حضرت مسلم بن عقیل کو انکے پاس بھیجا تا کہ انکی طرف سے بیعت لیں، تقریباً بارہ ہزار لوگوں نے ان سے بیعت کر لی، اس وقت حضرت نعمان بن بشیر صحابی رسول ﷺ کوفہ کے والی تھے، ان کی سیدنا عقیل کے ساتھ محبت اور ہمدردی دیکھ کر حضرت مسلم بن عقیل نے سیدنا حسین کی طرف کوفہ

www.islamtheworldreligion.com

آنے کا پیغام بھیج دیا، دوسری طرف یزید کے ایک خیر خواہ آدمی نے یزید کو خط کے ذریعے رپورٹ دے دی، یزید نے حضرت نعمان بن بشیر کو ہٹا کر ان کی جگہ پر عبید اللہ بن زیاد کو مقرر کر دیا، سیدنا حسین کوفہ کے لیے روانہ ہو گئے، قادسیہ سے تین میل پہلے آپ کی ملاقات حر بن یزید سے ہوئی، انہوں نے ہمدردی سے بتایا کہ حالات خراب ہیں اور حضرت مسلم بن عقیل کو شہید کر دیا گیا ہے۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے واپسی کا ارادہ فرمایا مگر انکے ساتھ حضرت مسلم بن عقیل کے بھائی تھے جنہوں نے بدلہ لیے بغیر واپس جانے سے انکار کیا، میدان کربلا میں پہنچے، آپ نے کوفی فوج کے سالار عمر بن سعد سے فرمایا کہ مجھے کسی سرحد پر جانے دو یا مدینہ جانے دو یا یزید سے ملاقات کرنے دو، عمر بن سعد نے یہ سب باتیں عبید اللہ بن زیاد کو لکھ کر بھیج دیں، مگر اس نے انکار کر دیا اور کہا کہ میں اس وقت تک قبول نہیں کروں گا جب تک اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں نہ دیں، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا، جنگ ہوئی سیدنا علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ عنہ اور خواتین مقدسہ کے سواء سب کو شہید کر دیا گیا۔ علامہ ابن حجر لکھتے ہیں کہ کتابوں میں کچی پکی باتیں موجود ہیں مگر جتنا میں نے بیان کیا ہے اتنا کافی ہے۔ حضرت ابراہیم نخعی فرمایا کرتے تھے کہ: اگر میں حسین کے قاتلوں میں ہوتا تو اگر جنت میں چلا بھی جاتا تو شرمندگی کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے کی طرف کبھی نہ دیکھ سکتا (الاصابہ جلد ا صفحہ ۳۷۹ تا ۳۸۱)۔

حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمہ اللہ نے خوبصورت بات فرمائی ہے، لکھتے ہیں: جب تک حق موجود تھا، حسین حق کے تابع رہے، اور جب حق مفقود ہو گیا تو آپ نے تلوار کھینچ لی تا حق ظاہر بود الخ (کشف المحجوب صفحہ ۷۶)۔ معلوم ہوا کہ خلفائے اربعہ، سیدنا حسن، سیدنا معاویہ کے دور کو داتا صاحب حق فرما رہے ہیں اور یزید کے دور میں حق مفقود شد فرما رہے ہیں، پہلے والے تمام حکمرانوں کی تصدیق، یزید کی برائی اور سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا بے جا نہ بولنا اور بجا بولنا سب کچھ ثابت ہوا۔

مِن كُتُبِ الرَّوَافِضِ

روافض کی کتابوں سے

قَالَ الْإِمَامُ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ هٰؤُلَاءِ يَبْكُوْنَ عَلَيْنَا، فَمَنْ قَتَلَنَا غَيْرُهُمْ ؟ (احتجاج طبرسی المجلد2 صفحته29)۔

وَقَالَتْ زَيْنَبُ عَلَيْهَا السَّلَامُ، أَتَبْكُوْنَ أَخِي! أَجَلْ، وَاللهِ فَأَبْكُوا فَإِنَّكُمْ أَحْرٰى بِالْبُكَاءِ فَأَبْكُوا كَثِيْرًا وَاضْحَكُوا قَلِيْلًا، فَقَدْ أَبْلَيْتُمْ بِعَارِهَا وَمُنِيْتُمْ بِشَنَارِهَا، وَأَنّٰى تَرْحَضُوْنَ قَتْلَ سَلِيْلِ خَاتَمِ النُّبُوَّةِ وَمَعْدِنِ الرِّسَالَةِ وَسَيِّدِ شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ (احتجاج طبرسی المجلد2 صفحته30)۔

ترجمہ: امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ لوگ جو ہم پر روتے ہیں، تو پھر ہمیں انکے علاوہ قتل کس نے کیا ہے؟

www.islamtheworldreligion.com

حضرت زینب علیہا السلام نے فرمایا: تم لوگ میرے بھائی کو روتے ہو؟ ایسا ہی سہی۔ روتے رہو۔ تمہیں روتے رہنے کی کھلی چھٹی ہے۔ کثرت سے رونا اور کم ہنسنا۔ یقیناً تم قتل چھپانے کیلیے رو کر اپنا کا ناپن چھپاتے ہو جبکہ یہ بے عزتی تمہارا مقدر بن چکی ہے۔ مگر تم آخری نبی کے لختِ جگر کے قتل کا داغ آنسوؤں سے کیسے دھو سکتے ہو جو رسالت کا خزانہ ہے اور اہلِ جنت کے جوانوں کا سردار ہے۔

فِيْ كَوْنِهِمَا رَيْحَانَتَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

ان (حسنین کریمین) کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو ہونے کا بیان

(282)۔عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَىٰ شَيْءٍ لَا أَدْرِيْ مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي، قُلْتُ مَا هٰذَا الَّذِيْ أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ؟ فَكَشَفَهُ فَإِذَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَىٰ وَرَكَيْهِ، فَقَالَ هٰذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحِبُّهُمَا، فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُمَا (ترمذی:3769)۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رات کو کسی حاجت کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے تو آپ نے کوئی چیز لپیٹی ہوئی تھی جسے میں سمجھ نہیں سکا۔ جب میں حاجت سے فارغ ہوا تو میں نے عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا اٹھا رکھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر سے کپڑا ہٹا دیا۔ نیچے حسن اور حسین آپ کی کمر پر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ دونوں میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ تو بھی ان سے محبت فرما اور اس سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت کرے۔

(283)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحْرِمِ يَقْتُلُ الذُّبَابَ، فَقَالَ أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْئَلُوْنَ عَنْ قَتْلِ الذُّبَابِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا (بخاری:3753، 5954، ترمذی:3770)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان سے ایک عراقی آدمی نے مسئلہ پوچھا کہ احرام والا آدمی مکھی مار دے تو اس کے لیے کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اہل عراق مکھی کے قتل کی بابت پوچھتے ہیں حالانکہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہزادی کے بیٹے کو قتل کر چکے ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں دنیا میں میری خوشبو ہیں۔

(284)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَلْحَسَنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ (ترمذی:3779)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حسن سینے سے لے کر سر تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہیں اور حسین اس سے نیچے نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ ہیں۔

www.islamurdufreeonlinecourse.com

أَحَبُّ النَّاسِ إِلَىٰ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے پیارا

(285)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، بَعَثَهُ عَلَىٰ جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ؟ فَقَالَ: أَبُوْهَا، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَعَدَّ رِجَالًا (بخاری:3662، مسلم:6177، ترمذی:3885)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ذات السلاسل لشکر کا امیر بنا کر بھیجا، میں جب آپکے پاس حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: عائشہ، میں نے عرض کیا مردوں میں؟ فرمایا: اسکا باپ، میں نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: عمر بن خطاب، پھر آپ نے کچھ مزید افراد گنے۔

(286)۔ وَعَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيْهِ، قَالَ كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَىٰ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاطِمَةُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِيٌّ قَالَ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ يَعْنِيْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ (ترمذی:3868)۔ حَسَنٌ، وَ كَذَا رُوِيَ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا (ترمذی:3874)۔

ترجمہ: حضرت ابن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواتین میں سب سے زیادہ پیاری (سیدہ) فاطمہ تھیں اور مردوں میں (سیدنا) علی تھے۔ ابراہیم بن سعید فرماتے ہیں کہ ان کی مراد اہل بیت میں سے تھی۔

(287)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أُسَامَةُ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ مَا حَاشَا فَاطِمَةَ وَلَا غَيْرَهَا (مسند احمد:5707)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسامہ مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا ہے سواء (سیدہ) فاطمہ کے، اسکے علاوہ کسی سے نہیں۔

شرح

(۱)۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا: آپ کو اپنے اہل بیت میں سب سے زیادہ پیارا کون ہے؟ فرمایا: حسن اور حسین (ترمذی: ۳۷۷۲)۔

(۲)۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام لوگوں میں سب سے زیادہ پیارا کون تھا؟ فرمایا: ابوبکر، پھر عمر پھر ابوعبیدہ بن جراح (مستدرک حاکم: ۴۵۰۲)۔

(۳)۔ یہی ام المومنین رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ: ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد حضرت خولہ بنت حکیم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نکاح

www.islamtheworldreligion.com

نہیں فرمائیں گے؟ فرمایا: کس سے؟ عرض کیا: اگر آپ چاہیں تو کنواری سے، اور اگر آپ چاہیں تو بیوہ سے۔ فرمایا: کنواری کون ہے اور بیوہ کون ہے؟ عرض کیا۔ کنواری وہ ہے جو تمام مخلوق میں آپکو سب سے پیارے (اَحَبُّ خَلْقِ اللهِ اِلَيْكَ) کی بیٹی ہے، یعنی عائشہ بنتِ ابی بکر اور بیوہ سودہ بنتِ زمعہ ہے (مستدرک حاکم: ۴۵۰۱)۔

(۴)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھے زید تمام لوگوں سے زیادہ پیاروں میں سے تھا، اور بے شک اس کا یہ بیٹا اسامہ اس کے بعد مجھے تمام لوگوں سے زیادہ پیاروں میں سے ہے (بخاری: ۳۷۳۰)۔ اسامہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے اِنَّهٗ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ (بخاری: ۴۴۶۸)۔

(۵)۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے انصار! اللہ کی قسم تم مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہو، یہ بات آپ نے تین بار فرمائی (بخاری: ۳۷۸۵، مسلم: ۶۴۱۹)۔

(۶)۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک ہار کا ہدیہ پیش کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اسے اپنے گھر والوں میں سے سب سے پیارے بندے کو دوں گا، آپ نے حضرت امامہ بنت زینب رضی اللہ عنہا کو بلایا اور انکے گلے میں لٹکا دیا (مسند احمد: ۲۴۵۸۵)۔

محبت پر کئی احادیث متن میں متعدد مقامات پر گزر چکی ہیں، یہاں بھی ہم نے اہم احادیث کو یکجا کر دیا ہے، ان میں سے کچھ بتانا اور کچھ چھپانا بے اعتدالیاں پیدا کرتا ہے، اللہ کریم ہمیں ان سب اللہ کے پیاروں کی محبت اور احترام نصیب فرمائے۔ آمین

ان تمام احادیث میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ محبت کی جہتیں مختلف ہیں، ظاہر ہے بیوی کی محبت اور بیٹی کی محبت الگ الگ سمت کے لحاظ سے ہے۔ مجموعی اور عمومی طور پر سب سے زیادہ محبت ابوبکر صدیق سے ہے، اسی طرح کی وضاحت حضرت علامہ ابنِ حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے فرمائی ہے فَيَكُوْنُ فِيْ حَقِّ اَبِيْ بَكْرٍ عَلٰى عُمُوْمِهٖ الخ (فتح الباری جلد ۷ صفحہ ۲۷)۔

ان سب اللہ کے پیاروں سے محبت شرعی ہونی چاہیے، یعنی افضلیت کی ترتیب کے مطابق (النبراس صفحہ ۳۰۲)۔ حضرت ابراہیم نخعی (سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے شاگرد) نے ایک آدمی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: علی مجھے زیادہ پیارے ہیں ابوبکر اور عمر سے۔ آپ نے فرمایا ہمارے پاس بیٹھ کر ایسی باتیں مت کرو، اگر تمہاری یہ بات علی بن ابی طالب (رضی اللہ عنہ) نے سن لی تو وہ تمہیں کوڑے ماریں گے (حلیۃ الاولیاء جلد ۶ صفحہ ۴۹۲)۔

حضرت علامہ ابوالشکور سالمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

مِنْهُمْ مَنْ قَالَ بِاَنَّ حُبَّ عَلِيٍّ وَّاَهْلِ الْبَيْتِ اَوْلٰى وَاَحَقُّ وَهٰذَا كُلُّهٗ بِدْعَةٌ وَفِسْقٌ یعنی ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ سیدنا علی اور اہل بیت علیہم الرضوان کی محبت زیادہ ہونی چاہیے، انکے ایسے تمام عقائد بدعت اور فسق ہیں (التمہید صفحہ ۱۸۲)۔

www.islamtheworldreligion.com

مَنَاقِبُ سَيِّدِنَا مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے مناقب

واضح رہے کہ(۱)۔صحیح بخاری میں کتاب: فضائل اصحاب النبی ﷺ میں مختلف صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ابواب موجود ہیں، بعض کے ناموں کے ساتھ مناقب کا لفظ ہے جیسے: مناقب الزبیر بن العوام اور بعض کے ناموں کے ساتھ ذکر کا لفظ موجود ہے جیسے: ذکر العباس بن عبد المطلب، ذکر طلحہ بن عبید اللہ، ذکر اسامہ بن زید، ذکر مصعب بن عمیر، ذکر ابن عباس، ذکر معاویہ۔(۲)۔جامع ترمذی میں کتاب المناقب میں دیگر صحابہ کے ساتھ باب: مناقب معاویۃ بن ابی سفیان موجود ہے۔(۳)۔امام احمد بن حنبل کی کتاب فضائل الصحابہ میں: فضائل معاویۃ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما موجود ہے۔(۴)۔صحیح ابن خزیمہ میں کتاب الفضائل میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے سواء کسی کے فضائل بیان ہی نہیں ہوئے۔(۵)۔مجمع الزوائد میں کتاب المناقب میں کسی صحابی کے نام کے ساتھ مناقب جیسے مناقب عمر بن الخطاب اور مناقب علی بن ابی طالب، کسی کے نام کے ساتھ فضل جیسے: فضل صہیب، کسی کے نام کے ساتھ: ماجآء فی جیسے ماجآء فی رقیہ بنت رسول اللہ واختہا ام کلثوم، ماجآء فی معاویۃ بن ابی سفیان اور کسی کے نام کے ساتھ فی جیسے: فی ام حرام کے الفاظ موجود ہیں۔

مَرَّ حَدِيْثُ الصُّلْحِ فِيْ مَنَاقِبِ سَيِّدِنَا حَسَنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ برقم: ۲۷۸

ترجمہ: اس سے پہلے سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے مناقب میں صلح والی حدیث گزر چکی ہے، دیکھیں: حدیث نمبر: ۲۷۸۔

(288)۔عَنْ أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوْا، قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ أَنَا فِيْهِمْ؟ قَالَ: أَنْتِ فِيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَوَّلُ جَيْشٍ مِّنْ أُمَّتِيْ يَغْزُوْنَ مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْفُوْرٌ لَّهُمْ، فَقُلْتُ: أَنَا فِيْهِمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: لَا (بخاری: 2924، شرح السنة: 3731، دلائل النبوۃ للبیہقی: 2814)۔صحیح، قال المُهلّب: فيه منقبة لمعاوية رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كما في فتح الباري

ترجمہ: حضرت اُمِّ حرام رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت کا پہلا لشکر جو سمندر پار جہاد کرے گا، ان پر جنت واجب ہے۔اُمِّ حرام فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا: تم ان میں شامل ہو۔پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت کا پہلا لشکر جو قیصر کے شہر پر حملہ کرے گا ان کی مغفرت ہوگئی۔میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ کیا میں ان میں شامل ہوں؟ فرمایا: نہیں۔(اس حدیث کی مزید وضاحت اگلی حدیث سے ہو رہی ہے)۔

(289)۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ: نَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا عِنْدَنَا، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ، فَقُلْتُ: مَا أَضْحَكَكَ؟ قَالَ: أُنَاسٌ مِّنْ أُمَّتِيْ عُرِضُوْا عَلَيَّ، يَرْكَبُوْنَ هٰذَا الْبَحْرَ

الْأَخْضَرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ، قَالَتْ فَادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا، ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ، فَفَعَلَ مِثْلَهَا، فَقَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا، فَأَجَابَهَا مِثْلَهَا، فَقَالَتْ: أَدْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَقَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ، فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِياً، أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزْوِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ، فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَهَا فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ (بخاری: 2788، 2789، 2799، 2800، 2877، 2878، 2894، 2895، 6282، 6283، 7001، مسلم: 4934، 4935، ابو داؤد: 2490، 2491، ترمذی: 1645، نسائی: 3171، 3172، ابن ماجة: 2776، شرح السنة: 3730، دلائل النبوة للبیهقی: 2812، 2813)۔ وقبر ام حرام یزورہ الخاص والعام الیٰ هذه الایام، وفی هذا الحدیث منقبة واضحة لسیدنا معاویة رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنی خالہ اُم حرام بنتِ ملحان سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا، پھر مسکراتے ہوئے جاگے، میں نے عرض کیا آپ کس وجہ سے ہنسے؟ فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے پیش کیے گئے جنہوں نے اس سبز سمندر کو عبور کیا جیسے بادشاہ لشکروں پر۔ انہوں نے عرض کیا اللہ سے دعا فرمایئے کہ مجھے ان میں سے کردے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے لیے دعا فرمائی، پھر دوبارہ سو گئے اور اسی طرح جاگے، تو انہوں نے پہلے کی طرح عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح جواب دیا، انہوں نے عرض کیا دعا فرمایئے اللہ مجھے ان میں سے کردے، تو فرمایا: تم پہلے لشکر میں سے ہو۔ بعد میں وہ اپنے شوہر حضرت عبادہ بن صامت کے ہمراہ جہاد پر گئیں، یہ پہلا لشکر تھا کہ مسلمانوں نے حضرت معاویہ کے ہمراہ سمندر کو عبور کیا، جب وہ لوگ قافلوں کی صورت میں واپس ہوئے تو شام میں قیام کیا، ام حرام کے قریب جانور کو لایا گیا تاکہ اس پر سوار ہوں، جانور نے انہیں گرادیا اور وہ شہید ہوگئیں۔

(290)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ الْغَنَوِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: لَتُفْتَحَنَّ الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ، وَلَنِعْمَ الْأَمِيرُ أَمِيرُهَا، وَلَنِعْمَ الْجَيْشُ ذٰلِكَ الْجَيْشُ (مستدرک حاکم: 8472)۔ صحیح، وافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بشر غنوی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: قسطنطنیہ ضرور بر ضرور فتح کیا جائے گا، اور اس کا امیر کیا ہی اچھا امیر ہوگا اور وہ لشکر کیا ہی اچھا لشکر ہوگا۔

شرح

اس حدیث میں اور اس سے اوپر والی حدیث میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت عروج پر ہے۔

(291)۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَهُ مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ، فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: دَعْهُ فَإِنَّهُ صَحِبَ رَسُولَ اللهِ ﷺ (بخاری: 3764)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معاویہ نے عشاء کے بعد ایک وتر پڑھا، انکے پاس حضرت ابن عباس کے آزاد کردہ غلام موجود تھے، وہ ابن عباس کے پاس گئے، انہوں نے فرمایا: معاویہ کو کچھ نہ کہو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

اس حدیث میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے صحابی ہونے کی تصریح موجود ہے مَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَ مَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ۔ اس کی شرح میں علامہ عینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: فِيْهِ: دَلَالَةٌ اَيْضًا عَلٰى فَضْلِهٖ مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ یعنی اس حدیث میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دلیل موجود ہے اس لیے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، مزید لکھتے ہیں: اس حدیث میں امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی مخالفت سے منع کیا گیا ہے اس لیے کہ وہ صحابیِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور وہ فقہ کے عارف ہیں اِنَّهٗ عَارِفٌ بِالْفِقْهِ (عمدۃ القاری جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۲، ۳۸۳)۔

(292)۔ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قِيْلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: هَلْ لَكَ فِيْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ مُعَاوِيَةَ، فَاِنَّهٗ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ، قَالَ: اِنَّهٗ فَقِيْهٌ (بخاری: 3765)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس سے کہا گیا کہ امیر المومنین معاویہ کو سمجھائیں وہ صرف ایک وتر پڑھتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بے شک وہ فقیہ ہیں۔

شرح

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: يَعْنِيْ يَعْرِفُ اَبْوَابَ الْفِقْهِ یعنی وہ فقہ کی باریکیوں کو پہچانتے ہیں (عمدۃ القاری جلد ۱۳ صفحہ ۳۸۳)۔ اس حدیث میں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کو فقیہ کہا گیا ہے، یہاں فقہاء کی شان میں وارد ہونے والی احادیث کو یاد رکھنا چاہیے۔

(293)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ (بخاری: 1730، مسلم: 3021، 3022، ابو داؤد: 1802، 1803، مسند احمد: 16900، المعجم الکبیر للطبرانی: 16048، 16049، 16050، 16051، 16052، 16054)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے قینچی کے ذریعے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک تراشے۔

(294)۔ عَنْ مُجَاهِدٍ وَعَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُعَاوِيَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَصَّرَ مِنْ شَعْرِهٖ بِمِشْقَصٍ، فَقُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا بَلَغَنَا هٰذَا اِلَّا عَنْ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: مَا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُتَّهَمًا (مسند احمد: 16806، 16877، المعجم الکبیر للطبرانی: 16053)۔ صحیح، وَشَوَاهِدُهٗ كَثِيْرَةٌ و كذا روى عن محمد بن سيرين و اسناده صحيح كما فى السنة للخلال: 675۔

ترجمہ: حضرت مجاہد اور عطاء حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ معاویہ نے مجھے بتایا کہ انہوں نے رسول

www.islamtheworldreligion.com

اللہ ﷺ کو بالوں میں مشقص (قینچی) سے قصر کرائے ہوئے دیکھا، ہم نے ابن عباس سے پوچھا کہ یہ بات ہم تک معاویہ کے سواء کسی کے ذریعے نہیں پہنچی، تو انہوں نے فرمایا: معاویہ رسول اللہ ﷺ پر بہتان لگانے والے نہیں تھے۔

شرح

ایک طرف سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا نبی مکرم ﷺ کے بال مبارک تراشنا ثابت ہے اور دوسری طرف حضرت معاویہ فرمارہے ہیں کہ: میری موت کے بعد مجھے حضور والی قمیض کا کفن پہنا کر آپ والی چادر میں لپیٹ کر، ناخن اور بال مبارک میری آنکھوں اور منہ پر رکھ دیے جائیں اور مجھے اللہ کے حوالے کر دیا جائے (الاستیعاب صفحہ ۶۸۷، الاکمال فی عقب المشکوٰۃ صفحہ ۶۱۷، ومثلہ فی اسد الغابہ ۴/ ۳۸۷، نبراس صفحہ ۳۰۷، البدایہ والنہایہ ۸/ ۱۴۸)۔

(295)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ لَا يَنْظُرُوْنَ اِلٰى اَبِيْ سُفْيَانَ وَلَا يُقَاعِدُوْنَهٗ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، ثَلَاثٌ اَعْطِنِيْهِنَّ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: عِنْدِيْ اَحْسَنُ الْعَرَبِ وَاَجْمَلُهٗ، اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ اَبِيْ سُفْيَانَ، اُزَوِّجُكَهَا، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَمُعَاوِيَةَ، تَجْعَلُهٗ كَاتِبًا بَيْنَ يَدَيْكَ، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: وَتُؤَمِّرُنِيْ حَتّٰى اُقَاتِلَ الْكُفَّارَ، كَمَا كُنْتُ اُقَاتِلُ الْمُسْلِمِيْنَ قَالَ: نَعَمْ (مسلم :6409 باب فضائل ابی سفیان بن حرب، ابن حبان :7209)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (فتح مکہ کے موقع پر) مسلمان ابوسفیان کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے اور نہ ہی انہیں بٹھا رہے تھے۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: یا نبی اللہ، مجھے تین چیزیں دے دیجیے، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا میرے پاس عرب کی حسین وجمیل بیٹی ام حبیبہ بنتِ ابی سفیان ہے، میں اسے آپ کے نکاح میں دیتا ہوں، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا معاویہ کو اپنا کاتب بنالیں، فرمایا ٹھیک ہے۔ عرض کیا مجھے امیر بنا دیں تا کہ میں کافروں کے خلاف جنگ کروں جیسا کہ مسلمانوں کے خلاف جنگ کرتا تھا، فرمایا ٹھیک ہے۔

شرح

یہ حدیث امام مسلم رحمہ اللہ نے جس باب میں بیان کی ہے اس باب کا نام ہے: بَابُ فَضَائِلِ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ یعنی ابوسفیان بن حرب کے فضائل کا باب۔ امام مسلم کو اس حدیث میں کیا نظر آیا اور دشمنانِ صحابہ کو کیا نظر آتا ہے، اپنی اپنی نظر کی بات ہے۔ سیدہ ام حبیبہ سے نکاح اور سیدنا معاویہ کی کتابت پہلے سے ثابت تھی مگر حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے مسلمان ہونے کے بعد اس پر اپنی خوشی ظاہر فرمائی۔

(296)۔عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ الْقَصَّابِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ، فَبَصُرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَبَأْتُ فِيْ دِهْلِيْزِ بَابِ دَارِ قَوْمٍ، فَجَاءَ فَدَخَلَ فَحَطَأَنِيْ حَطْأَةً، قَالَ: اِذْهَبْ اُدْعُ لِيْ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ كَاتِبَهٗ، قَالَ

:فَسَعَيْتُ، فَقُلْتُ: اَجِبْ نَبِيَّ اللهِ ﷺ فَاِنَّهُ عَلٰى حَاجَةٍ (صحيح ابن خزيمة :3158)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوحمزہ قصاب نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا، تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میں کسی کے گھر کی دہلیز میں چھپ گیا، آپ تشریف لائے اور اندر داخل ہو گئے تو میرا کان مروڑ کر فرمایا: جاؤ معاویہ کو میرے پاس بلا کر لے آؤ، وہ آپ کے کاتب تھے، فرمایا: میں دوڑ گیا اور (معاویہ سے) کہا: اللہ کے نبی کے پاس حاضری دیں، انہیں کوئی کام ہے۔

شرح

یہ حدیث مسلم شریف میں بھی ہے (مسلم: ٦٦٢٨)۔ امام ابن عساکر فرماتے ہیں: حضرت امیر معاویہ کے فضائل میں صحیح ترین حدیثیں جو روایت کی گئی ہیں وہ یہ کاتب ہونے والی حدیث ہے کہ آپ جب سے مسلمان ہوئے کاتب النبی رہے، اسکے بعد یہ حدیث: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ اسکے بعد یہ حدیث: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا (حاشیہ السنہ للخلال جلد ا صفحہ ۳۵۴)۔ یہ مکمل حدیثیں آگے آرہی ہیں، پڑھیے!

(297)۔ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ (مسند احمد: 17087، فضائل الصحابه :1748، ابن حبان: 7210، السنة للخلال: 712، مجمع الزوائد:15917)۔ حسن

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے اللہ معاویہ کو کتاب اور حساب کا علم سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔

(298)۔ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ يَزِيْدَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عَمِيْرَةَ، وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ (مسند احمد: 17821، ترمذی: 3842، المعجم الاوسط للطبرانی:656، السنة للخلال: 699،697)۔ له طرق، سند احمد صحيح، روى التِّرْمِذِيُّ بطريق حَسَن، وفی سند الطبرانی و الخلال ابو الفتح مجهول الحال وبقية رواته ثقات۔

ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن عمیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاویہ کے لیے دعا فرمائی: اے اللہ اسے ہدایت دینے والا، ہدایت والا بنا، اور اس کے ذریعے سے ہدایت دے۔

شرح

اس حدیث کی تائید کئی احادیث سے ہوتی ہے، مثلاً: عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ: لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ، وَلّٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ النَّاسُ: عَزَلَ عُمَيْرًا وَ وَلّٰى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِيَةَ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ

www.islamtheworldreligion.com

اهْدِبِهٖ یعنی حضرت ادریس خولانی فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن خطاب نے عمیر بن سعد کو حمص کی امارت سے ہٹایا اور معاویہ کو مقرر کیا تو لوگوں نے کہا، عمیر کو ہٹا دیا ہے اور معاویہ کو لگا دیا ہے۔ حضرت عمیر نے فرمایا: معاویہ کو اچھے لفظوں سے یاد کرو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اے اللہ اسکے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے (ترمذی: ۳۸۴۳)۔

(299)۔عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : يَنْقَطِعُ كُلُّ نَسَبٍ اِلَّا نَسَبِيْ وَ سَبَبِيْ وَ صِهْرِيْ

(مسند احمد: 18809، السنة للخال: 655)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت مسور بن مخرمہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام نسب منقطع ہو جائیں گے، سوائے میرے نسب، سبب اور سسرال کے۔

شرح

نبی کریم ﷺ کے نسب کا احترام خارجی نہیں کرتے اور سسرال کا احترام رافضی نہیں کرتے۔ اہل سنت نبی کریم ﷺ کی وجہ سے سب کا احترام کرتے ہیں۔

(300)۔عَنْ نُعَيْمِ ابْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ بِصَفِّيْنَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَاَذَّنَّا وَاَذَّنُوْا ، وَاَقَمْنَا فَاَقَامُوْا ، فَصَلَّيْنَا وَصَلَّوْا ، فَالْتَفَتُّ فَاِذَا الْقَتْلٰى بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ ، فَقُلْتُ لِعَلِيٍّ حِيْنَ اِنْصَرَفَ : مَا تَقُوْلُ فِيْ قَتْلَانَا وَقَتْلَاهُمْ ؟ فَقَالَ مَنْ قُتِلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ يُرِيْدُ وَجْهَ اللهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ ، دَخَلَ الْجَنَّةَ [سنن سعید بن منصور القسم الثانی من المجلد الثالث 2968)۔ صَحِيْحٌ سَيَاتِيْ شَاهِدُهٗ

ترجمہ: حضرت نعیم بن ابی ہند اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میں جنگِ صفین میں حضرت علی کے ساتھ تھا، نماز کا وقت آ گیا، ہم نے بھی اذان دی اور مخالف لشکر نے بھی اذان دی، ہم نے بھی اقامت کہی اور انہوں نے بھی اقامت کہی، ہم نے بھی نماز پڑھی اور انہوں نے بھی نماز پڑھی، پھر میں واپس پلٹا تو ہمارے اور ان کے درمیان جنگ جاری تھی، جب حضرت علی واپس ہوئے تو میں نے عرض کیا: ہماری طرف سے قتل ہونے والوں اور ان کی طرف سے قتل ہونے والوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو فرمایا: ہماری طرف سے اور ان کی طرف سے جو شخص بھی اللہ کی رضا کی خاطر اور آخرت کے گھر کی خاطر قتل ہوا وہ جنتی ہے۔ (یہاں اس حدیث کا انطباق اپنے جوبن پر ہے کہ: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے)۔

(301)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : لَوْ اَنَّ النَّاسَ لَمْ يَطْلُبُوْا بِدَمِ عُثْمَانَ لَرُجِمُوْا بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَآءِ (المعجم الکبیر للطبرانی: 120، المعجم الاوسط للطبرانی: 3453، مجمع الزوائد: 14565)۔ قَالَ الْهَيْثَمِيُّ : رِجَالُ الْكَبِيْرِ رِجَالُ الصَّحِيْحِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اگر لوگ حضرت عثمان غنی کے خون کا بدلہ نہ مانگتے تو ان پر آسمان سے پتھر برسائے جاتے۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

اس موضوع پر اظہارِ خیال کرتے وقت روافض کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ قرآن وسنت پر اعتماد نہ کرنا پڑے، بلکہ تاریخ کے رطب و یابس پر عمارت کھڑی کی جائے، شارحین سے بے نیاز ہوکر خود اپنے ذاتی اور اندرونی غبارات پیش کیے جائیں۔ جب آپ دیکھیں کہ کوئی شخص اپنی کتاب میں ''آزاد تحقیق'' کا عنوان قائم کرکے حدیث پر اپنی من مانی شرح کرتا ہے تو سمجھ جایئے کہ واقعی ایسا شخص اپنی گردن سے سبیل المومنین کی رسی اتار چکا ہے اور دین اسلام سے اپنی ہی زبانی آزاد ہو چکا ہے۔ یہ ان کے قدیم فیض کا جدید ظہور ہے۔

اس کے علاوہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا احترام کرنے سے یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ خدانخواستہ اس سے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا بغض لازم آیا، یا ذکرِ علی کے ساتھ ذکر ابوبکر وعمر کرنے سے بغض لازم آیا۔ ظاہر ہے کہ یہ منطق اللہ رحمان، اس کے رسول رحیم اور مرتضیٰ کریم کی بارگاہ میں نہیں چل سکے گی۔

(۱)۔ عَنْ يَزِيْدِ بْنِ الْأَصَمِّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: قَتَلَايَ وَقَتْلَى مُعَاوِيَةَ فِي الْجَنَّةِ (المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۶۰۴۴، مجمع الزوائد: ۱۵۹۲۷)۔ قَالَ الْهَيْثَمِيُّ وَرِجَالُهُ وُثِّقُوْا وَفِيْ بَعْضِهِمْ خِلَافٌ

ترجمہ: حضرت یزید بن اصم فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری طرف سے قتل ہونے والے اور معاویہ کی طرف سے قتل ہونے والے جنت میں ہیں۔

(۲)۔ عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْه قَالَ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: يَا اَبَا سَعِيْدٍ، اِنَّ هٰهُنَا نَاساً يَشْهَدُوْنَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، قَالَ: لَعَنَهُمُ اللهُ وَمَا يُدْرِيْهِمْ مَنْ فِي النَّارِ؟ (الاستیعاب صفحہ ۶۷۹)۔

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا حسن (بصری) سے پوچھا: اے ابوسعید یہاں کچھ لوگ ہیں جو معاویہ کو جہنمی کہتے ہیں، انہوں نے فرمایا: اللہ کی ان پر لعنت ہو، انہیں کیا خبر جہنم میں کون ہے؟

(۳)۔ عَنْ اَبِي الْبُخْتَرِيِّ قَالَ سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَهْلِ الْجَمَلِ أَمُشْرِكُوْنَ هُمْ؟ قَالَ مِنَ الشِّرْكِ فَرُّوْا، قِيْلَ أَمُنَافِقُوْنَ هُمْ؟ قَالَ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَذْكُرُوْنَ اللهَ اِلَّا قَلِيْلًا، قِيْلَ فَمَا هُمْ؟ قَالَ اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۱۶۷۱۳)۔ ضعیف، وَتَائِيْدُهٗ فِيْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ اَيْضاً

ترجمہ: ابوبختری فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اہلِ جمل کے بارے میں پوچھا گیا، کیا وہ مشرک ہیں؟ فرمایا: وہ تو شرک سے بھاگے تھے، پوچھا گیا کیا وہ منافق ہیں؟ فرمایا: منافقین اللہ کا ذکر تھوڑا کرتے ہیں، پوچھا گیا پھر وہ کون ہیں؟ فرمایا: ہمارے بھائی ہیں جنہوں نے ہمارے خلاف بغاوت کی ہے۔

(۴)۔ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ الْهَمْدَانِيِّ وَلَمْ أَرَ هَمْدَانِيّاً كَانَ اَفْضَلَ مِنْهُ،

www.islamtheworldreligion.com

قُلْتُ وَلَا مَسْرُوْقٌ؟ قَالَ: وَلَا مَسْرُوْقٌ، قَالَ: اِهْتَمَمْتُ بِأَمْرِ أَهْلِ صَفِّيْنَ وَمَا كُنْتُ أَعْرِفُ مِنَ الْفَضْلِ فِي الْفَرِيْقَيْنِ فَسَأَلْتُ اللهَ أَنْ يُّرِيَنِيْ مِنْ أَمْرِهِمْ أَمْرًا أَسْكُنُ إِلَيْهِ فَأُرِيْتُ فِيْ مَنَامِيْ أَنِّيْ رُفِعْتُ إِلَى أَهْلِ صَفِّيْنَ فَإِذَا أَنَا بِأَصْحَابِ عَلِيٍّ فِيْ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ وَمَاءٍ جَارٍ فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ كَيْفَ بِمَا أُرَى وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُكُمْ بَعْضاً، قَالُوْا إِنَّا وَجَدْنَا رَبَّنَا رَؤُوْفاً رَّحِيْماً قُلْتُ: فَمَا فَعَلَ ذُو الْكَلَاعِ، وَحَوْشَبٍ يَعْنِيْ أَصْحَابَ مُعَاوِيَةَ قَالُوْا أَمَامَكَ، فَهَبَطْتُ عَلَى الْقَوْمِ فِيْ رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ وَمَاءٍ جَارٍ، فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللهِ كَيْفَ بِمَا أُرَى وَقَدْ قَتَلَ بَعْضُكُمْ بَعْضاً قَالُوْا إِنَّا وَجَدْنَا رَبَّنَا رَؤُوْفاً رَّحِيْماً، قُلْتُ: فَمَا فَعَلَ أَهْلُ النَّهْرَوَانِ؟ قَالُوْا أُلْقُوْا بَرْحاً (سنن سعید بن منصور: ۲۹۵۵، مصنف ابن ابی شیبہ ۸ / ۷۲۲)۔

ترجمہ: حضرت وائل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن شرحبیل ہمدانی تابعی سے افضل کوئی ہمدانی نہیں دیکھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا کیا مسروق بھی ان کے ہمسر نہیں تھے؟ فرمایا مسروق بھی نہیں تھے۔ عمرو بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ میں نے جنگِ صفین میں حصہ لینے والوں کے بارے میں خوب غور کیا کہ فریقین میں سے افضل کون ہے۔ میں نے اللہ کریم سے عرض کیا کہ میری راہنمائی فرمائے جس سے میری تسلی ہوجائے۔ مجھے خواب میں دکھایا گیا کہ مجھے اہلِ صفین کے پاس جنت میں لے جایا گیا۔ میں حضرت علی کے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا جو سبز باغ میں اور چلتی نہروں کے پاس موجود تھے۔ میں نے کہا سبحان اللہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگ تو وہی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ وہ کہنے لگے ہم نے اپنے رب کو رؤف اور رحیم پایا۔ میں نے کہا کلاع اور حوشب والوں یعنی حضرت امیر معاویہ کے ساتھیوں پر کیا گزری؟ انہوں نے کہا وہ تیرے سامنے موجود ہیں۔ میں ادھر کو بڑھا تو سامنے ایک قوم تھی جو سبز باغ میں اور چلتی نہروں کے پاس موجود تھی۔ میں نے کہا سبحان اللہ میں کیا دیکھ رہا ہوں۔ آپ لوگ تو وہی ہیں جنہوں نے ایک دوسرے کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے کہا ہم نے اپنے رب کو رؤف اور رحیم پایا۔ میں نے کہا اہلِ نہروان پر کیا گزری؟ انہوں نے کہا وہ شدت میں پڑے ہیں۔

(۵)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ أَسْوَدَ مِنْ مُعَاوِيَةَ یعنی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو معاویہ سے بڑھ کر سخی نہیں دیکھا (السنہ للخلال: ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، شرح اصول اعتقاد اہل سنت: ۲۲۹۱، طبرانی اوسط: ۶۷۵۹، مجمع الزوائد: ۱۵۹۲۱)۔

قَالَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللهُ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَا رَأَيْتُ أَحَداً بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَسْوَدَ مِنْ مُعَاوِيَةَ: أَسْوَدَ أَيْ أَسْخَى یعنی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ ابن عمر والی حدیث کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد امیر معاویہ سے بڑھ کر اَسْوَد نہیں دیکھا، اس بارے میں فرمایا:

www.islamtheworldreligion.com

اسود سے مراد اخنس (سب سے زیادہ سخی) ہے۔امام احمد کے قول کی سند صحیح ہے (السنۃ للخلال: ۶۷۸)۔وَ قَالَ اِسنَادُ قَولِ اَحمَدَ صَحِیح (جب امام احمد کے قول کی سند صحیح ہے تو لامحالہ ابن عمر کا قول بھی ثابت ہے)۔

(۶)۔ حضرت مجاہد تابعی فرماتے ہیں کہ: لَوْ رَاَیْتُمْ مُعَاوِیَةَ لَقُلْتُمْ هٰذَا الْمَهْدِیُّ یعنی اگر تم لوگ معاویہ کو دیکھتے تو ضرور کہتے کہ یہ واقعی ہدایت یافتہ ہے (السنۃ للخلال: ۶۶۹) اسنادہ ضعیف

(۷)۔ امام بیہقی نے سنن کبریٰ میں ایک باب باندھا ہے: بَابُ الدَّلِیْلِ عَلٰی اَنَّ الْفِئَةَ الْبَاغِیَةَ مِنْهُمَا لَا تَخْرُجُ بِالْبَغْیِ عَنْ تَسْمِیَةِ الْاِسْلَامِ یعنی اس بات کی دلیل کہ بغاوت کرنے والا گروہ بغاوت کی وجہ سے اسلام سے خارج نہیں ہوتا (السنن الکبریٰ جلد ۸ صفحہ ۴۱۸ کتاب: قِتَالُ اَهْلِ الْبَغْیِ)۔

(۸)۔ وَ قِیْلَ لِاَحْمَدَ ابْنِ حَنْبَلٍ هَلْ یُقَاسُ بِاَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ اَحَدٌ؟ قَالَ مَعَاذَ اللهِ قِیْلَ فَمُعَاوِیَةُ اَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ؟ قَالَ اِیْ لَعُمَرَ یْ قَالَ النَّبِیُّ: خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِی یعنی امام احمد بن حنبل سے پوچھا گیا: کیا کسی کو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ پر قیاس کیا جا سکتا ہے؟ فرمایا: معاذ اللہ، (پھر) پوچھا گیا: کیا معاویہ عمر بن عبدالعزیز سے افضل ہیں؟ فرمایا: ہاں میری جان کی قسم، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں (السنۃ للخلال: ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳)۔ اِسنَادُهٗ صَحِیح

(۹)۔ عقائدِ نسفی کے متن میں ہے: وَ یُکَفُّ عَنْ ذِکْرِ الصَّحَابَةِ اِلَّا بِخَیْرٍ یعنی صحابہ کا ذکر کرتے وقت زبان کو کنٹرول کیا جائے، صرف بھلائی کے ساتھ ان کا ذکر کیا جائے (عقائدِ نسفی صفحہ ۶)۔ اِلَّا بِخَیْرٍ کے الفاظ عقائد کی کتابوں میں کثرت سے موجود ہیں۔علامہ تفتازانی لکھتے ہیں: لِمَا رُوِیَ فِی الْاَحَادِیْثِ الصَّحِیْحَةِ مِنْ مَّنَاقِبِهِمْ وَوُجُوْبِ الْکَفِّ عَنِ الطَّعْنِ فِیْهِمْ یعنی صحابہ کے مناقب میں صحیح احادیث موجود ہیں اور ان کو طعن کرنے کے بارے میں زبان کو روکنا واجب قرار دیا گیا ہے (شرح عقائد نسفی صفحہ ۱۴۸)۔

(۱۰)۔ حضرت امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: کسی مسلمان کے بارے میں حسنِ ظن سے کام لینے میں غلطی کر جانا بہتر ہے اس سے کہ اس پر طعن کرنے میں غلطی کی جائے۔مثلاً اگر کوئی شخص ساری زندگی شیطان، ابو جہل اور ابولہب وغیرہ کے بارے میں خاموش رہے تو اسے یہ سکوت نقصان نہیں دے گا، لیکن اگر کسی مسلمان پر بے جا طعن کر دیا جب کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں بری ہو چکا تھا تو ایسا طعن کرنے والے نے ہلاکت کو دعوت دی۔لوگوں کے خلاف ایسی باتیں مل جاتی ہیں جنہیں پھیلانا شریعت کی پابندی کرنے اور غیبت سے بچنے کے لیے جائز نہیں جب کہ ایسی باتیں محض اخباری اور تاریخی ہوتی ہیں۔جو شخص بھی ہماری اس تحریر کو سمجھ لے گا اس کی طبیعت کا میلان فضولیات کی طرف نہیں رہے گا بلکہ وہ تمام مسلمانوں کے بارے میں خاموشی اور حسنِ ظن کو ترجیح دے گا، اور اپنی زبان کو تمام سلف صالحین کی ثناء میں کھولے گا۔یہی عمومی حکم تمام صحابہ کے بارے میں ہے جب کہ خلفائے راشدین کا مقام تو ان سب سے اوپر ہے (الاقتصاد فی الاعتقاد صفحہ ۱۴۸)۔

www.islamtheworldreligion.com

(۱۱)۔ اہل بیت اطہار علیہم الرضوان کے درمیان بھی جھگڑے ہوئے ہیں، جن کے بارے میں شیعہ کی کتاب جلاء العیون میں ملا باقر مجلسی کو مجبوراً لکھنا پڑا کہ: در کارهائے بزرگان دین و مقربان درگاه رب العالمین تفکر نمی باید نمود یعنی بزرگانِ دین اور اللہ کے پیاروں کے باہمی معاملات میں غور خوض نہیں کرنا چاہیے (جلاء العیون صفحہ ۲۳۱)۔

(۱۲)۔ صحابہ کرام نے آپس میں ایک دوسرے کو کبھی نسبی گالی نہیں دی۔ عربی زبان میں گالی کو بھی ''سَبّ'' کہتے ہیں اور ڈانٹ ڈپٹ کرنے کو بھی سَبّ کہتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ: دو آدمیوں نے نبی کریم ﷺ کی نافرمانی کی تو آپ ﷺ نے انہیں سَبّ کیا فَسَبَّهُمَا النَّبِيُّ ﷺ (مسلم: ۵۹۴۷)۔

مکہ کے کافروں نے نبی کریم ﷺ کی بے ادبی کی تو سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے ان کافروں کو ڈانٹ ڈپٹ فرمائی (بخاری: ۵۲۰، مسلم: ۴۶۴۹، نسائی: ۳۰۶)۔ بخاری شریف کے الفاظ یہ ہیں: وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ اور مسلم شریف کے الفاظ یہ ہیں: أَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَشْتِمُهُمْ۔ معلوم ہو گیا کہ عربی زبان میں سب وشتم سے مراد کسی سے ناراضگی کا اظہار بھی ہوتا ہے۔

قرآن وسنت کے مقابلے پر تاریخ پر اعتماد کرنا غلط ہے، تاریخ میں یہ جھوٹ بھی موجود ہے کہ سَبّ کرنے میں پہل (معاذ اللہ) سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کی تھی اور اس کے جواب میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے سَبّ شروع کیا تھا (نور الابصار فی مناقبِ آلِ بیتِ النبی المختار ﷺ صفحہ ۱۵۲)۔

بعض اوقات رسول اکرم ﷺ نے مختلف صحابہ کرام کے لیے عتاب میں یا پیار میں ان الفاظ میں سے کوئی لفظ ارشاد فرمایا ہے: ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ، تَبْكِيكَ أُمُّكَ، تَرِبَ جَبِينُهُ، لَا أَشْبَعَ اللهُ بَطْنَهُ، رَغِمَ أَنْفُكَ، وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا، وَيْحَكَ، وَيْلَكَ، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک تابعی کے بارے میں فرمایا: كَذَبَ عَدُوُّ اللهِ۔ ایک اور جگہ فرمایا: لَا أُمَّ لَكَ۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی زوجہ کو فرمایا: يَا غُنْثَرُ۔ بخاری شریف کتاب الادب میں ایک باب کا نام ہے: بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: تَرِبَتْ يَمِينُكِ، وَعَقْرَىٰ حَلْقَى ایک اور باب کا نام ہے: بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ۔ ہم پر لازم ہے کہ ان الفاظ کو غلط مفہوم نہ دیں۔

روافض کی بلند پایہ کتاب روضۃ الکافی میں ایک نصیحت آموز واقعہ لکھا ہے کہ: حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ کا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد میں کسی کے ساتھ جھگڑا ہوا، عبدالملک نامی ایک آدمی حضرت امام باقر کے پاس حاضر ہو کر اس موضوع پر کچھ بولنے لگا۔ آپ نے فرمایا: خاموش! ہمارے درمیان مداخلت مت کر۔ ہماری اور ہمارے چچا کی اولاد کی مثال ایسے ہے جیسے بنی اسرائیل کا ایک آدمی تھا، اس کی دو بیٹیاں تھیں، اس نے ایک بیٹی کسان کو بیاہ کر دی اور دوسری بیٹی برتن بنانے والے کو دی۔ پھر کچھ عرصے کے بعد ان سے ملنے گیا، پہلے کسان کی بیوی کے پاس گیا اور اس کا حال پوچھا، بیٹی نے کہا کہ میرے شوہر نے بہت

www.islamtheworldreligion.com

فصل بیچی ہے، اگر اللہ نے بارش کر دی تو ہم بنی اسرائیل میں سب سے زیادہ خوشحال ہوں گے۔ پھر دوسری بیٹی کے پاس گیا اور اس کا حال پوچھا، تو اس نے کہا کہ میرے شوہر نے بہت سے برتن بنائے ہیں، اگر اللہ نے بارش نہ کی تو ہم بنی اسرائیل کے سب سے زیادہ خوشحال لوگ ہوں گے۔ وہ آدمی یہ کہتے ہوئے واپس آ گیا کہ یا اللہ تو ہی ان کا وارث ہے۔ یہی حال ہمارا ہے (الروضۃ من الکافی: ۱۴۷۸۵)۔

یہی وجہ ہے کہ اہل سنت صحابہ کرام کے درمیان ہونے والی جنگوں کے بارے میں اپنی زبان پر قابو رکھتے ہیں اور ہر حال میں ان سب کے مناقب اور فضائل کو ترجیح دیتے ہیں۔ تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُم مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْأَلُونَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ (البقرۃ: ۱۴۱)۔

اَلتَّائِيْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ

روافض کی کتب سے تائید

(۱)۔ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّا لَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيْرِ لَهُمْ وَلَمْ نُقَاتِلْهُمْ عَلَى التَّكْفِيْرِ لَنَا لٰكِنَّا رَأَيْنَا اِنَّا عَلٰى حَقٍّ وَرَأَوْا اَنَّهُمْ عَلٰى حَقٍّ (قرب الاسناد المجلد 1 صفحته 45)۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا: ہم انہیں کافر قرار دے کر ان سے جنگ نہیں لڑ رہے اور نہ ہی اس لیے لڑ رہے ہیں کہ یہ ہمیں کافر قرار دیتے ہیں، بلکہ ہمارے خیال کے مطابق ہم حق پر ہیں اور انکے خیال کے مطابق وہ حق پر ہیں۔

(۲)۔ اِنَّ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ يُنْسِبُ اَحَداً مِنْ اَهْلِ حَرْبِهٖ اِلَى الشِّرْكِ وَ لَا اِلَى النِّفَاقِ وَلٰكِن يَّقُوْلُ هُمْ اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا (قرب الاسناد المجلد 1 صفحته 45)۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام اپنے مخالفوں کو نہ ہی مشرک سمجھتے تھے اور نہ ہی منافق، بلکہ فرماتے تھے کہ یہ ہمارے بھائی ہیں جو ہم سے بغاوت پر اتر آئے ہیں۔

(۳)۔ وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ بَدْءُ اَمرِنَا اَنَّا الْتَقَيْنَا وَالْقَومُ مِنْ اَهْلِ الشَّامِ، وَالظَّاهِرُ اَنَّ رَبَّنَا وَاحِدٌ، وَنَبِيَّنَا وَاحِدٌ، وَدَعْوَتَنَا وَاحِدَةٌ، وَلَا نَسْتَزِيْدُهُم فِي الْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَالتَّصْدِيقِ بِرَسُولِهٖ، وَلَا يَسْتَزِيْدُوْنَنَا، اَلْاَمرُ وَاحِدٌ اِلَّا مَا اخْتَلَفْنَا فِيْهِ مِن دَمِ عُثْمَانَ، وَنَحنُ مِنْهُ بَرَاءٌ: نَهجُ البَلَاغَةِ (نهج البلاغه ،مكتوب رقم 58)۔

ترجمہ: آپ علیہ السلام نے فرمایا: بات اس طرح شروع ہوئی کہ ہمارا اور شام والوں کا آمنا سامنا ہوا اور ظاہر ہے ہمارا رب بھی ایک تھا، ہمارا نبی بھی ایک تھا، ہماری دعوت بھی ایک تھی، ہمارا دعویٰ یہ نہیں تھا کہ ہم اللہ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی تصدیق کرنے میں ان سے بہتر ہیں اور نہ ہی وہ ایسا دعویٰ کرتے تھے، معاملہ سو فیصد برابر تھا، اختلاف صرف عثمان کے خون کے بارے میں تھا اور ہم اس میں بے قصور تھے۔

www.islamtheworldreligion.com

ذِكْرُ خَيْرِ التَّابِعِيْنَ اُوَيْسِ الْقَرَنِي رَحِمَهُ اللهُ

خیر التابعین حضرت اویس قرنی علیہ الرحمہ کے مناقب

(302)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ (مسلم: 6491)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ تابعین میں سب سے افضل وہ شخص ہے جسے اویس کہا جاتا ہے۔ اور اسکی ایک والدہ ہے۔ وہ (اویس) برص کا مریض رہ چکا ہے۔ اس سے اپنے لیے استغفار کرانا۔

(303)۔ وَعَنْ اُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِذَا اَتَى عَلَيْهِ اِمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَأَلَهُمْ اَفِيكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ حَتّٰى اَتَى عَلٰى اُوَيْسٍ فَقَالَ اَنْتَ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَكَانَ بِكَ بَرَصٌ فَبَرِئْتَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ لَكَ وَالِدَةٌ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ مَعَ اِمْدَادِ اَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ مُرَادٍ ثُمَّ مِنْ قَرَنٍ، كَانَ بِهِ بَرَصٌ فَبَرِئَ مِنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ دِرْهَمٍ، لَهُ وَالِدَةٌ هُوَ بِهَا بَرٌّ، لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَاَبَرَّهُ، فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ يَسْتَغْفِرَ لَكَ فَافْعَلْ، فَاسْتَغْفِرْ لِي، فَاسْتَغْفَرَ لَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ الْكُوفَةَ، قَالَ اَلَا اَكْتُبُ لَكَ اِلٰى عَامِلِهَا؟ قَالَ اَكُونُ فِي غُبَرَاءِ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيَّ (مسلم: 6492)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اُسیر بن جابر فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس جب اہل یمن کی طرف سے امداد آتی تھی تو ان سے پوچھتے تھے کہ کیا تم لوگوں میں اویس بن عامر ہے؟ حتیٰ کہ ایک دن اویس سے ملاقات ہو ہی گئی اور فرمایا کیا تم اویس بن عامر ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا آپ قبیلہ مراد سے ہیں اور پھر گاؤں قرن سے ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تمہیں برص کی بیماری تھی پھر تم اس سے ٹھیک ہو گئے سوائے ایک درھم کی جگہ کے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا کیا تمہاری والدہ زندہ ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تمہارے پاس اویس بن عامر اہل یمن کی کمک کے ساتھ آئے گا۔ وہ قبیلہ مراد اور گاؤں قرن سے ہے۔ اسے برص کا مرض تھا پھر وہ اس سے ٹھیک ہو گیا سوائے درہم برابر جگہ کے۔ اسکی والدہ موجود ہے اور وہ اس سے بہت اچھا سلوک کرتا ہے۔ اگر وہ اللہ کی قسم کھا کر کوئی بات کہہ دے تو اللہ اسکی قسم کو ضرور پورا کر دے گا۔ اگر تم اس سے استغفار کرانے کی استطاعت رکھو تو ضرور استغفار کراؤ۔ لہٰذا اب تم میرے لیے استغفار کرو۔ انہوں نے عمر کے لیے استغفار کیا۔ پھر ان سے عمر نے فرمایا کہاں کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کوفہ کا ارادہ ہے۔ عمر نے فرمایا کیا میں آپ کے لیے وہاں کے عامل کے نام خط لکھ دوں؟ انہوں نے کہا میں غیر معروف لوگوں میں رہنا پسند کرتا ہوں۔

شرح

سیدنا اویس قرنی رحمہ اللہ کے حالاتِ زندگی صوفیانہ تعلیمات کی مکمل تائید کرتے ہیں۔ ماں کی خدمت،

www.islamtheworldreligion.com

دوسرں سے اپنے لیے استغفار کرانا، اللہ کے ولیوں کا سیف لسان ہونا، حکمرانوں سے دور رہنا اور گمنام زندگی گزارنے کو پسند کرنا سب باتیں اوپر بیان کی گئی صحیح حدیثوں سے ثابت ہیں۔ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حضرت اویس قرنی نے معاذ اللہ اپنے سارے دانت نکال دیے تھے اور ان کیلیے کیلا نازل ہوا تھا، یہ سب جھوٹ ہے۔

فَضْلُ الْإِمَامِ الْأَعْظَمِ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فضیلت

(304)۔عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتّٰى سَأَلَ ثَلَاثاً ، وَ فِيْنَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلٰى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ أَوْ رَجُلٌ مِّنْ هٰؤُلَاءِ (بخاری:4897،مسلم:6498،ترمذی:3933)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ یعنی ''بعد میں آنے والے لوگ جو ابھی ان سے نہیں ملے''۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے کوئی توجہ نہ فرمائی حتیٰ کہ میں نے تین بار سوال دوہرایا۔ ہم میں سلمان فارسی بھی تشریف فرما تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک سلمان پر رکھا۔ فرمایا: اگر ایمان ثریا پر بھی موجود ہوگا تو ان فارسیوں میں سے ایک شخص وہاں بھی پہنچ جائے گا۔

شرح

بعد میں آنے والے لوگوں سے مراد نبی کریم ﷺ کی امت کے وہ افراد ہیں جو صحابہ کے بعد قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے، نبی کریم ﷺ کی تعلیمات ان کیلیے بھی ہیں۔ اس آیت سے بعد والوں کے لیے حدیث کی حجیت بھی ثابت ہورہی ہے۔ مفہوماً یہی بات وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِإِحْسَانٍ (التوبہ:۱۰۰) اور وَالَّذِيْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ (الحشر:۱۰) میں بھی مذکور ہے۔

فارس کے کون لوگ یا کون سی شخصیت ہے جو علم کو ثریا سے بھی اتار لائے گا؟ کسی ایک شخصیت کا تعین اپنی نفس پرستی کی بناء پر قادیانی بھی کررہے ہیں، لیکن درست بات وہی ہے جو حقائق کے مطابق ہو اور ہم سے پہلے محققین نے بھی اسے اختیار کیا ہو۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے تَبْيِيْضُ الصَّحِيْفَةِ میں اور علامہ ابن حجر مکی رحمہ اللہ نے الخیرات الحسان میں لکھا ہے کہ اس حدیث کا اولین مصداق امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہیں۔ خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ: امام ابوحنیفہ نے خواب میں دیکھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی قبر انور کو

www.islamtheworldreligion.com

کھودرہے ہیں، آپ نے امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ سے اس کی تعبیر پوچھنے کے لیے آدمی بھیجا، تو انہوں نے تعبیر بتائی کہ: اس خواب کا دیکھنے والا علم کو پھیلائے گا جس سے آگے کوئی نہیں جا سکے گا (نور الابصار فی مناقب آل النبی المختار صفحہ ۲۸۰)۔

ان کے بعد امام مسلم اصفہانی، سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی، امام فخر الدین رازی اور دیگر بہت سارے عظیم علماء کا تعلق اس علاقے سے ہے۔ امامِ اعظم رحمہ اللہ کو دینِ حنیف یعنی اسلام کی صحیح روح کے مطابق تحقیقات کرنے کی وجہ سے ابوحنیفہ کہا جاتا ہے، ورنہ آپ کی کسی صاحبزادی کا نام حنیفہ نہیں ہے، آپ کا اپنا اصلی اسمِ گرامی نعمان بن ثابت ہے رحمۃ اللہ علیہ۔

اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ فرماتے ہیں کہ میرے بڑے دادا، ثابت کو سیدنا علی بن ابی طالب کے پاس لے گئے تو انہوں نے انکے لیے اور انکی اولاد کیلیے برکت کی دعا فرمائی (تہذیب التہذیب جلد ۶ صفحہ ۵۵۹)۔

صحابہِ کرام کی زیارت اور اساتذہ کی تعداد

آپ صغار صحابہ کے دور میں پیدا ہوئے۔ اس دور میں بہت سارے صحابہ موجود تھے جن سے آپ کی ملاقات کا واضح امکان موجود ہے (تنسیق النظام صفحہ ۹)۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: رَاٰی اَنَساً یعنی آپ نے حضرت انس بن مالک کو دیکھا ہے (تہذیب التہذیب جلد ۶ صفحہ ۵۵۹ تحت نعمان بن ثابت ابوحنیفہ کوفی)۔

جن صحابہِ کرام سے آپ کی باقاعدہ ملاقات ثابت ہے ان کی تعداد سات ہے اور آٹھویں ایک خاتون صحابیہ ہیں۔ (۱)۔ سیدنا انس بن مالک۔ (۲)۔ سیدنا عبداللہ بن انیس۔ (۳)۔ سیدنا عبداللہ بن حارث۔ (۴)۔ سیدنا جابر بن عبداللہ۔ (۵)۔ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی۔ (۶)۔ سیدنا واثلہ بن اسقع۔ (۷)۔ سیدنا معقل بن یسار۔ (۸)۔ سیدتنا عائشہ بن عجرد رضی اللہ عنہم اجمعین۔

آپ کے شاگرد

آپ کے بے شمار شاگردوں میں آپ کے صاحبزادے حماد بن ابی حنیفہ، ابراہیم بن طہمان، حمزہ بن حبیب، زفر بن ہذیل، مصعب بن مقدام، ابو عاصم اور عبدالرزاق وغیرہ شامل ہیں (سیر اعلام جلد ۲ صفحہ ۳۱۰،۳۰۹، تہذیب التہذیب جلد ۶ صفحہ ۵۵۹)۔ آپ کے شاگردوں اور مجلس مشاورت میں حضرت عبداللہ بن مبارک، حضرت داؤد طائی اور حضرت فضیل بن عیاض علیہم الرحمہ جیسے صوفیاء بھی شامل ہیں۔

آپکے شاگردوں میں سے چالیس افراد کی مجلس شوریٰ مسائل کی تحقیق اور تفتیش کرتی تھی۔ ان میں ہر فن کے ماہرین شامل ہوتے تھے۔ امام اعظم خود ہر موضوع پر ماہر تھے۔ قاضی ابو یوسف مسائل قضاء میں متخصص تھے، امام محمد دیگر فقہی مسائل مثلاً میراث وغیرہ میں متخصص تھے، اور ان موضوعات پر انہی کی تحقیق کو ترجیح دی جاتی ہے۔

www.islamthewordreligion.com

تصانیف

امام اعظم علیہ الرحمہ نے عقائد پر دنیائے اسلام کی پہلی مستقل کتاب ''فقہ اکبر'' تحریر فرمائی جس میں اسلامی عقائد کو ایک خاص ترتیب کے ساتھ بیان فرمایا اور متکلمین کو ایک خاص نہج فراہم کیا۔ یہ کتاب چند صفحات پر مشتمل ہے اور بیروت اور پاکستان وغیرہ سے چھپی ہوئی دستیاب ہے۔ اس کی ایک شرح آپ کے صاحبزادے حماد بن ابی حنیفہ نے ''نورِ ظلم'' کے نام سے لکھی ہے۔ جو افغانستان اور پشاور میں دستیاب ہے۔ اس کی ایک شرح ''ابوالمنتہیٰ'' اور ایک شرح ''الفقہ الاکبر'' کے نام سے حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے لکھی ہے۔

آپ کی مسانید جو آپ کے مختلف شاگردوں نے اپنی املاء کے طور پر لکھی ہیں ان کی تعداد پندرہ ہے جو جامع المسانید کے نام سے بیروت اور پاکستان میں چھپی ہے۔ اس کی ایک شرح حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ نے لکھی ہے اور مسندِ امام اعظم بروایت حصکفی علیہ الرحمہ کی شرح بھی حضرت ملا علی قاری نے سند الانام کے نام سے لکھی ہے۔

آپ کا زیادہ تر علمی ذخیرہ اس زمانے کے طریقے کے مطابق املاء شدہ ہے جسے آپکے شاگردوں خصوصاً امام ابو یوسف اور امام محمد نے جمع فرمایا ہے۔ چنانچہ امام محمد اپنی کتابوں میں یوں لکھتے ہیں: اَخْبَرَنَا اَبُوْ حَنِیْفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ الحدیث (کتاب الآثار: ۴۵)۔

وحدانیات، ثنائیات، ثلاثیات اور رباعیات

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے جو احادیث صحابہ کرام علیہم الرضوان سے سنی ہیں انہیں وحدانیات کہا جاتا ہے، جن میں دو راویوں کا واسطہ ہے انہیں ثنائیات، جن میں تین کا واسطہ ہے انہیں ثلاثیات اور جن میں چار کا واسطہ ہے انہیں رباعیات کہا جاتا ہے، خصوصاً وحدانیات کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں، واضح رہے کہ امام اعظم اپنے سے بعد والوں کے تیار کردہ معیار کے پابند نہیں: عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عُجْرُدٍ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: أَكْثَرُ جُنُوْدِ اللهِ تَعَالٰی فِی الْاَرْضِ الْجَرَادُ، لَا آكُلُهُ، وَلَا أُحَرِّمُهُ (اسد الغابہ جلد ۶ صفحہ ۲۸۰)۔

وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ قَالَ وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِیْنَ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِیْ سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِیْنَ وَاَنَا ابْنُ سِتَّ عَشَرَةَ سَنَةً، فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَرَأَیْتُ حَلْقَةً عَظِیْمَةً، فَقُلْتُ لِاَبِیْ حَلْقَةُ مَنْ هٰذِهٖ؟ فَقَالَ حَلْقَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزَّبِیْدِیِّ صَاحِبِ النَّبِیِّ ﷺ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ تَفَقَّهَ فِیْ دِیْنِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ تَعَالٰی مُهِمَّهٗ وَرَزَقَهٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (مسند امام اعظم صفحہ ۲۰)۔

www.islamtheworldreligion.com

حدیث میں ثقاہت اور فقہی مقام

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ ثِقَةٌ لَا يُحَدِّثُ بِالْحَدِيْثِ اِلَّا بِمَا يَحْفَظُهٗ وَلَا يُحَدِّثُ بِمَا لَا يَحْفَظُ یعنی ابوحنیفہ ثقہ تھے، صرف ایسی حدیث بیان کرتے تھے جو انہیں حفظ ہوتی تھی اور جو حفظ نہیں ہوتی تھی اسے بیان نہیں کرتے تھے (تہذیب التہذیب جلد ۶ صفحہ ۵۵۹)۔

یحییٰ بن سعید قطان فرماتے ہیں: ہم اللہ پر جھوٹ نہیں باندھتے، ہم نے ابوحنیفہ کی رائے سے بہتر رائے کسی کی نہیں سنی، اور بے شک ان کے اکثر اقوال سے ہم نے دین اخذ کیا ہے قَدْ اَخَذْنَا مِنْ اَكْثَرِ اَقْوَالِهٖ (تہذیب التہذیب جلد ۶ صفحہ ۵۶۰)۔

حضرت عبداللہ بن مبارک سے کسی نے پوچھا کہ امام مالک زیادہ فقیہ ہیں یا ابوحنیفہ؟ فرمایا: ابوحنیفہ۔

ابن داؤد خریبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ابوحنیفہ کے خلاف وہی بولے گا جو حاسد ہوگا یا پھر جاہل (سیر اعلام النبلاء جلد ۲ صفحہ ۳۱۴، تہذیب التہذیب جلد ۶ صفحہ ۵۶۰)۔ اقول: من لا یقبل الارسال فی الحدیث کیف یقبل الارسال فی الجرح علی ابی حنیفة۔ امام شافعی فرماتے ہیں: تمام لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کا عیال ہیں (تہذیب الاسماء والصفات از امام نووی جلد ۲ صفحہ ۸۸، سیر اعلام النبلاء جلد ۲ صفحہ ۳۱۴)۔

علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے سب سے زیادہ علم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام کو عطا فرمایا ہے، پھر تابعین کو اور پھر ابوحنیفہ کو، وہ صحابہ کے زمانے میں پیدا ہوئے اور تابعین کے زمانے میں فقہ حاصل کی، اور وہ اپنے زمانے میں سب سے زیادہ علم والے اور فقاہت والے تھے، اسی لیے دوسروں کی بجائے انہیں قاضی بننے پر مجبور کیا گیا، پھر ان کے بعد علم ان کے شاگردوں کے پاس ہے، جس کا جی چاہے اس بات کو مان لے اور جس کا جی چاہے اپنا سر پتھر پر مار لے (مختارات النوازل صفحہ ۷۱۹، ۷۲۰ مصنفہ علامہ مرغینانی)۔

آپ ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۵۰ ہجری میں وفات پائی اور بغداد میں مدفون ہوئے۔

بَابُ الْمُعْجِزَاتِ

معجزات کا باب

فِيْ جَمَالِهٖ وَنُزْهَتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن و جمال اور نفاست کا بیان

(305)۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ

www.islamtheworldreligion.com

وَمَرَّ الْحَدِيْثُ (بخاری:4896، مسلم:6105، ترمذی:2840)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں۔ یہ مکمل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

شرح

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهُ فَذُوالْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

(دیوان حسان بن ثابت قافیة الدال، تفسیر البغوی: 358/1 وغیرہ تحت مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْل الآیة)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے نام کو اپنے نام سے مشتق فرمایا ہے تاکہ اس نام کو جلاء بخشے۔ عرش کا مالک محمود ہے تو یہ محمد ہیں۔

ابن قتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: وَمِنْ اِعْلَامِ نُبُوَّتِهٖ ﷺ اَنَّهٗ لَمْ يُسَمَّ اَحَدٌ قَبْلَهٗ بِاِسْمِهٖ صِيَانَةً مِنَ اللهِ لِهٰذَا الْاِسْمِ كَمَا فَعَلَ بِيَحْيٰى ابْنِ زَكَرِيَّا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِذْ لَمْ يَجْعَلْ لَهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا یعنی آپ ﷺ کی نبوت کی نشانیوں میں سے یہ بات بھی ہے کہ آپ سے پہلے آپ کا کوئی ہم نام نہیں ہوا۔ اللہ کی طرف سے اس نام کے استعمال کا اجتناب رہا جیسا کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے ساتھ معاملہ فرمایا۔ ان سے پہلے کسی کو ان کا ہم نام نہیں بنایا (الوفا: جلد ا صفحہ ۱۰۴)۔

(306)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ خَاتَمًا فِي ظَهْرِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَاَنَّهٗ بَيْضَةُ حَمَامَةٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِي رِوَايَةِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ ، مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَالتِّرْمَذِي فِي الشَّمَائِلِ وَالْاَحَادِيْثُ فِيْهِ كَثِيْرَةٌ (بخاری:190، مسلم:6085، ترمذی:3643)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی پشت مبارک میں مہرِ نبوت دیکھی جیسے وہ کبوتر کا انڈہ ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ چکور کے انڈے جیسی تھی۔

(307)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي نَافِعٌ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ ظِلٌّ وَلَمْ يَقُمْ مَعَ شَمْسٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْئُهٗ ضَوْءَ الشَّمْسِ وَلَمْ يَقُمْ مَعَ سِرَاجٍ قَطُّ اِلَّا غَلَبَ ضَوْئُهٗ عَلٰى ضَوْءِ السِّرَاجِ (المصنف لعبد الرزاق الجزء المفقود صفحته 56، الوفا المجلد 2 صفحته 407)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سایہ نہیں تھا۔ آپ جب بھی سورج کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے تو آپ کی چمک سورج کی چمک پر غالب آ جاتی تھی۔ اور آپ جب بھی چراغ کے ساتھ کھڑے ہوتے تھے تو آپ کی روشنی چراغ کی روشنی پر غالب آ جاتی تھی۔

(308)۔وَعَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَآءَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا

www.islamtheworldreligion.com

وَاَحْسَنَهُمْ خَلْقًا لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ (بخاری:3549، مسلم:6066، شرح السنة:3663)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ تمام انسانوں سے بڑھ کر حسین تھا اور آپ ﷺ ان سب سے اخلاق میں اعلیٰ تھے، آپ ﷺ کا قد نہ تو لمبا نہیں تھا اور نہ ہی آپ چھوٹے قد کے تھے۔

(309)۔وَسُئِلَ الْبَرَآءُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ؟ قَالَ لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ (بخاری: 3552، شرح السنة:3647)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ کا چہرۂ انور تلوار کی طرح تھا؟ فرمایا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

(310)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا مَسِسْتُ حَرِيْرًا وَلَا دِيْبَاجًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ رِيْحًا قَطُّ اَوْ عَرْفًا قَطُّ اَطْيَبَ مِنْ رِيْحِ اَوْعَرْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِي (بخاری:3561، مسلم:6054)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ریشم اور دیباج بھی نبی کریم ﷺ کے ہاتھوں سے زیادہ نرم نہیں چھوا۔ اور نبی کریم ﷺ کی خوشبو یا عطر سے بڑھ کر کوئی خوشبو یا عطر نہیں سونگھا۔

(311)۔وَعَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ عِنْدَنَا، فَعَرِقَ وَجَآءَتْ اُمِّيْ بِقَارُوْرَةٍ، فَجَعَلَتْ تَسْلُتُ الْعَرَقَ فِيْهَا فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا الَّذِيْ تَصْنَعِيْنَ قَالَتْ هٰذَا عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِي طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ (مسلم:6055)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارے ہاں قیلولہ فرمایا۔ آپ کا پسینہ (مبارک) بہا اور میری والدہ ایک شیشی لائیں اور اس میں آپ کا پسینہ (مبارک) پونچھ پونچھ کر ڈالنے لگیں۔ اس پر نبی کریم ﷺ جاگ گئے اور فرمایا اے اُمِ سلیم یہ کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا، یہ آپ کا پسینہ ہے اسے ہم اپنی خوشبو میں ملائیں گے یہ تمام خوشبوؤں سے اعلیٰ ہے۔

شرح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَنْجَدَ وَلَا اَجْوَدَ وَلَا اَشْجَعَ وَلَا اَضْوَأَ وَاَوْضَأَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ یعنی میں نے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی کو بلند قامت، سخی، بہادر، چمکدار اور نورانی نہیں دیکھا (سنن دارمی:۶۰)۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: عَصَمَهُ اللهُ مِنْ وُقُوْعِ الذُّبَابِ عَلٰى جِلْدِهٖ لِاَنَّهٗ يَقَعُ عَلَى النَّجَاسَاتِ یعنی آپ ﷺ کے جسم کو اللہ نے مکھی بیٹھنے سے بھی بچائے رکھا اس لیے کہ وہ نجاستوں پر بیٹھتی ہے (تفسیر مدارک التنزیل ۳/ ۳۴۳)۔

www.islamtheworldreligion.com

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ : اِنَّ اللهَ مَا اَوقَعَ ظِلَّهٗ ﷺ عَلَى الْاَرضِ لِئَلَّا يَضَعَ اِنْسَانٌ قَدَمَهٗ عَلٰى ذٰلِكَ الظِّلِّ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا سایہ زمین پر نہیں پڑنے دیا تا کہ اس سائے پر کوئی انسان اپنا پاؤں نہ رکھے (تفسیر مدارک التنزیل ۳/ ۳۴۳)۔

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ : اِنَّ جِبْرِيْلَ اَخْبَرَهٗ ﷺ اَنَّ عَلٰى نَعْلَيْهِ قِذْرًا وَاَمَرَهٗ بِاِخرَاجِ النَّعْلِ عَن رِجْلِهٖ بِسَبَبِ مَا الْتَصَقَ بِهٖ مِنَ الْقِذْرِ یعنی حضرت جبریل نے ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کو آ کر بتایا کہ آپ کے نعل مبارک سے کوئی نامناسب چیز لگی ہوئی ہے اور اللہ کا حکم سنایا کہ اس چمٹی ہوئی چیز کی وجہ سے نعل کو اپنے پاؤں سے نکال دیں (تفسیر مدارک التنزیل ۳/ ۳۴۳)۔

فِي اِعْجَازِ الْقُرْآنِ وَعَجَائِبِهٖ

قرآن کے اعجاز اور عجائب کا بیان

قَالَ تَعَالٰى: يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا (النسآء:174)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے لوگو! یقیناً تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے مستحکم دلیل آ چکی ہے اور ہم نے تمہاری طرف واضح نور نازل کیا ہے۔

وَقَالَ تَعَالٰى: قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (بنی اسرائیل: 88)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: اے محبوب فرما دیں کہ اگر تمام انسان اور جن اس قرآن کی مثل بنا کر لانے پر متفق ہو جائیں تو پھر بھی اس کی مثل نہیں لا سکیں گے خواہ ایک دوسرے کی مدد کرتے رہیں۔

(312)۔وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهٗ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِيْ أُوتِيْتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُوْ أَنْ أَكُوْنَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(بخاری:4981، مسلم:385)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: نبیوں میں سے کوئی ایسا نبی نہیں جسے معجزات نہ دیے گئے ہوں جن کی شان کے مطابق لوگ اس (نبی) پر ایمان لائے، اور وہ جو مجھے دیا گیا ہے، وحی ہے جسے اللہ نے میری طرف وحی فرمایا، تو میں امید رکھتا ہوں کہ میری تابعداری کرنے والے ان سب (نبیوں) سے زیادہ ہوں گے۔

شرح

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے ہوئے سنا: آلا

www.islamtheworldreligion.com

اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتنَةٌ قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ كِتَابُ اللهِ فِيْهِ نَبَأُ مَا قَبلَكُم، وَخَبرُ مَا بَعدَكُم، وَحُكْمُ مَا بَينَكُم، هُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزلِ، مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللهُ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِي غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللهُ، وَهُوَ حَبْلُ اللهِ الْمَتِيْنُ، وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ، وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ، هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ، وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ، وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ، وَلَا يُخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ، وَلَا يَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ، هُوَ الَّذِيْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ، مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ، وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ، وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ، وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ یعنی خبردار! جلد ہی فتنہ کھڑا ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس سے نجات کا ذریعہ کیا ہے؟ فرمایا: اللہ کی کتاب۔ اس میں تم سے پہلے کا بیان ہے اور تمہارے بعد کی خبریں ہیں اور تمہارے آپس کے معاملات کے فیصلے ہیں اور وہ فیصلہ کن کتاب ہے کوئی مذاق نہیں ہے۔ جس متکبر نے اسے چھوڑ دیا اللہ اسے ہلاک کر دے گا۔ اور جس نے اسکے علاوہ کسی میں ہدایت تلاش کی اللہ اسکو گمراہ کر دے گا۔ وہ اللہ کی مضبوط رسی ہے اور وہ ذکرِ حکیم اور سیدھا راستہ ہے۔ وہ ایسی کتاب ہے جسکی وجہ سے خواہشات غلط سمت میں نہیں جاتیں اور اس سے زبانیں مشکل محسوس نہیں کرتیں۔ اس سے علماء سیر نہیں ہوں گے۔ بار بار پڑھنے سے دل نہیں اُکتائے گا اور اسکے عجائبات سامنے آتے ہی رہیں گے۔ وہ ایسی کتاب ہے کہ جب جنات نے اسے سُنا تو اسکے سامنے نہ ٹھہر سکے۔ حتیٰ کہ وہ بھی کہہ اُٹھے کہ ہم نے عجب قرآن سُنا ہے۔ جو ہدایت کی طرف بلاتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لائے۔ جس نے اسکے مطابق بات کی اس نے صحیح کہا اور جس نے اس پر عمل کیا اسے اجر ملے گا۔ اور جس نے اسکے مطابق فیصلہ کیا اس نے عدل کیا اور جس نے اسکی طرف لوگوں کو دعوت دی وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت پا گیا (ترمذی:۲۹۰۶)۔ضعیف

قرآن اپنی فصاحت و بلاغت، غیب کی خبروں، وسیع تعلیمات، روحانی برکات، اسرائیلی تواریخ کی اصلاح اور ادیان عالم پر تنقید کے بعد انکی اصلاح وغیرہ کے حوالے سے معجزہ ہے۔ اس موضوع پر حضرت قاضی باقلانی رحمہ اللہ کی کتاب اعجاز القرآن اور ملحدین کے رد میں انہی کی کتاب الانتصار للقرآن قابل مطالعہ ہیں۔

فِيْ شَهَادَةِ الْجَمَادَاتِ وَالنَّبَاتَاتِ لَهٗ ﷺ

جمادات اور نباتات کا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کی گواہی دینا

(313)۔عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ (ترمذی:3626، مستدرك حاكم:4291) صَحِيْحٌ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ میں تھا۔ ہم مکہ کے گرد و نواح کی

www.islamtheworldreligion.com

طرف نکلے۔آپ ﷺ کے سامنے آنے والا ہر پہاڑ اور ہر درخت آپ کو عرض کرتا تھا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ یعنی اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو۔

(314)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَ اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ ؟ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلَةِ اَتَشْهَدُ اَنِّي رَسُولُ اللهِ؟ قَالَ نَعَمْ ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتّٰى سَقَطَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ الْاَعْرَابِيُّ (ترمذی:3628،المستدرك للحاكم:4290)۔صَحِيحٌ وَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک دیہاتی آدمی آیا۔کہنے لگا میں کیسے پہچانوں کہ آپ نبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس کھجور کے درخت پر لگے ہوئے گچھے کو اپنے پاس بلا کر دکھا دوں تو کیا تم مان جاؤ گے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا ہاں۔آپ ﷺ نے اسے بلایا۔وہ کھجور کے درخت سے نیچے اترنے لگ پڑا۔حتیٰ کہ آپ ﷺ کے پاس آ گرا۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا: واپس چلا جا تو وہ واپس چلا گیا۔دیہاتی مسلمان ہو گیا۔

(315)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَدَنَا مِنْهُ اَعْرَابِيٌّ ، فَقَالَ يَا اَعْرَابِيُّ اَيْنَ تُرِيدُ ؟ قَالَ اِلٰى اَهْلِي ، قَالَ هَلْ لَكَ اِلٰى خَيْرٍ ؟ قَالَ وَمَا هُوَ ؟ قَالَ تَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، قَالَ مَنْ يَّشْهَدُ لَكَ عَلٰى مَا تَقُولُ ؟ قَالَ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ السَّمُرَةُ وَهِيَ بِشَاطِئِ الْوَادِي ، فَاَقْبَلَتْ تَخُدُّ الْاَرْضَ ، حَتّٰى قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاسْتَشْهَدَهَا ثَلَاثًا ، فَشَهِدَتْ اَنَّهُ كَمَا قَالَ ، ثُمَّ رَجَعَتْ اِلٰى مَكَانِهَا (سنن الدارمی:16،دلائل النبوة للبيهقي:2250)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ایک دیہاتی آپ ﷺ کے قریب آیا۔آپ نے فرمایا: اے دیہاتی کہاں کا ارادہ ہے؟ اس نے کہا گھر جا رہا ہوں۔فرمایا: کیا تم اپنا بھلا چاہتے ہو؟ اس نے کہا کیسا بھلا؟ فرمایا: گواہی دو کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔اس نے کہا آپ کی بات کی صداقت پر گواہی کون دے گا۔فرمایا: یہ کیکر کا درخت۔وہ درخت وادی کے کنارے پر تھا۔وہ درخت زمین کو چیرتا ہوا چل پڑا حتیٰ کہ آپ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔آپ ﷺ نے اس درخت سے تین بار گواہی طلب فرمائی اس نے گواہی دی کہ آپ جو کچھ فرما رہے ہیں حق ہے۔پھر اپنی جگہ پر چلا گیا۔

حَنَّ جِذْعُ النَّخْلِ لِفِرَاقِهِ ﷺ

کھجور کا تنا آپ ﷺ کے فراق میں رویا

(316)۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْمَسْجِدُ مَسْقُوفًا عَلٰى جُذُوعٍ مِّنْ نَخْلٍ ، فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ يَقُومُ اِلٰى جِذْعٍ مِّنْهَا ، فَلَمَّا صُنِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ فَكَانَ عَلَيْهِ ، فَسَمِعْنَا لِذٰلِكَ

www.islamtheworldreligion.com

الْجِذْعِ صَوتًا كَصَوْتِ الْعِشَارِ حَتّٰى جَآءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلَيْهَا فَسَكَنَتْ. وَفِي رِوَايَةٍ فَحَنَّ الْجِذْعُ وَفِي رِوَايَةٍ فَصَاحَتِ النَّخْلَةُ صِيَاحَ الصَّبِيِّ، ثُمَّ نَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَمَّهَا اِلَيْهِ تَاِنُّ اَنِيْنَ الصَّبِيِّ الَّذِيْ يُسَكَّنُ (بخاری:3584_3585)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد شریف کی چھت کھجور کے تنوں سے بنائی گئی تھی۔ نبی کریم ﷺ ان میں سے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ جب آپ ﷺ کے لیے منبر بنایا گیا تو آپ اس منبر پر کھڑے ہو گئے۔ ہم نے اس تنے کو اس اونٹنی کی طرح روتے ہوئے سنا جس کا بچہ گم ہو گیا ہو۔ حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ منبر سے اترے اور اپنا ہاتھ مبارک اس پر رکھا تو وہ خاموش ہو گیا۔ ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ وہ تنا شدید رویا۔ ایک اور روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ اس تنے نے بچے جیسی چیخ ماری پھر نبی کریم ﷺ نے نیچے اتر کر اسے گلے سے لگا لیا تو وہ تنا بچے کی طرح سسکیاں لیتا لیتا چپ ہو گیا۔

اَطَاعَهُ الْجَبَلُ

پہاڑ نے آپ ﷺ کی اطاعت کی

(317)۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجِفَ بِهِمْ، فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ (بخاری: 3675، ترمذی: 3697، ابوداؤد:4651)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے، اور ابوبکر، عمر اور عثمان (ہمراہ تھے)۔ پہاڑ لرزنے لگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اُحد رُک جا۔ تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔

صَارَتِ الْكُدْيَةُ كَثِيْبًا

پتھر کی چٹان ریت کے ٹیلہ کی طرح (نرم) ہو گئی

(318)۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّا يَوْمَ خَنْدَقَ نَحْفِرُ، فَعَرَضَتْ كُدْيَةٌ شَدِيْدَةٌ فَجَآءُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا هٰذِهٖ كُدْيَةٌ عَرَضَتْ فِي الْخَنْدَقِ، فَقَالَ اَنَا نَازِلٌ ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهٗ مَعْصُوْبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِثْنَا ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ لَا نَذُوْقُ ذَوَاقًا، فَاَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَلَ (بخاری: 4101)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم خندق کے دن گڑھا کھود رہے تھے۔ کھدائی کے دوران ایک سخت چٹان سامنے آ گئی۔ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خندق میں یہ چٹان درپیش ہے۔ فرمایا: میں پہنچ رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے پیٹ مبارک پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ ہم سب تین دن سے بھوکے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے کدال (پھاوڑہ) پکڑا اور ایک ہی ضرب لگائی۔ وہ چٹان ریت کے ٹیلے کی طرح بکھر گئی۔

www.islamtheworldreligion.com

شَاهَتْ وُجُوهُ الْأَعْدَاءِ

دشمنوں کے چہرے بگڑ گئے

(319)۔عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا، فَوَلَّى صَحَابَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا غَشُوا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوْهَهُمْ، فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ، فَمَا خَلَقَ اللهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ، فَهَزَمَهُمُ اللهُ وَقَسَمَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ (مسلم:4619)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غزوہ حنین میں تھے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ شکست کھانے لگے۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھیراؤ کرلیا گیا تو آپ خچر سے اترے، پھر مٹی سے ایک مٹھی بھری، پھر اسے دشمنوں کے منہ کی طرف اچھال دیا اور فرمایا ''چہرے بگڑ گئے''۔ان میں سے کوئی آدمی ایسا نہ تھا جس کی آنکھیں اس مٹھی بھر مٹی سے بھر نہ گئی ہوں۔وہ سب پیٹھ دے کر بھاگ گئے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی اور ان کا چھوڑا ہوا مالِ غنیمت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں میں تقسیم فرمایا۔

شَكَا إِلَيْهِ الْجَمَلُ

اونٹ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے (اپنی مشکل کی) شکایت کی

(320)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَرْدَفَنِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَلْفَهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَسَرَّ إِلَيَّ حَدِيْثًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ أَحَدًا مِّنَ النَّاسِ، وَكَانَ أَحَبَّ مَا اسْتَتَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِحَاجَتِهِ هَدَفًا أَوْ حَايِشَ نَخْلٍ، فَدَخَلَ حَائِطًا لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَإِذَا جَمَلٌ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حَنَّ وَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ، فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَمَسَحَ ذُفْرَاهُ، فَسَكَتَ، فَقَالَ مَنْ رَبُّ هٰذَا الْجَمَلِ، لِمَنْ هٰذَا الْجَمَلُ؟ فَجَاءَ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ لِي يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَقَالَ أَفَلَا تَتَّقِي اللهَ فِي هٰذِهِ الْبَهِيْمَةِ الَّتِي مَلَّكَكَ اللهُ إِيَّاهَا؟ فَإِنَّهُ شَكَى إِلَيَّ أَنَّكَ تُجِيْعُهُ وَتُدْئِبُهُ (ابو داؤد:2549، ابن ماجة:340)۔ الحديث صحيح، واصله فی مسلم حديث رقم:774۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے پیچھے سواری پر بٹھایا۔آپ نے مجھے ایک راز کی بات بتائی۔میں وہ بات کسی آدمی کو نہیں بتاتا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضائے حاجت کے لیے کسی ٹیلے یا کھجور کی جھاڑی کی اوٹ پسند فرماتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری آدمی کی چار دیواری میں داخل ہوئے۔وہاں ایک اونٹ تھا۔اس نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو رونے لگا اور اس کی آنکھیں بھر آئیں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے۔اس کے سر پر ہاتھ مبارک پھیرا۔اونٹ خاموش ہوگیا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اس اونٹ کا مالک کون ہے؟ یہ اونٹ کس کا ہے؟ انصاریوں میں

www.islamurdureligion.com

سے ایک نوجوان آیا اس نے کہا یا رسول اللہ میرا ہے۔فرمایا: کیا تم اس بے زبان کے معاملے میں اللہ سے نہیں ڈرتے جس نے اسے تمہاری ملکیت بنایا ہے۔اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اسے بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لیتے ہو۔

شَكَتْ إِلَيْهِ الْحُمَّرَةُ

چڑیا نے آپ ﷺ سے شکایت کی

(321)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ ، فَانْطَلَقَ لِحَاجَتِهِ فَرَأَيْنَا حُمَّرَةً مَعَهَا فَرْخَانِ ، فَأَخَذْنَا فَرْخَيْهَا ، فَجَاءَتِ الْحُمَّرَةُ فَجَعَلَتْ تَفَرَّشُ ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ مَنْ فَجَعَ هٰذِهِ بِوَلَدِهَا ؟ رُدُّوا وَلَدَهَا إِلَيْهَا (ابو داؤد:2675)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے۔آپ ﷺ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے ساتھ دو بچے تھے۔ہم نے اس کا ایک بچہ پکڑ لیا۔چڑیا آ کر ہمارے اوپر چکر لگانے لگی۔اتنے میں نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: اسے اس کے بچے کی وجہ سے کس نے پریشان کیا ہے؟ اس کا بچہ اسے واپس کر دو۔

شَهَادَةُ الذِّئْبِ

بھیڑیے کی گواہی

(322)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ ذِئْبٌ إِلَى رَاعِي غَنَمٍ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً فَطَلَبَهُ الرَّاعِي حَتّٰى انْتَزَعَهَا مِنْهُ ، قَالَ فَصَعِدَ الذِّئْبُ عَلَى تَلٍّ فَأَقْعٰى وَاسْتَنْفَرَ ، وَقَالَ قَدْ عَمَدْتَ إِلَى رِزْقٍ رَزَقَنِيهِ اللهُ أَخَذْتَهُ ، ثُمَّ انْتَزَعْتَهُ مِنِّي ، فَقَالَ الرَّجُلُ تَاللهِ إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ ذِئْبٌ يَتَكَلَّمُ ، فَقَالَ ذِئْبٌ ، أَعْجَبُ مِنْ هٰذَا رَجُلٌ فِي النَّخْلَاتِ بَيْنَ الْحَرَّتَيْنِ يُخْبِرُكُمْ بِمَا مَضٰى وَمَا هُوَ كَائِنٌ بَعْدَكُمْ ، قَالَ فَكَانَ الرَّجُلُ يَهُودِيًّا فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ وَأَسْلَمَ (مسند احمد:8083)۔ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بھیڑیا بکریوں کے ریوڑ کے پاس آیا اور اس میں سے ایک بکری پکڑ لی۔چرواہے نے اسے تلاش کیا اور اس سے بکری چھین لی۔فرمایا کہ وہ بھیڑیا ایک چٹان پر چڑھ کر کتے کی طرح بیٹھ کر دم ہلانے لگا اور کہنے لگا میں نے اللہ کے دیے ہوئے رزق کے حصول کی کوشش کی اور اسے پکڑ لیا۔مگر تم نے اسے مجھ سے چھین لیا۔اس آدمی نے کہا اللہ کی قسم میں نے آج کی طرح بھیڑیے کو بات کرتے کبھی نہیں سنا۔بھیڑیے نے کہا اس سے بھی حیرت انگیز وہ آدمی ہے جو دو پہاڑوں کے درمیان والے نخلستان میں تمہیں بتاتا ہے جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ تمہارے بعد ہونے والا ہے۔فرمایا کہ وہ گڈریا یہودی تھا۔وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آیا۔ساری بات بتائی اور مسلمان ہو گیا۔

www.islamtheworldreligion.com

نَبَعَ الْمَآءُ مِنْ اَصَابِعِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں سے پانی پھوٹ پڑا

(323)۔عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ، فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوْءَ فَلَمْ يَجِدُوْهُ، فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوْءٍ، فَوَضَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ ذٰلِكَ الْاِنَآءِ يَدَهٗ، فَاَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَّتَوَضَّؤُا مِنْهُ، فَرَاَيْتُ الْمَآءَ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ، فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتّٰى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ (بخاری: 169، 3573، مسلم: 5942، ترمذی: 3631، نسائی: 76)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ لوگوں نے وضو کا پانی تلاش کیا۔ مگر انہیں پانی نہ ملا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وضو کا برتن لایا گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس برتن میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالا۔ اور لوگوں کو حکم دیا کہ سب لوگ اس میں وضو کرو۔ میں نے پانی کو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹتے دیکھا۔ لوگوں نے وضو کیا حتیٰ کہ آخری آدمی نے بھی وضو کر لیا۔

(324)۔وَعَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِاِنَآءٍ وَهُوَ بِالزَّوْرَاءِ، فَوَضَعَ يَدَهٗ فِي الْاِنَآءِ، فَجَعَلَ الْمَآءُ يَنْبَعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ، قَالَ قَتَادَةُ، قُلْتُ لِاَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ ثَلٰثَمِائَةٍ اَوْ زُهَآءَ ثَلٰثِمِائَةٍ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَالْاَحَادِيْثُ مِثْلُ ذٰلِكَ كَثِيْرَةٌ (بخاری: 3572)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ زوراء کے مقام پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک برتن لایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں رکھا۔ پانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹنے لگا۔ سب لوگوں نے وضو کیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ لوگوں کی تعداد کیا تھی؟ فرمایا: تین سو یا تین سو سے کچھ زائد۔ اس طرح کی احادیث کی تعداد بہت زیادہ ہے۔

(325)۔وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً، وَالْحُدَيْبِيَةُ بِئْرٌ فَنَزَحْنَاهَا، حَتّٰى لَمْ نَتْرُكْ فِيْهَا قَطْرَةً، فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَفِيْرِ الْبِئْرِ، فَدَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ وَمَجَّ فِي الْبِئْرِ، فَمَكَثْنَا غَيْرَ بَعِيْدٍ، ثُمَّ اسْتَقَيْنَا حَتّٰى رَوِيْنَا وَرَوِيَتْ اَوْ صَدَرَتْ رِكَابُنَا (بخاری: 3577)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن ہم چودہ سو آدمی تھے۔ حدیبیہ ایک کنویں کا نام ہے۔ ہم نے اسے خالی کر دیا حتیٰ کہ اس میں قطرہ بھی باقی نہ بچا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنویں کے کنارے پر بیٹھ گئے۔ آپ نے کچھ پانی منگوایا اور کلی کر کے کنویں میں گرا دیا۔ ہم نے تھوڑا انتظار کیا۔ پھر ہم نے خوب پانی پیا حتیٰ کہ ہم خود بھی سیر ہو گئے اور ہماری سواریاں بھی سیر ہو گئیں۔

(326)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَعُدُّ الْاٰيَاتِ بَرَكَةً وَاَنْتُمْ تَعُدُّوْنَهَا تَخْوِيْفًا، كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ، فَقَلَّ الْمَآءُ، فَقَالَ اطْلُبُوْا فَضْلَةً مِنْ مَآءٍ، فَجَآءُوْا بِاِنَآءٍ فِيْهِ مَآءٌ

www.islamtheworldreligion.com

قَلِيْلٌ فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَآءِ، ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الطَّهُوْرِ الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةُ مِنَ اللهِ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَآءَ يَنْبَعُ مِن بَيْنِ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُوكَلُ (بخاری: 3579، ترمذی:3633)۔ صحیح، نعدای نحتسب و نعتقد

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور کے معجزات کو برکت (اور کمالات) کے طور پر اعتقاد کرتے تھے اور تم لوگ انہیں (کفار کو) خوف دلانے کا ذریعہ سمجھتے ہو۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے۔ پانی کی کمی ہوگئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بچا کھچا پانی لے آؤ۔ لوگ ایک برتن لے آئے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک برتن میں ڈالا۔ پھر فرمایا: برکت والے پاک پانی کے لیے آجاؤ اور برکت اللہ کی طرف سے ہے۔ میں نے خود دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔ اور جب کھانا کھایا جارہا ہوتا تھا تو ہم اسے تسبیح کرتے ہوئے سنا کرتے تھے۔

نُزُولُ الْغَيْثِ بِدُعَآئِهٖ ﷺ

آپ ﷺ کی دعا سے بارش کا برسنا

(327)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَصَابَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ قَحْطٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ هَلَكَتِ الْكُرَاعُ، وَهَلَكَتِ الشَّآءُ، فَادْعُ اللهَ يَسْقِيْنَا، فَمَدَّ يَدَيْهِ وَدَعَا، قَالَ اَنَسٌ وَاِنَّ السَّمَآءَ لَمِثْلُ الزُّجَاجَةِ فَهَاجَتْ رِيْحٌ، اَنْشَأَتْ سَحَابًا، ثُمَّ اجْتَمَعَ، ثُمَّ اَرْسَلَتِ السَّمَآءُ عَزَالِيَهَا، فَخَرَجْنَا نَخُوْضُ الْمَآءَ حَتّٰى اَتَيْنَا مَنَازِلَنَا فَلَمْ نَزَلْ نُمْطَرُ اِلَى الْجُمُعَةِ الْاُخْرٰى، فَقَامَ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اَوْ غَيْرُهٗ، فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللهِ تَهَدَّمَتِ الْبُيُوْتُ فَادْعُ اللهَ يَحْبِسْهُ، فَتَبَسَّمَ ثُمَّ قَالَ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، فَنَظَرْتُ اِلَى السَّحَابِ تَصَدَّعَ حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ كَاَنَّهَا اِكْلِيْلٌ

(بخاری:3582، ابوداؤد:1174)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اہل مدینہ پر قحط سالی آ گئی۔ جب آپ ﷺ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے تو اس دوران ایک آدمی کھڑا ہوگیا۔ اس نے کہا یارسول اللہ ڈنگر ہلاک ہوگئے اور بکریاں ہلاک ہوگئیں۔ اللہ سے دعا فرمایئے ہمیں سیراب کرے۔ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور دعا فرمائی۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ آسمان فانوس کی طرح صاف تھا۔ اچانک تیز ہوا چلی، بادل اٹھے، پھر اکٹھے ہوگئے، پھر آسمان نے اپنا ذخیرۂ آب انڈیل دیا۔ ہم پانی کو چیرتے ہوئے نکلے اور اپنے گھروں میں پہنچے۔ اگلے جمعے تک بارش ہوتی رہی۔ وہی آدمی یا کوئی دوسرا آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہوگیا اور کہا یارسول اللہ مکان گر چلے ہیں۔ اللہ کریم سے دعا فرمایئے بارش کو روک لے۔ آپ مسکرائے۔ پھر فرمایا۔ (اے اللہ) ہمارے اردگرد بارش برسے ہم پر نہ برسے۔ میں نے دیکھا کہ بادل مدینہ منورہ کے اردگرد بکھر گئے جیسے کپڑے کے پیوند ہوں۔

www.islamtnewonreligion.com

تَكْثِيْرُ الطَّعَامِ

طعام کا زیادہ ہوجانا

(328)۔عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ فَاَصَابَنَا جُهْدٌ حَتّٰى هَمَمْنَا اَنْ نَنْحَرَ بَعْضَ ظَهْرِنَا فَاَمَرَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ فَجَمَعْنَا مَزَاوِدَنَا ، فَبَسَطْنَا لَهٗ نِطَعًا ، فَاجْتَمَعَ زَادُ الْقَوْمِ عَلَى النِّطَعِ ، قَالَ فَتَطَاوَلْتُ لِاَحْزُرَهٗ كَمْ هُوَ ؟ فَحَزَرْتُهٗ كَرَبْضَةِ الْعَنْزِ وَنَحْنُ اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً ، قَالَ فَاَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا جَمِيعًا ، ثُمَّ حَشَوْنَا جُرُبَنَا ، فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ هَلْ مِنْ وَضُوءٍ؟ قَالَ فَجَآءَ رَجُلٌ بِاِدَاوَةٍ فِيهَا نُطْفَةٌ فَاَفْرَغَهَا فِي قَدَحٍ ، فَتَوَضَّاْنَا كُلُّنَا نُدَغْفِقُهٗ دَغْفَقَةً ، اَرْبَعَ عَشْرَةَ مِائَةً ، قَالَ ثُمَّ جَآءَ بَعْدَ ذٰلِكَ ثَمَانِيَةٌ ، فَقَالُوا هَلْ مِنْ طَهُوْرٍ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَرَغَ الْوَضُوءُ (مسلم:4518)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ کے لیے نکلے۔ راستے میں ہمیں شدید بھوک لگی حتیٰ کہ ہم نے اپنی سواری کے بعض اونٹ ذبح کرنے کا ارادہ کرلیا۔ نبی کریم ﷺ نے ہمیں حکم دیا اور ہم نے اپنا زادِ سفر اکٹھا کر دیا۔ ہم نے اس کے لیے ایک دسترخوان بچھایا۔ دسترخوان پر سب لوگوں کے پاس موجود کھانا جمع ہوگیا۔ فرمایا میں نے گردن اٹھا کر دیکھا تا کہ اندازہ لگا سکوں کہ کھانا کتنا ہے۔ میں نے اندازہ لگایا کہ بیٹھی ہوئی بکری کے برابر ڈھیر لگ گیا ہے۔ جبکہ ہم چودہ سو آدمی تھے۔ فرماتے ہیں کہ ہم نے کھانا کھایا حتیٰ کہ ہم سب سیر ہو گئے۔ پھر ہم نے اپنے اپنے تھیلے بھی بھر لیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وضو کا پانی ہے؟ ایک آدمی برتن لے کر آیا جس میں معمولی سا پانی تھا۔ آپ نے اس پانی کو ایک پیالے میں ڈال دیا اور ہم سب نے اس سے وضو کیا اور چودہ سو آدمیوں نے بے تحاشا پانی استعمال کیا۔ اسکے بعد آٹھ آدمی مزید آ گئے۔ انہوں نے پوچھا کیا وضو کے لیے پانی ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو ہو چکا۔

(329)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثَلٰثِينَ وَمِائَةً ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ مَعَ اَحَدِكُمْ طَعَامٌ ؟ فَاِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ اَوْنَحْوُهٗ ، فَعُجِنَ ، ثُمَّ جَآءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ مُشْعَانٌّ طَوِيْلٌ بِغَنَمٍ يَسُوقُهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَبَيْعٌ اَمْ عَطِيَّةٌ اَوْ قَالَ هِبَةٌ ؟ قَالَ لَا بَلْ بَيْعٌ ، قَالَ فَاشْتَرٰى مِنْهُ شَاةً ، فَصُنِعَتْ وَاَمَرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ يُشْوٰى ، وَاَيْمُ اللهِ مَا مِنْ ثَلٰثِينَ وَمِائَةٍ اِلَّا قَدْ حَزَّ لَهٗ حُزَّةً مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا اِنْ كَانَ شَاهِدًا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ ، وَاِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَاهَا لَهٗ ، ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا قَصْعَتَيْنِ فَاَكَلْنَا اَجْمَعُونَ وَشَبِعْنَا ، وَفَضَلَ فِي الْقَصْعَتَيْنِ فَحَمَلْتُهٗ عَلَى الْبَعِيْرِ اَوْ كَمَا قَالَ (بخاری:5382)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک سو تیس آدمی نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کسی کے پاس کچھ کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس ایک صاع یا اس کے لگ بھگ آٹا تھا۔ وہ آٹا گوندھا گیا۔ پھر پراگندہ بالوں والا لمبے قد کا ایک مشرک آدمی بکریاں ہانکتا ہوا پہنچ گیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا بکری بیچو گے یا

www.islamtheworldreligion.com

عطیہ یا شاید فرمایا کہ ہبہ کے طور پر دو گے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ بیچوں گا۔ آپ ﷺ نے اس سے ایک بکری خرید لی۔ وہ بکری ذبح کی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے کلیجی بھوننے کا حکم دیا۔ اللہ کی قسم ایک سو تیس آدمیوں میں سے ہر ایک کو آپ نے کلیجی میں سے ٹکڑا عطا فرمایا۔ جو حاضر تھے انہیں دے دیا اور جو غیر حاضر تھے ان کے لیے رکھ دیا گیا۔ پھر باقی گوشت دو برتنوں میں ڈال دیا۔ ہم سب نے کھایا اور سیر ہو گئے۔ اور دونوں برتنوں میں کھانا بچ گیا۔ میں نے اسے اونٹ پر لا دلیا۔

اَلْبَرَكَةُ فِي اللَّبَنِ

دودھ میں برکت

(330)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ، اللهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِنْ كُنْتُ لَاَعْتَمِدُ بِكَبِدِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْجُوْعِ، وَاِنْ كُنْتُ لَاَشُدُّ الْحَجَرَ عَلٰى بَطْنِيْ مِنَ الْجُوْعِ، وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلٰى طَرِيْقِهِمُ الَّذِيْ يَخْرُجُوْنَ مِنْهُ، فَمَرَّ اَبُوْ بَكْرٍ فَسَئَلْتُهُ عَنْ اٰيَةٍ مِّنْ كِتَابِ اللهِ، مَا سَئَلْتُهُ اِلَّا لِيُشْبِعَنِيْ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِيْ عُمَرُ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ اٰيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ، مَا سَأَلْتُهُ اِلَّا لِيُشْبِعَنِيْ، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِيْ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِيْنَ رَاٰنِيْ، وَعَرَفَ مَا فِيْ نَفْسِيْ، وَمَا فِيْ وَجْهِيْ، ثُمَّ قَالَ يَا اَبَا هِرٍّ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ الْحَقْ، وَمَضٰى، وَاتَّبَعْتُهُ، فَدَخَلَ فَاسْتَاذَنَ فَاَذِنَ لِيْ، فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِيْ قَدَحٍ، فَقَالَ مِنْ اَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوْا هَدَاهُ لَكَ فُلَانٌ اَوْ فُلَانَةٌ، قَالَ يَا اَبَا هِرٍّ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ الْحَقْ اِلٰى اَهْلِ الصُّفَّةِ، فَادْعُهُمْ لِيْ، قَالَ وَاَهْلُ الصُّفَّةِ اَضْيَافُ الْاِسْلَامِ لَا يَاْوُوْنَ عَلٰى اَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلٰى اَحَدٍ، اِذَا اَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا اِلَيْهِمْ، وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا، وَاِذَا اَتَتْهُ هَدِيَّةٌ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ وَاَصَابَ مِنْهَا وَاَشْرَكَهُمْ فِيْهَا، فَسَاءَنِيْ ذٰلِكَ، فَقُلْتُ وَمَا هٰذَا اللَّبَنُ فِيْ اَهْلِ الصُّفَّةِ، كُنْتُ اَحَقَّ اَنْ اُصِيْبَ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً اَتَقَوّٰى بِهَا، فَاِذَا جَآءُوْا اَمَرَنِيْ، فَكُنْتُ اَنَا اُعْطِيْهِمْ وَمَا عَسٰى اَنْ يَّبْلُغَنِيْ مِنْ هٰذَا اللَّبَنِ وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَطَاعَةِ رَسُوْلِهٖ بُدٌّ، فَاَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ، فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاَذِنَ لَهُمْ وَاَخَذُوْا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ، قَالَ يَا اَبَا هِرٍّ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ خُذْ فَاَعْطِهِمْ فَاَخَذْتُ الْقَدَحَ، فَجَعَلْتُ اُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَاُعْطِيْهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتّٰى يَرْوٰى، ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلٰى يَدِهٖ فَنَظَرَ اِلَيَّ فَتَبَسَّمَ، فَقَالَ يَا اَبَا هِرٍّ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ بَقِيْتُ اَنَا وَاَنْتَ، قُلْتُ صَدَقْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ اشْرَبْ، فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اشْرَبْ حَتّٰى قُلْتُ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اَجِدُ لَهٗ مَسْلَكًا، قَالَ فَاَرِنِيْ فَاَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ، فَحَمِدَ اللهَ وَسَمّٰى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ (بخاری:6452)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ وہی ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں۔ میں بھوک کی وجہ سے پیٹ کے بل زمین پر لیٹا رہتا تھا اور کبھی بھوک کی وجہ سے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا۔ ایک دن میں صحابہ کے راستے میں بیٹھ گیا جہاں سے وہ نکل رہے تھے۔ جب ابوبکر رضی اللہ عنہ گزرے تو میں نے ان سے قرآن کی آیت کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے یہ سوال اس لیے کیا تھا کہ وہ مجھے رَجائیں۔ وہ گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے عمر رضی اللہ عنہ گزرے، میں نے ان سے قرآن کی آیت کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے ان سے سوال اس لیے کیا تھا تا کہ وہ مجھے رجائیں۔ وہ بھی گزر گئے اور ایسا نہ کیا۔ پھر میرے پاس سے ابوالقاسم ﷺ گزرے۔ آپ مجھے دیکھتے ہی مسکرانے لگے اور سمجھ لیا جو میرے دل میں تھا اور جو میرے چہرے پر تھا۔ پھر فرمایا: اے ابوہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: میرے پیچھے پہنچ۔ آپ آگے گزر گئے اور میں آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ کاشانۂ اقدس میں داخل ہوئے، اپنے لیے اجازت لی اور مجھے بھی اجازت دی۔ آپ ﷺ داخل ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ پایا۔ فرمایا: یہ دودھ کہاں سے آیا۔ گھر والوں نے عرض کیا یہ فلاں نے آپ کے لیے ہدیہ بھیجا ہے۔ فرمایا: اے ابوہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: اہل صفہ کے پاس پہنچ اور انہیں میرے پاس بلا۔ اہلِ صفہ اسلام کے مہمان تھے، وہ اپنے گھر والوں، مال دولت اور کسی بھی دوسرے شخص پر بوجھ نہیں تھے۔ جب آپ ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو آپ اسے انکے پاس بھیج دیتے تھے اور اس میں سے خود کچھ نہیں کھاتے تھے۔ اور جب آپ کے پاس ہدیہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے اور خود بھی اس میں سے لیتے اور انہیں بھی اس میں شریک کرتے تھے۔ مجھے اس دفعہ اہل صفہ کو بلانا ناگوار گزرا۔ میں نے سوچا یہ دودھ اہل صفہ کے سامنے کیا چیز ہے۔ میں زیادہ حق دار تھا کہ اس دودھ کو پی کے طاقت حاصل کرتا۔ جب صفہ والے آ گئے تو حضور ﷺ نے مجھے حکم دیا، میں انہیں دودھ پکڑائے جا رہا تھا تو مجھے نہیں لگتا تھا کہ یہ دودھ بچ کر مجھ تک پہنچ سکے گا۔ اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانے بغیر کوئی چارہ بھی نہ تھا۔ (تو بہرحال میں کہہ رہا تھا کہ) میں اصحابِ صفہ کے پاس گیا انہیں دعوت دی۔ وہ سب آ گئے اور اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے اجازت دی اور وہ کاشانۂ اقدس میں اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔ فرمایا: اے ابوہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ۔ فرمایا: پکڑ اور انہیں دے۔ میں نے پیالہ پکڑا۔ ایک آدمی کو پیالہ دیتا، وہ اسے پیتا حتیٰ کہ سیر ہو جاتا۔ پھر وہ پیالہ مجھے واپس کر دیتا پھر میں دوسرے آدمی کو دیتا وہ اسے پیتا حتیٰ کہ سیر ہو جاتا۔ پھر وہ پیالہ مجھے واپس کر دیتا حتیٰ کہ میں نبی کریم ﷺ تک پہنچ گیا اور ساری جماعت سیر ہو گئی۔ آپ ﷺ نے پیالہ پکڑا، اپنے ہاتھ مبارک پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے۔ فرمایا: اے ابوہریرہ۔ میں نے عرض کیا لبیک یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا: اب رہ گئے میں اور تم۔ میں نے عرض کیا درست فرمایا یارسول اللہ۔ فرمایا: بیٹھ جا اور پی۔ میں بیٹھ گیا اور پینے لگا۔ فرمایا اور پی۔ میں نے اور بھی پیا۔ آپ ﷺ اور بھی پینے کا حکم دیتے رہے حتیٰ کہ میں نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا، اب دودھ اندر نہیں جاتا۔ فرمایا: مجھے دے۔ میں نے آپ ﷺ کو پیالہ دے دیا۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ پی گئے۔

اَلْبَرَكَةُ فِي التَّمَرَاتِ

کھجوروں میں برکت

(331)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيتُ النَّبِيَّ ﷺ بِتَمَرَاتٍ ، فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ اُدعُ اللهَ فِيهِنَّ

www.islamtheworldreligion.com

بِالْبَرَكَةِ، فَضَمَّهُنَّ، ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ، قَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ، كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، فَأَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا، فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَ كَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَكُنَّا نَاكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ، وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حَقْوِيْ حَتّٰى كَانَ يَوْمَ قُتِلَ عُثْمَانُ، فَإِنَّهُ انْقَطَعَ (ترمذی:3839)۔ قَالَ التِّرْمَذِيُّ حَسَنٌ، أَيْ إِرْتَفَعَتِ الْبَرَكَةُ لِقَتْلِ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس کھجوریں لایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ان میں برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ ﷺ نے انہیں اپنے جسم مبارک کے ساتھ لگایا پھر میرے لیے ان میں برکت کی دعا فرمائی۔ فرمایا: انہیں پکڑ لو اور اپنے تھیلے میں ڈال لو۔ جب ان میں سے کھجوریں لینا چاہو تو اس میں ہاتھ ڈال کے کھجوریں لے لینا اور بالکل خالی نہ کر دینا۔ میں ایک عرصۂ دراز تک جہاد کے دوران اس میں سے کھجوریں کھاتا رہا۔ ہم خود بھی کھاتے تھے اور دوسروں کو بھی کھلاتے تھے۔ وہ ہمیشہ میری کمر سے ہی بندھا رہتا تھا، حتیٰ کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن وہ سلسلہ منقطع ہو گیا (یعنی سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قتل کی وجہ سے برکت اٹھ گئی)۔

(332)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِيْ تَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا وَلَيْسَ عِنْدِي إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ، وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ سِنِينَ مَا عَلَيْهِ، فَانْطَلِقْ مَعِيَ لِكَيْ لَا يَفْحُشَ عَلَيَّ الْغُرَمَاءُ، فَمَشٰى حَوْلَ بَيْدَرٍ مِنْ بَيَادِرِ التَّمْرِ فَدَعَا، ثُمَّ آخَرَ، ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ، فَقَالَ انْزَعُوهُ، فَأَوْفَاهُمُ الَّذِيْ لَهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَعْطَاهُمْ (بخاری:3580)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُن کے والد کی وفات ہو گئی اور ان کے ذمہ کچھ قرض تھا۔ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا میرے والد اپنے ذمے کچھ قرض چھوڑ گئے ہیں۔ میرے پاس ان کی کھجوروں کی فصل کے سواء کچھ نہیں ہے۔ ان کی کئی سال کی آمدنی سے بھی یہ قرض نہیں اتر سکتا۔ آپ میرے ساتھ چلیں تا کہ قرض خواہ میرے ساتھ بدزبانی نہ کرے۔ آپ ﷺ نے کھجوروں کے ڈھیروں میں سے ایک ڈھیر کے اردگرد چکر لگایا اور دعا فرمائی۔ پھر پیچھے ہٹ گئے۔ پھر ڈھیر کے پاس بیٹھ گئے۔ فرمایا: اسے تولو۔ آپ ﷺ نے ان سب کو ان کا حق دے دیا اور پیچھے جتنا تھا اتنا ہی بچ گیا۔

اَلْبَرَكَةُ فِي السَّمْنِ

گھی میں برکت

(333)۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ مَالِكٍ كَانَتْ تُهْدِيْ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي عُكَّةٍ لَهَا سَمْنًا فَيَأْتِيهَا بَنُوهَا فَيَسْأَلُوْنَ الْأُدْمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُمْ شَيْءٌ فَتَعْمِدُ إِلَى الَّذِيْ تُهْدِيْ فِيهِ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَجِدُ فِيهِ سَمْنًا، فَمَا زَالَ يُقِيمُ لَهَا أُدْمَ بَيْتِهَا حَتّٰى عَصَرَتْهُ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ عَصَرْتِيهَا؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ لَوْ تَرَكْتِيهَا مَا زَالَ قَائِمًا (مسلم:5945)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُم مالک نبی کریم ﷺ کو ایک چھوٹے ڈبے میں گھی کا ہدیہ پیش کرتی تھیں۔ان کے بچے ان کے پاس آتے اوران سے سالن مانگتے۔ان کے گھر میں کوئی چیز نہ ہوتی تو وہ اس ڈبے پر اعتماد کرتی تھیں جس میں نبی کریم ﷺ کے پاس ہدیہ بھیجتیں۔وہ اس میں گھی کو موجود پاتیں۔وہ ان کے گھر سالن بنا رہا حتیٰ کہ انہوں نے اسے نچوڑ دیا۔وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئیں۔فرمایا:تم نے اسے نچوڑ دیا ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔فرمایا اگر تم اسے چھوڑ دیتی تو ہمیشہ قائم رہتا۔

شِفَاءُ الْاَمْرَاضِ

مریضوں کو شفا

(334)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَاُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَّفْتَحُ اللهُ عَلٰى يَدَيْهِ ، قَالَ فَبَاتَ النَّاسُ يَدُوْ كُوْنَ لَيْلَتَهُمْ اَيُّهُم يُعْطَاهَا ، فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ كُلُّهُمْ يَرْجُو اَن يُّعْطَاهَا، فَقَالَ اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ؟ فَقَالُوا يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ يَارَسُولَ اللهِ، قَالَ فَاَرْسِلُوا اِلَيْهِ ، فَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَلَمَّا جَآءَ بَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ فَدَعَا لَهٗ فَبَرِاَ حَتّٰى كَاَن لَّم يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ ، وَمَرَّ الْحَدِيْثُ (بخاری: 3701)۔صحیح

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کل ایسے آدمی کو جھنڈا دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح عطا فرمائے گا۔لوگوں نے رات اس اضطراب میں گزاری کہ جھنڈا کسے عطا ہوگا۔لوگ صبح کو اٹھے تو رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچے ہر ایک کو یہ امید تھی کہ جھنڈا مجھے عطا ہوگا۔آپ ﷺ نے فرمایا: علی ابن ابی طالب کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا یا رسول اللہ ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں۔فرمایا: اسے بلواؤ اور میرے پاس لے آؤ۔جب وہ آ گئے تو آپ نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن لگایا اور ان کے لیے دعا فرمائی۔وہ ٹھیک ہو گئے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔آپ ﷺ نے انہیں جھنڈا دے دیا۔مکمل حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(335)۔وَعَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عَدِيٍّ عَن اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اُصِيْبَتْ عَيْنُ اَبِي قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ الظُّفَرِي يَومَ اُحُدٍ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ فِي يَدِهٖ، فَقَالَ مَاهٰذَا يَا اَبَا قَتَادَةَ؟ قَالَ هٰذَا مَا تَرٰى يَارَسُولَ اللهِ، قَالَ اِنْ شِئْتَ صَبَرتَ وَلَكَ الْجَنَّةُ ، وَاِن شِئْتَ رَدَدْتُهَا وَدَعَوتُ اللهَ لَكَ فَلَم تَفْقُدْ مِنْهَا شَيئًا ، قَالَ يَارَسُولَ اللهِ اِنَّ الْجَنَّةَ لَجَزَاءٌ جَزِيْلٌ وَعَطَاءٌ جَلِيلٌ وَلٰكِنِّي رَجُلٌ مُبْتَلًى بِحُبِّ النِّسَآءِ اَن يَّقُلْنَ اَعْوَرَ ، فَلَا يَرُدُّنِيْ وَلٰكِن تَرُدُّهَا لِيْ وَتَسْأَلُ اللهَ لِيَ الْجَنَّةَ ، فَقَالَ اَفْعَلُ يَا اَبَاقَتَادَةَ ، ثُمَّ اَخَذَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بِيَدِهٖ فَاَعَادَهَا اِلٰى مَوضِعِهَا فَكَانَت اَحسَنَ عَينَيهِ اِلٰى اَن مَاتَ وَدَعَا اللهَ لَهٗ بِالْجَنَّةِ ، قَالَ فَدَخَلَ ابْنُهٗ عَلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ ، فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مَنْ اَنْتَ يَافَتٰى؟ فَقَالَ:

اَنَا ابْنُ الَّذِيْ سَالَتْ عَلَى الْخَدِّ عَيْنُهٗ ... فَرُدَّتْ بِكَفِّ الْمُصْطَفٰى اَحْسَنَ الرَّدِّ

فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ لِاَحْسَنِ حَالِهَا ... فَيَاحُسْنَ مَا عَيْنٍ وَ يَا طِيْبَ مَا يَدٍ

www.islamtheworldreligion.com

(المستدرك حاكم: 5359، دلائل النبوة للبيهقي المجلد 3 صفحته 251، 252، 253، مسند ابي يعلىٰ: 1549، الوفا المجلد 1 صفحته 333 واللفظ له). الحديث بطُرقِه و شواهِدِه يرتقي الى درجة الصحة. وَمَرَّ حَدِيثُ عُثْمَانَ بنِ حُنَيفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَحَدِيثُ دَفعِ نِسيَانِ اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

ترجمہ: حضرت ہیثم بن عدی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جنگِ احد میں حضرت ابوقتادہ بن نعمان ظفری کی آنکھ نکل گئی۔ وہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوگئے۔ آنکھ ان کے ہاتھ پر تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوقتادہ یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ یہ وہی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ فرمایا: اگر چاہو تو صبر کرو اور تمہیں جنت ملے۔ اور اگر چاہو تو میں اسے واپس رکھ دوں اور اللہ سے دعا کروں اور اس میں سے تیرا کچھ بھی نقصان نہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ بے شک جنت ایک عظیم اجر ہے اور زبردست عطا ہے لیکن میں ایسا آدمی ہوں کہ اپنی بیویوں کی طرف سے کانے پن کا طعنہ سننے کا خدشہ محسوس کر رہا ہوں وہ میری طرف التفات ہی نہیں کریں گی۔ آپ میری آنکھ بھی مجھے لوٹا دیں اور اللہ سے میرے لیے جنت بھی مانگیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابو قتادہ میں ابھی کرتا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنے ہاتھ مبارک سے پکڑا اور اسے اپنی جگہ پر رکھ دیا۔ وہ ان کی دوسری آنکھ سے بھی بہتر ہوگئی۔ حتیٰ کہ ان کی وفات ہوگئی۔ آپ ﷺ نے ان کے لیے جنت کی بھی دعا فرمائی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت ابوقتادہ کا بیٹا جب عمر بن عبدالعزیز کے پاس گیا تو اس نے پوچھا اے نوجوان تم کون ہو؟ اس نے یہ رباعی سنائی۔

میں اس کا بیٹا ہوں جسکے رخسار پر اسکی آنکھ بہہ نکلی۔ وہ مصطفی ﷺ کے ہاتھ سے واپس رکھی گئی اور کیا ہی خوب واپسی تھی۔ وہ آنکھ دوبارہ درست ہوگئی جیسا کہ وہ اعلیٰ ترین حالت میں ہوا کرتی تھی۔ کیا ہی حسین آنکھ تھی اور کیا ہی کامل ہاتھ تھا۔ اس سے پہلے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ والی حدیث گزر چکی ہے۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حافظے والی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(336)۔ وَعَنْ يَزِيْدِ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ رَاَيْتُ اَثَرَ ضَرْبَةٍ فِيْ سَاقِ سَلْمَةَ، فَقُلْتُ يَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا هٰذِهِ الضَّرْبَةُ؟ قَالَ هٰذِهِ ضَرْبَةٌ اَصَابَتْنِي يَومَ خَيْبَرَ، فَقَالَ النَّاسُ اُصِيْبَ سَلْمَةُ، فَاَتَيتُ النَّبِيَّ ﷺ فَنَفَثَ فِيْهِ ثَلَاثَ نَفثَاتٍ، فَمَا اشْتَكَيْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ (بخاری: 4206، ابو داؤد: 3894). صحیح

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی عبید فرماتے ہیں کہ میں نے ابومسلم کی پنڈلی میں زخم کا نشان دیکھا۔ میں نے پوچھا اے ابومسلم یہ نشان کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ اس زخم کا نشان ہے جو مجھے خیبر کے دن لگا تھا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ابومسلم شہید ہوگیا میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچ گیا۔ آپ نے اس پر تین بار لعابِ دہن مبارک پھینکا۔ آج تک مجھے کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔

(337)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَتِيْكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِنِّيْ قَتَلْتُ اَبَا رَافِعٍ فَجَعَلتُ اَفْتَحُ الْاَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتَّى انْتَهَيْتُ اِلَى دَرَجَةٍ لَهُ، فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَاَنَا اُرَى اَنِّي اِنْتَهَيْتُ اِلَى الْاَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ، فَانْكَسَرَتْ سَاقِي، فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ فَانْتَهَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ، فَبَسَطتُّ رِجْلِي، فَمَسَحَهَا، فَكَاَنَّمَا لَمْ اَشْتَكِهَا قَطُّ (بخاری: 4039). صحیح. وَهٰذِهِ قِطعَةٌ مِنْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ. يَاْتِي فِي الْحُدُود

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابورافع کو قتل کیا۔ میں ایک ایک کر کے دروازے کھولتا گیا۔

www.islamtheworldreligion.com

حتیٰ کہ میں پہلی منزل پر اتر گیا۔ میں نے سمجھا میں زمین پر پہنچ گیا ہوں اور میں نے اپنا پاؤں رکھ دیا۔ میں چاندنی رات میں زمین پر گر گیا اور میری پنڈلی ٹوٹ گئی۔ میں نے اپنا پاؤں اپنی پگڑی سے باندھا اور نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر ساری بات سنائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ٹانگ آگے کر۔ میں نے اپنی ٹانگ آگے کر دی۔ آپ ﷺ نے اس پر ہاتھ مبارک پھیرا۔ ایسے لگا جیسے مجھے کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ یہ ایک لمبی حدیث کا ٹکڑا ہے، جو کتاب الحدود میں آ رہی ہے۔

(338)۔وَعَنْ فَهْدِ بْنِ عَطِيَّةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِصَبِيٍّ قَدْ شَبَّ لَمْ يَتَكَلَّمْ قَطُّ، فَقَالَ مَنْ اَنَا؟ فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ

(دلائل النبوۃ للبیہقی: 2307، 2308، 2309، الشفاء المجلد 1 صفحہ 211)۔ حسن لطرقہ

ترجمہ: حضرت فہد بن عطیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک لڑکا لایا گیا جو جوان ہونے کو تھا مگر ابھی تک بولا نہیں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: رسول اللہ۔

قِصَّةُ السُّرَاقَةِ

سراقہ کا قصہ

(339)۔عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قِصَّةِ الْهِجْرَةِ، قَالَ فَارْتَحَلْنَا وَالْقَوْمُ يَطْلُبُونَنَا، فَلَمْ يُدْرِكْنَا اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَّا سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ عَلٰى فَرَسٍ لَهٗ، فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا، فَقَالَ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللهَ مَعَنَا حَتّٰى اِذَا دَنَا مِنَّا وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ قَيْدُ رُمْحٍ اَوْ رُمْحَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةٍ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ هٰذَا الطَّلَبُ قَدْ لَحِقَنَا وَبَكَيْتُ، قَالَ لِمَ تَبْكِي؟ قُلْتُ اَمَّا وَاللهِ مَا عَلٰى نَفْسِي اَبْكِي وَلٰكِنِ اَبْكِي عَلَيْكَ فَدَعَا عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ، فَسَاخَتْ قَوَائِمُ فَرَسِهٖ اِلٰى بَطْنِهَا فِي اَرْضٍ صَلْدٍ فَوَثَبَ عَنْهَا وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ، قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ هٰذَا عَمَلُكَ فَادْعُ اللهَ عَزَّوَجَلَّ اَنْ يُّنْجِيَنِي مِمَّا اَنَا فِيهِ فَوَاللهِ لَاُعَمِّهَنَّ عَلٰى مَنْ وَّرَائِي مِنَ الطَّلَبِ، وَهٰذِهٖ كِنَانَتِي فَخُذْ مِنْهَا سَهْمًا، فَاِنَّكَ سَتَمُرُّ بِاِبِلِي وَغَنَمِي فِي مَوْضِعِ كَذَا وَكَذَا فَخُذْ مِنْهَا حَاجَتَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا حَاجَةَ لِي فِيهَا وَدَعَا لَهٗ فَانْطَلَقَ وَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ رَوَاهُ ابْنُ الْجَوْزِي فِي الْوَفَا وَرَوَاهُ الْبُخَارِي عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ جُعْشُمٍ (بخاری: 3906، الوفا المجلد 1 صفحہ 240)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہجرت کا قصہ روایت کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ہم چل رہے تھے اور لوگ ہمیں تلاش کر رہے تھے۔ ہمیں ان میں سے کوئی بھی شخص تلاش نہ کر سکا سوائے سراقہ بن جعشم کے جو اپنے گھوڑے پر سوار تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ ہمارا متلاشی ہم تک آ پہنچا۔ فرمایا: مت ڈر بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ حتیٰ کہ وہ ہمارے قریب آ گیا۔ اب ہمارے اور اسکے درمیان ایک یا دو یا تین نیزے کا فاصلہ رہ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ متلاشی ہم تک پہنچ چکا ہے اور میں رونے لگا۔ فرمایا: کیوں روتے ہو؟ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم میں اپنی جان کیلیے نہیں روتا بلکہ آپ کی وجہ سے روتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف دعا فرمائی۔ اے اللہ تو جیسے چاہے اس کے مقابلے پر ہماری مدد فرما۔ فوراً اسکے گھوڑے

www.islamtrewardreligion.com

کی ٹانگیں سخت زمین میں پیٹ تک دھنس گئیں اور وہ کود کر نیچے آ گیا۔ کہنے لگا اے محمد میں سمجھ گیا ہوں یہ تیرا عمل ہے۔ اللہ سے دعا کر مجھے اس مصیبت سے نجات دے۔ اللہ کی قسم میں اپنے پیچھے والے سارے متلاشیوں کو بھٹکا دوں گا۔ یہ مرا ترکش ہے۔ اس میں سے تیر لے لو۔ تم راستے میں فلاں جگہ پر میرے اونٹوں اور بکریوں کے پاس سے گزرو گے ان میں سے جتنے چاہو لے لینا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے ان چیزوں کی حاجت نہیں، آپ ﷺ نے اسکے لیے دعا فرمائی۔ وہ چلا گیا اور اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹ گیا۔

شَاةُ أُمِّ مَعْبَدٍ

اُمِّ معبد کی بکری

(340)۔عَنْ اَبِی مَعْبَدِ الْخُزَاعِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ لَمَّا هَاجَرَ مِن مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ هُوَ وَ اَبُو بَكْرٍ وَعَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيْلُهُم عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ اُرَيْقِطٍ فَمَرُّوا بِخَيْمَتَی اُمِّ مَعْبَدِ الْخُزَاعِيَةِ وَكَانَتِ امْرَأَةً جَلْدَةً بَرْزَةً تَحْتَبِی وَتَقْعُدُ بِفِنَاءِ الْخَيْمَةِ، ثُمَّ تَسْقِی وَتُطْعِمُ ، فَسَأَلُوهَا تَمْرًا وَلَحْمًا يَشْتَرُوْنَهٗ ، فَلَمْ يُصِيْبُوْا عِنْدَهَا شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ ، فَإِذَا الْقَوْمُ مُرْمِلُوْنَ مُسْنِتُوْنَ ، فَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَو كَانَ عِندَنَا شَیْءٌ مَا اَعْوَزَكُمُ الْقِرٰی ، فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ إِلٰی شَاةٍ فِی كِسْرِ الْخَيْمَةِ ، فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ ؟ فَقَالَتْ هٰذِهٖ شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجُهْدُ عَنِ الْغَنَمِ ، قَالَ هَل بِهَا مِنْ لَبَنٍ ؟ قَالَتْ هِیَ اَجْهَدُ مِن ذٰلِكَ ، قَالَ اَتَاْذَنِيْنَ لِیْ اَنْ اَحْلِبَهَا ؟ قَالَتْ نَعَمْ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ اِنْ كَانَ رَاَيْتَ بِهَا حَلَبًا ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ الشَّاةَ فَمَسَحَ ضَرْعَهَا ، وَذَكَرَ اسْمَ اللّٰہِ وَ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهَا فِیْ شَاتِهَا ، قَالَتْ فَتَفَاجَّتْ وَدَرَّتْ وَاجْتَرَّتْ ، فَدَعَا بِاِنَآءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيْهِ ثَجًّا حَتّٰی عَلَاهُ الثُّمَال ، فَسَقَاهَا ، فَشَرِبَتْ حَتّٰی رَوِيَتْ ، وَسَقٰی اَصْحَابَهٗ حَتّٰی رَوَوا ، وَشَرِبَ ﷺ اٰخِرَهُم ، وَشَرِبُوا جَمِيْعًا عَلَلًا بَعْدَ نَهَلٍ ، حَتّٰی اَرَاضُوا ، ثُمَّ حَلَبَ فِيْهِ ثَانِيَةً عَوْدًا عَلٰی بَدْءٍ فَغَادَرَهٗ عِنْدَهَا ، ثُمَّ ارْتَحَلُوا عَنْهَا ، فَقَلَّ مَا لَبِثَ اَن جَآءَ زَوْجُهَا اَبُو مَعْبَدٍ يَسُوْقُ اَعْنُزًا حُيَّلًا عِجَافًا ، يَتَسَاوَكْنَ هُزْلًا مُخُّهُنَّ قَلِيْلٌ لَا نِقْیَ بِهِنَّ ، فَلَمَّا رَاَی اللَّبَنَ عَجِبَ وَقَالَ مِن اَيْنَ لَكُمْ هٰذَا وَالشَّاةُ عَازِبَةٌ وَلَا حَلُوْبَةَ فِی الْبَيْتِ ؟ قَالَتْ لَا وَاللّٰہِ اِلَّا اَنَّهٗ مَرَّ بِنَا رَجُلٌ مُبَارَكٌ كَاَنَّ مِن حَدِيْثِهٖ كَيْتَ وَ كَيْتَ ، قَالَ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَرَاهُ صَاحِبَ قُرَيْشٍ الَّذِیْ تَطْلُبُ ، صِفِيْهِ لِیْ يَا اُمَّ مَعْبَدٍ ، قَالَتْ رَاَيْتُ رَجُلًا ظَاهِرَ الْوَضَاءَةِ ، مُتَبَلِّجَ الْوَجْهِ ، حَسَنَ الْخَلْقِ ، لَمْ تَعِبْهُ ثُجْلَةٌ وَلَمْ تُزْرَ بِهٖ صُعْلَةٌ ، قَسِيْمٌ وَسِيْمٌ فِی عَيْنَيْهِ دَعَجٌ ، وَفِی اَشْفَارِهٖ وَطَفٌ وَفِی صَوْتِهٖ صَحَلٌ اَحْوَرُ اَكْحَلَ اَزَجُّ اَقْرَنُ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ فِی عُنُقِهٖ سَطَعٌ وَفِی لِحْيَتِهٖ كَثَافَةٌ اِذَا صَمَتَ فَعَلَيْهِ الْوَقَارُ وَاِذَا تَكَلَّمَ سَمَا وَعَلَاهُ الْبَهَاءُ ، كَاَنَّ مَنْطِقَهٗ خُرَزَاتٌ نُظِمْنَ يَتَحَدَّرْنَ ، حُلْوُ الْمَنْطِقِ فَصْلٌ ، لَا نَزْرَ وَلَا هَذَرَ ، اَجْهَرُ النَّاسِ وَاَجْمَلُهٗ مِنْ بَعِيْدٍ وَاَحْلَاهُ وَاَحْسَنُهٗ مِنْ قَرِيْبٍ رُبْعَةٌ لَا تَشْنَاُهٗ عَيْنٌ مِنْ طُوْلٍ وَلَا تَقْتَحِمُهٗ عَيْنٌ مِنْ قِصَرٍ غُصْنٌ بَيْنَ غُصْنَيْنِ فَهُوَ اَنْهَی الثَّلَاثَةِ مَنْظَرًا وَاَحْسَنُهُمْ قَدْرًا ، لَهٗ رُفَقَآءُ يَحُفُّوْنَ بِهٖ ، اِذَا قَالَ اسْتَمِعُوا لِقَوْلِهٖ وَاِذَا اَمَرَ تَبَادَرُوا لِاَمْرِهٖ ، مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ لَا

عَابِسٌ وَلَا مُفْنِدٌ ، قَالَ هٰذَا وَاللهِ صَاحِبُ قُرَيْشٍ الَّذِيْ ذُكِرَ لَهٗ مِنْ اَمْرِهٖ مَا ذُكِرَ وَلَو كُنْتُ وَافَيْتُهٗ لَالْتَمَسْتُ اَنْ اَصْحَبَهٗ وَلَاَفْعَلَنَّ اِنْ وَجَدْتُ اِلٰى ذٰلِكَ سَبِيْلًا ۔

وَأَصْبَحَ صَوْتٌ بِمَكَّةَ عَالِياً بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ يَسْمَعُوْنَهٗ وَلَا يَرَوْنَ مَنْ يَّقُوْلُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ:

جَزَى اللهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهٖ رَفِيقَيْنِ حَلَّا خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدِ
هُمَا نَزَلَا بِالْبِرِّ وَ ارْتَحَلَا بِهٖ فَاَفْلَحَ مَنْ اَمْسٰى رَفِيقَ مُحَمَّدِ
فَيَالَ قُصَيٍّ مَا زَوَى اللهُ عَنْكُمْ بِهٖ مِنْ فِعَالٍ لَا تُجَازٰى وَسُؤْدَدِ
سَلُوْ اُخْتَكُمْ عَنْ شَاتِهَا وَاِنَائِهَا فَاِنَّكُمْ اِنْ تَسْأَلُوا الشَّاةَ تَشْهَدِ
دَعَاهَا بِشَاةٍ حَائِلٍ فَتَحَلَّبَتْ لَهٗ بِصَرِيْحٍ ضَرَّةُ الشَّاةِ مُزْبِدِ
فَغَادَرَهٗ رَهْناً لَدَيْهَا لِحَالِبٍ بِدِرَّتِهَا فِي مَصْدَرٍ ثُمَّ مَوْرِدِ

فَاَصْبَحَ الْقَوْمُ قَدْ فَقَدُوا نَبِيَّهُمْ وَأَجَدُّوا عَلٰى خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدٍ فَاَجَابَهٗ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ فَقَالَ:

لَقَدْ خَابَ قَوْمٌ زَالَ عَنْهُمْ نَبِيُّهُمْ وَقُدِّسَ مَنْ يَّسْرِيْ اِلَيْهِ وَ يَغْتَدِيْ
تَرَحَّلَ عَنْ قَوْمٍ فَزَالَتْ عُقُوْلُهُمْ وَحَلَّ عَلٰى قَوْمٍ بِنُوْرٍ مُجَدَّدِ
وَهَلْ يَسْتَوِيْ ضَلَّالُ قَوْمٍ تَسَفَّهُوْا عَمًى وَهُدَاةٌ يَهْتَدُوْنَ بِمُهْتَدِيْ
نَبِيٌّ يَرٰى مَا لَا يَرَى النَّاسُ حَوْلَهٗ وَيَتْلُوْ كِتَابَ اللهِ فِيْ كُلِّ مَشْهَدِ
وَاِنْ قَالَ فِيْ يَوْمٍ مَقَالَةَ غَائِبٍ فَتَصْدِيْقُهَا فِيْ ضَحْوَةِ الْيَوْمِ اَوْ غَدِ
لَيَهْنِ اَبَا بَكْرٍ سَعَادَةُ جَدِّهٖ بِصُحْبَتِهٖ مَنْ يُّسْعِدِ اللهُ يَسْعَدِ
وَيَهْنِ بَنِيْ كَعْبٍ مَكَانُ فَتَاتِهِمْ وَمَقْعَدُهَا لِلْمُسْلِمِيْنَ بِمَرْصَدِ

(المستدرك للحاكم:4327،الوفا المجلد1 صفحته245،242)۔وَقَالَ الْحَاكِمُ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ وَقَالَ الذَّهْبِيُّ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابومعبد خزاعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ سے مدینہ ہجرت فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابوبکر، عامر بن فہیرہ اور ان کا دلیلِ راہ عبداللہ بن اریقط تھے۔ یہ سب اُمّ معبد خزاعیہ کے دو خیموں کے پاس سے گزرے۔ وہ ایک طاقتور اور قدآور عورت تھی۔ کمر اور ٹانگوں کے گرد کپڑا لپیٹ کر خیمے کے پاس صحن میں بیٹھی رہتی تھی اور آنے جانے والوں کو پانی پلاتی اور کھانا کھلاتی تھی۔ انہوں نے اس سے کھجوریں اور دودھ خریدنے کے لیے پوچھا۔ ان میں سے انہیں کوئی چیز بھی اسکے پاس نہ ملی۔ اس سال لوگوں کو مسکینی اور قحط کا سامنا تھا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم اگر ہمارے پاس کوئی چیز ہوتی تو ہم مہمان نوازی میں کمی نہ کرتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیمے کے ایک کونے میں کھڑی بکری کو دیکھا۔ فرمایا: اے ام معبد یہ بکری کیسی ہے؟ اس نے کہا یہ بکری ہے جو کمزوری کی وجہ سے ریوڑ سے بچھڑ گئی ہے۔ فرمایا: کیا اس میں دودھ ہے؟ اس نے کہا یہ دودھ دینے سے قاصر ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

فرمایا: کیا تم اجازت دیتی ہو کہ میں اس کا دودھ نکالوں؟ اس نے کہا جی ہاں میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں اگر اس میں دودھ نظر آتا ہے تو نکال لیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بکری کو بلایا۔ اس کی کھسری کو ملا۔ بسم اللہ پڑھی اور دعا فرمائی: اے اللہ اس کی بکری میں برکت دے۔ ام معبد کہتی ہیں کہ بکری نے ٹانگیں کھلی کر دیں، دودھ اتار دیا اور جگالی کرنے لگی۔ آپ ﷺ نے اتنا بڑا برتن منگوایا جو آٹھ دس آدمیوں کے لیے کافی ہو جائے۔ اس میں زور سے دودھ نکالا حتیٰ کہ جھاگ چڑھ آئی۔ آپ نے اس عورت کو دودھ پلایا۔ اس نے اتنا پیا کہ سیر ہو گئی۔ اور آپ نے اپنے ساتھیوں کو پلایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے۔ سب سے آخر میں آپ ﷺ نے خود نوش فرمایا۔ سب نے رجنے کے بعد دوبارہ پیا۔ حتیٰ کہ کوئی کسر باقی نہ رہی۔ پھر آپ نے اس برتن میں دوبارہ نئے سرے سے ابتدا کرتے ہوئے دودھ دوہا۔ اور اسے اس عورت کے پاس چھوڑ دیا۔ پھر اس کے ہاں سے رخصت ہوئے۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ اس عورت کا شوہر ابو معبد لڑکھڑاتی ہوئی لاغر بکریاں لے کر آ گیا۔ جو دبلے پن کی وجہ سے بالکل آہستہ آہستہ چلتی تھیں۔ ان میں گودا قلیل تھا گویا ان میں رس کھس تھی ہی نہیں۔ جب اس نے دودھ دیکھا تو حیران ہوا۔ کہنے لگا یہ دودھ تمہیں کہاں سے ملا؟ جبکہ بکری نہایت کمزور تھی اور گھر میں دودھ تھا ہی نہیں۔ وہ کہنے لگی واقعی نہیں تھا۔ مگر اللہ کی قسم ہمارے پاس سے ایک برکت والا آدمی گزرا۔ ایسے لگتا تھا کہ اس کی گفتگو سے پھول برستے ہوں۔ آدمی نے کہا بخدا مجھے تو لگتا ہے یہ وہی قریش کا آدمی ہے جسے وہ آج کل تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ اے ام معبد اس کی مزید نشانیاں بیان کر۔ اس نے کہا: میں نے ایک مرد دیکھا جس کا نور چھلک رہا تھا، چہرہ کشادہ تھا، وہ حسن و جمال کا پیکر تھا، پیٹ بڑھنے کے عیب سے بری تھا۔ اسکے سر اور گردن میں چھوٹے پن کی کوئی خرابی نہ تھی۔ خوبصورت بدن، حسین چہرہ، آنکھیں کالی اور بڑی، پلکیں گھنی اور خوبصورت، اسکی آواز میں گرج تھی۔ آنکھیں سیاہ سُرمئی تھیں۔ پتلی اور لمبی جڑی ہوئی بھویں، شدید کالے بال، اسکی گردن میں اٹھان، اسکی داڑھی گھنی، جب چپ ہوتا تو چہرے پر وقار ہوتا، جب بولتا تھا تو چھا جاتا تھا اور فصاحت کے دریا بہا دیتا تھا۔ ایسے لگتا تھا جیسے اسکی باتیں موتی ہیں جو منظم ہو کر گر رہے ہوں۔ میٹھی میٹھی گفتگو تھی، جدا جدا الفاظ تھے۔ نہ گڈ مڈ نہ بے مقصد، سب لوگوں سے بلند، دور سے دیکھو تو سب سے جمیل، قریب سے دیکھو تو سب سے زیادہ پر حلاوت اور حسین، درمیانہ قد، نہ تو دیکھنے والے کی آنکھ اس میں لمبے قد کا عیب نکال سکتی ہے اور نہ ہی چھوٹے قد کی خرابی دیکھ سکتی ہے۔ دو ٹہنیوں کے درمیان ایک ٹہنی تھا، وہ دیکھنے میں تینوں میں بلند تر نظر آتا تھا۔ ان سے زیادہ حسین قد و قامت کا مالک تھا۔ اسکے ساتھی تھے جو اسکے اردگرد حلقہ بنائے رہتے تھے۔ جب وہ بولتا تو اسکی بات غور سے سنتے تھے۔ جب وہ کوئی حکم کرتا تو اسکے حکم کی تعمیل میں سب بھاگ پڑتے تھے۔ مخدوم تھا، مطاع تھا، نہ موڈ خراب رکھتا تھا نہ دل میں ملال رکھتا تھا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم یہ وہی قریش کا آدمی ہے جسکے چرچے ہو چکے ہیں۔ اگر میری اس سے ملاقات ہو جاتی تو میں اسکا ساتھ دینے کی پوری کوشش کرتا۔ اب بھی جہاں تک میرا بس چلا میں اسی طرح کروں گا۔ (اس حدیث کے مشکل الفاظ کو ترجمہ کے ذریعے سمجھنا مشکل نہیں، معمولی توجہ کی ضرورت ہے کہ کون سا لفظ کون سے لفظ کا ترجمہ ہے)۔ صبح صبح مکہ میں زمین اور آسمان کے درمیان آواز بلند ہوئی۔ سب سن رہے تھے مگر آواز لگانے والا نظر نہیں آ رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا۔

اللہ جو لوگوں کا رب ہے، سب سے اچھی جزا عطا فرمائے ان دو یاروں کو جو امِ معبد کے دو خیموں میں گئے۔ وہ دونوں نیکی کے ساتھ گئے اور نیکی ہی کے ساتھ رخصت ہوئے فلاح پا گیا وہ شخص جس کی محمد ﷺ کی دوستی میں شام ہوئی۔ اے آلِ قصی! اللہ نے

www.islamtheworldreligion.com

تم لوگوں سے وہ عطا واپس نہیں لی تھی جس کا نہ کوئی بدل ہے اور نہ کوئی ہمسر۔ اپنی بہن سے پوچھو اس کی بکری کے بارے میں اور اسکے برتن کے بارے میں۔ بلکہ اگر تم بکری سے بھی پوچھو گے تو وہ بھی گواہی دے گی۔ اس نے حاملہ بکری کو بلایا تو اس نے اس کے لیے دودھ کی ندیاں بہادیں اور بکری کے تھن مکھن سے لبریز تھے۔ پھر اس کو اسکے پاس ہی چھوڑ دیا، بکری کے تھنوں میں جو دودھ کا مصدر تھے اور برتنوں میں جو دودھ کا مورد تھے۔ قوم صبح کو اٹھی اور وہ اپنے نبی کو کھو چکے تھے۔ وہ امِ معبد کے خیموں کی طرف دوڑے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اس آواز کا جواب یوں لکھا ہے۔

یقیناً وہ قوم خسارے میں رہی جس نے اپنا نبی کھو دیا۔ اور وہ لوگ مقدس ہیں جن کے ہاں اس نے راتیں اور دن بسر کیے۔ وہ قوم کے ہاں سے رخصت ہو گیا اور ان کی عقلیں زائل ہو گئیں۔ وہ ایک تازہ ترین نور کے ساتھ اگلی قوم کے ہاں جا پہنچا۔ کیا وہ لوگ جو قوم کے گمراہ ترین تھے اور جان بوجھ کر پاگل بنے ہوئے تھے ان لوگوں کے برابر ہو سکتے ہیں جو ہدایت پر تھے اور ایک ہادی سے ہدایت حاصل کرتے تھے؟ وہ نبی ہے جو اپنے اردگرد وہ کچھ دیکھتا ہے جسے لوگ نہیں دیکھ سکتے اور وہ ہر مجلس میں اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتا ہے۔ اگر اس نے کسی قوم کے سامنے کوئی غیب کی بات بیان کی ہے تو اس کی تصدیق صبح کو نہیں تو اگلے دن ضرور ہوئی ہے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اس کی صحبت میں رہنے کی سعادتِ قسمت مبارک ہو۔ سعادت مند وہی ہوتا ہے جسے اللہ سعادت بخشے۔ اور بنی کعب کو ان کی جوان عورت کی رہائش گاہ مبارک ہو اور اسکی بیٹھک مبارک ہو جو مسلمانوں کے لیے فوجی چھاؤنی ہے۔

شرح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک، عادات مبارکہ اور لباس واطوار کو شمائل کہا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل پر مشہور ترین کتاب شمائل ترمذی ہے، شمائل ترمذی کی بہت سی شروح بھی لکھی گئی ہیں جن میں حضرت ملا علی قاری کی جمع الوسائل، علامہ ابراہیم بیجوری کی المواہب اللدنیہ اور شیخ سلیمان بن عمر الازہری کی المواہب المحمدیہ ہماری سمجھ کے مطابق زیادہ اہم ہیں۔ امِ معبد والی یہ حدیث اس موضوع پر اپنی مثال آپ ہے۔ حضرت امِ معبد رضی اللہ عنہا نے یہ حدیث بیان کرتے وقت کمال کر دیا ہے۔

حضرت حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَافٍ، وَمَاضٍ، شِهَابٌ يُسْتَضَاءُ بِهٖ ... بَدْرٌ اَنَارَ عَلٰى كُلِّ الْاَمَاجِيْدِ

مُبَارَكٌ ، كَضِيَاءِ الْبَدْرِ صُوْرَتُهٗ ... مَا قَالَ، كَانَ قَضَاءً غَيْرَ مَرْدُوْدِ

وَافٍ: تَامٍ، مَاضٍ: مُضِيْءٍ، شِهَابٌ: نَجْمٌ، اَمَاجِيْد: جَمْعُ مَجِيْدٍ اَیْ اَشْرَاف

ترجمہ: ہر لحاظ سے مکمل، سراپا نور، چمکتا ہوا ستارہ جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے۔

چودھویں کا چاند جو تمام اشراف وقائدین پر غالب ہوا۔

برکت والا، جس کی صورت چودھویں کے چاند کی طرح نورانی ہے۔

جو بات اس نے کہہ دی وہ نہ ٹلنے والی تقدیر بن گئی۔

www.islamtheworldreligion.com

اَلْاَسَدُ يُطِيْعُ

شیر حکم مانتا ہے

(341)۔عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ رَحِمَهُ اللهُ اَنَّ سَفِيْنَةَ مَولىٰ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَخْطَأَ الْجَيْشَ بِاَرْضِ الرُّوْمِ اَوْ اُسِرَ، فَانْطَلَقَ هَارِبًا يَلْتَمِسُ الْجَيْشَ، فَاِذَا هُوَ بِالْاَسَدِ، فَقَالَ يَا اَبَا الْحَارِثِ اَنَا مَولىٰ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ كَانَ مِن اَمرِی كَيْتَ وَ كَيْتَ، فَاَقْبَلَ الْاَسَدُ لَهٗ بَصْبَصَةً حَتّٰى قَامَ اِلىٰ جَنْبِهٖ، كُلَّمَا سَمِعَ صَوْتًا اَهوىٰ اِلَيْهِ، ثُمَّ اَقْبَلَ يَمْشِیْ اِلىٰ جَنْبِهٖ، فَلَمْ يَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى بَلَغَ الْجَيْشَ، ثُمَّ رَجَعَ الْاَسَدُ (المصنف لعبد الرزاق: 20544، دلائل النبوة للبيهقی المجلد 6 صفحته 45، شرح السنة: 3732، المستدرك للحاكم: 4288)۔ قَالَ الْحَاكِمُ صَحِيْحٌ وَوَافَقَهُ الذَّهْبِیْ

ترجمہ: حضرت ابن منکدر تابعی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ روم کے علاقے میں اپنے لشکر سے بچھڑ گئے یا قید کر لیے گئے۔ وہ لشکر کی تلاش میں بھاگتے ہوئے جا رہے تھے۔ انہیں اچانک ایک شیر ملا۔ آپ نے فرمایا: اے ابو حارث! میں رسول اللہ ﷺ کا آزاد کردہ غلام ہوں۔ میرے ساتھ اس اس طرح ہوا ہے۔ شیر دم ہلاتا ہوا ان کے سامنے آیا حتیٰ کہ ان کے پہلو میں آ کر کھڑا ہو گیا۔ جب وہ کہیں سے آواز سنتا تو اس کی طرف بھاگ پڑتا تھا۔ پھر آ کر آپ کے ساتھ چلنے لگتا تھا۔ حتیٰ کہ لشکر تک پہنچ گیا۔ پھر شیر واپس آ گیا۔

شَهَادَةُ الْجِنَّاتِ

جنات کی گواہی

(342)۔عَنْ مَعْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ سَمِعْتُ اَبِیْ، قَالَ سَئَلْتُ مَسْرُوْقًا مَنْ آذَنَ النَّبِیَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجِنِّ لَيْلَةَ اسْتَمِعُوا الْقُرْاٰنَ، فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْكَ يَعْنِیْ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ، آذَنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ (بخاری 3859 :، مسلم: 1011)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معن بن عبدالرحمن علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ میں نے مسروق سے پوچھا کہ جس رات جنات نے قرآن سنا تھا، یہ بات نبی کریم ﷺ کو کس نے بتائی تھی؟ انہوں نے فرمایا: مجھے تیرے والد عبداللہ بن مسعود نے بتایا تھا کہ ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ کو درخت نے بتایا تھا۔

اَلْاِخْبَارُ بِمَا يَاْتِیْ

آئندہ کی خبریں دینا

(343)۔عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى، فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ، وَاِذَا هَلَكَ

www.islamicworldreligion.com

قَيْصَرُ ، فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ (بخاری:3120)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسریٰ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جب قیصر ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دستِ قدرت میں محمد کی جان ہے ان دونوں کے خزانے لٹا دیے جائیں گے۔

(344)۔ وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :يُفْتَحُ الشَّامُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَسُبُّونَ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُم لَوكَانُوا يَعْلَمُوْنَ ، ثُمَّ يُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَخْرُجُ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَسُبُّوْنَ وَالْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ، ثُمَّ يُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَخْرُجُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَوْمٌ بِأَهْلِيهِمْ يَسُبُّونَ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَّهُم لَوكَانُوا يَعلَمُونَ(بخاری:1875، مسلم:3364)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شام فتح کر لیا جائے گا۔ پھر مدینہ سے ایک قوم اہل خانہ سمیت برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ پھر یمن فتح ہوگا اور ایک قوم برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔ پھر عراق فتح ہوگا اور ایک قوم برا بھلا کہتی ہوئی نکل جائے گی حالانکہ اگر وہ سمجھیں تو مدینہ ان کے لیے بہتر ہوگا۔

(345)۔ وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّكُمْ سَتَفْتَحُونَ مِصْرَ ، وَهِيَ أَرْضٌ يُسَمّٰى فِيْهَا الْقِيْرَاطُ ، فَإِذَا فَتَحْتُمُوهَا فَأَحْسِنُوا إِلٰى أَهْلِهَا ، فَإِنَّ لَهُم ذِمَّةً وَرَحِمًا أَو قَالَ ذِمَّةً وَصِهْرًا ، فَإِذَا رَأَيتَ رَجُلَينِ يَختَصِمَانِ فِيهَا فِي مَوضِعِ لَبِنَةٍ فَاخْرُجْ مِنْهَا ، قَالَ فَرَأَيْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بنَ شُرَحْبِيْلَ بنِ حَسَنَةَ وَأَخَاهُ رَبِيعَةَ يَختَصِمَانِ فِي مَوضِعِ لَبِنَةٍ فَخَرَجْتُ مِنْهَا (مسلم:6494)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جلد ہی مصر کو فتح کر لو گے۔ وہ ایسی سرزمین ہے جہاں قیراط کے نام سے فصل ناپی جاتی ہے۔ جب تم اسے فتح کر لو تو وہاں کے باشندوں سے اچھا سلوک کرنا کیونکہ ان کے لیے امان اور رحم کا رشتہ ہے یا شاید فرمایا کہ ان کے لیے امان اور سسرال کا رشتہ ہے۔ پھر جب تم دو آدمیوں کو ایک اینٹ کی جگہ کے بارے میں جھگڑتا دیکھو تو وہاں سے نکل جانا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبدالرحمن بن شرحبیل اور ان کے بھائی ربیعہ کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا تو وہاں سے نکل گیا۔

(346)۔ وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ ، فَقَالَ اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ ، مَوتِي ، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ ، ثُمَّ مُوتَانٌ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ، ثُمَّ اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ ، حَتّٰى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ ، فَيَظَلُّ سَاخِطًا ، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقٰى بَيْتٌ مِّنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُم وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ ، فَيَغْدِرُونَ فَيَأْتُونَكُم تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا (بخاری:3176، ابو داؤد:5000، ابن ماجة:4095)۔ صحیح،

www.islamtheworldreligion.com

موتان:هو الموت الكثير الوقوع. قعاص: هو داء الدواب يكسر العنق يقال هذه الآية ظهرت فى طاعون عمواس فى خلافة سيدنا عمر والله اعلم. استفاضة المال: اى كثرته وظهرت فى خلافة سيدنا عثمان عند الفتوح. وفتنة: المراد بها التى افتتحت بقتل سيدنا عثمان و استمرت الفتن بعده. بنى الاصفر: هم الروم ولا سمعنا وقوع القصة

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس غزوہ تبوک میں حاضر ہوا۔ آپ ایک چمڑے کے خیمے میں تھے۔ فرمایا: قیامت سے پہلے پہلے چھ چیزیں گن لے۔ میری وفات، پھر بیت المقدس کی فتح، پھر زبردست موت جو تمہیں بکریوں کے مرض کی طرح پکڑ لے گی۔ پھر مال کا بہا دیا جانا حتیٰ کہ ایک آدمی کو سو دینار دیے جائیں گے تو وہ پھر بھی ناراض ہو کر گرے گا۔ پھر ایک ایسا فتنہ اٹھے گا کہ عرب کا کوئی گھر ایسا نہ ہوگا جس میں وہ داخل نہ ہو۔ پھر تمہارے اور بنی اصفر (رومیوں) کے درمیان صلح ہوگی۔ وہ بھاگ پڑیں گے اور اسی (۸۰) جھنڈوں کے نیچے تمہارے پاس آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔

(347)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوا قَومًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَحَتّٰى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الْاَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، ذُلْفَ الْاُنُوفِ، كَاَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ، وَتَجِدُوْنَ مِن خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰى يَقَعَ فِيْهِ ، وَالنَّاسُ مَعَادِنُ ، خِيَارُهُم فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُم فِي الْاِسْلَامِ وَلَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اَحَدِكُمْ زَمَانٌ لَاَن يَّرَانِي اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَن يَّكُوْنَ لَهٗ مِثْلُ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ (بخاری:3587، 3588، 3589) صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور حتیٰ کہ تم ترکوں سے لڑو گے جو چھوٹی آنکھوں والے، سرخ چہروں والے، پچکی ہوئی ناکوں والے ہوں گے۔ ان کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال جیسے ہوں گے۔ تم دیکھو گے کہ سب سے بہتر آدمی حکمرانی میں ملوث ہونے سے سب سے زیادہ نفرت کرے گا۔ حتیٰ کہ ناچار اس میں پھنس جائے گا۔ لوگ طرح طرح کے ہوتے ہیں ان میں جو لوگ جاہلیت میں آگے آگے تھے وہ اسلام میں بھی سبقت لے گئے ہیں۔ تم میں سے کسی نہ کسی پر ایسا وقت آئے گا کہ اسے اپنے اہل و عیال اور مال و دولت سے بڑھ کر مجھے دیکھنا زیادہ محبوب ہوگا۔

(348)۔وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا اَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ اَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا اِلَيْهِ الْفَاقَةَ، ثُمَّ جَآءَهٗ آخَرُ ، فَشَكَا اِلَيْهِ قَطْعَ الطَّرِيقِ، فَقَالَ يَاعَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ ؟ قُلْتُ لَمْ اَرَهَا وَقَدْ اُنْبِئْتُ عَنْهَا ، قَالَ فَاِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْحَلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ اَحَدًا اِلَّا اللهَ ، وَلَئِن طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوزُ كِسرٰى ، وَلَئِن طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يَخْرُجُ مِلْأَ كَفِّهٖ مِن ذَهَبٍ اَو فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَن يَقْبَلُهٗ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَّقْبَلُهٗ مِنْهُ، وَلَيَلْقَيَنَّ اللهَ اَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُولَنَّ لَهٗ اَلَمْ اَبْعَثْ اِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغُكَ ؟ فَيَقُوْلُ بَلٰى، فَيَقُوْلُ اَلَمْ اُعْطِكَ مَالًا وَّوَلَدًا وَاُفْضِلْ عَلَيْكَ ؟ فَيَقُوْلُ بَلٰى ، فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ ، وَيَنْظُرُ عَن يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى اِلَّا جَهَنَّمَ ،

اِتَّقُوا النَّارَ وَلَو بِشَقِّ تَمرَةٍ، فَمَن لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ،قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيتُ الظَّعِينَةَ تَرتَحِلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْكَعبَةِ لَا تَخَافُ اِلَّا اللهَ تَعَالٰى ، وَ كُنتُ فِيمَنِ افْتَتَحَ كُنُوزَ كِسْرٰى بنِ هُرْمَزَ ، وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ اَبُو الْقَاسِمِ ﷺ يَخْرُجُ مِلْأَ كَفِّهٖ(بخاری:3595)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور بھوک کی شکایت کی۔ پھر آپ کے پاس ایک اور آدمی آیا اور اس نے آپ سے ڈاکے کی شکایت کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عدی! کیا تم نے حیرہ کا مقام دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے نہیں دیکھا مگر اس کے بارے میں سن رکھا ہے۔ فرمایا: اگر تمہاری زندگی رہی تو تم ضرور دیکھو گے کہ ایک عورت حیرہ سے سوار ہو کر چلے گی حتیٰ کہ کعبہ کا طواف کرے گی اور اسے اللہ کے سواء کسی کا خوف نہ ہوگا اور اگر تمہاری زندگی رہی تو کسریٰ کے خزانے ضرور کھولے جائیں گے۔ اور اگر تمہاری زندگی رہی تو دیکھو گے کہ ایک آدمی مٹھی بھر سونا یا چاندی لے کر نکلے گا اور تلاش کرے گا کہ کوئی اسے قبول کرلے مگر اسے اس سے قبول کرنے والا کوئی نہ ملے گا اور تم میں سے ایک شخص قیامت کے دن اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا۔ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا جو اس کے لیے ترجمہ کرے۔ تو فرمائے گا کہ کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا جس نے تجھ تک پیغام پہنچائے؟ وہ کہے گا کیوں نہیں۔ فرمائے گا کیا میں نے تجھے مال اور اولاد نہ دیے تھے اور تجھ پر فضل نہ کیا تھا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں پھر وہ اپنی دائیں طرف دیکھے گا تو جہنم کے سواء کچھ نظر نہ آئے گا اور اپنی بائیں طرف دیکھے گا تو جہنم کے سواء کچھ نظر نہ آئے گا۔ لوگو! آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا دے کر سہی۔ جسے یہ بھی میسر نہ ہو میٹھے بول کے ذریعے ہی سہی۔ عدی فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ حیرہ سے سوار ہوئی حتیٰ کہ اس نے کعبہ کا طواف کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کے سواء کسی سے نہ ڈری اور میں خود ان میں شامل تھا جنہوں نے کسریٰ بن ہرمز کے خزانے کھولے اور اگر تم لوگوں کی زندگی رہی تو تم لوگ ضرور دیکھو گے جو کچھ ابوالقاسم نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک آدمی مٹھی بھر کر نکلے گا۔

(349)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيئُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰى (مسلم:7289)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ حجاز کی زمین سے آگ نکلے گی جو بصریٰ میں اونٹوں کی گردنیں روشن کردے گی۔ (بصریٰ شام کا ایک شہر ہے)

(350)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَاوَرَ حِينَ بَلَغَهٗ اِقْبَالُ اَبِي سُفْيَانَ، قَالَ فَتَكَلَّمَ اَبُو بَكْرٍ فَاَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ تَكَلَّمَ عُمَرُ ، فَاَعْرَضَ عَنْهُ ، فَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ، فَقَالَ اِيَّانَا تُرِيدُ يَارَسُولَ اللهِ ؟ وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُخِيضَهَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاهَا ، وَلَو اَمَرتَنَا اَن نَضرِبَ اَكبَادَهَا اِلٰى بَرْكِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا ، قَالَ فَنَدَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ فَانْطَلَقُوا حَتّٰى نَزَلُوا بَدرًا ، وَوَرَدَتْ عَلَيْهِم رَوَايَا قُرَيشٍ وَفِيهِم غُلَامٌ اَسْوَدُ لِبَنِي الْحَجَّاجِ ، فَاَخَذُوهُ ، فَكَانَ اَصحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَسْاَلُونَهٗ عَن اَبِي سُفْيَانَ وَاَصحَابِهٖ ، فَيَقُولُ مَالِي عِلْمٌ بِاَبِي سُفْيَانَ وَلٰكِن هٰذَا اَبُو جَهلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ ، فَاِذَا قَالَ ذٰلِكَ ضَرَبُوهُ ،

www.islamthroughreligion.com

فَقَالَ نَعَمْ اَنَا اُخْبِرُكُمْ هٰذَا اَبُوْ سُفْيٰنَ، فَاِذَا تَرَكُوْهُ فَسَأَلُوْهُ، فَقَالَ مَالِيْ بِأَبِيْ سُفْيٰنَ عِلْمٌ وَلٰكِنْ هٰذَا اَبُوْ جَهْلٍ وَعُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَاُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فِي النَّاسِ، فَاِذَا قَالَ هٰذَا اَيْضًا ضَرَبُوْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّيْ، فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ انْصَرَفَ وَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ، لَتَضْرِبُوْنَهٗ اِذَا صَدَقَكُمْ وَتَتْرُكُوْنَهٗ اِذَا كَذَبَكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَيَضَعُ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ هٰهُنَا وَ هٰهُنَا، قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَوْضِعِ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (مسلم :4621)۔صحيح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب ابو سفیان کے آنے کی خبر پہنچی تو آپ ﷺ نے مشورہ لیا۔ابوبکر نے بات کی اور آپ ﷺ نے نہ مانی۔ پھر عمر نے بات کی آپ ﷺ نے نہ مانی۔ پھر سعد بن عبادہ کھڑے ہو گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہمیں جنگ پر آمادہ فرمانا چاہتے ہیں۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر آپ ہمیں حکم دیں کہ اس سمندر میں چھلانگ لگاؤ تو ہم لگا دیں گے اور اگر ہمیں حکم دیں کہ ہم برک الغماد تک گھوڑے دوڑا دیں تو ہم ایسا بھی کر دیں گے۔تب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بلایا۔لوگ آئے اور وادیِ بدر میں اترے۔ وہاں ان کے پاس قریش کے پانی پلانے والے بھی پہنچ گئے۔ان میں بنی حجاج کا ایک سیاہ فام غلام تھا۔صحابہ نے اسے پکڑ لیا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اس سے ابوسفیان اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں پوچھتے تھے۔ وہ کہتا تھا مجھے ابوسفیان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں لیکن یہاں ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں جب اس نے یہ بتایا تو صحابہ نے اسے پیٹنا شروع کر دیا۔اس نے کہا اچھا میں تمہیں ابوسفیان کے بارے میں بتاتا ہوں۔ جب انہوں نے اسے چھوڑ کر ابوسفیان کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا مجھے ابوسفیان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں لیکن یہاں لوگوں میں ابوجہل اور عتبہ اور شیبہ اور امیہ بن خلف ہیں ،جب اس نے یہ کہا تو انہوں نے پھر اسے مارنا شروع کر دیا۔اس وقت رسول اللہ ﷺ نماز میں کھڑے تھے۔ جب آپ نے یہ منظر دیکھا تو نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جب یہ سچ بولتا ہے تو تم اسے مارتے ہو اور جب یہ جھوٹ بولتا ہے تو تم اسے چھوڑ دیتے ہو۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ فلاں کافر کے گرنے کی جگہ ہے اور آپ زمین پر اس جگہ اور اس جگہ ہاتھ رکھتے تھے۔حضرت انس فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ رکھنے کی جگہ سے کوئی کافر ادھر ادھر نہیں گرا۔

(351)۔وَعَنْهُ قَالَ نَعٰى النَّبِيُّ ﷺ زَيْدًا وَجَعْفَرَ وَابْنَ رَوَاحَةَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ يَّأْتِيَهُمْ خَبَرُهُمْ ، فَقَالَ اَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَاُصِيْبَ ، ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِيْبَ ، ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَةَ فَاُصِيْبَ وَعَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ ، حَتّٰى اَخَذَ الرَّايَةَ سَيْفٌ مِنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ يَعْنِيْ خَالِدُ بْنُ وَلِيْدٍ ، حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَمَرَّ حَدِيْثُ فَتْحِ خَيْبَرَ وَمَرَّ حَدِيْثُ وَفَاةِ سَيِّدَةِ النِّسَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا (بخاری:1246، 3757)۔صحيح ،هذه قصة غزوة موتة وهو موضع فی ارض البلقاء من اطراف الشام ،استعمل عليهم زيد

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرمایا: نبی کریم ﷺ نے زید، جعفر اور ابن رواحہ کی شہادت کی خبر آنے سے پہلے ہی لوگوں میں ان

www.islamtheworldreligion.com

کی شہادت کا اعلان فرمادیا۔فرمایا کہ زید نے جھنڈا پکڑا اور شہید کر دیا گیا، پھر جعفر نے پکڑا اور شہید کر دیا گیا، پھر ابن رواحہ نے پکڑا اور شہید کر دیا گیا۔ یہ فرماتے ہوئے آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔حتیٰ کہ اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار یعنی خالد بن ولید نے جھنڈا پکڑا حتیٰ کہ اللہ نے انہیں فتح عطا فرمادی۔اس سے پہلے حدیث فتح خیبر اور سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا کی وفات والی حدیث گزر چکی ہے۔(یہ واقعہ غزوہِ موتہ سن ۸ ہجری کا ہے)

(352)۔وَعَنْهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ ، فَقَالَ اثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ(بخاری:3675، ابو داؤد:4651، ترمذی:3697)۔صحیح

ترجمہ: انہوں نے ہی لوگوں سے بیان کیا کہ: نبی کریم ﷺ اُحد پر چڑھے اور آپ کے ساتھ ابوبکر، عمر اور عثمان تھے۔ پہاڑ لرزا۔فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا۔ بے شک تیرے اوپر ایک نبی ہے، ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔

اَخْبَرَ عَنْ وَفَاتِهٖ ﷺ

آپ ﷺ نے اپنی وفات کی خبر دی

(353)۔عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ وَ قَالَ اِنَّ اللهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهٗ فَاخْتَارَ ذٰلِكَ الْعَبْدُ مَاعِنْدَ اللهِ ، قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ فَتَعَجَّبْنَا لِبُكَائِهٖ اَنْ يُّخْبِرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ عَبْدٍ خُيِّرَ ، فَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هُوَ الْمُخَيَّرَ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ اَعْلَمَنَا(بخاری:3654)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو خطاب کیا اور فرمایا کہ بے شک اللہ نے ایک بندے کو دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت دی۔اس بندے نے آخرت کو پسند کر لیا۔اس پر ابوبکر رونے لگے۔ہمیں اس کے رونے پر تعجب ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ایک بندے کی بات فرما رہے ہیں جسے اختیار دیا گیا تھا۔حالانکہ دراصل رسول اللہ ﷺ خود ہی وہ اختیار دیے گئے تھے اور ابوبکر ہم سب سے زیادہ علم والے تھے۔

(354)۔وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ حَجَّةَ الْوِدَاعِ فَحَمِدَ اللهَ وَ اَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ:اَلَا لَعَلَّكُمْ لَا تَرَوْنِيْ بَعْدَ عَامِكُمْ هٰذَا ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ(المسند لاحمد بن حنبل:22161)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آخری حج پڑھا۔آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا خبردار شاید اس سال کے بعد تم مجھے نہ دیکھ سکو تین بار یہی فرمایا۔

(355)۔وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلَى الْيَمَنِ ، خَرَجَ مَعَهٗ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْصِيْهِ وَمُعَاذٌ رَاكِبٌ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَمْشِيْ تَحْتَ رَاحِلَتِهٖ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ يَا مُعَاذُ اِنَّكَ عَسٰى اَنْ لَا تَلْقَانِيْ بَعْدَ عَامِيْ هٰذَا وَلَعَلَّكَ اَنْ تَمُرَّ بِمَسْجِدِيْ هٰذَا وَقَبْرِيْ فَبَكٰى مُعَاذٌ جَشَعًا لِفِرَاقِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ نَحْوَ الْمَدِيْنَةِ ، فَقَالَ اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ

كَانُوا (مسند احمد: 21951، 21953)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یمن بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں نصیحتیں فرماتے ہوئے ان کے ساتھ نکلے۔ معاذ سواری پر تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی سواری کے ساتھ پیدل چل رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: اے معاذ شاید تم آئندہ سال مجھ سے نہ مل سکو اور شاید تم میری اس مسجد کے پاس سے گزرو تو یہاں میری قبر ہو۔ یہ سن کر معاذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فراق کے جوش میں رونے لگے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پلٹے اور مدینہ کی طرف منہ کر کے فرمایا: لوگوں میں میرے سب سے زیادہ قریب وہی لوگ ہیں جو متقی ہیں، کوئی بھی ہوں کہیں بھی ہوں۔

شَقُّ الْقَمَرِ وَرَدُّ الشَّمْسِ

چاند کا پھٹنا اور سورج کا واپس آنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ (القمر:1)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔

(356)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ الْقَمَرَ شِقَّتَيْنِ حَتّٰى رَأَوْا حِرَاءً بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِي وَكَذَا رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (بخاری: 3637، مسلم: 7076)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مکہ والوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے انہیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیے حتیٰ کہ انہوں نے اس کے دونوں ٹکڑوں کو درمیان سے چرا ہوا دیکھا۔

(357)۔وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِن طَرِيْقَيْنِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَرَأْسُهٗ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَصَلَّيْتَ يَا عَلِيُّ؟ قَالَ لَا، فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنَّهٗ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ، قَالَتْ اَسْمَآءُ فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ ثُمَّ رَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ وَوَقَفَتْ عَلَى الْجِبَالِ وَالْاَرْضِ وَذٰلِكَ بِالصَّهْبَآءِ فِي خَيْبَرَ (مشکل الآثار: 1207، 1208، مجمع الزوائد: 14097 وقال رواه الطبرانی باسانید ورجال احدها رجال الصحیح، المجلد 1 صفحته 185)۔ وقال ابن کثیر رحمه الله: قال الطحاوی: وهو حدیث ثابت یعنی حدیث الشمس (تفسیر القرآن العظیم المجلد الثانی صفحته 534)۔ ترجمہ: حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا سے دو طرح سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔ وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے حتیٰ کہ سورج غروب ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا: اے اللہ یہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا۔ اس کے لیے سورج واپس کر دے۔ حضرت اسماء فرماتی ہیں کہ میں نے اسے ڈوبا ہوا دیکھا تھا پھر دیکھا کہ غروب کے بعد طلوع ہو گیا ہے اور پہاڑوں اور زمین پر ٹھہر گیا ہے۔ یہ خیبر کے علاقے میں موضع صہباء کا واقعہ ہے۔

www.islamicurdubooks.com

اَلْمُعْجِزَاتُ الْمُتَفَرِّقَةُ

متفرق معجزات

(358)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَاٰى مِنَ النَّاسِ اِدْبَارًا ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوسُفَ ، فَاَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ ،حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ ، حَتّٰى اَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَيَنْظُرُ اَحَدُهُمْ اِلَى السَّمَآءِ ، فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ ، فَاَتَاهُ اَبُو سُفْيٰنَ ، فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ تَاْمُرُ بِطَاعَةِ اللهِ وَبِصِلَةِ الرَّحِمِ وَاِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللهَ لَهُمْ ، فَقَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ، فَالْبَطْشَةُ يَوْمُ بَدْرٍ فَقَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَاٰيَةُ الرُّومِ (بخاری:1007،مسلم:7066،ترمذی:3254)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے کفار کی نافرمانی دیکھی تو فرمایا: اے اللہ یوسف کے سات سالہ قحط کی طرح ان پر سات سالہ قحط نازل فرما۔ان لوگوں کو قحط سالی نے پکڑ لیا۔اس نے ہر چیز کو تباہ کر دیا حتیٰ کہ لوگوں نے چمڑے، مردار اور حرام گوشت کھائے۔ان میں سے ایک آسمان کی طرف دیکھتا تھا تو اسے بھوک کے مارے دھواں نظر آتا تھا۔نبی کریم ﷺ کے پاس ابوسفیان آیا اور کہا اے محمد! آپ اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے۔اللہ سے ان کیلیے دعا کریں۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انتظار کرو جس دن آسمان کھلا دھواں لائے گا (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان تک کہ) بے شک تم لوٹنے والے ہو اس دن کی طرف جس دن ہم بڑی گرفت کریں گے۔

گرفت سے مراد بدر کے دن کی گرفت ہے اور دھواں، گرفت، لزام اور روم کی نشانی گزر چکی ہے۔

(359)۔وَعَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِشِمَالِهٖ ، فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ ، قَالَ لَا اَسْتَطِيعُ ، قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ ، مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ (مسلم:5268)۔صحیح

ترجمہ: حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کیساتھ بائیں ہاتھ سے کھانا کھایا۔آپ ﷺ نے فرمایا اپنے دائیں ہاتھ سے کھا۔اس نے کہا میں نہیں کھا سکتا۔فرمایا تو نہیں کھا سکے گا۔اس نے یہ انکار تکبر کی وجہ سے کیا تھا۔وہ آئندہ منہ کی طرف ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔

(360)۔وَعَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِي اِلَّا تَبَسَّمَ فِي وَجْهِي ، وَلَقَدْ شَكَوْتُ اِلَيْهِ اَنِّي لَا اَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهٖ فِي صَدْرِي وَ قَالَ اللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا ، وَكَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهٗ ذُو الْخَلَصَةِ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ وَالْكَعْبَةُ الشَّامِيَةُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ اَنْتَ مُرِيحِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَالْكَعْبَةِ الْيَمَانِيَةِ وَالشَّامِيَةِ ، فَنَفَرْتُ اِلَيْهِ فِي مِائَةٍ وَخَمْسِينَ مِنْ اَحْمَسَ ، فَكَسَرْنَاهُ وَقَتَلْنَا مَنْ وَجَدْنَا عِنْدَهٗ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ ، قَالَ فَدَعَا لَنَا وَلِاَحْمَسَ

www.islamicnewworldreligion.com

(بخاری:3822،3823،مسلم :6363،ابن ماجة:159)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جب سے اسلام لایا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کبھی نہیں روکا تھا۔ آپ جب بھی مجھے دیکھتے تبسم فرماتے تھے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ میں گھوڑے پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے اللہ اسے گھوڑے پر قائم رکھ اور اسے ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا دے۔ زمانہ جہالت میں ایک گھر ہوا کرتا تھا جسے ذوالخلصہ کہتے تھے۔ اور اسے کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کا نام دیا گیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے جریر کیا تم مجھے ذوالخلصہ، کعبہ یمانیہ اور کعبہ شامیہ کے فتح ہونے کی خوشخبری سناؤ گے؟ میں قبیلہ احمس کے ڈیڑھ سو لوگوں کے ساتھ اسکی طرف روانہ ہوا۔ ہم نے اسے توڑ دیا اور جن لوگوں کو وہاں پایا انہیں قتل کر دیا۔ میں نے آپکے پاس حاضر ہو کر خوشخبری دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لیے اور قبیلہ احمس کے لیے دعا فرمائی۔

(361)۔ وَعَنْ مَالِكٍ الدَّارِ وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ عَلَى الطَّعَامِ، قَالَ أَصَابَ النَّاسَ قَحْطٌ فِي زَمَنِ عُمَرَ، فَجَآءَ رَجُلٌ إِلَى قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اسْتَسْقِ لِأُمَّتِكَ فَإِنَّهُمْ قَدْ هَلَكُوا فَأَتَى الرَّجُلَ فِي الْمَنَامِ، فَقَالَ لَهُ ائْتِ عُمَرَ، فَاقْرَئْهُ السَّلَامَ وَ أَخْبِرْهُ أَنَّكُم مُسْتَقْيُونَ وَ قُلْ لَهُ عَلَيْكَ الْكَيْسُ! عَلَيْكَ الْكَيْسُ! فَأَتَى عُمَرَ فَأَخْبَرَهُ، فَبَكَى عُمَرُ، ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ لَا آلُوْ إِلَّا مَا عَجَزْتُ عَنْهُ (ابن ابی شیبة المجلد 7 صفحته 482، دلائل النبوة للبیهقی المجلد 7 صفحته 47)۔ وَقَالَ ابنُ كَثِيرٍ فِي البِدَايَةِ وَالنِّهَايَةِ هٰذَا سَنَدٌ صَحِيحٌ، وَصَحَّحَهُ ابنُ حَجَرٍ فِي فَتحِ البَارِي

ترجمہ: حضرت مالک دار جو کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں وزیر خوراک تھے۔ فرماتے ہیں کہ عمر کے زمانے میں لوگوں پر قحط پڑا۔ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ اپنی امت کے لیے بارش کی دعا فرمائیں۔ یہ لوگ ہلاک ہو رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس آدمی کو خواب میں ملے۔ اور فرمایا: عمر کے پاس جاؤ اسے میرا اسلام کہو۔ اسے بتاؤ کہ تم لوگوں کو بارش ضرور نصیب ہوگی۔ اور اسے کہو کہ احتیاط سے کام لو۔ احتیاط سے کام لو۔ وہ آدمی عمر کے پاس آیا اور انہیں ساری بات بتائی۔ عمر رونے لگے۔ پھر کہا اے میرے رب! میں تو جہاں تک بس چلتا ہے پوری کوشش کر رہا ہوں (اس آدمی کا نام سیدنا بلال بن حارث مزنی (مُزَنِّی) ہے رضی اللہ عنہ)۔

(362)۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالنُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ زَيْدَ بْنَ خَارِجَةَ الْأَنْصَارِيَّ تُوُفِّيَ زَمَنَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَدْ تَكَلَّمَ بَعْدَ وَفَاتِهِ، سَمِعْنَاهُ يَقُولُ: أَنْصِتُوا أَنْصِتُوا فَنَظَرَ بَعْضُنَا إِلَى بَعْضٍ فَإِذَا الصَّوْتُ مِنْ تَحْتِ الثِّيَابِ، فَكَشَفْنَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ: هٰذَا أَحْمَدُ رَسُوْلُ اللهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ الْأَمِيْنُ خَلِيْفَةُ رَسُوْلِ اللهِ كَانَ ضَعِيْفًا فِي جِسْمِهِ قَوِيًّا فِي أَمْرِ اللهِ، صَدَقَ صَدَقَ وَكَانَ فِي الْكِتَابِ الْأَوَّلِ (دلائل النبوة للبیهقی :2299،2300،2301،2302،2303)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: زید بن خارجہ انصاری رضی اللہ عنہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فوت ہوئے، انہوں نے اپنی وفات کے بعد کلام کیا، ہم نے انہیں کہتے ہوئے سنا: چپ ہو

www.islamurdureligion.com

جاؤ چپ ہو جاؤ، ہم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، تو آواز کفن کے کپڑوں کے نیچے سے آ رہی تھی، ہم نے ان کے چہرے سے کپڑا ہٹایا تو انہوں نے کہا: یہ احمد ہیں اللہ کے رسول، یا رسول اللہ آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات، پھر کہا: ابوبکر صدیق امین ہیں رسول اللہ ﷺ کے خلیفہ ہیں، اپنے جسم میں کمزور مگر اللہ کے حکم میں قوت والے تھے، انہوں نے سچ کہا، سچ کہا اور وہ اگلی کتابوں میں لکھے ہوئے تھے۔

(363)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَاَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَاٰلَ عِمْرَانَ فَكَانَ يَكْتُبُ لِنَبِيِّ ﷺ فَعَادَ نَصْرَانِيًّا ، فَكَانَ يَقُولُ مَايَدْرِي مُحَمَّدٌ اِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ فَاَمَاتَهُ اللهُ فَدَفَنُوهُ فَاَصْبَحَ وَلَقَدْ لَفِظَتْهُ الْاَرْضُ ، فَقَالُوْا هٰذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَاَصْحَابِهٖ لِمَا هَرَبَ مِنْهُمْ ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَاَلْقَوْهُ فَحَفَرُوا لَهُ فَاَعْمَقُوْا لَهُ فِي الْاَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا فَاَصْبَحَ وَلَقَدْ لَفِظَتْهُ الْاَرْضُ فَعَلِمُوا اَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَاَلْقَوْهُ (بخاری:3617)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی عیسائی تھا اور مسلمان ہو گیا اور اس نے سورۃ بقرۃ اور آلِ عمران پڑھ لیں۔وہ نبی کریم ﷺ کے لیے کتابت کرتا تھا۔وہ دوبارہ عیسائی ہو گیا۔کہتا تھا کہ محمد کچھ نہیں جانتے سوائے اس کے جو میں انہیں لکھ دوں۔اللہ نے اسے موت دے دی۔اس کے گھر والوں نے اسے دفن کر دیا۔صبح اسے زمین نے باہر اچھال دیا تھا۔لوگوں نے کہا یہ محمد اور اس کے اصحاب کا کام ہے اس لیے کہ یہ ان سے بھاگ گیا تھا۔انہوں نے ہمارے آدمی کا کفن اتار دیا ہے اور اسے باہر پھینک دیا ہے۔پھر انہوں نے اس کے لیے زمین میں جہاں تک ہو سکتا تھا گہرا گڑھا کھودا۔صبح ہوئی تو زمین نے اسے باہر اُگل دیا تھا۔وہ سمجھ گئے کہ یہ انسانوں کا کام نہیں۔انہوں نے اسے ویسے ہی پھینک دیا۔

شرح

تمام آسمانی مذاہب معجزات کو تسلیم کرتے ہیں۔دیگر مذاہب بھی خرقِ عادت کو ممکن مانتے ہیں خواہ وہ مسلمانوں کے نزدیک کرامت ہو یا استدراج وغیرہ۔مستشرقین، نیچری اور منکرین حدیث اسے خلافِ عقل اور خلافِ سنتِ الٰہیہ قرار دیتے ہوئے اس کا انکار کرتے ہیں۔جدید دور کی ٹیکنالوجی کے سامنے یہ لوگ اندر سے ٹوٹ پھوٹ چکے ہیں مگر سبب اور بے سبب کی تفریق میں پھنسے ہوئے ہیں۔جب ان کے سامنے سبب محسوس اور سبب غیر محسوس کا فرق رکھا جاتا ہے تو کوئی معقول جواب نہیں دے پاتے، محض عناد اور ہیرا پھیری صاف پکڑی جاتی ہے۔ابھی ہمارے پاس سبب کے بغیر ہی خرقِ عادت کا امکان ثابت کرنے کے دلائل باقی ہوتے ہیں۔اس لیے کہ معجزے کا فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہے جو اپنے نبی کا صدق ظاہر کرنے کے لیے اسکی معجزے کے ذریعے مدد فرماتا ہے اور اس کا لفظِ کُنْ اس کائنات کو کسی مادی سبب کے بغیر پیدا کر چکا ہے۔بعض اوقات نبیوں نے اپنی خداداد قدرت سے بھی معجزات دکھائے ہیں۔ان کی توجہ اور یقین کسی کو نظر نہیں آتا مگر یقین کی اس طاقت کا وجود ضرور ہوتا ہے۔

www.islamicworldreligions.com

نبی کریم ﷺ سے معجزات پانچ قسم کے ہیں: جمادات کے متعلق معجزات، نباتات سے متعلق معجزات، حیوانات سے متعلق معجزات، انسانوں سے متعلق معجزات اور آفاق سے متعلق معجزات۔ پیچھے بیان کی گئی احادیث میں ان پانچوں اقسام کے معجزات کو آسانی سے دیکھا اور سمجھا جا سکتا ہے۔ سب سے اہم اور دائمی معجزہ قرآن مجید ہے۔ ہم یہاں چند مزید معجزات کا ذکر محض تائید کے طور پر کر رہے ہیں:

(۱)۔ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي مَحْفِلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ جَآءَ أَعْرَابِيٌّ قَدْ صَادَ ضَبًّا، فَقَالَ مَنْ هٰذَا؟ قَالُوْا نَبِيُّ اللهِ، فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَا آمَنْتُ بِكَ أَوْ يُؤْمِنَ بِكَ هٰذَا الضَّبُّ، وَطَرَحَهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا ضَبُّ، فَأَجَابَهُ بِلِسَانٍ مُّبِيْنٍ يَسْمَعُهُ الْقَوْمُ جَمِيعًا، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا زَيْنَ مَنْ وَافَى الْقِيَامَةَ، قَالَ مَنْ تَعْبُدُ؟ قَالَ الَّذِيْ فِي السَّمَآءِ عَرْشُهُ، وَفِي الْأَرْضِ سُلْطَانُهُ، وَفِي الْبَحْرِ سَبِيْلُهُ، وَفِي الْجَنَّةِ رَحْمَتُهُ، وَفِي النَّارِ عِقَابُهُ، قَالَ فَمَنْ أَنَا؟ قَالَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ، وَخَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ، وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ، وَخَابَ مَنْ كَذَّبَكَ، فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ (دلائل النبوۃ للبیہقی: ۲۲۷۵، الشفاء ۱/ ۲۰۴، الوفا ۱/ ۳۳۶ عَنْ عُمَرَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ)۔ اسنادہ ضعیف

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کی محفل میں تھے۔ اتنے میں ایک دیہاتی آیا جس نے سوسمار کو شکار کر کے پکڑا ہوا تھا۔ کہنے لگا یہ کون ہے؟ صحابہ کرام نے بتایا یہ اللہ کے نبی ہیں۔ کہنے لگا لات اور عزیٰ کی قسم میں تم پر اس وقت تک ایمان نہیں لاؤں گا جب تک یہ سوسمار تم پر ایمان نہ لے آئے۔ یہ کہا اور سوسمار کو نبی کریم ﷺ کے سامنے پھینک دیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سوسمار! اس نے بڑی واضح زبان کے ساتھ جواب دیا جسے تمام لوگوں نے سنا۔ کہنے لگا میں حاضر ہوں اور ہر خدمت کے لیے تیار ہوں اے قیامت کے دن لجپالوں کے لجپال۔ فرمایا: تم کس کی عبادت کرتے ہو؟ اس نے کہا اس ذات کی جس کا عرش آسمانوں کے اوپر ہے، جس کی بادشاہی زمین میں ہے، جس کے راستے سمندر میں ہیں، جس کی رحمت جنت میں ہے، جس کی ناراضگی جہنم میں ہے۔ فرمایا میں کون ہوں؟ اس نے کہا رب العالمین کے رسول اور آخری نبی۔ وہ فلاح پا گیا جس نے آپ کی تصدیق کی اور وہ رسواء ہوا جس نے آپ کو جھٹلایا۔ وہ دیہاتی مسلمان ہو گیا۔

(۲)۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ قَالُوْا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الصَّحْرَآءِ، فَإِذَا مُنَادٍ يُّنَادِي، يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَالْتَفَتَ، فَلَمْ يَرَ شَيْئًا، ثُمَّ الْتَفَتَ، فَإِذَا ظَبْيَةٌ مَوْثُوْقَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اُدْنُ مِنِّيْ، فَدَنَا مِنْهَا، فَقَالَ هَلْ لَكِ مِنْ حَاجَةٍ؟ قَالَتْ نَعَمْ، إِنَّ لِيْ خِشْفَيْنِ فِيْ ذٰلِكَ الْجَبَلِ، فَحُلَّنِيْ حَتّٰى أَذْهَبَ فَأُرْضِعَهُمَا ثُمَّ أَرْجِعَ إِلَيْكَ، قَالَ وَتَفْعَلِيْنَ؟ قَالَتْ عَذَّبَنِيَ اللهُ عَذَابَ الْعِشَّارِ إِنْ لَمْ أَفْعَلْ، فَأَطْلَقَهَا، فَذَهَبَتْ فَأَرْضَعَتْ خِشْفَيْهَا ثُمَّ

رَجَعَتْ، فَأَوْثَقَهَا النَّبِيُّ ﷺ، وَانْتَبَهَ الْأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ أَلَكَ حَاجَةٌ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ نَعَمْ تُطْلِقُ هٰذِهِ، فَأَطْلَقَهَا، فَذَهَبَتْ تَعْدُو، وَتَقُولُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللهِ (دلائل النبوۃ :۲۲۷،الشفاء ۱/ ۲۰۷،الوفا ۱/ ۳۳۵)۔ضعیف

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری، حضرت ابن عباس اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہم تینوں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ صحرا میں تھے۔ ایک آواز دینے والے نے آواز دی، یارسول اللہ۔ آپ ﷺ نے دھیان دیا مگر کوئی چیز نہ دیکھی۔ پھر دوبارہ متوجہ ہوئے تو ایک ہرنی پر نظر پڑی جو بندھی ہوئی تھی۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے قریب تشریف لائیے۔ آپ اس کے قریب تشریف لے گئے۔ فرمایا: تمہاری کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا جی ہاں۔ اس پہاڑ میں میرے دو بچے ہیں۔ آپ مجھے کھول دیں تاکہ میں انہیں جا کر دودھ پلاؤں اور پھر آپ کے پاس واپس آ جاؤں۔ فرمایا: ایسا ہی کرو گی؟ اس نے کہا اگر ایسا نہ کروں تو اللہ مجھے بدمعاشی کا ٹیکس لینے والوں جیسا عذاب دے۔ آپ نے اسے کھول دیا۔ وہ چلی گئی اپنے بچوں کو دودھ پلایا اور واپس آ گئی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے باندھ دیا۔ اتنے میں دیہاتی جاگ گیا۔ (جس نے اسے شکار کر کے قید کر رکھا تھا)۔ اس نے کہا یا رسول اللہ مجھ سے کوئی کام ہے؟ فرمایا ہاں۔ اسے آزاد کر دو۔ اس نے اسے آزاد کر دیا۔ وہ تیزی سے بھاگ گئی اور کہہ رہی تھی میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

(۳)۔ عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَئَلَ أَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ ﷺ آيَةً، فَقَالَ لَهُ قُلْ لِتِلْكَ الشَّجَرَةِ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُوكِ قَالَ فَمَالَتِ الشَّجَرَةُ عَنْ يَمِينِهَا وَشِمَالِهَا وَبَيْنَ يَدَيْهَا وَخَلْفَهَا فَتَقَطَّعَتْ عُرُوقُهَا، ثُمَّ جَآءَتْ تَخُدُّ الْأَرْضَ تَجُرُّ عُرُوقَهَا مُغْبَرَّةً حَتّٰى وَقَفَتْ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتِ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ مُرْهَا فَلْتَرْجِعْ إِلٰى مَنْبَتِهَا، فَرَجَعَتْ فَدَلَّتْ عُرُوقَهَا فَاسْتَوَتْ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ ائْذَنْ لِي أَسْجُدْ لَكَ، قَالَ لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْءَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، قَالَ فَأْذَنْ لِي أَنْ أُقَبِّلَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ فَأَذِنَ لَهُ (الشفاء ۱/ ۱۹۶، ورواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ: ۲۲۵۵، عن ابن عباس)۔ مَرَّ شَاهِدُهُ

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے نبی کریم ﷺ سے معجزہ طلب کیا۔ آپ ﷺ نے اسے فرمایا کہ اس درخت سے کہو تمہیں رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں۔ وہ درخت دائیں بائیں جھکا اور آگے پیچھے جھکا حتیٰ کہ اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں۔ پھر زمین کو چیرتا ہوا، اپنی جڑیں گھسیٹتا ہوا، گرد اڑاتا ہوا آ گیا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللہ۔ دیہاتی نے کہا اسے حکم دیں کہ اپنی جگہ پر واپس چلا جائے۔ وہ درخت واپس چلا گیا، اپنی جڑیں گاڑ دیں اور سیدھا ہو گیا۔ دیہاتی نے عرض کیا۔ مجھے اجازت دیجیے میں آپ کو سجدہ کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی انسان کو سجدہ کرنے کی اجازت دیتا تو بیوی کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اس نے کہا چلیے

www.islamicworldreligion.com

مجھے اپنے ہاتھ اور پاؤں چومنے کی اجازت دیجیے۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔

(۴)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ شَابًّا مِنَ الْاَنْصَارِ تُوُفِّیَ وَلَہٗ اُمٌّ عَجُوزٌ عَمْیَآءُ، فَسَجَّیْنَاہُ، وَعَزَّیْنَاھَا، فَقَالَتْ مَاتَ ابْنِی؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَتِ اللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّی ھَاجَرْتُ اِلَیْکَ وَاِلٰی رَسُوْلِکَ رَجَآءَ اَنْ تُعِیْنَنِی عَلٰی کُلِّ شِدَّۃٍ فَلَا تَحْمِلْنَ عَلَیَّ ھٰذِہِ الْمُصِیْبَۃَ، فَمَا بَرِحْنَا اَنْ کَشَفَ الثَّوْبَ عَنْ وَجْھِہٖ فَطَعِمَ وَطَعِمْنَا مَعَہٗ (دلائل النبوۃ للبیہقی:۲۲۹۳، ۲۲۹۴، الشفاء ۱/۲۱۱، الخصائص الکبری ۲/۱۱۰)۔ضعیف

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کا ایک نوجوان فوت ہو گیا۔ اس کی بوڑھی نابینا ماں تھی۔ ہم نے میت کو ڈھانپ دیا اور بڑھیا سے تعزیت کی، اس نے کہا: میرا بیٹا مر گیا؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ اس نے کہا: اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے تیری خاطر اور تیرے رسول ﷺ کی خاطر ہجرت کی تھی کہ تو ہر مشکل میں میری مدد کرے گا تو پھر یہ مصیبت مجھ پر مت ڈال۔ زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اس نوجوان نے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا دیا اور اس نے اور ہم نے مل کر کھانا کھایا۔

(۵)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّ امْرَاَۃً جَآءَتْ بِابْنٍ لَھَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ابْنِی بِہٖ جُنُوْنٌ وَاِنَّہٗ لَیَاْخُذُہٗ عِنْدَ غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا، فَمَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ صَدْرَہٗ وَدَعَا، فَثَعَّ ثَعَّۃً وَخَرَجَ مِنْ جَوْفِہٖ مِثْلُ الْجِرْوِ الْاَسْوَدِ یَسْعٰی (دارمی:۱۹)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا بیٹا لیکر آئی۔ کہنے لگی یا رسول اللہ ﷺ میرے بیٹے کو جنون کی بیماری ہے اور اسے صبح شام اسکا دورہ پڑتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسکے سینے پر ہاتھ مبارک پھیرا اور دعا دی۔ اس نے الٹی کر دی اور اسکے پیٹ میں سے کالے رنگ کے پلّے جیسی کوئی چیز دوڑتی ہوئی نکلی۔

بَابُ الْمِعْرَاجِ

معراج کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا (بنی اسرائیل:1)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو راتوں رات سیر کرائی۔

وقَالَ: وَالنَّجْمِ اِذَا ھَوٰی (النجم:1)۔

ترجمہ: اور فرمایا: قسم ہے چمکتے ستارے (محمد) کی جب (معراج سے) اترا۔

(364)۔ عَنْ مَالِکِ بْنِ صَعْصَعَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ ﷺ حَدَّثَھُمْ عَنْ لَیْلَۃٍ اُسْرِیَ بِہٖ، بَیْنَمَا اَنَا فِی

www.islamtheworldreligion.com

الْحَطِيْمِ، وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحِجْرِ، مُضْطَجِعًا، إِذَا أَتَانِي آتٍ، فَشَقَّ مَا بَيْنَ هٰذِهٖ إِلٰى هٰذِهٖ، قَالَ الرَّاوِي مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ إِلٰى شِعْرَتِهٖ، فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي ثُمَّ أُتِيْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْئَةٍ إِيْمَانًا، فَغُسِلَ قَلْبِي ثُمَّ حُشِيَ ثُمَّ أُعِيْدَ ثُمَّ أُتِيْتُ بِدَآبَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ فَقَالَ الرَّاوِي هُوَ الْبُرَاقُ، يَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ أَقْصٰى طَرْفِهٖ، فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيْلُ حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ الدُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيْلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ، جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَآءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا فِيْهَا آدَمُ، فَقَالَ هٰذَا أَبُوْكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ الثَّانِيَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَآءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى، وَهُمَا اِبْنَا الْخَالَةِ، قَالَ هٰذَا يَحْيٰى وَعِيْسٰى، فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ، فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَا مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَآءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ إِذَا يُوْسُفُ، قَالَ هٰذَا يُوْسُفُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي، حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ الرَّابِعَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَآءَ، فَفُتِحَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا إِدْرِيْسُ، قَالَ هٰذَا إِدْرِيْسُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِيْ حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ الْخَامِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ، قِيْلَ مَرْحَبًا بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَآءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا هَارُوْنُ قَالَ هٰذَا هَارُوْنُ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي، حَتّٰى أَتَى السَّمَآءَ السَّادِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ، قِيْلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَآءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا مُوْسٰى، قَالَ هٰذَا مُوْسٰى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ، بَكٰى، قِيْلَ لَهٗ مَا يُبْكِيْكَ ؟ قَالَ أَبْكِي لِأَنَّ غُلَامًا بُعِثَ بَعْدِي يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهٖ أَكْثَرُ مِمَّنْ يَّدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ مَنْ هٰذَا ؟ قَالَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ وَمَنْ مَّعَكَ ؟ قَالَ مُحَمَّدٌ قِيْلَ وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ مَرْحَبًا بِهٖ، فَنِعْمَ الْمَجِيْئُ جَآءَ، فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ، قَالَ هٰذَا أَبُوْكَ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، قَالَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ السَّلَامَ، قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ

www.islamicurdu.com

رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى فَإِذَا نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ ، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ ، قَالَ هٰذَا سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى ، وَإِذَا أَرْبَعَةُ أَنْهَارٍ ، نَهْرَانِ بَاطِنَانِ وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ فَقُلْتُ مَا هٰذَانِ يَا جِبْرِيْلُ ؟ قَالَ أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيْلُ وَالْفُرَاتُ ، ثُمَّ رُفِعَ لِيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ ، فَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلِكٍ ، ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَآءٍ مِنْ خَمْرٍ وَإِنَآءٍ مِنْ لَبَنٍ وَإِنَآءٍ مِنْ عَسَلٍ ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ ، فَقَالَ هِيَ الْفِطْرَةُ أَنْتَ عَلَيْهَا وَأُمَّتُكَ ، ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ الصَّلٰوةُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ ، فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلٰى مُوْسٰى ، فَقَالَ بِمَ أُمِرْتَ ؟ قَالَ أُمِرْتُ بِخَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ ، قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسِيْنَ صَلٰوةً كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي وَاللّٰهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَسَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى ، فَقَالَ مِثْلَهُ فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا ، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى ، فَقَالَ مِثْلَهُ ، فَرَجَعْتُ ، فَوَضَعَ عَنِّي عَشْرًا فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى ، فَقَالَ مِثْلَهُ ، فَرَجَعْتُ ، فَأُمِرْتُ بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ ، فَرَجَعْتُ ، فَقَالَ مِثْلَهُ ، فَرَجَعْتُ فَأُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ ، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى ، فَقَالَ بِمَا أُمِرْتَ ؟ قُلْتُ أُمِرْتُ بِخَمْسِ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ ، قَالَ إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيْعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ وَعَالَجْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ لِأُمَّتِكَ ، قَالَ سَأَلْتُ رَبِّي حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ ، وَلٰكِنِّي أَرْضٰى وَأُسَلِّمُ ، قَالَ فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادٰى مُنَادٍ أَمْضَيْتُ فَرِيْضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِي (بخاری: 3887، مسلم: 416، نسائی: 448) صحیح

ترجمہ: حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ نے انہیں اس رات کے بارے میں بتایا جب آپ کو سیر کرائی گئی۔ فرمایا: میں حطیم میں تھا۔ بعض دفعہ راوی نے کہا کہ حجر میں لیٹا ہوا تھا۔ میرے پاس ایک آنے والا آیا اور پھر میرے اس مقام سے اس مقام تک چیرا۔ راوی کہتے ہیں کہ حلق کی گھنڈی سے ناف تک۔ اور میرے دل کو نکالا۔ پھر میرے پاس ایک سونے کا طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا۔ پھر میرے دل کو دھویا گیا پھر بھر پور کر دیا گیا، پھر واپس رکھ دیا گیا۔ پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو خچر سے چھوٹا اور دراز گوش سے بڑا سفید رنگ کا تھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ وہ براق تھا۔ حد نگاہ تک وہ اپنا ایک قدم رکھتا تھا۔ مجھے اس پر سوار کیا گیا اور جبریل مجھے لے کر چلے۔ حتیٰ کہ آسمانِ دنیا پر پہنچ گئے۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا کہ جبریل۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت آدم تھے۔ جبریل نے کہا یہ آپ کے جدِ امجد آدم ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیا۔ پھر فرمایا اچھے بیٹے اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر اوپر چڑھے حتیٰ کہ دوسرا آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ تھے اور وہ دونوں خالہ زاد بھائی ہیں۔ جبریل نے کہا یہ یحییٰ اور عیسیٰ ہیں۔ ان دونوں کو سلام کریں۔ میں

www.sirat-e-mustaqeem.net

نے دونوں کو سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر دونوں نے کہا کہ اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبریل مجھے لے کر تیسرے آسمان پر چڑھے۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف تھے۔ جبریل نے کہا یہ یوسف ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبریل مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ چوتھا آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ پھر کھول دیا گیا تو وہاں حضرت ادریس تھے۔ جبریل نے کہا یہ ادریس ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر جبریل مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ پانچواں آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا گیا خوش آمدید، اچھی تشریف آوری ہوئی۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ہارون تھے۔ جبریل نے کہا یہ ہارون ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر مجھے لے کر اوپر چڑھے حتیٰ کہ چھٹا آسمان آ گیا۔ اسے کھولنے کے لیے کہا، پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے۔ فرمایا ہاں۔ کہا ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اچھی تشریف آوری ہوئی۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت موسیٰ تھے۔ جبریل نے کہا یہ موسیٰ ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ پھر کہا اچھے بھائی اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ جب میں آگے گزرا تو وہ رونے لگے۔ پوچھا گیا رونے کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا اس لیے رو رہا ہوں کہ ایک نوجوان جو میرے بعد مبعوث ہوا، میری اُمت کی نسبت اس کی اُمت زیادہ جنت میں جائے گی۔ پھر جبریل مجھے لے کر ساتویں آسمان پر چڑھے۔ جبریل نے اسے کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ کون ہے؟ فرمایا جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا محمد۔ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا ہم انہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اچھی تشریف آوری ہوئی۔ جب میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت ابراہیم تھے۔ جبریل نے کہا یہ آپ کے جدِّ امجد ابراہیم ہیں۔ انہیں سلام کریں۔ میں نے انہیں سلام کیا۔ انہوں نے سلام کا جواب دیا۔ انہوں نے کہا اچھے بیٹے اور اچھے نبی کو خوش آمدید۔ پھر میں سدرۃ المنتہیٰ کی طرف اٹھایا گیا۔ اس کے بیر ہجر کے مٹکوں جیسے تھے۔ اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جیسے تھے۔ جبریل نے کہا یہ سدرۃ المنتہیٰ ہے۔ وہاں چار نہریں تھیں۔ دو نہریں باطنی تھیں اور دو نہریں ظاہر تھیں۔ میں نے کہا اے جبریل یہ دونوں کیا چیزیں ہیں۔ جبریل نے کہا باطنی دو نہریں جنت کی نہریں ہیں۔ اور ظاہری دو نہریں نیل اور فرات ہیں۔ پھر مجھے بیت المعمور تک لے گئے۔ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں۔ پھر میرے پاس ایک شراب کا برتن، ایک دودھ کا برتن اور ایک شہد کا برتن لایا گیا۔ میں نے دودھ پکڑ لیا۔ کہا یہی فطرت ہے جس پر آپ ہیں اور آپ کی امت ہے۔ پھر مجھ پر نماز فرض کی گئی۔ ہر روز پچاس نمازیں۔ میں واپس آیا اور حضرت موسیٰ کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے کہا آپ کو کیا حکم ملا ہے؟ فرمایا مجھے روزانہ پچاس نمازوں کا حکم ہوا ہے۔ انہوں نے کہا آپ کی امت روزانہ پچاس نمازیں نہیں نبھا سکے گی۔ اللہ کی قسم میں نے آپ سے پہلے لوگوں پر تجربہ کیا ہے اور بنی اسرائیل کا مکمل علاج کیا ہے۔ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے اپنی اُمت کے لیے نرمی کی درخواست کریں۔ میں

www.islamtheworldreligion.com

واپس گیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔ انہوں نے پھر مجھے وہی بات کہی۔ میں واپس گیا۔ تو مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔ انہوں نے پھر وہی بات کی۔ پھر میں واپس گیا تو مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف آیا۔ انہوں نے پھر وہی بات کی۔ پھر میں واپس گیا تو مجھے روزانہ دس نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر میں واپس آیا تو حضرت موسیٰ نے پھر وہی بات کی۔ پھر میں واپس گیا تو مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا۔ پھر میں حضرت موسیٰ کی طرف واپس آیا۔ انہوں نے کہا کیا حکم ملا ہے؟ میں نے کہا مجھے روزانہ پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا آپ کی اُمت روزانہ پانچ نمازیں نہیں نبھا سکے گی؟ میں نے آپ سے پہلے لوگوں پر تجربہ کیا ہے اور بنی سرائیل کا مکمل علاج کر کے دیکھا ہے۔ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور اس سے اپنی اُمت کے لیے نرمی کی درخواست کریں۔ فرمایا: میں نے اپنے رب سے بار بار سوال کیا ہے۔ حتیٰ کہ اب مجھے حیاء آتی ہے۔ بلکہ اب میں راضی ہوں اور سرِ تسلیم خم کرتا ہوں۔ فرمایا جب میں آگے گزرا تو منادی کرنے والے نے آواز دی۔ میں نے اپنا فریضہ جاری کر دیا اور اپنے بندوں سے نرمی کی۔

(365)۔وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فُرِجَ سَقْفُ بَيْتِي وَاَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَفَرَجَ صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَآءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَاِيْمَانًا فَاَفْرَغَهَا فِي صَدْرِي، ثُمَّ اَطْبَقَهُ، ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ (مسلم :415)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور میں مکہ میں تھا۔ پھر جبریل علیہ السلام نازل ہوئے۔ میرا سینہ کھولا۔ پھر اسے زم زم کے پانی سے غسل دیا۔ پھر سونے کا ایک طشت لائے جو حکمت اور ایمان سے لبریز تھا۔ اسے میرے سینے میں انڈیل دیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لیکر آسمان پر چڑھ گئے۔

(366)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اُتِيْتُ بِالْبُرَاقِ وَهُوَ دَآبَّةٌ اَبْيَضُ طَوِيْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ الْبَغْلِ يَضَعُ حَافِرَهُ عِنْدَ مُنْتَهٰى طَرْفِهِ، قَالَ فَرَكِبْتُهُ، حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ، قَالَ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِي يَرْبُطُ بِهِ الْاَنْبِيَآءُ، قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَآءَنِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاِنَآءٍ مِنْ خَمْرٍ، وَاِنَآءٍ مِنْ لَبَنٍ، فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : اخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا اِلَى السَّمَآءِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ، فَقِيْلَ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيْلَ: وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَاِذَا اَنَا بِاٰدَمَ، فَرَحَّبَ بِيْ، وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا اِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقِيْلَ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيْلَ: وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَاِذَا اَنَا بِابْنَيِ الْخَالَةِ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَيَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا، صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمَا، فَرَحَّبَا وَدَعَوَا لِيْ بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِيْ اِلَى السَّمَآءِ الثَّالِثَةِ فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ، فَقِيْلَ: مَنْ اَنْتَ؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، قِيْلَ: وَقَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ اِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَاِذَا اَنَا بِيُوْسُفَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، اِذَا هُوَ قَدْ اُعْطِيَ شَطْرَ الْحُسْنِ، فَرَحَّبَ

وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَآءِ الرَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قَالَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِدْرِيْسَ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا عَلِيًّا}(مریم: 57)، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَآءِ الْخَامِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيْلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِهَارُوْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَرَحَّبَ، وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَآءِ السَّادِسَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيْلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا، فَإِذَا أَنَا بِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَرَحَّبَ وَدَعَا لِيْ بِخَيْرٍ، ثُمَّ عُرِجَ بِنَا إِلَى السَّمَآءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيْلُ، فَقِيْلَ: مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: جِبْرِيْلُ، قِيْلَ: وَمَنْ مَّعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ ﷺ، قِيْلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: قَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ، فَفُتِحَ لَنَا فَإِذَا أَنَا بِإِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُسْنِدًا ظَهْرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ، وَإِذَا هُوَ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُوْدُوْنَ إِلَيْهِ، ثُمَّ ذَهَبَ بِيْ إِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى، وَإِذَا وَرَقُهَا كَآذَانِ الْفِيَلَةِ، وَإِذَا ثَمَرُهَا كَالْقِلَالِ، قَالَ: فَلَمَّا غَشِيَهَا مِنْ أَمْرِ اللهِ مَا غَشِيَ تَغَيَّرَتْ، فَمَا أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ يَسْتَطِيْعُ أَنْ يَّنْعَتَهَا مِنْ حُسْنِهَا، فَأَوْحَى اللهُ إِلَيَّ مَا أَوْحٰى، فَفَرَضَ عَلَيَّ خَمْسِيْنَ صَلَاةً فِيْ كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَنَزَلْتُ إِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: مَا فَرَضَ رَبُّكَ عَلٰى أُمَّتِكَ؟ قُلْتُ: خَمْسِيْنَ صَلَاةً، قَالَ: اِرْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ، فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ، فَإِنِّيْ قَدْ بَلَوْتُ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ وَخَبَرْتُهُمْ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ، خَفِّفْ عَلٰى أُمَّتِيْ، فَحَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا، فَرَجَعْتُ إِلٰى مُوْسٰى، فَقُلْتُ: حَطَّ عَنِّيْ خَمْسًا، قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا يُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ، فَارْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أَرْجِعُ بَيْنَ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى، وَبَيْنَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتّٰى قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، إِنَّهُنَّ خَمْسُ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، لِكُلِّ صَلَاةٍ عَشْرٌ، فَذٰلِكَ خَمْسُوْنَ صَلَاةً، وَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كُتِبَتْ لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا لَمْ تُكْتَبْ شَيْئًا، فَإِنْ عَمِلَهَا كُتِبَتْ سَيِّئَةً وَّاحِدَةً، قَالَ: فَنَزَلْتُ حَتّٰى انْتَهَيْتُ إِلٰى مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: اِرْجِعْ إِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيْفَ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعْتُ إِلٰى رَبِّيْ حَتّٰى اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ(مسلم: 411). صحيح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس براق لایا گیا۔ وہ ایک سفید رنگ کا لمبا جانور ہے جو دراز گوش سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ہے۔ وہ اپنا قدم حدِ نگاہ تک رکھتا ہے۔ فرمایا: میں اس پر سوار ہو گیا۔ حتیٰ کہ میں بیت المقدس پہنچا۔ اسے میں نے ایک حلقے کے ساتھ باندھا جس کے ساتھ انبیاء اپنی سواریاں باندھتے تھے۔ فرمایا: پھر میں مسجد میں داخل ہوا۔ میں نے اس میں دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر میں نکلا تو حضرت جبریل علیہ السلام ایک برتن شراب کا لائے اور ایک برتن

www.islamicurdubooks.com

دودھ کا لائے۔ میں نے دودھ کو پسند کیا۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام کہنے لگے کہ آپ نے فطرت کو پسند کیا؛ پھر وہ (حضرت جبریل علیہ السلام) ہمارے ساتھ آسمان کی طرف چڑھے۔ فرشتوں سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو (فرشتوں کی طرف سے) پوچھا گیا کہ آپ کون؟ کہا جبریل۔ کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ۔ فرشتوں نے پوچھا کہ کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا، تو میں نے حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات کی۔ آدم علیہ السلام نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔ پھر ہمیں دوسرے آسمان کی طرف چڑھایا گیا تو جبریل نے فرشتوں سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا: کون؟ کہا: جبریل اور آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا گیا کیا بلائے گئے ہیں؟ پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو میں نے دونوں خالہ زاد بھائیوں حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو دیکھا۔ دونوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔ پھر وہ (حضرت جبریل علیہ السلام) مجھے لیکر تیسرے آسمان پر چڑھے تو جبریل نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کہ آپ کون ہیں؟ کہا: جبریل۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا: محمد ﷺ۔ پوچھا گیا کہ کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ کہا ہاں بلائے گئے ہیں۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو میں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھا، بے شک اللہ نے انہیں حسن کا نصف حصہ عطا فرمایا تھا۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔ پھر وہ ہمیں چوتھے آسمان کی طرف لے کر چڑھے۔ حضرت جبریل نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا یہ کون؟ کہا جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ۔ پوچھا گیا کہ کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں۔ ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔ (حضرت ادریس علیہ السلام کے بارے میں) اللہ عزوجل نے فرمایا: ہم نے ان کو بلند مقام عطا فرمایا ہے (مریم: 57)۔ پھر وہ ہمیں پانچویں آسمان کی طرف لیکر چڑھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کون؟ کہا جبریل۔ پوچھا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ۔ پوچھا گیا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو میں نے حضرت ہارون علیہ السلام کو دیکھا انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔ پھر وہ ہمیں چھٹے آسمان کی طرف لیکر چڑھے تو جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کے لیے کہا تو پوچھا گیا کون؟ کہا کہ جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا محمد ﷺ۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ کہا کہ ہاں بلائے گئے ہیں۔ ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا۔ انہوں نے مجھے خوش آمدید کہا اور میرے لیے دعائے خیر کی۔ پھر وہ ہمیں ساتویں آسمان کی طرف لیکر چڑھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے دروازہ کھولنے کا کہا تو فرشتوں نے پوچھا کون؟ کہا جبریل۔ پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ کہا کہ محمد ﷺ۔ پوچھا گیا کہ کیا ان کو بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں۔ ان کو بلایا گیا ہے۔ پھر ہمارے لیے دروازہ کھولا گیا تو میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بیت المعمور کی طرف پشت کی ٹیک لگائے بیٹھے دیکھا اور بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور انہیں دوبارہ آنے کا موقع نہیں ملتا (فرشتوں کی کثرت کی وجہ سے) پھر (حضرت جبریل علیہ السلام) مجھے سدرۃ المنتہیٰ کی طرف لے گئے اس کے پتے ہاتھی کے کان کی طرح (بڑے بڑے) تھے اور اس کے پھل بڑے گھڑے کے برابر بیر جیسے تھے، آپ نے فرمایا کہ جب اس درخت کو اللہ کے حکم سے ڈھانپا گیا تو اس کا حال ایسا متغیر ہو گیا کہ اللہ کی مخلوق میں

www.islamthewonderreligion.com

سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ اس کے حسن کو بیان کر سکے پھر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی جو بھی نازل فرمائی۔ تو ہر دن رات میں پچاس نمازیں فرض فرمائیں، پھر میں وہاں سے واپس حضرت موسیٰ علیہ السلام تک پہنچا تو انہوں نے پوچھا کہ آپ کے رب نے آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا پچاس نمازیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے رب کے پاس واپس جائیں، تو ان سے تخفیف کی درخواست کریں۔ اس لیے کہ آپ کی امت میں اتنی طاقت نہ ہوگی کیونکہ میں بنی اسرائیل پر اس کا تجربہ کر چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے پھر واپس جا کر اللہ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ اے رب میری امت پر تخفیف فرما دیں تو اللہ نے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ تو میں واپس موسیٰ علیہ السلام کے پاس گیا اور کہا کہ اللہ نے پانچ نمازیں کم کر دیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ آپ کی امت میں اس کی بھی طاقت نہیں۔ اپنے رب کے پاس جا کر ان میں تخفیف کا سوال کریں۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس طرح اپنے اللہ کے پاس سے موسیٰ علیہ السلام کے پاس اور موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے اللہ کی بارگاہ میں آتا جاتا رہا (اور پانچ پانچ نمازیں کم ہوتی رہیں) یہاں تک کہ اللہ نے فرمایا کہ اے محمد! ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی گئی ہیں اور ہر نماز کا ثواب اب دس نمازوں کے برابر ہے۔ پس اس طرح (ثواب کے اعتبار سے) پچاس نمازیں ہو گئیں اور جو آدمی کسی ایک کام کا ارادہ کرے مگر اس پر عمل نہ کر سکے تو اس کیلئے ایک نیکی کا ثواب لکھا جائے گا اور اگر وہ اس پر عمل کر لے تو اس کے لئے دس نیکیوں کا ثواب لکھا جائے گا اور جو آدمی کسی برائی کا ارادہ کرے لیکن اس کا ارتکاب نہ کرے تو اس کے نامہِ اعمال میں کوئی برائی نہیں لکھی جائے گی اور اگر برائی اس سے سرزد ہو جائے تو اس کے نامہِ اعمال میں ایک ہی برائی لکھی جائے گی۔ آپ نے فرمایا کہ میں پھر نیچے اترا حتیٰ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچا، تو ان کو بتایا تو انہوں نے کہا کہ آپ اپنے رب کے پاس واپس جائیں اور ان سے تخفیف کا سوال کریں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے (حضرت موسیٰ علیہ السلام سے) کہا: میں اپنے پروردگار کے پاس (اس سلسلہ میں) بار بار آ جا چکا ہوں یہاں تک کہ اب مجھے اسکے متعلق اپنے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔

(367)۔ وَعَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ جَآءَهٗ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ قَبْلَ اَنْ يُّوْحٰى اِلَيْهِ وَهُوَنَائِمٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَسَاقَ حَدِيْثَ الْمِعْرَاجِ (مسلم :414)۔ صحیح

ترجمہ: انہی نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ پر وحی آنے سے پہلے آپ ﷺ کے پاس تین افراد آئے۔ اس وقت آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے۔ اس سے آگے حدیثِ معراج بیان فرمائی۔

(368)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِيْ حَبَّةَ الْاَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ لِقَاءِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ عُرِجَ بِيْ حَتّٰى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوٰى اَسْمَعُ فِيْهِ صَرِيْفَ الْاَقْلَامِ ثُمَّ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ (مسلم :415)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس اور حضرت ابوحبّہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات کے بعد آگے فرمایا: پھر مجھے اوپر اٹھایا گیا حتیٰ کہ میں مقامِ استویٰ تک پہنچا، وہاں میں نے قلموں کی آواز سنی۔ پھر نماز فرض کی گئی۔ (گویا ساتویں آسمان سے اوپر بیت المعمور، پھر سدرۃ المنتہیٰ اور پھر مقامِ استویٰ ہے)۔

(369)۔ وَرُوِيَ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ جِبْرِيْلُ حَتّٰى نَاْتِيَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى، فَغَشِيَهَا اَلْوَانٌ لَا

www.islamtheworldreligion.com

أَدْرِيْ مَاهِيَ، قَالَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا فِيْهَا جَنَابِذُ اللُّؤْلُوءِ وَإِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ(بخاری:3342،349)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر جبریل مجھے لے کر چلے حتیٰ کہ ہم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے۔جس پر ایسے ایسے عجیب وغریب رنگ چھائے ہوئے تھے جنہیں میں بیان نہیں کرسکتا۔فرمایا: پھر مجھے جنت میں داخل کیا گیا جہاں موتیوں کے گنبد تھے اور جس کی مٹی مشک تھی۔

(370)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ أُنْتُهِيَ بِهٖ إِلٰى سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَهِيَ فِي السَّمَآءِ السَّادِسَةِ، إِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُعْرَجُ بِهٖ مِنَ الْأَرْضِ فَيُقْبَضُ مِنْهَا وَإِلَيْهَا يَنْتَهِي مَا يُهْبَطُ بِهٖ مِن فَوْقِهَا فَيُقْبَضُ مِنْهَا(مسلم:431،نسائی:451،ترمذی:3276)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہیٰ پر جا کر ٹھہرایا گیا۔وہ چھٹے آسمان پر ہے۔زمین سے اوپر جانے والی چیزیں سدرہ پر جا کر رک جاتی ہیں۔وہاں انہیں وصول کیا جاتا ہے۔اور اوپر سے نیچے آنے والی چیزیں اسی تک آ کر رک جاتی ہیں یہاں انہیں وصول کیا جاتا ہے۔

(371)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي الْحِجْرِ وَقُرَيْشٌ تَسْأَلُنِي عَنْ مَسْرَايَ، فَسَأَلَتْنِي عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَمْ أُثْبِتْهَا، فَكُرِبْتُ كُرْبَةً مَا كُرِبْتُ مِثْلَهٗ قَطُّ، قَالَ: فَرَفَعَهُ اللهُ لِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، مَا يَسْأَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْبَأْتُهُمْ بِهٖ، وَقَدْ رَأَيْتُنِي فِي جَمَاعَةٍ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَإِذَا مُوْسٰى قَائِمٌ يُّصَلِّي، فَإِذَا رَجُلٌ ضَرْبٌ، جَعْدٌ كَأَنَّهٗ مِنْ رِجَالِ شَنُوْءَةَ، وَإِذَا عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُّصَلِّي، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِيُّ، وَإِذَا إِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَائِمٌ يُّصَلِّي، أَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُكُمْ - يَعْنِيْ نَفْسَهٗ - فَحَانَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَمْتُهُمْ، فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ قَائِلٌ: يَا مُحَمَّدُ، هٰذَا مَالِكٌ صَاحِبُ النَّارِ، فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ، فَبَدَأَنِي بِالسَّلَامِ (مسلم:430)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں نے اپنے آپ کو حطیم میں دیکھا اور قریش مجھ سے میرے معراج پر جانے کے بارے میں سوال کر رہے تھے تو قریش نے مجھ سے بیت القدس کی چند ایسی چیزوں کے بارے میں پوچھا جن کو میں (دوسری اہم چیزوں میں مشغولیت کے باعث) محفوظ نہ رکھ سکا مجھے اس کا اتنا زیادہ افسوس ہوا کہ اتنا اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو (درمیانی پردے اٹھا کر) میرے سامنے کر دیا۔میں نے اسے دیکھ کر جس کے بارے میں سوال کرتے وہ انہیں بتلا دیتا اور میں نے اپنے آپ کو انبیاء علیہ السلام کی ایک جماعت میں دیکھا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا، گویا کہ وہ گھٹے ہوئے جسم اور گھونگریالے بالوں والے آدمی ہیں۔گویا کہ وہ قبیلہ شنوء کے ایک آدمی ہیں اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا تو لوگوں میں سب سے زیادہ ان سے مشابہ عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے دیکھا۔لوگوں میں سب سے زیادہ ان سے مشابہ تمہارے صاحب (یعنی خود آپ ﷺ) ہیں اس کے بعد نماز کا وقت آیا تو میں امام بنا پھر میرے نماز سے فارغ

www.islamthevoiceofreligion.com

ہونے پر ایک کہنے والے نے کہا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کہ یہ مالک داروغہ جہنم ہے۔اس پر سلام کیجیے۔میں نے اس کی طرف متوجہ ہوا تو پہلے اس نے مجھے سلام کیا۔(نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسجد اقصیٰ کے حلیہ کے متعلق سوال کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جواب دینا معراج کے جسمانی ہونے کا واضح ثبوت ہے)۔

رَأَىٰ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَبَّهٗ بِعَيْنَيْ رَأْسِهٖ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو سر کی آنکھوں سے دیکھا

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰى (النجم:17)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: نہ نگاہ پھری اور نہ حد سے گزری۔

(372)۔عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ ؟ قَالَ نُوْرٌ اِنِّيْ اَرَاهُ (مسلم:443، ترمذی:3282)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ فرمایا: نور ہے میں نے اسے دیکھا ہے۔(اگلی حدیث کے الفاظ رَأَيْتُ نُوْرًا سے واضح ہو رہا ہے کہ اس حدیث کا تلفظ نُوْرٌ اِنِّيْ اَرَاهُ درست ہے۔

(373)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَفِيْقٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ لَوْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ لَسَئَلْتُهٗ فَقَالَ عَنْ اَيِّ شَيْءٍ كُنْتَ تَسْئَلُهٗ ؟ قَالَ كُنْتُ اَسْئَلُهٗ هَلْ رَأَيْتَ رَبَّكَ ؟ قَالَ اَبُوْذَرٍّ قَدْ سَئَلْتُهٗ، فَقَالَ رَأَيْتُ نُوْرًا (مسلم: 444، السنة لابن ابی عاصم:450)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شفیق (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے ابوذر سے کہا کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرتا تو آپ سے ضرور پوچھتا۔انہوں نے فرمایا: تم نے کس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھنا تھا؟ عرض کی میں نے پوچھنا تھا کہ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا؟ حضرت ابوذر نے فرمایا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسکے متعلق سوال کیا تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے دیکھا وہ نور ہی نور تھا۔

(374)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اَتَعْجِبُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ الْخِلَّةُ لِاِبْرَاهِيْمَ وَالْكَلَامُ لِمُوْسٰى وَالرُّؤْيَةُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ (السنة لابن ابی عاصم:451، مستدرك حاكم:216)۔ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ وَوَافَقَهُ الذَّهْبِي

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کیا تم لوگ تعجب کرتے ہو کہ خلیل ہونا ابراہیم کا حصہ ہو اور کلام کرنا موسیٰ کا حصہ ہو اور آنکھوں سے دیکھنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حصہ ہو؟

(375)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَاَيْتُ رَبِّيْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى (المسند لاحمد بن حنبل:2638، السنة لابن ابی عاصم:442،449)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو دیکھا۔

www.islamurdureligion.com

شرح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسم مبارک سمیت آسمانوں پر معراج کرائی گئی، اس پر امت کا اجماع ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّهٗ ﷺ صَلّٰى بِالْاَنْبِيَآءِ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ (الشفاء ۱/ ۱۱۱)۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس میں انبیاء کو نماز پڑھائی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: هَلْ رَاٰى مُحَمَّدٌ ﷺ رَبَّهٗ؟ فَقَالَ نَعَمْ یعنی کیا سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں (السنۃ لعبد اللہ بن احمد: ۲۰۹، الشفاء ۱/ ۱۲۰)۔

نقاش نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: اَنَا اَقُوْلُ بِحَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَيْنِهٖ رَاٰهُ، رَاٰهُ، رَاٰهُ، حَتّٰى انْقَطَعَ نَفْسُهٗ يَعْنِي نَفْسُ اَحْمَدَ یعنی میں ابن عباس کی حدیث کو مدّنظر رکھتے ہوئے کہتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب کو دیکھا ہے، دیکھا ہے، دیکھا ہے، حتیٰ کہ یہ لفظ کہتے کہتے امام احمد کی سانس ٹوٹ گئی۔ اسی طرح حضرت عکرمہ سے بھی مروی ہے کہ انہوں نے اپنی سانس ٹوٹنے تک فرمایا دیکھا ہے دیکھا ہے دیکھا ہے (الشفاء ۱/ ۱۲۰، ۱۲۱)۔ وَ كَذَا قَالَ عِكْرَمَةُ حِيْنَ سُئِلَ: تُرِيْدُ اَنْ اَقُوْلَ لَكَ قَدْ رَاٰهُ فَقَدْ رَاٰهُ ثُمَّ رَاٰهُ ثُمَّ رَاٰهُ حَتّٰى انْقَطَعَ نَفْسُ عِكْرَمَةَ (السنۃ لعبد اللہ بن احمد بن حنبل: ۲۱۳)۔

بَابُ الْكَرَامَاتِ

کرامات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَنّٰى لَكِ هٰذَا قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ (اٰل عمران: 37)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تیرے پاس کہاں سے آیا۔ وہ کہنے لگی یہ اللہ کی طرف سے ہے۔

و قَالَ: اَنَا اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَدَّ اِلَيْكَ طَرْفُكَ (النمل: 40)۔

ترجمہ: اور فرمایا: میں تیری آنکھ جھپکنے سے پہلے اُسے تیرے پاس لے آؤں گا۔

(376)۔عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَعَبَّادَ بْنَ بِشْرٍ تَحَدَّثَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ سَاعَةٌ فِي لَيْلَةٍ شَدِيْدَةِ الظُّلْمَةِ، ثُمَّ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَنْقَلِبَانِ، وَبِيَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا عُصَيَّةٌ فَاَضَاءَتْ عَصَا اَحَدِهِمَا لَهُمَا حَتّٰى مَشَيَا فِيْ ضَوْءِ هَا، حَتّٰى اِذَا افْتَرَقَتْ بِهِمَا الطَّرِيْقُ، اَضَاءَتْ لِلْاٰخَرِ عَصَاهُ، فَمَشٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا فِيْ ضَوْءِ عَصَاهُ، حَتّٰى بَلَغَ اَهْلَهٗ (بخاری: 3805)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُسید بن حضیر اور عباد بن بشر اپنے کسی کام کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گفتگو کرتے رہے حتیٰ کہ سخت اندھیری رات کا اچھا خاصہ حصہ گزر گیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں سے واپس نکلے۔ ان دونوں میں سے ہر

www.sallmtnetworkreligion.com

ایک کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ان میں سے ایک کی چھڑی چمکنے لگی۔حتیٰ کہ اس کی روشنی میں چلتے گئے۔حتیٰ کہ جب دونوں کا راستہ جدا آ گیا تو دوسرے کی لاٹھی بھی چمکنے لگی حتیٰ کہ ان میں سے ہر ایک اپنی لاٹھی کی روشنی میں چلنے لگا یہاں تک کہ گھر پہنچ گیا۔

(377)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ عُمَرَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا يُّدْعٰى سَارِيَةُ ، فَبَيْنَمَا عُمَرُ يَخْطُبُ فَجَعَلَ يَصِيْحُ يَاسَارِيَ الْجَبَلَ فَقَدِمَ رَسُوْلٌ مِنَ الْجَيْشِ ، فَقَالَ يَا اَمِيْرَالْمُؤْمِنِيْنَ لَقِيْنَا عَدُوَّنَا فَهَزَمُوْنَا فَاِذَا بِصَائِحٍ يَصِيْحُ يَاسَارِيَ الْجَبَلَ ، فَاَسْنَدْنَا ظُهُوْرَنَا اِلَى الْجَبَلِ فَهَزَمَهُمُ اللهُ تَعَالٰى (دلائل النبوة للبيهقي المجلد6 صفحته370) . اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ وَحَسَّنَهٗ ابْنُ حَجَرٍ وَشُهْرَتُهٗ مَعْرُوْفَةٌ

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی للہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر بھیجا اور ان پر ساریہ نامی آدمی کو امیر مقرر فرمایا۔حضرت عمر نے ایک دن خطبے کے دوران چیخنا شروع کر دیا۔اے ساریہ پہاڑ کی طرف۔(بعد میں) لشکر کی طرف سے ایلچی آیا۔کہنے لگا اے امیر المومنین دشمن سے ہمارا آمنا سامنا ہوا۔انہوں نے ہمیں شکست دے دی۔اچانک ایک آواز دینے والے کی چیخ سنائی دی۔اے ساریہ پہاڑ کی طرف۔ہم نے اپنی پشتیں پہاڑ کے ساتھ لگا کر جنگ لڑی۔اللہ نے دشمنوں کو شکست دی۔

(378)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ اَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوْا اُنَاسًا فُقَرَآءَ وَاَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَرَّةً مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ ، وَمَنْ كَانَ عِنْدَهٗ طَعَامُ اَرْبَعَةٍ فَلْيَذْهَبْ بِخَامِسٍ ، اَوْبِسَادِسٍ ، اَوْ كَمَا قَالَ وَاَنَّ اَبَابَكْرٍ جَآءَ بِثَلٰثَةٍ وَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ وَاَبُوبَكْرٍ بِثَلٰثَةٍ ، قَالَ فَهُوَ اَنَا وَاَبِيْ وَاُمِّيْ وَلَا اَدْرِيْ هَلْ قَالَ امْرَأَتِيْ وَخَادِمِيْ بَيْنَ بَيْتِنَا وَبَيْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ وَاِنَّ اَبَابَكْرٍ تَعَشّٰى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَتّٰى صَلَّى الْعِشَآءَ ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتّٰى تَعَشّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجَآءَ بَعْدَ مَامَضٰى مِنَ اللَّيْلِ مَاشَآءَ اللهُ قَالَتْ لَهٗ اِمْرَاَتُهٗ مَاحَبَسَكَ مِنْ اَضْيَافِكَ اَوْضَيْفِكَ ؟ قَالَ اَوَعَشَّيْتِهِمْ ؟ قَالَتْ اَبَوا حَتّٰى تَجِيْءَ ، قَدْ عَرَضُوا عَلَيْهِمْ فَغَلَبُوهُم فَذَهَبْتُ فَاخْتَبَئْتُ ، فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ ، وَسَبَّ ، وَقَالَ كُلُوا وَ قَالَ لَا اَطْعَمُهٗ اَبَدًا ، قَالَ وَاِيمُ اللهِ مَا كُنَّا نَاْخُذُ مِنَ اللُّقْمَةِ اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلِهَا اَكْثَرُ مِنْهَا ، حَتّٰى شَبِعُوا وَصَارَتْ اَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذٰلِكَ ، فَنَظَرَ اَبُو بَكْرٍ فَاِذَا شَيْءٌ اَوْ اَكْثَرُ ، فَقَالَ لِاِمْرَاَتِهٖ يَا اُخْتَ بَنِيْ فِرَاسٍ مَاهٰذَا ؟ قَالَتْ لَا وَقُرَّةِ عَيْنِيْ لَهِيَ الْاٰنَ اَكْثَرُ مِمَّا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ ، فَاَكَلَ مِنْهَا اَبُو بَكْرٍ وَ قَالَ : اِنَّمَا كَانَ مِنَ الشَّيْطٰنِ يَعْنِيْ يَمِيْنَهٗ ثُمَّ اَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ، ثُمَّ حَمَلَهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَصْبَحَتْ عِنْدَهٗ ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَمَضَى الْاَجَلُ ، فَعَرَّفْنَا اثْنَى عَشَرَ رَجُلًا ، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ اُنَاسٌ ، اَللهُ اَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ ، اِلَّا اَنَّهٗ مَعَهُمْ ، قَالَ اَكَلُوا مِنْهَا اَجْمَعُوْنَ اَوْ كَمَا قَالَ (بخاری:602، 3581، 6140، 6141، مسلم:5365، 5366، ابو داؤد:3270، 3271) ۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اصحابِ صفہ فقیر لوگ تھے۔ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہے وہ تیسرا آدمی ساتھ لے جائے اور جس کے پاس چار آدمیوں کا کھانا ہے وہ پانچواں آدمی ساتھ

www.islamicnetworkforeligion.com

لے جائے۔ یا چھٹا آدمی۔ یا جس طرح آپ نے فرمایا۔ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تین آدمیوں کے ساتھ آئے۔ اب نبی کریم ﷺ دس آدمیوں کو ساتھ لے گئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ تین کو۔ فرماتے ہیں کہ (گھر کے افراد میں) میں تھا، میرے والد تھے اور میری والدہ تھیں۔ (راوی کہتے ہیں کہ) مجھے یاد نہیں شاید اپنی بیوی اور خادم بھی کہا۔ میرے اور ابوبکر کے گھر کے اندر اندر کے افراد۔ کہتے ہیں کہ ابوبکر نے رات کا کھانا نبی کریم ﷺ کے ہاں کھایا۔ پھر کچھ دیر ٹھہرے حتیٰ کہ عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر واپس آ کر ٹھہرے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانا تناول فرمایا۔ جتنی اللہ نے چاہی رات گزر گئی اور اس کے بعد فرمایا کیا تم نے انہیں کھانا کھلا دیا ہے؟ کہنے لگیں انہوں نے انکار کر دیا تھا جب تک آپ نہ آئیں۔ انہیں کھانا پیش کیا گیا تھا۔ انہیں نیند آ گئی۔ میں گئی اور کھانا سنبھال کے رکھ دیا۔ فرمایا اے پھوہڑ۔ انہیں جھاڑ پلائی اور برا بھلا کہا۔ اور ہمیں فرمایا کھانا کھاؤ اور میں خود ہرگز نہیں کھاؤں گا۔ حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم جو بھی لقمہ لیتے تھے نیچے سے اس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا۔ حتیٰ کہ تمام لوگ سیر ہو گئے اور جتنا کھانا پہلے تھا اس سے زیادہ ہو گیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو وہ اتنا ہی تھا بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ آپ نے اپنی زوجہ سے فرمایا اے بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے؟ کہنے لگیں نہیں مجھے پیارے کی قسم اب تو یہ اس سے بھی تین گنا زیادہ ہے جتنا پہلے تھا۔ پھر اس میں سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھایا اور کہا: یہ شیطان کی طرف سے تھا یعنی ان کا (نہ کھانے کی) قسم اٹھانا۔ پھر اس میں سے (وہ) لقمہ کھایا۔ پھر اسے اٹھا کر نبی کریم ﷺ کے پاس لے گئے۔ میں بھی صبح صبح حضور ﷺ کے پاس موجود تھا۔ ہمارے اور ایک قوم کے درمیان معاہدہ تھا۔ اس کی مدت گزر گئی۔ ہم نے بارہ آدمیوں کو پہچانا۔ ان میں سے ہر آدمی کے ساتھ چند آدمی تھے۔ اللہ بہتر جانتا ہے ہر آدمی کے ساتھ کتنے تھے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ ایک آدمی ان کے ساتھ تھا۔ حضرت عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ ان سب کے سب نے اس میں سے کھانا کھایا۔

(379)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ كَانَ نَحَلَهَا جَآدَّ عِشْرِيْنَ وَسْقاً مِّنْ مَالِهِ بِالْغَابَةِ فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ قَالَ وَاللهِ يَا بُنَيَّةُ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ غِنىً بَعْدِي مِنْكِ وَلَا أَعَزَّ عَلَيَّ فَقْراً بَعْدِي مِنْكِ، وَإِنِّي كُنْتُ نَحَلْتُكِ جَآدَّ عِشْرِيْنَ وَسْقاً، فَلَو كُنْتِ جَدَدْتِيْهِ وَاجْتَزَذْتِيْهِ كَانَ لَكِ وَإِنَّمَا هُوَ الْيَومَ مَالُ وَارِثٍ، وَإِنَّمَا هُوَ أَخَوَاكِ وَأُخْتَاكِ فَاقْتَسِمُوهُ عَلَى كِتَابِ اللهِ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا أَبَتِ وَاللهِ لَو كَانَ كَذَا وَكَذَا لَتَرَكْتُهُ، إِنَّمَا هِيَ أَسْمَآءُ فَمَنِ الْأُخْرَىٰ؟ فَقَالَ ذُوْ بَطْنِ بِنْتُ خَارِجَةَ أُرَاهُ جَارِيَةً

[مؤطا مالك كتاب الاقضية باب ما لا يجوز من النحل حديث رقم: 40، شرح معانی الآثار المجلد 2 صفحته 225)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ (زوجہ نبی کریم ﷺ) رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں اپنے بیلے جنگل کے مال میں سے بیس وسق تحفہ کے طور پر دے دیے تھے۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو فرمایا: اللہ کی قسم اے میری بیٹی مجھے اپنے بعد تمام لوگوں سے زیادہ تمہارا دولت مند ہونا پسند ہے۔ اور میرے بعد تجھ سے زیادہ کسی کی غربت مجھے ناگوار نہیں۔ میں نے تجھے بیس وسق تحفہ میں دیے تھے۔ اگر تم نے وہ قبضہ میں لے لیے ہوتے اور اپنے لیے مباح کر لیے ہوتے تو وہ تیرے تھے۔ مگر آج وہ وارثوں کا مال ہے۔ وہ تیرے دو بھائی ہیں اور دو بہنیں ہیں۔ اسے اللہ کی کتاب کے مطابق آپس میں تقسیم کر لینا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا ابا جان! اللہ کی قسم یہ مال کتنا ہی زیادہ ہوتا میں نے چھوڑ دینا تھا۔ میری بہن تو اسماء ہے۔ دوسری کون ہے؟ فرمایا بنتِ خارجہ کے پیٹ والی۔ مجھے دکھایا جا رہا ہے کہ وہ لڑکی ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

ایسا خرقِ عادت جو کسی نبی کے ہاتھ سے صادر ہوا اُسے معجزہ کہا جاتا ہے، اگر ولی کے ہاتھ سے صادر ہو تو اُسے کرامت کہا جاتا ہے۔ جو کام معجزے کے طور پر نبی کر سکتا ہے ممکن ہے کہ وہی کام کرامت کے طور پر ولی کر دے۔ اگر اعلانِ نبوت سے پہلے کسی نبی سے کوئی خرقِ عادت صادر ہوا تو اسے ارہاص کا نام دیا گیا ہے، اگر کسی عام مسلمان سے خرقِ عادت صادر ہو تو اسے معونت کہتے ہیں، اگر کسی کافر کے ہاتھ سے خرقِ عادت صادر ہو جائے تو اسے استدراج کہتے ہیں، اور اگر کسی جھوٹے مدعیِ نبوت سے کوئی خرقِ عادت ظاہر ہو جائے تو اسے اہانت کہتے ہیں، اہانت کی مثال ایسے ہے جیسے کسی جھوٹے مدعیِ نبوت نے کسی کانے کے لیے آنکھ ٹھیک ہونے کی دعا کی تو اس کی دوسری آنکھ بھی ضائع ہو گئی۔ چند مزید کرامات کا ذکر تائید کے طور پر ملاحظہ کریں:

عَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ قُحِطَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ قَحْطًا شَدِيْدًا فَشَكَوْا اِلٰى عَائِشَةَ، فَقَالَتِ انْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ فَاجْعَلُوْا مِنْهُ كُوًى اِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى لَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَآءِ سَقْفٌ، فَفَعَلُوْا، فَمُطِرُوْا مَطَرًا، حَتّٰى نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ، حَتّٰى تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّيَ عَامُ الْفَتْقِ یعنی حضرت ابو جوزاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ اہلِ مدینہ شدید قحط کا شکار ہو گئے۔ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے شکایت کی۔ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ کی قبرِ انور پر جاؤ اس میں آسمان کی طرف سوراخ کر دو حتیٰ کہ آپ کے اور آسمان کے درمیان چھت حائل نہ رہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ وہ لوگ بارش سے نوازے گئے حتیٰ کہ سبزہ پھوٹ پڑا اور اونٹ موٹے ہو گئے حتیٰ کہ چربی سے پھٹنے لگے اور اس سال کا نام پھٹنے کا سال پڑ گیا (سنن الدارمی: ۹۳، الوفا ۲/ ۸۰۱)۔ قَالَ ابْنُ حَجَرٍ فِيْ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ اِسْنَادُهٗ ضَعِيْفٌ

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ قَالَ لَمَّا كَانَ اَيَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ يُؤَذَّنْ فِيْ مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثًا وَلَمْ يُقَمْ، وَلَمْ يَبْرَحْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْمَسْجِدَ، وَكَانَ لَا يَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِهَمْهَمَةٍ يَسْمَعُهَا مِنْ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ یعنی حضرت سعید بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ جب حرہ کے دن آئے تو مسجد نبوی میں تین دن تک اذان نہیں دی گئی اور نہ ہی جماعت کرائی گئی۔ سعید بن مسیب مسجد شریف میں ہی ٹھہرے رہے۔ انہیں نماز کے وقت کا علم اس ہجوم کی آواز سے ہوتا تھا جو نبی کریم ﷺ کی قبرِ انور سے آتی تھی (سنن الدارمی: ۹۴)۔

عَنْ اَبِیْ بَكْرٍ الْمِنْقَرِيِّ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَالطَّبَرَانِيُّ وَاَبُو الشَّيْخِ فِيْ حَرَمِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَكُنَّا عَلٰى حَالَةٍ، فَاَثَّرَ فِيْنَا الْجُوْعُ، فَوَاصَلْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ، فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ الْعِشَآءِ حَضَرْتُ قَبْرَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ الْجُوْعَ! الْجُوْعَ! وَانْصَرَفْتُ، فَقَالَ لِيْ اَبُو الشَّيْخِ اِجْلِسْ، فَاَمَّا

اَنْ يَكُونَ الرِّزْقُ اَوِالْمَوتُ ، قَالَ اَبُو بَكرٍ فَنَمْتُ اَنَا وَاَبُو الشَّيْخ ، وَالطَّبْرَانِي جَالِسٌ يَنظُرُ فِي شَيءٍ، فَحَضَرَ بِالبَابِ عَلَوِيٌّ ، فَدَقَّ الْبَابَ ، فَاِذَا مَعَهُ غُلَامَانِ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا زَنْبِيلٌ كَبِيْرٌ فِيْهِ شَيءٌ كَثِيرٌ فَجَلَسْنَا وَاَكَلْنَا وَظَنَنَّا اَنَّ الْبَاقِيَ يَاخُذُهُ الْغُلَامُ ، فَوَلّٰى ، وَتَرَكَ عِندَنَا البَاقِي فَلَمَّا فَرَغْنَا مِنَ الطَّعَامِ قَالَ الْعَلَوِيُّ يَاقَومُ اَشَكَوتُمْ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ : فَاِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي النَّومِ فَاَمَرَنِي بِحَمْلِ شَيءٍ اِلَيكُمْ یعنی حضرت ابوبکر منقری فرماتے ہیں کہ میں، طبرانی اور ابوالشیخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرمِ پاک میں حاضر تھے۔ ہم کسی خاص حال میں تھے۔ ہم پر بھوک اثر انداز ہوئی اور ہم اکٹھے ہو گئے۔ جب عشاء کا وقت آیا تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور پر حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک بھوک۔ اور میں واپس آ گیا۔ مجھے ابوالشیخ نے کہا بیٹھ جاؤ۔ یا تو کھانا ملے گا یا موت۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ میں اور ابوالشیخ سو گئے اور طبرانی بیٹھے کہیں دیکھے جا رہے تھے۔ دروازے پر ایک علوی آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ اسکے ساتھ دو غلام تھے۔ ہر غلام کے پاس ایک بڑی تھیلی تھی جس میں بہت کچھ تھا۔ ہم بیٹھ گئے اور کھانا کھایا۔ ہمارا خیال تھا کہ بچا ہوا کھانا غلام لے جائے گا۔ وہ واپس چلا گیا اور بچا ہوا کھانا ہمارے پاس چھوڑ گیا۔ جب ہم کھانے سے فارغ ہو گئے تو علوی نے کہا اے دوستو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی تھی؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی۔ آپ نے مجھے تم لوگوں کے پاس کھانا لانے کا حکم دیا (الوفا صفحہ ۸۰۲)۔

بَابُ الْفِتَنِ وَعَلَامَاتِ الْقِيَامَةِ

فتنوں کا باب اور قیامت کی نشانیاں

(380)۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ حَدَّثَنِي سَفِينَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً ، ثُمَّ تَكُونُ مُلْكًا ، ثُمَّ يَقُولُ سَفِينَةُ اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِي بَكرٍ سَنَتَيْنِ ، وَخِلَافَةَ عُمَرَ عَشَرَةً ، وَعُثْمَانَ اثْنَتَيْ عَشَرَةَ وَعَلِيٍّ سِتَّةً ، قَالَ سَعِيدٌ قُلْتُ لِسَفِينَةَ : اِنَّ هٰؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ اَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنْ بِخَلِيفَةٍ ، قَالَ : كَذَبَتْ اَسْتَاهُ بَنِي الزَّرْقَاءِ يَعْنِي بَنِي مَرْوَانَ (ترمذی:2226 ، ابو داؤد: 4646 ، مستدرك حاكم: 4755) ۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن جمہان نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خلافت تیس سال ہوگی۔ پھر ملوکیت ہو جائے گی۔ پھر حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوبکر کی خلافت دو سال شمار کر۔ اور عمر کی خلافت دس سال اور عثمان کی خلافت بارہ سال اور علی کی خلافت چھ سال۔ حضرت سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ: کچھ لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہیں تھے؟ انہوں نے فرمایا یہ بنی مروان کی بکواس ہے۔ (اس حدیث میں

www.islamtheworldreligion.com

تیس سال کی خلافت کا صرف چار خلفائے راشدین تک محدود اور محصور ہونا ثابت ہے اور حق چار یار کا نعرہ خوارج کے خلاف لگتا ہے)۔

(381)۔ عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ، قُلْتُ أَنَا، كَمَا قَالَ، قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ لَجَرِيءٌ، قُلْتُ: فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ، تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ، وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ، قَالَ: لَيْسَ هَذَا أُرِيدُ، وَلَكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا، قَالَ: أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: يُكْسَرُ، قَالَ: إِذًا لَا يُغْلَقَ أَبَدًا، قُلْنَا: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَمَا أَنَّ دُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَ حُذَيْفَةَ، فَأَمَرْنَا مَسْرُوقًا فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: الْبَابُ عُمَرُ (بخاری: 525، مسلم: 7268)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت شقیق (تابعی) فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ہم حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ نے فرمایا: تم میں سے کسی شخص کو فتنہ کے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد ہے؟ میں نے کہا: مجھے اسی طرح (لفظ بلفظ) یاد ہے جس طرح آپ (ﷺ) نے فرمایا تھا، انہوں نے فرمایا: تم اس (علم) کی ہمت رکھنے والے ہو، میں نے کہا: آدمی کی بیوی، اس کے مال، اس کی اولاد اور اس کے پڑوسی میں جو فتنہ ہوتا ہے، نماز، روزہ، صدقہ، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے سے اس کا کفارہ ہو جاتا ہے، حضرت عمر نے فرمایا: میری یہ مراد نہیں ہے، بلکہ میری مراد اس فتنہ سے ہے جس کی موجیں سمندر کی موجوں کی طرح ہوں گی، میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو اس فتنہ سے کوئی خطرہ نہیں ہے، آپ کے اور اس فتنہ کے درمیان ایک مقفل دروازہ ہے، حضرت عمر نے پوچھا: آیا اس دروازہ کو کھولا جائے گا یا توڑا جائے گا؟ (حضرت حذیفہ نے) کہا: توڑا جائے گا۔ حضرت عمر نے فرمایا: پھر وہ دروازہ کبھی بند نہیں کیا جائے گا۔ ہم نے پوچھا: کیا حضرت عمر اس دروازہ کو جانتے تھے؟ حضرت حذیفہ نے کہا: ہاں! وہ اس طرح جانتے تھے جیسے کل (کے دن) سے پہلے رات ہے۔ میں نے ان کو ایسی حدیث بیان کی ہے جو بجھارت نہیں ہے، پھر ہم خود حضرت حذیفہ سے پوچھنے سے ڈرے، ہم نے مسروق سے کہا تو انہوں نے پوچھا، تو حضرت حذیفہ نے بتایا: دروازہ حضرت عمر تھے۔

(382)۔ وَعَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ اَتَيْنَا اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا يَلْقَوْنَ مِنَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ اصْبِرُوْا، فَاِنَّهٗ لَا يَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ اِلَّا وَالَّذِيْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ، سَمِعْتُهٗ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ (بخاری: 7068، ترمذی: 2206)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت زبیر بن عدی فرماتے ہیں کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ ہم نے ان سے حجاج کی طرف سے ہونے والے مظالم کی شکایت کی۔ فرمایا صبر کرو۔ تم پر بعد میں آنے والا ہر زمانہ پہلے سے پرخطر ہوگا۔ حتیٰ کہ تم اپنے رب سے جا ملو گے۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی ﷺ سے سنی تھی۔

(383)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَمَّارٍ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ (مسلم: 7322)۔ صحیح وَمَرَّ حَدِيْثُ الصُّلْحِ بَيْنَ الْفِئَتَيْنِ فِيْ فَضَائِلِ سَيِّدِنَا الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

www.islamtvworldreligion.com

ترجمہ: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔ اس سے پہلے دو جماعتوں میں صلح والی حدیث فضائل سیدنا حسن رضی اللہ عنہ میں گزر چکی ہے۔

شرح

(۱)۔ اس حدیث میں نبی کریم ﷺ کا واضح معجزہ ثابت ہے، آپ نے جو پیش گوئی فرمائی حق ثابت ہوئی۔ امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: یہ حدیث اس بات کا واضح ثبوت ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے اور دوسرے گروہ نے بغاوت کی تھی لیکن وہ مجتہد تھے لہٰذا ان کے ذمے کوئی گناہ نہیں لٰكِنَّهُمْ مُجْتَهِدُوْنَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِمْ (شرح النووی علی مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۶)۔

(۲)۔ باغی کا لفظ قرآن وسنت اور عربی زبان میں جس معنی میں استعمال ہوتا ہے، اردو زبان کا محاورہ اس سے بالکل جدا ہے، جس سے اردو بولنے والوں کو غلط فہمی ہوتی ہے۔ قرآن شریف میں اللہ کریم جل شانہٗ کا ارشاد ہے کہ: وَ اِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ یعنی اگر مومنوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرادو، پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے پر بغاوت کرے تو جو بغاوت کرتا ہے اس کے خلاف اس وقت تک جنگ جاری رکھو جب تک وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع نہیں کرتا (الحجرات: ۹)۔

اس آیت میں مومنین کے دو گروہوں کا ذکر ہے جو آپس میں لڑ پڑیں۔ حکم یہ ہے کہ مومنوں کا ایک گروہ اگر مومنوں کے دوسرے گروہ پر بغاوت کرے تو مظلوم کا ساتھ دو۔ یہاں بغاوت کرنے والے کو بھی مومن کہا گیا ہے اور جس کے خلاف بغاوت کی گئی ہو اُسے بھی مومن کہا گیا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا گروہ بغاوت کے باوجود مومن ہے۔

قرآن کی روشنی میں واضح ہو گیا کہ باغی کا لفظ وسیع ہے اور ہر باغی کافر اور جہنمی نہیں ہوتا بلکہ اِس لفظ کا اطلاق مومنین صادقین پر بھی ہوتا ہے۔ اسی لیے علماء فرماتے ہیں کہ یہ لوگ بغاوت کے باوجود مجتہد تھے لہٰذا ان پر کوئی گناہ نہیں لٰكِنَّهُمْ مُجْتَهِدُوْنَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِمْ (شرح نووی جلد ۲ صفحہ ۳۹۶)۔

(384)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَاْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِيْمَ قُتِلَ، فَقِيْلَ كَيْفَ يَكُوْنُ ذٰلِكَ؟ قَالَ الْهَرَجُ، اَلْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ (مسلم: 7304)۔ هو محمول علىٰ من جوّز القتل، او علىٰ ما اذا كان القتال منهما بغير تاويل سائغ، و هو فى حق المتواجهين بالقتال ولا يلزم من كونهما فى النار ان يكونا فى مرتبة واحدة، فالقاتل يعذب على القتال والقتل، والمقتول يعذب على القتال فقط، فلم يقع التعذيب على العزم المجرد، و قد اخرج البزار فى حديث القاتل والمقتول فى النار زيادة تبين المراد و هى "اذا اقتتلتم على الدنيا فالقاتل والمقتول فى النار" (فتح

الباری المجلد13 صفحته 41)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک لوگوں پر وہ دن نہ آئے کہ قاتل کو علم نہ ہوگا اس نے کیوں قتل کیا اور مقتول کو علم نہ ہوگا وہ کیوں قتل کیا گیا۔ عرض کیا گیا وہ کیسے ہوگا؟ فرمایا: قتل وغارت۔ قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔

شرح

اس حدیث میں جہنم کے استحقاق کی بات فرمائی گئی ہے، وہ بھی اس کے لیے جو بلا تاویل محض عناداً جنگ کرے گا۔ نبی کریم ﷺ کی صحبت کی برکت ہے کہ کوئی صحابی بالفعل جہنم میں نہیں جائے گا لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَآنِي أَوْ رَأَى مَنْ رَآنِي (ترمذی:۳۸۵۸)۔ یہ قاعدہ یاد رکھیے کہ کسی بھی صحابی کے لیے جب جہنم کا لفظ حدیث میں آئے تو استحقاق مراد ہوگا اور بالفعل جہنم میں جانا مراد نہیں ہوگا۔

(385)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَتَكُونُ فِتَنٌ ، اَلْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ الْمَاشِي، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِّنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فَمَنْ وَجَدَ مَلْجأً أَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ [بخاری:3601، مسلم:7247)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلد ہی فتنے ہوں گے۔ ان میں بیٹھا ہوا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا۔ کھڑا آدمی چلتے سے بہتر ہوگا۔ چلتا آدمی دوڑتے سے بہتر ہوگا۔ جو اِن فتنوں کو دیکھ لے گا وہ فتنے اسے دیکھ لیں گے۔ اور جو شخص ان سے پناہ کی جگہ پا سکے وہ پناہ حاصل کر لے۔

(386)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ، وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ، حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا ، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا (بخاری:100، مسلم:6796، ترمذی:2652، ابن ماجة:52)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ علم کو اچک کر قبض نہیں کرے گا کہ بندوں میں سے اسے کھینچ لے بلکہ علماء کو قبض کرنے سے علم کو قبض کرے گا۔ حتیٰ کہ جب ایک عالم کو بھی باقی نہ چھوڑے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا سربراہ بنالیں گے۔ پھر ان سے سوال پوچھے جائیں گے۔ وہ علم کے بغیر فتویٰ دیں گے۔ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (علم نہ رکھنا جہالت ہے اور اس سے بڑی خطرناک جہالت دلائل میں تطبیق کو نہ سمجھنا ہے، یہ جہل مرکب کی ایک قسم ہے)۔

(387)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنْ اِشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُّرْفَعَ الْعِلْمُ ، وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرُ النِّسَآءُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِيْنَ اِمْرَأَةً اَلْقَيِّمُ الْوَاحِدُ (بخاری:5231، مسلم:6786، ترمذی:2205، ابن ماجة:4045)۔ صحیح

www.islamicworldreligion.com

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا۔ اور جہالت زیادہ ہو جائے گی اور زنا کثرت سے ہوگا اور شراب نوشی کثرت سے ہوگی۔ اور مرد کم ہو جائیں گے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی حتیٰ کہ پچاس عورتوں کا ایک مرد متولی ہوگا۔

(388)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ اِذْجَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ. قَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ

(بخاری:59)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا۔ اس نے کہا قیامت کب ہوگی؟ فرمایا: جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے کہا اس کے ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب حکومت نااہلوں کے سپرد کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔

(389)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا، وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا، وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا ، وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ ، وَاَطَاعَ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ ، وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ ، وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ ، وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ ، وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ، وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ ، وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ ، وَلَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا ، فَارْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَآءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَآيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ (ترمذی:2211)۔ وَله شواهد (انظر الترمذی:2210، 2212)۔ ولجميع اجزائه شواهد صحيحة فيرتقي الى درجة الصحة

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب غنیمت کو ذاتی دولت، امانت کو غنیمت، زکوٰۃ کو تاوان سمجھ لیا جائے۔ دین کی غرض کے علاوہ کسی دوسری غرض سے تعلیم حاصل کی جائے، آدمی اپنی بیوی کی فرماں برداری کرے اور اپنی ماں کی نافرمانی کرے، اپنے دوست کو قریب کرے اور اپنے باپ کو دور کرے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں، قبیلے کا برا آدمی اسکی قیادت کرے، قوم کا گھٹیا آدمی ان کا قائد بن جائے، آدمی کا احترام اسکے شر سے ڈرتے ہوئے کیا جائے، گانے بجانے والی عورتیں اور موسیقی کے آلات سرِ عام آ جائیں، شرابیں پی جائیں اور اس امت کے بعد والے اگلوں پر لعنت بھیجیں تو ایسے وقت میں سرخ آندھی، زلزلے، زمین میں دھنسنے، شکل بدلنے، پتھر برسنے کا انتظار کرنا اور ایسی نشانیاں جو اس طرح مسلسل آئیں گی جیسے لڑی کا دھاگہ ٹوٹے تو دانے متواتر گرتے ہیں۔

شرح

یہ حدیث پیش گوئیوں کے حوالے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات کا مجموعہ ہے۔ حدیث شریف کے یہ الفاظ کہ: اس امت کے بعد والے لوگ اگلوں پر لعنت بھیجیں گے، ان الفاظ کی شرح نسبتاً مفصل حاضر ہے:

www.islamicnetworkreligion.com

(۱)۔ اگلوں کی انفرادی تحقیق سے مہذب اور مؤدب طریقے سے اختلاف کر لینا جائز ہے۔لیکن اگر وہ کسی عقیدے پر متفق ہوں یا اُس طرف جمہور ہوں تو پھر اختلاف درست نہیں۔

(۲)۔ انفرادی تحقیق پر بھی اختلاف کرنے کے کچھ آداب ہیں۔اولاً یہ کہ ہم خود اپنی تحقیق پر اچھی طرح غور کر لیں، اگر ہمارے پاس اختلاف کی گنجائش ہے تو ہوسکتا ہے کہ اس بزرگ کے پاس بھی دوسری طرف اسی کی گنجائش موجود ہو۔

(۳)۔ صوفیاء علیہم الرحمہ کے شطحیات اول تو ان کی اپنی کتابوں میں موجود ہی نہیں، بلکہ دوسرے لوگوں نے ملفوظات وغیرہ میں نقل کیے ہیں، لہٰذا وہ خود ان باتوں کے ذمہ دار نہیں۔اگر کسی کی اپنی کتاب میں ایسی کوئی بات ہو تو وہ کتابت کی غلطی یا کسی بعد والے کا اضافہ ہوگا، یہ بات علماء نے اپنی کتابوں میں لکھ دی ہے، مثلاً امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وہ بات جو حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کی جاتی ہے وہ درست نہیں یعنی انہوں نے ایسا نہیں فرمایا (احیاء العلوم صفحہ ۵۰)۔

علامہ شامی علیہ الرحمہ نے حضرت شیخ اکبر رحمہ اللہ کے بارے میں لکھا ہے کہ بعض حاسدوں نے ان کی بعض کتابوں میں کفریہ باتیں ڈال کر شائع کر دی ہیں: اَفْتَرٰی عَلَیْہِ بَعْضُ الْحُسَّادِ فِیْ بَعْضِ کُتُبِہٖ اَشْیَاءَ مُکَفِّرَۃً وَاَشَاعَھَا عَنْہُ الخ (فتاویٰ شامی جلد ۳ صفحہ ۳۲۲)۔

حضرت علامہ غلام رسول صاحب سعیدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: جو چیز کتاب وسنت کے مطابق نہیں اس کے بارے میں حسن ظن یہی ہے کہ یہ بعد کے لوگوں کا الحاق ہے (مقالاتِ سعیدی صفحہ ۷۲)۔

(۴)۔ صوفیائے کاملین نے ایسی باتیں دراصل فرمائی بھی نہیں ہیں، بلکہ صوفیاء خود فرماتے ہیں کہ: میں نے ان شطحیات بولنے والوں پر غور کیا تو میں نے ان کو جاہل، مغرور، خسیس، جھوٹا اور بلاوجہ چڑھائی کرنے والا پایا فَمَا وَجَدْتُ اِلَّا جَاھِلًا مَغْرُوْرًا الخ (قوت القلوب جلد ا صفحہ ۲۸۱)۔

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: شطحیات کلام کی ایسی قسم ہے جس کا نقصان عوام میں بہت زیادہ ہے، حتیٰ کہ ہل چلانے والوں میں سے ایک جماعت نے کھیتی باڑی چھوڑ کر اس قسم کے دعوے کرنا شروع کر دیے ہیں، بے شک یہ کلام طبیعت کو بڑا لذیز محسوس ہوتا ہے اس لیے کہ اس میں اعمال سے فراغت کے ساتھ تزکیہ نفس اور مقامات واحوال کے حصول کی غلط فہمی بھی موجود ہوتی ہے، پس غبی لوگ اپنے لیے اس قسم کے دعوے کرتے ہوئے اور خطبی اور مزین الفاظ الاپتے ہوئے نہیں تھکتے، جب کوئی ان کی باتوں کا انکار کرتا ہے تو بے دھڑک کہہ دیتے ہیں کہ تم کتابی علم اور مناظرے کی عادت کی وجہ سے انکار کر رہے ہو، اور علم حجاب ہے اور جھگڑا نفس کا عمل ہے، ہماری باتیں نورِ حق کے مکاشفہ کے ذریعے سے باطن سے چمکتی ہیں (احیاء العلوم صفحہ ۵۰)۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ اگر واقعی کسی نے کوئی غلط بات کہی ہے تو اسی زمانے میں اس کی تردید بھی کر دی گئی ہے، جیسے حسین بن منصور رحمہ اللہ کے قول انا الحق کی تردید حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ نے کر دی

www.islamtheworldreligion.com

تھی (کشف المحجوب صفحہ ۱۵۷)۔

اب سوچیے! علماء اور مشائخ نے اپنا فرض ادا کر کے رکھ دیا ہے کہ نہیں؟ آج اگر کوئی شخص تحقیق کے اسی مہذب طریقے کو چھوڑ کر کچھ بیچنے آیا ہے تو اپنا سودا اپنے پاس رکھے۔ اُس زمانے کے لوگوں کا خاموش رہنا اور آج کے لوگوں کا اسے اِیشو بنانا سخت محلِ نظر ہے۔ یا وہ قول غلط منسوب ہے یا اسکا کوئی بہتر محمل موجود ہے۔ ہم پر حسنِ ظن اور مثبت سوچ واجب ہے، بات کو منفی جانب لے جانا گناہ ہے اور اس پر براہِ راست یا طریقے طریقے سے غلط ریمارکس دینا لَعَنَ آخِرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَوَّلَهَا کا مصداق ہے۔ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عروہ سے فرمایا: يَا ابْنَ أُخْتِيْ أُمِرُوْا أَنْ يَسْتَغْفِرُوْا لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَبُّوْهُمْ یعنی اے میری بہن کے بیٹے، ان لوگوں کو حکم دیا گیا تھا کہ نبی کے صحابہ کے لیے استغفار کریں مگر یہ انہیں گالیاں دینے لگے (مسلم: ۷۵۳۹)۔

(۵)۔ بعض اوقات کسی بزرگ کی تحریر کو سمجھا ہی نہیں گیا ہوتا اور بعض اوقات کسی فن کی اصطلاح کو نہیں سمجھا گیا ہوتا اور فتویٰ داغ دیا جاتا ہے، جیسے کشف المحجوب میں سُکر اور صحو پر بحث۔

(۶)۔ ایسے لوگوں کو جب بزرگوں یا ان کی اولادوں کے ناموں پر اعتراض ہوتا ہے تو ان کی سطحی سوچ پر افسوس ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ: اللہ کو سب سے زیادہ پسند نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہے (مسلم: ۵۵۸۷)، مگر ایک شقی ترین آدمی کا نام بھی عبدالرحمن تھا جس نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا، اسی طرح فیروز نام بذاتِ خود بالکل صحیح ہے مگر سیدنا فاروقِ اعظم کے قاتل کا نام فیروز تھا، اسی طرح غلام احمد، محمد علی، جیسے ناموں میں بذاتِ خود کوئی قباحت نہیں اگرچہ ان ناموں سے موسوم بڑے بڑے غلط لوگ گزرے ہیں۔

بعد والوں کے تیار کردہ پیمانے اور معیار اگلوں کے لیے حجت نہیں، بلکہ بعد والوں پر لازم ہے کہ اگلوں کی تعلیمات کی روشنی میں معیار قائم کریں۔ خصوصاً چودھویں صدی کے اواخر سے لے کر اب تک معیار قائم کرنے میں عوامی سوچ اور غلو کا بہت زیادہ دخل ہے، اہلِ بصیرت ذرا آنکھیں بند فرما کر حالات پر غور فرمائیں تو دورِ حاضر کے بے شمار فسادات کی حقیقت سامنے آجائے گی۔

(۷)۔ تحقیق اور چرب زبانی میں زمین آسمان کا فرق ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اپنی امت کے بارے میں سب سے زیادہ خوف ان لوگوں سے ہے جو منافق چرب زبان ہوں گے (مسند احمد: ۱۴۳)۔ صحیح

(390)۔ وَعَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَطْلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ مَا تَذَاكَرُوْنَ؟ قَالُوْا نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ إِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰى تَرَوْا قَبْلَهَا عَشَرَ اٰيَاتٍ، فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّآبَّةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَثَلٰثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلٰى مَحْشَرِهِمْ (مسلم: 7285، ابو داؤد: 4311، ترمذی: 2183، ابن ماجة: 4041، 4055)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی (آفتابِ نبوت) ہم پر طلوع ہوئے۔ ہم باتیں کر رہے تھے۔ فرمایا: کیا باتیں کر رہے ہو؟ صحابہ نے بتایا ہم قیامت کا ذکر کر رہے ہیں۔ فرمایا: وہ اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پھر آپ ﷺ نے دھویں، دجال، دابہ، سورج کے مغرب سے نکلنے، عیسیٰ بن مریم کے نازل ہونے، یاجوج ماجوج اور تین قسم کا دھنسنا یعنی مشرق میں، مغرب میں اور جزیرہ عرب میں زمین کا بیٹھ جانا اور سب سے آخر میں آگ کا ذکر فرمایا جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کے محشر تک ہانک کر لے آئے گی۔

(391)۔عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ (مسلم: 4711، ابن ماجه: 3952)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک قیامت سے پہلے پہلے جھوٹے لوگ ہوں گے، ان سے بچ کے رہنا۔ (جھوٹوں سے مراد احادیث گھڑنے والے، نبوت کے مدعی اور تمام اہل بدعت ہیں)۔

فِتْنَةُ الْخَوَارِجِ

خوارج کا فتنہ

(392)۔عَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذَهَبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا اِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَ اَرْبَعَةِ نَفَرٍ ، فَجَآءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِي الْجَبِيْنِ مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ ، فَقَالَ ، اِتَّقِ اللهَ يَا مُحَمَّدُ ، قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ يُّطِعِ اللهَ اِنْ عَصَيْتُهٗ ؟ اَيَأْمَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَأْمَنُوْنِي ؟ قَالَ ثُمَّ اَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِيْ قَتْلِهٖ ، يَرَوْنَ اَنَّهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ ، يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ ، لَئِنْ اَدْرَكْتُهُمْ لَاَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ رَوَاهُ مُسْلِم وَاَبُوْدَاوٗد ، وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ائْذَنْ لِيْ فِيْهِ اَضْرِبْ عُنُقَهٗ ، فَقَالَ لَهٗ دَعْهُ فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يَحْقِرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ مَعَ صَلٰوتِهِمْ وَصِيَامَهٗ مَعَ صِيَامِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِي ، وَفِيْ رِوَايَةٍ كَانَ الرَّجُلُ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقَ الرَّأْسِ مُشَمِّرَ الْاِزَارِ

(بخاری: 3344، 4351، مسلم: 2451، 4667، ابوداؤد: 4764، نسائی: 2578)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سونا بھیجا جو ابھی تک اپنی مٹی میں ہی تھا۔ رسول اللہ نے اسے چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ ایک آدمی آ گیا جس کی داڑھی گھنی تھی۔ دونوں گال پھولے ہوئے تھے، دونوں آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئی تھیں۔ پیشانی ابھری ہوئی تھی اور سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے محمد! اللہ سے ڈرو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں اللہ کی نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کریگا؟ کیا وہ مجھے اہل زمین پر امین مقرر کرتا ہے

www.islamicworldreligion.com

اورتم نہیں کرتے ہو؟ فرماتے ہیں کہ پھر وہ آدمی لوٹ گیا۔صحابہ میں سے ایک آدمی نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی غالباً وہ خالد بن ولید تھے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسکی نسل میں سے ایسی قوم پیدا ہوگی جو قرآن پڑھیں گے مگر وہ انکے حلق سے آگے نہیں جائے گا (یعنی اسے سمجھیں گے نہیں)۔اہلِ اسلام کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر نشانہ سے نکل جاتا ہے۔اگر میں انہیں پالیتا تو قومِ عاد کی طرح انہیں قتل کر دیتا۔ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ مجھے اسکے بارے میں اجازت دیجیے میں اسکی گردن ماردوں۔آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے چھوڑ دو۔اسکے اور بھی ساتھی ہیں جنکی نمازوں کے مقابلہ میں تم اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے اور انکے روزوں کے مقابلہ میں تم اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے۔ایک روایت میں ہے کہ وہ آدمی گھنی داڑھی والا منڈے ہوئے سر والا اور اونچے تہبند والا تھا۔اَلتَّمِيَّةُ: نشانہ۔

(393)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ سَيَكُونُ فِي اُمَّتِيْ اِخْتِلَافٌ وَفُرْقَةٌ، قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيئُوْنَ الْفِعْلَ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَايَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوْقِهٖ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ، طُوبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ، يَدْعُوْنَ اِلٰى كِتَابِ اللهِ لَيْسُوا مِنْهُ فِيْ شَيْءٍ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ اَوْلٰى بِاللهِ تَعَالٰى مِنْهُمْ، قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَاسِيْمَاهُمْ؟ قَالَ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ (ابوداؤد:4765)۔ صَحِيْحٌ وَشَاهِدُهٗ فِي الصَّحِيْحَيْنِ

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا۔میری اُمت میں جلد ہی اختلاف اور تفرقہ ہوگا۔ایک قوم ایسی ہوگی جو حسین بات کرے گی مگر برا عمل کرے گی۔قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے آگے نہیں جائے گا۔دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے، واپس نہیں آئیں گے جب تک وہ تیر اپنی کمان میں واپس نہ آئے۔وہ انسانوں اور حیوانوں میں سب سے زیادہ شریر ہوں گے۔خوشخبری ہو اسے جس نے انہیں قتل کیا اور انہوں نے اسے قتل کیا۔وہ لوگوں کو اللہ کی کتاب کی طرف بلائیں گے حالانکہ ان کا اس سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔جس نے ان سے جنگ کی وہ ان کی نسبت اللہ تعالیٰ سے زیادہ قریب ہوگا۔صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: ان کی نشانی بال منڈانا ہے۔

شرح

علماء فرماتے ہیں: سر منڈانے والا ہر آدمی خارجی نہیں ہوتا۔سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ غسل میں آسانی کے لیے حلق کراتے تھے (ابوداؤد:۲۴۹)۔مگر خارجیوں نے حلق کرانا اپنا شعار بنالیا اور اسے ضروری سمجھتے تھے۔یہ بھی ممکن ہے کہ حلق سے مراد سر، داڑھی اور سارے بال منڈانا ہو۔یہ بھی ممکن ہے کہ حلق سے مراد دینی مخالفت میں مبالغہ کرنا اور مسلمانوں کو قتل کرنا ہو (فتح الباری جلد ۱۳ صفحہ ۶۰۹)۔

(394)۔وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ وَ قَالَ اِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا اِلٰى اٰيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (بخاری کتاب:88 باب:6)۔ صحیح

www.ishalmthewordreligion.com

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو اللہ کی مخلوق میں سب سے شرارتی سمجھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ان آیات کے پیچھے پڑے ہیں جو (جہاد اور مال غنیمت کے حوالے سے) کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں اور انہوں نے وہ مسلمانوں پر فٹ کر دی ہیں۔

(395)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا، قَالَ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا، قَالُوا يَارَسُولَ اللهِ وَفِي نَجْدِنَا، فَأَظُنُّهُ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ (بخاری:7094، ترمذی:3953)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اور عرض کیا۔ اے میرے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، اے میرے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے، صحابہ نے عرض کیا ہمارے نجد میں بھی برکت ہو۔ فرمایا: اے میرے اللہ ہمارے شام میں برکت دے، اے میرے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے نجد میں بھی برکت ہو۔ میرا خیال ہے تیسری مرتبہ فرمایا، وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

(396)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُسْتَقْبِلَ الْمَشْرِقِ يَقُولُ: أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا، أَلَا إِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطٰنِ (مؤطا مالك كتاب الاستيذان باب ما جاء في المشرق:29، مسلم:7292، بخاری:7093)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا۔ آپ مشرق کی طرف چہرہ انور کر کے تشریف فرما تھے اور فرما رہے تھے، خبردار فتنہ اس طرف ہے، خبردار فتنہ اس طرف ہے جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔

(397)۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ عَنْ عُثْمَانَ، فَذَكَرَ عَنْ مَحَاسِنِ عَمَلِهِ، قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَرْغَمَ اللهُ بِأَنْفِكَ، ثُمَّ سَأَلَهُ عَنْ عَلِيٍّ، فَذَكَرَ مَحَاسِنَ عَمَلِهِ، قَالَ: هُوَ ذَاكَ بَيْتُهُ، أَوْسَطُ بُيُوتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ؟ قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: فَأَرْغَمَ اللهُ بِأَنْفِكَ، اِنْطَلِقْ فَاجْهَدْ عَلَيَّ جَهْدَكَ (بخاری:3704)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعد بن عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا، اور اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے حضرت عثمان کے نیک اعمال بیان کیے فرمایا: شاید اس بات سے تمہیں تکلیف ہوئی ہے؟ اس نے کہا: ہاں! (حضرت ابن عمر نے) فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری ناک کو خاک آلودہ کرے، پھر اس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق سوال کیا، تو حضرت ابن عمر نے ان کے نیک اعمال بیان کیے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں سے یہ متوسط گھر ان کا ہے۔ پھر فرمایا: شاید اس بات سے بھی تمہیں تکلیف ہوئی ہے! اس نے کہا: ہاں! حضرت ابن عمر نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری ناک کو خاک آلودہ کرے، دفع ہو جا! اور میرے خلاف جو کر سکتا ہے وہ کر۔

www.islamicnewworldreligion.com

شرح

خوارج کو حروری بھی کہا جاتا تھا، اس لیے کہ ان لوگوں کا پہلا اجتماع کوفہ کے ایک مقام حروراء پر ہوا تھا، پھر اسی مقام کی طرف منسوب ہو گئے۔ ان کے عقائد یہ ہیں:

(۱)۔ حضرت سیدنا عثمان غنی کرم اللہ وجہہ الکریم اور سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم دونوں سے بغض رکھتے تھے (عمدۃ القاری جلد ۳ صفحہ ۲۲۹)۔ ان کے اسی عقیدے کا رد کرتے ہوئے اہل سنت کہتے ہیں کہ: ختنین سے محبت ضروری ہے۔

(۲)۔ یہ لوگ سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو (معاذ اللہ) خلیفہ برحق تسلیم نہیں کرتے تھے۔ ان کے اسی عقیدے کا رد کرتے ہوئے اہل سنت حق چار یار کا نعرہ لگانا پسند کرتے ہیں۔

(۳)۔ صحابہ کرام کے درمیان صلح کرانے والوں کو کافر کہنا اور ان پر آیت: اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ فٹ کرنا۔ گویا یہ ظالم لوگ سیدنا علی المرتضیٰ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما دونوں کو (معاذ اللہ) کافر کہتے تھے۔

(۴)۔ جو لوگ بھی اس صلح (تحکیم) پر راضی ہوئے تھے انہیں بھی کافر کہنا۔

(۵)۔ دونوں طرف کے اصحابِ جمل کو کافر کہنا۔ ان کے اس عقیدے کا رد کرتے ہوئے اہل سنت اپنے آپ کو اہل سنت و جماعت کہتے ہیں تا کہ صحابہ کرام کی ساری جماعت کا احترام کیا جائے۔

(۶)۔ ظالم حکمران کے خلاف خروج کرنے کو واجب سمجھنا۔

(۷)۔ اکثر خوارج گناہِ کبیرہ کے ارتکاب کو کفر سمجھتے ہیں۔

(۸)۔ ان میں سے بعض حدیث کی حجیت کا انکار کرتے ہیں۔

(۹)۔ اپنی خانہ ساز تحقیق کے مطابق نبی کریم ﷺ پر (معاذ اللہ) تنقید کرنا۔

(۱۰)۔ مسلمانوں پر جہاد والی وہ آیات فٹ کرنا جو کافروں کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، اور مسلمانوں کو مشرک قرار دے کر ان کے قتل کو جائز سمجھنا اور ان کا مال مال غنیمت سمجھنا (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے فرمان: نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ کا یہی مطلب ہے، ورنہ تو سب ہی لوگ آیات کو عموم الفاظ کے لحاظ سے ایک دوسرے کے خلاف پڑھ دیتے ہیں)۔

فِتْنَةُ الرَّوَافِضِ

روافض کا فتنہ

(398)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَسُبُّوا اَصْحَابِي، فَلَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ (بخاری: 3673، مسلم: 6488، ترمذی: 3861، ابن ماجۃ: 161،

www.islamtheworldreligion.com

ابو داؤد:4658)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی مت دو، اگر تم میں سے کوئی شخص اُحد کے برابر سونا بھی خرچ کر دے تو ان میں سے کسی ایک کے مُد، یا اس کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ (مُد سے مراد رطل کا تیسرا حصہ جَو ہیں، مدتقریباً ایک کلوگرام کے برابر ہے)۔

(399)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي كَمَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ، حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً، لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ، وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا: مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي (ترمذی:2641)۔

وَقَالَ مُفَسَّرٌ غَرِيبٌ، وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ بِلَفْظِ: إِفْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى أَوْ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفَرَّقَتِ النَّصَارَى عَلَى إِحْدَى أَوِ ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً (ابو داؤد:4596، ترمذی:2640)، وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا وَزَادَ "وَهِيَ الْجَمَاعَةُ" (ابو داؤد:4597)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت پر قدم بہ قدم وہی حالات گزریں گے جو بنی اسرائیل پر گزرے، حتیٰ کہ اُن میں سے اگر کوئی شخص اپنی ماں کے پاس اعلانیہ گیا تھا تو میری امت میں بھی کوئی ایسا شخص ہوگا جو یہی حرکت کرے گا، اور بے شک بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے، اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی، وہ سب جہنمی ہوں گے سوائے ایک فرقے کے، لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون ہوں گے؟ فرمایا: جس راستے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

(400)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا عَلِيُّ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي قَوْمٌ يَنْتَحِلُونَ حُبَّ أَهْلِ الْبَيْتِ، لَهُمْ نَبْزٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ، قَاتِلُوهُمْ فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُونَ (المعجم الکبیر للطبرانی:12822، مجمع الزوائد المجلد 9 صفحہ 749، حدیث:16434)۔ إِسْنَادُهُ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ ﷺ کے پاس حضرت علی بھی تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے علی جلد ہی میری امت میں ایک قوم ہوگی جو اہل بیت کی محبت کا ڈھونگ رچائے گی، انکا ایک خاص لقب ہوگا، انہیں رافضی کا نام دیا جائے گا، ان سے جنگ کرو بے شک وہ مشرک ہیں۔

(401)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَالِمِ بْنِ عُوَيْمِرِ بْنِ سَاعِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى اخْتَارَنِي وَاخْتَارَ لِي أَصْحَاباً فَجَعَلَ لِي مِنْهُمْ وُزَرَاءَ، وَأَنْصَاراً وَأَصْهَاراً فَمَنْ سَبَّهُمْ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ (المعجم الاوسط للطبرانی:456)۔ قَالَ الْهَيْثَمِي صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عویم بن ساعدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے چن لیا اور میرے لیے صحابہ کو چن لیا، ان میں سے کچھ کو میرے لیے وزراء بنایا، اور انصار، اور سسرال بنایا، جس نے اُن کو گالی دی اس پر اللہ

www.islamtheworldreligion.com

کی لعنت ہے، فرشتوں کی لعنت ہے اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

(402)۔عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ : كَانَتْ لَيْلَتِيْ ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدِيْ ، فَأَتَتْهُ فَاطِمَةُ ، فَسَبَقَهَا عَلِيٌّ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ : يَا عَلِيُّ أَنْتَ وَأَصْحَابُكَ فِي الْجَنَّةِ إِلَّا أَنَّهُ مِمَّنْ يَّزْعَمُ أَنَّهُ يُحِبُّكَ أَقْوَامٌ يَرْفُضُوْنَ الْإِسْلَامَ ، ثُمَّ يَلْفِظُوْنَهُ ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ ، لَهُمْ نَبْزٌ يُقَالُ لَهُمْ : اَلرَّافِضَةُ ، فَإِنْ أَدْرَكْتَهُمْ ، فَجَاهِدْهُمْ ، فَإِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ ، قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللهِ ، مَا الْعَلَامَةُ فِيْهِمْ ؟ قَالَ : لَا يَشْهَدُوْنَ جُمُعَةً ، وَلَا جَمَاعَةً وَيَطْعَنُوْنَ عَلَى السَّلَفِ الْأَوَّلِ [المعجم الاوسط للطبرانی:٦٦٠٥ ، مجمع الزوائد:١٦٤٣١]۔ فِيْهِ :الفَضْلُ بْنُ غَانِمٍ ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ ، وَ فِيْ رِوَايَةٍ عَنْ عَلِيٍّ الْمُرْتَضٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَظْهَرُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ يَرْفُضُوْنَ الْإِسْلَامَ (مسند احمد:811، السنة لعبد الله ابن احمد: 1197، 1198، 1199، 1200، مسند البزار:2776، مجمع الزوائد:16435)۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ ، وَ رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بِسَنَدٍ آخَرَ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ يَنْتَحِلُوْنَ حُبَّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَلَيْسُوا كَذَالِكَ وَآيَةُ ذَالِكَ أَنَّهُمْ يَشْتِمُوْنَ أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ (السنة: 1201)۔فحسن لطرقه وشواهده

ترجمہ: ام المومنین حضرت اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میری باری کی رات تھی، اور نبی کریم ﷺ میرے پاس تھے، آپ کے پاس (سیدہ) فاطمہ حاضر ہوئیں، علی ان سے پہلے پہنچ گئے، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے علی! تم اور تمہارے ساتھی جنت میں ہیں، مگر تمہاری محبت کا دعویٰ کرنے والوں میں سے کچھ اقوام ایسی ہوں گی جو اسلام سے نکل چکے ہوں گے، صرف زبانی اسلام کا دعویٰ کریں گے، قرآن پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا، ان کا خاص لقب ہوگا، انہیں رافضی کہا جائے گا، اگر تم انہیں پاؤ تو ان سے جہاد کرو، بے شک وہ مشرک ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ان کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا: وہ جمعہ میں حاضر نہیں ہوں گے، اور نہ ہی جماعت کے وقت حاضر ہوں گے، اگلے گزرے ہوئے لوگوں پر طعن کریں گے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی جنہیں رافضی کہا جائے گا، وہ اسلام کو چھوڑ دیں گے۔

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت (یہ بھی) ہے کہ فرمایا: یہ لوگ ہم اہل بیت کی محبت کا ڈھونگ رچائیں گے، حالانکہ یہ لوگ ایسے نہیں ہیں، اور اس (عدم محبت) کی نشانی یہ ہے کہ ابوبکر اور عمر کو گالیاں دیں گے۔

شرح

روافض کی اپنی کتاب میں بھی لکھا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: اللہ سبحانہ نے جن منافقوں کے بارے میں آیات نازل فرمائی ہیں، وہ سب کے سب شیعہ بنے بیٹھے ہیں يَنْتَحِلُ التَّشَيُّعَ (رجال کشی صفحہ ۳۶۲)۔اور فرمایا: ہمارے سب سے بڑے دشمن وہی ہیں جو ہماری محبت

www.islamfreeworldreligion.com

کا ڈھونگ رچاتے ہیں وَمَا اَحَدٌ اَعْدٰی لَنَا مِمَّنْ یَّنْتَحِلُ مَوَدَّتَنَا (رجال کشی صفحہ ۳۷۳)۔

(403)۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰی هَدْمِ الْاِسْلَامِ (شعب الایمان: 9464، المعجم الاوسط للطبرانی: 6772)۔ حَسَنٌ لِتَعَدُّدِ طُرُقِهٖ

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی بدعتی کا احترام کیا اس نے اسلام کو گرادینے میں مدد کی۔

(404)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَبَی اللهُ اَنْ یَّقْبَلَ عَمَلَ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰی یَتُوْبَ مِنْ بِدْعَتِهٖ (ابن ماجة: 50)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صاحبِ بدعت کے عمل کو قبول کرنے سے انکار کردیا ہے جب تک وہ اپنی بدعت سے توبہ نہ کرے۔

(405)۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: سَیَكُوْنُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُحَدِّثُوْنَكُمْ بِمَا لَا تَسْمَعُوْا بِهٖ اَنْتُمْ وَلَا آبَائُكُمْ فَاِیَّاكُمْ وَاِیَّاهُمْ (مقدمة مسلم: 15، 16، المسند لاحمد بن حنبل المجلد 2 صفحته 349 حدیث رقم: 8617، الجامع الصغیر: 4780)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں میری امت میں سے کچھ لوگ ہونگے جو تمہیں ایسی باتیں بتائیں گے جو نہ تم نے سنی ہونگی اور نہ تمہارے باپ دادا نے سنی ہونگی، تم پر لازم ہے کہ ان سے بچ کے رہو۔

(406)۔ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سِیْرِیْنَ التَّابِعِیُّ عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ یَرٰی: اَنَّ عَامَّةَ مَا یُرْوٰی عَنْ عَلِیٍّ الْكَذِبُ (بخاری: 3707)۔ صحیح، ومر برقم: 174۔

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین تابعی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ تھی کہ: بے شک حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کرکے روایت کی جانے والی اکثر باتیں جھوٹ ہیں۔

(407)۔عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَیَّاشٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْمُغِیْرَةَ یَقُوْلُ: لَمْ یَكُنْ یُصَدَّقُ عَلٰی عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ فِی الْحَدِیْثِ عَنْهُ اِلَّا مِنْ اَصْحَابِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ (مقدمة صحیح لمسلم: 25)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کی گئی احادیث کو تسلیم نہیں کیا جاتا تھا سوائے ان احادیث کے جو عبداللہ بن مسعود اور ان کے شاگردوں نے روایت کی ہوں۔

(408)۔عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ: لَمَّا اَحْدَثُوْا تِلْكَ الْاَشْیَاءَ بَعْدَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ عَلِیٍّ: قَاتَلَهُمُ اللهُ اَیَّ عِلْمٍ اَفْسَدُوْا (مقدمة صحیح لمسلم: 24)۔ صحیح

ترجمہ: ابو اسحاق فرماتے ہیں کہ: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد لوگوں نے یہ چیزیں گھڑ لیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے ایک نے کہا: اللہ انہیں تباہ کرے، انہوں نے کیسے قیمتی علم کو خراب کردیا ہے۔

www.islamthevoiceofreligion.com

(409)۔عَنْ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ: کَتَبْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَسْأَلُہٗ اَنْ یَّکْتُبَ لِیْ کِتَاباً وَیُخْفِیَ عَنِّیْ، فَقَالَ: وَلَدٌ نَاصِحٌ، اَنَا اَخْتَارُ لَہُ الْاُمُوْرَ اِخْتِیَاراً وَاُخْفِیْ عَنْہُ، قَالَ: فَدَعَا بِقَضَاءِ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ، فَجَعَلَ یَکْتُبُ مِنْہُ اَشْیَاءَ، وَیَمُرُّ بِہِ الشَّیْءُ فَیَقُوْلُ: وَاللّٰہِ مَا قَضٰی بِہٰذَا عَلِیٌّ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ ضَلَّ (مقدمۃ صحیح لمسلم حدیث: 22)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابنِ عباس کی طرف خط لکھا کہ میری طرف کچھ احادیث لکھوا کر بھیج دیں اور میری سمجھ سے بالاتر نہ لکھیں۔ حضرت ابنِ عباس نے سوچا کہ یہ شخص نیک فطرت ہے، میں احادیث کے لکھے ہوئے ذخیرہ میں سے منتخب کر کے چھپا کر اس کو بھیجتا ہوں، اس کے بعد حضرت ابنِ عباس نے حضرت علی کے لکھے ہوئے فیصلے منگوائے اور ان میں سے کچھ باتیں لکھنا شروع کیں، مطالعہ کے دوران حضرت ابنِ عباس فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم یہ حضرت علی کے فیصلے نہیں بلکہ یہ تو کسی گمراہ شخص کے فیصلے ہیں۔

شرح

حدیثیں گھڑنے والے کئی طرح کے کمالات دکھاتے ہیں۔(۱)۔حدیث گھڑنا: جیسے یہ جھوٹ کہ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ پانچ ہستیوں کی وجہ سے قبول ہوئی۔ یہ جھوٹ کہ سیدنا حسین نے سیدنا ابن عمر کو اپنا غلام زادہ کہا اور سیدنا عمر فاروق نے یہ بات لکھوانے کے لیے اپنے بیٹے کو ان کے پاس بھیجا۔ یہ جھوٹ کہ ذوالفقار نامی تلوار آسمان سے نازل ہوئی تھی۔ حالانکہ یہ تلوار مسلمانوں نے جنگِ بدر میں کافروں سے مالِ غنیمت میں حاصل کی تھی جسکا ثبوت ترمذی شریف میں موجود ہے (ترمذی:۱۵۶۱)۔

(۲)۔ حدیث کی شرح کرتے وقت فریب دینا: جیسے جنگِ احد کے بعد جب ابوسفیان نے کہا کہ: لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمْ یعنی ہمارے پاس عزیٰ ہے اور تمہارے پاس کوئی عزیٰ نہیں، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ کو حکم دیا کہ کہو: قُوْلُوْا: اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ یعنی اللہ ہمارا مولا ہے اور تمہارا کوئی مولا نہیں (بخاری:۴۰۴۳)۔

اس حدیث کو بیان کرتے وقت یہ لوگ دو طریقوں سے ڈنڈی مارتے ہیں، ایک یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو یہ فرمایا تھا، دوسرے یہ کہ اس حدیث کا تعلق سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مولا ہونے سے ہے۔

اسی طرح سورج پلٹنے والی حدیث کے بارے میں یہ کہنا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سورج واپس کیا تھا۔ حدیثِ منزلت سے خلافت بلافصل ثابت کرنا۔ اور حدیثِ غدیر سے ولایت باطنی ثابت کرنا وغیرہ۔

اسی طرح فتح خیبر والی حدیث اگرچہ صحیح ہے اور اس میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عظیم فضیلت موجود ہے۔ آمَنَّا وَصَدَّقْنَا۔ مگر اس کے ضمنی واقعات میں سخت افراط اور تفریط کی جاتی ہے۔ خیبر کے کل کتنے قلعے تھے؟ کیا سیدنا مرتضیٰ کریم رضی اللہ عنہ سے پہلے وہ قلعے فتح ہو چکے تھے کہ نہیں اور مالِ غنیمت تک حاصل

www.ahlmtheworldreligion.com

کرلیا گیا تھا کہ نہیں؟ خیبر پر حملہ کرنے والے صحابی حضرت عامر بن اکوع شہید ہو چکے تھے کہ نہیں؟ کچھ صحابہ کے بھاگ کر واپس آنے والی روایت صحیح ہے یا جھوٹ؟ مرحب کے قاتل کے بارے میں دو روایات کون کون سی ہیں اور ان میں تطبیق کیسے ہے؟ خیبر کے دروازے والی روایت کے اصل الفاظ کیا ہیں اور اس کی سند کیسی ہے؟ قلعے کے بہت بڑے دروازے کی ڈھال درمیان میں ہو تو اپنی تلوار سے دشمن پر ضرب لگانا کیسے ممکن ہے؟ ان باتوں کی تفصیل کسی حد تک حدیث نمبر ۱۶۲ کے تحت گزر چکی ہے۔ بدگمانی کی بجائے محض علمی سوچ کی درخواست ہے۔

(۳)۔ یہ لوگ جب کسی بھی صحابی کا کوئی زبردست قول یا کسی صحابی کی شان میں کسی دوسرے کا کوئی خوبصورت جملہ دیکھتے ہیں، تو اسے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ اس کی مثالیں ہم اس لیے نہیں دے رہے کہ وہ جھوٹ اتنے مشہور ہو چکے ہیں کہ شاید کچھ لوگوں کو یقین نہ آئے۔

(۴)۔ یہ لوگ اپنی گھڑی ہوئی ہر بات دوسروں سے بھی منوانا چاہتے ہیں، اگر کوئی نہ مانے تو اسے خارجی اور ناصبی کہنے لگتے ہیں، علم کا جواب جذبات سے دیتے ہیں اور عقیدے پر عقیدت کو غالب رکھتے ہیں۔

محدثین نے اصول بیان فرمایا ہے کہ: اگر کوئی بدعتی آدمی ثقہ بھی ہو تو کم از کم اس سے ایسی حدیث قبول نہیں کی جائے گی جو اس کی بدعت کی تائید کرتی ہو (نخبۃ الفکر صفحہ ۸)۔

(۵)۔ ہم نے ان لوگوں کی ایک کتاب دیکھی جس میں اہل بیت کی شان کی طرف منسوب کر کے قرآن کی تین سو آیات درج کی گئی تھیں، لیکن آپ حیران ہوں گے کہ ان تین سو آیتوں میں پہلی آیت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ دوسری آیت یہ ہے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ تیسری آیت یہ ہے: صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ۔

قیاس کن زِ بہارِ من گلستانِ مرا

(میری بہار کو دیکھ کر میرے گلستان کا اندازہ خود کر لے)

(410)۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ (المسند لاحمد بن حنبل: 21616، ابو داؤد: 4758)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی دور ہوا اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے اتار دی۔

(411)۔ عَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ وَسُبَّ اَصْحَابِيْ فَعَلَى الْعَالِمِ اَنْ يُّظْهِرَ عِلْمَهٗ، فَاِنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا (السنۃ للخلال: 787)۔

نقله المجدد للالف الثانی و اعتمد علیه و استدل به۔ و رواه ابن عساکر بلفظ: اذا ظَهَرَتِ البِدَعُ، ولعن آخر

www.islamtheworldreligion.com

هذه الامة اولها ،فمن كان عنده علم فَلْيَنْشُرْهُ فانّ كاتم العلم يومئذ ككاتم ما انزل الله على محمد (ابن عساكر المجلد 54 صفحته 80، الجامع الصغير: 751)۔ وله شاهد رواه الامام ابو عمرو الدانی فی کتاب الفتن: اذا ظهرت البدع و شُتِمَ اصحابی فمن كان عنده علم فَلْيَظْهَرْهُ فَإِنَّ كاتم العلم حينئذ ككاتم ما انزل الله [كتاب الفتن للدانی المجلد 3 صفحته 636)۔ حسن لطرقه و شاهده

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب فتنے یا بدعات ظاہر ہو جائیں، اور میرے صحابہ کو گالیاں دی جائیں، تو عالم پر لازم ہے کہ اپنا علم ظاہر کرے، جس نے ایسا نہ کیا اس پر اللہ کی لعنت، تمام فرشتوں اور انسانوں کی لعنت، اللہ اس کی طرف سے کوئی عوض اور بدلہ قبول نہیں کرے گا۔

شرح

روافض کا سب سے بڑا اور بنیادی ماخذ اُن کی کتاب: کتاب سلیم بن قیس ہے۔ اس کتاب کے بارے میں ان کے اپنے معتبر عالم شیخ مفید لکھتے ہیں: هٰذَا الْكِتَابُ غَيْرُ مُوْثُوقٍ بِهٖ وَلَا يَجُوْزُ الْعَمَلُ عَلٰى اَكْثَرِهٖ وَ قَدْ حُصِلَ فِيْهِ تَخْلِيْطٌ وَ تَدْلِيْسٌ فَيَنْبَغِيْ لِلْمُتَدَيِّنِ اَنْ يَجْتَنِبَ الْعَمَلَ بِكُلِّ مَا فِيْهِ، وَلَا يَؤَوِّلَ عَلٰى جُمْلَتِهٖ یعنی یہ کتاب ایسی ہے جس پر وثوق نہیں کیا جا سکتا، اور اس کی اکثر تعلیمات پر عمل جائز نہیں، اس میں خلط ملط اور تدلیس پائی جاتی ہے، ہر دیندار آدمی کو یہی زیب دیتا ہے کہ اسکی تمام تر تعلیمات پر عمل کرنے سے اجتناب کرے اور ساری کی ساری کتاب پر اعتماد نہ کرے (تصحیح اعتقادات الامامیہ صفحہ ۱۹۷ مصنفہ شیخ مفید)۔

صحابہ کرام کی گستاخی دراصل اسلام کے متوازی اور اسے منہدم کرنے کیلیے اس کے مدمقابل ایک نیا دین ہے۔ ثبوت ملاحظہ کیجیے اور غور کیجیے کہ یہ لوگ صرف گستاخِ صحابہ ہیں یا گستاخِ اسلام اور گستاخِ رسول؟

(۱)۔ ان لوگوں کے بنیادی عقائد پانچ ہیں: توحید، عدل، رسالت، امامت اور قیامت (ان کے عقائد کی تمام کتب)۔ آپ نے دیکھا کہ ان کے عقائد میں فرشتے اور کتابیں شامل نہیں ہیں، جن کا ذکر قرآن میں جگہ جگہ موجود ہے۔ مثلاً: وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا یعنی اور جو کفر کرے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اسکے رسولوں اور روز قیامت کا تو بے شک وہ گمراہ ہو کر حق سے بہت دور جا پڑا (النساء: ۱۳۶)۔ فرشتوں اور کتابوں کو عقائد سے نکالنے کی وجہ کیا ہے؟ اہلِ علم اور صاحبِ مطالعہ حضرات اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔

(۲)۔ ان کے نزدیک اماموں کو اللہ تعالیٰ خود مقرر کرتا ہے۔ یعنی امامت منصوص چیز ہے۔ لیکن افسوس کہ کسی امام کا نام قرآن یا حدیث میں نہیں ملتا۔ اس مقام پر اللہ کریم نے ان لوگوں کو اس قدر لاجواب کر رکھا کہ تحریر، تقریر اور مناظرہ ہر میدان میں شکست خوردہ ہیں، مگر اس دلچسپ سوال کا جواب ان کے پاس نہیں ہے۔ بلکہ اماموں کے اپنے درمیان امامت کے مسئلہ پر اختلافات بلکہ فسادات بھی ہوئے ہیں۔ ان

www.islamthewordreligion.com

جھگڑوں کے موضوع پر اِن کے علامہ علی بن حسین اصفہانی (م:۳۵۶ھ) نے کتاب مَقَاتِلُ الطَّالِبِيِّيْنَ لکھی ہے، جو نہایت دلچسپ کتاب ہے۔اسی امامت میں اختلاف کی وجہ سے ان میں بہت سے فرقے پائے جاتے ہیں، جیسے اثناعشری، اسماعیلی، زیدی وغیرہ۔اگر امام کو اللہ مقرر کرتا ہے تو پھر یہ جھگڑے کیوں؟

(۳)۔ ان کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد ائمہ اہلِ بیت معصوم ہیں، مامور من اللہ ہیں اور ان پر وحی آتی تھی، اور وہ معجزات دکھاتے تھے۔شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ میں نے روحانی طور پر نبی کریم ﷺ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ان کے عقیدہِ امامت پر غور کرو، میں نے غور کیا تو مجھ پر واضح ہوا کہ ان کی یہ سب باتیں ختمِ نبوت کا انکار ہیں (الانتباہ صفحہ ۴)۔

ختمِ نبوت کے عقیدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید غور فرمائیے کہ ان کی کتاب چودہ ستارے صفحہ ۶۰ پر لکھا ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کارِ رسالت میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک تھے۔ان کی کتاب انوارِ نعمانیہ جلد ا صفحہ ۳۲ پر لکھا ہے کہ امامت کا منصب نبوت سے اوپر ہوتا ہے۔

(۴)۔ سادہ لوگ انہیں عام طور پر گستاخ صحابہ سمجھتے ہیں، لیکن دراصل یہ لوگ گستاخ رسول ہیں۔دیکھیے!

(الف)۔ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گالی دینا سیدھی سیدھی نبی کریم ﷺ کو گالی ہے (معاذ اللہ)۔

(ب)۔کتاب انوارِ نعمانیہ جلد ا صفحہ ۸۷ پر لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد چار کے سواء تمام صحابہ بعد میں مرتد ہو گئے تھے (معاذ اللہ)۔انوارِ نعمانیہ کی یہ عبارت نبی کریم ﷺ کی کامیابی پر حملہ ہے۔

(ج)۔سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو یا کسی بھی صحابی کو کُل ایمان کہنا، اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا انکار ہے، اس لیے کہ پھر کسی اور پر ایمان لانا (معاذ اللہ) ضروری نہیں رہتا۔

(د)۔رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور تبلیغ کا اصل مقصد سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی ولایت کا اعلان قرار دینا اور اس پر بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ سے استدلال کرنا بھی رسول اللہ ﷺ کی گستاخی ہے۔

(ھ)۔نبی کریم ﷺ کا ایک نعرہ اور آپ کی بجائے کسی بھی صحابی یا اہل بیت کے سوا لاکھ نعرے لگانا رسول اللہ ﷺ کی شان میں تنقیص ہے۔

(و)۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو حاملِ لواءِ حمد کہنا اور آپ رضی اللہ عنہ کو ساقیِ کوثر کہنا نبی کریم ﷺ کے خصائص کا انکار ہے۔

(ز)۔اللہ کے سواء کسی کو نبی کریم ﷺ کا مشکل کشاء کہنا اور اسی طرح اللہ کے سواء کسی بھی ہستی کو نبی کریم ﷺ کا آسرا کہنا حبیبِ کریم ﷺ کی شان پر حملہ ہے۔اللہ کریم اس اُمت کو شاعروں کے شر سے محفوظ رکھے۔

(ح)۔نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی کو بھی حُجَّةُ اللهِ عَلَى الْخَلْقِ کہنا رسول اللہ ﷺ کی بے

www.islamicworldreligion.com

ادبی ہے، اس لیے کہ خلق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شامل ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مخلوق میں سے کوئی بھی حجت نہیں ہوسکتا۔

(ط)۔اِن کی کتاب انوارِنعمانیہ جلد ا صفحہ ۱۲۷ اور دیگر کتابوں میں لکھا ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ حضرت جبریل علیہ السلام کے استاد تھے۔

(۵)۔ اہلِ سنت کے بارے میں بدگمانی کرتے ہیں، جھوٹے الزام لگاتے ہیں، واللہ ہماری بات کا وہ مطلب نہیں ہوتا جو یہ اخذ کر لیتے ہیں۔ بلکہ یہ لوگ تمام صحابہ اور اہلِ بیت اطہار علیہم الرضوان کے واضح بیانات کے اندر اُن کی نیت تلاش کرتے رہتے ہیں۔

(۶)۔ اِن کی ایک خاص پہچان اور علامت یہ ہے کہ یہ لوگ اہلِ سنت کو خارجی اور ناصبی کہتے ہیں (شرح اعتقادِ اہلِ سنت مصنفہ امام علی بن مدینی جلد ا صفحہ ۱۶۶، فتاویٰ رضویہ جلد ۱۵ صفحہ ۷۲)۔اہلِ سنت چونکہ امام کو خود نصب کرتے ہیں اس لیے روافض انہیں ناصبی کہتے ہیں (غنیۃ الطالبین جلد ا صفحہ ۱۷۶)۔ان کا ایک فرقہ حضرت امام زید کو امام مانتا ہے مگر حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالی نہیں دیتا، انہوں نے اس فرقہ کو بھی ناصبی قرار دیا ہے اَلزَّيْدِيَّةُ هُمُ النُّصَّابُ (رجال کشی صفحہ ۳۰۳)۔ بلکہ قرآن کی آیت وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ (الغاشیہ: ۲، ۳) کے بارے میں امام علی رضا (رضی اللہ عنہ) کی طرف منسوب کر کے لکھا ہے کہ: یہ آیت ناصبیوں میں سے زیدیہ اور واقفہ فرقوں کے بارے میں نازل ہوئی (رجال کشی صفحہ ۵۱۸)۔

ان کی تردید کے اہم اصول یہ ہیں کہ: یہ لوگ اگر اہلِ سنت کی کسی کتاب کا حوالہ دیں تو وہ حوالہ ہی ہوسکتا ہے کہ غلط ہو۔ ثانیاً جس کتاب کا یہ لوگ حوالہ دیں گے وہ کتاب ہی کسی ذمہ دار اور معتبر عالم کی تصنیف نہیں ہوگی یا وہ کسی شیعہ کی کتاب ہوگی۔ ثالثاً ان کی طرف سے پیش کردہ آیت یا حدیث کے اندر ہی، یا اس کے آگے یا اس کے پیچھے جواب موجود ہوگا۔ رابعاً یہ لوگ صحابہ کرام پر جو الزام لگائیں گے وہی الزام خوارج کی طرف سے اہلِ بیت پر لگا ہوگا۔ اسی طرح یہ لوگ جو کمال اہلِ بیت میں دکھائیں گے، خصائص کے علاوہ ایسا ہر کمال صحابہ کرام میں اور خصوصاً شیخین میں بدرجہ اَولیٰ موجود ہوگا۔ جو لفظ یا جملہ ان کے نزدیک اہلِ بیت کی بے ادبی ہے، اہلِ سنت کے نزدیک وہی لفظ صحابہ کرام اور اہلِ بیت دونوں کی بے ادبی ہوگا یا پھر دونوں کی بے ادبی نہیں ہوگا۔ رضی اللہ تعالیٰ عن جمیع احباء سیدنا و مولانا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ذِكْرُ الْمَهْدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

امام مہدی رضی اللہ عنہ کا بیان

(412)۔عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ اَوْلَادِ فَاطِمَةَ (ابو داؤد:4284، ابن ماجة:4086، شرح السنة:4280)۔اِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مہدی میری عترت میں سے ہو گا۔ فاطمہ کی اولاد میں سے ہوگا۔

(413)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِي (ترمذی: 2230، ابو داؤد: 4282، مستدرك حاكم: 8536 و قال الذهبی صحيح). قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی عرب کا مالک بن جائے گا۔ اس کا نام میرے نام سے مطابق ہوگا۔

(414)۔ وَعَنْ زِرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا يَوْمٌ لَطَوَّلَ اللهُ ذٰلِكَ الْيَوْمَ، حَتّٰى يَبْعَثَ رَجُلًا مِّنِّي اَوْ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اِسْمُهٗ اِسْمِي وَاِسْمُ اَبِيْهِ اِسْمَ اَبِي (ابو داؤد: 4282، ترمذی: 2231). صحيح

ترجمہ: حضرت زِرّ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خواہ دنیا کا صرف ایک دن باقی رہ جائے پھر بھی اللہ اس دن کو لمبا کر دے گا حتیٰ کہ ایک آدمی کو مجھ سے یا فرمایا میرے اہل بیت سے بھیجے گا جس کا نام میرے والا ہوگا اور اس کے والد کا نام میرے والد گرامی والا ہوگا۔

شرح

ان احادیث کی روشنی میں یہ سمجھنا بالکل آسان ہے کہ مرزا قادیانی اور سیدنا امام مہدی میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ امام مہدی کا فاطمی سید ہونا، عرب پر حکومت کرنا، حضور ﷺ کا ہم نام ہونا اور ان کے والد کا حضور کے والد کا ہم نام ہونا بڑے واضح فرق ہیں، دو مزید فرق اگلی حدیث میں دیکھیے!

(415)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْمَهْدِيُّ مِنِّي اَجْلَى الْجَبْهَةِ، اَقْنَى الْاَنْفِ، يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، يَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ (ابو داؤد: 4285، شرح السنة: 4280، مستدرك حاكم: 8848 وفيه عمران قال الذهبی هو ضعيف). حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی مجھ سے ہوگا۔ کھلی پیشانی والا، بلند بینی والا، زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و ستم سے بھری ہوئی ہوگی۔ سات سال حکومت کرے گا۔

شرح

(۱)۔ احادیث میں جن بارہ خلفاء کا ذکر ہے ان میں آخری خلیفہ سیدنا امام مہدی رضی اللہ عنہ ہوں گے۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس باقاعدہ حکومت ہوگی، اور ان میں سے جتنے گزر چکے ہیں ان کے پاس بھی

www.islamtheworldreligion.com

حکومت تھی۔ سیدنا امام مہدی حسنی سید ہوں گے۔ ائمہ کو اہل بیت تک محدود رکھنا اور پھر صرف حسینی سادات تک محدود رکھنا احادیث کے خلاف ہے۔ چنانچہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے حضرت حسن کی طرف دیکھ کر فرمایا: اِنَّ ابْنِی هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ يَشْبَهُهٗ فِي الْخُلُقِ وَلَا يَشْبَهُهٗ فِي الْخَلْقِ یعنی بے شک میرا یہ بیٹا سید ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے نام دیا ہے۔ اس کی پشت سے ایک آدمی نکلے گا جس کا نام تمہارے نبی والا رکھا جائے گا۔ وہ اخلاق میں نبی سے مشابہ ہوگا مگر صورت میں مشابہ نہیں ہوگا (ابوداؤد: ۴۲۹۰)۔ضعیف

(۲)۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: يَكُونُ اِخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيفَةٍ، فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هَارِبًا اِلٰى مَكَّةَ فَيَاْتِيْهِ نَاسٌ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ فَيُخْرِجُوْنَهٗ وَهُوَ كَارِهٌ، فَيُبَايِعُوْنَهٗ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَيُبْعَثُ اِلَيْهِ بَعْثٌ مِنَ الشَّامِ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَاِذَا رَاَى النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اَبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبُ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَيُبَايِعُوْنَهٗ، ثُمَّ يَنْشَأُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ اَخْوَالُهٗ كَلْبٌ فَيَبْعَثُ اِلَيْهِمْ بَعْثًا، فَيَظْهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ، وَذٰلِكَ بَعْثُ كَلْبٍ وَيَعْمَلُ فِي النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِيِّهِمْ وَيُلْقِي الْاِسْلَامُ بِجِرَانِهٖ فِي الْاَرْضِ، فَيَلْبَثُ سَبْعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ يُتَوَفّٰى وَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ یعنی ایک خلیفہ کی موت پر اختلاف ہوگا۔ اہل مدینہ میں سے ایک آدمی بھاگ کر مکہ چلا جائے گا۔ اہل مکہ میں سے لوگ اسکے پاس آئیں گے۔ وہ اسے باہر نکالیں گے حالانکہ وہ نہیں چاہے گا۔ وہ اس کے ہاتھ پر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے۔ شام سے ایک دستہ اسکے مقابلے کے لیے بھیجا جائے گا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان بیداء کے مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ جب لوگ یہ منظر دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے سرکردہ لوگ اسکے پاس آ کر اسکی بیعت کریں گے، پھر قریش میں سے ایک آدمی کھڑا ہوگا۔ اسکے ننہال بنو کلب ہوں گے وہ انکی طرف فوج بھیجے گا وہ اس فوج پر غالب آ جائیں گے۔ یہ بنی کلب کا لشکر ہوگا۔ وہ لوگوں میں انکے نبی کی سنت کے مطابق احکام نافذ کرے گا۔ اسلام زمین پر چھا جائے گا۔ وہ سات سال تک رہے گا۔ پھر وفات پائے گا اور مسلمان اس پر جنازہ پڑھیں گے (ابوداؤد: ۴۲۸۶)۔ضعیف

(۳)۔ امام مہدی کے بارے میں روافض کے عجیب وغریب نظریات کا نہایت معقول علمی جواب حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ سے سنیے، لکھتے ہیں:

اگر صحابہ کے مخالفین کہیں کہ معلم کا معصوم ہونا ضروری ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے معلم حضرت محمد مصطفی ﷺ معصوم ہی ہیں۔ اگر وہ کہیں کہ وہ تو وصال فرما چکے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمہارا معلم بھی غائب ہے۔ اگر وہ کہیں کہ ہمارے معلم نے اپنے مبلغ غار سے بھیج دیے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے بھی بے شمار مبلغین کو علم دے کر دنیا میں پھیلا دیا ہے بلکہ ہمارے پاس تو اس

www.islamicworldreligion.com

موضوع پر آیات موجود ہیں کہ: يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (جمعہ: ۲) اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ (المائدہ: ۳)۔ اور تعلیم مکمل کر دینے کے بعد وفات پا جانے سے کوئی نقصان نہیں جیسا کہ تمہارے نزدیک غائب ہو جانے سے کوئی نقصان نہیں۔ اگر وہ کہیں کہ جدید مسائل کا تمہارے پاس کیا حل ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسکے لیے اجتہاد کا طریقہ ہمارے معلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سکھا دیا ہے (المنقذ من الضلال صفحہ 58، 59)۔

خُرُوْجُ الدَّجَّالِ

دجّال کا نکلنا

(416)۔عَنْ عِمْرَانِ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ (مسلم: 7395)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: حضرت آدم کے پیدا ہونے سے لے کر قیامت قائم ہونے تک دجال سے سخت کوئی معاملہ نہیں۔

(417)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ (بخاری: 3439، مسلم: 7361)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے اور بے شک مسیح دجال دائیں آنکھ سے کانا ہے۔ جیسے اس کی آنکھ پھولے ہوئے انگور کی طرح ہے۔

(418)۔وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر (بخاری: 7131، مسلم: 7363، ترمذی: 2245، ابو داؤد: 4316)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا نبی نہیں جس نے اپنی اُمت کو کانے کذّاب سے نہ ڈرایا ہو۔ خبردار وہ کانا ہوگا اور بے شک تمہارا رب کانا نہیں ہے۔ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہوگا۔

(419)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهِ نَبِيٌّ قَوْمَهُ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِي يَقُوْلُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ، وَإِنِّي أُنْذِرُكُمْ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ (بخاری: 3338، مسلم: 7372، ابن ماجۃ: 4071)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں بات بتاؤں جو کسی نبی نے اپنی اُمت کو نہیں بتائی۔ بے شک وہ کانا ہے اور اپنے ساتھ جنت اور دوزخ جیسی چیزیں لے کر آئے گا۔ جسے وہ جنت

www.islamurdureligion.com

کہے گا وہ جہنم ہوگی۔ میں تمہیں ڈراتا ہوں جیسے حضرت نوح نے اپنی قوم کو ڈرایا۔

(420)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ يَاتِي الْمَسِيْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِيْنَةُ ، حَتّٰى يَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ، ثُمَّ تَصَرَّفَ الْمَلَائِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ (مسلم: 3351، ترمذی: 2243)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مسیح دجال مشرق سے آئے گا، اسکی منزل مدینہ ہوگا۔ حتیٰ کہ وہ اُحد کے پیچھے پڑاؤ ڈالے گا۔ پھر فرشتے اسکا رخ شام کی طرف پھیر دیں گے اور وہاں وہ ہلاک ہوگا۔

(421)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ ، لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَسَئَلْتُ مَنْ هٰذَا ؟ فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيْحُ بْنُ مَرْيَمَ ، قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى ، كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِئَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِاِبْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ ، فَسَئَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ (مؤطا مالك كتاب صفة النبي ﷺ باب ما جاء في صفة عيسى ابن مريم عليه السلام والدجال حديث :2، مسلم: 425، بخاری: 5902)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے آج رات خواب میں کعبے کے پاس گندمی رنگ کے ایک خوبصورت آدمی کو دیکھا جتنے گندمی رنگ کا کوئی خوبصورت ترین آدمی تم نے دیکھا ہو۔ اس کے گیسو کندھوں تک تھے۔ اتنے خوبصورت جتنے خوبصورت بال تم نے دیکھے ہوں گے۔ ان میں کنگھی کی ہوئی تھی اور ان سے پانی ٹپک رہا تھا۔ دو آدمیوں کے کندھوں کا سہارا لیکر کعبہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو کہنے لگے یہ مسیح ابن مریم ہیں۔ فرمایا پھر میں نے گھنگریالے بالوں والے ایک دائیں آنکھ سے کانے آدمی کو دیکھا جس کی آنکھ گویا پھولا ہوا انگور تھی۔ میں نے جن لوگوں کو دیکھا ہے ان میں سے وہ ابنِ قطن کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔ وہ دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے۔ تو کہنے لگے یہ مسیح دجال ہے۔

(422)۔ وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ مُنَادِيَ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُنَادِيْ : اَلصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَخَرَجْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَصَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكُنْتُ فِي صَفِّ النِّسَآءِ ، فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ ، جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ لِيَلْزَمْ كُلُّ اِنْسَانٍ مُصَلَّاهُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ ؟ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ ، قَالَ اِنِّي وَ اللهِ مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلٰكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِاَنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَآءَ وَاَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيْثًا وَافَقَ الَّذِيْ كُنْتُ اُحَدِّثُكُمْ بِهٖ عَنِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ ، حَدَّثَنِي اَنَّهٗ رَكِبَ فِي سَفِيْنَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلٰثِيْنَ رَجُلًا مِنْ لَخْمٍ وَجُذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمُ الْمَوْجُ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ فَاَرْفَاُوا اِلٰى جَزِيْرَةٍ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ فَجَلَسُوا فِي اَقْرُبِ السَّفِيْنَةِ فَدَخَلُوا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَآبَّةٌ اَهْلَبُ كَثِيْرُ الشَّعَرِ

لَا يَدْرُوْنَ مَا قُبُلُهٗ مِنْ دُبُرِهٖ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعَرِ قَالُوا وَيْلَكِ مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ انْطَلِقُوْا اِلٰى هٰذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَاِنَّهٗ اِلٰى خَبَرِكُمْ بِالْاَشْوَاقِ قَالَ لَمَّا سَمَّتْ لَنَا رَجُلًا فَرَقْنَا مِنْهَا اَنْ تَكُوْنَ شَيْطَانَةً قَالَ فَانْطَلَقْنَا سِرَاعًا، حَتّٰى دَخَلْنَا الدَّيْرَ، فَاِذَا فِيْهِ اَعْظَمُ اِنْسَانٍ مَا رَاَيْنَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَاَشَدُّهٗ وِثَاقًا، مَجْمُوْعَةً يَدَاهُ اِلٰى عُنُقِهٖ، مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ اِلٰى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيْدِ قُلْنَا وَيْلَكَ! مَا اَنْتَ؟ قَالَ قَدَرْتُمْ عَلٰى خَبَرِيْ فَاَخْبِرُوْنِيْ مَا اَنْتُمْ؟ قَالُوا نَحْنُ اُنَاسٌ مِنَ الْعَرَبِ رَكِبْنَا سَفِيْنَةً بَحْرِيَّةً فَلَعِبَ بِنَا الْبَحْرُ شَهْرًا، فَدَخَلْنَا الْجَزِيْرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَآبَّةٌ اَهْلَبُ، فَقَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ، اِعْمِدُوْا اِلٰى هٰذَا فِي الدَّيْرِ، فَاَقْبَلْنَا اِلَيْكَ سِرَاعًا، فَقَالَ، اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ هَلْ تُثْمِرُ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ اَمَا اِنَّهَا تُوْشِكُ اَنْ لَا تُثْمِرَ، قَالَ، اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ بُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ هَلْ فِيْهَا مَاءٌ؟ قُلْنَا هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ، قَالَ اِنَّ مَآءَهَا يُوْشِكُ اَنْ يَذْهَبَ، قَالَ، اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ هَلْ فِي الْعَيْنِ مَآءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ اَهْلُهَا بِمَآءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا نَعَمْ هِيَ كَثِيْرَةُ الْمَآءِ وَاَهْلُهَا يَزْرَعُوْنَ مِنْ مَآءِهَا، قَالَ، اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَبِيِّ الْاُمِّيِّيْنَ مَا فَعَلَ، قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَنَزَلَ يَثْرِبَ، قَالَ اَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَاَخْبَرْنَاهُ اَنَّهٗ قَدْ ظَهَرَ عَلٰى مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْهُ، قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَهُمْ اَنْ يُطِيْعُوْهُ، وَاِنِّيْ مُخْبِرُكُمْ عَنِّيْ، اَنَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ وَاِنِّيْ يُوْشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجَ فَاَسِيْرَ فِي الْاَرْضِ فَلَا اَدَعَ قَرْيَةً اِلَّا هَبَطْتُهَا فِي اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ هُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا اَرَدْتُ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدًا مِنْهُمَا، اِسْتَقْبَلَنِيْ مَلَكٌ بِيَدِهِ السَّيْفُ صَلْتًا يَصُدُّنِيْ عَنْهَا، وَاِنَّ عَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةً يَحْرُسُوْنَهَا، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَطَعَنَ بِمِخْصَرَتِهٖ فِي الْمِنْبَرِ هٰذِهٖ طَيْبَةُ، هٰذِهٖ طَيْبَةُ، يَعْنِي الْمَدِيْنَةَ، اَلَا هَلْ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ؟ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ، اَلَا اَنَّهٗ فِي بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، وَاَوْمَا بِيَدِهٖ اِلَى الْمَشْرِقِ (مسلم:7386، ابو داؤد:4326، ترمذی:2253، ابن ماجة:4074) صحیح

ترجمہ: حضرت فاطمہ بنتِ قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے اعلان کرنے والے کو اعلان کرتے ہوئے سنا۔ وہ کہہ رہا تھا نماز لوگوں کو جمع کرنے والی ہے۔ میں مسجد کی طرف نکلی اور میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں خواتین کی صف میں تھی۔ جب آپ ﷺ اپنی نماز پڑھ چکے تو منبر پر تشریف فرما ہو گئے اور آپ ﷺ ہنس رہے تھے۔ فرمایا: ہر انسان اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہے پھر فرمایا کیا تم لوگ جانتے ہو میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ کی قسم میں نے تمہیں ترغیب دینے یا خوف دلانے کے لیے نہیں بلایا بلکہ اس لیے بلایا ہے کہ تمیم داری ایک عیسائی آدمی تھا وہ آیا اور مسلمان ہو گیا۔ اس نے مجھے ایک بات سنائی۔ وہ اس بات کے عین مطابق ہے جو میں تمہیں مسیح دجال کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ بنی لخم اور بنی جذام کے تیس آدمیوں کے ہمراہ سمندری کشتی میں سوار ہوا۔ ایک مہینے تک لہریں ان سے سمندر میں کھیلتی رہیں۔ ایک روز وہ غروبِ آفتاب کے وقت ایک جزیرے پر لنگر انداز ہوئے اور چھوٹی کشتیوں میں

www.islamtiaworldreligion.com

بیٹھ کر جزیرے کے اندر داخل ہوئے۔انہیں گھنے بالوں والا موٹا سا جانور ملا۔ بالوں کی کثرت کے باعث اسکے اگلے اور پچھلے حصے میں ہم تمیز نہیں کر پا رہے تھے۔انہوں نے کہا خانہ خراب تو کون ہے؟ کہنے لگی میں جاسوس ہوں۔تم کلیسا میں اس آدمی کے پاس جاؤ وہ تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔جب اس نے ہمارے سامنے آدمی کا نام لیا تو ہم ڈر گئے کہ یہ شیطان نہ ہو۔ہم جلدی سے گئے حتیٰ کہ کلیسا میں داخل ہو گئے۔وہاں ایک بہت بڑا آدمی تھا کہ ایسا آدمی ہم نے کبھی نہ دیکھا تھا۔وہ مضبوطی سے بندھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ تھے۔گھٹنوں سے ٹخنوں تک بیڑیوں سے جکڑا ہوا تھا ہم نے کہا خانہ خراب تو کون ہے؟ کہا کہ میرے متعلق تمہیں اندازہ ہو گیا ہو گا تم بتاؤ کہ کون ہو؟ کہا کہ ہم عرب کے رہنے والے ہیں۔سمندری کشتی میں سوار ہوئے تھے کہ ایک مہینے تک لہریں ہمارے ساتھ کھیلتی رہیں۔ہم جزیرے میں داخل ہوئے تو ہمیں ایک موٹا سا جانور ملا وہ بولی کہ میں جاسوس ہوں تم اس کلیسا میں اس کے پاس جاؤ۔ہم جلدی سے تیری طرف آ گئے۔اس نے کہا کہ مجھے بیسان کے باغ کے متعلق بتاؤ کیا اس میں پھل لگتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔اس نے کہا عنقریب وہ پھل نہیں دے گا۔کہا کہ مجھے بحیرہ طبریہ کے متعلق بتاؤ کہ کیا اس میں پانی ہے؟ ہم نے کہا اس میں بہت پانی ہے۔کہا عنقریب اس کا پانی ختم ہو جائے گا۔کہا کہ مجھے عین زغر کے متعلق بتاؤ کیا اس کے چشمے میں پانی ہے اور کیا اس کے مالک چشمے کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا ہاں۔کہا کہ مجھے امیوں کے نبی کے متعلق بتاؤ کہ اس نے کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ مکہ مکرمہ سے نکل کر مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہیں۔کہا کیا عرب ان سے لڑے؟ ہم نے کہا ہاں۔کہا ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ ہم نے اسے بتایا کہ وہ قرب و جوار کے عرب پر غالب آئے اور وہ لوگ اطاعت گزار ہیں۔اس نے کہا ان کی اسی میں خیر ہے کہ اس کی پیروی کریں اور میں تمہیں اپنے متعلق بتاتا ہوں کہ میں ہی دجال ہوں۔عنقریب مجھے نکلنے کی اجازت ملے گی۔پس میں نکل کر زمین میں پھروں گا اور چالیس دنوں کے اندر کوئی ایسی بستی نہیں رہے گی جس میں نہ اتروں سوائے مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے وہ دونوں مجھ پر حرام ہیں۔جب ان میں سے کسی کے اندر داخل ہونے کا ارادہ کروں گا تو مجھے فرشتہ ملے گا جس کے ہاتھ میں تلوار ہو گی۔جس کے ساتھ مجھے روکے گا اور انکے ہر راستے پر حفاظت کے لیے فرشتے ہوں گے۔راوی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا مبارک عصا منبر پر مارا اور فرمایا کہ یہ طیبہ ہے۔طیبہ ہے۔طیبہ ہے۔یعنی مدینہ۔کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا؟ لوگ عرض گزار ہوئے، جی ہاں۔فرمایا کہ وہ بحر شام یا بحر یمن میں ہے،نہیں بلکہ مشرق کی جانب ہے،اور دستِ مبارک سے مشرق کی جانب اشارہ فرمایا۔

(423)۔وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَلَمَّا رُحْنَا اِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا، فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ؟ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَدَاةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ، حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَقَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ، اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ فَاَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَاِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللهُ خَلِيفَتِي عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، اِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِئَةٌ، كَاَنِّي اُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ اَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ، اِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللهِ فَاثْبُتُوا، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْاَرْضِ؟ قَالَ اَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ

كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ ، قُلْنَا يَارَسُولَ اللهِ فَذٰلِكَ الْيَومُ الَّذِیْ كَسَنَةٍ اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَومٍ ؟ قَالَ لَا ، اقْدُرُوا لَهٗ قَدْرَهٗ ، قُلْنَا يَارَسُولَ اللهِ وَمَا اِسْرَاعُهٗ فِی الْاَرْضِ؟ قَالَ كَالْغَيثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ ، فَيَاتِی عَلَی الْقَوْمِ فَيَدْعُوْهُمْ ، فَيُؤْمِنُونَ بِهٖ وَيَسْتَجِيْبُونَ لَهٗ ، فَيَاْمُرُ السَّمَآءَ فَتُمْطِرُ ، وَالْاَرْضَ فَتُنْبِتُ ، فَتَرُوحُ عَلَيْهِم سَارِحَتُهُمْ اَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًا وَاَسْبَغَهٗ ضُرُوعًا وَاَمَدَّهٗ خَوَاصِرَ ، ثُمَّ يَاتِی الْقَومَ فَيَدعُوهُم فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَولَهٗ ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِيْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ شَیْءٌ مِنْ اَمْوَالِهِم وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا اَخْرِجِی كُنُوزَكِ فَتَتْبَعُهٗ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ النَّحْلِ ، ثُمَّ يَدعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهٗ بِالسَّيْفِ ، فَيَقْطَعُهٗ جَزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهٗ وَيَضْحَكُ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ بنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَآءِ شَرْقِیَّ دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُوذَتَيْنِ ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلٰی اَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ ، اِذَا طَاَطَاَ رَاْسَهٗ قَطَرَ ، وَاِذَا رَفَعَهٗ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُوءِ ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهٖ اِلَّا مَاتَ ، وَنَفَسُهٗ يَنْتَهِی حَيْثُ يَنْتَهِی طَرْفُهٗ ، فَيَطْلُبُهٗ حَتّٰی يُدْرِكَهٗ بِبَابِ لُدٍّ ، فَيَقْتُلُهٗ ، ثُمَّ يَاتِی عِيسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ قَومٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِی الْجَنَّةِ ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ اَوْحَی اللهُ اِلٰی عِيسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنِّیْ قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِی لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ ، فَحَرِّزْ عِبَادِی اِلَی الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللهُ يَاجُوجَ وَمَاجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ، فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰی بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُم فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَآءٌ ، وَيُحْصَرُ نَبِیُّ اللهِ عِيسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰی يَكُونَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَومَ ، فَيَرْغَبُ نَبِیُّ اللهِ عِيسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ ، فَيُرْسِلُ اللهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِی رِقَابِهِم ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسٰی كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِیُّ اللهِ عِيسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ اِلَی الْاَرْضِ ، فَلَا يَجِدُونَ فِی الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتَنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِیُّ اللهِ عِيسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُهٗ اِلَی اللهِ فَيُرْسِلُ اللهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَآءَ اللهُ ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَايَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ ، فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ حَتّٰی يَتْرُكَهَا كَالزَّلَقَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَنْبِتِی ثَمَرَكِ وَرُدِّی بَرَكَتَكِ فَيَومَئِذٍ تَاكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقَحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِی الرِّسْلِ ، حَتّٰی اِنَّ اللَّقْحَةَ مِنَ الْاِبِلِ لَتَكْفِی الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِی الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِی الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً ، فَتَاْخُذُهُمْ تَحْتَ اٰبَاطِهِم ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقٰی شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِم وَالتِّرْمَذِی وَاَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ (مسلم:7373، ترمذی:2240، ابوداؤد:4321، ابن ماجة:4075)۔ صحیح

www.sallmtube.worldreligion.com

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صبح دجال کا ذکر فرمایا۔ آپ نے اسکے فتنہ کو کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ بیان کیا حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہے۔ جب ہم شام کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ان تاثرات کو بھانپ گئے آپ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے عرض کیا یارسول اللہ! صبح آپ نے دجال کا ذکر کیا آپ نے اسکے فتنہ کو کبھی کم اور کبھی بہت زیادہ بیان کیا۔ حتیٰ کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے کسی جھنڈ میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دجال کے علاوہ دوسرے فتنوں سے مجھے زیادہ خوف ہے۔ اگر میری موجودگی میں دجال نکلا تو تمہارے بجائے میں اس سے مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں نکلا تو ہر شخص خود مقابلہ کرے گا اور ہر مسلمان پر اللہ میرا خلیفہ اور نگہبان ہے۔ دجال نوجوان اور گھونگریالے بالوں والا ہوگا۔ اسکی آنکھ پھولی ہوئی ہوگی۔ میں اسکو عبدالعزی بن قطن کے مشابہ قرار دیتا ہوں۔ تم میں سے جو شخص اسکو پائے وہ اسکے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی دس آیتیں پڑھے۔ بلاشبہ شام اور عراق کے درمیان سے اسکا خروج ہوگا وہ اپنے دائیں بائیں فساد پھیلائے گا۔ اے اللہ کے بندو ثابت قدم رہنا۔ ہم نے کہا یارسول اللہ وہ زمین میں کب تک رہے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چالیس دن تک، ایک دن ایک سال کے برابر ہوگا، ایک دن ایک ماہ کے برابر اور ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی ایام تمہارے عام دنوں کی طرح ہوں گے، ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! پس جو دن ایک سال کی طرح ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی نماز پڑھنا کافی ہوگا، آپ نے فرمایا: نہیں، تم اس کیلئے ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا، ہم نے عرض کیا، یارسول اللہ! وہ زمین پر کس قدر تیز چلے گا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس بارش کی طرح جس کو پیچھے سے ہوا دھکیل رہی ہو، وہ ایک قوم کے پاس جا کر ان کو ایمان کی دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی دعوت قبول کر لیں گے، وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ پانی برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ سبزہ اگائے گی، انکے چرنے والے جانور شام کو آئیں گے تو انکے کوہان پہلے سے لمبے، تھن بڑے اور کوکھیں دراز ہوں گی، پھر وہ دوسری قوم کے پاس جا کر ان کو دعوت دے گا، وہ اس کی دعوت کو مسترد کریں گے۔ وہ انکے پاس سے لوٹ جائے گا، ان پر قحط اور خشک سالی آئے گی اور ان کے پاس ان کے مالوں سے کچھ نہیں رہے گا، پھر وہ ایک بنجر زمین کے پاس سے گزرے گا اور زمین سے کہے گا کہ اپنے خزانے نکال دو، تو زمین کے خزانے اسکے پاس ایسے آئیں گے جیسے شہد کی مکھیاں اپنے سرداروں کے پاس جاتی ہیں پھر وہ ایک کڑیل جوان کو بلائے گا اور تلوار مار کر اسکے دو ٹکڑے کر دے گا، جیسے نشانہ پر کوئی چیز لگتی ہے، پھر وہ اسکو بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا، دجال کے اسی معمول کے دوران اللہ تعالیٰ حضرت مسیح ابن مریم کو بھیجے گا، وہ دمشق کے مشرق میں سفید مینار کے پاس دو زرد رنگ کے حلے پہنے دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نازل ہوں گے، جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنا سر جھکائیں گے تو موتیوں کی طرح قطرے گریں گے، جس کافر تک بھی ان کی خوشبو پہنچے گی اس کا زندہ رہنا ممکن نہ ہوگا، اور انکی خوشبو منتہائے نظر تک پہنچے گی، وہ دجال کو تلاش کریں گے حتیٰ کہ بابِ لُدّ پر اس کو موجود پا کر قتل کر دیں گے۔ پھر حضرت مسیح ابن مریم کے پاس ایک ایسی قوم آئے گی جس کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے محفوظ رکھا تھا، وہ انکے چہروں پر دستِ شفقت پھیریں گے، اور انہیں جنت میں انکے درجات کی خبر دیں گے، ابھی وہ اسی حال میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا، میں نے اپنے کچھ بندوں کو نکالا ہے جن سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں ہے، تم میرے ان بندوں کو طور کی طرف اکٹھا کرو، اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کو بھیجے گا، اور وہ ہر بلندی سے بہ سرعت پھسلتے ہوئے آئیں

www.islamtheworldreligion.com

گے، انکی پہلی جماعتیں بحیرہ طبرستان سے گزریں گی اور وہاں کا تمام پانی پی لیں گی، پھر جب دوسری جماعتیں وہاں سے گزریں گی تو وہ کہیں گی یہاں پر کسی وقت پانی تھا، اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور انکے اصحاب محصور ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے نزدیک بیل کی سری بھی تم میں سے کسی ایک کے سو دینار سے افضل ہوگی، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور انکے اصحاب دعا کریں گے، تب اللہ تعالیٰ یاجوج اور ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا تو صبح کو وہ سب یک لخت مر جائیں گے، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور انکے اصحاب زمین پر اتریں گے مگر زمین پر ایک بالشت برابر جگہ بھی انکی گندگی اور بدبو سے خالی نہیں ہوگی، پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور انکے اصحاب اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے، تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندے بھیجے گا، یہ پرندے ان لاشوں کو اٹھائیں گے اور جہاں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا وہاں پھینک دیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک بارش بھیجے گا جو زمین کو دھو دے گی اور ہر گھر خواہ وہ مٹی کا مکان ہو یا کھال کا خیمہ وہ آئینہ کی طرح صاف ہو جائے گا، پھر زمین سے کہا جائے گا تم اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکتیں لوٹاؤ، سو اس دن انکی جماعت ایک انار کو (سیر ہو کر) کھالے گی، اور ایک دودھ دینے والی گائے لوگوں کے ایک قبیلہ کیلئے کافی ہوگی، اور دودھ دینے والی بکری ایک گھر والوں کیلئے کافی ہوگی، اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے لگے گی اور وہ ہر مومن اور ہر مسلم کی روح قبض کرے گی، اور برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح کھلے عام جماع کریں گے اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔

شرح

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ دجال ایک شخصیت کا نام ہے۔ وہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ وہ طرح طرح کے خرق عادت اور شعبدے دکھائے گا۔ حدیث کے الفاظ أُقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ سے مستفاد ہے کہ قطبین پر رہنے والے مسلمان وہاں کے دن رات میں پانچ نمازوں کا اندازہ قائم کریں اور 24 گھنٹے میں پانچ نمازیں پوری کریں۔

نُزُولُ الْمَسِيحِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ السَّمَاءِ بِجَسَدِهِ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے جسم سمیت نازل ہونا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ (اٰل عمران:55)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک میں تجھے پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا۔

وَقَالَ: وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا (النساء:157، 158)۔

ترجمہ: اور فرمایا: یہود نے یقیناً اسے قتل نہ کیا بلکہ اسے اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

وَقَالَ: وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (النساء:159)۔

ترجمہ: اور فرمایا: کوئی ایسا اہل کتاب نہیں جو اس پر اسکی موت سے پہلے پہلے ایمان نہ لائے۔

www.islamtheworldreligion.com

وَ قَالَ: وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا (اٰل عمران46)۔

ترجمہ: اورفرمایا:وہ لوگوں سے پنگھوڑے میں اورادھیڑعمر میں باتیں کرتا ہے۔

وقَالَ: مَاقَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ (النساء:157)۔

ترجمہ: اورفرمایا:انہوں نے اسے نہ توقتل کیااورنہ ہی پھانسی پر چڑھایا بلکہ کوئی شخص ان کے لیے تشبیہ دیا گیا۔

و قَالَ: وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ (الزخرف:61)۔

ترجمہ: اورفرمایا:بے شک وہ قیامت کی نشانی ہے۔

شرح

مذکورہ بالا آیات میں سے نمونے کے طور پر صرف ایک آیت کی تفسیر پیش خدمت ہے:

یہودیوں نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پاک والدہ پر الزام لگایا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوئے۔

اللہ کریم جل شانہ نے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: يَا عِيْسٰى إِنِّي مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا (آل عمران:۵۵)۔

ترجمہ: اے عیسیٰ میں تیری توفی کرنے والا ہوں اور تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تجھے کافروں سے پاک کرنے والا ہوں۔

اس آیت کی تفسیر میں دنیائے اسلام کی بنیادی تفسیر، تفسیر ابن جریر طبری سے لے کر چودھویں صدی کی تمام تر تفاسیر تک سب میں لکھا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔

جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں کے ہاتھوں سے صاف بچا کر آسمان پر اٹھا لیا گیا تو اٹھائے جانے کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کس حال میں تھے؟ کیا وہ نیند کی حالت میں تھے؟ کیا وہ جاگ رہے تھے؟ کیا انہیں وقتی طور پر موت دینے کے بعد دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا گیا تھا؟ یا اس آیت میں مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ کے الفاظ میں تقدیم و تاخیر ہے یعنی رفع پہلے ہوا اور توفی بمعنی موت آسمان سے نازل ہونے کے بعد واقع ہوگی؟

ان چاروں باتوں کے حق میں اقوال کتابوں میں موجود ہیں۔ ظاہر ہے یہ ایک ضمنی بات ہے لیکن آسمان پر جسم سمیت اٹھائے جانے میں کوئی اختلاف نہیں۔ اس پر تمام صحابہ اور جمیع امت علیہم الرضوان کا اتفاق اور اجماع ہے۔

دیکھیے! تفسیر ابن جریر میں اسی آیت کے الفاظ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ کے تحت یہ چاروں اقوال موجود ہیں:

www.islamtheworldreligion.com

(۱)۔ اِنِّیْ مُمِیْتُكَ یعنی میں تجھے نیند دینے والا ہوں (ابن جریر جلد ۳ صفحہ ۳۵۵)۔

(۲)۔ قَابِضُكَ مِنَ الْاَرْضِ حَیًّا اِلَیَّ جَوَارِیْ وَ آخِذُكَ اِلَیَّ مَا عِنْدِیْ بِغَیْرِ مَوْتٍ وَ رَافِعُكَ مِنْ بَیْنِ الْمُشْرِكِیْنَ وَ اَهْلِ الْكُفْرِ بِكَ یعنی تجھے زمین سے زندہ اپنے پڑوس کی طرف قبض کرنے والا ہوں اور تجھے موت کے بغیر اپنے ہاں کی نعمتوں کی طرف پکڑ کر لانے والا ہوں اور تجھے مشرکین اور اہل کفر کے درمیان سے اٹھانے والا ہوں (ابن جریر جلد ۳ صفحہ ۳۵۶)۔

(۳)۔ اِنِّیْ مُمِیْتُكَ، عَنْ وَهْبٍ ابْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهٗ قَالَ تَوَفَّی اللّٰهُ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ حَتّٰی رَفَعَهٗ اِلَیْهِ یعنی میں تجھے موت دینے والا ہوں، یہ وہب بن منبہ کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو دن کی تین گھڑیوں کے لیے موت دی حتیٰ کہ انہیں اپنی طرف اٹھالیا (ابن جریر جلد ۳ صفحہ ۳۵۷)۔

(۴)۔ مُتَوَفِّیْكَ بَعْدَ اِنْزَالِیْ اِیَّاكَ اِلَی الدُّنْیَا وَ قَالَ : هٰذَا مِنَ الْمُقَدَّمِ الَّذِیْ مَعْنَاهُ التَّاخِیْرُ وَ الْمُؤَخَّرُ الَّذِیْ مَعْنَاهُ التَّقْدِیْمُ یعنی تجھے دنیا میں نازل کرنے کے بعد وفات دونگا۔ یہ وہ بات ہے جس میں پہلے بولے گئے لفظ کا معنی بعد میں ہے اور بعد میں بولے گئے لفظ کا معنی پہلے ہے (ابن جریر جلد ۳ صفحہ ۳۵۷)۔

آپ نے دیکھ لیا کہ تَوَفِّیْ بَابُ تَفَعُّلٌ، جب کہ اللہ فاعل اور ذی روح مفعول ہے تو اس کا ایک معنی ہے: نیند دینا، جس سے قادیانیوں کا توفی کے بارے میں چیلنج بھسم ہو جاتا ہے، توفی بمعنی نیند اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ میں اور هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰكُمْ بِالَّیْلِ میں استعمال ہوا ہے۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بحالت نیند اٹھائے جانا تسلیم کیا جانا چاہیے۔ یہی بات تفسیر ابن کثیر، صاوی، جمل، جمالین، قرطبی، مظہری، کبیر، در منثور، کشاف، خازن، بیضاوی، جامع البیان، معالم التنزیل، ابن جریر، البحر المحیط اور النہر المہا دوغیرہ میں لکھی ہے۔ بلکہ ابن کثیر میں لکھا ہے کہ اکثریت کا یہی قول ہی قَالَ الْاَكْثَرُوْنَ : اَلْمُرَادُ بِالْوَفَاةِ هٰهُنَا : اَلنَّوْمُ (تفسیر ابن کثیر جلد ا صفحہ ۵۰۵)۔

انہی قیود و شرائط کے ساتھ توفی کا لفظ اس حدیث میں استعمال ہوا ہے: اِذَا رَمَی الْجِمَارَ لَا یَدْرِیْ اَحَدٌ مَا لَهٗ حَتّٰی یَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یعنی جب حاجی جمرات کو کنکریاں مارتا ہے تو اس کا اجر کوئی نہیں جانتا حتیٰ کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے پورا پورا ادا کریگا (الترتیب والترغیب للمنذری ۱۶۸۶)۔

انتہاء یہ ہے کہ اگر بالفرض توفی کا معنی موت ہو تو پھر کیا ہوا، نیند کے بعد جاگنے کی مشہور دعا یہ ہے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں موت کے بعد زندہ کیا اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (بخاری حدیث: ۷۳۹۴، مسلم حدیث: ۶۸۸۷)۔ اس دعا میں مجازاً نیند کو موت قرار دیا گیا ہے۔

عزیزانِ گرامی! یہی وہ دیانت دارانہ تفصیل ہے جسے چھپا کر قادیانی مبلغین سادہ لوح مسلمانوں

www.islamtheverdireligion.com

کے ساتھ فراڈ کرتے ہیں۔ان تمام اقوال میں سے توفی بمعنی موت والا قول دکھاتے ہیں مگر اس کی یہ تفصیل نہیں بتاتے کہ موت کا قول کرنے والے صرف تین گھڑیوں کے لیے موت مانتے ہیں یا پھر نزول کے بعد والی موت مراد لیتے ہیں۔

یہی چار اقوال تمام مفصل تفاسیر میں موجود ہیں۔چند چوٹی کی تفاسیر کے حوالے ملاحظہ کریں۔

تفسیر بغوی

(إِذْ قَالَ اللهُ يَا عِيسَى إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ) اِخْتَلَفُوا فِي مَعْنَى التَّوَفِّي هَاهُنَا، قَالَ الْحَسَنُ وَالْكَلْبِيُّ وَابْنُ جُرَيْجٍ: اِنِّي قَابِضُكَ وَرَافِعُكَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَيَّ مِنْ غَيْرِ مَوْتٍ، يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالَى: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي (المائدہ: ۱۱۷)۔ أَيْ قَبَضْتَنِي إِلَى السَّمَاءِ وَأَنَا حَيٌّ، لِأَنَّ قَوْمَهُ إِنَّمَا تَنَصَّرُوا بَعْدَ رَفْعِهِ إِلَى السَّمَاءِ لَا بَعْدَ مَوْتِهِ، فَعَلَى هٰذَا لِلتَّوَفِّي تَأْوِيلَانِ، أَحَدُهُمَا: إِنِّي رَافِعُكَ إِلَيَّ وَافِيًا لَمْ يَنَالُوا مِنْكَ شَيْئًا، مِنْ قَوْلِهِمْ: تَوَفَّيْتُ كَذَا وَاسْتَوْفَيْتُهُ إِذَا أَخَذْتُهُ تَامًّا، وَالْآخَرُ: اِنِّي مُتَسَلِّمُكَ مِنْ قَوْلِهِمْ تَوَفَّيْتُ مِنْهُ كَذَا أَيْ تَسَلَّمْتُهُ.

وَقَالَ الرَّبِيعُ بْنُ أَنَسٍ: اَلْمُرَادُ بِالتَّوَفِّي النَّوْمُ (وَكُلٌّ ذِي عَيْنٍ نَائِمٌ) وَكَانَ عِيسَى قَدْ نَامَ فَرَفَعَهُ اللهُ نَائِماً إِلَى السَّمَاءِ، مَعْنَاهُ: اِنِّي مُنَوِّمُكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى: وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُمْ بِاللَّيْلِ (الانعام:۶۰) أَيْ يُنِيمُكُمْ.

وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اَلْمُرَادُ بِالتَّوَفِّي الْمَوْتُ، رُوِيَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ مَعْنَاهُ: اِنِّي مُمِيتُكَ يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالَى قُلْ يَتَوَفَّاكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ (السجدہ:۱۱) فَعَلَى هٰذَا لَهُ تَأْوِيلَانِ: أَحَدُهُمَا مَا قَالَهُ وَهْبٌ: تَوَفَّى اللهُ عِيسَى ثَلَاثَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ رَفَعَهُ اللهُ إِلَيْهِ، وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: إِنَّ النَّصَارَى يَزْعُمُونَ أَنَّ اللهَ تَعَالَى تَوَفَّاهُ سَبْعَ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ أَحْيَاهُ وَرَفَعَهُ، وَالْآخَرُ مَا قَالَهُ الضَّحَّاكُ وَجَمَاعَةٌ: إِنَّ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ تَقْدِيمًا وَتَأْخِيرًا مَعْنَاهُ اِنِّي رَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمُتَوَفِّيكَ بَعْدَ إِنْزَالِكَ مِنَ السَّمَاءِ.

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلاً يُكَسِّرُ الصَّلِيبَ، وَيُقَتِّلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُفِيضُ الْمَالَ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ.

وَيُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي نُزُولِ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: وَتَهْلِكُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلُ كُلُّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يُتَوَفّٰى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ.

www.islamicworldreligion.com

وَقِيْلَ لِلْحُسَيْنِ بْنِ الْفَضْلِ هَلْ تَجِدُ نُزُوْلَ عِيْسٰى فِي الْقُرْآنِ؟ قَالَ نَعَمْ: وَ كَهْلاً، وَلَمْ يَكْتَهِلْ فِي الدُّنْيَا، وَإِنَّمَا مَعْنَاهُ وَ كَهْلاً بَعْدَ نُزُوْلِهٖ مِنَ السَّمَآءِ.

ترجمہ: یہاں علماء نے توفی کے مختلف معانی بیان فرمائے ہیں۔ حضرت حسن بصری، کلبی اور ابن جریج کہتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ میں تجھے قبض کرنے والا ہوں اور دنیا سے موت کے بغیر اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ قرآن کی آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ اس پر دلالت کرتی ہے یعنی تو نے مجھے قبض کر لیا جب کہ میں زندہ تھا۔ اس لیے کہ آپ کی قوم آپ کے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد بگڑی تھی نہ کہ آپ کی موت کے بعد۔ اس صورت میں توفی کی دو تاویلیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ: تجھے اپنی طرف پورے کا پورا اٹھاؤں گا اور وہ تیرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے جیسا کہ عربی دان کہا کرتے ہیں: میں نے توفی کی اور ان کی مراد یہ ہوتی ہے کہ میں نے کسی چیز کو پورے کا پورا پکڑ لیا۔ اور دوسری تاویل یہ ہے کہ: تجھے سالم لے لوں گا۔ جیسا کہ عربی دان کہا کرتے ہیں: میں نے فلاں شخص سے اتنی توفی لی اور ان کی مراد یہ ہوتی ہے میں نے سالم طور پر وصول کر لیا۔

حضرت ربیع بن انس فرماتے ہیں کہ: توفی سے مراد نیند ہے۔ كُلُّ ذِيْ عَيْنٍ نَائِمٌ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سو گئے تھے تو اللہ نے انہیں نیند کی حالت میں آسمان پر اٹھا لیا۔ معنی یہ ہوا کہ: میں تجھے نیند دینے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰكُمْ بِاللَّيْلِ وہی ہر رات کو تمہاری توفی کرتا ہے (الانعام: ۶۰) اس آیت میں توفی سے مراد نیند ہے۔

بعض نے فرمایا ہے کہ: توفی سے مراد موت ہے۔ حضرت علی بن طلحہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ اس کا معنی ہے: میں تجھے موت دینے والا ہوں۔ اس پر یہ آیت دلالت کرتی ہے: قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ یعنی ملک الموت تمہاری توفی کرتا ہے (السجدہ: ۱۱)۔ اس صورت میں موت کی دو صورتیں ہیں۔ ایک صورت وہ ہے جو وہب نے بیان فرمائی ہے کہ: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دن میں تین گھڑیوں کے لیے موت دی اور پھر اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور محمد بن اسحاق نے کہا ہے کہ: عیسائی کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سات گھڑیوں کیلیے موت دی اور پھر انہیں زندہ کیا اور اپنی طرف اٹھا لیا۔ موت کی دوسری صورت یہ ہے کہ جسے ضحاک اور ایک جماعت نے بیان کیا ہے کہ: اس آیت میں تقدیم اور تاخیر ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ: میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور کافروں میں سے پاک کرنے والا ہوں اور تیرے آسمان سے نازل ہونے کے بعد تجھے موت دینے والا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد کی جان ہے، عیسیٰ بن مریم تم میں ضرور نازل ہوگا، حکومت کرے گا عدل کرے گا، صلیب کو توڑے گا، خنزیر کو قتل کرے گا، جزیہ ختم کرے گا اور مال بہا دے گا حتیٰ کہ اسے کوئی قبول نہیں کرے گا (بخاری: ۳۴۴۸، مسلم: ۳۸۹، ترمذی: ۲۲۳۳)۔

www.islamtheworldreligion.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں روایت کیا ہے کہ فرمایا: ان کے زمانے میں تمام ملتیں ختم ہو جائیں گے سوائے اسلام کے۔ وہ دجال کو قتل کریں گے اور زمین میں چالیس سال رہیں گے، پھر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے (ابوداؤد: ۴۳۲۴)۔

حسین بن فضل تابعی علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ کیا نزولِ عیسیٰ کے بارے میں قرآن میں کوئی دلیل ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ وَ كَهْلًا (آل عمران: ۴۶) اس کی دلیل ہے۔ یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہولت کی عمر میں لوگوں سے باتیں کریں گے۔ وہ دنیا میں کہولت یعنی بڑھاپے کو نہیں پہنچے تھے اور قرآن کے اس لفظ کا معنی یہ ہے کہ آسمان سے نازل ہونے کے بعد بڑھاپا آئے گا اور لوگوں سے بڑھاپے میں باتیں کریں گے۔

الحمدللہ ہم نے تفسیر بغوی کی مکمل عبارت دے دی ہے اور اسکے آگے پیچھے کچھ نہیں چھوڑا۔ آپ نے دیکھا ہے کہ ہر قول اور ہر صورتِ حال کا نتیجہ ایک ہی ہے یعنی حیاتِ مسیح علیہ السلام۔ جسے تحقیق کا شوق ہو، گمراہی سے بچنے میں مخلص ہو، حق کو قبول کرنے میں بے لحاظ ہو، وہ بڑی آسانی سے اصل صورتِ حال کو سمجھ سکتا ہے۔

تفسیر قرطبی

یہی مکمل بحث اور جمیع اقوال اسی آیت کی تفسیر میں امام قرطبی علیہ الرحمہ نے بھی بیان فرمائے ہیں۔

(۱)۔ مُتَوَفِّيْكَ بَعْدَ اَنْ تَنْزِلَ مِنَ السَّمَآءِ.

ترجمہ: میں تیرے آسمان سے اترنے کے بعد تیری توفی کرنے والا ہوں۔

(۲)۔ مُتَوَفِّيْكَ قَابِضُكَ وَ رَافِعُكَ اِلَى السَّمَآءِ.

ترجمہ: تیری توفی کرنے والا ہوں یعنی تجھے قبض کر کے آسمان کی طرف اٹھانے والا ہوں۔

(۳)۔ تَوَفَّى اللّٰهُ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ رَفَعَهٗ اِلَى السَّمَآءِ.

ترجمہ: اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو دن کے تین گھنٹوں کیلئے موت دی پھر انہیں آسمان کی طرف اٹھالیا۔

(۴)۔ هِيَ وَفَاةُ نَوْمٍ (تفسیر قرطبی جلد ۴ صفحہ ۱۰۰)۔

ترجمہ: یہاں وفات سے مراد نیند ہے۔

تفسیر البحر المحیط

یہی چار اقوال علامہ ابوحیان اندلسی علیہ الرحمہ نے تفسیر البحر المحیط میں بھی بیان کیے ہیں:

(۱)۔ وَ مُتَوَفِّيْكَ: هِيَ وَفَاةُ نَوْمٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ فِيْ مَنَامِهٖ.

ترجمہ: توفی سے مراد نیند ہے۔ اللہ نے انہیں نیند کی حالت میں اٹھایا۔

(۲)۔ اَوْ وَفَاةُ مَوْتٍ قَالَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ وَ قَالَ وَهْبٌ: مَاتَ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ وَّ رَفَعَهٗ فِيْهَا ثُمَّ

www.islamicworldreligion.com

اَحْيَاهُ اللّٰهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي السَّمَآءِ.

ترجمہ: یا وفات سے مراد موت ہے، یہ حضرت ابن عباس کا قول ہے، وہب فرماتے ہیں: انہیں تین گھنٹوں کیلیے موت آئی اور اللہ نے انہیں اس دوران اٹھالیا پھر اللہ نے انہیں اسکے بعد آسمان میں زندہ کیا۔

(۳)۔ هِيَ وَفَاتُ مَوْتٍ، وَ لٰكِنَّ الْمَعْنٰى فِيْ آخِرِ اَمْرِكَ عِنْدَ نُزُوْلِكَ وَ قَتْلِكَ الدَّجَّالَ، وَ فِي الْكَلَامِ تَقْدِيْمٌ وَ تَاْخِيْرٌ.

ترجمہ: یہ موت والی وفات ہے، لیکن اس کا معنی یہ ہے کہ تجھے آخر کار نازل ہونے کے بعد اور دجال کو قتل کرنے کے بعد موت دوں گا، گویا کلام میں تقدیم اور تاخیر ہے۔

(۴)۔ مُتَوَفِّيْكَ: قَابِضُكَ مِنَ الْاَرْضِ مِنْ غَيْرِ مَوْتٍ.

ترجمہ: توفی سے مراد یہ ہے کہ: میں تجھے موت کے بغیر زمین سے قبض کرلوں گا۔

یہ چار اقوال نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

قَالَ ابْنُ عَطِيَّةَ: وَ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰى مَا تَضَمَّنَهُ الْحَدِيْثُ الْمُتَوَاتِرُ مِنْ: اَنَّ عِيْسٰى فِي السَّمَآءِ حَيٌّ وَ اَنَّهٗ يَنْزِلُ فِيْ آخِرِ الزَّمَانِ الخ یعنی ابن عطیہ لکھتے ہیں کہ: اس پر امت کا اجماع ہو چکا ہے جس کی بنیاد یہ حدیثِ متواتر ہے کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ ہیں اور وہ آخری زمانے میں نازل ہوں گے (البحر المحیط جلد ۲ صفحہ ۷۵۶)۔

تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی

آپ بھی یہی چاروں اقوال اس طرح نقل کرتے ہیں:

(۱)۔ مُتَمِّمُ عُمُرِكَ فَحِيْنَئِذٍ اَتَوَفَّاكَ فَلَا اَتْرُكُهُمْ حَتّٰى يَقْتُلُوْكَ بَلْ اَنَا رَافِعُكَ اِلٰى سَمَائِيْ.

ترجمہ: تیری عمر پوری کرنے والا ہوں اور پھر تیری توفی کروں گا، اور ان لوگوں کو تجھے قتل نہیں کرنے دوں گا بلکہ میں تجھے اپنے آسمان کی طرف اٹھالوں گا۔

(۲)۔ مُمِيْتُكَ..... ثُمَّ اِنَّهٗ بَعْدَ ذٰلِكَ اَكْرَمَهٗ بِاَنْ رَفَعَهٗ اِلَى السَّمَآءِ.

ترجمہ: تجھے موت دینے والا ہوں، پھر اس کے بعد اللہ نے اسے آسمان کی طرف اٹھا کر عزت بخشی۔

(۳)۔ اَلتَّوَفِّيْ اَخْذُ الشَّيْءِ وَافِياً ... رُفِعَ بِتَمَامِهٖ اِلَى السَّمَآءِ بِرُوْحِهٖ وَ بِجَسَدِهٖ.

ترجمہ: کسی چیز کو مکمل پکڑ لینے کو توفی کہتے ہیں، وہ مکمل طور پر آسمان کی طرف اٹھائے گئے روح سمیت اور جسم سمیت۔

(۴)۔ قَالَ الرَّبِيْعُ بْنُ أَنَسٍ: اِنَّهٗ تَعَالٰى تَوَفَّاهُ حِيْنَ رَفَعَهٗ إِلَى السَّمَآءِ، قَالَ تَعَالٰى: (اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا (الزمر ۴۲:) (تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۳۷)۔

www.islamfreeworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ربیع بن انس فرماتے ہیں: اللہ نے جب انہیں آسمان کی طرف اٹھایا تو ان پر نیند طاری کر دی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ روح کو قبض کر لیتا ہے اسکی موت کے وقت جو نہیں مرتی اپنی نیند کے دوران۔

تفسیر ابن کثیر

حضرت علامہ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ یہی چار اقوال اس طرح نقل کرتے ہیں:

(۱)۔ هٰذَا مِنَ الْمُقَدَّمِ وَالْمُؤَخَّرِ الخ

ترجمہ: یہاں تقدیم وتاخیر پائی جاتی ہے۔

(۲)۔ تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ الخ

ترجمہ: انہیں اللہ نے تین گھنٹوں کے لیے موت دی۔

(۳)۔ مُتَوَفِّيْكَ مِنَ الدُّنْيَا، وَلَيْسَ بِوَفَاةِ مَوْتٍ

ترجمہ: دنیا سے تیری توفی کرنے والا ہوں، یہاں توفی سے مراد موت نہیں ہے۔

(۴)۔ وَقَالَ الْاَكْثَرُوْنَ: اَلْمُرَادُ بِالْوَفَاةِ هٰهُنَا النَّوْمُ

ترجمہ: اکثر علماء نے فرمایا ہے کہ: یہاں وفات سے مراد نیند ہے۔

یعنی اکثر علماء نے فرمایا ہے کہ یہاں وفات سے مراد نیند ہے اس کے بعد توفی بمعنی نیند کی مثالیں قرآن مجید سے دیتے ہیں اور حدیث شریف سے بھی دیتے ہیں (تفسیر ابن کثیر جلد ا صفحہ ۵۰۵)۔

الحمد للہ ہم نے دنیائے اسلام کی چوٹی کی تفاسیر کے حوالے اور اصل الفاظ نقل کر دیے ہیں۔ اللہ کریم کی قسم اگر ہمیں یقین ہو جائے کہ قادیانی سینکڑوں تفاسیر کے حوالے دینے سے مان جائیں گے تو ہم ضرور سینکڑوں تفاسیر کے حوالے دینے کے لیے تیار ہیں۔

اے عزیز! یہ نکتہ یاد رکھ! اگر تم قادیانیوں کے سامنے قرآن پیش کرو گے تو یہ لوگ منکرین حدیث کی طرح لغت کا سہارا لیں گے۔ اگر تم حدیث پیش کرو گے تو یہ لوگ اپنے مرزا کے اقوال کو حدیث سمجھتے ہوئے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان پر ترجیح دیں گے اور اگر تم اجماعِ امت پیش کرو گے تو یہ لوگ نیچریوں اور پرویزیوں کے اقوال کے سہارے اجماع کو ٹوٹتا ہوا دکھا دیں گے۔

اے عزیز! اگر تمہیں دین کی فقہ اور سمجھ میں سے کچھ حصہ ملا ہے تو تم سمجھ جاؤ گے کہ ان لوگوں کا علاج دلائل نہیں بلکہ فاروقی ڈنڈا ہے، جو اس قسم کے لوگوں کو ان کا جرم بتائے بغیر نافذ فرما دیتے تھے، مگر کیا کریں یہ علماء کی ذمہ داری نہیں بلکہ حکومت کا کام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ علماء ان ظالموں کے خلاف اپنا رویہ سخت رکھتے ہیں اور حکومت پر دباؤ ڈالتے رہتے ہیں۔ ہاں البتہ قادیانیوں کے اپنے ہی منصف مزاج لوگوں پر جب یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے تو وہ اصل چکر کو سمجھ لینے کے بعد قادیانیت سے توبہ کر لیتے ہیں۔

www.islamtheworldreligion.com

ابھی وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ (النساء: ۱۵۷، ۱۵۸) کی تصریح بھی موجود ہے، جس میں بل ابطالیہ اضرابیہ اپنے سے پہلے اور بعد والی عبارت میں تضاد اور منافات کا متقاضی ہے، اس طرح یہ آیت حیاتِ مسیح پر نص صریح ثابت ہوتی ہے جس کے خلاف عقیدہ رکھنا کفر ہے۔ اس موضوع پر فقیر کی کتاب الانتہاء کا مطالعہ فرمائیں۔

(424)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُوْشِكَنَّ اَنْ يَّنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا ، فَيُكَسِّرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْحَرْبَ وَيُفِيْضُ الْمَالَ حَتّٰى لَا يَقْبَلَهٗ اَحَدٌ ، حَتّٰى تَكُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا ثُمَّ يَقُوْلُ اَبُوْهُرَيْرَةَ وَاقْرَأُوا اِنْ شِئْتُمْ وَاِنْ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا

(بخاری: 3448، مسلم 389، ترمذی: 2233)۔ صحیح، وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِي

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ وہ دن دور نہیں کہ عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوگا، فیصلے کرے گا، عدل کرے گا، صلیب کو توڑ دے گا اور خنزیر کو قتل کر دے گا۔ جنگ بند کر دے گا اور مال کو بہا دے گا حتیٰ کہ اسے کوئی بھی قبول نہیں کرے گا۔ حتیٰ کہ ایک سجدہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہو جائے گا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ کوئی ایسا اہل کتاب نہیں جو اس پر اس کی موت سے پہلے ایمان نہ لے آئے اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوگا۔

(425)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ، فَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ، وَيَمْحُو الصَّلِيْبَ، وَتُجْمَعُ لَهُ الصَّلَاةُ، وَيُعْطَى الْمَالُ حَتّٰى لَا يُقْبَلَ، وَيَضَعُ الْخَرَاجَ وَيَنْزِلُ الرَّوْحَاءَ، فَيَحُجُّ مِنْهَا أَوْ يَعْتَمِرُ، أَوْ يَجْمَعُهُمَا قَالَ: وَتَلَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ : (وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا)(النسآء: 159)، فَزَعَمَ حَنْظَلَةُ: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: يُؤْمِنُ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ: عِيْسٰى، فَلَا أَدْرِيْ، هٰذَا كُلُّهٗ حَدِيْثُ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ شَيْءٌ قَالَهٗ أَبُوْ هُرَيْرَةَ(مسند احمد: 7890)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے، تو خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب (پرستی) کو مٹائیں گے، اور نمازوں پر توجہ دی جائے گی، اور مال دیا جائے گا حتیٰ کہ (غریبوں کی طرف سے اسے) قبول نہیں کیا جائے گا، اور (عیسیٰ علیہ السلام) خراج کو ختم کر دیں گے، اور روحاء کے مقام پر جلوہ افروز ہوں گے، تو وہاں سے حج یا عمرہ کریں گے، یا ان دونوں کو اکٹھا ادا کریں گے، راوی (حضرت حنظلہ) کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ نے (آیت) تلاوت فرمائی: تمام اہل کتاب اس پر ایمان لائیں گے اس کی موت سے پہلے پہلے، اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہوگا۔ حنظلہ کا کہنا ہے کہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (قرآن کے الفاظ کا مطلب ہے) يُؤْمِنُ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ: عِيْسٰى یعنی قبل موتہ سے مراد ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے پہلے۔ میں نہیں جانتا کہ یہ ساری کی ساری نبی کریم ﷺ کی حدیث ہے، یا یہ (آخری) الفاظ ابو ہریرہ نے فرمائے۔

www.islamfreworldreligion.com

شرح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے ایسی ہی تصریحات کی وجہ سے مخالفین اسلام ''مرتا کیا نہ کرتا'' کے مصداق سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی فقاہت کا انکار کرتے ہیں، حالانکہ غور کیجیے! موتہ کی ضمیر کو عیسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹانا اگر سیدنا ابو ہریرہ کا ہی قول مان لیا جائے تو کیا یہ فقاہت ہے کہ نہیں؟

(426)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ يَعْنِي عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ نَبِيٌّ اِنَّهُ نَازِلٌ فَاِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَاعْرِفُوْهُ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ كَاَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ وَاِنْ لَمْ يُصِبْهُ بِلَلٌ. فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْاِسْلَامِ فَيَدُقُّ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيُهْلِكُ اللهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا اِلَّا الْاِسْلَامَ وَيُهْلِكُ الْمَسِيْحُ الدَّجَّالَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً. ثُمَّ يُتَوَفّٰى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ (ابو داؤد: 4324). وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ هُوَ مَرْبُوْعُ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ حِيْنَ رَاٰهُ لَيْلَةَ الْمِعْرَاجِ (مسلم: 419). صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: میرے اور اس کے درمیان یعنی حضرت عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اس نے نازل ہونا ہے۔ جب تم اسے دیکھو تو اسے پہچان لو۔ سرخی اور سفیدی سے ملا جلا آدمی ہے۔ وہ ہلکے پیلے رنگ کے کپڑوں میں ہوگا۔ ایسے لگے گا کہ اس کے سر سے قطرے ٹپک رہے ہیں خواہ اس تک رطوبت نہ پہنچی ہو۔ وہ لوگوں سے اسلام کی خاطر جنگ لڑے گا۔ پس صلیب کو کاٹ دے گا اور خنزیر کو قتل کر دے گا اور جزیہ ختم کر دے گا اور اس کے زمانے میں اللہ اسلام کے سواء تمام ملتوں کو ہلاک کر دے گا۔ مسیح، دجال کو قتل کر دے گا۔ وہ زمین میں چالیس سال گزارے گا۔ پھر اسے موت دی جائے گی اور مسلمان اس پر نمازِ جنازہ پڑھیں گے۔

مسلم کی روایت میں ہے کہ ان کی رنگت سرخی اور سفیدی کے درمیان ملی جلی تھی جب آپ ﷺ نے انہیں معراج کی رات دیکھا تھا۔

(427)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَنْزِلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ. وَلٰكِنَّهُ يَنْزِلُ الْخَنْدَقَ وَعَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلٰئِكَةٌ يَحْرُسُوْنَهَا. فَاَوَّلُ مَنْ يَتَّبِعُهُ النِّسَآءُ وَالْاِمَاءُ. فَيَذْهَبُ فَيَتَّبِعُهُ النَّاسُ. فَيُرَدُّوْنَهُ. فَيَرْجِعُ غَضْبَانَ حَتّٰى يَنْزِلَ الْخَنْدَقَ. فَيَنْزِلُ عِنْدَ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ (المعجم الاوسط للطبرانی 5465، مجمع الزوائد المجلد 7 صفحہ 349 حدیث: 12545). حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا، بلکہ وہ خندق کے پیچھے ہوگا اور خندق کے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے جو اس خندق کی حفاظت کریں گے، تو سب سے پہلے عورتیں اور کنیزیں اس کی پیروی کریں گی، تو جب وہ چلے گا تو لوگ اس کی اتباع کریں گے مگر (خندق پر سے) فرشتے اسے واپس کر دیں گے، وہ غضبناک ہو کر

www.islamtheworldreligion.com

خندق کے پار ہی رک جائے گا، اسی موقع پر عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے۔

(428)۔وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْيَهُودِ اَنَّ عِيْسٰى لَمْ يَمُتْ وَاِنَّهٗ رَاجِعٌ اِلَيْكُمْ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (ابن جرير المجلد 3 صفحته 355 حديث رقم:5620، در منثور المجلد 2 صفحته 26، ابن كثير المجلد 1 صفحته 505)۔ صحيح، وما ارسله الحسن فهو عن سيدنا علی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وكان يكتم اسمه من حجاج

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا: بے شک عیسیٰ نہیں مرے بلکہ وہ قیامت کے دن سے پہلے پہلے تمہارے پاس واپس آنے والے ہیں۔

(429)۔وَعَنْ رَبِيْعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ النَّصَارٰى اَتَوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ رَبُّنَا حَيٌّ لَا يَمُوتُ وَاَنَّ عِيسٰى يَاتِي عَلَيْهِ الْفَنَآءُ (ابن جرير المجلد 3 صفحته 201 حديث رقم:5137)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیسائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب زندہ ہے مرے گا نہیں اور عیسیٰ پر فنا آئے گی۔

(430)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ فَاَمَّكُمْ مِنْكُمْ وَ قَالَ ابْنُ اَبِي ذِئْبٍ فَاَمَّكُمْ اَيْ بِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّكُمْ (مسلم:392، 393، شرح السنة:4277)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور تمہاری راہنمائی تمہاری شریعت کے مطابق کرے گا۔ ابن ابی ذئب نے فرمایا کہ وہ تمہاری راہنمائی اللہ کی کتاب اور تمہارے نبی کی سنت سے کرے گا۔

(431)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ اُمَّتِي يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا، فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَكْرِمَةَ اللهِ هٰذِهِ الْاُمَّةَ (مسلم:395)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری اُمت کا ایک گروہ حق کیلئے غالب ہو کر قیامت تک لڑتا ہی رہے گا۔ فرمایا پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے۔ انکا امیر کہے گا آیئے ہمیں نماز پڑھایئے۔ وہ فرمائیں گے نہیں۔ تم میں سے بعض بعضوں پر امیر ہیں اللہ کی طرف سے اس اُمت کو اعزاز ہے۔

(432)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ (بخاری:3449، مسلم:392)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب تم میں ابن مریم نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

www.islamtheworldreligion.com

(433)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَآءِ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي فِي كِتَابِ الْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ وَقَالَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِي الصَّحِيْحِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ بُكَيْرٍ، وَاَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ مِنْ وَجْهٍ آخَرَ عَنْ يُوْنُسَ، وَاِنَّمَا اَرَادَ نُزُوْلَهُ مِنَ السَّمَآءِ بَعْدَ الرَّفْعِ اِلَيْهِ (كتاب الاسماء والصفات للبيهقي المجلد2 صفحته166)۔ صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہاری شان اس وقت کیا ہوگی جب عیسیٰ ابن مریم تم میں آسمان سے نازل ہوگا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

(434)۔وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَيُهِلَّنَّ ابْنُ مَرْيَمَ بِفَجِّ الرَّوحَآءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَيُثْنِيَنَّهُمَا (مسلم: 3030)۔ صحيح

ترجمہ: انہی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ ابن مریم روحاء کے راستے پر ضرور بہ ضرور حج یا عمرہ کے لیے یا دونوں کے لیے آئے ہوئے کلمۂ توحید بلند کریں گے۔

(435)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَهْبِطَنَّ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا وَاِمَامًا مُقْسِطًا وَلَيَسْلُكَنَّ فَجًّا حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ بِنِيَّتِهِمَا وَلَيَأْتِيَنَّ قَبْرِي حَتّٰى يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَلَاَرُدَّنَّ عَلَيْهِ، يَقُولُ اَبُوهُرَيْرَةَ اَيْ بَنِي اَخِي اِنْ رَاَيْتُمُوهُ فَقُولُوا اَبُوهُرَيْرَةَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ (مستدرك حاكم: 4214)۔ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيْحُ الْاِسْنَادِ. وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ. وَمر شاهده

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عیسیٰ بن مریم ضرور بر ضرور اتریں گے۔ حاکم، عادل، امام اور منصف بن کر اور حج یا عمرہ کے لیے یا دونوں کی نیت کر کے راستہ چلیں گے اور میری قبر پر ضرور آئیں گے حتیٰ کہ مجھے سلام کہیں گے اور میں ضرور بر ضرور انہیں جواب دوں گا۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھائی کے بیٹو! اگر تم انہیں دیکھو تو کہنا ابو ہریرہ آپ کو سلام کہتا ہے۔

(436)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَنْزِلُ اَخِي ابْنُ مَرْيَمَ مِنَ السَّمَآءِ (مسند البزار: 9700، صحيح ابن حبان: 6812، مجمع الزوائد: 12543)۔ صحيح، وَرَوَاهُ الْهِنْدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَزَاهُ اِلَى ابْنِ عَسَاكِر (كنز العمال: 39719)۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا بھائی ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔

(437)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا يَنْزِلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ وَلٰكِنَّهُ بَيْنَ الْخَنْدَقِ، وَعَلٰى كُلِّ نَقْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةٌ يَحْرُسُونَهَا، فَأَوَّلُ مَنْ يَتَّبِعُهُ النِّسَاءُ فَيُؤْذُونَهُ، فَيَرْجِعُ غَضْبَانَ حَتّٰى يَنْزِلَ الْخَنْدَقَ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ (المجمع الاوسط للطبراني: 5465، مجمع الزوائد: 12545)۔ قال الهيثمي: رِجَالُهُ رِجَالُ الصَّحِيحِ غَيْرَ عُقْبَةَ بْنِ مُكْرَمٍ بْنِ عُقْبَةَ الضَّبِّيِّ وَهُوَ ثِقَةٌ

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دجال مدینہ میں داخل نہیں ہوگا، لیکن وہ خندق کے درمیان ہوگا، اور مدینہ کے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے جو اس کی حفاظت کریں گے، سب سے پہلے عورتیں اس کا تعاقب کریں گی تو اسے اذیت دیں گی،

www.islamtheworldreligion.com

تو وہ غضب ناک ہو کر لوٹے گا حتیٰ کہ (واپس) خندق کے پاس پہنچ جائے گا، تو اس موقع پر عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے۔

(438)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرٰةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ، وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ يُدْفَنُ مَعَهُ، قَالَ أَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ (ترمذی: 3617، مجمع الزوائد: 13792 وزاد عن ابن سلام: فيكون قبره رابعاً)۔ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ حسنٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ کی صفت تورات میں لکھی ہوئی ہے اور یہ کہ عیسیٰ بن مریم ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ ابومودود کہتے ہیں کہ روضۂ انور میں ایک قبر کی جگہ ابھی باقی ہے۔

شرح

(۱)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور قیامت کے قریب آسمان سے قیامت کی نشانی کے طور پر نازل ہوں گے۔ یہودیوں، عیسائیوں اور قادیانیوں کا عقیدہ ہے کہ آپ علیہ السلام سولی پر چڑھائے گئے تھے۔ فرق یہ ہے کہ یہودی ان کی پھانسی کے بعد یکسر ان کے خاتمے کے قائل ہیں، عیسائی ان کے تین دن کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر آسمان پر اٹھائے جانے کے قائل ہیں، قادیانی کہتے ہیں کہ وہ سولی پر میت کی طرح ہو گئے تھے مگر دراصل زندہ تھے اور قبر میں تین دن دفن رہنے کے بعد ٹھیک ہو گئے اور قبر سے باہر نکل کر کشمیر کی طرف ہجرت کر گئے۔ ان سب کے برعکس قرآن شریف فرماتا ہے کہ: وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِيْنًا، بَلْ رَّفَعَهُ اللهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا یعنی یہودیوں نے انہیں قتل نہیں کیا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا، لیکن ان کے لیے کسی کو عیسیٰ کا ہم شکل بنا دیا گیا اور بے شک جن لوگوں نے ان کے بارے میں اختلاف کیا وہ ان کے بارے میں محض شک میں مبتلا ہیں، انہیں ان کا کچھ علم نہیں مگر یہی کہ وہ محض گمان کی پیروی کرتے ہیں اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا (النساء: ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹)۔

(۲)۔ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ: جب اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھانے کا ارادہ فرمایا تو عیسیٰ علیہ السلام اپنے گھر کے چشمے پر نہا کر گھر سے نکلے۔ آپ کے سر سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ باہر بارہ حواری موجود تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تم میں سے کون چاہتا ہے کہ میری جگہ قتل کیا جائے اور درجہ میں میرے ساتھ رہے۔ اس پر ایک نوجوان کھڑا ہو گیا اور خود کو اس کام کیلیے پیش کر دیا۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا بیٹھ جا اور پھر عیسیٰ علیہ السلام نے دوبارہ وہی فرمایا۔ پھر وہی نوجوان کھڑا ہو گیا اور عرض کیا کہ میں حاضر ہوں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا پھر تو ہی وہ شخص ہے۔ اسکے فوراً بعد اس پر عیسیٰ علیہ السلام کی صورت ڈال دی گئی اور عیسیٰ علیہ السلام مکان کے روشندان سے آسمان پر اٹھا لیے گئے۔ یہودی عیسیٰ علیہ السلام کی گرفتاری کے لیے گھر میں داخل ہوئے اور اس حواری کو عیسیٰ سمجھ کر گرفتار کر لیا اور قتل کر کے صلیب پر لٹکا دیا۔ اس معاملے میں

www.islamtheworldreligion.com

عیسائیوں کے تین فرقے بن گئے۔ایک فرقے نے کہا کہ اللہ عزوجل نے جتنا عرصہ چاہا ہم میں رہا، پھر آسمان پر چڑھ گیا، اس فرقے کا نام یعقوبی فرقہ ہے۔دوسرے فرقے نے کہا اللہ کا بیٹا ہم میں رہا جتنا عرصہ اللہ نے چاہا اور پھر اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھالیا، یہ نسطوری فرقہ ہے۔ایک فرقے نے کہا اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہم میں رہا جب تک اللہ نے چاہا، پھر اسے اللہ نے اٹھالیا، یہ صحیح العقیدہ لوگ ہیں۔دونوں گمراہ فرقے صحیح العقیدہ فرقے پر زیادتیاں کرتے رہے اور اسے قتل کرتے رہے، اہلِ حق مغلوب رہے حتیٰ کہ اللہ نے محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا اور اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی کہ فَآمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ بَنِيْٓ اِسْرَآئِيْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ یعنی ایک گروہ جس نے عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں کفر کیا اور دوسرا گروہ جو عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ایمان لایا فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ یعنی محمد ﷺ کے ظاہر ہونے کے ذریعے اہلِ حق کے دین کی کفار کے دین کے خلاف مدد کی فَاَصْبَحُوْا ظَاهِرِيْنَ (مصنف ابنِ ابی شیبہ جلد ۷ صفحہ ۴۶۱، السنن الکبریٰ للنسائی جلد ۶ صفحہ ۴۸۹، تفسیر ابنِ کثیر جلد ۱ صفحہ ۷۸۹، ابنِ جریر جلد ۴ جزء ۶ صفحہ ۱۸، ۱۹)۔اس کی سند صحیح ہے۔

(۳)۔ مرزا قادیانی خود کو مہدی اور مسیح دونوں قرار دیتا ہے، جبکہ آپ پڑھ کر دیکھ سکتے ہیں کہ احادیث میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا نام، والد کا نام، حلیہ اور جائے ظہور سب چیزیں بالکل الگ ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام، والدہ کا نام، حلیہ اور جائے نزول امام مہدی سے بالکل جدا ہیں۔قادیانی ایک حدیث ادھوری سنا کر دھوکہ دیتے ہیں کہ: لَا مَهْدِيَّ اِلَّا عِيْسٰى یعنی کوئی مہدی نہیں سوائے عیسیٰ کے۔ یہ پوری حدیث اس طرح ہے: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ وَلَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ یعنی قیامت شریر ترین لوگوں پر قائم ہوگی اور کوئی ہدایت یافتہ نہیں ہوگا سوائے عیسیٰ بن مریم کے (ابن ماجہ: ۴۰۳۹)۔گویا مہدی کا لفظ امام مہدی کے لیے نہیں بلکہ اپنے لغوی معنی (ہدایت یافتہ) میں استعمال ہوا ہے۔

(۴)۔ مسلمانوں کے پاس واضح الفاظ میں تصریحات موجود ہیں اور قادیانی ہمارے مقابلے پر محض اٹکل اور ہیرا پھیری سے کام لیتے ہیں، یہ نکتہ جب قادیانی عوام سمجھ جاتے ہیں تو ان کے وڈیرے ان کے سامنے سخت پریشان ہوتے ہیں۔

قِيَامُ السَّاعَةِ عَلٰى شِرَارِ النَّاسِ

قیامت کا شریر ترین لوگوں پر قائم ہونا

(439)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا عَلٰى شِرَارِ الْخَلْقِ (مسلم: 4957)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت صرف شریر ترین لوگوں پر قائم ہوگی۔

(440)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَّقُوْلُ،

www.islamtheworldreligion.com

اَللّٰهُ، اَللّٰهُ (مسلم:376)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کسی ایک شخص کے ہوتے ہوئے بھی قائم نہیں ہو گی جو اللہ اللہ کہہ رہا ہو۔

بَابُ شُئُوْنِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ
قیامت کے دن کے معاملات کا باب

اَلنَّفْخُ فِي الصُّوْرِ وَالْحَشْرُ
صور پھونکا جانا اور حشر کا ہونا

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ (يٰسين:51)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور صور پھونکا جائے گا تو پھر وہ لوگ اپنی قبروں سے اپنے رب کی طرف جلدی جلدی چل پڑیں گے۔

(441)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الصُّوْرُ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ (ترمذی:2430، 3244، ابو داؤد:4742، سنن دارمی:2800، مسند احمد:6514)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: صور ایک سینگ ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

(442)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فِي قَوْلِهٖ تَعَالٰى فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ، اَلنَّاقُوْرُ: اَلصُّوْرُ، قَالَ وَالرَّاجِفَةُ النَّفْخَةُ الْاُوْلٰى، وَالرَّادِفَةُ الثَّانِيَةُ (بخاری کتاب الرقاق باب نفخ الصور، ترجمۃ الباب)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ کے بارے میں فرمایا: کہ ناقور سے مراد صور ہے اور فرمایا کہ راجفہ سے مراد پہلا پھونک ہے اور رادفہ سے مراد دوسرا پھونک ہے۔

(443)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، اَلرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ جَمِيْعًا يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ؟ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ يَنْظُرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ (بخاری:6527، مسلم:7198، نسائی:2084، ابن ماجۃ:4276، مسند احمد:24319)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے: لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں، ننگے بدن، ختنہ کے بغیر اٹھائے جائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورتیں اکٹھے ایک دوسرے کو دیکھتے ہوئے؟ فرمایا: اے عائشہ معاملہ ایک دوسرے کو دیکھنے سے زیادہ سخت ہوگا۔

www.islamtheworldreligion.com

اَلْحِسَابُ وَالْمِيْزَانُ

حساب اور ترازو

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ، وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (الزلزال:7، 8)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو معمولی نیکی بھی کریگا اسے دیکھ لے گا اور جو معمولی برائی بھی کرے گا اسے دیکھ لے گا۔

وَ قَالَ: مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (الفاتحة:3)۔

ترجمہ: اور فرمایا: بدلے کے دن کا مالک۔

وَقَالَ: وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (البقرة:4)۔

ترجمہ: اور فرمایا: وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

(444)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا، قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ الْيَسِيْرُ؟ قَالَ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ، اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ، هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَمِثْلُهٗ فِيْ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِيْ واللفظ لاحمد (مسند احمد:24270، مسلم:7225، 7226، 7227، 7228، بخاری:103، 4939، ترمذی:2426)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی نماز میں یوں عرض کرتے ہوئے سنا: اے میرے اللہ مجھ سے آسان حساب لے۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ آسان حساب کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ اسکے اعمال نامے کو دیکھے اور اس سے درگزر کردے۔ بے شک اس دن جس سے حساب شروع ہو گیا اے عائشہ وہ ہلاک ہو گیا۔

اَلْحَوْضُ الْكَوْثَرُ

حوضِ کوثر

(445)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَوْضِيْ مَسِيْرَةُ شَهْرٍ وَزَوَايَاهُ سَوَاءٌ، مَآءُهٗ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيْحُهٗ اَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَ كِيْزَانُهٗ كَنُجُوْمِ السَّمَآءِ، مَنْ يَشْرَبُ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ اَبَدًا (بخاری:6579، مسلم:5971)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر طویل ہے۔ اور اس کے اضلاع برابر ہیں اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ اچھی ہے اور اس کے گلاس آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں۔ جو اس میں سے پی لے گا ابد تک پیاسا نہ ہوگا۔

(446)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا اَنَا اَسِيْرُ فِي الْجَنَّةِ اِذَا اَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ

www.islamtheworldreligion.com

الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ هٰذَا الْكَوْثَرُ الَّذِيْ اَعْطَاكَ رَبُّكَ، فَاِذَا طِيْنُهٗ مِسْكٌ اَذْفَرُ

(بخاری: 6581)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں جنت میں سیر کر رہا تھا کہ میں ایک نہر پر پہنچ گیا۔ جس کے دونوں کنارے ان موتیوں کے قبے تھے جو اندر سے خالی ہوتے ہیں۔ میں نے پوچھا اے جبریل یہ کیا ہے؟ جبریل نے کہا یہ وہ کوثر ہے جو آپ کے رب نے آپ کو عطا فرمایا ہے۔ اس کی مٹی خالص مشک ہے۔

شرح

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے حوض کے چار کونے ہیں، ایک کونہ ابوبکر کے پاس ہوگا دوسرا کونہ عمر کے پاس ہوگا، تیسرا کونہ عثمان کے پاس ہوگا اور چوتھا کونہ علی کے پاس ہوگا۔ جس نے ابوبکر سے محبت کی اور عمر سے بغض رکھا، ابوبکر اسے نہیں پلائے گا، اور جس نے عمر سے محبت کی اور ابوبکر سے بغض رکھا، عمر اسے نہیں پلائے گا۔ اور جس نے عثمان سے محبت کی اور علی سے بغض رکھا، عثمان اسے نہیں پلائے گا، اور جس نے علی سے محبت کی اور عثمان سے بغض رکھا، علی اسے نہیں پلائے گا، اور جس نے ابوبکر کے بارے میں اچھا قول کیا اس نے دین کو قائم کیا، اور جس نے عمر کے بارے میں اچھا قول کیا اس نے اپنے راستے کو روشن کیا، اور جس نے عثمان کے بارے میں اچھا قول کیا وہ اللہ کے نور سے چمک اٹھا اور جس نے علی کے بارے میں اچھا قول کیا اس نے مضبوط رسی کو پکڑا جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتی، اور جس نے میرے تمام صحابہ کے بارے میں اچھا قول کیا وہ مومن ہے (اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب صفحہ ۸۸)۔ الحدیث غریب

اَلشَّفَاعَةُ

شفاعت

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ (البقرة: 255)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کون ہے جو اسکی اجازت کے بغیر اس کے ہاں شفاعت کرے۔

وَقَالَ: عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا (بنی اسرائیل: 79)۔

ترجمہ: اور فرمایا: قریب ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود پر کھڑا کر دے۔

(447)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَا قَوْلَ اللهِ تَعَالٰى فِيْ اِبْرَاهِيْمَ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ وَ قَالَ عِيْسٰى اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ وَبَكٰى، فَقَالَ اللهُ تَعَالٰى يَا جِبْرِيْلُ، اِذْهَبْ اِلٰى مُحَمَّدٍ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ فَاسْئَلْهُ مَا يُبْكِيْهِ، فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَسَئَلَهٗ فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَا قَالَ وَهُوَ اَعْلَمُ، فَقَالَ اللهُ يَا جِبْرِيْلُ، اِذْهَبْ اِلٰى

www.islalmtheworldreligion.com

مُحَمَّدٍ فَقُلْ إِنَّا سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوءُكَ (مسلم :499)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت فرمایا: اے میرے رب بے شک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔ پس جس نے میری اتباع کی وہ مجھ سے ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں۔ آپ ﷺ نے دونوں ہاتھ اٹھا لیے اور دعا فرمائی: اے میرے اللہ میری امت میری امت اور آپ ﷺ رونے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے جبریل محمد کے پاس جاؤ۔ حالانکہ تیرا رب بہتر جانتا ہے مگر پھر بھی پوچھ کہ انہیں کونسی بات رُلا رہی ہے؟ آپ کے پاس جبریل حاضر ہوئے اور آپ سے پوچھا۔ رسول اللہ ﷺ نے جو بات فرمائی تھی انہیں بتادی۔ اللہ تو بہتر جانتا ہے۔ اللہ نے فرمایا: اے جبریل۔ محمد کی طرف جاؤ اور کہو ہم آپ کی امت کے بارے میں آپ کو راضی کر دیں گے اور آپ کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔

(448)۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أَشْفَعُ لِأُمَّتِي حَتّٰى يُنَادِيَنِي رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَيَقُوْلُ: قَدْ رَضِيْتَ يَا مُحَمَّدُ؟ فَأَقُوْلُ: أَيْ رَبِّ، قَدْ رَضِيْتُ (المعجم الاوسط للطبرانی :2062، مجمع الزوائد: 18516)۔ حسن

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنی امت کی شفاعت کرونگا حتیٰ کہ میرا رب تبارک وتعالیٰ ندا دے گا اور فرمائے گا: اے محمد! کیا آپ راضی ہو چکے؟ تو میں عرض کروں گا: جی میرے رب میں راضی ہوا۔

شرح

وَلَمَّا نَزَلَتْ: وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِذاً لَا أَرْضٰى وَ وَاحِدٌ مِنْ أُمَّتِي فِي النَّارِ یعنی جب یہ آیت نازل ہوئی کہ: وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پھر میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گا جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں ہوگا (تفسیر مظہری جلد ۷ صفحہ ۴۲۷)۔

(449)۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ مَاجَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ، فَيَأْتُوْنَ آدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ اشْفَعْ إِلٰى رَبِّكَ، فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِإِبْرَاهِيْمَ فَإِنَّهُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ، فَيَأْتُوْنَ إِبْرَاهِيْمَ فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُوْسٰى فَإِنَّهُ كَلِيْمُ اللهِ، فَيَأْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِعِيْسٰى فَإِنَّهُ رُوْحُ اللهِ وَكَلِمَتُهُ، فَيَأْتُوْنَ عِيْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ لَهَا وَلٰكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ، فَيَأْتُوْنِي فَأَقُوْلُ أَنَا لَهَا، فَأَسْتَأْذِنُ عَلٰى رَبِّي، فَيُؤْذَنُ لِي وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهُ بِهَا لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأَحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ وَأَخِرُّ لَهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَقُوْلُ يَا رَبِّ أُمَّتِي أُمَّتِي، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَأَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ شَعِيْرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ،

www.islamicurdureligion.com

ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا ، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي ، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ اَوْخَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ ، فَانْطَلِقْ فَاَفْعَلُ ، ثُمَّ اَعُوْدُ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا ، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ، اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُمَّتِي اُمَّتِي ، فَيُقَالُ انْطَلِقْ فَاَخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهٖ اَدْنٰى اَدْنٰى اَدْنٰى مِثْقَالِ حَبَّةِ خَرْدَلَةٍ مِنْ اِيْمَانٍ فَاَخْرِجْهُ مِنَ النَّارِ ، فَاَنْطَلِقُ فَاَفْعَلُ ، ثُمَّ اَعُوْدُ الرَّابِعَةَ فَاَحْمَدُهٗ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ ، ثُمَّ اَخِرُّ لَهٗ سَاجِدًا ، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ، اِرْفَعْ رَاْسَكَ قُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ ، فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اْذَنْ لِيْ فِيْمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، قَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ وَلٰكِنْ وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ وَ كِبْرِيَائِيْ وَعَظْمَتِيْ لَاُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (بخاری :7510، مسلم :479) صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو لوگ ایک دوسرے میں گڈمڈ ہوکر گھوم رہے ہوں گے، حضرت آدم کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے رب کے ہاں ہماری شفاعت فرمایئے، آپ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ ابراہیم کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں، لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ موسیٰ کے پاس جاؤ، وہ اللہ کے کلیم ہیں، لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے، وہ کہیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ عیسیٰ کے پاس جاؤ وہ روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں، لوگ حضرت عیسیٰ کے پاس جائیں گے، وہ فرمائیں گے میں اس کا اہل نہیں ہوں، لیکن تم لوگ محمد کے پاس جاؤ، پھر وہ لوگ میرے پاس آئیں گے، تو میں کہوں گا میں اس کام کیلیے موجود ہوں، پھر میں اپنے رب سے اجازت طلب کروں گا، مجھے اجازت دے دی جائے گی، اللہ تعالیٰ مجھے حمد کے ایسے طریقے الہام فرمائے گا جو اِس وقت میرے خیال میں حاضر نہیں ہیں، میں اس کی ان تعریفات کے ساتھ حمد کروں گا، اور اسکے آگے سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپکی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، پھر کہا جائے گا کہ جایئے جس کے دل میں جَو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا، پھر واپس آؤں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ اس کی حمد کروں گا، پھر سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، کہا جائے گا جایئے جس کے دل میں ایک ذرہ برابر یا رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، پھر واپس آؤں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ اس کی حمد کروں گا، پھر اسکے آگے سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپ کی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب میری امت میری امت، کہا جائے گا: جایئے جسکے دل میں رائی کے چھوٹے سے چھوٹے، اس سے بھی چھوٹے دانے کے برابر ایمان ہے اسے جہنم سے نکال لیجیے، میں جاؤں گا اور ایسا ہی کروں گا، پھر چوتھی مرتبہ واپس آؤں گا اور انہی تعریفات کے ساتھ اسکی حمد کروں گا، پھر سجدے میں پڑ جاؤں گا، کہا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھایئے، کہیے، سنا

www.islamtrueworldreligion.com

جائے گا، مانگیے، آپ کو دیا جائے گا، شفاعت کیجیے، آپکی شفاعت قبول کی جائے گی، میں عرض کروں گا اے میرے رب مجھے اجازت دے کہ جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا (اسے جہنم سے نکال لوں)، اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کیلیے یہ نہیں تھا پھر بھی مجھے اپنی عزت اور جلال اور کبریائی اور عظمت کی قسم ہے کہ جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا میں اسے جہنم سے نکال دوں گا۔

(450)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ اَنْ یَشْفَعَ لِی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ، فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ ، قُلْتُ یَارَسُولَ اللّٰہِ فَاَیْنَ اَطْلُبُکَ ؟ قَالَ اطْلُبْنِی اَوَّلَ مَا تَطْلُبُنِی عَلَی الصِّرَاطِ ، قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَکَ عَلَی الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِی عِندَ الْمِیْزَانِ ، قُلْتُ فَاِنْ لَمْ اَلْقَکَ عِنْدَ الْمِیْزَانِ ، قَالَ فَاطْلُبْنِی عِنْدَ الْحَوضِ فَاِنِّی لَا اُخْطِئُ ھٰذِہِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ (ترمذی:2433)۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ قیامت کے دن میری شفاعت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں کروں گا۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں آپ کو کہاں تلاش کروں؟ فرمایا مجھے تلاش کر لینا۔ سب سے پہلے تم مجھے پل صراط پر تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا اگر میں آپ سے صراط پر نہ مل سکوں تو پھر؟ فرمایا پھر ترازو کے پاس مجھے تلاش کرنا۔ میں نے عرض کیا اگر میں آپ سے ترازو کے پاس بھی نہ مل سکوں تو پھر؟ فرمایا مجھے حوض کے پاس تلاش کرنا۔ میں ان تین مقامات سے غائب نہیں ہوں گا۔

(451)۔وَعَنْ حُذَیْفَۃَ وَاَبِی ھُرَیرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ یَجْمَعُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالَی النَّاسَ فَیَقُومُ الْمُؤْمِنُونَ حَتّٰی تُزْلَفَ لَھُمُ الْجَنَّۃُ فَیَاْتُونَ آدَمَ ، فَیَقُوْلُوْنَ یَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّۃَ فَیَقُوْلُ وَھَلْ اَخْرَجَکُمْ مِنَ الْجَنَّۃِ اِلَّا خَطِیْئَۃُ اَبِیْکُمْ ، لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِذْھَبُوا اِلَی ابْنِی اِبْرَاھِیْمَ خَلِیْلِ اللّٰہِ ، قَالَ فَیَقُولُ اِبْرَاھِیمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ اِنَّمَا کُنْتُ خَلِیْلًا مِنْ وَرَآءَ وَرَآءَ ، اِعْمَدُوا اِلٰی مُوسٰی الَّذِیْ کَلَّمَہُ اللّٰہُ تَکْلِیْمًا ، فَیَاْتُوْنَ مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ ، فَیَقُولُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ ، اِذْھَبُوا اِلٰی عِیْسٰی کَلِمَۃِ اللّٰہِ وَرُوحِہٖ ، فَیَقُولُ عِیسٰی لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِکَ ، فَیَاْتُونَ مُحَمَّدًا ﷺ فَیَقُومُ فَیُؤْذَنُ لَہٗ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَۃُ وَالرَّحِمُ ، فَیَقُومَانِ جَنْبَتَی الصِّرَاطِ یَمِیْنًا وَشِمَالًا ، فَیَمُرُّ اَوَّلُکُمْ کَالْبَرْقِ ، قَالَ قُلْتُ بِاَبِی اَنْتَ وَاُمِّی اَیُّ شَیءٍ کَمَرِّ الْبَرْقِ ؟ قَالَ اَلَمْ تَرَوا اِلَی الْبَرْقِ کَیْفَ یَمُرُّ وَیَرْجِعُ فِی طَرْفَۃِ عَیْنٍ ، ثُمَّ کَمَرِّ الرِّیْحِ ، ثُمَّ کَمَرِّ الطَّیْرِ وَشَدِّ الرِّحَالِ تَجْرِی بِھِمْ اَعْمَالُھُمْ وَنَبِیُّکُمْ قَائِمٌ عَلَی الصِّرَاطِ یَقُولُ یَارَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ ، حَتّٰی تَعْجَزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ ، حَتّٰی یَجِیءَ الرَّجُلُ فَلَا یَسْتَطِیْعُ السَّیْرَ اِلَّا زَحْفًا ، قَالَ وَفِی حَافَتَیِ الصِّرَاطِ کَلَالِیْبُ مُعَلَّقَۃٌ مَاْمُورَۃٌ ، تَاْخُذُ مَنْ اُمِرَتْ بِہٖ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمَکْدُوسٌ فِی النَّارِ وَالَّذِی نَفْسُ اَبِی ھُرَیْرَۃَ بِیَدِہٖ اَنَّ قَعْرَ جَھَنَّمَ لَسَبْعِیْنَ خَرِیْفًا (مسلم:482)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حذیفہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تبارک وتعالیٰ لوگوں کو جمع فرمائے گا۔ مومنین کھڑے ہو جائیں گے حتیٰ کہ جنت ان کے قریب کر دی جائے گی۔ وہ حضرت آدم کے پاس جائیں گے۔ کہیں گے اے ہمارے

www.sunnionlinereligion.com

جدِ امجد ہمارے لیے جنت کھلوایئے۔ وہ فرمائیں گے تمہیں جنت سے تمہارے جدِ امجد کی لغزش نے ہی نکالا تھا۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ میرے بیٹے ابراہیم خلیل اللہ کے پاس جاؤ۔ حضرت ابراہیم فرمائیں گے۔ یہ میرا کام نہیں ہے۔ میں تو دور رہ کر خلیل تھا۔ تم لوگ موسیٰ کی طرف دھیان دو۔ جس نے اللہ سے خوب کلام کیا تھا۔ وہ لوگ حضرت موسیٰ کے پاس جائیں گے۔ وہ فرمائیں گے یہ میرا کام نہیں۔ عیسیٰ کے پاس جاؤ جو اللہ کا کلمہ اور روح اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ فرمائیں گے یہ میرا کام نہیں۔ پھر لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس حاضر ہوں گے۔ آپ ﷺ کھڑے ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ کو اجازت دی جائے گی اور امانت اور صلہ رحمی کو بھیجا جائے گا۔ وہ دونوں پل صراط کے دائیں بائیں کھڑی ہو جائیں گی۔ تم میں سے پہلا شخص بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں بجلی کی طرح گزرنا کیا چیز ہے؟ فرمایا تم لوگ بجلی کی طرف نہیں دیکھتے جیسے گزرتی ہے اور پلک جھپکنے میں واپس لوٹتی ہے۔ پھر (اگلا آدمی) ہوا کی طرح، پھر پرندے کی طرح اور کچا وہ کسنے کی طرح، انکے اعمال انہیں لے کر گزریں گے اور تمہارا نبی پل صراط پر کھڑا ہوگا عرض کر رہا ہوگا اے میرے رب! سلامت رکھنا، سلامت رکھنا۔ حتیٰ کہ بندوں کے اعمال عاجز آ جائیں گے۔ چنانچہ ایک آدمی آئے گا اور وہ چلنے کی طاقت نہیں رکھے گا۔ سوائے گھسیٹ کر چلنے کے۔ پل صراط کے دونوں طرف کنڈے لٹکے ہوئے ہوں گے۔ وہ حکم کے پابند ہوں گے۔ جس کے متعلق حکم ہوگا اسے پکڑ لیں گے۔ بعض زخمی ہو کر نجات پائیں گے اور بعض ہاتھ پاؤں باندھ کر جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں ابو ہریرہ کی جان ہے۔ بے شک جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت ہے۔

(452)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : شَفَاعَتِي لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِي (ترمذی: 2435، ابو داؤد: 4739، ابن ماجة: 4310 عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ) ۔ قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری شفاعت میری امت کے اہل کبائر کے لیے ہے۔

(453)۔ وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنِّي لَاَعْلَمُ اٰخِرَ اَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا الْجَنَّةَ ، وَاٰخِرَ اَهْلِ النَّارِ خُرُوْجًا مِنْهَا ، رَجُلٌ يُؤْتٰى بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ، فَيُقَالُ اَعْرِضُوْا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهٖ وَارْفَعُوا عَنْهُ كِبَارَهَا ، فَتُعْرَضُ عَلَيْهِ صِغَارُ ذُنُوبِهٖ ، فَيُقَالُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا وَ كَذَا ؟ وَعَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَ كَذَا وَ كَذَا ؟ فَيَقُوْلُ نَعَمْ ، لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُنْكِرَ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِ ذُنُوبِهٖ اَنْ تُعْرَضَ عَلَيْهِ ، فَيُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ حَسَنَةً ، فَيَقُوْلُ رَبِّ قَدْ عَمِلْتُ اَشْيَآءَ لَا اَرَاهَا هٰهُنَا ، وَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ (مسلم: 467، ترمذی: 2596) ۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں سب سے آخر میں ڈالے جانے والے آدمی کو جانتا ہوں اور دوزخ سے سب سے آخر میں نکلنے والے آدمی کو جانتا ہوں۔ وہ ایک آدمی ہوگا جسے قیامت کے دن لایا جائے گا۔ کہا جائے گا کہ اس کے سامنے اس کے صغیرہ گناہ پیش کرو اور اس کے بڑے گناہ اٹھا لو۔ پس اس پر اس کے چھوٹے گناہ پیش کیے جائیں گے۔ کہا جائے گا تم نے فلاں فلاں دن یہ یہ عمل کیا؟ اور فلاں فلاں دن یہ یہ عمل کیا۔ وہ کہے گا جی، انکار نہ کر سکے گا اور وہ اپنے بڑے گناہوں سے ڈر رہا ہوگا کہ کہیں وہ نہ پیش کر دیے جائیں۔ اسے کہا جائے گا تجھے ہر گناہ کے بدلے نیکی دی جاتی ہے۔ وہ بول

www.islamurdureligion.com

اٹھے گا۔اے میرے رب! میں نے بہت سے کام ایسے بھی کیے ہیں جنہیں میں یہاں نہیں دیکھتا۔راوی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ہنس پڑے حتیٰ کہ آپ کے پچھلے دانت مبارک نظر آ گئے۔

(454)۔وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ: هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (بخاری: 3883،6208،6572، مسلم: 510،511،512 مسند احمد: 1763،1768،1774،1789)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا آپ نے اپنے چچا کو کیا فائدہ پہنچایا جو آپ کا دفاع کرتے تھے اور آپ کی خاطر لوگوں سے غضبناک ہوتے تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا: وہ ٹخنوں تک آگ میں ہے اور اگر میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے سب سے نچلے گڑھے میں ہوتا۔

شرح

اس حدیث کی شرح میں حضرت علامہ بدرالدین عینی لکھتے ہیں: اگر کوئی سوال کرے کہ مشرک کی شفاعت جائز نہیں اور اس کے اعمال بے فائدہ ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ هٰذَا النَّفْعُ مِنْ بَرَكَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ خَصَائِصِهٖ یعنی یہ نفع رسول اللہ ﷺ کی برکت سے ہے اور آپ کے خصائص میں سے ہے (عمدۃ القاری جلد ۱۳ صفحہ ۴۸۵)۔

(455)۔وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِيْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ، حَتّٰى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ (ترمذی: 2440)۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو ایک گروہ کی شفاعت کریں گے۔ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو ایک قوم کے لیے شفاعت کریں گے۔ان میں سے کچھ ایسے ہوں گے جو ایک آدمی کی شفاعت کریں گے۔حتیٰ کہ سب جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(456)۔وَعَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِيْ سَبْعُوْنَ أَلْفاً بِغَيْرِ حِسَابٍ، وُجُوْهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، قُلُوْبُهُمْ عَلٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، فَاسْتَزَدْتُ رَبِّيْ فَزَادَنِيْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ سَبْعِيْنَ أَلْفاً (مسند احمد: 23، مسند ابی یعلیٰ: 112)۔ صحیح لغیرہ

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے، انکے چہرے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوں گے، انکے دل ایک ہی آدمی کے قلب پر ہوں گے، میں نے اللہ تعالیٰ سے اضافے کی درخواست کی، تو اللہ نے ہر آدمی کیساتھ ستر ہزار کا اضافہ فرما دیا۔

(457)۔وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ فَأُرِيْدُ إِنْ شَآءَ اللهُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِيْ شَفَاعَةً لِأُمَّتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بخاری: 7474، مسلم: 487،488، موطا امام محمد صفحہ 384)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے حصے میں ایک دعا ہوتی ہے۔ تو میں چاہتا ہوں کہ ان شاءاللہ اپنی دعا قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کی غرض سے بچا کر رکھ لوں۔

شرح

اللہ تعالیٰ کے اذن سے کسی صاحب ایمان کی شفاعت کرنا تاکہ اس کی عملی کمزوریوں سے درگزر کیا جائے، بالکل سمجھ میں آنے والی معقول بات ہے، لیکن کسی کے گناہوں کی بھینٹ خود چڑھ جانا یا کسی کے گناہ کی سزا کسی دوسرے کو دے دینا جسے عیسائی مذہب میں کفارۃ المسیح کہا جاتا ہے، یہ بالکل نامعقول بات ہے۔

صِفَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

جنت اور دوزخ کی صفت

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا الاية (البقرة:24، 25)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پس ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔ وہ کافروں کے لیے تیار کر دی گئی ہے اور ایمان والوں کو خوشخبری دے دو۔

(458)۔عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ (مسلم:7130، ترمذی:2559)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت مشکلات سے ڈھانپ دی گئی ہے اور دوزخ شہوتوں سے ڈھانپ دی گئی ہے۔

(459)۔وعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ يَاْكُلُوْنَ فِيْهَا وَيَشْرَبُوْنَ وَلَا يَتْفُلُوْنَ وَلَا يَبُوْلُوْنَ وَلَا يَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا يَمْتَخِطُوْنَ، قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ؟ قَالَ جُشَاءٌ وَرَشْحٌ كَرَشْحِ الْمِسْكِ، يُلْهَمُوْنَ التَّسْبِيْحَ وَالتَّحْمِيْدَ كَمَا تُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ (مسلم:7152، ابو داؤد:4741)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اہل جنت اس میں کھائیں گے اور پییں گے اور نہ تھوکیں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے نہ ناک بہائیں گے۔ کہنے لگے کھانے کا کیا بنے گا؟ فرمایا ڈکار آئے گی اور اس کی خوشبو کستوری جیسی ہوگی۔ تسبیح اور حمد ان کے دلوں میں ڈالی جائے گی جیسے تمہیں سانس لینے کی عادت ڈالی گئی ہے۔

(460)۔وَعَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ يَنْعَمُ وَلَا يَبْاَسُ وَلَا يَبْلٰى ثِيَابُهٗ وَلَا يَفْنٰى شَبَابُهٗ (مسلم:7156)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو جنت میں داخل ہوگا، انعام میں رہے گا اور پریشان نہ ہوگا اور اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے اور اسکی جوانی ختم نہیں ہوگی۔

(461)۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ یُنَادِیْ مُنَادٍ ، اِنَّ لَكُمْ اَنْ تَصِحُّوْا ، فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا ، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَحْیَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا ، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا تَهْرَمُوْا اَبَدًا ، وَاِنَّ لَكُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْأَسُوْا اَبَدًا (مسلم: 7157، ترمذی: 3246)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک منادی کرنے والا آواز دے گا کہ صحت مند رہنا (تمہارا مقدر ہے)، کبھی بیمار نہ ہوگے اور ہمیشہ زندہ رہوگے اور کبھی نہ مروگے اور ہمیشہ جوان رہوگے کبھی بوڑھے نہ ہوگے اور ہمیشہ انعام میں رہوگے کبھی پریشان نہ ہوگے۔

رُؤْیَةُ اللهِ تَعَالٰی فِی الْجَنَّةِ

جنت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (القیامة: 22، 23)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کچھ چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

(462)۔عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِیَانًا (بخاری: 7435، مسلم: 1434، ابو داؤد: 7429، ترمذی: 2551)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک تم جلد ہی اپنے رب کو سرِ عام دیکھو گے۔

(463)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ نَاسٌ یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَرٰی رَبَّنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ؟ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِی الشَّمْسِ دُوْنَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ تُضَارُّوْنَ فِی الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ لَیْسَ دُوْنَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوْا لَا یَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كَذٰلِكَ، یَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ فَیَقُوْلُ مَنْ كَانَ یَعْبُدُ شَیْئًا فَلْیَتَّبِعْهُ، فَیَتَّبِعُ مَنْ كَانَ یَعْبُدُ الشَّمْسَ، وَیَتَّبِعُ مَنْ كَانَ یَعْبُدُ الْقَمَرَ، وَیَتَّبِعُ مَنْ كَانَ یَعْبُدُ الطَّوَاغِیْتَ، وَتَبْقٰی هٰذِهِ الْاُمَّةُ فِیْهَا مُنَافِقُوْهَا، فَیَاْتِیْهِمُ اللهُ فِیْ غَیْرِ الصُّوْرَةِ الَّتِیْ یَعْرِفُوْنَ، فَیَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ، فَیَقُوْلُوْنَ نَعُوْذُ بِاللهِ مِنْكَ، هٰذَا مَكَانُنَا، حَتّٰی یَاْتِیَنَا رَبُّنَا، فَاِذَا اَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ، فَیَاْتِیْهِمُ اللهُ فِی الصُّوْرَةِ الَّتِیْ یَعْرِفُوْنَ، فَیَقُوْلُ اَنَا رَبُّكُمْ، فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ رَبُّنَا، فَیَتَّبِعُوْنَهٗ (بخاری: 6573، 7437، مسلم: 451)۔ صحیح، فیها منافقوها: قال العلماء انما بقوا فی زمرة المومنین لانهم كانوا فی

الدنیا مستترین بهم. فیستترون ایضاً بهم فی الآخرة. قال بعض العلماء هؤلاء هم المطرودون عن الحوض الذین یقال لهم سحقا سحقا کذا فی شرح النووی

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنے رب کو قیامت کے دن دیکھیں گے؟ فرمایا کیا بادل نہ ہوں تو تمہیں سورج کو دیکھنے میں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ کہنے لگے نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا: کیا چودھویں کی رات کو بادل نہ ہوں تو چاند کو دیکھنے میں تمہیں کوئی دشواری ہوتی ہے؟ کہنے لگے نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا: تم اسے قیامت کے دن اسی طرح دیکھو گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا اور فرمائے گا جو دنیا میں جس چیز کی عبادت کرتا تھا وہ آج بھی اسی کی پیروی کرے۔ لہٰذا جو شخص سورج کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا اور جو شخص چاند کی پوجا کرتا تھا وہ اس کے ساتھ ہو جائے گا۔ اور جو بتوں کی پوجا کرتا تھا وہ ان کے ساتھ ہو جائے گا۔ باقی یہ امت رہ جائے گی۔ جس میں (مومنوں کے ساتھ) منافق بھی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے سامنے کسی ایسی صورت میں جلوہ گر ہوگا جسے وہ نہیں پہچانتے ہوں گے۔ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ ہم یہیں ٹھہریں گے۔ حتیٰ کہ ہمارے پاس ہمارا رب تشریف لائے۔ جب ہمارا رب ہمارے پاس جلوہ افروز ہوگا ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے سامنے اس صورت میں جلوہ گر ہوگا جسے وہ پہچانتے ہوں گے۔ وہ فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ کہیں گے تو واقعی ہمارا رب ہے۔ پھر وہ اس کو اہمیت دیں گے۔

شرح

آخرت میں مومنین اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ یعنی کچھ چہرے قیامت کے دن ہرے بھرے ہوں گے، اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے (القیامۃ: ۲۲۔ ۲۳)۔ اس پر متواتر احادیث بھی وارد ہیں قَدْ تَوَاتَرَتِ الْاَحَادِيْثُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اور اس پر اجماع ہے کہ مومنین قیامت میں اللہ تعالیٰ کو دیکھیں گے۔ اِنَّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَرَوْنَ اللهَ تَعَالٰى فِي الدَّارِ الْآخِرَةِ (ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۳۳۵)۔

دنیا میں اللہ تعالیٰ کا دیدار عقلاً ممکن ہے لیکن عملاً اسکا وقوع ممنوع ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ یعنی آنکھیں اس کا ادراک نہیں کر سکتیں (انعام: ۱۰۳)۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے درخواست کی تھی کہ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ اس سے معلوم ہوا کہ دیدار عقلاً ممکن ہے مگر جواب ملا تھا لَنْ تَرٰىنِيْ آپ مجھے نہیں دیکھ سکو گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں دیدار شرعاً ممتنع ہے۔

حضور کریم ﷺ نے فرمایا: تَعَلَّمُوْا اَنَّهٗ لَنْ يَّرٰى اَحَدٌ كُمْ رَبَّهٗ حَتّٰى يَمُوْتَ یعنی یہ مسئلہ سیکھ لو کہ تم میں سے کوئی ایک بھی اللہ تعالیٰ کو ہرگز نہیں دیکھ سکے گا جب تک مر نہ جائے (مسلم: ۷۳۵۶، ترمذی ۲۲۳۵)۔ قرآن شریف کی آیت لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ (یونس: ۲۶) کی تفسیر فرماتے ہوئے حضور کریم ﷺ نے حسنیٰ سے مراد جنت لی ہے اور زیادۃ سے مراد اللہ تعالیٰ کی رویت لی ہے (مسلم:

www.islamtheworldreligion.com

۴۵۰)۔ جب جنت آخرت میں ہے تو زیادۃ دنیا میں کیسے ہوسکتی ہے؟

اس کا وقوع ہوسکتا تو کم از کم محبوب کریم ﷺ کے اللہ تعالیٰ کو دیکھنے کے بارے میں اختلاف ہرگز نہ ہوتا اگرچہ درست یہی ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے۔ نیز اگر دنیا میں رؤیتِ باری تعالیٰ واقع ہوتی تو کتبِ عقائد میں یہ بحث ہی نہ ہوتی کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا کہ نہیں، حالانکہ تمام کتبِ عقائد میں اس عقیدہ کا بیان موجود ہے۔

ابو بکر محمد بن اسحاق کلاباذی رحمۃ اللہ علیہ م: ۳۸۰ھ تصوف کی نہایت بنیادی کتاب التعرف میں فرماتے ہیں کہ: قَدْ اَطْبَقَ الْمَشَائِخُ كُلُّهُمْ عَلٰى تَضْلِيْلِ مَنْ قَالَ ذَالِكَ وَتَكْذِيْبِ مَنِ ادَّعَاهُ... مَنِ ادَّعٰى ذَالِكَ لَمْ يَعْرِفِ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ یعنی تمام مشائخ کا اجماع ہے کہ ایسا قول کرنے والا گمراہ ہے اور ایسا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے..... جس نے ایسا دعویٰ کیا اس نے اللہ عزوجل کو پہچانا ہی نہیں (التعرف صفحہ ۴۸)۔

حضرت داتا صاحب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: مراد ایں طائفہ از عبادت مشاهدت دیدار دل است یعنی صوفیاء کے اس گروہ کی مشاہدے والی عبادت سے مراد دل سے دیدار کرنا ہے (کشف المحجوب صفحہ ۳۶۵)۔

حضور سیدنا غوثِ اعظم قدس سرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں کہ فقراء اللہ تعالیٰ کو دنیا میں دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور آخرت میں جسم کی آنکھوں سے دیکھیں گے فِي الدُّنْيَا بِقُلُوْبِهِمْ، وَفِي الْآخِرَةِ بِأَجْسَادِهِمْ (فتوح الغیب مقالہ نمبر ۴۵)۔

امام المکاشفین حضرت شیخ اکبر محی الدین ابنِ عربی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: فَاِنَّ الْحَقِيْقَةَ الْاِلٰهِيَّةَ تَتَعَالٰى اَنْ تُشْهَدَ بِالْعَيْنِ الَّتِيْ يَنْبَغِيْ لَهَا اَنْ تُشْهَدَ یعنی اللہ تعالیٰ کی حقیقت اس سے بلند و بالا ہے کہ اس کا مشاہدہ اس آنکھ سے کیا جائے جس سے مشاہدہ کرنے کا حق ہے (کتاب الفناء فی المشاہدۃ، رسائل ابن العربی صفحہ ۲۹)۔

علامہ ابن ابی العز حنفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: وَاتَّفَقَتِ الْاُمَّةُ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَرَاهُ اَحَدٌ فِي الدُّنْيَا بِعَيْنِهٖ، وَلَمْ يَتَنَازَعُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلَّا فِيْ نَبِيِّنَا ﷺ خَاصَّةً یعنی پوری امت کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کو دنیا میں اپنی آنکھ سے کوئی نہیں دیکھ سکتا، اس مسئلہ میں کسی کا کوئی تنازع نہیں سوائے اس کے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے یا نہیں (شرح العقیدۃ الطحاویۃ صفحہ ۱۹۶)۔

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: اِنَّهٗ تَعَالٰى مُرَئِيٌّ لِلْمُؤْمِنِيْنَ فِي الدُّنْيَا بِالْقُلُوْبِ وَفِي الْآخِرَةِ لَهُمْ بِالْاَبْصَارِ یعنی اللہ تعالیٰ دنیا میں مومنین کو دل سے دیدار کراتا ہے اور آخرت میں آنکھوں سے دیدار کرائے گا (الیواقیت والجواہر صفحہ ۲۱۲)۔

امامِ ربانی حضرت مجدد الفِ ثانی رحمہ اللہ نے فرمایا: معراج کی رات آپ ﷺ کا اللہ تعالیٰ کو

www.islamtheworldreligion.com

دیکھنا دنیا میں واقع نہیں ہوا بلکہ آخرت میں واقع ہوا ہے۔ آپ معراج کی رات زمان ومکان کے دائرے سے باہر چلے گئے تھے اور امکان کی تنگی سے آزاد ہو گئے تھے، ازل اور ابد کو ایک ہی آن میں پالیا تھا، اور ابتداء وانتہا کو ایک نقطہ کی طرح دیکھ لیا تھا..... اِلٰی اَنْ قَالَ ..... لہٰذا وہاں کا دیدار آخرت کے دیدار میں شامل ہے اور وہ اس اجماع کے خلاف نہیں جو رؤیت کے عدمِ وقوع پر منعقد ہو چکا ہے فَلَا یَکُوْنُ مُنَافِیَۃً لِلْاِجْمَاعِ عَلٰی عَدَمِ وُقُوْعِھَا (مکتوب نمبر ۲۸۳)۔

شیخ محقق علیہ الرحمہ نے کتاب الانوار در فقہ شافعی کے حوالے سے لکھا ہے کہ: ہر کہ گوید من خدارا در دنیا عیانا می بینم و بمشافہہ باو سخن گویم کافر گردد یعنی جو شخص کہتا ہے کہ میں دنیا میں اللہ تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھتا ہوں اور اس کے ساتھ بالمشافہ کلام کرتا ہوں، ایسا شخص کافر ہو جاتا ہے۔

وَ مَنْ قَالَ فِی الدُّنْیَا یَرَاہُ بِعَیْنِہٖ فَذَالِكَ زَنْدِیْقٌ طَغٰی وَ تَمَرَّدَا
وَ خَالَفَ کُتُبَ اللّٰہِ وَالرُّسُلَ کُلَّھَا وَ زَاغَ عَنِ الشَّرْعِ الشَّرِیْفِ وَ اَبْعَدَا

ترجمہ: جس نے دعویٰ کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو دنیا میں آنکھ سے دیکھتا ہے، ایسا شخص زندیق ہے باغی ہے سرکش ہے، اللہ کی تمام کتابوں اور اس کے رسولوں کا مخالف ہے، شریعت شریفہ سے ہٹا ہوا اور دور ہے (تکمیل الایمان صفحہ ۷)۔

علامہ عبدالرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے امام قشیری اور امام نووی کے حوالے سے اس پر اجماع لکھا ہے۔ اَمَّا فِی الدُّنْیَا یَقْظَۃً فَلِغَیْرِ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ مَمْنُوْعَۃٌ، وَ قَالَ الْقُشَیْرِیُّ: اِنْ قِیْلَ ھَلْ یَجُوْزُ لِلْاَوْلِیَآءِ رُؤْیَۃُ اللّٰہِ بِالْبَصَرِ فِی الدُّنْیَا عَلٰی جِھَۃِ الْکَرَامَۃِ قُلْنَا الْاَقْوٰی لَا یَجُوْزُ لِلْاِجْمَاعِ عَلَیْہِ، وَ سَمِعْتُ ابْنَ الثَّوْرَكَ یَحْکِیْ عَنِ الْاَشْعَرِیِّ فِیْہِ قَوْلَیْنِ قَالَ النَّوَوِیُّ قُلْتُ: نَقَلَ جَمْعٌ الْاِجْمَاعَ عَلٰی اَنَّھَا لَا تَتَحَصَّلُ لِلْاَوْلِیَآءِ فِی الدُّنْیَا وَ قَالَ اِمْتِنَاعُھَا بِالسَّمْعِ وَاِلَّا فَھِیَ مُمْکِنَۃٌ بِالْعَقْلِ عِنْدَ اَھْلِ الْحَقِّ یعنی دنیا میں جاگتے ہوئے غیر انبیاء علیہم السلام کے لیے ممنوع ہے، امام قشیری نے فرمایا: اگر کہا جائے کہ کیا اولیاء کے لیے دنیا میں کرامت کے طور پر آنکھوں سے اللہ تعالیٰ کو دیکھنا جائز ہے تو ہم کہتے ہیں کہ اقویٰ یہ ہے کہ جائز نہیں ہے اس لیے کہ اس پر اجماع ہے، میں نے ابن ثورک کو اشعری کے حوالے سے بیان کرتے ہوئے سنا کہ اس میں دو قول ہیں، امام نووی نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں: سب نے اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ یہ چیز دنیا میں اولیاء کو حاصل نہیں ہوتی، اور فرمایا کہ یہ ممانعت شرعی ہے ورنہ اہل حق کے نزدیک عقلاً ایسا ممکن ہے (فیض القدیر جلد ۲ صفحہ ۷۰۷)۔

حضرت علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: عَدَمُ وُقُوْعِھَا لِغَیْرِ النَّبِیِّ ﷺ ثَابِتٌ بِاِجْمَاعِ الْمُتَکَلِّمِیْنَ وَالْمُحَدِّثِیْنَ وَ الْفُقَھَاءِ وَالصُّوْفِیَۃِ وَ قَالُوْا مَنْ اَدْعٰھَا فَھُوَ زَنْدِیْقٌ وَ مَا

يُشَاهِدُهُ الصُّوْفِيَةُ مِنَ التَّجَلِّيَاتِ فَمُشَاهِدَةٌ رُوْحَانِيَّةٌ لَا بَصَرِيَّةٌ یعنی نبی کریم ﷺ کے علاوہ کسی کا دیدارِ خداوندی نہ کرنا متکلمین، محدثین، فقہاء اور صوفیاء کے اجماع سے ثابت ہے، اور سب نے فرمایا ہے کہ جس نے اس کا دعویٰ کیا وہ زندیق ہے، اور صوفیاء جو کچھ تجلیات کا مشاہدہ کرتے ہیں وہ مشاہدہ روحانی ہوتا ہے نہ کہ آنکھوں سے (نبراس صفحہ ۱۶۹)۔

امام اہلِ سنت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دیدارِ الٰہی دنیا میں بحالتِ بیداری ان آنکھوں سے محال ہے سوائے سیدِ عالم ﷺ کے (الملفوظ صفحہ ۳۵۵)۔

بَابٌ فِيْ اَنَّ عَذَابَ الْقَبْرِ حَقٌّ وَسَمَاعُ الْمَوْتٰى ثَابِتٌ وَالْقَبْرُ مَوْضِعُ الْجَسَدِ

باب: قبر کا عذاب حق ہے، مُردوں کا سننا ثابت ہے، اور قبر جسم کی جگہ ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا الآية (المؤمن:46)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آگ پر پیش کیے جائیں گے۔

وَقَالَ: اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا (النوح:25)۔

ترجمہ: اور فرمایا: غرق کر دیے گئے پس آگ میں داخل کر دیے گئے۔

وَقَالَ: تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ (محمد:27)۔

ترجمہ: اور فرمایا: انہیں فرشتے وفات دیتے ہیں، انکے مونہوں پر اور پیٹھوں پر مارتے ہیں۔

وَقَالَ: وَلَوْ تَرٰى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرَاتِ الْمَوْتِ الآية (الانعام:93)۔

ترجمہ: اور فرمایا: کاش تو دیکھے جب ظالم لوگ موت کی غشی میں ہوتے ہیں۔

وَقَالَ: سَنُعَذِّبُهُمْ مَّرَّتَيْنِ ثُمَّ يُرَدُّوْنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيْمٍ (التوبة:101)۔

ترجمہ: اور فرمایا: ابھی ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر بڑے عذاب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

(464)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، اَلْعَبْدُ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ وَتَوَلّٰى وَذَهَبَ اَصْحَابُهٗ حَتّٰى اَنَّهٗ يَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ، فَاَقْعَدَاهُ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ، فَيَقُوْلُ اَشْهَدُ اَنَّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ، فَيُقَالُ، اُنْظُرْ اِلٰى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ اَبْدَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَرَاهُمَا جَمِيْعًا، وَاَمَّا الْكَافِرُ اَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ، كُنْتُ اَقُوْلُ كَمَا يَقُوْلُ النَّاسُ، فَيُقَالُ لَادَرَيْتَ وَلَا تَلَيْتَ، ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيْدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ اُذُنَيْهِ فَيَصِيْحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَّلِيْهِ غَيْرَ الثَّقَلَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِي (بخاری: 1374)۔

www.islamtheworldreligion.com

مسلم:7216،ابو داؤد:4751،4752،نسائی:2051)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب بندے کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس لوٹتے اور چلتے ہیں حتیٰ کہ وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھا دیتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ تو اس مرد محمد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پھر اسے کہا جاتا ہے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ دیکھ لے، اللہ نے تجھے اس کی بجائے جنت میں ٹھکانے کی طرف بدل دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ ان دونوں کو دیکھتا ہے۔ وہ جو کافر یا منافق ہوتا ہے وہ کہتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ میں اسی طرح کہتا تھا جس طرح لوگ کہتے تھے۔ اسے کہا جاتا ہے تم نے نہ سمجھا اور نہ پیروی کی۔ پھر اس کے دونوں کانوں کے درمیان لوہے کے ہتھوڑے کے ساتھ ضرب لگائی جاتی ہے۔ وہ ایسی چیخ مارتا ہے جسے اس کے قریب والے تمام جن وانسان سنتے ہیں۔

(465)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَلَّوْ مُدْبِرِيْنَ، يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ رَبِّيَ اللهُ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: دِيْنِيَ الْاِسْلَامُ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ قَالَ فَيَقُوْلُ هُوَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَ اَمَّا الْكَافِرُ فَذَكَرَ مَوْتَهٗ قَالَ: وَ تُعَادُ رُوْحُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ وَ يَأْتِيْهِ مَلَكَانِ فَيُجْلِسَانِهٖ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَنْ رَّبُّكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا دِيْنُكَ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ، فَيَقُوْلَانِ لَهٗ: مَا هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِيْ بُعِثَ فِيْكُمْ؟ فَيَقُوْلُ: هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ (ابو داؤد:4753،مسند احمد:18443)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ پیٹھ پھیر کر واپس ہوتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی ٹھک ٹھک سنتا ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے، پھر وہ پوچھتے ہیں یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف بھیجی گئی؟ وہ کہتا ہے یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں۔ جہاں تک کافر کی بات ہے تو فرمایا کہ: اس کی روح اس کے جسم میں لوٹائی جاتی ہے، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور اس سے پوچھتے ہیں تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا، پھر وہ پوچھتے ہیں یہ ہستی کون ہے جو تمہاری طرف بھیجی گئی؟ وہ کہتا ہے ہائے ہائے میں نہیں جانتا۔

(466)۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ فِيْ قَبْرِهٖ، اِنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا انْصَرَفُوْا (مسلم:7217)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب میت کو اس کی قبر میں رکھا جاتا ہے تو جب وہ واپس پھرتے ہیں تو وہ ان کے جوتوں کی ٹھک ٹھک سنتا ہے۔

(467)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اَطْلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى اَهْلِ الْقَلِيْبِ، فَقَالَ هَلْ وَجَدْتُمْ مَا

www.islamicurdu.com

وَعَدَكُمْ رَبُّكُمْ حَقًّا؟ فَقِيْلَ لَهٗ تَدْعُوْ اَمْوَاتًا؟ قَالَ مَا اَنْتُمْ بِاَسْمَعَ مِنْهُمْ وَلٰكِنْ لَا يُجِيْبُوْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَرَوَاهُ مُسْلِم عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ (بخاری:1370، مسلم:2154)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قلیب بدر والوں کو جھانکا۔ اور فرمایا: کیا تم نے حق پایا جو وعدہ تم سے تمہارے رب نے کیا تھا؟ آپ سے عرض کیا گیا، آپ مردوں کو پکارتے ہیں؟ فرمایا: تم ان سے زیادہ نہیں سنتے لیکن یہ جواب نہیں دیتے۔

(468)۔وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنْ لَا تَدَافَنُوْا لَدَعَوْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّسْمِعَكُمْ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ (مسلم:7214)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم دفن ہی نہ کرو گے تو میں اللہ سے دعا کرتا کہ تمہیں قبر کا عذاب سنائے۔

(469)۔وَعَنِ ابْنِ شُمَاسَةَ الْمَهْرِیِّ قَالَ حَضَرْنَا عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ وَهُوَ فِیْ سِيَاقَةِ الْمَوْتِ، يَبْكِیْ طَوِيْلًا وَحَوَّلَ وَجْهَهٗ اِلَی الْجِدَارِ، فَجَعَلَ ابْنُهٗ يَقُوْلُ يَا اَبَتَاهُ، اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا اَمَا بَشَّرَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَذَا، قَالَ فَاَقْبَلَ وَجْهَهٗ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا نُعِدُّ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اِنِّیْ قَدْ كُنْتُ عَلٰی اَطْبَاقٍ ثَلَاثٍ، لَقَدْ رَاَيْتُنِیْ وَمَا اَحَدٌ اَشَدَّ بُغْضًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ وَلَا اَحَبَّ اِلَیَّ اَنْ اَكُوْنَ قَدِ اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ فَقَتَلْتُهٗ، فَلَوْ مُتُّ عَلٰی تِلْكَ الْحَالِ لَكُنْتُ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا جَعَلَ اللّٰهُ الْاِسْلَامَ فِیْ قَلْبِیْ اَتَيْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ ابْسُطْ يَمِيْنَكَ فَلِاُبَايِعْكَ، فَبَسَطَ يَمِيْنَهٗ، فَقَبَضْتُ يَدِیْ، قَالَ مَالَكَ يَا عَمْرُو، قُلْتُ اَرَدْتُ اَنْ اَشْتَرِطَ، قَالَ تَشْتَرِطُ بِمَا ذَا؟ قُلْتُ اَنْ يُّغْفَرَ لِیْ، قَالَ اَمَا عَلِمْتَ يَا عَمْرُو اَنَّ الْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ وَاَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا وَاَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ، وَمَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَجَلَّ فِیْ عَيْنِیْ مِنْهُ، وَمَا كُنْتُ اُطِيْقُ اَنْ اَمْلَاَ عَيْنَیَّ مِنْهُ اِجْلَالًا لَهٗ، وَلَوْ سُئِلْتُ اَنْ اَصِفَهٗ مَا اَطَقْتُ، لِاَنِّیْ لَمْ اَكُنْ اَمْلَاُ عَيْنَیَّ مِنْهُ، وَلَوْ مُتُّ عَلٰی تِلْكَ الْحَالِ لَرَجَوْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ، ثُمَّ وَلِيْنَا اَشْيَاءَ مَا اَدْرِیْ مَا حَالِیْ فِيْهَا، فَاِذَا اَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِیْ نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَاِذَا دَفَنْتُمُوْنِیْ فَشُنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ اَقِيْمُوْا حَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ، وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا، حَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَنْظُرَ مَاذَا اُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّیْ (مسلم:321)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن شماسہ مہری فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ مرضِ موت میں مبتلا تھے، ہم لوگ ان کی عیادت کے لیے گئے، حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کافی دیر تک روتے رہے اور اپنا چہرہ دیوار کی طرف پھیر لیا۔ ان کے بیٹے نے کہا ابا جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو رسول اللہ ﷺ نے فلاں فلاں چیز کی بشارت نہیں دی؟ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ

www.darultehqiqdeen.com

عنہ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا ہمارے نزدیک سب سے افضل عمل اللہ تعالیٰ کی واحدانیت اور محمد ﷺ کی رسالت کی گواہی دینا ہے۔ اور مجھ پر تین دور گزرے ہیں، ایک وقت وہ تھا جب مجھے رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کسی چیز سے عداوت نہیں تھی اور میں ہر وقت اس فکر میں رہتا تھا کہ کسی طرح (العیاذ باللہ) رسول اللہ ﷺ کو قتل کر ڈالوں۔ اگر میں اس وقت مر جاتا تو یقیناً جہنمی ہوتا۔ دوسرا دور وہ تھا جب اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اسلام کی رغبت پیدا کی، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! اپنا ہاتھ بڑھایئے، میں آپ کے ہاتھ پر اسلام کی بیعت کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ آگے بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عمرو کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا میں شرط طے کرنا چاہتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس چیز کی شرط رکھتے ہو؟ میں نے عرض کیا میری شرط یہ ہے کہ میرے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرو! کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اور ہجرت پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج پچھلے تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ اس وقت مجھے حضور ﷺ سے زیادہ کوئی شخص محبوب نہیں تھا اور میری آنکھوں میں آپ سے زیادہ کوئی شخصیت محبوب نہ تھی، اگر کوئی شخص مجھ سے کہے کہ رسول اللہ ﷺ کا حلیہ بیان کرو تو میں آپ کا حلیہ بیان نہیں کر سکتا، کیونکہ میں آپ کو آنکھ بھر کر دیکھ نہیں سکا، اگر میں اس وقت فوت ہو جاتا تو مجھے امید ہے کہ میں جنتی ہوتا، پھر اسکے بعد مجھے کچھ ذمہ داریاں سونپ دی گئیں، میں نہیں جانتا کہ ان کے بارے میں میرا کیا انجام ہوگا؟ اب میرے مرنے کے بعد میرے جنازہ کے ساتھ کوئی ماتم کرنے والی نہ جائے اور نہ آگ لے جائی جائے اور جب مجھے دفن کر چکو تو میری قبر پر مٹی ڈال کر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرنا جتنی دیر میں اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تا کہ تمہارے قرب سے مجھے انس حاصل ہو اور میں دیکھوں کہ میں اپنے رب کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

(470)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيْرٍ، ثُمَّ قَالَ بَلٰى أَمَّا أَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ وَأَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ، قَالَ ثُمَّ أَخَذَ عُوْدًا رَطْبًا فَكَسَرَهٗ بِاثْنَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ عَلٰى قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبَسَا (بخاری: 1378، 216، مسلم: 677، ابو داؤد: 20، نسائی: 31، ترمذی: 70، ابن ماجة: 347)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔ فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔ کسی بہت بڑی بات کی وجہ سے عذاب نہیں دیا جا رہا۔ پھر فرمایا کیوں نہیں۔ ان میں سے ایک چغلی کے پیچھے لگا رہتا تھا۔ اور دوسرا اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ راوی فرماتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے عود کی تازہ شاخ پکڑی۔ اس کو توڑ کر دو حصے کر دیے اور ان میں سے ہر ایک کو قبر میں گاڑ دیا۔ پھر فرمایا: امید ہے ان دونوں سے عذاب کم کر دیا جائے گا جب تک یہ دونوں شاخیں خشک نہ ہوں۔ (دیگر احادیث سے ثابت ہے کہ یہ دو قبریں بنو نجار کے زمانہ جاہلیت کے آدمیوں کی تھیں، عمدۃ القاری تحت: ۲۱۶)۔

(471)۔وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَسْوَدَانِ أَزْرَقَانِ، يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْآخَرِ النَّكِيْرُ، فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللهِ

وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ، ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ، ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ ، فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ ، فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعُرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ ، وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا ، قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ قَوْلًا فَقُلْتُ مِثْلَهٗ ، لَا اَدْرِيْ ، فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ ، اِلْتَئِمِيْ عَلَيْهِ ، فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ ، فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ ، فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِكَ (ترمذی:1071) ۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب میت کو قبر کے حوالے کر دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو کالے رنگ والے، نیلی آنکھوں والے فرشتے آتے ہیں۔ ان میں سے ایک کو منکر اور دوسرے کو نکیر کہا جاتا ہے۔ وہ کہتے ہیں تو اس مرد کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا؟ وہ کہتا ہے یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں علم تھا کہ تم یہی کہو گے۔ پھر اس کی قبر کو ستر در ستر ہاتھ کی وسعت دے دی جاتی ہے۔ پھر اس کے لیے اس میں روشنی کر دی جاتی ہے۔ پھر اسے کہا جاتا ہے سو جا۔ وہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جاتا ہوں اور انہیں بتاتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں دلہن کی طرح سو جا جسے اس کے گھر کے سب سے پیارے فرد کے سواء کوئی نہیں جگاتا۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی اس آرام گاہ سے اسے اٹھائے گا۔ اور اگر وہ منافق تھا تو وہ کہے گا کہ میں نے لوگوں کو بات کہتے ہوئے سنا، میں بھی ویسے ہی کہنے لگا۔ مجھے خود کچھ پتہ نہیں۔ وہ کہتے ہیں ہمیں معلوم تھا کہ تم یہی کہو گے۔ پھر زمین سے کہا جاتا ہے کہ اس پر اکٹھی ہو جا۔ پس زمین اس پر اکٹھی ہو جاتی ہے اور اس کی پسلیاں اِدھر اُدھر ہو جاتی ہیں۔ اسے قبر میں عذاب ہوتا رہتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسے اس کے اس ٹھکانے سے اٹھائے گا۔

(472)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ ، فَقَالَ اسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ ، ثُمَّ سَلُوْا لَهُ بِالتَّثْبِيْتِ ، فَاِنَّهُ الْآنَ يُسْئَلُ (ابو داؤد:3221) ۔ سَنَدُهٗ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب میت کو دفن کرنے سے فارغ ہو جاتے تو قبر پر ٹھہر جاتے تھے اور فرماتے تھے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو، پھر اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو۔ اس وقت اس پر سوال کیے جا رہے ہیں۔

شرح

احادیث میں صرف قبر کا لفظ نہیں بلکہ اس کے ساتھ میت کے دفن ہونے، یا میت کے اصحاب کے پاؤں کی آواز، یا دفن سے فارغ ہونے کے بعد میت کے لیے استغفار جیسے الفاظ سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قبر سے مراد یہی زمینی گڑھا ہے جس میں میت کو دفن کیا جاتا ہے۔ قبر میں عذاب یا راحت روح کو ہوتی ہے اور روح کے ذریعے سے جسم تک پہنچتی ہے، جسم خواہ متعدد مقامات پر بکھر چکا ہو، جسمانی ذرات کا وہی مقام میت کے لیے قبر کی حیثیت رکھتا ہے۔

www.islamtuneworldreligion.com

بَابُ الْاِيْمَانِ بِقَدْرِ اللهِ تَعَالٰى

اللہ کی تقدیر پر ایمان لانے کا باب

وَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: قَدْ جَعَلَ اللهُ لِكُلِّ شَيءٍ قَدْرًا (الطلاق :3)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یقیناً اللہ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر فرمایا ہے۔

وَ قَالَ: وَ خَلَقَ كُلَّ شَيءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْراً (الفرقان :2)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اور اسکا ایک اندازہ مقرر کیا۔ وَهَيَّأَهٗ لِمَا يَصْلُحُ لَهٗ، فَجَرَتِ الْمَقَادِيْرُ عَلٰى مَا خَلَقَ

(473)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اِنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِيْ بَطْنِ اُمِّهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ اِلَيْهِ مَلَكًا بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، فَيَكْتُبُ عَمَلَهٗ وَاَجَلَهٗ وَرِزْقَهٗ وَشَقِيٌّ اَوْ سَعِيْدٌ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيْهِ الرُّوْحُ، فَوَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا، وَاِنَّ اَحَدَكُمْ يَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا (بخاری :3208، مسلم :6723، ابوداؤد :4708، ترمذی :2137، ابن ماجة :76)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بتایا اور آپ سچ بولنے والے اور سچائی میں تصدیق شدہ ہیں کہ تم میں سے ہر آدمی اس طرح پیدا ہوتا ہے کہ وہ اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی شکل میں رہتا ہے۔ پھر اتنا ہی عرصہ جما ہوا خون بنا رہتا ہے۔ پھر اتنا ہی عرصہ لوتھڑا بنا رہتا ہے۔ پھر اللہ اسکی طرف فرشتے کو چار کلمات دے کر بھیجتا ہے۔ وہ اس کے عمل، عمر، رزق اور بدبخت یا خوش بخت ہونا لکھ دیتا ہے۔ پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ اس کی قسم ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں، تم میں سے ایک شخص جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اس کے اور جنت کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ جہنمیوں والے کام کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ اسکے اور جہنم کے درمیان ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر تقدیر اس پر غالب آتی ہے اور وہ جنتیوں والے کام کرتا ہے اور اس میں داخل ہو جاتا ہے۔

(474)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ اَهْلِ النَّارِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنَّهٗ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ (بخاری :6493، مسلم :302)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بندہ (بعض اوقات)

www.islamurdureligion.com

جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے اور کبھی بندہ جنتیوں والے کام کرتا رہتا ہے حالانکہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے۔ اور اعمال کا دارومدار خاتموں پر ہے۔

(475)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهٗ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، قَالُوا يَارَسُولَ اللهِ اَفَلَا نَتَّكِلُ عَلٰى كِتَابِنَا وَنَدَعُ الْعَمَلَ قَالَ اعْمِلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهٗ ، اَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَاَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيُيَسَّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ، ثُمَّ قَرَأَ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى الآية (بخاری:4949، مسلم:6731، ابوداؤد:4694، ترمذی:2136، ابن ماجة:78)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ایسا شخص نہیں جس کا ٹھکانہ آگ میں نہ لکھ دیا گیا ہو یا جنت میں نہ لکھ دیا گیا ہو۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم اپنی تقدیر کے لکھے پر بھروسہ کر کے نہ بیٹھ جائیں اور عمل چھوڑ دیں؟ فرمایا: عمل کرتے رہو۔ ہر شخص کیلیے آسان کر دیا گیا ہے جس مقصد کے لیے وہ پیدا کیا گیا ہے۔ جو اہلِ سعادت میں سے ہوتا ہے اسکے لیے سعادت کے اعمال آسان ہوتے ہیں اور جو اہلِ شقاوت میں سے ہوتا ہے اس کے لیے شقاوت کے اعمال آسان ہوتے ہیں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ''جس نے عطا کیا اور اللہ سے ڈرا اور بھلائی کی تصدیق کی'' الآیۃ۔

(476)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ قُلُوبَ بَنِي اٰدَمَ كُلَّهَا بَيْنَ اَصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ كَقَلْبٍ وَاحِدٍ، يُصَرِّفُهٗ كَيْفَ يَشَآءُ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ (مسلم:6750، المسند لاحمد بن حنبل:6577)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک بنی آدم کے تمام قلوب رحمن کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں جیسے ایک ہی قلب ہوتا ہے۔ جیسے چاہتا ہے پھیر دیتا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ دلوں کو پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی فرماں برداری کی طرف پھیر دے۔

(477)۔ وَعَنْ اَبِيْ خُزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا، هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللهِ شَيْئًا؟ قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللهِ (ترمذی:2065، ابن ماجة:3437، المسند لاحمد بن حنبل:15479)۔ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابوخزامہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس دم کے بارے میں جو ہم پڑھ کر پھونکتے ہیں اور دوا جس سے ہم علاج کرتے ہیں اور تدبیر جس کے ذریعے ہم بچاؤ کرتے ہیں، کیا یہ چیزیں اللہ کی تقدیر میں سے کسی چیز کو ٹال سکتی ہیں؟ فرمایا یہ تدبیریں بھی تقدیر میں شامل ہیں۔

(478)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا اَنْتَ لَاقٍ (بخاری:5076، نسائی:3215)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جو کچھ تم نے کرنا ہے، قلم اسے لکھ کر خشک ہو چکا ہے۔

شرح

تقدیر کا انکار بنیادی طور پر مجوسیوں کا عقیدہ ہے۔ اسلام میں قدری فرقہ بھی تقدیر کا منکر ہے۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ، وَاِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ یعنی قدری فرقہ اس (میری) امت کے مجوسی ہیں، جب یہ بیمار ہوں تو ان کی عیادت نہ کرو، اور اگر یہ مر جائیں تو ان کا جنازہ مت پڑھو (ابوداؤد: ۴۶۹۱)۔

یہی وجہ ہے کہ مجوسیوں کی تعلیمات کا حامل مشہور فرقہ اہل سنت کے عقیدہِ تقدیر پر اعتراض کرتا ہے، ان کے اس اعتراض کا یہ سارا پس منظر اہل اسلام کو اچھی طرح یاد کر لینا چاہیے۔ ویسے تقدیر کا مسئلہ مشکل ہونے کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے اس پر زیادہ بحث کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ حَبُّ الرُّمَّانِ، فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ؟ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ؟ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِي هٰذَا الْاَمْرِ، عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَنَازَعُوْا فِيْهِ یعنی ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور ہم تقدیر پر بحث کر رہے تھے۔ آپ ﷺ نے سخت جلال فرمایا حتیٰ کہ آپ ﷺ کا چہرہ اقدس سرخ ہو گیا حتیٰ کہ ایسا لگتا تھا کہ آپ ﷺ کے دونوں رخساروں پر انار کے دانے نچوڑ دیے گئے ہوں۔ اور فرمایا: کیا تمہیں اسی بات کا حکم دیا گیا؟ یا میں اسی بات کے لیے تمہاری طرف بھیجا گیا ہوں؟ تم سے پہلے لوگ اسی بات میں تنازع کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ میں تمہیں سخت تاکید کرتا ہوں کہ اس میں کبھی بحث نہ کرنا (ترمذی حدیث: ۲۱۳۳)۔ اَلْحَدِيْثُ غَرِيْبٌ

بَابُ الْوَسْوَسَةِ

وسوسے کا باب

وَ قَالَ اللهُ تَعَالٰى: لَا يُكَلِّفُ اللهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (البقرة:286)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کسی جان پر اس کی وسعت سے بڑھ کر ذمہ داری نہیں ڈالتا۔

(479)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ تَجَاوَزَ عَنْ اُمَّتِي مَاوَسْوَسَتْ بِهٖ صُدُوْرُهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهٖ اَوْ تَتَكَلَّمْ (بخاری: 2528، مسلم: 331، 332، ابو داؤد: 2209، نسائی: 3433، 3434، 3435، ابن ماجة: 2040)۔ صحیح

www.islalmurdureligion.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دل سے وسوسوں سے درگزر فرمایا ہے جب تک وہ اس پر عمل نہ کریں یا زبان نہ کھولیں۔

(480)۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلُوهُ اَنَّا نَجِدُ فِي اَنْفُسِنَا مَا يَتَعَاظَمُ اَحَدُنَا اَن يَّتَكَلَّمَ بِهٖ، قَالَ اَوَقَدْ وَجَدْتُمُوهُ؟ قَالُوا نَعَمْ، قَالَ ذَاكَ صَرِيحُ الْاِيْمَانِ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ تِلْكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ (مسلم: 342،340) صحیح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ اور آپ ﷺ سے سوال پوچھا کہ ہم اپنے دل میں ایسی ایسی باتیں پاتے ہیں کہ ان کے بارے میں بولنا ہمیں بہت بڑی بات لگتی ہے۔ فرمایا کیا تم لوگوں نے ایسا محسوس کیا ہے؟ کہنے لگے جی ہاں۔ فرمایا یہ صریح ایمان ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا یہ خالص ایمان ہے۔

(481)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ كَانَ مَعَ اِحْدٰى نِسَائِهٖ، فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَدَعَاهُ، فَجَاءَ، فَقَالَ: يَا فُلَانُ هٰذِهٖ زَوْجَتِيْ فُلَانَةُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَنْ كُنْتُ اَظُنُّ بِهٖ، فَلَمْ اَكُنْ اَظُنُّ بِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الشَّيْطٰنَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ (مسلم: 5678، ابو داؤد: 4917) صحیح، كانت هی ام المؤمنين صفية رضی الله عنها

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی ازواجِ مطہرات میں سے ایک کے ساتھ تھے، ایک آدمی آپ کے پاس سے گزرا، آپ نے اسے بلایا، وہ آ گیا، آپ نے فرمایا: اے فلاں یہ میری بیوی فلاں (حضرت صفیہ) ہے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں کسی دوسرے کے بارے میں شک کر سکتا ہوں، لیکن آپ کے بارے میں ایسا گمان نہیں کر سکتا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک شیطان انسان کے اندر خون کی طرح گردش کرتا ہے۔

شرح

ماہرین نفسیات کے لیے ضروری ہے کہ وسوسہ کے بارے میں ان احادیث کا مطالعہ فرمائیں، نفسیاتی مریضوں کا علاج کرنے میں بہت مدد ملے گی۔

بَابُ مُتَعَلَّقَاتِ الْاِيْمَانِ

ایمان کے متعلقات کا باب

اَلْاِيْمَانُ وَالْاِسْلَامُ وَاحِدٌ

ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہیں

(482)۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاقَ

www.islamicworldreligion.com

طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا (مسلم:151، ترمذی:2623، المسند لاحمد بن حنبل:1783)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے رسول ہونے پر راضی ہوا۔

(483)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (بخاری:8، مسلم:114، ترمذی:2609)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ یہ گواہی کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

(484)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللهِ وَحْدَهٗ؟ قَالُوْا، اَللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ، وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءُ الزَّكٰوةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ (بخاری:53، مسلم:116، ابو داؤد:4677، ترمذی:2611)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ اللہ واحد پر ایمان کیا چیز ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔

شرح

ایمان اور اسلام ایک ہی چیز ہے۔ ظاہریہ کے نزدیک اسلام عام ہے اور ایمان خاص، ہر مسلمان مومن بھی ہوتا ہے مگر ہر مومن مسلمان نہیں ہوتا۔ روافض کا عقیدہ ان کے بالکل برعکس ہے، روافض کہتے ہیں کہ ہر مومن مسلمان بھی ہوتا ہے مگر ہر مسلمان مومن نہیں ہوتا۔ اس بنا پر وہ خود کو مومن کہتے ہیں اور اہل سنت کو مسلمان بمعنی منافق (معاذ اللہ)۔

اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ ایمان اور اسلام میں صرف لغوی فرق ہے۔ قرآن مجید کی آیت قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا (الحجرات:۱۴) میں یہ لغوی فرق مذکور ہے۔ مگر شرعی طور پر ایمان بغیر اسلام کے معتبر نہیں اور اسلام بغیر ایمان کے معتبر نہیں۔ ہر مسلمان مومن ہے اور ہر مومن مسلمان ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ہم نے اس گاؤں میں سے تمام مومنین کو نکالا تو ہم نے ایک گھر کے سواء کوئی مسلمان نہ پایا

www.islamtheworldreligion.com

(الذاریات:۵۱:۳۶)۔اس آیت میں جنہیں مومن کہا گیا ہے انہی کو مسلمان بھی کہا گیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ حضور کریم ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور حج کرو (بخاری:۸، مسلم:۲۱،۱۶)۔

دوسری حدیث میں فرمایا: ایمان یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کی گواہی دو، نماز پڑھو، رمضان کے روزے رکھو الحدیث (بخاری:۵۳، مسلم:۱۱۶)۔ان دو حدیثوں میں توحید و رسالت اور احکام شرعیہ کو اسلام قرار دیا گیا ہے انہی چیزوں کو ایمان بھی قرار دیا ہے۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ: اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَ الْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ یعنی ایمان کے ستر سے زائد شعبے ہیں، ان میں سے افضل لا الہ الا اللہ کا قول ہے اور ان میں سے ادنیٰ اذیت دینے والی چیز کو راستے سے ہٹانا ہے، اور حیاء ایمان کا ایک شعبہ ہے (بخاری:۹، مسلم:۱۵۲)۔

اس حدیث میں ایمان اور اس کے ثمرات سب پر ایمان کا لفظ بولا گیا ہے۔اگر بالفرض لفظِ مسلمان منافق ہونے کا احتمال رکھتا جیسا کہ روافض نے بنا رکھا ہے تو انبیاء علیہم السلام خود کو مسلم نہ کہتے اور خصوصاً قرآن حضور ﷺ کو اول المسلمین کبھی نہ کہتا۔جس احتمال کے پیشِ نظر قرآن نے رَاعِنَا کہنے سے منع فرمایا ہے اسی طرح کے احتمال کے پیشِ نظر قرآن آپ ﷺ کو مسلم بھی نہ کہتا۔نیز اسی احتمال کے پیشِ نظر دین کا نام اسلام بھی نہ رکھا گیا ہوتا۔

لَا یَخْرُجُ الْمُؤْمِنُ عَنِ الْاِیْمَانِ بِالْکَبِیْرَةِ

مومن گناہِ کبیرہ کرنے سے ایمان سے خارج نہیں ہوتا

(485)۔عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ النَّارَ (مسلم:142، ترمذی:2638)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دی، اللہ نے اس پر (دائمی) آگ حرام کر دی۔

(486)۔وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْهِ ثَوْبٌ اَبْیَضُ وَهُوَ نَائِمٌ ثُمَّ اَتَیْتُهٗ وَقَدِ اسْتَیْقَظَ، فَقَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ مَاتَ عَلٰی ذٰلِكَ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ، قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ؟ قَالَ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ عَلٰی رَغْمِ اَنْفِ اَبِیْ ذَرٍّ، وَكَانَ اَبُوْ ذَرٍّ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا یَقُوْلُ وَاِنْ رَغِمَ اَنْفُ اَبِیْ ذَرٍّ (بخاری:5827، مسلم:273)۔صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے اوپر سفید کپڑا تھا اور آپ سو رہے تھے، پھر میں (دوبارہ) حاضر ہوا تو آپ جاگ چکے تھے۔ فرمایا: کوئی بندہ ایسا نہیں جس نے لا الہ الا اللہ کہا پھر اسی پر مر گیا ہو اور وہ (بالآخر) جنت میں نہ گیا ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو۔ میں نے عرض کیا خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو؟ فرمایا: خواہ اس نے زنا کیا ہو اور چوری کی ہو، ابوذر کی ناک رگڑ کر۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو فرماتے تھے: خواہ ابوذر کی ناک رگڑ جائے۔

(487)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذْهَبْ فَنَادِ فِي النَّاسِ اَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُونَ (مسلم: 309، ترمذی: 1574)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جاؤ لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں مومنوں کے سوا کوئی نہیں جائے گا۔

(488)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مِنْ اَصْلِ الْاِيْمَانِ، اَلْكَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، لَا تُكَفِّرْهُ بِذَنْبٍ، وَلَا تُخْرِجْهُ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ، وَالْجِهَادُ مَاضٍ مُنْذُ بَعَثَنِيَ اللهُ اِلٰى اَنْ يُّقَاتِلَ آخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الدَّجَّالَ لَا يُبْطِلُهُ جَوْرُ جَائِرٍ وَلَا عَدْلُ عَادِلٍ، وَالْاِيْمَانُ بِالْاَقْدَارِ (ابو داؤد: 2532)۔ اسنادہ ضعیف، فیہ مجھول وان کان معناہ صحیحاً

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں ایمان کی جڑ ہیں۔ جس نے لا الہ الا اللہ کہا اس کے بارے میں زبان کو روکنا، گناہ کی وجہ سے اسے کافر مت کہنا اور عمل کی وجہ سے اسے اسلام سے خارج نہ کر دینا، اور جہاد جاری ہے جب سے مجھے اللہ نے مبعوث کیا ہے حتیٰ کہ اس امت کے آخری لوگ دجال کے خلاف جنگ کریں گے۔ اسے کسی ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل باطل نہیں کر سکے گا اور تقدیروں پر ایمان لانا۔

(489)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ (ابو داؤد: 2533)۔ اسنادہ صحیح منقطع، مکحول لم یسمع من ابی ہریرۃ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پر جہاد ہر امیر کے ہمراہ فرض ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد اور خواہ وہ گناہِ کبیرہ کرے، اور تم پر ہر مسلمان کے پیچھے نماز (باجماعت) واجب ہے خواہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہِ کبیرہ کرے، اور ہر مسلمان کی نماز (جنازہ) پڑھنا فرض ہے خواہ نیک ہو یا بد اور خواہ گناہِ کبیرہ کرے۔ (اس لیے کہ گناہِ کبیرہ سے انسان کافر نہیں ہوتا)۔

www.islamtheworldreligion.com

اِسْتِحْلَالُ الْمَعْصِيَةِ كُفْرٌ

گناہ کو حلال سمجھنا کفر ہے

(490)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ وَيْحَكُمْ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ (مسلم:3924,225)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا: خبردار! میرے بعد کافر ہو کر نہ پھر جانا، کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔

اِطْلَاقُ اِسْمِ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ مَجَازاً عَلٰى عَلَامَةِ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ

شرک اور کفر کا نام مجازاً شرک اور کفر کی علامت پر بولنا

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ (البقرة:152)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا شکر ادا کرو اور میرا کفر نہ کرو۔

(491)۔عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (مسلم:247,نسائی:464,ابن ماجة:1078)۔صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: آدمی اور شرک و کفر کے درمیان نماز کا ترک کرنا (حدِّ فاصل) ہے۔

اَلْاِيْمَانُ لَا يَزِيْدُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ جِهَةِ الْمُؤْمَنِ بِهٖ لٰكِنْ بِاِعْتِبَارِ الْقُوَّةِ وَالضُّعْفِ فِيْ مَرَاتِبِ الْاِيْمَانِ

ایمان مومن بہ (جس چیز پر ایمان لایا گیا) کے لحاظ سے بڑھتا گھٹتا نہیں ہے لیکن ایمان کے مراتب میں قوت اور ضعف ہو سکتا ہے

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا (الانفال:74)۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہی لوگ صحیح معنی میں مومن ہیں۔

وَقَالَ: اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنْ لِّيَطْمَئِنَّ قَلْبِيْ (البقرة:260)۔

ترجمہ: اور فرمایا: کیا تم ایمان نہیں رکھتے۔عرض کیا کیوں نہیں لیکن اپنے دل کا اطمینان چاہتا ہوں۔

www.islamtheworldreligion.com

وَاَمَّا قَوْلُهٗ تَعَالٰی زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا (الانفال:2)۔

فَمَعْنَاهُ اِیْقَاناً اَوِ الْمُرَادُ بِهٖ زِیَادَةُ الْاِیْمَانِ بِزِیَادَةِ نُزُوْلِ الْمُؤْمَنِ بِهٖ۔

وہ جوارشادِ الٰہی ہے کہ قرآن کی آیات ان کے ایمان کو زیادہ کرتی ہیں۔تو اس آیت میں ایمان سے مراد ایقان ہے یا پھر مراد یہ ہے کہ مومن بہ کا نزول مزید ہوا تو اس نئی چیز پر بھی ایمان لانا پڑا۔

(492)۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَاٰی مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ، وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ (مسلم:177،ابو داؤد:1140،ترمذی:2172،ابن ماجة:4013)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے تو اسے اپنے ہاتھوں سے روکے، پھر اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے، پھر اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں برا جانے یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

اَلطَّاعَةُ وَالْعِبَادَةُ ثَمَرَةُ الْاِیْمَانِ وَعَلَامَتُهٗ

فرماں برداری اور عبادت ایمان کا ثمرہ اور اس کی علامت ہے۔

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ذٰلِكَ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (البقرة:232)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وہی نصیحت کیا جاتا ہے جو تم میں اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔

(493)۔عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبَّ لِجَارِهٖ اَوْ قَالَ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (بخاری:13،مسلم:171،نسائی:5039)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے پڑوسی یا شاید فرمایا بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(494)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یُؤْذِیْ جَارَهٗ، وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُكْرِمْ ضَیْفَهٗ، وَمَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَسْكُتْ (بخاری:6018،مسلم:174،ابن ماجة:3971)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے تو اچھی بات کرے ورنہ چپ رہے۔

☆.....☆.....☆

www.islamtheworldreligion.com

كِتَابُ الْاِعْتِصَامِ بِالْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ

کتاب وسنت پر جمے رہنے کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ (النسآء :59)۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو۔

شرح

قرآن کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے آیت کا سیاق و سباق اور ربط ملحوظ رکھنا، آیت کی تفسیر اور تشریح قرآن کے دیگر مقامات پر دیکھنا، قرآن کے بعد مکمل اعتماد نبی کریم ﷺ کی حدیث پر کرنا اور حدیثِ نبی ﷺ کے بعد صحابہ اور تابعین کی بیان کردہ تفسیر، امت کی اجماعی اور جمہوری تفسیر پر اعتماد کرنا سخت ضروری ہے۔ قرآن کے حقیقی ربط اور قاری کے خودساختہ ربط میں فرق ہوسکتا ہے، بلکہ ربط میں کئی احتمالات ہو سکتے ہیں اور سخت غلطی لگ سکتی ہے، صحیح حدیث اور اجماع کے خلاف دیا گیا ربط کسی کے ذاتی تدبر اور میزان کی کارستانی ہوسکتا ہے مگر قرآن کی صحیح ترجمانی نہیں ہوسکتا۔ ہم نے چند لفظوں میں بالترتیب بات واضح کردی ہے اور یہ وضاحت اصولِ تفسیر اور علوم القرآن کی کتابوں میں صدیوں سے بیان کی جارہی ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ اس کے خلاف جانے والے مستشرق لوگ اپنی بات کو گھمانے پھرانے کے لیے اور اپنی ذاتی اختراعات اور اصولوں کو پروان چڑھانے کے لیے لمبے چوڑے میزان مرتب کرنے پر مجبور نظر آئیں گے، ان لوگوں کی اپنی باتیں ان کا اپنا نکتۂ نظر ہوگا مگر پوری امتِ مسلمہ کے نکتۂ نظر کو سوءِ فہم کہیں گے اور اپنے نکتۂ نظر کو خدائی فیصلہ سمجھیں گے۔ اگلے بزرگوں نے اپنے میزان کے مطابق درست لکھا ہے، اب انہیں غلط ثابت کرنے کا یہی طریقہ ہوسکتا تھا کہ میزان بدل دیا جائے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

اَلْقُرْآنُ يُفَسِّرُ بَعْضُهٗ بَعْضًا کا اصول اس امت کے علماء صدیوں سے بیان کرتے آرہے ہیں، ظاہر ہے کہ جنہوں نے یہ اصول بتایا ہے اس پر عمل ضرور کیا ہوگا، تو پھر آج اپنے ذاتی میزان پر قرآن وسنت کو پرکھنے والے لوگ یہی اصول انہی لفظوں کے ساتھ لکھ کر اپنے کھاتے میں کیوں ڈال رہے ہیں؟ ایسے بزرگوں پر تنقید کرتے ہوئے صاحبِ میزان یعنی غامدی نے لکھا ہے کہ: لوگوں کی غلطی یہ ہے اور وہ لوگ سوء الفہم اور قلیل التدبر تھے (میزان صفحہ 35)۔ غامدی کے یہ الفاظ محض اپنے خودساختہ تدبرِ قرآن پر اندھا اعتماد ہے۔ ایسے لوگ دوسروں کو غالی سمجھتے ہیں مگر خود اپنے استاد کے بارے میں غلو کا شکار ہیں اور ان کی تحقیقات پر بھی غالیوں کی طرح فریفتہ ہیں۔

www.islamtheworldreligion.com

ہمارا سوال یہ ہے کہ امتِ مسلمہ کے مختار اصول اور قوانین آپ کے نزدیک غلط ہیں یا صحیح۔ اگر صحیح ہیں تو آپ کو نئے میزان کی کیا ضرورت پڑی؟ اگر غلط ہیں تو کیوں نہ ایک آپ کو ہی غلط کہہ دیا جائے؟ اگر وہ بھی صحیح ہیں اور آپ بھی صحیح ہیں تو پھر آپ نے امت کے اندر اتحاد پیدا کیا یا انتشار کا تحفہ دیا؟ اگر امت کی ڈگر آپ کی تحقیق کے خلاف بھی تھی تو تحقیقی مسائل میں وسعتِ قلبی اور حکمتِ عملی کا تقاضا کیا تھا؟ نبی کریم ﷺ نے کس حکمت کے تحت کعبہ شریف کو گرا کر بنیادِ ابراہیمی پر تعمیر کرنا پسند نہیں کیا تھا؟

تنگ نظری اور غلو کی انتہاء یہ ہے کہ تدبرِ قرآن کے مصنف اپنے من پسند ربط کو گویا خدائی فیصلہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں: صحیح بات اس طرح منقح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ آدمی اگر بالکل اندھا بہرہ متعصب نہ ہو تو اپنی جان تو قربان کر سکتا ہے، لیکن اس سے انحراف برداشت نہیں کر سکتا (تدبرِ قرآن جلد 1 صفحہ 22، میزان صفحہ 52)۔

ہم جواباً عرض کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے ناسمجھ ساتھیوں کو فساد اور عدمِ برداشت کی راہ دکھائی ہے۔ مختلف وادیوں میں بھٹکنے سے بچنے کا طریقہ قرآن وسنت کے اجماعی اور جمہوری فہم کی پابندی ہے۔ تم قرآن کے سیاق وسباق تک کو سمجھنے میں ذاتی طور پر غلطی کر سکتے ہو مگر اجماعی اور جمہوری تفسیر نہ حقیقی ربط کے خلاف ہوگی اور نہ منشاءِ الٰہی کے خلاف ہوگی۔ اب صحیح بات اس طرح شفاف ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ آدمی اگر بالکل اندھا بہرہ متعصب نہ ہو تو اپنی جان تو قربان کر سکتا ہے لیکن اس سے انحراف برداشت نہیں کر سکتا۔ صحیح احادیث، تمام صحابہ وتابعین اور پوری امت کے مجددین کو تدبرِ قران سے عاری قرار دینے کی بجائے اگر صرف فراہی اور اصلاحی میزان سے جان چھڑا لی جائے تو واللہ العظیم یہی راستہ خیریت اور عافیت کا راستہ ہے۔

(495)۔عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ مُرْسَلًا، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ، لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا، كِتَابَ اللهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ رَوَاهُ مَالِك وَ رَوَى الْحَاكِمُ نَحْوَهُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

(مؤطا مالك كتاب القدر باب النهي عن القول بالقدر: 3 صفحة 564، المستدرك للحاكم: 321، 322)۔ صحيح وافقه الذهبي

ترجمہ: (امام) مالک بن انس سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ جب تک ان سے چمٹے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔

(496)۔وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا بِمَآءٍ يُدْعٰى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ، فَحَمِدَ اللهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ، ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ، يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَاُجِيْبُ، وَاَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدٰى وَالنُّوْرُ، فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ، فَحَثَّ عَلٰى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ وَاَهْلُ بَيْتِيْ، اُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِيْ اَهْلِ بَيْتِيْ (مسلم: 6225، سنن الدارمي: 3317)۔ صحيح، و سيأتي حديث: عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ برقم: 503، وحديث: اِقْتَدُوْا بِالَّذَيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ برقم: 514۔

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمیں مکہ اور مدینہ کے درمیان خم نامی جھیل کے کنارے خطاب فرمانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی، وعظ فرمایا اور نصیحت فرمائی۔ پھر فرمایا: خبردار اے لوگو! میں انسان ہوں، قریب ہے کہ اللہ کا فرشتہ میرے پاس آئے اور میں ہاں کر دوں۔ اور میں تمہارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت ہے اور نور ہے، پس اللہ کی کتاب کو پکڑو اس سے چمٹے رہو۔ آپ نے اللہ کی کتاب کی طرف لوگوں کو مائل فرمایا اور ترغیب دلائی۔ پھر فرمایا اور میرے اہلِ بیت۔ میں تمہیں اپنے اہلِ بیت کے بارے میں اللہ کا خوف دلاتا ہوں۔ حدیث آگے آ رہی ہے کہ:

میری سنت اور میرے خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا (المستند: ۵۰۳)، اور یہ حدیث بھی آ رہی ہے کہ: میرے بعد آنے والے دونوں کی پیروی کرنا اور ابوبکر اور عمر کی طرف اشارہ فرمایا (المستند: ۵۱۴)۔

(497)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ، أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا، كِتَابَ اللهِ وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي (ترمذی: 3786)۔ وقال حسن غریب

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حج میں عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر سوار ہو کر خطاب فرماتے ہوئے دیکھا۔ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں تم میں وہ کچھ چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم اسے پکڑے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔

شرح

خاتم النبیین ﷺ نے اپنے بعد قرآن، سنت، چاروں خلفائے راشدین خصوصاً ابوبکر وعمر، تمام اہل بیتِ اطہار، تمام صحابہ کرام اور امت کے اجماعی اور اکثریتی فیصلوں کا پابند رہنے کا حکم دیا ہے، ان ساری باتوں پر دلائل موجود ہیں۔

حضرت عمر فاروق، حضرت ابن عباس اور حضرت جواب بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **مَهْمَا أُوتِيتُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ فَالْعَمَلُ بِهِ، لَا عُذْرَ لِأَحَدٍ فِي تَرْكِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ، فَسُنَّةٌ مِنِّي مَاضِيَةٌ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ سُنَّتِي، فَمَا قَالَ أَصْحَابِي، إِنَّ أَصْحَابِي بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ، فَأَيُّمَا أَخَذْتُمْ بِهِ اهْتَدَيْتُمْ، وَاخْتِلَافُ أَصْحَابِي لَكُمْ رَحْمَةٌ** یعنی جب بھی تمہیں اللہ کی کتاب میں دلیل دی جائے تو اس پر عمل لازم ہے، اسے ترک کرنے کے لیے کسی کے پاس کوئی بہانہ نہیں، اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو میری گزری ہوئی سنت تمہارے سامنے ہو گی، تو اگر میری سنت میں نہ ہو تو جو کچھ میرے صحابہ نے کہا ہو، بے شک میرے صحابہ آسمان کے ستاروں کی طرح ہیں، پس تم جس سے بھی حاصل کر لو گے تمہیں ہدایت مل جائے گی، اور میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لیے رحمت

www.islamtheworldreligion.com

ہے(المدخل للبیہقی:۱۲۴۷،۱۲۴۸،۱۲۴۹)۔حسن

مؤلف غفراللہ لہٗ عرض کرتا ہے کہ یہ حدیثیں رافضیوں کے خلاف ہمارے مضبوط دلائل ہیں، جو اللہ کی کتاب کے ساتھ نہیں چمٹتے اور خلفائے راشدین کو نہیں مانتے اور خوارج کے خلاف بھی جو اہل بیت اطہار سے محبت نہیں رکھتے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ان میں سے ایک بڑی ہے دوسری سے، بڑا قرآن ہے اور چھوٹے میری عترت اَلْاَكْبَرُ كِتَابُ اللهِ وَالْاَصْغَرُ عِتْرَتِيْ (مجمع الزوائد:۱۴۹۶۴)۔

حُجِّيَّتُ السُّنَّةِ

سنت کی حجیت

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر:7)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تمہیں رسول دے اسے لے لو اور جس چیز سے منع کرے اس سے باز رہو۔

وَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:21)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: تمہارے لیے اللہ کے رسول میں بہترین عملی نمونہ ہے۔

وَقَالَ: اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ (اٰل عمران:31)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا۔

وَقَالَ: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء:65)۔

ترجمہ: اور فرمایا: نہیں تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے ہر جھگڑے میں تجھے فیصلہ کن تسلیم نہ کریں پھر جو تم فیصلہ دو اس کے بارے میں اپنے دلوں میں معمولی حرج بھی محسوس نہ کریں اور صحیح صحیح تسلیم نہ کر لیں۔

وَ قَالَ: وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ (النحل:44)۔

ترجمہ: اور فرمایا: ہم نے آپ پر قرآن اسلیے اتارا ہے کہ آپ لوگوں پر واضح کریں جو کچھ انکی طرف نازل کیا گیا ہے۔

وَقَالَ: ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ (القيامة:19)۔

ترجمہ: اور فرمایا: پھر قرآن کے مفہوم کی وضاحت ہمارے ذمے ہے۔

(498)۔ عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ، اَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى اَرِيْكَتِهٖ يَقُوْلُ، عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ فَمَا وَجَدْتُمْ

www.islamtheworldreligion.com

فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْهُ وَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللهِ كَمَا حَرَّمَ اللهُ (ترمذی: 2664، ابو داؤد: 4604، ابن ماجة: 12، سنن الدارمی: 590، المسند لاحمد بن حنبل: 17199)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت مقداد بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور ایک چیز اس کے ساتھ دی گئی ہے۔ خبردار وہ وقت دور نہیں جب ایک رجا ہوا آدمی اپنی مسندِ چودھراہٹ پر بیٹھا کہے گا، لوگو قرآن کو کافی سمجھو۔ اس میں جس چیز کو حلال پاؤ اسے حلال سمجھو اور جس چیز کو حرام پاؤ اسے حرام سمجھو۔ حالانکہ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام قرار دیا ہے وہ اسی طرح ہے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہو۔

(499)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ اَسْمَعُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ اُرِيْدُ حِفْظَهُ ، فَنَهَتْنِيْ قُرَيْشٌ ، وَقَالُوْا تَكْتُبُ كُلَّ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ ﷺ وَرَسُوْلُ اللهِ بَشَرٌ يَتَكَلَّمُ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَآءِ ، فَاَمْسَكْتُ عَنِ الْكِتَابِ ، فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاَوْمَا بِاِصْبَعِهٖ اِلٰى فِيْهِ ، وَ قَالَ اُكْتُبْ ، فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا خَرَجَ مِنْهُ اِلَّا حَقٌّ (ابو داؤد: 3646، دارمی: 488)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ سے ہر چیز سن کر لکھ لیتا تھا۔ میرا ارادہ زبانی یاد کرنے کا ہوتا تھا۔ قریش کے کچھ بزرگوں نے مجھے منع فرمایا۔ کہنے لگے تم جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنتے ہو ہر چیز لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں، آپ ناراضگی اور رضا کی حالت میں گفتگو فرماتے ہیں۔ میں لکھنے سے باز آ گیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے دھن مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: لکھا کر، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، اس میں سے حق کے سواء کچھ نہیں نکلتا۔

شرح

احادیث کو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ہی لکھا جانے لگا تھا، تدوین حدیث پر علماء نے مستقل کتابیں بھی لکھی ہیں، خطیب بغدادی کی کتاب تقیید العلم اس موضوع پر قابل مطالعہ ہے۔ اس میں مصنف رحمہ اللہ نے تین سو گیارہ (۳۱۱) احادیث واقوال جمع کیے ہیں۔

(500)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَتْ مَلَآئِكَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَآئِمٌ ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَآئِمٌ ، وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَآئِمٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ ، فَقَالُوْا اِنَّ لِصَاحِبِكُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَآئِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَآئِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ ، فَقَالُوْا مَثَلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَجَعَلَ فِيْهَا مَأْدُبَةً ، وَبَعَثَ دَاعِيًا ، فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَاَكَلَ مِنَ الْمَأْدُبَةِ ، وَمَنْ لَّمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَأْدُبَةِ ، فَقَالُوا اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّهٗ نَآئِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ الْعَيْنَ نَآئِمَةٌ وَالْقَلْبُ يَقْظَانُ ، فَقَالُوا ، اَلدَّارُ الْجَنَّةُ ، وَالدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ ﷺ ، فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ

وَمَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا ﷺ فَقَدْ عَصَى اللهَ، مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ (بخاری:7281)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس فرشتے آئے اور آپ نیند فرما رہے تھے۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہے ہیں۔ اور ایک نے کہا آنکھ سو رہی اور دل جاگ رہا ہے۔ کہنے لگے تمہارے اس پیارے کی ایک خاص مثال ہے اس کی وہ مثال بیان کرو۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہے ہیں۔ اور ایک نے کہا آنکھ سو رہی اور دل جاگ رہا ہے۔ کہنے لگے اس کی مثال اس آدمی جیسی ہے جس نے مکان بنایا اور اس میں لنگر پکایا اور دعوت دینے والے کو بھیجا۔ جس نے دعوت دینے والے کو قبول کیا وہ گھر میں داخل ہو گیا اور لنگر میں سے کھایا اور جس نے دعوت دینے والے کو قبول نہ کیا وہ گھر میں داخل نہ ہوا اور لنگر میں سے نہ کھایا۔ کہنے لگے اس کی تعبیر بیان کرو تا کہ یہ سمجھ جائے۔ ان میں سے ایک نے کہا یہ سو رہا ہے۔ ایک نے کہا آنکھ سو رہی ہے اور دل جاگ رہا ہے۔ پھر کہنے لگے گھر سے مراد جنت ہے۔ داعی سے مراد محمد ہیں، جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کے درمیان حق و باطل کی پہچان ہے۔

(501)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ (شرح السنة:104)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش اس کے تابع نہ ہو جائے جو (شریعت) میں لایا ہوں۔

(502)۔ عَنْ نَافِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَجْمَعُ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ غَيْرَ اَنَّهٗ يَمُرُّ بِالشِّعْبِ الَّذِي أَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَيَدْخُلُ فَيَنْتَفِضُ وَيَتَوَضَّأُ وَلَا يُصَلِّي حَتّٰى يُصَلِّيَ بِجَمْعٍ (بخاری:1668، مسلم:1623)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ مغرب اور عشاء کی نمازوں کو مزدلفہ میں جمع کرتے تھے، تاہم جب وہ اس گھاٹی سے گزرتے جس گھاٹی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (قضائے حاجت کے لیے) مڑ گئے تھے تو اس میں داخل ہو کر قضائے حاجت کرتے اور وضو کرتے اور وہاں نماز نہیں پڑھتے تھے حتیٰ کہ مزدلفہ میں پہنچ کر نماز پڑھتے تھے۔

(503)۔ وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُوْنُ، وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ كَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ، فَاَوْصِنَا، فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِتَقْوَى اللهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاِنْ كَانَ عَبْدًا حَبَشِيًّا، فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِي فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ، تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَاِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ، فَاِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ، وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (مسند احمد بن حنبل:17149، ابو داؤد:4607، ترمذی:2676، ابن ماجة:42)۔ سَنَدُهٗ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی۔ پھر اپنا چہرۂ اقدس

www.islamtheworldreligion.com

ہماری طرف کرلیا اور ہمیں بڑا زبردست وعظ فرمایا جس سے آنکھیں آنسو بہانے لگیں اور دلوں پر لرزہ طاری ہوگیا۔ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ایسے لگتا ہے کہ یہ خطاب آخری ہے۔آپ ہمیں وصیت فرمائیں۔فرمایا: میں تمہیں اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔اور سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ ناک کٹا حبشی کیوں نہ (تمہارا امیر) ہو۔تم میں سے جو میرے بعد زندہ رہا وہ جلد ہی بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔تم پر لازم ہے کہ میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خلفاءِ راشدین کی سنت پر عمل کرو۔اس کے ساتھ چمٹے رہو اور اسے مضبوطی سے پکڑے رکھو۔نئے نئے کاموں سے بچ کے رہنا۔ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(504)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ (بخاری:112)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شریعت کے متعدد احکام ارشاد فرمائے، اتنے میں یمن سے ایک آدمی آ گیا، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ سب باتیں مجھے لکھ کر دے دیں، آپ نے حکم دیا: اس آدمی کو لکھ کر دے دو۔

شرح

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ: يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ. هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ یعنی قیامت کے دن جن کے چہرے نورانی ہوں گے ان سے مراد اہلِ سنت ہیں (معالم التنزیل للبغوی ۱/ ۳۳۹، تفسیر ابن کثیر ۱/ ۵۳۶)۔

حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: كَانَ جِبْرِيْلُ يَنْزِلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالسُّنَّةِ كَمَا يَنْزِلُ عَلَيْهِ بِالْقُرْآنِ یعنی حضرت جبریل نبی کریم ﷺ کے پاس سنت لے کر نازل ہوتے تھے جس طرح آپ پر قرآن لے کر نازل ہوتے تھے (سنن الدارمی: ۵۹۲)۔

حجیتِ حدیث

اسلام میں حدیث کی ضرورت اور اہمیت کے لحاظ سے حدیث کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱)۔ تفسیری احادیث: جن کا تعلق بنیادی شرعی احکام وعقائد سے ہے۔یہ احادیث تفسیر بغوی جیسی کتابوں میں متعلقہ آیات کے تحت درج کردی گئی ہیں۔شرعی احکام، اصطلاحات اور بہت سے قرآنی الفاظ کی تشریح حدیث کے بغیر ممکن نہیں جیسے: صلوٰۃ، زکوٰۃ، صوم، حج، نحر (قربانی)۔

نبی کریم ﷺ کی سیرت، اخلاق، واقعات اور مغازی بھی قرآن ہی کی تشریح پر مبنی ہیں۔جس امت کے پاس اپنے نبی کے حالاتِ زندگی محفوظ نہ ہوں، یا وہ محفوظ نہ کرنا چاہے، یا محفوظ علمی ذخیرے کے انکار کے بہانے تلاش کرے، وہ امت علم کی دولت سے محروم ہے۔

ان احادیث کے زیادہ تعداد میں وارد ہونے کا سبب یہ ہے کہ قرآن کے ایک ایک حکم کے تحت پورے پورے ابواب احادیث کی کتب میں موجود ہیں، مثلاً قرآن میں ہے: وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا، اور

www.islamtheworldreligion.com

حدیث میں ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے (ابن ماجہ: ۲۲۴)۔علم حاصل کرو خواہ چین میں ہو (شعب الایمان: ۱۶۶۳)۔علماء نبیوں کے وارث ہیں (ترمذی: ۲۶۸۲)۔ بلکہ حدیث کی ہر کتاب میں کتاب العلم موجود ہے جس میں بیسیوں بلکہ سینکڑوں احادیث وارد ہیں۔اسی طرح اخلاق کے موضوع پر مستقل باب حدیث کی ہر کتاب میں موجود ہے۔حتیٰ کہ قرآن کی ابواب بندی پر لکھی گئی تمام کتابیں احادیث کی کتابوں کی ابواب بندی کی مرہونِ منت ہیں، پرویز نے اپنی کتاب تبویب القرآن اسی ڈھب پر لکھی ہے، اب تو مان لیجیے کہ: بنتی نہیں ہے بادہ وساغر کیے بغیر۔

(۲)۔ قرآن پر اضافی احادیث: جن سے شرعی واجبات، سنن اور نوافل ثابت ہوتے ہیں۔منکرینِ حدیث ایسی احادیث کو قرآن کے خلاف سمجھ رہے ہوتے ہیں، اور یہ ان کی بہت بھاری خطا ہے۔قرآن شریف میں مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام سے ذبح کیا ہوا جانور حرام قرار دیے گئے ہیں۔اگر صرف قرآن تک محدود رہا جائے تو پھر منکرینِ حدیث کو کتا، بلا، چوہا، چھپکلی اور مینڈک تک کھانا پڑیں گے اس لیے کہ یہ قرآن پر کسی قسم کے اضافے کو قرآن کے متضاد سمجھتے ہیں۔

(۳)۔ سننِ زوائد پر مبنی احادیث: جن میں طبِ نبوی، کھیتی باڑی کے طریقے، آدابِ خورد ونوش اور آدابِ لباس واطوار وبود وباش شامل ہیں، یہ مستحب کے حکم میں ہیں۔

(۴)۔ فضائلِ شخصیات پر احادیث: اگرچہ سطحی نظر سے دیکھا جائے تو احادیث کی اس قسم کو چھوڑا جا سکتا تھا مگر انہیں مضبوط رکھنے کی ضرورت یہ بنی کہ خود قرآن نے ہجرت میں سبقت لینے والے اولین اور انصار میں سے بھی سابقین اور اولین کے درجات کو بعد والوں کی نسبت بلند تر قرار دیا ہے لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدُ وَقَاتَلُوا وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَىٰ (سورۃ الحدید: ۱۰)۔

ثانیاً ان شخصیات پر تنقید کر کے دین سے اعتماد اٹھانے کی کوشش روافض اور خوارج نے کی۔چنانچہ علماء نے روافض کا طریقہِ واردات یوں بیان کیا ہے کہ: روافض سب سے پہلے سیدنا ابوبکر صدیق کی افضلیت کا انکار کرتے ہیں، پھر جب وہ افضل نہ ہوئے تو خلافت کے حقدار نہ ہوئے، جب خلافت کے حقدار نہ ہوئے تو خلافت لے کر غاصب ہوئے، جب غاصب ہوئے تو عادل نہ ہوئے، جب عادل نہ ہوئے تو غیر عادل کا جمع کیا ہوا قرآن اور بتائی ہوئی حدیث اور ان کے زمانے میں کیا جانے والا دین کا سارا کام غیر معتبر ٹھہرا معاذ اللہ، اسی لیے علمائے اسلام پر واجب ہے کہ مسئلہِ افضلیت کو خصوصی اہمیت دیں فَيَجِبُ عَلَى الْعُلَمَاءِ الْاِهْتِمَامُ بِمَسْئَلَةِ الْاَفْضَلِيَّةِ (نبراس صفحہ ۳۰۲)۔

(۵)۔ فضائلِ عبادات پر احادیث: ایسی احادیث سے کوئی شرعی حکم اخذ نہیں کیا جاتا، مسلمانوں کو محض با عمل بنانے کے لیے ترغیب دی جاتی ہے۔بنیادی طور پر ضعیف حدیث فضائلِ اعمال میں ہی معتبر ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

زیادہ تر ضعیف اور موضوع روایات کا تعلق ان آخری دو اقسام سے ہوتا ہے، اور اگر ان میں کوئی حدیث مبالغے پر مبنی ہو، یا عقلی طور پر درایت کے لحاظ سے قابل قبول نہ ہو یا قرآن اور صحیح حدیث کے خلاف ہو تو ہمیں اس کو منوا کر رہنے پر کوئی اصرار نہیں ہوتا بلکہ علمائے اسلام نے خود انہیں قبول نہیں کیا۔

اسی تفصیل کی روشنی میں کسی حدیث سے فرضیت یا وجوب یا مسنونیت یا استحباب کی درجہ بندی سمجھ لینا آسان ہے۔ حدیث پر فقہاء نے یہی محنت فرمائی ہے اور ہر درجے کی دلیل سے اسی درجے کا حکم وجد آفرین طریقہ سے ثابت کیا ہے۔

اب اگر کوئی شخص اٹکل سے کام لیکر مذکورہ ترتیب میں یا اسکی جزئیات میں معمولی تبدیلی کر دے اور جس زاویے میں فرق کی ابتداء ایک ملی میٹر (Millimeter) سے ہوئی، اس کے دونوں خطوط آگے چل کر میلوں کے فاصلے پیدا کر لیں اور اسکے نتیجے میں پوری فقہِ اسلامی متزلزل ہو جائے تو یہ دین کی چلتی ہوئی گاڑی کو پنکچر کر دینے کے مترادف ہے اور غیر ضروری اختلاف کو جنم دے کر اُمت میں انتشار پھیلانا ہے۔

یہ وہ اصول وقواعد ہیں جو فراہی اصولوں کی بیخ کنی کے لیے کافی ہیں۔ اگلے بزرگوں کا علم اور تقویٰ میں فائق ہونا، ان کے طے کردہ اصولوں کا آج بھی موجود ہونا اور ان کے مقابلے پر فراہی اصولوں کا بھی غیر حتمی اور حلفاً درست نہ ہونا پہلے والے اصولوں کو ترجیح دینے پر مجبور کرتا ہے۔ یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ پرویز، مستشرقین اور ہر طرح کی بھانت بھانت کے اصول جدا جدا ہیں، تو پھر یہی اصول درست ہے کہ: اقتدائے رفتگاں محفوظ تر۔

احادیث پر تنقید کرتے وقت منکرینِ حدیث نے دیانت داری سے کام نہیں لیا، اس موضوع پر ان لوگوں نے اپنا تمام تر سرمایہ غیر مسلم مستشرقین سے چوری کیا ہے۔ یہ لوگ مستشرقین کا دلیری سے رد کرنے کی بجائے الٹا ان سے متاثر اور مرعوب ہو گئے اور پرویز وغیرہ نے اپنے قلم میں گولڈ زہر اور شاخت کی سیاہی بھر لی۔ یہیں سے منکرینِ حدیث کی راہ امتِ مسلمہ سے جدا ہو جاتی ہے۔ مستشرقین کی خبر گیری حدیث نمبر 1180 کے بعد باب فضائل القرآن واهله میں آ رہی ہے، یہاں ہم صرف منکرینِ حدیث سے خطاب کریں گے، جن کا اصولی رد اوپر کی چند سطروں میں ہو چکا ہے اور وہ گہری نظر والوں کے لیے کافی ہے۔ مزید تفصیل دیکھیے!

پہلی آیت:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ یعنی ہم نے قرآن آپ پر اس لیے نازل کیا کہ آپ لوگوں پر اسکی وضاحت کریں جو کچھ ان کی طرف نازل کیا گیا ہے (النحل: ۴۴)۔

اس آیت میں قرآن کے نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے کا مقصد ہی یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ اس کی وضاحت فرمائیں۔ لِتُبَيِّنَ کا لفظ نبی کریم ﷺ کی طرف سے قرآن مجید کی زبانی وضاحت اور تشریح کا تقاضا کرتا ہے۔ قرآن کی تشریح کے لیے آپ ﷺ نے جو بھی اضافی الفاظ استعمال فرمائے وہی

www.islamtheworldreligion.com

حدیث ہیں۔ہم اس کی بالکل آسان سی مثالیں پیش کرتے ہیں۔

(الف)۔اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ یعنی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔اس کی تفسیر میں یہ حدیث موجود ہے کہ:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے یاد رکھے گا۔اللہ کو یاد رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر، جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ، اور جان لے کہ اگر تمام لوگ تمہیں فائدہ پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اسکے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اسکے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور تحریریں خشک ہو چکی ہیں (ترمذی:۲۵۱۶)۔

اب بتائیے! یہ حدیث قرآن سے ٹکرائی یا اس نے قرآن سمجھایا؟

(ب)۔اللہ کریم فرماتا ہے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ، صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ۔

حدیث شریف میں اس کی تشریح اس طرح ہے کہ: مَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ سے مراد یہودی ہیں، اور ضالین سے مراد عیسائی ہیں (ترمذی:۲۹۵۴)۔

فرمائیے اس حدیث کا قرآن سے کیا تضاد ہے؟ کیا یہ تضاد ہے یا وضاحت؟ اس حدیث کے بغیر آپ مغضوب علیہم اور ضالین کو سمجھنے کے لیے مصیبت میں پڑے رہیں گے۔

(ج)۔قرآن مجید میں ہے کہ: اگر حاجی حلق نہ کرا سکے تو اس کا فدیہ روزے یا صدقہ یا قربانی ہے (البقرۃ:۱۹۶)۔اس کی تشریح حدیث میں اس طرح ہے: روزے تین ہوں گے، صدقہ چھ مسکینوں کا کھانا ہوگا اور قربانی ایک بکری کی ہوگی (بخاری:۱۸۱۴)۔یوں واضح کرتی ہے حدیث قرآن کو۔

دوسری آیت:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی تمہارے لیے رسول اللہ کی زندگی میں عملی نمونہ موجود ہے (الاحزاب:۲۱)۔

اس آیت میں اسوہ کا لفظ قرآن پر عمل کر کے دکھانے کا ثبوت فراہم کر رہا ہے۔نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ پر لکھی گئی تمام کتب آپ ﷺ کے اسوہ کی آئینہ دار ہیں، اخلاقیات پر لکھی گئی کتب اور احادیث کی کتب میں اخلاقیات کے ابواب اسی پر مبنی ہیں، شمائل و خصائل کی کتب اسی اسوہ کے بیان سے لبریز ہیں۔کوئی ہوش مند انسان ہمیں بتائے کہ کیا ہمارے نبی کریم ﷺ کی ولادت سے لے کر وفات تک کے حالات درج کیے جانے چاہییں تھے کہ نہیں؟ دنیا بھر کی سچی جھوٹی تاریخ (ہسٹری) دنیا کے ہر ملک اور ہر

www.islamtheworldreligion.com

مذہب کے پاس موجود ہے، تمام انبیاء علیہم السلام کے حالاتِ زندگی بے شمار کتابوں میں مرقوم ہیں حتیٰ کہ بعض دستیاب آسمانی کتابوں کا مکمل سرمایہ ہی چند نبیوں کی سیرت پر مشتمل ہے۔ تو پھر بتائیے کہ مسلمانوں کو پوری دیانت داری اور تحقیق کے ساتھ اپنے نبی ﷺ کی سیرت پر کتابیں لکھنے کا حق حاصل کیوں نہیں؟

یہاں ہم یہ بات ضرور کہیں گے کہ خوارج حدیث کے منکر ہیں اور دوسری طرف روافض کا مکمل اعتماد تاریخ پر ہے، اسلام کا تحقیقی مزاج حدیث کو تسلیم کرتا ہے اور تاریخ کو اس شرط پر قبول کرتا ہے کہ قرآن و سنت کے خلاف نہ جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے کعبہ کے سات چکر لگائے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو نفل پڑھے اور صفا مروہ کے درمیان سعی فرمائی پھر ابن عمر نے یہ آیت پڑھی: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (بخاری:۳۹۵)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد عمرہ سے روک دیے جانے کا خطرہ محسوس ہوا تو آپ نے فرمایا: میں اس صورتِ حال میں اس طرح کروں گا جس طرح رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ والے عمرہ میں کیا تھا، پھر یہ آیت پڑھی: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

بتائیے! عمرے سے روک دیے جانے کی صورت میں مسئلے کا حل منکرینِ حدیث کے پاس کیا ہے؟ اسوہِ رسول ﷺ امت کے لیے راہنما ہے کہ نہیں؟ اب آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ حدیث کے منکر کو حدیث سنائی جارہی ہے، اس لیے کہ ہمارا اصل ٹارگٹ حدیث کا قرآن سے وہ ربط ثابت کرنا ہے جس کے مقابلے پر آپ کی اپنی رائے، تحقیق اور اسوہ کوئی وقعت نہیں رکھتے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہا ہوں، میں نے آپ کو سفر میں نفل پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، اور اللہ تعالیٰ جل ذکرہ فرماتا ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (بخاری:۱۱۰۱)۔

حضرت سعید بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے سفر کے دوران اونٹ کو روکا اور نیچے اتر کر وتر کی نماز ادا کی، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیوں رکے تھے؟ انہوں نے جواب دیا وتر پڑھنے کے لیے، آپ نے فرمایا کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ میں اسوہِ حسنہ موجود نہیں ہے، آپ اونٹ کے اوپر ہی وتر پڑھ لیتے تھے (بخاری:۹۹۹)۔

قرآن شریف میں قسم توڑنے کا کفارہ دس مسکینوں کا کھانا کھلانا یا ان مسکینوں کو کپڑے دینا یا ایک غلام آزاد کرنا یا تین روزے رکھنا ہے (المائدہ:۸۹)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنے اوپر حرام کرلے تو یہ قسم اٹھانے کی طرح ہے اور اس کا کفارہ قسم توڑنے کا کفارہ ہے (یہ مسئلہ کیونکہ نبی کریم ﷺ سے ثابت تھا

www.islamtheworldreligion.com

لہٰذا) پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (بخاری:۴۹۱۱)۔

اب بتایئے! اسوہِ حسنہ پر عمل سمجھانے والی مذکورہ بالا تمام احادیث امت کے لیے انتہاء درجہ کی راہنما ہیں کہ نہیں؟ یہاں بھی آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ حدیث کے منکرین کے سامنے حدیث سے استدلال کیا جا رہا ہے، اس لیے کہ ہمارا پوائنٹ ان احادیث کا قرآن کے ساتھ تشریحی ربط دکھانا ہے۔ احادیث کا یہ بے پناہ قیمتی ذخیرہ آپ کو نظر کیوں نہیں آتا اور آپ کی نگاہ صرف ایسی چند احادیث پر ہی کیوں پڑتی ہے، جن پر اعتراضات کے جوابات مسلمان ایک عرصہ سے دیتے آ رہے ہیں؟

ایک منکرِ حدیث لکھتا ہے: حضرت محمد ﷺ نے اعلانِ نبوت کے بعد ۲۳ سال کی مختصر ترین مدت میں جو انقلاب برپا کیا اس کی نظیر نہ کبھی پیش کی جا سکی اور نہ آئندہ کبھی پیش کی جا سکے گی۔ فتوحاتِ ارضی سے قطع نظر جو اصول و نظریات کتابِ الٰہی اور نبی آخر الزماں ﷺ کے اسوہِ حسنہ نے دنیا کو عطا کیے ان کا مختصر ترین الفاظ میں اگر اظہار کیا جائے تو القرآن کے الفاظ میں یوں ہوگا: وَأَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا (الزمر:۶۹)۔ ترجمہ: زمین اپنے رب کے نور سے جگمگا اٹھی (مہجور قرآن صفحہ ۱۴)۔

منکرِ حدیث پر ہمارا سوال یہ ہے کہ اعلانِ نبوت کب ہوا؟ قرآن سے ثبوت دکھاؤ۔ ۲۳ سال کی مختصر مدت کس نے بتائی؟ قرآن سے ثبوت دو۔ زمین نور سے جگمگا اٹھی اس کی تفصیلات قرآن میں دکھاؤ۔ آپ نے لکھا ہے کہ: ''فتوحاتِ ارضی سے قطع نظر جو اصول و نظریات کتابِ الٰہی اور نبی آخر الزماں ﷺ کے اسوہِ حسنہ نے دنیا کو عطا کیے'' ان الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت اپنے سیاق و سباق تک محدود نہیں اسی لیے آپ نے فتوحاتِ ارضی سے قطع نظر کرتے ہوئے بات کہی ہے۔ پھر ہم سے بات کرتے وقت اس آیت کو اس کے سیاق تک محدود کیسے رکھ سکتے ہو؟

تیسری آیت:

لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ یعنی بے شک اللہ نے مومنوں پر احسان کیا ہے کہ ان میں اپنا رسول انہی میں سے بھیجا، جو ان پر اس کی آیتیں تلاوت کرتا ہے، اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے، اور بے شک یہ لوگ اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے (آل عمران:۱۶۴)۔

اس آیت میں آیتوں کی تلاوت، تزکیہ، کتاب کی تعلیم اور حکمت کی تعلیم کا الگ الگ ذکر موجود ہے، بلکہ خود وَيُعَلِّمُهُمُ کا لفظ بھی تعلیم دینے کے لیے تشریحی اور اضافی الفاظ کے استعمال کا متقاضی ہے۔

حدیث شریف میں ہے: اِنَّمَا اَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ اُعَلِّمُكُمْ یعنی میں تمہارے باپ کی جگہ ہوں تمہیں علم سکھاتا ہوں (ابوداود:۸)۔

www.islamthewordreligion.com

بتائیے! اوپر والی آیت کی روشنی میں ابوداؤد کی اس حدیث نے آپ لوگوں کا کیا بگاڑا؟

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تو ہم آپ کے اردگرد بیٹھتے تھے (ابوداؤد: ۴۸۵۴)۔

تعلیم دینے کا یہ طریقہ کار صرف اور صرف قرآن کی وضاحت ہے کہ نہیں؟ اس حدیث میں کون سی قابلِ انکار بات ہے؟ تعلیم کے دوران پیش آنے والے چند مزید واقعات دیکھیے!

ایک حدیث میں ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا یہ دونوں اچھا کام کر رہے ہیں، ان میں سے ایک محفل دوسری محفل سے اچھی ہے، ایک محفل والے اللہ سے دعائیں مانگ رہے ہوں اور اس کی طرف رغبت رکھتے ہیں مگر اللہ کی مرضی ہو تو انہیں عطا کر دے اور اس کی مرضی ہو تو عطا نہ کرے، جبکہ دوسری محفل والے فقہ اور علم سیکھ رہے ہیں اور جاہلوں کو سکھا رہے ہیں، اس محفل والے افضل ہیں، میں معلم بنا کر ہی بھیجا گیا ہوں إِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس محفل والوں کے پاس بیٹھ گئے (ابن ماجہ: ۲۲۹، سنن الدارمی: ۳۴۹)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم سفر میں تھے، ساتھیوں میں سے ایک شخص کو پتھر لگا اور خون نکلا اسی دوران اسکو غسل کی حاجت ہوئی تو اس نے ساتھیوں سے معلوم کیا کہ اس حالت میں میرے لیے تیمم کا جواز ہے کہ نہیں؟ تو ساتھیوں نے کہا: نہیں، کیونکہ تمہیں پانی پر قدرت حاصل ہے۔ لہٰذا اس نے غسل کیا اور اس شخص کا انتقال ہو گیا، جب ہم واپسی پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی خبر دی تو آپ نے فرمایا: جن لوگوں نے اس کو مار دیا ہے اللہ تعالیٰ انہیں مارے، جب انہیں معلوم نہیں تھا تو جاننے والے سے سوال کیوں نہ کیا؟ کیونکہ جہالت کی بیماری کا علاج سوال ہے۔ اس شخص کو یہ لازم تھا کہ وہ تیمم کرتا اور زخم پر پٹی باندھ لیتا اور اس پر مسح کر لیتا اور بقیہ جسم کو دھو لیتا (ابوداؤد: ۳۳۷)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُبی بن کعب سے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں، اُبی بن کعب نے عرض کیا: کیا اللہ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: اللہ نے تمہارا نام لے کر مجھے حکم دیا ہے، اُبی بن کعب رونے لگے، حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ پڑھی تھی (بخاری: ۴۹۶۰، مسلم: ۱۸۶۴)۔

اوپر بیان کی گئی متعدد احادیث کو غور سے دیکھیے اور ذرا فرمائیے، معلم اور شاگردوں کے درمیان اس قسم کے واقعات پیش آ سکتے ہیں کہ نہیں؟ کیا یہ واقعات معقول علمی حقیقت پر مبنی ہیں کہ نہیں؟ کیا اس قسم کے بے شمار ایمان افروز واقعات احادیث میں موجود ہیں کہ نہیں؟ منکرینِ حدیث کے پاس محض عناد اور ضد کے سوا کیا بچا؟ مزید ایک حدیث دیکھیے!

www.islamtheworldreligion.com

حضرت کثیر ابنِ قیس فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دِمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ انکے پاس ایک آدمی آیا۔ کہنے لگا اے ابودرداء میں آپکے پاس مدینۃ الرسول ﷺ سے ایک حدیث کی خاطر آیا ہوں۔ میں نے سنا ہے آپ وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ میں کسی اور کام سے نہیں آیا۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جس نے علم حاصل کرنے کیلئے سفر کیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلائے گا۔ اور بے شک فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اور بے شک آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اور پانی کے اندر مچھلیاں عالم کے لیے استغفار کرتی ہیں۔ اور بے شک عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہوتی ہے۔ اور بے شک علماء، اَنبیاء کے وارث ہیں وہ دینار اور درہم کے وارث نہیں ہوتے بلکہ علم کے وارث ہوتے ہیں۔ جس نے اسے حاصل کرلیا اسے وافر حصہ نصیب ہوا (ترمذی: ۲۶۸۲، ابوداؤد: ۳۶۴۱)۔

حدیث پر تنقید کرتے وقت آپ لوگ اس قسم کی ان گنت احادیث اور ایمان افروز تعلیمی واقعات کیوں چھپاتے ہیں؟ اور لے دے کر صرف وہی چند احادیث بار بار کیوں سناتے ہیں جن کے جوابات بھی بار بار دیے جا چکے ہیں؟ اس سے ملتی جلتی ایک آیت کے الفاظ یہ ہیں:

هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یعنی وہی اللہ ہے جس نے اُمّی لوگوں میں اپنا شان والا رسول بھیجا جو اِن پر اس کی آیتوں کی تلاوت کرتا ہے، اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں تھے (الجمعہ: ۲)۔

اس آیت میں وَإِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ کے الفاظ کی تشریح میں اگر عرب کے دورِ جاہلیت کے حالات احادیث میں بیان ہو جائیں تو بتائیے اس میں اعتراض والی کون سی بات ہے؟ صحیح بخاری کتاب الایمان میں دورِ جاہلیت پر ایک پورا باب موجود ہے بَابُ الْمَعَاصِيْ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ۔ یہ اسی آیت کی تفسیر ہے۔ بتائیے ہم دورِ جاہلیت کے یہ حالات حدیث سے حاصل کریں تو اس میں کیا حرج ہے اور اگر یہاں منکرین حدیث سے راہنمائی لی جائے تو اس میں کیا خوبی ہے؟

ہم اس کی صرف ایک مثال دیتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جہالت کے زمانہ میں لوگ ننگے ہو کر کعبے کا طواف کرتے تھے (ابن جریر: ۱۲۴۴۳)۔

زمانہ جہالت کا یہ طریقہ بیان کر کے حدیث نے مستشرقین کا کیا نقصان کیا؟ دین میں کون سی خرابی لازم آئی؟ قرآن کے ساتھ کون سا ٹکراؤ ثابت ہوا؟

چوتھی آیت:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا

مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنی: نہیں! تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک اپنے اختلافات میں آپ کا ہر فیصلہ نہ مان لیں۔ پھر اپنے دلوں میں آپ کے فیصلے پر معمولی شک بھی نہ رکھیں اور اس طرح مان لیں جس طرح ماننے کا حق ہے (النسآء: ۶۵)۔

اختلافات میں فیصلہ اور تحکیم اس وقت تک ممکن نہیں جب تک مکمل بحث اور سماعت (Trial) نہ کی جائے۔ اب رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے شمار عدالتی فیصلے اگر احادیث میں موجود ہوں تو بتایئے وہ فیصلے عین اس آیت کی تفسیر ہوئے کہ نہیں؟

ایک حدیث میں ہے: حضرت عبداللہ بن زبیر اور ایک انصاری کے درمیان فصل کو پانی دینے پر جھگڑا ہوا، پانی کا نالا سیدنا عبداللہ بن زبیر کے کھیت سے گزرنے کے بعد انصاری کے کھیت تک جاتا تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے زبیر پہلے آپ اپنی فصل کو پانی دیں، پھر اپنے پڑوسی کی طرف جاری کر دیں، انصاری کو یہ فیصلہ ناگوار گزرا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (بخاری: ۲۳۶۰، مسلم: ۶۱۱۲، ابوداؤد: ۳۶۳۷، ترمذی: ۱۳۶۳، نسائی: ۵۴۳۱، ابن ماجہ: ۱۵)۔ ہمیں سمجھایا جائے کہ کتابوں میں دستیاب ایسی حدیثوں سے منکرین کو کیا دکھ ہوا؟ ان میں کیا قباحت ہے؟ منکرین کا یہ کہنا کہ ہم حدیث کے منکر نہیں بلکہ دستیاب ذخیرہِ حدیث کے منکر ہیں، کہاں تک درست ہے؟

صحیح بخاری میں ایک پوری کتاب موجود ہے جس کا نام ہے: کتاب الخصومات یعنی جھگڑوں کی کتاب۔ اس میں سے ایک حدیث ملاحظہ کریں:

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن ابی حدرد نے میرا قرض دینا تھا، میں نے مسجد میں اس کا تقاضا کیا تو ہم دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا تو تشریف لے آئے اور کمرے کا پردہ اٹھا کر فرمایا: اے کعب آدھا قرض معاف کر دے، اور مقروض کو حکم دیا کہ جو باقی بچا ہے وہ تم ادا کر دو (بخاری: ۴۵۷، مسلم: ۳۹۸۴)۔

مسلم شریف میں کتاب الاقضیہ موجود ہے یعنی فیصلوں کی کتاب، اس میں سے بھی ایک حدیث دیکھیے: حضرت ابوسفیان کی زوجہ ہند نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ میرا شوہر مجھے اور میرے بچوں کے لیے کافی خرچ نہیں دیتا، میں اس کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے لے لیتی ہوں، کیا میں اس طرح گنہگار ہوں گی؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پورے انصاف کے ساتھ اپنی اور اپنے بچوں کی ضرورت کے مطابق لے سکتی ہو (مسلم: ۴۴۷۷)۔

عدالتی نظام پر ایک اصولی حدیث کتابوں میں دستیاب ہے کہ: اگر لوگوں کو محض اُن کے دعوے کی بنا پر عطا کر دیا جائے تو لوگ خون اور مال کے جھوٹے دعوے شروع کر دیں گے، اصول یہ ہے کہ: مدعی گواہ فراہم کرے ورنہ مدعیٰ علیہ حلف اٹھا کر بری الذمہ ہو سکتا ہے (بخاری: ۲۵۱۴، مسلم: ۴۴۷۰، ابوداؤد:

www.islamtheworldreligion.com

۳۶۱۹،ترمذی:۱۳۴۲،نسائی:۵۴۴۰،ابن ماجہ:۲۳۲۱)۔

منکرینِ حدیث سے ہمارا مطالبہ ہے کہ قرآن کی آیت اور ایسی احادیث میں یا تو ربط تسلیم کرلیں یا پھر تضاد ثابت کریں، ورنہ غیر مدلل واویلے اور صرف ہوٹنگ (Hooting) سے کام نہیں چلے گا۔

پانچویں آیت:

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوا اللهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ یعنی اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم (اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرنے والوں) میں سے حکمران ہوں، تو اگر کسی چیز میں تمہارا اختلاف ہوجائے تو (حتمی فیصلے کے لیے) معاملے کو اللہ اور اسکے رسول کی طرف لوٹاؤ (النسآء:۵۹)۔

اس آیت میں اللہ کی اطاعت اور اس کے رسول کی اطاعت میں عطف موجود ہے جو مغایرت کی دلیل ہے اور تنازع کی صورت میں اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرنا گویا قرآن وسنت کی طرف رجوع کرنا ہے۔ ہماری بیان کردہ یہ تفسیر علم وانصاف کے اصول کے عین مطابق ہے۔ اب اسی آیت کا شانِ نزول پڑھو تو قرآن کو سمجھنے کے لیے حدیث کا احسان کبھی فراموش نہ کرسکو گے، پڑھیے!

نبی کریم ﷺ نے ایک انصاری صحابی کو (حضرت عبداللہ بن حذافہ) کو ایک سریہ کا امیر بنا کر بھیجا، وہ اپنے ساتھیوں پر کسی وجہ سے غضب ناک ہوئے، اور کہا: کیا تمہیں نبی کریم ﷺ نے میری اطاعت کا حکم نہیں دیا؟ سب نے کہا کیوں نہیں، انہوں نے کہا: لکڑیاں جمع کر کے آگ جلاؤ اور اس آگ میں داخل ہوجاؤ، وہ تیار ہو گئے مگر چند افراد ایک دوسرے کو پکڑ کر روکنے لگے اور کہنے لگے: ہم اسی آگ سے بھاگ کر تو نبی کریم ﷺ کے پاس آئے تھے، وہ رُکے رہے حتیٰ کہ آگ بجھ گئی اور ان کے امیر کا غضب ٹھنڈا ہو گیا، نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو فرمایا: اگر وہ اس آگ میں داخل ہوجاتے تو مرنے کے بعد قیامت تک اس سے باہر نہ نکلتے، اطاعت صرف نیک کاموں میں ہوتی ہے (بخاری:۴۳۴۰، مسلم:۴۷۶۵، ابوداؤد:۲۶۲۵، نسائی:۴۲۱۶)۔ اسی موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا أَطِيْعُوا اللهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُوْلِ (بخاری:۴۵۸۴، مسلم:۴۷۴۶)۔

اس آیت کو جب اس حدیث کی روشنی میں سمجھا گیا تو خوارج کا مرکزِ ملت کا نظریہ اور روافض کا مرکزِ امامت کا عقیدہ دونوں اپنا اپنا ماتھا پیٹ کر رہ گئے اور قرآن وسنت ہی فائنل اتھارٹی ثابت ہو گئے۔

اس آیت میں أَطِيْعُوا اللهَ سے مراد اللہ کے فرمان کی اطاعت ہے یعنی قرآن، بالکل اسی طرح وَأَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ سے مراد بھی فرمانِ رسول کی اطاعت ہے یعنی حدیث۔ واضح ہو گیا کہ ایسی احادیث کا وجود ضروری ہے جو قرآن پر اضافی ہوں۔ اب اگر کوئی عقل کا اندھا اضافی کو متضاد سمجھ رہا ہو تو اس میں قرآن کا

www.islamtheworldreligion.com

کیا قصور؟ ہاں وَأُولِي الْأَمْرِ کی اطاعت کے لیے مِنْكُمْ کی قید لگائی گئی ہے یعنی ان کے لیے ضروری ہے کہ ہمارے ساتھ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ میں سے گزر کر آ رہے ہوں، اسی لیے ان کے ساتھ تنازع ممکن ہے اور تنازع کی صورت میں پھر فَرُدُّوهُ إِلَى اللهِ وَالرَّسُولِ کا حکم موجود ہے۔ لیکن اگر کسی مسئلہ کا حل قرآن وسنت میں نہ ہو اور تنازع کے بغیر متفقہ طور پر طے کر لیا جائے تو اجماعی ہونے کی وجہ سے قرآن وسنت کے بعد مستقل حجت قرار پائے گا، فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ میں إِنْ کی قید کا یہی مفاد ہے۔

قرآن پر اضافی احادیث کی مثالیں ملاحظہ کریں، انشاء اللہ ان احادیث میں سو فیصد معقولیت نظر آئیگی اور واضح ہو جائے گا کہ نبی کریم ﷺ نے بحیثیتِ رسول تعلیم دینے کا حق ادا کر دیا ہے، جبکہ ان احادیث کا مرکزی خیال قرآن سے ہی ثابت ہے یا کم از کم اتنا ضرور ہے کہ یہ احادیث قرآن سے متصادم نہیں:

(۱)۔ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا، أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا، فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ (بخاری:۱)۔

(۲)۔ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ (بخاری:۸، مسلم:۱۴، ترمذی:۲۶۰۹)۔

(۳)۔ إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ (بخاری:۵۵)۔

(۴)۔ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ (بخاری:۱۱)۔

(۵)۔ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ، حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ (بخاری:۱۳)۔

(۶)۔ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ، وَقِتَالُهُ كُفْرٌ (بخاری:۴۸)۔

(۷)۔ يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا، وَلَا تُنَفِّرُوا (بخاری:۶۹)۔

(۸)۔ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَطَمَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (بخاری:۱۲۹۴)۔

(۹)۔ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا (بخاری:۶۸)۔

(۱۰)۔ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (بخاری:۱۰۷)۔

یہ صرف دس مثالیں تھیں جبکہ قرآن کی وضاحت کرنے والی ہزاروں احادیث کتابوں میں موجود ہیں، یا اگر قرآن پر اضافی ہیں تو وہ قرآن سے متصادم نہیں بلکہ عظیم تعلیمات پر مبنی ہیں۔

چلیے! ہم ایک آسان سی مثال پیش کرتے ہیں، حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک دیہاتی کی تیمارداری کے لیے تشریف لے گئے، آپ نے فرمایا: اس بیماری میں کوئی حرج نہیں انشاء اللہ روح کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے، دیہاتی نے کہا: یہ کوئی پاکیزگی نہیں ہے، یہ بخار ہے جو بوڑھے آدمی پر سوار ہوا ہے اور اسے قبر میں لے جائے گا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اچھا ایسے ہی سہی: لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَاءَ اللهُ

www.islamthevoiceofreligion.com

قَالَ: قُلْتَ: طَهُوْرٌ؟ كَلَّا، بَلْ هِيَ حُمّٰى تَفُوْرُ عَلٰى شَيْخٍ كَبِيْرٍ، تُزِيْرُهُ الْقُبُوْرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَنَعَمْ إِذًا (بخاری:۳۶۱۶)۔

بتائیے! یہ حدیث قرآن کی کون سی آیت کے خلاف ہے؟ بلکہ اخلاقیات سے لبریز، عیادت کے آداب پر مبنی، دیہاتی عربوں کی سادگی اور اس زمانے کی تہذیب کی عکاس ہے۔ اس قسم کے واقعات اور قصص حدیث کی کتابوں میں کثرت سے موجود ہیں، مگر منکرین کی کوشش ہے کہ اہل اسلام سے سرمایہ اخلاق اور خزینۂ ادبِ عربی چھین لیا جائے۔

چھٹی آیت:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ، إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ، فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ یعنی اپنی زبان کو قرآن جلدی یاد کرنے کے لیے متحرک نہ کریں، بلاشبہ قرآن کو آپ کے سینے میں محفوظ کرنا اور اسے پڑھانا ہمارے ذمے ہے۔ جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت ہمارے اس پڑھے ہوئے کی اتباع کریں، پھر اس کا بیان ہماری ذمہ داری ہے (القیامۃ: ۱۶ تا ۱۹)۔

اس آیت میں قرآن اور بیان الگ الگ مذکور ہیں اور بیان سے مراد قرآن کے معانی اور مفاہیم ہیں۔ نیز یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ اس کے نزول کا کوئی پس منظر موجود ہے، وہ پس منظر اگر منکرین حدیث اپنی اٹکل سے بتائیں تو وہ کیوں تسلیم کیا جائے اور اگر حدیث بتائے تو کیوں نہ تسلیم کیا جائے؟ حضرت ابن عباس اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کو فوری یاد کرنے میں مشقت اٹھاتے تھے اور آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے تھے، حضرت ابن عباس نے فرمایا: میں تمہیں ہونٹ ہلا کر دکھاتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہونٹوں کو ہلاتے تھے۔ ابن عباس کے شاگرد حضرت سعید نے کہا کہ: میں بھی اس طرح ہونٹوں کو ہلا کر دکھاتا ہوں، جس طرح میں نے حضرت ابن عباس کو ہونٹ ہلاتے ہوئے دیکھا۔ پھر انہوں نے اپنے ہونٹوں کو ہلایا۔ یہ پس منظر تھا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: اپنی زبان کو قرآن جلدی یاد کرنے کے لیے متحرک نہ کریں (القیامۃ: ۱۶)۔

پھر حضرت ابن عباس نے ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا: یعنی اس قرآن کو آپ کے سینہ میں جمع کرنا اور آپ کا اس کو پڑھنا ہمارے ذمہ ہے (القیامۃ: ۱۷)۔ پس جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو آپ اس پڑھے ہوئے کی اتباع کریں (القیامۃ: ۱۸)۔ جبریل کے پڑھنے کے دوران آپ سنیں اور خاموش رہیں، پھر آپ کے لیے اس کو بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے (القیامۃ: ۱۹)، یعنی پھر آپ کی زبان سے اس کا بیان ہمارے ذمہ ہے اَنْ نُبَيِّنَهٗ بِلِسَانِكَ كَمَا فِيْ مُسْلِمٍ۔

اس کے بعد جب حضرت جبریل آتے تو رسول اللہ ﷺ غور سے سنتے، پھر جب حضرت

www.islamtheworldreligion.com

جبریل چلے جاتے تو نبی کریم ﷺ اس طرح قرآن پڑھتے جس طرح حضرت جبریل نے پڑھا ہوتا (بخاری:۵،مسلم:۱۰۰۴)۔

یہاں وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ کوملحوظ رکھنے کا اشد ضروری موقع ہے۔قرآن نے خود واضح کر دیا ہے کہ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ میں جو بیان کی ذمہ داری لی گئی تھی، وہ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ کے ذریعے پوری کی جارہی ہے،اور مسلمانوں کے پاس موجود ذخیرۂ احادیث اسی بیان کا مجموعہ ہے۔

ساتویں آیت:

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر:۷)اس آیت میں صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کی عطا اور منع کا ذکر ہے۔اگر اس پر منکرین حدیث اعتراض کریں کہ اس سے مراد مالِ غنیمت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مالِ غنیمت کی تقسیم بھی تو رسول اللہ ﷺ اپنی مرضی، ذاتی تحقیق اور صوابدید سے فرمائیں گے،اسی کا نام حدیث ہے۔اس آیت پر عمل کرتے ہوئے،حضور کریم ﷺ کے حکم کے سامنے سر جھکانے کی بے شمار مثالیں ہیں،مثلاً:

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: اللہ نے جسم پر کھود کر لکھنے والیوں اور لکھوانے والیوں، بال نوچنے والیوں،حسن کے لیے دانتوں میں فاصلہ بنوانے والیوں، اللہ تعالیٰ کی خلق میں تبدیلی کرنے والیوں پر لعنت بھیجی ہے، بنواسد کی ایک عورت ام یعقوب نے کہا کہ: میں نے قرآن پڑھا ہے،اس میں یہ بات نہیں لکھی،آپ نے فرمایا: اگر تم غور سے پڑھتی تو تمہیں مل جاتا کہ:وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (الحشر:۷)، میں اس پر لعنت کیوں نہ بھیجوں جس پر نبی ﷺ نے لعنت بھیجی ہو،اس عورت نے کہا: آپ کی اپنی بیوی اسی طرح کرتی ہے،آپ نے فرمایا: اسی وقت جاؤ، دیکھ کر آؤ، وہ دیکھ کر آئی تو کہنے لگی آپ کی بیوی میں ایسی کوئی چیز نظر نہیں آئی،فرمایا: اگر اس کا یہ عمل ثابت ہو جائے تو میں اس سے مجامعت چھوڑ دوں (بخاری:۵۹۳۱،مسلم:۵۵۷۳،ابوداؤد:۴۱۶۹،ترمذی:۲۷۸۲،نسائی:۵۱۱۴،ابن ماجہ:۱۹۸۹)۔ایک اور حدیث دیکھیے!

عَنْ مُعَاذَةَ ، أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ لِعَائِشَةَ: أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلاَتَهَا إِذَا طَهُرَتْ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُوْرِيَّةٌ أَنْتِ؟ كُنَّا نَحِيْضُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهٖ أَوْ قَالَتْ: فَلَا نَفْعَلُهٗ یعنی ایک عورت نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: حائضہ عورت روزے قضاء کر کے رکھتی ہے مگر نماز کیوں نہیں پڑھتی؟ ام المومنین نے فرمایا: کیا تم خارجی عورت ہو؟ اس نے کہا میں خارجی نہیں ہوں بلکہ مسئلہ پوچھ رہی ہوں،فرمایا: ہمیں اس حالت میں روزے قضاء کرنے کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز قضاء کرنے کا حکم نہیں دیا جاتا تھا (مسلم:۷۶۳،بخاری:۳۲۱،ابوداؤد:۲۶۲،ترمذی:۱۳۰،نسائی:۳۸۰،ابن ماجہ:۶۳۱)۔

ان حدیثوں کو بیان کرنے میں ہمارا نکتۂ نظر آیت کی تفسیر حدیث میں دکھانا ہے اور یہ سوال اٹھانا

www.islamtheworldreligion.com

مقصد ہے کہ یہ احادیث قرآن کی تفسیر بن سکتی ہیں یا منکرین حدیث کی نفس پرستی؟

آٹھویں آیت:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى، إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى (النجم: ۳، ۴) اس آیت میں نبی کریم ﷺ کی بات کو وحی کہا گیا ہے۔ اگر منکرین حدیث کہیں کہ اس وحی سے مراد خود قرآن ہی ہے تو جواب یہ ہے کہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى کے الفاظ نبی کریم ﷺ کی ہر بات کو وحی ثابت کر رہے ہیں۔ اگر منکرین کہیں کہ اس آیت کا تعلق صرف معراج شریف سے ہے تو جواباً گزارش ہے کہ الفاظ کا عموم دیکھنا ضروری ہے۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ منکرین حدیث اُس معراج کے تو سرے سے ہی منکر ہیں جو مکہ والوں کے لیے سمجھ سے بالاتر تھی۔ تیسرا جواب یہ ہے کہ اگر اس کا تعلق معراج سے ہی ہو تو معراج پر جانے کی خبر نبی کریم ﷺ نے جن الفاظ سے دی وہ الفاظ بھی یقیناً حدیث ہی ہیں۔

نویں آیت:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللهُ یعنی فرما دیجیے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تمہیں اپنا محبوب بنا لے گا (آل عمران: ۳۱)۔

اس آیت میں نبی کریم ﷺ کے اتباع کا ذکر ہے۔ اتباع، اطاعت کے معنی میں بھی آتا ہے اور قدم بہ قدم پیروی کے معنی میں بھی آتا ہے۔ پہلی صورت میں قول اور دوسری صورت میں عمل کی حجیت ثابت ہوئی اور دونوں معنی بیک وقت لیے جائیں تو دونوں چیزیں ثابت ہوئیں۔

دسویں آیت:

قرآن کی آیت وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً كَذٰلِكَ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَرَتَّلْنَاهُ تَرْتِيْلًا صاف بتا رہی ہے کہ قرآن شریف ایک ہی بار نازل نہیں ہوا بلکہ موقع بموقع نازل ہوتا رہا۔ یہاں سے مختلف آیات اور سورتوں کے نزول کا پس منظر یعنی شانِ نزول تسلیم کیے بغیر چارا ہی نہیں رہتا اور وہ شانِ نزول احادیث میں ہی مذکور ہے۔ یہیں سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ سابقہ آسمانی کتب میں نسخ کا پایا جانا ان کے محرف ہونے کا ثبوت ہوگا اس لیے کہ وہ تو یکبارگی نازل ہوئی تھیں مگر قرآن کو حق حاصل ہے کہ اس میں نسخ پایا جائے اس لیے کہ یہ بتدریج نازل ہوا اور احکام میں تبدیلیاں آتی رہیں اور اس تدریج کی حکمت تک بیان کر دی گئی ہے کہ اس سے نبی کریم ﷺ کے قلبِ اطہر کو مزید مضبوط رکھنا مقصود تھا۔

قرآن کی بہت سی آیات ایسی ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی حجیت کا اقتضاء بالکل واضح ہے مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِيْ كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ

www.islamtheworldreligion.com

الرَّسُوْلَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ یعنی ہم نے وہ پہلا قبلہ جس پر آپ تھے، اس لیے مقرر کیا تھا تا کہ ہم آزمائیں کہ کون رسول کی اتباع کرتا ہے اور کون پچھلے پاؤں پھر جاتا ہے (البقرۃ: ۱۴۳)۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ پہلا قبلہ اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا تھا، مگر پورے قرآن میں وہ آیات موجود نہیں جس میں بیان ہوا ہو کہ بیت المقدس یا کسی اور مقام کو اپنا قبلہ بنالو۔ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کے علاوہ بھی اپنے محبوب ﷺ سے کلام فرماتا تھا اور احکام دیتا تھا۔

اسی طرح شرعی احکام کے علاوہ بعض نصیحت آموز واقعات بھی اجمالی طریقے سے بیان ہوئے ہیں مثلاً قرآن شریف میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ اس طرح بیان ہوا ہے کہ: بت پرستوں نے کہا ابراہیم کو جلا دو اور اپنے بتوں کی مدد کرو، اگر کرنا ہے تو۔ اللہ نے فرمایا: اے آگ ابراہیم کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا (الانبیاء: ۶۸، ۶۹)۔

بت پرستوں کا منصوبہ اور اللہ تعالیٰ کا آگ کو حکم دینا ان دو باتوں کے درمیان مکمل وقوعہ صاف دکھائی دے رہا ہے مگر اس کی تفصیل قرآن میں کہیں موجود نہیں، یہ تفصیل حدیث اور آثار میں موجود ہے۔

اس سے بھی آسان بات یہ ہے کہ قرآن شریف کے شروع میں کافروں کا ذکر اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا کے الفاظ کے ساتھ ہے مگر ان کافروں کے نام قرآن میں مذکور نہیں ہیں، جبکہ حدیث میں ابوجہل سمیت ان کے بڑے بڑے سرداروں کے نام موجود ہیں، اور یہ سب جنگِ بدر میں قتل ہوئے (بخاری: ۳۹۶۰، مسلم: ۴۶۴۹)۔ اسی طرح قرآن شریف میں منافقین کا ذکر وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ کے ساتھ موجود ہے اور سورت المنافقون بھی موجود ہے مگر ان منافقوں کے نام مذکور نہیں، جبکہ حدیث میں ان کے نام لے لے کر مسجد سے نکالے جانا مذکور ہے (مسندِ احمد: ۲۲۲۴۸)۔

یہی وہ ناقابلِ تردید دلائل ہیں جن کی بنا پر صحابہ کرام علیہم الرضوان حدیث کے بغیر نہ چلتے تھے اور نہ چلنے دیتے تھے، قاضی عیاض رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلٰى عُمَّالِهٖ بِتَعَلُّمِ السُّنَّةِ وَالْفَرَائِضِ وَاللَّحْنِ اَى اللُّغَةِ، وَ قَالَ اِنَّ نَاسًا يُجَادِلُوْنَكُمْ يَعْنِى بِالْقُرْاٰنِ فَخُذُوْهُمْ بِالسُّنَنِ، فَاِنَّ اَصْحَابَ السُّنَنِ اَعْلَمُ بِكِتَابِ اللهِ یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو خط لکھا کہ سنتیں، فرائض اور لہجہ یعنی زبان سیکھیں اور فرمایا کہ: لوگ تم سے قرآن پڑھ کر جھگڑا کرتے ہیں تم انہیں سنت دکھا کر پکڑا کرو۔ بے شک سنتوں کے ماہر کتاب اللہ کو بہتر جانتے ہیں (الشفاء ۲/ ۱۱)۔

حضرت مکحول تابعی فرماتے ہیں: اَلْقُرْآنُ اَحْوَجُ اِلَى السُّنَّةِ مِنَ السُّنَّةِ اِلَى الْقُرْآنِ یعنی قرآن کو اپنی وضاحت کیلیے سنت کی ضرورت ہے، جبکہ سنت کو اپنی وضاحت کے لیے قرآن کی ضرورت نہیں (السنۃ للمروزی صفحہ ۱۲۴، الکفایۃ فی علم الروایۃ للخطیب صفحہ ۱۹)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

روافض کے ایک سوال کا جواب:

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حَسْبُنَا كِتَابُ اللهِ فرمانے پر روافض کے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اسی طرح کا فرمان سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا بھی موجود ہے: اَلَا اِنَّ كُلَّ حَارِثٍ مُبْتَلًى فِيْ حَرْثِهٖ وَعَاقِبَةِ عَمَلِهٖ غَيْرَ حَرَثَةِ الْقُرْآنِ (نہج البلاغہ صفحہ ۲۳۶، خطبہ نمبر ۱۷۶)۔

تسلی کیلیے ہم نہج البلاغہ کی اگلی پوری عبارت لکھ رہے ہیں: فَكُوْنُوْا مِنْ حَرَثَتِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ وَاسْتَدِلُّوْهُ عَلٰى رَبِّكُمْ وَاسْتَنْصِحُوْهُ عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَاتَّهِمُوْا عَلَيْهِ آرَآءَكُمْ وَاسْتَغِشُّوْا فِيْهِ اَهْوَآءَكُمْ۔

منکرینِ حدیث کو جوابات

منکرینِ حدیث کو اسلام کے ساتھ ذمہ دارانہ وفا سے کوئی غرض نہیں، اسی لیے غیر تسلی بخش سوال اٹھاتے ہیں۔ مثلاً کہتے ہیں کہ صرف قرآن کافی ہے۔ جواب یہ ہے کہ آپ لوگ صرف قرآن کی روشنی میں مکمل شریعت اور قانون مرتب کر کے دکھائیں، جس پر کوئی سوال اور کوئی اعتراض نہ اٹھتا ہو۔

منکرینِ حدیث کہتے ہیں کہ: ہم حدیث کے منکر نہیں مگر بعض احادیث قرآن کے خلاف ہوتی ہیں اور بعض حدیثوں میں باہم تضاد اور غیر عقلی باتیں موجود ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن اور ان احادیث میں اور پھر باہم احادیث میں تطبیق ممکن ہے، اگر تطبیق نہ ہو سکے تو ناسخ و منسوخ کا راستہ موجود ہے جس کا وجود قرآن میں بھی ہے، عقل اپنی اپنی ہوتی ہے، بعض آپ جیسے عقل مندوں نے قرآن میں بھی غیر عقلی باتیں ہونے کا الزام دیا ہے۔ اگر واقعی کوئی حدیث قرآن کے خلاف ہو تو اہلِ اسلام کے ہاں رد اور قبول کا یہ مضبوط اصول موجود ہے کہ ایسی حدیث کو قبول نہیں کیا جائے گا، پھر بتائیے آپ کیا بیچنے آ گئے؟

منکرینِ حدیث کہتے ہیں کہ حدیث اپنے زمانے میں قابلِ قبول تھی، بعد والے زمانوں میں حکومتِ وقت قرآن کی جو تشریح کرے گی وہی درست ہوگی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اصول آپ نے کہاں سے حاصل کیا ہے؟ واضح الفاظ میں دلیل چاہیے۔ دوسری طرف روافض کہتے ہیں کہ قرآن کی تشریح ائمہ کے ذمہ ہے، آپ دونوں میں سے کس کی بات درست ہے اور کیوں؟ حکومتِ وقت اگر بے دینوں کے ہاتھ میں ہو تو قرآن کی تشریح کا حق اس قسم کے ملحدین کو کیونکر دیا جا سکتا ہے؟ اور نتیجہ کیا نکلے گا؟ اس پوائنٹ پر اگر آپ غور فرمائیں تو الٹا آپ حدیث کے محتاج ہو کر رہ جائیں گے۔ آپ نے دیکھ لیا کہ حدیث پر منکرین کے اعتراضات، غیر مسلموں کے قرآن پر اعتراضات سے بھی زیادہ کمزور ہیں۔

پھر منکرینِ حدیث کہتے ہیں کہ احادیث کی وجہ سے اختلاف پیدا ہوا ہے۔ جواب یہ ہے کہ آپ لوگوں میں سے مثلاً دس افراد قرآن شریف کا ترجمہ کرنے کے لیے الگ الگ مقامات پر بیٹھ جائیں، پھر واضح ہو جائے گا کہ آپ کے ترجموں میں کس قدر اختلاف ہے۔

www.islamicworldreligion.com

منکرین حدیث کہتے ہیں کہ قرآن کی تفسیر کرنا ہی غلط ہے، اسی سے اختلافات اٹھے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ ترجمہ اور تفسیر میں تضاد پیدا کرنے کا سبب احادیث ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مسٹر پرویز نے خود قرآن کا ترجمہ بھی کیا ہے اور تفسیر مطالب القرآن بھی لکھی ہے۔ سرحد کا ایک منکرِ حدیث علم التفسیر کو نامعقول کہتا ہے اور لاہور کا ایک منکرِ حدیث خود تفسیر لکھتا ہے، بتائیے کیا یہ تضاد بیانی بھی احادیث کا قصور ہے؟ احادیث کو چھوڑ کر بھی تم تضاد کا شکار ہو گئے اور تضاد بھی کسی ایک جزوی موضوع پر نہیں بلکہ نفس تفسیر پر تضاد ہے جس سے تمہارا دھرم ہی جڑھ سے اکھڑ گیا۔ اس سے بڑا غضب یہ ہے کہ ہم نے ایک بدبخت انجینئر کو انٹرنیٹ پر الاپتے ہوئے سنا کہ قرآن شریف کا ترجمہ وہی معتبر ہے جو غیر مسلم تحریر کریں:

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا

منکرین حدیث کہتے ہیں کہ آج سے بارہ تیرہ سو سال پہلے بنائے جانے والے قوانین آج ممکن العمل نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر علت بدل جائے تو حکم کے بدل جانے کا اصول ہمارے پاس پہلے ہی فقہ میں موجود ہے، آپ کون سی جدت لے کر آ گئے؟

منکرین حدیث کہتے ہیں کہ بہت سی احادیث ایسی بھی ہیں جن پر امت کا عمل ہرگز نہیں مثلاً اگر ہم غسل کرتے ہیں تو کس حد تک احادیث کے طریقے پر عمل (Follow) کرتے ہیں؟ اسی طرح مسواک اور نمازی کے سامنے نیزہ گاڑنا قابلِ عمل نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ: آپ جیسے بدعقیدہ یا کچھ بے عمل لوگ ایسا نہ کریں اور دوسری طرف کروڑوں لوگ سنت کے مطابق غسل کریں تو بتائیے آپ اس باعمل تعداد کے معاملے میں نابینا کیوں ہو گئے؟ مسواک پر عمل کا مشورہ تو ڈاکٹر بھی دے رہے ہیں، آپ کون سی دنیا میں رہتے ہو؟ پھر یہ بھی بتائیے کہ صرف نیزہ گاڑنا کیوں؟ احادیث میں دیوار کو آڑ بنانا (بخاری: ۴۹۷)، ستون (Pillar) کو آڑ بنانا (بخاری: ۵۰۳)، اونٹ کے پالان کو آڑ بنانا (بخاری: ۵۰۷)، بستر کو آڑ بنانا (بخاری: ۵۰۸)، حتیٰ کہ حدیث میں یہاں تک الفاظ موجود ہیں کہ: کوئی بھی چیز جو گزرنے والوں کے لیے رکاوٹ بنے إِلَىٰ شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ (بخاری: ۵۰۹) بھی مذکور ہے، جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اصل مقصد سامنے سے گزرنے والوں کو روکنا ہے۔ بخدا آپ کے ایسے سوالات میں ہمیں اخلاص دور دور تک نظر نہیں آتا۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ عمل نہ کرنے والے صرف احادیث ہی نہیں بلکہ قرآن پر بھی عمل نہیں کرتے، تو آپ کا یہ اعتراض قرآن پر بھی وارد ہو جائے گا، لہٰذا حدیث پر اعتراض کرنے کی بجائے اپنی بے عمل برادری کی اصلاح فرمائیں۔

منکرین حدیث کہتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ: انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض منافقت کی نشانی ہے، جب کہ قرآن میں پیش کردہ ایمان کی نشانیوں میں یہ شامل نہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تمہارے اور ہمارے درمیان اختلاف ہی یہ ہے کہ تم حدیث کو نہیں مانتے، پھر اس اصولی اختلاف کو چھوڑ

www.islamtheworldreligion.com

کر اِس فرع کو پیش کرنا کسی بدترین جاہل کا کام ہے کہ نہیں؟ آپ لوگوں کا رجم کی سزا پر اعتراض اور قربانی پر اعتراض اسی قبیل سے ہے، ایسے موضوعات پر ہماری اصولی بحث یہی بنتی ہے۔ ثانیاً قرآن میں ایمان بیان ہوا ہے، ایمان کی نشانیاں کہاں بیان ہوئی ہیں ذرا تفصیل سے ارشاد فرمایئے مگر اپنی طرف سے مرچ مصالحہ مت لگانا، بلکہ اپنے اصول کے مطابق نشانی یا اس کا ہم معنی لفظ قرآن میں ضرور دکھانا۔ ثالثاً ہمارے اصول کے مطابق نبی کریم ﷺ کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور آپ کا بغض منافقت ہے اور ایمان سے یکسر خروج ہے، نماز ایمان کی نشانی ہے نماز کا منکر کافر اور اس کا تارک فاسق ہے، انصار کی محبت، تمام صحابہ اور تمام اہلِ بیت کی محبت ایمان کی نشانی ہے اور ان کا بغض منافقت کی نشانی ہے اور ان سے بغض رکھنے والا فاسق اعتقادی ہے اور اہلِ سنت سے خارج ہے، جھوٹ بولنا، امانت میں خیانت کرنا، گالیاں دینا اور وعدہ خلافی کرنا عملی منافقت ہے اسکا مرتکب فاسق ہے۔ قرآن پر اضافی اور قرآن سے متصادم میں فرق وہی سمجھے گا جو دین کے ساتھ مخلص (Sincere) ہوگا۔ غور سے دیکھو، ہم نے قرآن کے منکر کو کافر اور حدیث کے منکر کو اہلِ سنت سے خارج یا پھر بدعمل قرار دیا ہے۔ ان ساری باتوں پر بیٹھ کر ٹھنڈے دل سے غور کرنا، انشاء اللہ قرآن اور حدیث کے بے شمار دلائل اپنی اپنی جگہ پر فٹ بیٹھے ہوئے (Setteled) نظر آئیں گے، مگر قلب کا اندھا کیا جانے علم کی بہار۔

منکرینِ حدیث کہتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ اللہ زمین کی طرف اترتا ہے، جبکہ قرآن میں ہے کہ اسکی کوئی مثل نہیں۔ اسکا جواب یہ ہے کہ تمہارا یہ اعتراض قرآن پر بھی وارد ہوگا، اس لیے کہ قرآن میں اللہ کا عرش پر استویٰ (طٰہٰ: ۵)، اللہ کے لیے مَنْ فِي السَّمَآءِ (الملک: ۱۶) اور مِنْ فَوْقِهِمْ (النحل: ۵۰) جیسے الفاظ موجود ہیں، ظاہر ہے کہ ان کا ترجمہ اور مفہوم وہی درست ہوگا جو اللہ کی شان کے لائق ہوگا، یہاں ہم نہیں بلکہ تم پھنسو گے جو قرآن کو سمجھنے کے لیے کسی حدیث یا تفسیر کا سہارا نہیں لینا چاہتے۔

منکرینِ حدیث کہتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ سورج گرہن کے وقت استغفار کرو جبکہ سب کو معلوم ہے کہ سورج گرہن کیوں لگتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات پر کچھ لوگوں نے کہا کہ ان کی وفات کی وجہ سے سورج گرہن لگا، آپ ﷺ نے اس بات کی تردید کرتے ہوئے فرمایا: سورج اور چاند کو گرہن کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے نہیں لگتے، بلکہ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں، کہ جب تم انہیں دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو (بخاری: ۱۰۴۲، ۱۰۴۳)۔ اب پہلی بات تو یہ ہے کہ تم لوگوں نے یہ پوری حدیث کیوں نہیں بتائی، دوسری بات یہ ہے کہ جس پس منظر میں یہ حدیث ارشاد فرمائی گئی ہے اس سے جاہلانہ خیالات کی نفی ہوئی کہ نہیں؟ تیسری بات یہ ہے کہ اس حدیث میں گرہن کے مادی اور سائنسی سبب کی نفی کہاں کی گئی ہے جس کی وجہ سے تمہیں: ''سب کو معلوم ہے کہ سورج گرہن کیوں لگتا ہے'' کا دورہ پڑ گیا؟

منکرینِ حدیث کہتے ہیں کہ نمازِ قصر جنگ کی حالت کے ساتھ مشروط ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ

www.islamtheworldreligion.com

یہ سوال حدیث کو نہ ماننے کی وجہ سے اٹھایا گیا ہے، یہی وہ احادیث ہیں جو قرآن سے متضاد نہیں بلکہ قرآن پر اضافی ہیں اور اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ میں ایسی احادیث کے سامنے سر جھکانے کا حکم دیا گیا ہے۔

منکرین حدیث کہتے ہیں کہ: معلوم نہیں کہ بیت المقدس کو یہ نام کب دیا گیا اور کس نے دیا؟ اور اس کا وجود کہاں ہے؟ تاریخی طور پر ثابت کریں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ تاریخ سے کیوں ثابت کریں؟ تمہارے نزدیک تاریخ کیوں معتبر ہے، جنہیں حدیث ہضم نہیں ہوتی وہ تاریخ پر کیسے فریفتہ ہو گئے؟ انشاء اللہ حدیث کا انکار کرنے والا دماغی توازن قائم نہیں رکھ سکے گا، تمہارے تاریخ کو اپنا دینی ماخذ مان لینے کے بعد اب ہمیں بیت المقدس کا لفظ احادیث میں دکھانے میں کوئی جھجک نہیں، چنانچہ صحیح بخاری میں مسجدِ بیت المقدس کا پورا باب موجود ہے (قبل حدیث نمبر: ۱۱۹۷)۔ فرمایا: میری وفات کے بعد بیت المقدس فتح ہوگا (بخاری: ۳۱۷۶) اور ایسا ہی ہوا۔ مسلمانوں نے سولہ یا سترہ مہینے تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھیں (بخاری: ۴۰)، اسی کا ذکر قرآن کی آیت وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ (البقرۃ: ۱۴۳) میں ہے۔ اگر آپ تاریخ میں ہی دیکھنا چاہیں تو لیجیے! تاریخ ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۴۴۳ پر بیت المقدس کی فتح کی سرخی موجود ہے جس کے تحت بار بار بیت المقدس کا نام آتا ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ طبری اور البدایہ والنہایہ وغیرہ میں یہی لفظ استعمال ہوا ہے۔

ایک لطیفہ یہ بھی ہے کہ منکرین حدیث میں سے کچھ منہ پھٹ لوگ انٹرنیٹ پر کہہ رہے ہیں کہ بنی اسماعیل کی اصطلاح لوگوں نے خود گھڑی ہے اور ہم سب دراصل بنی اسرائیل ہیں۔ جبکہ ان کے اپنے ہی دیگر منکرین حدیث اس اصطلاح کو تسلیم کر رہے ہیں، مثلاً ان کے بنگلہ دیشی عالم تمنا عمادی لکھتے ہیں: آخری نبی حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل علیہما السلام کی مشترکہ دعاؤں کی وجہ سے بنی اسماعیل میں مبعوث ہوئے (نبی امی قرآن مجید کی روشنی میں صفحہ ۷)۔

منکرین حدیث کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے نمازوں کا پچاس کی بجائے پانچ فرض ہونا اللہ کی سنت کے خلاف ہے، جذباتی دلائل کی بجائے اسے سنجیدہ اور عقلی سطح پر دیکھا جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تبدیلی بھی اسی سنت کا حصہ ہے، قبلہ کی تبدیلی قرآن میں صاف مذکور ہے خواہ پہلا قبلہ کچھ بھی ہو۔ اسی طرح قرآن میں اس سے بھی زیادہ واضح بات یہ ہے کہ: اگر تم میں بیس صبر کرنے والے ہوں تو وہ دوسو پر غالب ہیں اور ایک سو ہوں تو ایک ہزار کافروں پر غالب ہوں، اس لیے کہ کافر نا سمجھ لوگ ہیں، اب اللہ نے تم سے تخفیف کر دی، اُسے معلوم ہے کہ تم میں کمزوری ہے تو اب اگر تم میں سے سو آدمی صبر کرنے والے ہوں تو وہ دوسو پر غالب آئیں اور اگر ایک ہزار ہوں تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب آئیں، اور اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے (الانفال: ۶۵، ۶۶)۔

اب بتائیے کہ قرآن کے صاف الفاظ ہیں کہ: اَلْآنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْكُمْ یعنی اب اللہ نے تم سے

www.islamtheworldreligion.com

تخفیف کر دی (الانفال: ٦٦)۔ اب مجموعی ترجمے میں جو بھی ہیرا پھیریاں کر لو، تخفیف کے لفظ سے جان نہیں چھڑا سکو گے۔ یہاں اگر سنت اللہ تبدیل نہیں ہوئی تو نمازیں کم ہونے سے کیسے تبدیل ہو گئی؟

منکرین حدیث کہتے ہیں کہ نبی ﷺ پر تو جادو اثر کر گیا لیکن حضرت موسیٰ نے عصاء پھینک کر انہیں مغلوب کر دیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں جذبات سے بچنے کی نصیحت کرتے کرتے تم خود جذبات کا شکار ہو گئے اور ظاہر ہے تمہارے جذبات محض بناوٹ اور اداکاری ہیں، دراصل تم دوسروں کے جذبات سے کھیلنا چاہتے ہو۔ آپ ﷺ پر جادو کا ہونا یا نہ ہونا ایک اختلافی مسئلہ ہے، نیز کسی نبی کی ایک شان اور کسی دوسرے نبی کی دوسری شان یہ محض اللہ تعالیٰ کے فیصلے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے گھر پرورش پائی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے، حضرت سلیمان علیہ السلام کو جداگانہ قسم کی بادشاہی ملی، لہٰذا تمہاری بات صرف جذباتی ہی نہیں بلکہ جاہلانہ اور سطحی بھی ہے۔

منکرینِ حدیث کہتے ہیں کہ فرشتوں سے مراد روحانی قوت اور تسکینِ قلب ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس کا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟ واضح ثبوت قرآن سے چاہیے کیونکہ تمہارا یہی معیار ہے، کوئی ذاتی تشریح نہیں مانی جائے گی۔ ثانیاً قرآن شریف میں ہے کہ اللہ نے فرشتوں سے کہا (البقرۃ: ٣٠)، اللہ نے فرشتوں کو آدم کے سامنے سجدے کا حکم دیا (البقرۃ: ٣٤)، فرشتوں نے حضرت زکریا کو آواز دی (آلِ عمران: ٣٩)، اگر زمین میں فرشتے رہا کرتے تو ہم ان پر فرشتوں کو رسول بنا کر نازل کرتے (الاسراء: ٩٥)، اللہ فرشتوں میں سے رسول چنتا ہے اور انسانوں میں سے بھی (الحج: ٧٥)، فرشتے عرش کے اردگرد ننگے پاؤں گھومتے اور اپنے رب کی تسبیح اور حمد کرتے ہیں (الزمر: ٧٥)، کیا ہم نے فرشتوں کو عورتیں بنایا اور یہ لوگ اس وقت حاضر تھے، خبردار! یہ لوگ اپنی بہتان تراشی سے کہتے ہیں کہ اللہ نے اولاد جنی (الصافات: ١٤٩ تا ١٥٢)، کافروں نے کہا فرشتے اللہ کی اولاد ہیں، وہ پاک ہے بلکہ یہ اسکے عزت والے بندے ہیں (الانبیاء: ٢٦)۔ بتایئے فرشتے باقاعدہ شخصی مخلوق ثابت ہوئے کہ نہیں؟

منکرینِ حدیث کہتے ہیں کہ حدیث کے مطابق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین جھوٹ بولے، جبکہ قرآن نبیوں کو اس چیز سے بری کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ان تین واقعات میں سے ایک واقعہ قرآن میں اس طرح مذکور ہے:

ابراہیم نے ان سب بتوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا مگر ان کے بڑے بت کو سالم رہنے دیا تاکہ وہ لوگ اس کی طرف رجوع کر سکیں، کہنے لگے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ سلوک کس نے کیا ہے؟ بے شک وہ ضرور کوئی ظالم ہے، ان میں سے کچھ لوگوں نے کہا ہم نے ایک نوجوان کو ان کی مخالفت میں بیان دیتے ہوئے سنا تھا اسے ابراہیم کہا جاتا ہے، وہ بولے پھر اسے لوگوں کے سامنے لاؤ تاکہ سب لوگ منظر دیکھیں، انہوں نے کہا اے ابراہیم کیا آپ نے ہمارے معبودوں کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے؟ ابراہیم نے فرمایا: ان کے بڑے

www.islamthevoiceofreligion.com

بت نے یہ کام کیا ہے، ان سے پوچھ کر دیکھو اگر یہ بولتے ہیں قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ كَبِيْرُهُمْ هٰذَا فَاسْأَلُوْهُمْ إِنْ كَانُوْا يَنْطِقُوْنَ (الانبیاء:۵۸ تا ۶۳)۔

آپ نے قرآن شریف میں یہ واقعہ دیکھ لیا، خود اپنے ہاتھوں سے بت توڑ کر بڑے بت کے ذمے لگانا کافروں کو عبرت دلانے کے لیے ایک پیغمبرانہ انداز تھا، اب یہ حکمتِ عملی ہے یا ایک لحاظ سے کذب، جو کچھ بھی ہے قرآن میں موجود ہے، پھر حدیث کا کیا قصور؟ جب ایک کذب کی وضاحت ہوگئی تو باقی دو کے بارے میں تاویل کا واجب ہونا خود بخود ظاہر ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے: فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِيْ رَحْلِ أَخِيْهِ ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيْرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ یعنی یوسف نے جب ان کا سامان تیار کیا تو شاہی پیالہ اپنے بھائی کی بوری میں رکھ دیا، پھر پکارنے والے نے پکارا: اے قافلے والو تم ہی چور ہو (یوسف: ۷۰)۔ اس حکمتِ عملی کے بارے میں فرمایا: كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوْسُفَ یعنی ہم نے یوسف کو اس طرح تدبیر سکھائی (یوسف:۷۶)۔ قرآن کے اس قصہ اور قصہ ابراہیم علیہ السلام میں مکمل ہم آہنگی ہے۔

ایسی بات جس کے دو معنی بنتے ہوں، بولنے والے کے دل میں سچ ہو اور سننے والے کو اس کا دوسرا معنی سمجھ آ رہا ہو تو اسے توریہ کہتے ہیں، جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہجرت کے دوران کسی نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ مرد ہے جو مجھے راستہ دکھاتا ہے هُوَ رَجُلٌ يَّهْدِيْنِيْ، آپ نے ہدایت سے مراد دینی ہدایت لی مگر سننے والے نے پہاڑی راستہ دکھانا مراد لیا۔ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کا خود کو سقیم کہنا دل نہ چاہنے کے معنی میں ہے مگر سننے والا اسے بخار وغیرہ سمجھے گا، حضرت سارہ کو اُخت کہنا اُخت بالاسلام کے معنی میں ہے مگر سننے والا اسے نسبی معنی میں سمجھے گا۔

ثانیاً مسلمانوں کے نزدیک انبیاء معصوم ہوتے ہیں اور جھوٹ سے بری ہوتے ہیں لیکن تم بتاؤ کہ تمہارے اصول کے مطابق انبیاء علیہم السلام کا جھوٹ سے بری ہونا کس آیت میں بیان ہوا ہے، ہم تمہارے ہی الفاظ دہرا رہے ہیں کہ: جذباتی جواب مت دینا دلیل سے بات کرنا۔

علماء نے بہت پہلے ان باتوں کی وضاحت کر دی ہے کہ: یہ باتیں سامعین کے فہم کے لحاظ سے کذب تھیں، نفس الامر کے لحاظ سے نہیں فَيُؤَوَّلُ ذٰلِكَ بِأَنَّهٗ كِذْبٌ بِالنِّسْبَةِ إِلٰى فَهْمِ السَّامِعِيْنَ، أَمَّا فِيْ نَفْسِ الْأَمْرِ فَلَا (عمدۃ القاری جلد ۱۲ صفحہ ۴۷۹)۔

اسلام سے دشمنی کرنے اور قرآن وسنت میں محض ٹانگ اڑانے کے لیے اٹھائی ہوئی قسم کو توڑ ڈالو، تو تمہارے جسم میں شرافت کا خون فوراً سرایت کر جائے گا۔

منکرین حدیث کہتے ہیں کہ حدیث کے مطابق اگر بندے گناہ نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی جگہ اور لے آتا جو گناہ کرتے اور توبہ کرتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث میں استغفار کی اہمیت بتانا مقصود ہے، یہ

www.islamtheworldreligion.com

حدیث استغفار کے باب میں ہی بیان ہوئی ہے، جنات گناہ کر کے پچھتاتے نہیں تھے، فرشتے گناہ کرتے ہی نہیں تھے، انسان غلطی بھی کرتا ہے اور استغفار بھی کرتا ہے۔ عبادت تو واقعی فرشتے بھی کر رہے تھے اور اس حد تک اُن کی بات بھی درست تھی، مگر انسان کی عبادت میں استغفار ہی وصفِ زائد اور وجہِ امتیاز تھا۔ اِنِّیْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ میں راز یہی تھا کہ فرشتے انسان کو صرف خطا کرتا ہوا دیکھ رہے تھے، مگر اللہ کریم اسے توبہ کرتے ہوئے بھی دیکھ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ایسے نفس کی قسم اٹھائی ہے جو غلطی کر کے پچھتائے وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ یعنی میں قسم اٹھاتا ہوں پچھتانے والے نفس کی (القیامۃ: ۲)، تمہارا اعتراض اس آیت پر بھی جا رہا ہے۔

منکرینِ حدیث کہتے ہیں کہ جمعِ قرآن کے سلسلے میں احادیث باہم متعارض ہیں۔ حتیٰ کہ سات قرأتوں والے واقعہ سے مدد لی گئی۔ اگر ان احادیث کی کسوٹی پر جمعِ قرآن مانا جائے تو قرآن کی تحفیظ بھی نا ممکن ہے، کبھی ابوبکر کے دور میں اور کبھی عثمان کے دور میں، اہلِ تشیع اب بھی قرآن کو مکمل نہیں سمجھتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ سات قرأتوں سے مراد مختلف لہجے ہیں، اس میں ابتدائی طور پر امت کے لیے سہولت تھی، معترض کی شانِ اعتراض بھی اس وقت نکھرتی ہے جب وہ حسن و خوبی پر بھی اعتراض کرتا ہے۔ ثانیاً سیدنا صدیقِ اکبر کے دور میں قرآن جمع کرنے کی بات ہی اس وجہ سے اٹھی تھی کہ جنگِ یمامہ میں بہت سارے حافظ شہید ہو گئے تھے، اگر حافظوں کی شہادت جمعِ قرآن کا سبب بنی ہو تو کھڑے ہو کر بتاؤ کہ اُس وقت تک قرآن کی حفاظت کا اصل دارومدار کس چیز پر تھا؟ بلاشبہ کہنا پڑے گا کہ: حفظ پر۔ تو پھر انہی حافظوں نے اپنے سینے میں جمع شدہ قرآن کو کسوٹی بنا کر تحریرات جمع کیں، جمع کرنے والے چار صحابی جج کی طرح سب کچھ جاننے کے باوجود ہر آیت کیلیے دو دو گواہ طلب کرتے رہے، انہی گواہوں کی وجہ سے سورت توبہ کی آخری دو آیتوں پر گواہ تلاش کرنے میں دیر لگی اس لیے کہ وہ آیتیں کمیٹی کو اچھی طرح یاد تھیں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے دور میں صرف قرأتوں پر اختلاف ختم کیا گیا اور مسلمانوں کے اس اختلاف کو سمجھ جانے کے بعد ایک قرأت پر جمع کر دیا گیا۔ باقی رہا اہلِ تشیع کا دعویٰ، تو اس سلسلے میں ہم فی الحال یہی کہہ سکتے ہیں کہ یہ آپ ہی کی برادری ہے، تمہارے انداز جدا جدا ہیں مگر ایک ہی حسن کے پجاری ہو، تم دونوں کی تردید کیلیے اتنا کافی ہے کہ تمہاری ہر بات ملحدین کی مددگار ہے۔

منکرین کہتے ہیں کہ حدیث میں ہے کہ ایک گروہ ایسا کہ ان کے بال بکھرے ہوئے، میلے کچیلے کپڑے، لیکن ان کی قسم خدا پوری کرتا ہے۔ جبکہ قرآن میں ہے کہ اللہ صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اصل حدیث اس طرح ہے: کتنے ہی بکھرے بالوں والے ایسے ہیں جنہیں دروازوں سے واپس دھکیل دیا جاتا ہے، اگر وہ اللہ کے اعتماد پر قسم اٹھالیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا کر دے (مسلم: ۶۶۸۲، ۷۱۹۰)۔ اس حدیث میں میلے کچیلے کپڑوں کا ذکر نہیں۔ یہ حدیث حضرت اویس قرنی کے بارے میں اس طرح ہے کہ: اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم اٹھالے تو اللہ اس کی قسم کو ضرور پورا کر دے (مسلم

: ۶۴۹۲)۔مگر اس حدیث میں بکھرے بالوں تک کا ذکر نہیں۔ایک اور مقام پر یہ حدیث اس طرح ہے: اللہ کے بندوں میں سے ایسے بھی ہیں جو اللہ کے اعتماد پر قسم اٹھائیں تو اللہ ان کی قسم کو پورا کر دے (مسلم: ۴۳۷۴)۔ثانیاً قرآن شریف میں ہے کہ: مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا، اسی آیت کا مفہوم اس حدیث میں جلوہ گر ہے۔ثالثاً بالفرض اگر میل کچیل ہو بھی تو اس کی بھی کوئی وجہ اور مجبوری ہوسکتی ہے، نیز قرآن سے یہ بھی ثابت ہے کہ کسی دکھی یا مظلوم کی دعا جلدی قبول ہوتی ہے أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ (النمل: ۶۲)۔اسی کی تشریح حدیث میں اس طرح موجود ہے کہ: اِتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ یعنی مظلوم کی آہ سے ڈر (بخاری: ۱۴۹۶)۔یہاں سے واضح ہوتا ہے کہ منکرینِ حدیث نے جان بوجھ کر حق کو تسلیم نہ کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے اور وہ اپنے اعتراضات میں مخلص نہیں ہیں۔

منکرینِ حدیث کہتے ہیں کہ معراج کی رات آپ ﷺ کو جہنم میں اپنی امت کے افراد دکھائے گئے، حالانکہ ابھی تو قیامت قائم نہیں ہوئی۔حساب و کتاب نہیں ہوا۔جنت جہنم کا فیصلہ نہیں ہوا۔نمازیں فرض نہیں ہوئی تھیں لیکن ان کو نماز نہ پڑھنے پر عذاب کیوں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح ماضی کا ریکارڈ حال میں پیش کیا جا سکتا ہے اسی طرح مستقبل کو حال بنا کر دکھا دینا بھی عین ممکن ہے، یہ تو سائنسی اور تجرباتی بات ہے جبکہ روحانیت کا دائرہ اس سے بھی وسیع ہے، حضرت مریم کے سامنے بے موسم پھل آجانا قرآن میں مذکور ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھر بڑھاپے میں اولاد کا ہونا قرآن سے ثابت ہے، حضرت سلیمان علیہ السلام کے ایک امتی کا تختِ بلقیس پلک جھپکنے میں دور سے اٹھا لانا قرآن میں بیان ہوا ہے، امت تمہاری زرخرید غلام تو نہیں کہ تمہاری ذاتی تاویلیں مانتی جائے اور اپنے نبی کی احادیث تم سے نہ منوا سکے!

منکرینِ حدیث کہتے ہیں کہ روایت میں ہے کہ پتھر موسیٰ علیہ السلام کے کپڑے لے کر دوڑ گیا۔ یہاں دیکھیے پہلے تو نبی کا برہنہ پیش کیا جانا، نمبر دو، پتھر کا بھاگنا سب قابل اعتراض ہیں۔اس کا جواب یہ ہے کہ تم یہ پوری حدیث پیش کرو، ہم جانتے ہیں کہ تمہیں پھر بھی سمجھ نہیں آئے گی، لیکن جب تم پوری حدیث لوگوں کو سناؤ گے تو انشاء اللہ لوگ ضرور سمجھ جائیں گے، اس لیے کہ وہ سمجھنا چاہتے ہیں اور تم نہیں سمجھنا چاہتے۔ ثانیاً پتھر کا دوڑ پڑنا عین ممکن ہے۔ یہاں پتھر کے دوڑنے پر اعتراض تم نے اس لیے کیا ہے کہ تمہارے نزدیک معجزہ کوئی چیز نہیں، تو اصل بحث معجزے پر ہونی چاہیے تھی مگر تم نے اپنی راگنی الاپ دی۔قرآن شریف میں ہے کہ: پتھر اللہ کے خوف سے گر پڑتے ہیں (البقرہ: ۷۴)۔پہاڑ اللہ کے خوف سے جھکتا ہے اور پھٹ جاتا ہے (الحشر: ۲۱)۔

منکرینِ حدیث کہتے ہیں کہ امام بخاری نے ایک ایک حدیث کو گھما پھرا کر بار بار لکھا ہے اور ۲۲۰۰ احادیث کو ۷۵۰۰ بنا ڈالا ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ ''برا ہو تعصب کا'' امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک ایک حدیث سے کئی کئی مسائل ثابت کیے ہیں، ہر نئے مسئلے کے لیے نیا عنوان قائم کر کے وہی حدیث دہرائی ہے، مثلاً حضرت

www.islamtheworldreligion.com

انس بن مالک کی بیان کردہ ایک حدیث کہ: نبی کریم ﷺ نے دوسرمئی چھترے بسم اللہ، اللہ اکبر ان کے پہلو پر پاؤں رکھ کر ذبح فرمائے (بخاری:۵۵۵۸)۔اس حدیث کو امام بخاری ایک بار اس عنوان کے تحت لا رہے ہیں: اپنے ہاتھ سے قربانی ذبح کرنا۔دوسری بار اس عنوان کے تحت لا رہے ہیں: جانور کے پہلو پر قدم رکھنا۔تیسری بار اس عنوان کے تحت لا رہے ہیں: ذبح کرتے وقت تکبیر کہنا۔ بتایئے یہ گھمانا پھرانا ہوا یا مسلمانوں کو دین سمجھانا؟ یہاں سے واضح ہوتا ہے کہ منکرین حدیث تنقید کرتے وقت عام بازاری گرفت کرتے ہیں۔

منکرین حدیث کہتے ہیں کہ چلو سب کچھ ٹھیک سہی، مگر حدیث ظنی چیز ہے اور ظن پر اعتماد نہیں کرنا چاہیے۔اس کا جواب یہ ہے کہ اگر کوئی حدیث صحیح ترین کتابوں میں کثرت سے موجود ہو اور متعدد راوی ہوں تو اس کے بارے میں بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ یہ واقعی فرمانِ رسول ﷺ ہے، اگرچہ قرآن کے مقابلے پر نسبتاً ظنی سہی تاکہ اسے قرآن کے برابر نہ سمجھ لیا جائے۔ چنانچہ قرآن میں ظن کا لفظ یقین کے معنی میں، شک کے معنی میں اور بدگمانی کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ثانیاً آسمانی کتاب کے علاوہ دنیا میں ہر بات ظنی ہے۔اسی ظن کے بل بوتے پر نظامِ دنیا چل رہا ہے، ظن اور رِسک کی بناء پر ہی علاج کیا جاتا ہے، کاروبار کیا جاتا ہے، شادی کی جاتی ہے، جنگ لڑی جاتی ہے اور پوری زندگی گزاری جاتی ہے۔اور یہ جو تحقیقات تم اپنی طرف سے پیش کر رہے ہو یہ بدرجہ اولیٰ ظنی ہیں، بلکہ سچ پوچھو تو جھوٹ کا پلندہ۔

جدید اور محتاط منکرین حدیث کہتے ہیں کہ: قرآن کے شہرستانِ معانی تک پہنچنے کا ایک ہی دروازہ ہے اور وہ اس کے الفاظ ہیں۔اس کا جواب یہ ہے ہمیں اس حصر پر اعتراض ہے نہ کہ الفاظ والی بات پر، آپ کے اس حصر سے حدیث کا واضح انکار ہو رہا ہے اور لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ پر لکیر کھینچی جا رہی ہے، اور ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ آپ کا تعلق مستشرقین کے ایک نہایت چالاک گروہ کے ساتھ ہے۔

علمِ حدیث میں دلچسپی رکھنے والوں کے لیے گزارش ہے کہ صحاح ستہ اور ان کے بعد والی کتب سے بہت پہلے موطا امام مالک، موطا امام محمد، کتاب الآثار امام ابو یوسف، کتاب الآثار امام محمد، مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، مسندِ شافعی اور مسندِ احمد وغیرہ مرتب کی جا چکی تھیں اور یہ سب کی سب آج بھی چھپی ہوئی دستیاب ہیں، اور صحاح ستہ کی غالباً نوے فیصد سے زائد احادیث ان میں پہلے سے آ چکی ہیں۔دوسرا اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ روافض کی تمام کتب ہماری صحاح ستہ میں سے ہر کتاب کے بعد لکھی گئی ہیں اور نہج البلاغہ بھی بہت بعد میں لکھی گئی ہے، جبکہ نہج البلاغہ نبی کریم ﷺ کی احادیث کی کتاب نہیں اور اس کتاب میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب خطبات اور مکتوبات میں سے کسی کی کوئی سند مذکور نہیں۔

منکرینِ حدیث کا محاسبہ

اب آیئے ذرا منکرین حدیث کا اپنا بھی محاسبہ ہو جائے، ان کا عزیر احمد صدیقی جس کی کتابیں وہی شخص چھاپ کر مفت تقسیم کر رہا ہے جس نے دیگر منکرینِ حدیث کی کتب اسی جذبے کے ساتھ چھاپی اور تقسیم

www.islamtheworldreligion.com

کی ہیں،لکھتا ہے: قرآن حکیم نے بار بار متنبہ کیا ہے کہ تم کسی پیر، فقیر، بزرگ، عالم یا مجتہد کے پیرو نہ بنو (اسلام کہاں ہے صفحہ ۴۶)۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ یہ الفاظ ہمیں قرآن میں دکھائے جائیں ورنہ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ کا طوق گلے میں پہن لیں۔ اگر تم کہو کہ یہ الفاظ قرآن کی فلاں آیت کی تشریح ہے اور اس کا تقاضا ہے تو ہم عرض کریں گے کہ اگر حدیث تشریح کرے تو تمہیں پسند نہیں، اگر علماء تفسیر کریں تو تمہیں قبول نہیں حتیٰ کہ علماء صرف ترجمہ کر دیں تو تمہیں منظور نہیں، پھر تم کیا بلا ہو کہ اپنی تشریح اور خود ساختہ اقتضاء مسلمانوں پر تھوپنا چاہتے ہو؟ تمہارے تمام تراجم، تمہاری تمام تفاسیر حتیٰ کہ تمہارے تمام رسالے اور کتابیں ہمارے اسی سوال کے بوجھ تلے ہیں، تم جیسے لوگوں کو تمہارے اپنے ہی اصول کے مطابق کسی کو راہنمائی دینے کا کوئی حق نہیں۔

مزید دیکھیے، یہی عزیر لکھتے ہیں کہ اسلام میں داخل ہونیکی پہلی شرط ہے کہ خلوص دل سے سوچ سمجھ کر اور یقین کامل کے ساتھ عہد کرے اور گواہی دے: اشهد ان لا اله الا الله و الله اكبر ..... ہمیں ایک دوسری گواہی دینا پڑتی ہے اور وہ اس طرح سکھائی گئی ہے: اشهد ان محمدا عبده و رسوله (اسلام کہاں ہے صفحہ ۵۰، ۵۱)۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ یہ تو وہی کلمہ شہادت ہے جو اہل سنت میں رائج ہے، آپ انہی الفاظ میں یہ دونوں شہادتیں قرآن سے ثابت کریں، مطالبہ الفاظ کا ہے نہ کہ مفہوم کا۔

قرآن میں کیا ہے اور کیا نہیں اس سے منکرین کو کوئی سروکار نہیں، ان کا ایمان تو اپنی من پسند تشریح پر ہے، خواہ یہ تشریح خود قرآن اور ایمان کے خلاف جاتی ہو، مگر انہیں صرف اور صرف رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کی گئی تشریح سے بغاوت ہے۔

منکرین حدیث کو شکوہ ہے کہ فرقے ایک دوسرے کو کافر کہتے ہیں لیکن خود ان کا اپنا فتویٰ گرامی بھی دیکھیے! عزیر احمد صدیقی لکھتے ہیں: وہ ساری خرافات یہودی مورخین و مفسرین کی پھیلائی ہوئی ہیں جو ہمارے سلف صالحین کہلاتے ہیں (اہل بیت رسول صفحہ ۶۲)۔

منکرین حدیث کے بعض الزامات جھوٹ ہیں، مثلاً کہتے ہیں کہ یہ لوگ قرآن کو سمجھنا نہیں چاہتے۔ جواباً گزارش ہے کہ قرآن کے ترجمے اور تفاسیر قرآن سمجھانے کے لیے ہی لکھے گئے ہیں، اب بھی اگر کچھ لوگ انہیں نہیں پڑھتے یا بالفرض اکثر لوگ نہیں پڑھتے تو عوام کی یہ کمزوری ہمارا مشترکہ المیہ ہونا چاہیے، تمہارے اپنے بے شمار لوگ ایسے ہیں جنہوں نے صرف تمہارے اپنے رسالے ہی پڑھے ہیں اور قرآن کو اول تا آخر خود سمجھ سمجھ کر اور تصریف کو جانتے ہوئے نہیں پڑھا، اگر کسی نے پڑھا ہے تو پرویزی اصولوں کی روشنی میں پڑھا ہے، یہی اصول مطالعہ علماء بتائیں تو وہ ملاٹھہرے اور اگر تم بتاؤ تو پھر کیا تم خدائی اور رسالت کا دعویٰ رکھتے ہو؟

اس موضوع پر تمہارے اپنے اندر کتنے فرقے ہیں اور کتنے اختلافات اور فسادات ہیں، ہم پردہ اٹھاتے ہیں:

سرسیدی، نوابی، چکڑالوی، پرویزی، عنادی اور عزیری وغیرہ ان سب کی تحقیقات جدا جدا ہیں، حتیٰ کہ غامدی کو بھی صرف اصولوں میں ہی اختلاف ہے ورنہ وہ تمہاری ہی بولی بولتے ہیں، نیٹ پر زبان چلانے

www.islamtheworldreligion.com

والے بعض نوجوانوں کے پیچھے تمہاری ہی پوری امت پر زبان درازی کی نفسیات پوشیدہ ہے، اس معاملے میں قادیانی سو فیصد تمہارے ہی قدم بہ قدم چل رہے ہیں۔ نیز تم جو اعتراض حدیث پر کرتے ہو ملحدین بھی وہی اعتراض قرآن پر کرتے ہیں، کیا تم نے روافض کی کتبِ اربعہ کو اچھی طرح پڑھا ہے؟ اور ان پر کبھی ایسی تنقید کی ہے جو اہلِ اسلام کی صحاح ستہ پر کرتے ہو؟ الحمدللہ ہم پوری دنیا پر نظر رکھتے ہیں، جبکہ تم کنویں کے مینڈک ہو۔ تمہارے بعض ہم خیالوں کی جب نظر وسیع ہوئی تو وہ انکارِ حدیث، قادیانیت اور دہریت کا چکر کاٹ کر دوبارہ حنفیت کا راستہ قبول کرنے پر مجبور ہوئے، ان میں غلام جیلانی برق اور عبدالماجد دریا آبادی کا نام آسانی سے سمجھ آجائے گا اور امام غزالی رحمہ اللہ کی داستان تم جیسے کند ذہن کیا سمجھیں گے؟

ایک منکرِ حدیث لکھتا ہے کہ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کعبہ کی تعمیر کرتے ہیں جسے القرآن نے ''بیت اللہ'' اور ''بیت العتیق'' کے نام سے پکارا ہے۔ یہی چوکور گھر، حضرت ابراہیم سے لے کر خاتم الانبیاء جناب محمد ﷺ تک نبیوں کا مرکزِ ملت رہا ہے (مہجور قرآن صفحہ ۱۰)۔

اس پر ہمارا سوال یہ ہے کہ کعبہ کو مرکزِ ملت کا نام کس نے دیا؟ آپ لوگ کبھی بنی اسماعیل پر سوال اٹھاتے ہو اور کبھی بیت المقدس پر، اسی تناظر میں ذرا مرکزِ ملت کے لفظ پر وہی سوال اٹھا کر جواب دو۔ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم ﷺ تک اس کے مسلسل مرکزِ ملت رہنے کی تصریح بھی قرآن میں دکھاؤ۔ یہی مصنف لکھتا ہے کہ: تاریخ کے صفحات ہمیں بتاتے ہیں کہ الخ (مہجور قرآن صفحہ ۱۰)، ہم عرض کرتے ہیں کہ تم نے تاریخ کا سہارا کیوں لیا؟ اگر آپ تاریخ کا سہارا لو گے تو تاریخ آپ کو واپس کر دی جائے گی اور اس کے مقابلے پر حدیث کو ترجیح دی جائے گی۔ جو تنقید منکرین نے حدیث پر کی ہے اس سے کئی گنا سخت تنقید تاریخ پر ہو سکتی ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں پہنچ کر آپ اور روافض ایک ہی کشتی کے سوار نظر آتے ہو۔

پرویز نے ایک مضمون لکھا تھا: سوچا کرو۔ بظاہر بڑا پُرکشش عنوان ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ سوچ سے کیا مراد ہے؟ ملحدین نے اللہ اور اس کے رسول کے خلاف سوچا، ان کی سوچ کو کیسے روکو گے؟ خوارج اور روافض نے صحابہ کرام کے خلاف سوچا، آپ خود حدیث اور پوری امت کے عظیم ترین افراد کے خلاف سوچتے ہو، تو پھر آپ کے اپنے خلاف کیوں نہ سوچا جائے؟ مناسب بھی یہی ہے کہ چند بگڑے ہوئے افراد کے خلاف سوچ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ، تمام صحابہ کرام اور پوری امت کا دفاع کیا جائے۔

عزیر احمد صدیقی خارجی نے ایک کتاب لکھی ہے: اسلام کہاں ہے؟ اس عنوان کا ظاہر بتا رہا ہے کہ یہ کتاب کسی غیر مسلم کی اسلام کے خلاف تحریر ہے۔ ثانیاً یہی سوال آں جناب پر بھی ہو سکتا ہے کہ جو اسلام تم لیے پھرتے ہو وہ اسلام چند افراد کے دماغوں کے سواء کہاں ہے؟ ثالثاً آپ نے تو پرویز کو بھی رگڑ دیا، چنانچہ آپ جناب لکھتے ہیں: پرویز صاحب ڈاروَن کے چیلے ہیں۔ آپ کا قرآنی ترجمہ سمجھنے کے لیے بوزینہ کا دماغ درکار ہے۔ آپ محکمات کو نظر انداز کر کے نوجوانوں کو متشابہات کے چکر میں پھنساتے اور گمراہ کرتے ہیں

www.islamtheworldreligion.com

(اسلام کہاں ہے صفحہ ۱۰)۔

چلیے شاید پرویز صاحب کے پیش رَو عبداللہ چکڑالوی صاحب میں کچھ خیر کا پہلو دستیاب ہوسکتا، لیکن افسوس کہ عزیر صاحب نے انہیں بھی بے ایمان بنا ڈالا، لکھتے ہیں: چکڑالوی اہلِ قرآن غالباً اسماعیلی باطنی ہیں جو اَب مسلمانوں میں مل کران کو گمراہ کررہے ہیں۔ یہ اللہ کی جگہ علیاً کبیراً اور علی اللہ سکھاتے ہیں اور تین وقت نماز پڑھتے ہیں (اسلام کہاں ہے صفحہ ۱۱)۔

اَلْحُكْمُ بِالْكِتَابِ ثُمَّ بِالسُّنَّةِ ثُمَّ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ ثُمَّ بِالْاِجْتِهَادِ

فیصلہ قرآن سے ہوگا پھر سنت سے پھر صالحین کے فیصلوں سے پھر اجتہاد سے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ (المائدة:44)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہی لوگ کافر ہیں۔

وَقَالَ: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (النسآء:65)۔

ترجمہ: اور فرمایا: تیرے رب کی قسم یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتے جب تک آپ کو اپنے ہر جھگڑے میں فیصلہ کن تسلیم نہ کرلیں۔

وَقَالَ: وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا (النسآء:115)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: جو اپنے پر ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول کی نافرمانی کرے گا اور مومنین کی راہ کے علاوہ کسی کی پیروی کرے گا ہم اُسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرے گا اور اسے جہنم میں واصل کریں گے اور وہ برا ٹھکانہ ہے۔

وَ قَالَ: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ (اٰل عمران:110)۔

ترجمہ اور فرمایا: تم بہترین امت ہو۔

وَ قَالَ: وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰى اُولِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ (النسآء: 83)۔

ترجمہ: اور فرمایا: کاش یہ لوگ معاملے کو اللہ اور رسول اور اپنے میں سے اہلِ حل وعقد کی طرف لوٹاتے تو ان میں سے استنباط کے ماہر اس مسئلے کا حل نکال لیتے۔

وقال: فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النحل:43)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اگر تم خود نہیں جانتے تو اہلِ علم سے پوچھ لو۔

وَقَالَ: وَاتَّبِعْ سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ (لقمان:15)۔

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: اور فرمایا: میری طرف رجوع کرنے والوں کے راستے پر چل۔

وَ قَالَ: فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ الآیه (التوبة :122)۔

ترجمہ: اور فرمایا: ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان میں سے ہر طبقے میں ایک گروہ نکل پڑتا۔

(505)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ لَمَّا بَعَثَهُ اِلَى الْيَمَنِ، قَالَ كَيْفَ تَقْضِي اِذَا عَرَضَ لَكَ قَضَاءٌ؟ قَالَ اَقْضِي بِكِتَابِ اللهِ، قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِي كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ، قَالَ اَجْتَهِدُ رَأْيِي وَلَا اٰلُو قَالَ فَضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى صَدْرِهٖ وَ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللهِ لِمَا يَرْضٰى بِهٖ رَسُولُ اللهِ (ترمذی: 1327، ابو داؤد: 3592، سنن الدارمی: 170)۔

الحدیث حسن، و اسنادہ لیس بمتصل و الارسال لا یضرنا

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو فرمایا: جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ آئے گا تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی کتاب سے۔ فرمایا: اگر اللہ کی کتاب میں نہ پاؤ گے تو پھر؟ عرض کیا رسول اللہ ﷺ کی سنت سے۔ فرمایا: اگر رسول اللہ کی سنت میں بھی نہ پاؤ تو پھر؟ عرض کیا پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔

راوی فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا۔ اور فرمایا اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے نمائندے کو ایسی بات کی توفیق بخشی جو رسول کو پسند ہے۔

(506)۔ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ فِي كِتَابِ اللهِ قَالَ بِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ وَ كَانَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ بِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ بِمَا قَالَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لِاَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ فِيهِ شَيْءٌ قَالَ بِرَأْيِهٖ (المستدرك للحاكم: 446)۔ صحیح و افقه الذهبی

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن ابی بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو اگر وہ اللہ کی کتاب میں ہوتا تو آپ کتاب اللہ سے اس کا جواب دیتے اور اگر کتاب اللہ میں موجود نہ ہوتا اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں موجود ہوتا تو آپ اسی سے اسکا جواب دیتے اور اگر رسول اللہ ﷺ سے اس کا جواب منقول نہ ہوتا تو آپ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے قول سے جواب دیتے۔ اگر حضرت ابو بکر و عمر کی طرف سے اس مسئلہ کے بارے میں کوئی قول نہ ہوتا تو آپ اپنے اجتہاد کی روشنی میں فیصلہ کرتے۔

(507)۔ وَعَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَسْاَلُهٗ، فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْضِ بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُونَ، فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ، فَاِنْ

www.islamtheworldreligion.com

شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ فَتَأَخَّرْ، وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَّكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (نسائی:5399)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت قاضی شریح فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف راہنمائی لینے کے لیے خط لکھا۔ انہوں نے انہیں جواباً لکھا کہ جو کچھ اللہ کی کتاب میں ہے اس سے فیصلہ کرو۔ اگر اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت سے، اگر اللہ کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی سنت میں بھی نہ ہو تو پھر جو فیصلے اگلے نیک لوگوں نے دیے ہیں انکی روشنی میں فیصلہ کرو۔ اگر اللہ کی کتاب، رسول اللہ ﷺ کی سنت اور صالحین کے فیصلوں میں بھی اسکا حل نہ ہو تو پھر اگر چاہو تو آگے بڑھو (یعنی خود اجتہاد کرو) اور اگر چاہو تو پیچھے رہو۔ ویسے میرے خیال میں تمہارا پیچھے رہنا بہتر ہے۔ والسلام علیکم۔

(508)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ فَمَنْ عَرَضَ لَهُ قَضَاءٌ فَلْيَقْضِ فِيهِ بِمَا فِي كِتَابِ اللهِ فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ، فَإِنْ جَاءَهُ أَمْرٌ لَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا قَضَى بِهِ نَبِيُّهُ ﷺ وَلَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ، فَلْيَجْتَهِدْ رَأْيَهُ، وَلَا يَقُولُ إِنِّي أَخَافُ وَإِنِّي أَخَافُ، فَإِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَبَيْنَ ذٰلِكَ أُمُورٌ مُشْتَبِهَاتٌ، فَدَعْ مَا يُرِيبُكَ إِلَى مَا لَا يُرِيبُكَ (نسائی:5397)۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، هٰذَا الْحَدِيثُ حَدِيثٌ جَيِّدٌ جَيِّدٌ، ابو عبدالرحمن هو الامام النسائی رحمه الله

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسکے سامنے مقدمہ پیش ہو تو وہ اس سے فیصلہ کرے جو اللہ کی کتاب میں ہے اور اگر اسکے پاس کوئی ایسا مسئلہ آ جائے جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہے تو پھر وہ اسکے مطابق فیصلہ کرے جو اسکے نبی ﷺ نے فیصلہ کیا ہے۔ اگر اسکے پاس کوئی ایسا مسئلہ آ جائے جو اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور اسکے نبی ﷺ نے بھی اسکے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو تو اس کے مطابق فیصلہ کرے جو صالحین نے فیصلہ دیا ہے۔ اور اگر اس کے پاس کوئی ایسا مسئلہ آ جائے جو اللہ کی کتاب میں بھی نہ ہو اور اسکے نبی نے بھی اسکے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو اور صالحین نے بھی اسکے بارے میں کوئی فیصلہ نہ دیا ہو تو اب اپنی رائے سے اجتہاد کرے اور اس طرح نہ کہے کہ میں ڈرتا ہوں میں ڈرتا ہوں۔ بے شک حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ امور مشتبہ ہیں۔ پس مشکوک کو چھوڑ کر یقینی بات کو پکڑ لو۔ حضرت ابوعبدالرحمن فرماتے ہیں کہ یہ حدیث بڑی زبردست چیز ہے، زبردست چیز ہے۔

شرح

(۱)۔ حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز سے عرض کیا گیا کہ: لَوْ جَمَعْتَ النَّاسَ عَلَى شَيْءٍ، فَقَالَ مَا يَسُرُّنِي أَنَّهُمْ لَمْ يَخْتَلِفُوا، قَالَ ثُمَّ كَتَبَ إِلَى الْآفَاقِ وَالْأَمْصَارِ لِيَقْضِيَ كُلُّ قَوْمٍ بِمَا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ فُقَهَاؤُهُمْ یعنی کاش لوگوں کو آپ ایک ہی طریقے پر جمع کر دیتے۔ فرمایا مجھے اس بات سے کوئی خوشی نہیں ہے کہ لوگ اختلاف نہ کریں۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے علاقوں اور شہروں میں لکھ بھیجا کہ ہر قوم اس کے مطابق فیصلہ کرے جس پر ان کے فقہاء کا اتفاق ہے (سنن الدارمی: ۲ ۶۳)۔

www.islamtrewordreligion.com

(۲)۔ شریعتِ اسلامیہ کا ماخذ چار چیزیں ہیں: قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس و اجتہاد۔ اجتہاد کی ضرورت وہاں پڑتی ہے جہاں قرآن، حدیث اور اجماع میں مسئلے کا حل موجود نہ ہو۔ اجتہاد کے اس جواز سے اسلامی تحقیقات کا دروازہ قیامت تک کے لیے کھول دیا گیا ہے اور ہر نئے مسئلے کا حل تلاش کرنے کا خوبصورت لائحہ عمل اور طریقہ کار وضع کر دیا گیا ہے۔ دوسری طرف اس اجتہاد پر یہ پابندی لگا دی گئی ہے کہ نص کی موجودگی میں اجتہاد نہیں چلے گا، اسی پابندی نے اسلام کے اصول اور بنیادوں کو محفوظ کر دیا ہے۔ گویا قرآن وسنت اور اجماع میں مصرح مسائل کو چھیڑنا منع ہے اور انہی تین چیزوں کی روشنی میں جدید پیش آمدہ مسائل کا حل تلاش کرنا فرضِ کفایہ ہے۔ اس قیاس و اجتہاد کے لیے اہلیت کا ہونا شرط ہے۔ ایسا نہ ہو کہ قیاس کرنے والا نصوص کی موجودگی میں قیاس کرنے لگے یا اگر قیاس کرے تو قیاس مع الفارق ہو۔ یہ نہایت تحقیقی اور محتاط ڈگر ہے جو امتِ مسلمہ کے ہاں دلائل کی روشنی میں مروّج ومختار ہے۔ چودہ سو سالہ مجددین پہلی صدی سے لے کر ائمہِ اربعہ، امام غزالی، امام سیوطی، حضرت مجدد الف ثانی اور امام اہل سنت شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہم الرحمہ تک سب نے خود کو اجماع بلکہ جمہور تک کا پابند رکھا ہے۔

امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ نے مجمع علیہا اکتالیس مسائل اپنی کتاب رسالة الی اهل الثغر میں جمع فرمائے ہیں، جن میں سے چند ایک یہ ہیں: یہ جہان محدَث ہے، اللہ تعالیٰ جہان کے کسی چیز کے مشابہ نہیں، اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے صفات کے ساتھ متصف ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کو دیکھا جائیگا، اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے تمام افعال، آجال اور رزق ان کی تخلیق سے پہلے مقدر کر دیے تھے اور لوحِ محفوظ پر لکھ دیے تھے، انسان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر مکلف نہیں بنایا گیا، اللہ تعالیٰ پر کچھ واجب نہیں اور اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا، نبی کریم ﷺ نے تمام مخلوق کو اللہ کی معرفت اور اپنی نبوت کی طرف دعوت دی، گناہ سے مسلمان کافر نہیں ہوتا، قبر کا عذاب حق ہے، پل صراط اور اس پر سے گزر کر دکھانا حق ہے، نبی کریم ﷺ کی شفاعت اہلِ کبائر کے حق میں ثابت ہے، نبی کریم ﷺ جو احکام لے کر آئے سب کی تصدیق ضروری ہے، امت پر طاقت کے مطابق امر و نہی لازم ہے، تمام لوگوں میں سب سے افضل لوگ صحابہ ہیں پھر ان میں اہل بدر پھر عشرہ مبشرہ پھر خلفائے اربعہ ابوبکر عمر عثمان اور علی، جس مسلمان نے بھی نبی کریم ﷺ کو ایک لمحہ ایک مرتبہ دیکھا وہ ہر تابعی سے افضل ہے، صحابہ کرام کے بارے میں زبان کو کنٹرول کرنا لازم ہے بھلائی کے سواء کچھ نہیں کہنا چاہیے، ان کے محاسن کو نشر کرنا چاہیے، ان کے افعال میں صحت کا پہلو تلاش کرنا چاہیے، ان کے بارے میں حسنِ ظن سے کام لینا چاہیے، تمام اہل بدعت جیسے روافض خوارج مرجئہ قدریہ وغیرہ سے بچنا ضروری ہے، ہر مسلمان کی بھلائی اور ان کی جمعیت سے دوستی رکھنا اور اللہ کی خاطر ان سے محبت کرنا اور اصحابِ رسول ﷺ اور اہلِ بیت اور ازواجِ مطہرات کی عیب جوئی کرنے والوں سے بری ہونا اور ان سے میل جول ختم کرنا لازم ہے۔ یہ ہے امام اشعری کی مکمل کتاب کا خلاصہ۔

www.islamtheworldreligion.com

(۳)۔ آزاد خیال لوگ جب اس اصول کو پامال کرتے ہوئے اجتہاد کرنے بیٹھتے ہیں تو سب سے پہلے اجماع کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ لوگ امت کے متفقہ فیصلے کو ''محض علماء کا متفقہ فیصلہ'' جیسے سبک الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ تھوڑی سی توجہ دیں تو ان کی غلطی آسانی سے پکڑی جاسکتی ہے کہ: یہ عوام کا متفقہ فیصلہ نہیں بلکہ صحابہ و تابعین اور جمیع علماء کا فیصلہ ہے۔ ثانیاً دین کی بنیادی اور متفق علیہ تعلیمات اور خود قرآن مجید کی حقانیت سب کچھ اجماع اور تواتر سے ہی ثابت ہے اور اجماع کی حجیت کا انکار کوئی معمولی آفت نہیں ہے۔

یہ لوگ جب جھجک کا یہ پہلا پردہ پھاڑ ڈالتے ہیں تو ان کے سامنے امام بخاری کیا چیز رہے اور امام مسلم کی کیا اہمیت رہی اور صحاح ستہ کے مصنفین کا ان کے نزدیک کیا وزن رہا اور ان کی مرتب کردہ کتب کس کھاتے میں رہیں؟ لامحالہ ان کا دوسرا حملہ حدیث شریف پر ہوا۔ جب یہ مرحلہ بھی طے ہو گیا تو آزاد خیالوں نے حجیتِ حدیث کے خلاف جس طرح ہرزہ سرائی کی تھی انہی نام نہاد دلائل کی بنا پر وہی اعتراضات قرآن تک پہنچنے لگے۔ یہیں سے آگے خدا کے وجود کا انکار، مذہب کا مطلقاً انکار اور نکاح کے بندھن سے آزادی تک بات جا پہنچی اور صحیح معنی میں الحاد اختیار کر لیا گیا۔ ان چار مراحل میں سے ہر آزاد خیال کا گزرنا ضروری نہیں۔ ان میں سے کوئی پہلے مرحلے تک محدود رہا، کوئی دوسرے تک، کوئی تیسرے یا چوتھے یا پانچویں تک جا پہنچا۔ ہر اگلے مرحلے تک جانے والوں کی تعداد کم تر ہوتی گئی، اور اپنے اپنے مَورِد تلاش کر لیے گئے۔

(۴)۔ آزاد خیال آدمی کی مثال کٹی پتنگ جیسی ہوتی ہے جو کبھی کسی دشت میں جا گرتی ہے، کبھی دریا یا نہر میں، کبھی نالی میں، کبھی کسی خاردار درخت پر، کبھی کھمبے پر اور کبھی بجلی کے تاروں میں جا پھنستی ہے۔ اس کی وجہ صرف اور صرف یہ ہوتی ہے کہ ایسے آدمی کی بنیاد میں اجماعِ امت کی ڈور نہیں ہوتی۔ پرویزیت، خارجیت، غامدیت، رافضیت اور قادیانیت میں سے ہر ایک کا یہی حال ہے۔

(۵)۔ لطف کی بات یہ ہے کہ ان تمام لوگوں میں سے کوئی بھی کھلے لفظوں خود کو منکر نہیں مانتا۔ قادیانی سے پوچھو تو وہ کہے گا کہ میں ختم نبوت کا منکر نہیں، مگر میں ختم نبوت کا وہ معنی تسلیم نہیں کرتا جو مولوی لوگ بیان کرتے ہیں۔ پرویزی یا خارجی سے بات کرو تو کہے گا، میں حدیث کا منکر نہیں بس حدیث کو قرآن کے مخالف پا کر انکار کرتا ہوں۔ رافضی سے بات کرو تو کہے گا میں صحابہ کا منکر نہیں لیکن صرف اچھے صحابہ کو مانتا ہوں۔ اجماع کے منکر کو کسی موضوع پر اجماع دکھاؤ تو کہے گا میں اجماع کو مانتا ہوں مگر فلاں عالم کا قول اس اجماع کے خلاف ہے لہٰذا اجماع ثابت ہی نہ ہوا۔ وہ ایک آدھ عالم جسے یہ اجماع سے خارج سمجھ رہا ہے، ہوسکتا ہے وہ اجماع اس عالم سے صدیوں پہلے منعقد ہو چکا ہو۔ یا یہ بُدھو اُس کے قول کو سمجھا ہی نہ ہو، یا وہ عالم اہلِ سنت ہی نہ ہو بلکہ معتزلہ وغیرہ ہو، یا اسکا یہ قول اسی کے دوسرے قول کے خلاف ہو۔

(۶)۔ یہ لوگ مغرب کی مادی اور سائنسی ترقی دیکھ کر احساسِ کمتری کا شکار ہوئے اور اس کا غبار یوں نکالا کہ قرآن وسنت کے معاملے میں جسارت اور احساسِ برتری میں مبتلا ہو گئے۔ حالانکہ اول تو اگر ترقی کی صحیح

www.islamfreeworldreligion.com

تعریف معلوم ہوتو مغرب کو ترقی یافتہ کہنا ہی درست نہ نکلے گا اور اگر بالفرض یہ ترقی ہو بھی تو ہمیں خود اپنی اصلاح کرنی چاہیے نہ کہ قرآن وسنت کی مرمت شروع کر دی جائے۔

قرآن کوئی سائنس کی کتاب نہیں ہے۔اگر قرآن کہیں سائنسی اشارے دیتا ہے یا بعض جگہ کسی سائنسی چیز کی تصریح کرتا ہے تو یہ قرآن کا ایک فاضل کارنامہ ہے۔ہر چیز کو اس کی حد میں رکھتے ہوئے قرآن وسنت کی صحیح صحیح تشریح کرنا اہلیت والوں کا کام ہے۔آج چونکہ حکومت اسلامی نہیں جو کسی قانون کے ذریعے نا اہلوں کو ایسے کام سے منع کرے لہٰذا ہر شخص اپنی ذاتی تشریح لیے پھرتا ہے۔دنیا کا کوئی بھی کام کرنے کیلیے اہلیت ضروری ہے۔یہودیت کی تعریف یہودی علماء کرتے ہیں،عیسائیت کی تعریف عیسائی علماء کرتے ہیں۔وزیرِاعظم کی اہلیت اور نا اہلی کا فیصلہ کورٹ کرتا ہے۔حجام کا کام موچی نہیں کرسکتا۔اسی طرح قرآن وسنت کی تشریح کا حق علماء راسخین کے پاس ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا:اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَھْلِہٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَۃَ یعنی جب معاملات نااہلوں کے سپرد ہوں تو قیامت کا انتظار کرنا(بخاری:۵۹)۔

کالجوں اور یونیورسٹیوں میں بے شمار پروفیسر اسلام کا اچھا دفاع کر رہے ہیں جبکہ بعض لوگ اسی مذکورہ بالا احساس کمتری کا شکار ہوکر یا پھر کسی کی یک طرفہ باتوں سے متاثر ہوکر الحاد کی راہ اختیار کر چکے ہیں۔اسی طرح دنیا میں بے شمار کامل صوفیاء موجود ہیں مگر بعض نام نہاد صوفی بھی اپنے مخصوص اور محدود ماحول میں پھنس کر ملحد بن چکے ہیں۔کشف المحجوب میں ان کی کسی قدر وضاحت موجود ہے۔علم سے روکنا،نماز کا انکار اور شریعت سے دوری بعض لوگوں میں آج بھی دیکھی جاسکتی ہے۔یہ لوگ کسی کو کچھ نہ کہنے کا درس دیتے ہیں لیکن جب خود انہیں کچھ کہا جائے تو اس وقت اپنا ہی درس بھول جاتے ہیں۔یہ لوگ اپنے دفاع میں خوب بحث کرتے ہیں حالانکہ اپنے اصول کے مطابق انہیں بحث کے لفظ سے ہی نفرت ہونی چاہیے تھی۔

(۷)۔ ہمارے علماء کے لیے سب سے پہلے کرنے کا کام احساسِ ذمہ داری ہے۔جب کسی قوم میں احساس اور غیرت ہی ختم ہو جائے تو مخالف قوتوں کو کھلا میدان دستیاب ہو جاتا ہے۔ثانیاً حالاتِ حاضرہ، سوشل میڈیا اور مغربی فلسفہ سے آگاہی اور اس کا مناسب توڑ تیار کرنا ضروری ہے۔

لُزُوْمُ الْجَمَاعَةِ وَالْاِقْتِدَآءُ بِالْاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ

جماعت کو لازم پکڑنا اور ائمہ مجتہدین کی اقتدا کرنا

(509)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِی عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ (ترمذی:2167)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:بے شک اللہ میری امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا،اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔جو شاذ ہوا وہ آگ میں گرا دیا گیا۔

www.ishalmunewworldreligion.com

(510)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ اُمَّتِيْ لَا تَجْتَمِعُ عَلٰى ضَلَالَةٍ فَاِذَا رَأَيْتُمُ الْاِخْتِلَافَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ (ابن ماجة:3950)۔ صحيح, ورواه ابن ابی عاصم فی السنة :84 بسند ضعيف, ورواه الحاكم عن ابن عمر (المستدرك للحاكم :395, 396, 397, 398, 399, 400, 401, 402, 403) ۔ اسناده حسن

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ جب تم اختلاف دیکھو تو تم پر لازم ہے کہ بڑے گروہ کے ساتھ ہو جاؤ۔

(511)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :لَيَأْتِيَنَّ عَلٰى اُمَّتِيْ كَمَا اَتٰى عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتّٰى اِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰى اُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِيْ اُمَّتِيْ مَنْ يَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ مِلَّةً، كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً، قَالُوا مَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِيْ (ترمذی:2641)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت پر وہی وقت آئے گا جس طرح بنی اسرائیل پر آیا تھا۔ قدم بہ قدم حتیٰ کہ اگر ان میں سے کوئی ایسا شخص تھا جو اپنی ماں کے پاس اعلانیہ گیا تھا تو میری امت میں بھی ایسا ہوگا جو اسی طرح کرے گا۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ ان میں سے ہر ایک جہنمی ہوگا سوائے ایک ملت کے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: جس طریقے پر میں ہوں اور میرے صحابہ ہیں۔

(512)۔وَعَنِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : مَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ (مسند ابو داؤد الطيالسی:243, ابو نعيم المجلد 1 صفحته 375, المعجم الاوسط:3602, المسند لاحمد بن حنبل:3599)۔ صحيح, وَرَوَاهُ مُحَمَّدٌ مَرْفُوعاً فِيْ مُوَطَّاهُ (مؤطا امام محمد صفحته 144)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسے مومنین اچھا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی اچھا ہے۔ اس حدیث کو امام محمد علیہ الرحمہ نے مؤطا میں مرفوعاً روایت فرمایا ہے۔

(513)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : خَطَّ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ خَطّاً ، ثُمَّ قَالَ : هٰذَا سَبِيْلُ اللهِ، ثُمَّ خَطَّ خُطُوطًا عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ سُبُلٌ عَلٰى كُلِّ سَبِيْلٍ مِنْهَا شَيْطَانٌ يَدْعُو اِلَيْهِ وَقَرَأَ "اِنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوهُ الآية " (المسند لاحمد بن حنبل : 4142, 4437, سنن الدارمی:208, وَرَوٰى مِثْلَهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ برقم:11)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمارے لیے زمین پر خط کھینچا۔ پھر فرمایا: یہ اللہ کا راستہ ہے۔ پھر اسکے دائیں بائیں بہت سے خط کھینچے اور فرمایا یہ وہ راستے ہیں جن میں سے ہر ایک پر شیطان ہے جو اس راستے کی طرف بلاتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی اتباع کرو''۔

www.Islamtheworldreligion.com

شرح

بڑے خط سے مراد اجماع اور جمہور کا راستہ ہے اور چھوٹے چھوٹے راستوں سے مراد اقلیتی اور انفرادی راستے ہیں جن سب پر مرکزِ حق سے ہٹ جانے کی وجہ سے ملحد کا لفظ صادق آتا ہے۔

(514)۔وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : اِنِّي لَا اَدرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا بِالَّذَيْنَ مِن بَعْدِي وَاَشَارَ اِلىٰ اَبِي بَكرٍ وَّعُمَرَ (ترمذی: 3663، ابن ماجة: 97، المسند لاحمد بن حنبل: 23307، السنن الكبرىٰ للنسائي: 11175، المصنف لابن ابی شیبة المجلد 7 صفحته 473)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: میں کچھ نہیں کہہ سکتا کہ تمہارے اندر میں نے کتنا عرصہ باقی رہنا ہے۔ میرے بعد آنے والے ان دو کی پیروی کرنا اور حضرت ابوبکر و عمر کی طرف اشارہ فرمایا۔

(515)۔وَعَنْ تَمِيْمِ الدَّارِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ : اَلدِّيْنُ النَّصِيحَةُ، قُلْنَا لِمَنْ ؟ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُولِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ (مسلم: 196)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دین مخلصانہ طریقے سے حق ادا کرنے کا نام ہے۔ ہم نے عرض کیا کس کا؟ فرمایا: اللہ کا، اسکی کتاب کا، مسلمانوں کے ائمہ کا اور عوام کا۔

(516)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدرِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ ، وَ اِنَّ رِجَالًا يَّاْتُونَكُمْ مِنْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ يَتَفَقَّهُونَ فِي الدِّيْنِ ، فَاِذَا اَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِم خَيْرًا (ترمذی: 2650، ابن ماجة: 249)۔ وَقَالَ الْبُخَارِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِي تَفسِيرِ قَولِ اللهِ تَعَالىٰ "وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا" (الفرقان: 74) ، اَئِمَّةً نَقْتَدِي بِمَن قَبْلَنَا وَيَقْتَدِي بِنَا مَنْ بَعْدَنَا (بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک لوگ تمہارے تابع ہوں گے۔ لوگ تمہارے پاس زمین کے کونے کونے سے دین کی فقہ حاصل کرنے کے لیے آئیں گے۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں اچھی تربیت دینا۔

امام بخاری علیہ الرحمہ نے اللہ کریم کے ارشاد: وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا کی تفسیر میں نقل فرمایا ہے کہ: ہم ان کی پیروی کرتے ہیں جو ہم سے پہلے ہو گزرے ہیں اور ہمارے بعد آنے والوں نے ہماری پیروی کرنی ہے۔

(517)۔وَعَنْ عَبدِ اللهِ بنِ عَمْرٍو وَاَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ ، فَاجْتَهَدَ وَاَصَابَ ، فَلَهٗ اَجْرَانِ ، وَ اِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ وَاَخْطَاَ ، فَلَهٗ اَجْرٌ وَاحِدٌ (بخاری: 7352،

www.islamtruereligion.com

مسلم:4487، ابوداؤد:3574، ابن ماجة:2314)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حاکم نے فیصلہ دیا۔ اس نے اجتہاد کیا اور درست اجتہاد کیا تو اسے دو اجر ملیں گے۔ اور جب حاکم نے فیصلہ دیا۔ اس نے اجتہاد کیا اور خطا ہوگئی تو اسے ایک اجر ملے گا۔

شرح

(۱)۔ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو آدمی ہر استفتاء (سوال) کے جواب میں فتویٰ دیتا ہے وہ مجنون ہے (سنن دارمی:۱۷۶)۔

حضرت محمد بن منکدر تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب کوئی عالم اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان داخل ہو تو اسے چاہیے کہ وہاں سے نکلنے کا راستہ پہلے تلاش کر لے (سنن دارمی:۱۳۹)۔

اگلے زمانوں کے علماء فتویٰ دینے سے حتی الامکان گریز فرماتے تھے۔ امام شعبی تابعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب کسی عالم سے فتویٰ دینے کا سوال کیا جاتا تھا تو وہ دوسرے عالم سے کہتا تھا کہ آپ فتویٰ دیں، حتیٰ کہ وہ سوال گھومتا ہوا پھر واپس پہلے عالم کے پاس پہنچ جاتا تھا (سنن دارمی:۱۳۸)۔

(۲)۔ اس احتیاط کے ساتھ علماء پر لازم ہے کہ قرآن، سنت، اجماع اور جمہور کے پابند رہیں۔ عوام کے لیے ضروری ہے کہ علماء سے پوچھا کریں، امتِ مسلمہ چار ائمہ (ابوحنیفہ، مالک، شافعی، احمد بن حنبل رحمہم اللہ) کی تقلید پر متفق ہو چکی ہے، یہ ایک بہترین فیصلہ ہو چکا، اب طے شدہ مسائل کو چھیڑنے کی ضرورت نہیں جب تک علت واضح طور پر نہ بدل جائے اور اس پر علمائے کرام سے متفقہ مشاورت نہ کر لی جائے۔ تقلید کا انکار کرنے والے بھی لوگوں سے اپنی تقلید ہی کروا رہے ہیں، اور ترکِ تقلید کا جھوٹ بولتے ہیں۔

دین کی بقاء کا مجموعی دارومدار انہی چیزوں پر ہے، باقی رہی کسی عالم کی ایسی تحقیق جو دین کے بنیادی ماخذوں کے خلاف ہو یا وہ عالم اس میں متفرد ہو تو اولاً ایسی انفرادی عبارات پر دین کا دارومدار نہیں، کسی عالم کی کسی ایسی انفرادی بات کی پیروی دوسروں پر ضروری نہیں۔ اس بات کو نہ سمجھنے کے دو نتیجے نکلے ہیں: اول یہ کہ کچھ لوگوں نے اپنی پسند کے عالم کی ہر بات کو قرآن وسنت کی طرح حرفِ آخر سمجھ لیا اور اختلاف کرنے والوں کے گریبان پکڑنے لگے۔ دوم یہ کہ دشمنانِ اسلام (مستشرقین، منکرینِ حدیث اور بعض انجینئرز) نے علماء کی ایسی انفرادی باتوں کو یکجا کر کے ان کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔

صحیح طریقہ یہ ہے کہ علماء کی ایسی عبارات میں ہر ممکن تاویل کی جائے، اگر تاویل ممکن نہ ہو تو عین ممکن ہے کہ وہ عبارت الحاقی ہو، پھر بھی کوئی راستہ نہ ملے تو ایسی عبارت کو قبول نہ کیا جائے، بصد ادب واحترام اختلاف کر لیا جائے اور جمہور کا ساتھ دیا جائے۔ منکرینِ حدیث بعض علماء وصوفیاء کی طرف منسوب جتنی

www.islamtheworldreligion.com

انفرادی عبارات پیش کرتے ہیں ان سب کا یہی جواب ہے۔

(۳)۔ مستشرقین کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے اپنی فقہ اِدھر اُدھر سے لے کر جمع کی ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ اس بات کا تمہارے پاس کیا ثبوت ہے؟ ثانیاً کچھ باتوں کا اشتراک تو نا قابلِ اجتناب ہے، پھر حسنِ ظن سے فیصلہ کیا جائے گا یا بدگمانی سے؟ ثالثاً تم ہی اپنی فقہ اِدھر اُدھر سے لیے بغیر مرتب کر کے دکھا دو۔اگر خود کچھ کر نہ سکو اور کام کرنے والوں پر تنقید برائے تنقید کرو تو یہ اچھا انسانی رویہ نہیں ہے۔

اَلْعَافِيَةُ فِي الْاِقْتِدَآءِ بِمَنْ قَدْ مَاتَ

خیریت اسی میں ہے کہ فوت شدہ لوگوں کی اقتدا کی جائے

(518)۔عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَنْ كَانَ مُسْتَنًّا فَلْيَسْتَنَّ بِمَنْ قَدْ مَاتَ فَإِنَّ الْحَيَّ لَا تُؤْمَنُ عَلَيْهِ الْفِتْنَةُ أُولٰئِكَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ كَانُوا أَفْضَلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ ، أَبَرَّهَا قُلُوبًا ، وَأَعْمَقَهَا عِلْمًا ، وَ أَقَلَّهَا تَكَلُّفًا ، اِخْتَارَهُمُ اللهُ لِصُحْبَةِ نَبِيِّهِ ، وَلِإِقَامَةِ دِينِهِ ، فَاعْرِفُوا لَهُمْ فَضْلَهُمْ ، وَاتَّبِعُوهُمْ عَلٰى أَثَرِهِمْ ، وَ تَمَسَّكُوا بِمَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ أَخْلَاقِهِمْ ، وَسِيَرِهِمْ ، فَإِنَّهُمْ كَانُوا عَلَى الْهُدَى الْمُسْتَقِيمِ رَوَاهُ رَزِينٌ كَمَا فِي الْمِشْكٰوةِ

(مشکوٰۃ المصابیح:193 وعزاہ الیٰ رزین)۔ اخرجہ ابن عبد البر فی جامع بیان العلم وفضلہٖ المجلد 2 صفحتہ 97 من طریق قتادۃ عنہ فھو منقطع ورواہ ابو نعیم فی الحلیۃ المجلد 1 صفحتہ 305 من طریق عمر بن نبھان عن الحسن عن ابن عمر، حسن لطرقہ

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا: جو پیروی کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے ان کے طریقے پر چلے جو فوت ہو چکے ہیں۔ بے شک زندہ آدمی فتنوں سے محفوظ نہیں ہوتا۔ وہ لوگ محمد ﷺ کے صحابہ ہیں جو اس امت میں سب سے افضل تھے، انکے دل سب سے نیک تھے، علمی طور پر سب سے گہرے تھے، تکلف میں سب سے کم تھے، اللہ نے انہیں اپنے نبی کی صحبت کے لیے اور دین کی اقامت کیلیے منتخب فرمایا تھا۔ انکے فضائل کو پہچانو، قدم بہ قدم انکی پیروی کرو۔ جس قدر ہو سکے انکے اخلاق اور طریقے سے سبق حاصل کرو۔ وہی لوگ سیدھی ہدایت پر تھے۔

شرح

یہ بات سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کی حقانیت بیان کرنے کے لیے اور روافض اور ملحدین کا رد کرنے کے لیے ارشاد فرمائی شَهَادَةً عَلٰى حَقِّيَّةِ الْاَصْحَابِ الْمُتَقَدِّمِيْنَ رَدًّا عَلَى الرَّافِضَةِ وَالْمُلْحِدِيْنَ (مرقاۃ جلد ۱ صفحہ ۳۹۹)۔

(519)۔وَعَنْ مِرْدَاسٍ الْاَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْاَوَّلُ فَالْاَوَّلُ وَيَبْقٰى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيْرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيْهِمُ اللهُ بَالَةً (بخاری:6434)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صالح لوگ چلے جائیں گے۔ جتنا پہلے

www.islamicworldreligion.com

تھا اتنا صالح تھا۔ باقی محض ردی بھوسہ رہ جائے گا جسطرح جَو کا یا کھجور کا چھلکا ہوتا ہے۔ اللہ انکی کوئی پرواہ نہ کریگا۔

شرح

(ملحدین کا تعارف)

ملحد کا لفظی معنی ہے : ٹیڑھا یا ترچھا۔ اسی لیے بغلی قبر کو بھی لحد کہتے ہیں۔ اللہ کریم فرماتا ہے: إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا یعنی بے شک جو لوگ ہماری آیات میں الحاد کرتے ہیں وہ ہم سے پوشیدہ نہیں ہیں (فصلت: ۴۰)۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں: هُوَ أَنْ يُوْضَعَ الْكَلَامُ عَلَى غَيْرِ مَوْضِعِهِ یعنی الحاد یہ ہے کہ کلام کو اس کے اصل مفہوم سے ہٹا دیا جائے (تفسیر طبری: ۳۳۵۹۵)۔

ملحدین کا طریقہ دلائل میں ہیرا پھیری کرنا، شور شرابا اور ہنگامہ کرنا محض تشکیک پیدا کرنے کیلیے سازش کرنا، قرآن وسنت کو غور سے سننے کی بجائے محض سیٹیاں اور ڈیسک بجانا اور چرب زبانی ہے۔ ان کی زبان درازی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ان میں حیاء اور ادب دونوں نہیں ہوتے۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں: إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ یعنی جب تجھ میں حیاء نہیں تو پھر جو مرضی ہے کرتا پھر (بخاری: ۳۴۸۳)۔ اس وضاحت کی روشنی میں ملحدین کے بہت سے فرقے سامنے آتے ہیں۔

(۱)۔ ملحدین کا ایک گروہ ایسا ہے جسے دہریہ کہا جاتا ہے، ان میں سے بعض خود کو ملحد تسلیم کرتے ہیں۔ یہ لوگ کسی مذہب کو سرے سے تسلیم ہی نہیں کرتے۔ مگر انہوں نے خود ایک لائن گھڑ رکھی ہے، جو بذاتِ خود ایک مذہب ہے مگر یہ لوگ شرمندگی سے بچنے کے لیے اسے مذہب کا نام دینے کو تیار نہیں۔ ہم نے ایک پروفیسر کی کتاب لَا اِکْرَاہَ دیکھی جس میں وہ علماء کی مخالفت کے بہانے پورے دین کو اپنے چھوٹے چھوٹے فقروں (Discourses) میں دین کو ٹھکرا رہے تھے۔ جس کسی نے بھی اسلام کے خلاف کام کیا ہے، ملحدین اس کام کو اپنے کھاتے میں ڈال لیتے ہیں خواہ اس کام کرنے والے نے خود ملحدین کی بھی تردید کیوں نہ کی ہو، جیسے ایک عیسائی مصنف انیس شورش اور اس کی کتاب الفرقان الحق۔

(۲)۔ اپنے کفر پر قرآن سے استدلال کرنے کی وجہ سے قادیانیوں میں بھی الحاد کا واضح عنصر پایا جاتا ہے۔ مرزا قادیانی کی بہت سی حرکتوں پر جن علماء نے اسے ملحد لکھا ہے اس کا یہی سبب ہے۔

(۳)۔ ان کا ایک طریقہِ واردات یہ بھی ہے کہ اسلام کی کھلی مخالفت کی بجائے علماء اور اولیاء کی مخالفت اور ان پر زبان درازی کا راستہ اختیار کرتے ہیں، حدیثِ قدسی کے مطابق انکے خلاف اللہ قہار کا اعلانِ جنگ ہے (بخاری: ۶۵۰۲)۔ کسی کو کسی ایک عالم سے یا کسی ایک مسلک کے علماء سے اختلاف ہوسکتا ہے مگر مجموعی طور

www.islamicnewsonreligion.com

پر تمام علماء کی مخالفت اور انہیں توہین کے انداز سے ملا کہنا، اور پوری امت کے مشائخ اور اولیاء کو توہین کے انداز میں بابے کہہ کر بدتمیزی کرنا اور انکی تحریر کو غلط مفہوم پہنانا پورے دین کی مخالفت اور الحاد ہے۔ یہ لوگ یہاں تک کہہ رہے ہیں کہ قرآن کا وہی ترجمہ معتبر ہے جو غیر مسلم ترجمہ کریں۔ گویا انکا الحاد بے نقاب ہو کر سامنے آ گیا۔

قرآن علماء سے علم سیکھنے کا حکم دیتا ہے (النساء: ۸۳)، اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں سے اہل علم کے درجات کو بلند کرتا ہے (المجادلہ: ۱۱)۔ قرآن اس امت کو بہترین امت کہتا ہے (آل عمران: ۱۱۰)، حدیث شریف صحابہ کرام سے قرآن پڑھنے کا حکم دیتی ہے (بخاری: ۷۵۹۳، مسلم: ۶۰۳۳)، مگر ملحدین چاہتے ہیں کہ غیر مسلموں سے قرآن سیکھیں۔ اب خدا جانے غیر مسلموں کے ترجموں میں بھی اختلاف پایا گیا تو یہ لوگ کون سی راہ اختیار کریں گے؟ پھر یہ بھی لازم آئے گا کہ غیر مسلموں کی کتابوں کے ترجمے مسلمانوں سے کرائے جائیں۔ یہ لوگ دین میں مہارت حاصل کیے بغیر محض معمولی مطالعہ کر کے خود کو جج کے مقام پر بٹھا دیتے ہیں۔ ہاں ہاں۔ ایسا ہی ہے، بالغ عمری کے بعد اُن لوگوں کو رجوع کرنے اور پچھتانے کی توفیق مل جاتی ہے جو اس حد تک نہیں گئے ہوتے کہ اللہ کا ان کے خلاف اعلانِ جنگ ہو چکا ہو۔

(۴)۔ پوری امت کے طے شدہ اصولِ تفسیر، اصولِ حدیث اور اصولِ فقہ کی روشنی میں امت جس طرزِ تحقیق پر متفق ہو چکی ہے، ان کے مقابلے پر نئے فراہی اصول مرتب کر کے ایک نیا مورِد (Maurid) تیار کرنا بھی الحاد ہے، خواہ وہ اصول بالفرض درست بھی ہوں۔ نبی کریم ﷺ کعبہ کو گرا کر بنیادِ ابراہیمی پر تعمیر فرمانا چاہتے تھے مگر آپ ﷺ نے امت کو انتشار سے بچانے کے لیے اپنی اس خواہش پر عمل نہیں فرمایا (بخاری: ۱۵۸۵، مسلم: ۳۲۴۰)۔

ہمارے یہ الفاظ ذہین آدمی کے لیے پُرمغز اور معنی خیز ہیں، محتاط آدمی کے دل میں خوفِ خدا پیدا کرنے کے لیے کافی ہیں اور مورِد کی پوری میتھالوجی کو جڑ سے اکھاڑ کر پھینکنے کے لے بھی کافی ہیں۔ ایسے لوگوں کو غور کرنا چاہیے کہ آپ نے امت کو کیا دیا اور کیا چھین لیا؟

امام شافعی رحمہ اللہ نے سورۃ العصر کی روشنی میں دینی تعلیمات کو تین حصوں میں تقسیم بتایا، ایمانیات، عبادات، معاملات۔ بعض بزرگوں نے بھی یہی تین چیزیں، عقائد، احکام اور اخلاق کے نام سے بیان فرمائیں۔ امام غزالی رحمہ اللہ نے اِحیاء العلوم کو چار حصوں پر تصنیف کیا: عبادات، عادات، مہلکات، منجیات۔

لیکن ہم نے ایک معاصر کی میزان نامی کتاب میں: الحکمت اور الکتاب کی تقسیم دیکھی، پھر انہوں نے الحکمت کے تحت ایمانیات اور اخلاقیات کو بیان کیا، الکتاب کے تحت قانونِ عبادت، قانونِ معاشرت، قانونِ سیاست، قانونِ معیشت، قانونِ دعوت، قانونِ جہاد، حدود و تعزیرات، خورد و نوش، رسوم و آداب، قسم اور کفارہ کو بیان کیا۔

اہل علم غور سے دیکھ سکتے ہیں کہ قرآنی ربط و ترتیب کے خلاف ان کا کتاب کو مؤخر کرنا اور حکمت کو

www.islamtheworldreligion.com

مقدم کرنا اور پھر ان دونوں چیزوں کی اپنے ذیلی عنوانات سے لاتعلقی بالکل واضح ہے۔

(۵)۔ انسانیت کو اپنا مذہب کہنا بھی الحاد ہی کی ایک شکل ہے۔ اسلام میں ہر مسلمان، ہر انسان اور ہر حیوان کے حقوق متعین ہیں اور انسان کو بڑی عزت دی گئی ہے وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيٓ اٰدَمَ (بنی اسرائیل:۷۰)۔ لیکن یہ کسی مذہب کا نام نہیں، جس طرح حیوانیت کسی مذہب کا نام نہیں۔ قرآن کی کوئی ایسی آیت نہیں اور نبی کریم ﷺ کی کوئی ایسی حدیث نہیں جس میں فرمایا گیا ہو کہ انسانیت تمام نبیوں کا مذہب ہے، بلکہ قرآن میں ہے کہ: اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران:۱۹)۔

(۶)۔ منکرین حدیث، مستشرقین اور بعض انجینئر بھی قرآن کو اپنی مرضی کا مفہوم پہنانے کے نتیجے میں الحاد ہی کے علمبردار ہیں۔ یہ لوگ بھی بعض علماء کے انفرادی اقوال کو اچھالتے ہیں حالانکہ اہل اسلام قرآن، سنت، اجماع اور جمہور کے پابند ہیں اور اجماع اور جمہور سے مراد بھی اہل علم ہیں، لہٰذا کسی کا انفرادی قول ہمارے لیے کوئی حجت نہیں ہے۔ سوشلزم اور کمیونزم بھی ملحدین کی شاخیں ہیں۔

(۷)۔ وحدتِ ادیان کے قائلین اپنے آپ کو کبھی اتحاد بین المذاہب اور کبھی بین المذاہب ہم آہنگی کے پردوں میں چھپا رہے ہیں۔ دراصل یہ لوگ ادیانِ عالم کا مطالعہ کرنے کے بعد بدہضمی کا شکار ہوئے ہیں۔ یہ لوگ خود کو پرینیلسٹ (Perennialists) کا نام دیتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ تمام مذاہب میں خدا کو کسی نہ کسی نام سے تسلیم کیا جا رہا ہے، خواہ رام ہو یا مسیح، اسی اشتراک کی وجہ سے ان میں ہم آہنگی ہے، اسی لیے کیرن آرم سٹرانگ بھی ان میں فٹ ہے۔ ان کے نزدیک یہود و نصاریٰ صرف وہی کافر ہیں جو نبی کریم ﷺ کے زمانے میں موجود تھے اور ایمان نہ لائے اور جہاد صرف دفاع کا نام ہے۔ بعض پاکستانی بھی کینیڈا میں جا کر یہی عقیدہ اپنا چکے ہیں، ان لوگوں کو جب قطعی نصوص دکھائی جاتی ہیں تو یہ اپنے وسیع المشرب ہونے کا دعویٰ کر دیتے ہیں۔ نوبت یہاں تک آ چکی ہے کہ تورات، انجیل اور قرآن مجید کو ایک ہی جلد میں چھاپنے کا سوچا جا رہا ہے۔

ان میں سے کچھ لوگوں نے بعض جاہل صوفیاء کے پاس کچھ وقت گزار کر کچھ جاہلانہ حرکتیں بھی سیکھ لی ہیں، جس کے نتیجے میں اب یہ دلیل کی زبان سمجھنے کو تیار ہی نہیں ہیں۔ یہ لوگ اپنا بچاؤ کرنے کے لیے خود کو شاذلی سلسلہ کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔ ان میں سے بعض متصوفین نے صوفیانہ وحدت اور وحدت کے صوفیانہ شغل سے ٹھوکر کھائی ہے۔ مجذوب کو ایجاد سے کیا غرض؟ جذب اور تجذب میں فرق واضح ہے، شوان (Shuan) بے چارہ یہیں سے غلطی کر گیا۔ ان کی تردید میں بکر بن عبداللہ ابو زید کی کتاب: اَلْاِبْطَالُ لنظرية الخلط بين دين الاسلام وغيره من الاديان قابل مطالعہ ہے، عربی زبان میں تقریباً ایک سو صفحات پر مشتمل مختصر سی کتاب ہے۔

ان کے اکثر پیروکار مخلص مسلمان ہیں مگر ان کی پُرلذت گفتگو اور دبے دبے دعووں سے متاثر ہیں، جن میں علم، علماء بلکہ اپنے علاوہ ہر شیخ کو حقیقت نا آشنا قرار دیا جا رہا ہوتا ہے۔ کشف المحجوب میں سید علی

www.islamicworldreligion.com

ہجویری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ حلولی فرقہ بھی ملحدین کا فرقہ ہے۔

(۸)۔ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی نور اللہ مرقدہ لکھتے ہیں: تصوف کے نام پر ایک فرقہ ہامیہ ہے۔ یہ لوگ علم کی مخالفت کرتے ہیں، درس وتدریس سے منع کرتے ہیں، قرآن کو حجاب سمجھتے ہیں، شعروشاعری کو طریقت کا قرآن کہتے ہیں، خود کو اہل سنت کہتے ہیں حالانکہ یہ اہل سنت میں سے نہیں ہیں۔ یہ لوگ قلندری اور حیدری ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں (سرالاسرار صفحہ ۵۸)۔

یہ لوگ عاشق نہیں بلکہ متعشق (بناوٹی عاشق) ہوتے ہیں، جاہل اور غیر سنجیدہ ہوتے ہیں، نعرے بازی اور ہنگامہ آرائی زیادہ کرتے ہیں، خلافِ شرع باتوں پر سبحان اللہ کہتے ہیں۔

(۹)۔ قرآن وسنت کے ساتھ الحاد کرنے والے تفضیلی گروہ کا ایک بڑا فریب یہ ہے کہ (ا)۔ یہ لوگ قرآن وسنت کی تصریحات کو توڑنے کے لیے نہایت گہرائی میں جا کر اپنی خاص سوچ کے مطابق کوئی نکتہ پیدا کرتے ہیں جس سے صاف پتا چلتا ہے کہ ان کا مقصد صرف تشکیک پیدا کرنا ہے۔ (ب)۔ علمائے اسلام کی عبارات کو بھی ایسا مفہوم پہناتے ہیں جیسے انہیں پھنسانے کی زبردستی کوشش کر رہے ہوں اور ان کی عبارات کیساتھ سینہ زوری کر رہے ہوں۔ (ج)۔ اپنی ناپسند حدیث کو موضوع ثابت کرنے کیلیے نہایت باریکیوں میں پڑتے ہیں اور اپنی پسند کی حدیث خواہ واقعی موضوع ہو، اُسے صحیح ثابت کرنے کے درپے ہوتے ہیں اس صورتِ حال میں یہ لوگ دین کے ساتھ الحاد کا، اور جِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ کا صحیح مصداق ہوتے ہیں۔

(۱۰)۔ بعض لوگوں نے اگلے بزرگوں پر تنقید کرنے کے لیے بعد میں اپنے ذاتی پیمانے تیار کیے ہیں، جن میں جرح وتعدیل کے پیمانے، عشق ومحبت کے تقاضے، تکفیر وتسلیم کے اصول، اور تفسیر وحدیث وفقہ کے اصول و میزان سرِفہرست ہیں۔ سوشل میڈیا پر بعض بدمذہبوں کو غور سے سنیے تو معلوم ہوگا کہ اصل خرابی ان کے تیار کردہ اصول اور پیمانے (یا میزان) میں ہے۔

(۱۱)۔ ملحدین کا سب سے بڑا مددگار وہ فرقہ ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالیاں دیتا ہے۔ ان لوگوں کی باتیں محض جذباتی، دلائل سے خالی اور ہنگامہ خیز ہوتی ہیں۔ قاضی باقلانی (متوفی ۴۰۳ھ) رحمہ اللہ نے ایسے لوگوں کی طرف سے قرآن پر وارد ہونے والے اعتراضات کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

اِعْلَمُوْا رَحِمَكُمُ اللهُ قَبْلَ الْكَلَامِ عَلَيْهِمْ اَنَّ هٰذِهِ الْمَطَاعِنَ بِاَسْرِهَا مَطَاعِنُ الْمُلْحِدِيْنَ فِيْ كِتَابِ اللهِ تَعَالٰى یعنی ان کی تردید کرنے سے پہلے جان لو اللہ تم پر رحم کرے کہ ان لوگوں کی طرف سے قرآن پر سارے کے سارے اعتراضات وہی ہیں جو ملحدین کی طرف سے کیے جاتے ہیں (الانتصار للقرآن صفحہ ۴۵۹)۔

علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وَالْمُلَاحِدَةُ قَوْمٌ مِنَ الْعَجَمِ ظَاهِرُهُمُ الرَّفْضُ وَبَاطِنُهُمُ الْكُفْرُ وَمَقْصُوْدُهُمْ اِبْطَالُ الْاِسْلَامِ یعنی ملحدین عجم کا ایک گروہ ہے، جن کا ظاہر

www.islamtheworldreligion.com

رفض ہے مگر ان کا باطن کچھ اور ہے اور ان کا مقصد اسلام کو باطل کرنا ہے (نبراس صفحہ ۶۴)۔

حضرت علامہ نور الدین سمہودی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :قُلْتُ: هُمْ وَاللهِ شَرُّ عِصَابَةٍ فَلَقَدْ رَاَيْتُ فِي الْكُتُبِ الْمُحْتَرِقَةِ فِيْ حَرِيْقِ الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ لِبَعْضِ الْعُلَمَاءِ تَصَدّٰى فِيْهِ لِلرَّدِّ عَلٰى بَعْضِ الْكَفَرَةِ الْمُلْحِدِيْنَ مِمَّنْ تَصَدّٰى لِلطَّعْنِ فِي الْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ ، وَالْمِلَّةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ ، فَرَاَيْتُ غَالِبَ مَا طَعَنَ بِهٖ مِنْ مُخْتَلِفَاتِ الرَّافِضَةِ حَتّٰى قَالَتْ فِيْهِ: كَيْفَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ: "كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" (آل عمران:۱۱۰) وَقَدِ ارْتَدُّوْا بَعْدَ وَفَاةِ نَبِيِّهِمْ اِلَّا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ، وَعَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ وَعَدَّ جَمَاعَةً قَلِيْلَةً نَحْوَ السِّتَّةِ (جواہر العقدین صفحہ ۲۵۵)۔

یہ فرقے چونکہ کسی بھی دور میں دوبارہ سر اٹھا سکتے ہیں، یا کسی نئے روپ میں سامنے آ سکتے ہیں یا ہر باطل فرقے سے تھوڑی تھوڑی باتیں لے کر ایک نیا مرکب تیار کر سکتے ہیں، لہٰذا ان کے عقائد سے آگاہ رہنا ضروری ہے۔ ہمارے زمانے میں انٹرنیٹ پر بعض جاہلین نے کہیں کی بکری اور کہیں کا گھوڑا لے کر بھان متی کا کنبہ جوڑ رکھا ہے، ان کی تردید کرنے والے انہیں کسی نہ کسی دستیاب فرقے کے ساتھ جوڑتے رہتے ہیں حالانکہ ان کی مثال ان صابئین جیسی ہے جنہوں نے ہر مذہب میں سے تھوڑا تھوڑا لے کر بھان متی کا کنبہ تیار کر رکھا تھا۔ آج چونکہ میڈیا کا دور ہے، ہر چیز نیٹ پر دستیاب ہے، لہٰذا اس قسم کے شتونگڑے کھڑے ہونا بالکل سمجھ میں آنے والی بات ہے۔

مَنِ افْتٰى بِغَيْرِ عِلْمٍ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ

جس نے علم کے بغیر فتویٰ دیا، اگر ٹھیک بھی تھا تو غلط ہوا

(520)۔ عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْاٰنِ بِرَاْيِهٖ فَاَصَابَ فَقَدْ اَخْطَأَ (ترمذی:2952، ابو داؤد:3652، السنن الکبریٰ للنسائی:8086 و ایضا روی عن مخلد و عن ابن عباس رضی اللہ عنہم:8084، 8085)۔ حسن

ترجمہ: حضرت جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہا، اگر وہ ٹھیک بھی تھا تو غلط کیا۔

(521)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ، قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَمَا جَهِلْتُمْ فَكِلُوْهُ اِلٰى عَالِمِهٖ (المسند لاحمد بن حنبل:6750)۔ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہیں جس بات کا علم نہ ہو اسے اس کے جاننے والے کے حوالے کر دو۔

(522)۔ وَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّوَالُ (ابو داؤد:337، ابن

www.islamfreworldreligion.com

ماجة:572، دار قطنی:723، السنن الکبریٰ للبیہقی المجلد 1 صفحتہ 227)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہالت کے مرض کا واحد علاج سوال ہے۔

اَلْاَصْلُ فِي الْاَشْيَآءِ اِبَاحَةٌ

ہر چیز کی اصلیت مباح ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: قَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ (الانعام :119)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو تم پر حرام کیا گیا ہے اس کی تفصیل ہم نے تمہارے لیے بیان کر دی ہے۔

وَقَالَ: لَا تَسْئَلُوا عَنْ اَشْيَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ (المائدۃ :101)۔

ترجمہ: اور فرمایا: ایسی چیزوں کے بارے سوال نہ کرو کہ اگر تم پر ظاہر کی جائیں تو پھر برا لگے۔

وَقَالَ: قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ (الانعام :145)۔

ترجمہ: اور فرمایا: فرما دو جو کچھ مجھ پر نازل ہوا ہے میں اس میں کھانے والے کے کھانے کو حرام نہیں پاتا۔

(523)۔ عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا وَ حَرَّمَ حُرُمَاتٍ، فَلَا تَنْتَهِكُوْهَا وَحَدَّ حُدُوْدًا ، فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَسَكَتَ عَنْ اَشْيَآءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا (سنن الدار قطنی:4350)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے فرائض کو فرض قرار دیا ہے انہیں ضائع مت کرو۔ اور حرام چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، انہیں پامال نہ کرو، اس نے کچھ حدود قائم کی ہیں انہیں عبور نہ کرو اور کچھ چیزوں سے بھولے بغیر خاموشی اختیار فرمائی ہے ان میں بحث مت کرو۔

(524)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يَأْكُلُوْنَ اَشْيَآءَ وَيَتْرُكُوْنَ اَشْيَآءَ تَقَذُّرًا، فَبَعَثَ اللّٰهُ نَبِيَّهٗ ﷺ وَاَنْزَلَ كِتَابَهٗ وَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ، فَمَا اَحَلَّ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَفْوٌ وَتَلَا قُلْ "لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ" الآية (ابو داؤد:3800)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اہل جاہلیت کچھ چیزوں کو کھاتے تھے اور کچھ چیزوں کو ناپاک سمجھتے ہوئے ترک کر دیتے تھے۔ اللہ نے اپنے نبی ﷺ کو بھیجا۔ اور اپنی کتاب اتاری، اپنے حلال کو حلال کیا اور اپنے حرام کو حرام کیا۔ لہٰذا جس چیز کو اللہ نے حلال قرار دیا وہ حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا وہ حرام ہے اور جس چیز کے بارے خاموشی اختیار فرمائی اس کی معافی ہے اور یہ آیت پڑھی: قُلْ لَّا اَجِدُ فِيْمَا اُوْحِيَ اِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَّطْعَمُهٗ۔

(525)۔ وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَعْظَمَ الْمُسْلِمِيْنَ جُرْمًا مَنْ سَئَلَ

www.islamtheworldreligion.com

عَنْ شَيءٍ لَمْ يُحَرَّمْ فَحُرِّمَ مِنْ اَجْلِ مَسْئَلَتِهٖ (بخاری:7289، مسلم:6116، ابو داؤد:4610)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک مسلمانوں میں سب سے بڑا مجرم وہ ہے جس نے کسی ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا جو حرام نہیں کی گئی تھی۔ اب اس کے سوال کرنے کی وجہ سے حرام کر دی گئی۔

شرح

(۱)۔ غیر ضروری سوالات شرعاً ناپسندیدہ ہیں۔

(۲)۔ شریعت میں اصل اباحت ہے۔

(۳)۔ حدیث میں حلال اور حرام کے درمیان پائے جانے والے متشابہات سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے (بخاری: ۵۲، مسلم: ۴۰۹۴، ابوداؤد: ۳۳۲۹، ترمذی: ۱۲۰۵، نسائی: ۴۴۶۵، ابن ماجہ: ۳۹۸۴، المستند: ۱۷۹۷)۔ اگر مباحات کے نقصانات سامنے آ رہے ہوں تو برائی کا راستہ بند کرنے (سد باب الذریعہ) کے لیے ان سے منع کرنا ضروری ہے، ان حدیثوں کے درمیان تطبیق دینے اور حالات پر نظر رکھنے والا ہی صحیح تحقیق تک پہنچ سکے گا۔ اگر لوگ کسی مباح یا مستحب کام کو واجب کا درجہ دینے لگیں یا اس کے تارک پر گرفت کریں تو انہیں وضاحت کے ساتھ مسئلہ سمجھانا ضروری ہے، اہل علم کیلیے مناسب ہے کہ ایسے اجتماعی کام کو کبھی کبھی قصداً ترک فرما دیا کریں۔ خصوصاً متقی لوگ اتنی احتیاط فرماتے رہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم مباح کے ستر دروازے ترک کر دیتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں گناہ میں نہ پڑ جائیں (فتوح الغیب مقالہ: ۳۵)۔

اَلْبِدْعَةُ السَّيِّئَةُ وَالْبِدْعَةُ الْحَسَنَةُ

بُری بدعت اور اچھی بدعت

(526)۔ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً، فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِم والنسائي وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى مِثْلَهٗ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (مسلم: 2351، 2352، نسائی:2554، ابن ماجة:203، سنن الدارمی:516)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جریر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا اسے اس کا اجر ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے اپنے اجر میں کمی ہو۔ اور جس نے اسلام میں کوئی برا طریقہ رائج کیا اس کا گناہ اسے ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی ملے گا۔ بغیر اس کے کہ ان کے گناہوں میں کوئی کمی ہو۔

www.islamtheworldreligion.com

(527)۔وَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي جَمَاعَةِ التَّرَاوِيحِ، نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ (بخاری:2010، مؤطا امام مالك كتاب الصلوٰة فی رمضان باب ما جاء فی قیام رمضان حدیث رقم:3)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے تراویح کی جماعت کے بارے میں فرمایا کہ: یہ اچھی بدعت ہے۔

(528)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ (بخاری:2697، مسلم:4492، ابو داؤد:4606، ابن ماجة:14)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہماری اس شریعت میں کوئی ایسی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہ ہو تو اسے رد کر دیا جائے گا۔

(529)۔وَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللهِ وَخَيْرَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْاُمُورِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (مسلم:2005، نسائی:1578، ابن ماجة:45، سنن الدارمی:212)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے اچھی بات کتاب اللہ کی ہے۔ اور بہترین طریقہ محمد کا طریقہ ہے اور سب سے بڑی برائی نئے نئے کام ہیں۔ اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

سُنَنُ الزَّوَائِدِ حُكْمُهَا حُكْمُ الْمُسْتَحَبِّ

زائدہ سنتیں مستحب کے حکم میں ہیں

(530)۔عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يَأْبِرُونَ النَّخْلَ، فَقَالَ مَا تَصْنَعُونَ؟ قَالُوا كُنَّا نَصْنَعُهُ، قَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْ لَمْ تَفْعَلُوا كَانَ خَيْرًا، قَالَ فَتَرَكُوهُ فَنَقَصَتْ، قَالَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لَهُ ﷺ، فَقَالَ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ دِينِكُمْ فَخُذُوا بِهٖ، وَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ رَأْيِي فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ (مسلم:6127)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ شریف میں جلوہ افروز ہوئے۔ وہ لوگ کھجور کے پودوں میں پیوند لگاتے تھے (جلدی پھل دینے والے پودے کی قلم لیتے تھے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارا یہی طریقہ ہے۔ فرمایا: شاید تم ایسا نہ کرو تو بہتر ہو۔ انہوں نے وہ طریقہ چھوڑ دیا تو نقصان ہوا۔ انہوں نے یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ایک بشر ہوں، جب میں تمہیں تمہارے دین سے متعلق کوئی حکم دوں تو اسے لے لو۔ اور جب اپنی رائے سے تمہیں کوئی بات کہوں تو میں ایک بشر ہی ہوں۔

(531)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْتُمْ اَعْلَمُ بِاَمْرِ

www.islamurdureligion.com

دُنْيَاكُمْ (مسلم:6128،ابن ماجة:2471)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگ اپنے دنیا کے معاملات کو بہتر جانتے ہو۔

شرح

کھیتی باڑی کے طریقے، طبی نسخے، خوردونوش کے آداب، لباس واطوار اور بودوباش کا تعلق سنن زوائد سے ہے، ان معاملات میں سختی نہیں کی جاسکتی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنِ اكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيبًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَدْبِرْهُ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ یعنی جو شخص سرمہ لگائے تو طاق تعداد میں لگائے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جو ڈھیلے استعمال کرے تو طاق تعداد میں کرے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جس نے کچھ کھایا اور پھر دانتوں میں خلال کر کے نکالا تو اسے تھوک دے اور جو زبان گھمانے سے زبان کے ساتھ لگ گیا اسے نگل لے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔ جو پاخانے کے لیے باہر گیا اسے چاہیے کہ کسی چیز کی اوٹ میں بیٹھے۔ اگر کچھ نہ ملے تو ریت کا ٹیلہ بنا کر اس کی طرف پیٹھ کرلے۔ بے شک شیطان بنی آدم کی شرم گاہ سے کھیلتا ہے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا، جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں (ابوداؤد:۳۵، ابن ماجہ:۳۳۷، سنن الدارمی:۶۶۶)۔ سندہ ضعیف، فیه من لا یعرف

رَدُّ الْمُعْتَزِلَةِ وَالْمُرْجِئَةِ وَالْجَبْرِيَّةِ وَالْقَدَرِيَّةِ

معتزلہ، مُرجئہ (مُرْجِئَةِ)، جبریوں اور قدریوں کی تردید

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وُجُوهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ، اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (القيامة:22،23)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس (قیامت کے) دن کچھ چہرے ہرے بھرے ہوں گے، اپنے رب کو دیکھتے ہوں گے۔

(532)۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ أُنَاسًا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ نَعَمْ، هَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ بِالظَّهِيرَةِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ، قَالُوا: لَا، قَالَ وَهَلْ تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ ضَوْءٌ لَيْسَ فِيهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: مَا

www.islamtheworldreligion.com

تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، إِلَّا كَمَا تُضَارُّونَ فِي رُؤْيَةِ أَحَدِهِمَا (بخاری: 4581)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں کچھ لوگوں (صحابہ) نے پوچھا: یارسول اللہ کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں گے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، کیا تم دوپہر کے وقت سورج کو دیکھنے میں تکلیف محسوس کرتے ہو، جب اس میں بادل نہ ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم چودھویں رات میں چاند کو دیکھنے میں تکلیف محسوس کرتے ہو، جب اس میں بادل نہ ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم قیامت کے دن اللہ عزوجل کو دیکھنے میں صرف اتنی تکلیف محسوس کرو گے جتنی ان دونوں میں سے ایک کو دیکھنے میں محسوس کرتے ہو۔ (معتزلہ قیامت کے دن اللہ کو دیکھنے کے منکر ہیں)۔

(533)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي رَحِمَهُ اللهُ، يَقُولُ مَنْ قَالَ: اَلْقُرْآنُ مَخْلُوقٌ فَهُوَ عِنْدَنَا كَافِرٌ، لِأَنَّ الْقُرْآنَ مِنْ عِلْمِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَفِيهِ أَسْمَاءُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ فِي السُّنَّةِ (السنة: 1)۔ صحیح الی احمد، واما استدلالہ فصحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد رحمہ اللہ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا کہ قرآن مخلوق ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے، اس لیے کہ قرآن اللہ عزوجل کا علم ہے، اور اس میں اللہ عزوجل کے اسماء (حسنیٰ) ہیں۔

(534)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبِي رَحِمَهُ اللهُ عَنِ الصَّلَاةِ خَلْفَ أَهْلِ الْبِدَعِ، قَالَ: لَا يُصَلَّى خَلْفَهُمْ مِثْلُ الْجَهْمِيَّةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ رَوَاهُ عَبْدُ اللهِ فِي السُّنَّةِ (السنة: 6)۔ صحیح الی احمد

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد رحمہ اللہ سے اہل بدعت کے پیچھے نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: ان کے پیچھے نماز نہ پڑھی جائے جیسے جہمیہ (جبریہ کا ایک فرقہ) اور معتزلہ ہیں۔

(535)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ: اَلْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ (ترمذی: 2149، ابن ماجة: 62)۔ صحیح وله شواهد

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں دو طرح کے لوگ ایسے ہوں گے جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہوگا: مُرجئہ اور قدریہ۔

(536)۔ عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ لِابْنِ عُمَرَ صَدِيقٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُكَاتِبُهُ فَكَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَكَلَّمْتَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْقَدَرِ، فَإِيَّاكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيَّ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ يُكَذِّبُونَ بِالْقَدَرِ (ابوداؤد: 4613، ترمذی: 2152، ابن ماجة: 4061)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر کا ایک دوست شام والوں میں سے تھا، جسکے ساتھ خط و کتابت رکھتے تھے، اس کی طرف عبداللہ بن عمر نے لکھا: مجھ تک بات پہنچی ہے کہ تم نے تقدیر کے کسی معاملے میں کوئی (غلط) بات کہی ہے، خبردار کہ آئندہ مجھے خط لکھو، پس میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: کہ میری امت میں ایسے لوگ ہوں گے جو تقدیر کا انکار کریں گے۔

(537)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

www.islamtheworldreligion.com

فِي الْقَدَرِ، فَنَزَلَتْ (يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ، إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ) (سورۃ القمر:48،49)(مسلم:6752،ترمذی:2157،ابن ماجہ:83)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مشرکین قریش رسول اللہ ﷺ سے تقدیر کے بارے میں بحث کرنے کے لیے آئے تو یہ آیت نازل ہوئی: يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ یعنی جس دن وہ جہنم میں اوندھے منہ گھسیٹے جائیں گے (اور کہا جائے گا) دوزخ کا عذاب چکھو، بے شک ہم نے ہر چیز کو تقدیر کے ساتھ پیدا کیا ہے۔

(538)۔وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِكُلِّ أُمَّةٍ مَجُوسٌ وَمَجُوسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا قَدَرَ، مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ فَلَا تَشْهَدُوا جَنَازَتَهُ، وَمَنْ مَرِضَ مِنْهُمْ فَلَا تَعُودُوهُمْ، وَهُمْ شِيعَةُ الدَّجَّالِ، وَحَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ يُلْحِقَهُمْ بِالدَّجَّالِ (ابو داؤد:4692،رواہ احمد عن ابن عمر:23348)۔حسن

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر امت میں مجوسی ہوتے تھے، اور اس امت کے مجوسی وہ لوگ ہیں جو کہیں گے کہ تقدیر کچھ نہیں، ان میں سے جو مر جائے تو اس کے جنازے پر مت جاؤ، اور ان میں سے جو بیمار ہو جائیں تو ان کی عیادت مت کرو، یہ دجال کا گروہ ہوں گے، اللہ نے اپنے اوپر لازم کرلیا ہے کہ انہیں دجال کے ساتھ شامل کرے گا۔

شرح

عوام اہل سنت خصوصاً پاک و ہند کے عوام اور عام سطحی واعظین اور خطباء کی معلومات صرف تین مشہور فرقوں تک محدود ہیں، انہیں جو بھی بھٹکا ہوا شخص نظر آئے اسے انہی میں سے کسی نہ کسی کے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، مذہبی شناخت اور تحقیق کے معاملے میں یہ بہت بڑا المیہ ہے، اس صورتِ حال سے روافض نے خوب فائدہ اٹھایا ہے۔ہم اختصار کے ساتھ اس موضوع پر کچھ باتیں عرض کرتے ہیں:

(۱)۔ معتزلہ کا نام اہل سنت سے جدا ہونے (اعتزال کرنے) کی وجہ سے معتزلہ رکھا گیا ہے۔اس فرقہ کا بانی واصل بن عطاء تھا، یہ سیدنا حسن بصری رحمہ اللہ کا شاگرد تھا، اس نے کہا تھا کہ گناہِ کبیرہ کا مرتکب نہ مومن ہے نہ کافر، یہ بات کہتے ہوئے وہ کلاس سے علیحدہ جا کر کھڑا ہو گیا، حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا: اِعْتَزَلَ عَنَّا وَاصِلٌ یعنی واصل ہم سے الگ ہو گیا، یہیں سے اس کے پیروکاروں کا نام معتزلہ پڑ گیا۔

مگر یہ اپنے آپ کو اَصْحَابُ الْعَدْلِ وَ التَّوْحِيْدِ کہتے ہیں۔اصحابُ العدل اس لیے کہ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ پر عدل واجب ہے کہ نیکوں کو جنت دے اور بروں کو جہنم میں ڈالے۔اصحابُ التوحید اس لیے کہ انکے نزدیک اللہ تعالیٰ کی صفات قدیم نہیں ہیں بلکہ حادث ہیں، ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی صفات کو قدیم ماننے سے تعددِ قدماء (بہت سارے قدیم ہونا) لازم آتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید کے خلاف ہے۔معتزلہ کے نزدیک اللہ پر واجب ہے کہ وہ کرے جس میں انسان کی بھلائی ہو، معتزلہ اللہ کے کلام کو اللہ کی مخلوق سمجھتے ہیں، شفاعت کے منکر ہیں، عذابِ قبر کے منکر ہیں، کراماتِ اولیاء کے منکر ہیں۔پاک و ہند میں

www.islamtheworldreligion.com

ایسے عقائد رکھنے والے لوگ معتزلہ ہیں یا ان کے پیروکار ہیں، خواہ وہ خود کو سُنی کہتے ہوں۔

(۲)۔ روافض اور معتزلہ کے اصول بھی ایک ہی جیسے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ روافض کے پانچ بنیادی عقائد میں عدل کا عقیدہ بھی شامل ہے۔ نہج البلاغہ کے مصنف شریف رضی معتزلہ ہی تھے، لہٰذا شرح ابن ابی حدید جیسی کتابیں انہی کے کھاتے میں جاتی ہیں۔ یہ بات قابل توجہ ہے کہ کئی باطل فرقے خود کو اہل سنت میں چھپاتے ہیں۔ جب کوئی شخص نہج البلاغہ کی شانیں بیان کرے، اہل سنت کی کتاب صحیح بخاری اور امام بخاری رحمہ اللہ پر تنقید کرے، ایسی تحقیق پیش کرے جس سے اہل سنت کی معتبر کتابوں صحاح ستہ وغیرہ سے اعتماد اٹھتا ہو، یا یوں کہتا ہو کہ معتزلہ کو اتنا بھی غلط نہیں سمجھنا چاہیے، تو سمجھ جایئے کہ یہ شخص معتزلہ ہے یا معتزلہ کا جاسوس بن کر رافضیت کو راستہ دینا چاہتا ہے۔

(۳)۔ مرجئہ کو مرجئہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ ہر مومن کو جنتی سمجھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ایمان کے ہوتے ہوئے گناہ نقصان نہیں دیتا جیسا کہ کفر کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی فائدہ نہیں دیتی۔ بے شمار بے عمل اور جاہل صوفی اور جاہل شعراء آپ کو اسی راہ پر نظر آئیں گے۔

(۴)۔ جبریہ بندے کو مجبورِ محض سمجھتے ہیں یعنی بے بس، بے ارادہ، بے اختیار۔ ان کے برعکس قدریہ بندے کو قادر سمجھتے ہیں اور اللہ کی تقدیر کے منکر ہیں، کہتے ہیں کہ انسان جو کچھ کرتا ہے خود کرتا ہے۔ مجوسی بھی تقدیر کے منکر ہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قدریہ میری امت کے مجوسی ہیں، (اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، إِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ، وَإِنْ مَّاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ (ابوداؤد: ۴۶۹۱)۔ مجوسیوں کا تعلق ایران سے ہے، انہی کے عقیدے کے مطابق روافض بھی اہل سنت کے عقیدۂ تقدیر پر سخت اعتراض کرتے ہیں، خوب سمجھ لیجیے!

اہل سنت کا عقیدہ جبریہ اور قدریہ کے درمیان ہے، خوارج اور روافض کے درمیان ہے اور مُشَبِّهَة اور مُعَطِّلَة کے درمیان ہے اور ہر لحاظ سے اعتدال پر قائم ہے۔ اہل سنت کا سلوک بھی محبت اور عقل کے درمیان ہے، یہ محض عشق نہیں ہے جو جذب کی طرف لے جائے اور محض عقل بھی نہیں ہے جو الحاد اور فلسفہ کی طرف لے جائے۔ اسلام یہودیت اور عیسائیت کی اِفراط اور تفریط کے درمیان متوسط ہے۔ یہ سب باتیں اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی آئینہ دار ہیں۔

مُجَانَبَةُ اَهْلِ الْاَهْوَاءِ وَالْبِدَعِ

بدمذہبوں اور اہلِ بدعت سے علیحدگی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعًا (النسآء: 140)۔

www.islamurdureligion.com

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور بے شک تم پر کتاب میں حکم اُتارا کہ: جب تم سنو کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے، تو ایسے لوگوں کے پاس مت بیٹھو، یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں، ورنہ بلاشبہ اس صورت میں تم بھی انہی کی مثل ہو جاؤ گے، بے شک اللہ تمام منافقوں اور سب کافروں کو دوزخ میں جمع کرنے والا ہے۔

وَقَالَ : وَ اِذَا رَأَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْ آيَاتِنَا فَأَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ وَ اِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ (الانعام :68)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: اور اے مخاطب جب تو دیکھے ان لوگوں کو جو ہماری آیتوں میں ٹیڑھی بحث کرتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے، یہاں تک کہ وہ کسی اور موضوع پر بحث کرنے لگیں، اور اگر تجھے شیطان بھلا ہی دے تو یاد آجانے کے بعد ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ مت بیٹھ۔

(539)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: تَلَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْآيَةَ: هُوَ الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ ، مِنْهُ آيَاتٌ مُّحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ ، وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ، فَأَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ ، وَابْتِغَاءَ تَأْوِيْلِهٖ ، وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗ إِلَّا اللهُ ، وَالرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ يَقُوْلُوْنَ: آمَنَّا بِهٖ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَإِذَا رَأَيْتِ الَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُوْلٰئِكِ الَّذِيْنَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوْهُمْ (بخاری : 4547، مسلم: 6717، ابو داؤد: 4598 ، ترمذی: 2993)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی: وہی اللہ ہے جس نے آپ پر یہ کتاب نازل کی ہے، اس کتاب کی بعض آیات واضح ہیں جو اس کتاب کی اصل بنیاد ہیں اور اس کی بعض آیات متشابہ ہیں، سو جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ فتنہ جوئی کے لیے متشابہ آیات کے درپے رہتے ہیں، اور ان کا محمل اللہ کے سواء کوئی نہیں جانتا اور وہ لوگ جن کا علم راسخ اور مضبوط ہے، وہ کہتے ہیں: سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور صرف عقل والے ہی نصیحت قبول کرتے ہیں (آل عمران: ۷)، حضرت عائشہ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو آیاتِ متشابہات کی پیروی کرتے ہیں تو یہ وہی لوگ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے (اس آیت میں) فرمایا ہے، ان لوگوں سے بچ کے رہو۔

(540)۔وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُوْنَ يَسْأَلُوْنَكَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا: هٰذَا اللهُ ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ ؟ قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا فِي الْمَسْجِدِ إِذْ جَاءَنِيْ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ ، فَقَالُوْا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ، هٰذَا اللهُ ، فَمَنْ خَلَقَ اللهَ ؟ قَالَ: فَأَخَذَ حَصًى بِكَفِّهٖ فَرَمَاهُمْ ، ثُمَّ قَالَ: قُوْمُوْا قُوْمُوْا صَدَقَ خَلِيْلِيْ (مسلم: 349)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابو ہریرہ! یہ لوگ تجھ سے ہمیشہ پوچھتے رہیں گے، یہاں تک کہیں گے کہ یہ تو اللہ ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کچھ دیہاتی لوگ آ کر کہنے لگے اے ابو ہریرہ! یہ تو اللہ (کا وجود مسلّم) ہے تو اللہ کو کس نے پیدا کیا؟ راوی کہتے ہیں کہ

www.islamtheworldreligion.com

حضرت ابو ہریرہ نے مٹھی بھر کر کنکریاں ان کو ماریں، پھر فرمایا: اٹھ جاؤ اٹھ جاؤ۔ میرے خلیل ﷺ نے سچ فرمایا۔

(541)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَا تُجَالِسُوا أَهْلَ الْقَدَرِ وَلَا تُفَاتِحُوهُمْ (ابو داؤد:4710، 4720، مسند احمد:206)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: قدریوں کے پاس مت بیٹھو اور نہ گفتگو میں ان سے پہل کرو۔

(542)۔ وَعَنْ أَسْمَاءَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: دَخَلَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ الْأَهْوَاءِ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فَقَالَا: يَا أَبَا بَكْرٍ نُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ؟ قَالَ: لَا ، قَالَا: فَنَقْرَأُ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ؟ قَالَ: لَا ، لِتَقُومَانِ عَنِّي أَوْ لَأَقُومَنَّ ، قَالَ: فَخَرَجَا ، فَقَالَ: بَعْضُ الْقَوْمِ ، يَا أَبَا بَكْرٍ ، وَمَا كَانَ عَلَيْكَ أَنْ يَقْرَأَ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى؟ قَالَ: إِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْرَأَ عَلَيَّ آيَةً فَيُحَرِّفَانِهَا ، فَيَقِرَّ ذَلِكَ فِي قَلْبِي (سنن الدارمی:401)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اسماء بن عبید سے مروی ہے کہ فرمایا: بدمذہبوں میں سے دو آدمی ابن سیرین کے پاس آئے، تو کہا: اے ابوبکر ہم تمہیں ایک حدیث سناتے ہیں، فرمایا: نہیں۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کے سامنے اللہ کی کتاب میں سے ایک آیت پڑھتے ہیں، فرمایا: نہیں۔ تم دونوں میرے پاس سے اٹھ جاؤ ورنہ میں ضرور اٹھ جاؤں گا۔ حضرت اسماء نے فرمایا کہ: وہ دونوں آدمی (وہاں سے) نکل گئے، حاضرین میں سے کسی نے کہا: اے ابوبکر! اگر وہ آپکے سامنے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے کوئی آیت پڑھ دیتے تو آپکا کوئی نقصان نہیں تھا، فرمایا: مجھے اندیشہ تھا کہ وہ میرے سامنے آیت پڑھتے تو اس (کے مفہوم) میں تحریف کرتے، تو وہ میرے دل میں جگہ پکڑ لیتی۔

شرح

حضرت علامہ سید ابن عابدین شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: تمام باطل فرقوں میں بدعت قدرِ مشترک ہے، لہٰذا ایک کا حکم دوسرے کیلیے بھی ہے فَيَشْمَلُ الْمُعْتَزِلَةَ وَالشِّيعَةَ وَغَيْرَهُمْ (شامی ۱/ ۴۱۵)۔

☆.....☆.....☆

www.islalmtheworldreligion.com

كِتَابُ الْعِلْمِ وَالتَّعْلِيْمِ
علم اور تعلیم کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِی عِلْمًا (طٰہٰ:114)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور کہہ اے میرے رب میرے علم میں اضافہ فرما۔

شرح

علم کی تعریف

ہر چیز کی ایک حقیقت ہے اور کسی چیز کی حقیقت کو جاننا اس کا علم ہے۔ ہر لفظ کا مدلول اول ہی اس کا علم ہے، علم کی یہ تعریف سوفسطائی (Sophist) جہالت کا توڑ ہے اور تسلسل کے عیب سے بھی پاک ہے۔ اگر علم کا وجود ہی نہیں تو پھر علم کا موجود نہ ہونا بھی ایک علم ہے، تو اس علم کی بھی نفی ہونی چاہیے، نتیجہ کے طور پر پھر بھی علم کا وجود ہی ثابت ہوا۔ علم کے وجود کی نفی کا پہلا نتیجہ تعلیمی اداروں کی بندش، دوسرا نتیجہ لاقانونیت کے ذریعے انسان اور جانور میں امتیاز ختم کرنا اور تیسرا نتیجہ دنیا میں تباہی ہے۔ ایسے حالات میں ہی قیامت برپا ہوگی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے قریب علم اٹھ جائے گا يُرْفَعُ الْعِلْمُ (بخاری: 5231، مسلم: 6786)۔ علم کو اسلام نے وہ عظمت عطا فرمائی ہے کہ عربی کے لفظ علم کی بلندیوں کے سامنے انگریزی کا لفظ نالج (Knowledge) بچھا ہوا نظر آتا ہے۔

شرعی طور پر اللہ کی معرفت اور اس کی معرفت میں معاونت کرنے والی ہر چیز کو علم کہتے ہیں، اور جو چیز بندے کو اللہ سے دور لے جائے اور اس سے غافل کر دے وہ جہالت ہے خواہ اس کے اوپر علم کے کتنے ہی بڑے لیبل لگے ہوئے ہوں۔ اللہ کی معرفت انبیاء علیہم السلام کو اللہ کریم کی طرف سے براہِ راست حاصل ہوتی ہے اور دوسرے لوگوں کو انبیاء علیہم السلام کے ذریعے سے حاصل ہوتی ہے، حضرت ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: اَلْعِلْمُ نُوْرٌ فِیْ قَلْبِ الْمُؤْمِنِ مُقْتَبَسٌ مِنْ مَّصَابِیْحِ مِشْكَاةِ النُّبُوَّةِ مِنَ الْاَقْوَالِ الْمُحَمَّدِیَّةِ وَالْاَفْعَالِ الْاَحْمَدِیَّةِ وَالْاَحْوَالِ الْمَحْمُوْدِیَّةِ یُهْتَدٰی بِهٖ اِلَی اللّٰهِ وَصِفَاتِهٖ وَ اَفْعَالِهٖ وَ اَحْكَامِهٖ یعنی علم ایک نور ہے جو مومن کے قلب میں موجود ہوتا ہے، فانوسِ نبوت کے طاق سے پھوٹنے والے اقوالِ محمدیہ اور افعالِ احمدیہ سے حاصل کیا جاتا ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، افعال اور احکام کی طرف رہنمائی حاصل ہوتی ہے (مرقاۃ جلد ۱ صفحہ ۴۰۵)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَلْعِلْمُ

www.islamtheworldreligion.com

ثَلَاثَةٌ، وَمَا سِوىٰ ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ: آيَةٌ مُّحْكَمَةٌ، أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، أَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ یعنی علم تین چیزیں ہیں۔محکم آیات (یعنی غیر منسوخ) یا قائم شدہ سنت (یعنی صحیح سند کے ساتھ) یا عدل والا فریضہ (اجماعی اور متفقہ بات)۔اسکے علاوہ جو کچھ ہے فاضل ہے (ابوداؤد:۲۸۸۵، ابن ماجہ:۵۴)۔ اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ، ثلاثة : اى معرفة ثلاثة اشياء ، آية محكمة : اى غير منسوخة او ما لا يحتمل الا تاويلا واحدا، سنة قائمة : اى ثابتة صحيحة منقولة عن رسول الله ﷺ معمول بها ، فريضة عادلة : اى مستقيمة ما اتفق عليه المسلمون۔

تعلیمی نصاب

ہر انسان ہر میدان کا ماہر نہیں ہوسکتا۔معاشی، جنگی، سائنسی اور علمی وغیرہ حوالوں سے انسانوں میں تقسیم کے بغیر چارہ نہیں۔کوئی انسان بعض اوقات ایک سے زیادہ میدانوں میں بھی مہارت حاصل کر لیتا ہے مگر ایسا بہت کم دیکھنے میں آیا ہے۔نبی کریم ﷺ ہی ہر موضوع پر مہارت رکھتے ہیں، جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں مہارتیں تقسیم شدہ ملتی ہیں۔مدارس کے نصاب کو مرتب کرتے وقت ہمارا نکتہ نظر اسلامی علوم کے ماہرین پیدا کرنا ہوتا ہے اور یہ اسلامی معاشرے کی اولین ضرورت ہے۔صرف بچوں کی وردیاں اور کتابیں بدل دینا، سندیں، ڈگریاں اور الحاق تو محض انتظامی اور معاشی چالاکیاں ہیں۔

طلباء کا کسی شیخ کامل سے اپنے نفس کی اصلاح سیکھنا، نصاب میں تصوف پر کوئی جامع کتاب اور سیرت النبی ﷺ پر نہایت صحت کے ساتھ لکھی گئی کتاب کا شامل کیا جانا ضروری ہے۔فقیر راقم الحروف نے اسی غرض سے تصوف پر "کتاب الصفر" اور سیرت پر "سید المرسلین" نامی کتاب عربی زبان میں لکھ دی ہے۔

ادیان عالم، جدید مغربی فلسفہ، معاشیات اور سیاسیات اور ان کا اسلامی تعلیمات کے ساتھ تقابل شاملِ نصاب ہونا چاہیے۔یہ چیزیں الگ سے نہ بھی پڑھائی جائیں بلکہ قرآن، حدیث، فقہ اور عقائد پڑھاتے وقت ان پر خصوصی توجہ دینا بھی کافی ہے۔مثلاً کتاب الایمان کا تعلق عقائد اور کلام سے ہے۔کتاب العلم کا تعلق نظامِ تعلیم سے ہے۔بخاری شریف میں کتاب الاحکام، صحیح مسلم میں کتاب الامارۃ اور ہدایہ میں کتاب السیر کا تعلق سیاسیات سے ہے۔کتاب البیوع کا تعلق معاشیات سے ہے، کتاب آداب القاضی، کتاب الشہادات، کتاب الحدود وغیرہ کا تعلق عدالتی نظام سے ہے۔پھر مسلمان طالبِ علم کسی جدید مغربی تحقیق یا اصطلاح سے کیوں گھبرائے گا؟ صرف معمولی توجہ کی ضرورت ہے۔

عربی، انگریزی اور اردو زبان میں مہارت آج ہر عالمِ دین کی ضرورت ہے، ان زبانوں کے علاوہ دنیا بھر کی دوسری زبانوں میں مہارت حاصل کر کے دین پھیلانا بھی فرض کفایہ ہے۔نبی کریم ﷺ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو سریانی زبان سیکھنے کا حکم اسی لیے دیا تھا (ترمذی:۲۷۱۵)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوجمرہ کو بصرہ میں اپنے ترجمان کے طور پر تنخواہ

www.islamtheworldreligion.com

دے کر اپنے پاس رکھا (بخاری: ۵۳، ۸۷)۔ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ، قَالَ: كُنْتُ أُتَرْجِمُ بَيْنَ يَدَيِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَبَيْنَ النَّاسِ (مسلم: ۱۱۶)۔

ضَرُوْرَةُ الْعِلْمِ

علم کی ضرورت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَا يَعْقِلُهَا اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ (العنکبوت:43)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان باتوں کو عالموں کے سواء کوئی نہیں سمجھتا۔

(543)۔عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرَ الْجَوَاهِرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ (ابن ماجة:224)۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ اِلٰى قَوْلِهٖ ﷺ كُلِّ مُسْلِمٍ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اور نااہل کے سامنے علم کی بات رکھنے والا ایسے ہے جیسے خنزیر کے گلے میں ہیرے، موتی اور سونا پہنانے والا۔

(544)۔عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ (اخرجه ابن عدی:963، والبیهقی فی المدخل:324، والشعب: 1663)۔ وقال البیهقی فی شعب الایمان: الحدیث شبه مشهور و اسناده ضعیف، وقد روی من اوجه کلها ضعیفة۔ فحسن لتعدد طرقه

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرو، خواہ چین میں ہو۔

فَضْلُ الْعِلْمِ وَالتَّفَقُّهِ

علم اور فقہ حاصل کرنے کی فضیلت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (الزمر:9)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟

وَقَالَ: يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (المجادلة:11)۔

ترجمہ: اور فرمایا: تم میں جو لوگ ایمان لائے اور جنہیں علم دیا گیا، اللہ ان کے درجات بلند کرتا ہے۔

(546)۔عَنْ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِيْ (بخاری:71، مسلم:2389، 4956)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ جس کے حق میں بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، اور بے شک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ دیتا ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(547)۔وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ قَالَ وُلِدْتُ سَنَةَ ثَمَانِیْنَ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِیْ سَنَةَ سِتٍّ وَتِسْعِیْنَ وَاَنَا ابْنُ سِتَّ عَشَرَةَ سَنَةً، فَلَمَّا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ وَرَاَیْتُ حَلْقَةً عَظِیْمَةً ، فَقُلْتُ لِاَبِیْ حَلْقَةُ مَنْ هٰذِهٖ ؟ فَقَالَ حَلْقَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءِ الزَّبِیْدِیِّ صَاحِبِ النَّبِیِّ ﷺ فَتَقَدَّمْتُ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ، سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ تَفَقَّهَ فِیْ دِیْنِ اللهِ كَفَاهُ اللهُ تَعَالٰی مُهِمَّهٗ وَرَزَقَهٗ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ (مسند امام اعظم صفحته20)۔صحیح

ترجمہ: حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں اَسی (۸۰) ہجری میں پیدا ہوا اور میں نے اپنے والد کے ساتھ چھیانوے ہجری میں حج ادا کیا۔ میں اس وقت سولہ برس کا جوان تھا۔ جب میں مسجد حرام میں داخل ہوا تو میں نے ایک عظیم حلقہ دیکھا۔ میں نے اپنے والد ماجد سے عرض کیا یہ کس کا حلقہ ہے؟ انہوں نے فرمایا: صحابیِ رسول عبداللہ بن حارث بن جزءزَبیدی کا حلقہ ہے۔ میں شوقِ زیارت میں جلدی سے آگے بڑھا۔ میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے دین کی فقہ حاصل کی اللہ اس کے تمام مہمات حل کردے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

(548)۔وَعَنْ كَثِیْرِ بْنِ قَیْسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِی الدَّرْدَآءِ فِیْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَجَآءَهٗ رَجُلٌ، فَقَالَ یَا اَبَا الدَّرْدَآءِ اِنِّیْ جِئْتُكَ مِنْ مَدِیْنَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ لِحَدِیْثٍ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَا جِئْتُ لِحَاجَةٍ، قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَطْلُبُ فِیْهِ عِلْمًا اَسْلَكَ اللهُ بِهٖ طَرِیْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ ، وَاِنَّ الْعَالِمَ یَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ وَالْحِیْتَانُ فِیْ جَوْفِ الْمَآءِ ، وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ عَلٰی سَائِرِ الْكَوَاكِبِ، وَاِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ (ترمذی:2682، ابو داؤد:3641، ابن ماجة:223، مسند احمد:21773، سنن الدارمی:347)۔صحیح

ترجمہ: حضرت کثیر بن قیس فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس دمشق کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا۔ انکے پاس ایک آدمی آیا۔ کہنے لگا اے ابودرداء میں آپکے پاس مدینۃ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک حدیث کی خاطر آیا ہوں۔ میں نے سنا ہے آپ وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ میں کسی اور کام سے نہیں آیا۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: جس نے علم حاصل کرنے کیلئے سفر کیا، اللہ تعالیٰ اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستے پر چلائے گا۔ اور بے شک فرشتے طالب علم کی رضا کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں۔ اور بے شک آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اور پانی کے اندر مچھلیاں عالم کے لیے استغفار کرتی ہیں۔ اور بے شک عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر ہوتی ہے۔ اور بے شک علماء، انبیاء کے وارث ہیں وہ دینار اور درہم کے وارث نہیں ہوتے بلکہ علم کے وارث ہوتے ہیں۔ جس نے اسے حاصل کرلیا اسے وافر حصہ نصیب ہوا۔

(549)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ لَا یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُهٗ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ یَّقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَآءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یَبْقَ عَالِمًا ، اِتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا ، فَاَفْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ ، فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا (بخاری:100، مسلم:6796، ترمذی:2652، ابن ماجة:52)۔صحیح

www.islamfnevorldreligion.com

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح قبض نہیں کرے گا کہ بندوں میں سے ایک ہی جھٹکے سے اچک لے۔ بلکہ علماء کے قبض کرنے سے علم کو قبض کرے گا۔ حتیٰ کہ ایک عالم بھی باقی نہ رہے گا۔ لوگ جاہلوں کو اپنا رئیس بنالیں گے۔ پھر ان پر سوال کیے جائیں گے۔ وہ علم کے بغیر فتوے دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(550)۔عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ فِي الْأَرْضِ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَاءِ، يُهْتَدىٰ بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ، فَإِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ، أَوْشَكَ أَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ (مسند احمد: 12537)۔ حسن

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک زمین میں علماء کی مثال ایسے ہے جیسے آسمان میں ستاروں کی مثال، ان کے ذریعے سے خشکی اور سمندر کے اندھیروں میں راہنمائی حاصل کی جاتی ہے، تو جب ستارے چھپ جاتے ہیں تو ہدایت کے متلاشی بھٹک جاتے ہیں۔

شرح

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فَقِيْهٌ وَاحِدٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ یعنی ایک فقیہ آدمی، شیطان پر ہزار عابد سے بھاری ہے (ترمذی: ۲۶۸۱، ابن ماجہ: ۲۲۲)۔غریب

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ان میں سے ایک عابد ہے اور دوسرا عالم۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلىٰ أَدْنَاكُمْ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ لَيُصَلُّوْنَ عَلىٰ مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ یعنی عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ آدمی پر۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اور آسمانوں والے اور زمین والے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے بلوں میں اور حتیٰ کہ مچھلیاں بھی لوگوں کو نیکی سکھانے والے پر رحمت بھیجتی ہیں (ترمذی: ۲۶۸۵)۔ غَرِيْبٌ، فيه مبالغة للترغيب الى العلم، وليُنظر الشروح

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی مسجد میں دو مجلسوں کے پاس سے گزرے اور فرمایا: كِلَاهُمَا عَلىٰ خَيْرٍ وَأَحَدُهُمَا أَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهِ أَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللهَ وَيَرْغَبُوْنَ إِلَيْهِ فَإِنْ شَاءَ أَعْطَاهُمْ وَإِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَأَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ وَالْعِلْمَ وَيُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ أَفْضَلُ وَإِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّماً قَالَ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ یعنی یہ دونوں اچھا کام کر رہے ہیں، ان میں سے ایک محفل دوسری محفل سے اچھی ہے، ایک محفل والے اللہ سے دعائیں مانگ رہے ہیں

www.islamthroughreligion.com

اوراس کی طرف رغبت رکھتے ہیں مگر اللہ کی مرضی ہوتو انہیں عطاء کردے اوراس کی مرضی ہوتو عطاء نہ کرے، جبکہ دوسری محفل والے فقہ اور علم سیکھ رہے ہیں اور جاہلوں کو سکھا رہے ہیں، اس محفل والے افضل ہیں، میں معلم بنا کر ہی بھیجا گیا ہوں، پھر آپ ﷺ اس محفل والوں کے پاس بیٹھ گئے (ابن ماجہ: ۲۲۹، سنن الدارمی: ۳۴۹، المدخل للبیہقی: ۱۵۶۹)۔ فی إسنادہ ضعیفان: عبد الرحمن بن زیاد وعبد الرحمن بن رافع

(551)۔ عَنِ الشَّعْبِيِّ: صَلّٰى زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ عَلٰى جَنَازَةٍ فَقُرِّبَتْ اِلَيْهِ بَغْلَتُهٗ لِيَرْكَبَهَا فَجَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَخَذَ بِرِكَابِهٖ، فَقَالَ زَيْدٌ: خَلِّ عَنْهُ يَابْنَ عَمِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰكَذَا اُمِرْنَا اَنْ نَّفْعَلَ بِالْعُلَمَاءِ وَ الْكُبَرَاءِ، فَقَبَّلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَدَهٗ وَ قَالَ: هٰكَذَا اُمِرْنَا اَنْ نَّفْعَلَ بِاَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّنَا ﷺ

(المستدرك للحاكم: 5881، 5885)۔ حسن، سكت عنه الذهبی

ترجمہ: امام شعبی تابعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کسی کی نمازِ جنازہ پڑھی، اس کے بعد ان کا خچر ان کے قریب لایا گیا تا کہ اس پر سوار ہوں، اتنے میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ان کی رکاب پکڑ لی، حضرت زید نے فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کے چچا کے بیٹے! رکاب چھوڑ دیں، حضرت ابن عباس نے فرمایا: ہمیں اسی طرح علماء اور بزرگوں کا احترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے، حضرت زید بن ثابت نے ان کا ہاتھ چوما اور فرمایا: ہمیں اسی طرح اپنے نبی ﷺ کے اہل بیت کا احترام کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اَلْعِلْمُ بِالتَّكْرَارِ وَالْمُذَاكَرَةِ

تکرار اور مذاکرہ کے ذریعے علم کا حصول

(552)۔ وَعَنِ الشَّعْبِي قَالَ كَانَ سِتَّةٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ يَتَذَاكَرُوْنَ الْعِلْمَ، مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ، وَاُبَيٌّ، وَاَبُوْ مُوْسٰى عَلٰى حَدَّةٍ، وَعُمَرُ، وَزَيْدٌ، وَابْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (كتاب الآثار صفحة 866)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ محمد کریم ﷺ کے صحابہ میں سے چھ افراد علمی مذاکرات کرتے تھے۔ ان میں حضرت علی بن ابی طالب، حضرت اُبی، حضرت ابوموسیٰ کسی حد تک، حضرت عمر، حضرت زید اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ شامل ہیں۔

(553)۔ عَنْ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: قَيِّدُوا الْعِلْمَ بِالْكِتَابِ (المستدرك للحاكم: 363)۔ صحيح على شرط مسلم وافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: علم کو تحریر کے ذریعے محفوظ کرو۔

(554)۔ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَذَاكُرُ الْعِلْمِ بَعْضَ لَيْلَةٍ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اِحْيَائِهَا (المصنف لعبد الرزاق: 20636، المدخل للبيهقي: 1565، 1566، 1567، 1568، سنن الدارمي: 269 بلفظ: تدارس العلم الخ)۔ صحيح، وله طرق

www.islamicurdureligion.com

ترجمہ: حضرت قتادہ (تابعی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: رات کا کچھ حصہ علمی مذاکرات کرنا مجھے ساری رات جاگنے (اور عبادت کرنے) سے زیادہ پسند ہے۔

اَقْسَامُ الْعِلْمِ

علم کی اقسام

(555)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وِعَائَيْنِ ، فَاَمَّا اَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهٗ فِيْكُمْ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبَلْعُوْمُ (بخاری:120)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو علم سیکھے ہیں۔ ان میں سے ایک میں تم لوگوں سے کھول کھول کر بیان کرتا ہوں۔ مگر وہ جو دوسرا ہے اگر میں اسے بیان کروں تو یہ حلقوم کاٹ دیا جائے۔

(556)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَابَكْرِ بْنِ أَبِيْ قُحَافَةَ خَلِيْلًا، وَلٰكِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلُ اللهِ، وَإِنَّ الْقُرْآنَ نَزَلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ لِكُلِّ آيَةٍ مِنْهَا ظَهْرٌ وَبَطْنٌ، وَلِكُلِّ حَدٍّ مَطْلَعٌ (مسند ابی یعلیٰ:5149، شرح السنة المجلد 1 صفحته 180 حدیث:122)۔ اَلْحَدِيْثُ صحیح، وقیل صحیح موقوفا، والظهر لفظ القرآن والبطن تاویله۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: اگر میں زمین والوں میں سے کسی کو تنہائی کا یار بناتا تو ابوبکر بن ابی قحافہ کو ضرور بناتا، لیکن تمہارا صاحب اللہ کا خلیل ہے، اور بے شک قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ ان میں سے ہر آیت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن اور ہر علم والے کی ایک حد ہے۔

شرح

تنہائی کے یار کے ساتھ قرآن کے ظاہر اور باطن کا ذکر فرمانا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے روحانی علوم اور معارف کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت شیخ عبدالعزیز دباغ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

نبی کریم ﷺ کا اللہ تعالیٰ پر ایمان ایسی خاص کیفیت سے تھا کہ اگر وہ تمام اہل زمین کی طرف پھینکا جائے تو پگھل کر رہ جائیں خواہ صحابہ ہوں یا کوئی اور۔ اس کیفیت میں سے حضرت ابوبکر کو ان کی برداشت کے مطابق تھوڑا سا حصہ ملا تھا۔ اس کے باوجود یہ فیض اتنا زیادہ تھا کہ نبی کریم ﷺ کی امت میں ایک شخص بھی حضرت ابوبکر کا فیض برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا اور نہ ہی آپ کے قریب آنے کی طاقت رکھتا تھا، خواہ صحابہ میں سے ہو یا انکے علاوہ فتح کبیر کے افراد میں سے ہو۔ اس لیے کہ نبی کریم ﷺ اسرار الوہیت، حقائق ربوبیت اور دقائق عرفان میں ایسی بلندی پر پہنچے ہیں جسے نہ کوئی بیان کرتا سکتا ہے اور نہ وہاں پہنچ سکتا ہے۔ آپ

www.islamtheworldreligion.com

صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر کے ساتھ معرفت کے ان سمندروں سے متعلق گفتگو فرماتے تھے جس میں آپ غوطہ زن رہتے تھے۔ حضرت ابوبکر مذکورہ مرتبے تک ترقی کر گئے تھے مگر اسکے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری تین سالوں میں ان سے بھی ان حقائق پر گفتگو نہیں فرماتے تھے کہ کہیں وہ پگھل نہ جائیں (الابریز صفحہ ۳۲۶)۔

(557)۔وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : الْعِلْمُ عِلْمَانِ، فَعِلْمٌ فِي الْقَلْبِ فَذَاكَ الْعِلْمَ النَّافِعُ، وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاكَ حُجَّةُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ (سنن الدارمی:369)۔ اِسْنَادُهٗ صَحِيْحٌ، و كذا روى عن الحسن عليه الرحمة مقطوعا (الدارمی:368)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم دو قسم کا ہے۔ ایک علم دل میں ہوتا ہے۔ وہ علم نافع ہے اور ایک علم زبان پر ہوتا ہے۔ وہ اللہ عزوجل کی آدم کے بیٹے پر حجت ہے۔

عَلَامَاتُ الْعَالِمِ

عالم کی نشانیاں

(559)۔وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى: اِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا قَالَ مَنْ خَشِيَ اللهَ فَهُوَ عَالِمٌ (سنن الدارمی:338)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد اِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا کے بارے میں مروی ہے کہ فرمایا: جو اللہ سے ڈرا وہ عالم ہے۔

(560)۔وَعَنِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَا يَكُوْنُ الرَّجُلُ عَالِمًا حَتّٰى لَا يَحْسُدَ مَنْ فَوْقَهٗ وَلَا يَحْقِرَ مَنْ دُوْنَهٗ وَلَا يَبْتَغِيَ بِعِلْمِهٖ ثَمَنًا (سنن الدارمی:295)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کوئی آدمی عالم نہیں ہوسکتا جب تک اپنے سے اوپر والے پر حسد نہیں چھوڑتا، اپنے سے نیچے والے کو حقیر سمجھنا نہیں چھوڑتا اور اپنے علم سے دولت کمانا نہیں چھوڑتا۔

اِيَّاكُمْ وَشَرَّ الْعُلَمٰٓءِ

برے علماء سے بچ کے رہو

(561)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ اٰيَةً وَحَدِّثُوْا عَنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ وَلَا حَرَجَ، وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (بخاری:3461، ترمذی:2669)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے سن کر آگے پہنچا دو خواہ ایک آیت

www.islamtheworldreligion.com

ہی ہو۔اور بنی اسرائیل سے روایت لے لیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں۔اور جس نے جان بوجھ کر میرے بارے میں جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(562)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، قَالَ: اِتَّقُوا الْحَدِيثَ عَنِّيْ إِلَّا مَا عَلِمْتُمْ ، فَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ، وَمَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهٖ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ (ترمذی:2151)۔ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا: میری حدیث بیان کرنے سے بچو، سوائے اس کے جس کا تمہیں خوب علم ہو،تو جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے،اور جس نے قرآن کے بارے میں اپنی رائے سے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

(563)۔وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَآءَ اَوْلِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَآءَ اَوْيَصْرِفَ بِهٖ وُجُوهَ النَّآسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ (ترمذی:2654)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے علم اس لیے حاصل کیا کہ اس کی وجہ سے علماء پر فخر کرے یا ان پڑھوں سے جھگڑا کرے، یا یہ سوچے کہ لوگ اسکی طرف متوجہ ہوں گے،اللہ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

(564)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوا الْعِلْمَ وَوَضَعُوهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ ، وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوهُ لِاَهْلِ الدُّنْيَا لِيَنَالُوا بِهٖ مِنْ دُنْيَاهُمْ فَهَانُوا عَلَيْهِمْ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ جَعَلَ الْهُمُومَ هَمًّا وَاحِداً هَمَّ اٰخِرَتِهٖ ، كَفَاهُ اللهُ هَمَّ دُنْيَاهُ ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُومُ اَحْوَالَ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللهُ فِيْ اَيِّ اَوْدِيَتِهَا هَلَكَ (ابن ماجة:257، شعب الايمان للبيهقي : 1888)۔ ذَا ضَعِيْفٌ وَشَاهِدُهٗ صَحِيْحٌ (ابن ماجة:4105)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اہل علم حضرات علم کی حفاظت کریں اور اسے علمی اہلیت والوں کے سامنے رکھیں تو وہ اس کے ذریعے اپنے ہم زمانہ لوگوں کی سیادت کریں۔لیکن انہوں نے اسے دنیا والوں پر خرچ کیا ہے تا کہ ان کی دنیا میں سے کچھ حاصل کریں۔نتیجہ یہ نکلا کہ علماء دنیا والوں کے سامنے ہلکے پڑ گئے۔میں نے تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے فرمایا: جس نے اپنی تمام ہمت ایک آخرت کے مشن پر لگا دی اللہ اس کی دنیاوی مہمات میں خود کفایت فرمائے گا اور جس نے دنیا کے احوال کے پیچھے اپنی ہمت بکھیر دی اللہ کو کچھ پرواہ نہیں، دنیا کی جس وادی میں چاہے بھٹک کر ہلاک ہو جائے۔

(565)۔وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ يَهْدِمُ الْاِسْلَامَ زَلَّةُ الْعَالِمِ وَجِدَالُ الْمُنَافِقِ بِالْكِتَابِ وَحُكْمُ الْاَئِمَّةِ الْمُضِلِّيْنَ (سنن الدارمی:220)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اسلام کو تین چیزیں منہدم کر دیتی ہیں۔عالم کا پھسل جانا اور منافق کا قرآن پڑھ کر بحث کرنا اور گمراہ حکمرانوں کی حکومت۔

www.islamtheworldreligion.com

(566)۔وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ خَطِيبَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَا فَتَكَلَّمَا ثُمَّ قَعَدَا وَقَامَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ خَطِيبُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمْ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ فَإِنَّمَا تَشْقِيقُ الْكَلَامِ مِنَ الشَّيْطَانِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا

(مسند احمد: 5687، صحیح ابن حبان: 5718)۔ و رَوَى الْبُخَارِي: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْراً (بخاری: 5146، 5767، ترمذی:2028، ابوداؤد:5007)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا فرمایا: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں مشرق سے دو خطیب آدمی آئے۔ دونوں نے کھڑے ہو کر خطاب کیا پھر دونوں بیٹھ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے خطیب حضرت ثابت بن قیس کھڑے ہو گئے اور خطاب کیا۔ پھر بیٹھ گئے۔ لوگوں کو ان سب کا کلام بہت اچھا لگا۔ تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمایا:

اے لوگو! کلام میں اپنا سادہ طریقہ جاری رکھو، کلام میں لفاظی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے، نبی کریم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ: بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔ امام بخاری نے صرف یہ ٹکڑا بیان کیا ہے کہ: بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

عَلَيْكُمْ بِخَيْرِ الْعُلَمَاءِ

اچھے علماء کا ساتھ دو

(567)۔عَنِ ابْنِ سِيرِينَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِينٌ فَانْظُرُوا عَمَّنْ تَأْخُذُونَ دِينَكُمْ (مسلم: 26، سنن الدارمی: 423، 428)۔ صحیح وَرَوَى الدَّيْلَمِي مِثْلَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوعاً

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: بے شک یہ علم دین ہے، خوب غور کر لیا کرو تم اپنا دین کس سے حاصل کر رہے ہو؟

(568)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيمَا أَعْلَمُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا (ابو داؤد: 4291، مستدرك حاكم: 8770، 8771)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سیکھا ہے اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر صدی کے سر پر ایسے لوگوں کو پیدا فرمائے گا جو اس کے لیے اس کے دین کی تجدید کر دیں گے۔

(569)۔وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِثُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُولُهُ، يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِينَ وَتَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ

(السنن الکبریٰ للبیہقی: 20911، 20912، الطبع القدیم باکستانی المجلد 10 صفحتہ 209، المدخل الی علم السنن للبیہقی: 731)۔ صحیح ثابت بکثرۃ طرقہ

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن عبدالرحمن عذری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس علم کی ذمہ داری ہر بعد میں آنے والے زمانے کے بہترین لوگ اٹھائیں گے، وہ اس میں سے غالیوں کی تحریف، تخریب کاروں کی موڑتوڑ اور جاہلوں کی ہیرا پھیری کی نفی کر کے دکھادیں گے۔

(570)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: تَسْمَعُوْنَ وَيُسْمَعُ مِنْكُمْ، وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَّسْمَعُ مِنْكُمْ (مسند احمد: 2947، ابو داؤد: 3659، ابن حبان: 62)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم مجھ سے سنتے ہو اور لوگ تم سے سنیں گے، اور جنہوں نے تم سے سنا ہے بعد والے لوگ ان سے سنیں گے۔

شرح

حضرت عمیرہ فرماتے ہیں کہ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِهِ اذْهَبِ اطْلُبِ الْعِلْمَ، فَخَرَجَ فَغَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَحَدَّثَهُ بِأَحَادِيْثَ فَقَالَ لَهُ أَبُوْهُ يَا بُنَيَّ اذْهَبْ فَاطْلُبِ الْعِلْمَ، فَغَابَ عَنْهُ أَيْضاً زَمَاناً ثُمَّ جَاءَهُ بِقَرَاطِيْسَ فِيْهَا كُتُبٌ فَقَرَأَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ أَبُوْهُ هٰذَا سَوَادٌ فِي بَيَاضٍ فَاذْهَبِ اطْلُبِ الْعِلْمَ، فَخَرَجَ فَغَابَ عَنْهُ مَا غَابَ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ لِأَبِيْهِ سَلْنِي عَمَّا بَدَا لَكَ، فَقَالَ لَهُ أَبُوْهُ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّكَ مَرَرْتَ بِرَجُلٍ يَمْدَحُكَ وَمَرَرْتَ بِآخَرَ يَعِيْبُكَ، قَالَ إِذاً لَمْ أَلُمِ الَّذِي يَعِيْبُنِي وَلَمْ أَحْمَدِ الَّذِي يَمْدَحُنِي، قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَرْتَ بِصَفِيْحَةٍ قَالَ أَبُو شُرَيْحٍ لَا أَدْرِي أَمِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ، فَقَالَ إِذاً لَمْ أُهَيِّجْهَا وَلَمْ أَقْرَبْهَا، فَقَالَ اذْهَبْ فَقَدْ عَلِمْتَ یعنی ایک آدمی نے اپنے بیٹے سے کہا: جاؤ علم حاصل کرو۔ وہ لڑکا چلا گیا اور کچھ عرصہ غائب رہا۔ جب واپس آیا تو اس نے اپنے والد کے سامنے کچھ احادیث بیان کیں۔ اسکے والد نے کہا: جاؤ علم حاصل کرو۔ وہ لڑکا دوبارہ کچھ عرصہ غائب رہا۔ پھر وہ کچھ کاغذات لے کر واپس آیا جس میں تحریریں تھیں۔ اسکے والد نے اسے کہا: یہ محض سفید کاغذوں پر کالی سیاہی ہے۔ جاؤ علم حاصل کرو۔ وہ لڑکا پھر چلا گیا۔ پھر تیسری بار جب واپس آیا تو اپنے والد سے کہنے لگا: آپ جو چاہیں مجھ سے پوچھ لیں۔ والد نے کہا بتاؤ اگر تم کسی ایسے آدمی کے پاس سے گزرو جو تمہاری تعریف کرے اور دوسرے آدمی کے پاس سے گزرو جو تمہارے عیب بیان کرے تو تم کیا کرو گے؟ لڑکے نے کہا: اس صورتِ حال میں عیب بیان کرنے والے کا برا نہیں مناؤں گا اور تعریف کرنے والے پر خوش نہیں ہوں گا۔ پھر والد نے کہا: اگر تم سونے یا چاندی کا ٹکڑا زمین پر گرا ہوا پاؤ تو پھر کیا کرو گے؟ لڑکے نے کہا: میں اسے نہیں اٹھاؤں گا بلکہ اس کے قریب بھی نہیں جاؤں گا۔ والد نے کہا جاؤ! اب تم علم سیکھ چکے ہو (سنن دارمی: ۳۹۲)۔

www.islamtheworldreligion.com

رُجُوْعُ الْعَالِمِ اِلَى الصَّوَابِ

عالم کا اپنی تحقیق سے رجوع کرنا

(571)۔جَاءَ رَجُلٌ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّي غِبْتُ عَنِ امْرَأَتِي سَنَتَيْنِ فَجِئْتُ وَهِيَ حُبْلٰى فَشَاوَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نَاسًا فِي رَجْمِهَا فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنْ كَانَ لَكَ عَلَيْهَا سَبِيْلٌ فَلَيْسَ لَكَ عَلٰى مَا فِي بَطْنِهَا سَبِيْلٌ فَاتْرُكْهَا حَتّٰى تَضَعَ فَتَرَكَهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَدْ خَرَجَتْ ثَنَايَاهُ فَعَرَفَ الرَّجُلُ الشَّبَهَ فِيهِ فَقَالَ: ابْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَجَزَتِ النِّسَاءُ أَنْ يَلِدْنَ مِثْلَ مُعَاذٍ لَوْلَا مُعَاذٌ لَهَلَكَ عُمَرُ (السنن الکبریٰ للبیہقی المجلد 7 صفحتہ 443،جامع المسانید لابن کثیر المجلد 11 صفحتہ 363، ابن عساکر المجلد 24 صفحتہ 374، سیر اعلام النبلاء المجلد 1 صفحتہ 452، الاصابۃ لابن حجر صفحتہ 1848)۔صحیح

ترجمہ: ایک مرتبہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور کہا کہ میں دو سال تک گھر سے غائب رہا ہوں، واپس آیا ہوں تو میری بیوی حاملہ ہے۔آپ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو رجم کرنے کے بارے میں لوگوں سے مشورہ فرمایا، حضرت معاذ ابن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین اس کے پیٹ میں بچے کا کیا قصور؟ اسے بچے کی پیدائش تک چھوڑ دیجیے۔آپ اس عورت کو سزا دینے سے رک گئے۔جب وہ بچہ پیدا ہوا تو اس کے دانت نکلے ہوئے تھے۔اس شخص نے بچے کو شباہت سے پہچان لیا اور کہنے لگا رب کعبہ کی قسم یہ میرا بیٹا ہے۔سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت معاذ بن جبل کے بارے میں فرمایا: عورتیں اس بات سے عاجز آ گئی ہیں کہ معاذ جیسا بیٹا پیدا کریں، اگر معاذ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

(572)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّلَمِيِّ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَا تَغَالُوْا فِي مُهُوْرِ النِّسَاءِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ: لَيْسَ ذٰلِكَ لَكَ يَا عُمَرُ، إِنَّ اللهَ يَقُوْلُ: وَإِنْ اٰتَيْتُمْ إِحْدٰهُنَّ قِنْطَارًا مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ امْرَأَةً خَاصَمَتْ عُمَرَ فَخَصَمَتْهُ (المصنف لعبد الرزاق: 10461)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمان سلمی فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب نے فرمایا: عورتوں کے مہر مت بڑھاؤ، تو ایک عورت نے کہا: اے عمر آپ کو یہ حق حاصل نہیں ہے (کہ آپ اس میں کمی کریں) بے شک اللہ فرماتا ہے: اور اگر تم ان میں سے کسی کو سونے کا خزانہ دے دو، تو حضرت عمر نے فرمایا: عورت نے مرد سے بحث کی تو عورت جیت گئی۔

(573)۔عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا عَنْ مَسْئَلَةٍ فَقَالَ فِيْهَا، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَيْسَ هٰكَذَا وَلٰكِنْ كَذَا وَ كَذَا، قَالَ عَلِيٌّ أَصَبْتَ وَأَخْطَأْتُ وَفَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ (تفسیر ابن جریر: 14967)۔حسن

ترجمہ: سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کسی آدمی نے کوئی مسئلہ پوچھا، آپ نے اس کا جواب دیا، پاس سے کسی نے کہا کہ یہ مسئلہ اس طرح نہیں ہے بلکہ اس طرح ہے۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا اور میری تحقیق درست نہ تھی، ہر علم

www.islamicworldreligion.com

والے سے اوپر علم والا ہے۔

(574)۔عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَاساً اِرْتَدُّوْا عَلٰى عَهْدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَحْرَقَهُمْ بِالنَّارِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ:لَوْ كُنْتُ أَنَا كُنْتُ قَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ وَلَمْ أَكُنْ أُحْرِقُهُمْ لِأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ: وَيْحَ ابْنُ عَبَّاس(بخاری:3017،مستدرک حاکم:6405)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ مرتد ہوئے تو آپ نے انہیں آگ سے جلا دیا۔سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو انہوں نے فرمایا کہ اگر میں ہوتا تو ان لوگوں کو ویسے قتل کر دیتا، اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو دینِ اسلام سے مرتد ہوا اسے قتل کر دو۔ میں انہیں جلا کر نہ مارتا اس لیے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے: کسی کو اللہ کا عذاب مت دو۔سیدنا علی المرتضیٰ نے فرمایا: واہ ابنِ عباس۔

(575)۔عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ رُبَّمَا رَأَى ابْنُ عَبَّاسٍ الرَّأْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ(سنن الدارمی:634)۔صحیح

ترجمہ: حضرت طاؤس تابعی فرماتے ہیں کہ: کئی دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ایک رائے قائم کرتے تھے مگر بعد میں اس سے رجوع کر لیتے تھے۔

بَابُ الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ
نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (اٰل عمران:110)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

وَقَالَ: وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ (اٰل عمران:104)۔

ترجمہ: اور فرمایا: تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے جو اسلام کی دعوت دے۔

وَقَالَ: وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللهِ وَعَمِلَ صَالِحاً وَقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (حٰمٓ السجدة:33)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اس سے اچھی بات کس کی ہے جس نے اللہ کی طرف دعوت دی، اور نیک عمل کیے، اور کہا کہ بے شک میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

وَقَالَ: اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ الآية (النحل:125)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت سے دعوت دو۔

www.islamtheworldreligion.com

وَقَالَ : كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ (المائدة:79)۔

ترجمہ: اور فرمایا: وہ لوگ انہیں برائی سے منع نہیں کرتے تھے جو بھی کرتے۔

وَقَالَ : يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ (البقرة:185)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے۔

وَقَالَ: فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ (اٰل عمران:159)۔

ترجمہ: اور فرمایا: یہ اللہ کی رحمت ہے کہ تم ان پر نرمی کرتے ہو۔

وَقَالَ: اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِيْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِيٌّ حَمِيْمٌ (حٰمٓ:34)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اچھے طریقے سے تردید کرو، ایسا لگے کہ جس شخص کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے وہ جگری دوست ہو۔

وَقَالَ : اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا (الفرقان:63)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جب ان سے جاہل مخاطب ہوتے ہیں تو یہ انہیں سلام کہہ کر ٹال دیتے ہیں۔

وَقَالَ : قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحريم:6)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

وَقَالَ : فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ (التوبة :122)۔

ترجمہ: اور فرمایا: ایسا کیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر طبقے سے لوگ دین کی فقہ حاصل کرنے کے لیے نکل پڑتے اور جب واپس آتے تو اپنی قوم کو ڈر سناتے۔

(576)۔ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ (مسلم :177، ابو داؤد:1140، ترمذی:2172، ابن ماجة :4013) صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تم میں سے جو شخص برائی کو دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے روکے۔ پھر اگر اس کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنی زبان سے روکے۔ پھر اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے دل میں برا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

(577)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْاَمِيْرُ رَاعِيَةٌ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ (بخاری:2459، 2554، 2558، 2751، 5188،

www.islamtheworldreligion.com

7138،5200، ابو داؤد:2928)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خبردار تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور بچوں کی نگران ہے اسے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا اور آدمی کا غلام اپنے آقا کے مال پر نگران ہے اسے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ خبردار تم میں سے ہر ایک رعایا والا ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(578)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَضَّرَ اللهُ اِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَاَدَّاهَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ غَيْرُ فَقِيْهٍ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰى مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ، ثَلٰثٌ لَا يُغِلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ، اِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلّٰهِ وَالنَّصِيحَةُ لِلْمُسْلِمِيْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِهِمْ ، فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ تُحِيْطُ مِنْ وَرَآءِ هِمْ (مسند احمد:21645، ترمذی:2656، 2657، 2658، ابو داؤد:3660، ابن ماجة:230، 231، 232، سنن الدارمی:234، 235، 236)۔ صحیح، رواہ جماعة بالفاظ مختلفة

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ آباد رکھے اس شخص کو جس نے میری بات کو سنا اور اسے یاد رکھا اور آگے پہنچا دیا۔ کتنے ہی علمی نکات جاننے والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں (ان نکات کی خود) کوئی سمجھ نہیں ہوتی اور کتنے ہی علمی نکات جاننے والے ایسے ہوتے ہیں کہ جب وہ بیان کرتے ہیں تو اگلا ان سے زیادہ فقیہ ہوتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ اللہ کی خاطر مخلصانہ عمل، مسلمانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی اکثریت کا ساتھ دینا۔ پس بے شک ان کی دعوت (کی برکت) ان کی پشت پناہی کرتی ہے۔

(579)۔ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّخَعِيِّ قَالَ : كُنَّا جُلُوْسًا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَ الْكُوْفَةُ يَوْمَئِذٍ اِخْصَاصٌ فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ : اَلصَّلَاةَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلْعَصْرِ فَقَالَ : اِجْلِسْ فَجَلَسَ، ثُمَّ عَادَ فَقَالَ ذٰلِكَ ، فَقَالَ عَلِيٌّ : هٰذَا الْكَلْبُ يُعَلِّمُنَا بِالسُّنَّةِ ، فَقَامَ عَلِيٌّ فَصَلّٰى بِنَا الْعَصْرَ (المستدرك للحاكم: 710)۔ صحیح و افقه الذهبی

ترجمہ: حضرت زیاد بن عبدالرحمان نخعی فرماتے ہیں کہ ہم حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بڑی مسجد میں بیٹھے تھے اور اُن دنوں کوفہ محض بکھری لکڑیوں کی چھت تھا۔ آپ کے پاس مؤذن آیا اور عصر کی نماز کی اطلاع دیتے ہوئے کہنے لگا: اے امیر المومنین نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹھ جا۔ وہ دوبارہ لوٹ کر آیا اور وہی بات دہرائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کتا ہمیں سنت سکھاتا ہے۔ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور ہمیں عصر پڑھائی۔

شرح

اگر علم کے بغیر کوئی شخص امر و نہی شروع کر دے تو عین ممکن ہے کہ امر کے موقع پر نہی اور نہی کے

www.islamtheworldreligion.com

موقع پر امر کر ڈالے یا نرمی کے موقع پر سختی اور سختی کے موقع پر نرمی کرے یا غلط اور جذباتی انداز اختیار کرے۔ خصوصاً عوام الناس کا علماء کو تبلیغ کرنا سخت غلطی ہے۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے کہ ''عوام میں سے کسی آدمی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ قاضی، مفتی اور عالم کو تبلیغ کرے۔ اسلیے کہ یہ بے ادبی ہے اور علمی باریکیوں کو عام آدمی سمجھ بھی نہیں سکتا (فتاویٰ عالمگیریہ جلد ۵ صفحہ ۳۵۳)۔

اَحَادِيْثُ الرَّوَافِضِ

روافض کی احادیث

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ الْحَسَنَةُ التَّقِيَّةُ وَالسَّيِّئَةُ الْاِذَاعَةُ رَوَاهُ الْكُلَيْنِي فِي الْكَافِي فِي بَابِ التَّقِيَّةِ (الاصول من الکافی:2234) وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ تِسعَةَ اَعشَارِ الدِّينِ فِي التَّقِيَّةِ وَلَا دِينَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ، وَالتَّقِيَّةُ فِي كُلِّ شَيءٍ اِلَّا فِي النَّبِيذِ وَالمَسحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ (الاصول من الکافی:2235)۔

وَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّكُمْ عَلَى دِيْنٍ مَنْ كَتَمَهُ اَعَزَّهُ اللهُ وَمَنْ اَذَاعَهُ اَذَلَّهُ اللهُ رَوَاهُ الْكُلَيْنِي فِي الْكَافِي فِي بَابِ الْكِتْمَانِ (الاصول من الکافی:2259)۔

ترجمہ: حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ نیکی تقیہ (یعنی دین کو چھپانے) کا نام ہے اور برائی اسے ظاہر کرنا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: بے شک دین کے دس حصوں میں سے نو حصے تقیہ ہے۔ جو تقیہ نہیں کرتا اسکا کوئی دین نہیں اور تقیہ ہر چیز میں ہے سوائے نبیذ والی شراب کے اور موزوں پر مسح کرنے کے اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگ ایسے دین پر ہو کہ جس نے اسے چھپایا اللہ اسے عزت دے گا اور جس نے اسے ظاہر کیا اللہ اسے ذلیل کرے گا۔

شرح

اصولِ کافی کی مذکورہ بالا روایتیں غور سے پڑھیے، جس مذہب میں جھوٹ بولنا عبادت ہو، صرف جھوٹ بولنا نہیں بلکہ دین چھپانا عبادت ہو، دین چھپانا صرف عبادت نہیں بلکہ دین چھپانا ہی دین ہو اور جو ان کے دین کو نہ چھپائے اسے اللہ ذلیل کرتا ہو تو پھر ایسے لوگ اگر کہہ دیں کہ وہ خدا کو مانتے ہیں تو ہمیں کیا اعتبار کہ یہ سچ ہے یا ان کا تقیہ؟ یہ اگر کہہ دیں کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مانتے ہیں اور ختم نبوت کے ماننے والے ہیں تو ہمیں کیا اعتبار کہ یہ سچ ہے یا تقیہ؟ اسی طرح یہی بے اعتمادی ان کی ہر بات پر پیدا ہوتی ہے اور ان کے بھولے عوام پر تو لازم ہے کہ اپنے علماء پر ہرگز اعتماد نہ کریں اور ان کے تقیہ کی بھینٹ چڑھ کر ان کے ہاتھوں استعمال نہ ہوں۔ خدا کی قسم ہم نے سچ لکھا ہے۔

یہی اصل وجہ ہے کہ ان لوگوں نے ائمہ اہل بیت اور خصوصا سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کے بارے میں جھوٹ گھڑے ہیں اور عبادت سمجھ کر گھڑے ہیں۔ ان کی اپنی معتبر کتاب رجال کشی میں لکھا ہے کہ

www.islamtheworldreligion.com

امام ابوعبداللہ (سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ) نے فرمایا: غیر لوگ ہمیں جھوٹا کہتے ہیں اور ہمارے اپنے لوگ ہمارے بارے میں جھوٹ گھڑ گھڑ کر بیان کرتے ہیں (رجال کشی صفحہ 417،418)۔

امام رضا نے فرمایا: ابوخطاب اور اس کے شاگردوں پر اللہ کی لعنت ہو، یہ لوگ امام جعفر صادق اور ان کے اصحاب کی طرف جھوٹی باتیں گھڑ کر اور صحیح باتوں میں جھوٹ ملا کر بیان کرتے رہے ہیں، ہماری طرف منسوب کی گئی کوئی بات قبول نہ کرو جب تک وہ قرآن اور سنت کے مطابق نہ ہو (رجال کشی صفحہ 298)۔

اس موضوع پر شیخ الاسلام حضرت خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رحمہ اللہ کی کتاب مذہب شیعہ قابلِ مطالعہ ہے جو صرف ان کے تقیہ کے موضوع پر لکھی گئی ہے۔

اَلدَّعْوَةُ بِالْحِكْمَةِ، وَالْمُعَامَلَةُ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِ النَّاسِ وَضَرُوْرَتِهِمْ

حکمت کے ذریعے دعوت دینا اور لوگوں سے انکی عقل اور ضرورت کے مطابق پیش آنا

(580)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ نَحْوَ اَهْلِ الْيَمَنِ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ تَقْدَمُ عَلٰى قَوْمٍ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ اَوَّلَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلٰى اَنْ يُوَحِّدُوا اللهَ، فَاِذَا عَرَفُوا ذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، فَاِذَا صَلَّوْا فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكٰوةً فِيْ اَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلٰى فَقِيْرِهِمْ فَاِذَا اَقَرُّوْا بِذٰلِكَ فَخُذْ مِنْهُمْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ اَمْوَالِ النَّاسِ (بخاری:7372)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے معاذ بن جبل کو اہل یمن کی طرف بھیجا تو ان سے فرمایا تم اہل کتاب قوم کی طرف جا رہے ہو۔ پس پہلی چیز جس کی طرف تم انہیں دعوت دو یہ ہے کہ وہ لوگ اللہ کی توحید کو مانیں، پھر جب وہ اسے سمجھ جائیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے دن رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر جب وہ نماز پڑھنے لگ جائیں تو انہیں بتانا کہ اللہ نے ان پر انکے مال میں سے زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو ان کے امیر سے لی جائے اور غریب کو دی جائے۔ پھر جب وہ لوگ اس کا اقرار کر لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کرو اور لوگوں کا اچھا اچھا مال نہ چن لینا۔

(581)۔ وَعَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ يُذَكِّرُ النَّاسَ فِيْ كُلِّ خَمِيْسٍ، فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَوَدِدْتُ اَنَّكَ ذَكَّرْتَنَا كُلَّ يَوْمٍ، قَالَ اَمَا اِنَّهٗ يَمْنَعُنِيْ مِنْ ذٰلِكَ اَنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ اُمِلَّكُمْ وَاِنِّيْ اَتَخَوَّلُكُمْ بِالْمَوْعِظَةِ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِهَا مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا (بخاری:70، مسلم:7129)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ لوگوں کو ہر جمعرات کے دن وعظ فرماتے تھے۔ ایک آدمی نے ان سے کہا اے ابوعبدالرحمن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہمیں ہر روز وعظ و نصیحت کریں۔ فرمایا: میرے لیے اس میں رکاوٹ یہ ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ آپ لوگوں کو بیزار کر دوں۔ میں تمہیں کبھی کبھی وعظ کرتا ہوں جس طرح نبی کریم ﷺ ہمیں کبھی کبھی وعظ

www.islamtrewordreligion.com

فرماتے تھے ہمارے اکتا جانے کے خدشہ کے پیش نظر۔

(582)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تِسْعَ سِنِيْنَ فَمَا اَعْلَمُهُ قَالَ لِيْ قَطُّ لِمَ فَعَلْتَ كَذَا وَ كَذَا وَلَا عَابَ عَلَيَّ شَيْئًا قَطُّ (بخاری:6038، مسلم:6014)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نو سال تک رسول اللہ ﷺ کی خدمت کی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ آپ نے مجھے کبھی یہ فرمایا ہو کہ یہ یہ کام تم نے کیوں کیا؟ اور نہ ہی مجھ میں کبھی کوئی عیب نکالا۔ (یعنی مستحبات کے معاملہ میں)۔

(583)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ اِذْ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ فَقَامَ يَبُوْلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ مَهْ مَهْ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُزْرِمُوْهُ دَعُوْهُ فَتَرَكُوْهُ حَتّٰى بَالَ، ثُمَّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اِنَّ هٰذِهِ الْمَسَاجِدَ لَا تَصْلُحُ لِشَيْءٍ مِنْ هٰذَا الْبَوْلِ وَلَا الْقَذَرِ وَاِنَّمَا هِيَ لِذِكْرِ اللهِ وَالصَّلٰوةِ وَقِرَأَةِ الْقُرْاٰنِ اَوْ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ فَاَمَرَ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ فَجَآءَ بِدَلْوٍ مِنْ مَّآءٍ فَشَنَّهٗ عَلَيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِيُّ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ (بخاری:219،6025،6128، مسلم:661، نسائی:53، ابن ماجۃ:528)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا: ایک مرتبہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں موجود تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نے کہا رک جا، رک جا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا پیشاب نہ روکو۔ اسے چھوڑ دو۔ انہوں نے اسے چھوڑ دیا حتیٰ کہ وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور فرمایا یہ مسجدیں اس پیشاب جیسی چیزوں کے لیے نہیں ہوتیں اور نہ ہی نجاست کے لیے ہوتی ہیں۔ یہ تو اللہ کے ذکر کے لیے، نماز کے لیے اور قرآن پڑھنے کے لیے ہوتی ہیں۔ یا جیسے بھی رسول اللہ ﷺ نے اسے سمجھایا۔ پھر آپ ﷺ نے حاضرین میں سے ایک آدمی کو حکم دیا، وہ پانی کا ایک ڈول لایا اور اس پر بہا دیا۔

(584)۔وَعَنْ اَبِيْ حَازِمٍ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ فَكَانَ يَمُدُّ يَدَهٗ حَتّٰى تَبْلُغَ اِبْطَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا هٰذَا الْوُضُوْءُ؟ فَقَالَ يَا بَنِيْ فَرُّوْخَ اَنْتُمْ هٰهُنَا، لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكُمْ هٰهُنَا مَا تَوَضَّأْتُ هٰذَا الْوُضُوْءَ، سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ يَقُوْلُ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوَضُوْءُ (مسلم:586، نسائی:149، مسند احمد:8862)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے تھا۔ وہ نماز کے لیے وضو فرما رہے تھے۔ آپ اپنا ہاتھ اتنا بڑھاتے تھے کہ بغلوں تک چلا جاتا تھا۔ میں نے عرض کیا اے ابو ہریرہ یہ کیسا وضو ہے؟ انہوں نے فرمایا اے چوزے کے بچے تم لوگ یہاں کھڑے ہو؟ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم لوگ یہاں کھڑے ہو تو میں اس طرح وضو نہ کرتا۔ میں نے اپنے پیارے سجن سے سنا ہے فرمایا: مومن کا زیور وہاں تک پہنچے گا جہاں تک اس کا وضو پہنچتا ہے۔

(585)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ (ابو داؤد:4842)۔ ذکرہ

www.islamtheworldreligion.com

مسلم تعليقاً في مقدمته والحديث صحيحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگوں سے انکے مرتبے کے مطابق پیش آیا کرو۔

لَا تُفَرِّقُوْا اَمْرَ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ

اس امت کا شیرازہ مت بکھیرو جب یہ متحد ہو

(586)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْ لَا حَدَاثَةُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ لَنَقَضْتُ الْبَيْتَ ثُمَّ لَبَنَيْتُهُ عَلٰى اَسَاسِ اِبْرَاهِيْمَ (بخاری:1585، مسلم:3240، نسائی:2901)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اگر تیری قوم کفر کے زمانہ کے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کو گرا دیتا۔ پھر اسے بنیادِ ابراہیمی پر تعمیر کرتا۔

(587)۔ وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بِيْ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا (بخاری:3038، مسلم:4526، مسند احمد:19721)۔ صحیح، وَاللَّفْظُ لِمُسْلِم

ترجمہ: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اور معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو فرمایا: دونوں آسانی فراہم کرنا مشکلات پیدا نہ کرنا۔ لوگوں کو خوش رکھنا متنفر نہ کرنا، دونوں ایک جیسی بات کرنا اور اختلاف نہ کرنا۔

(588)۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا بَعَثَ اَحَداً مِّنْ اَصْحَابِهٖ فِيْ بَعْضِ اَمْرِهٖ قَالَ بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا وَيَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا (بخاری:69، مسلم:4525، ابو داؤد:4835، مسند احمد:19591)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے کسی صحابی کو کسی مشن پر روانہ کرتے تو فرماتے خوش رکھو، متنفر نہ کرو اور آسانی پیدا کرو اور مشکلات پیدا مت کرو۔

(589)۔ وَعَنْ عَرْفَجَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ، فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ (مسلم:4796، ابو داؤد:4762، نسائی:4021)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا فرمایا: جلد ہی ایسے ایسے معاملات ہوں گے۔ تو جو شخص اس امت کا شیرازہ بکھیرنے کا ارادہ کرے جب کہ یہ متحد ہو تو اسے تلوار سے مارو۔ خواہ وہ کوئی بھی ہو۔

لَا تَخْتَلِفُوْا حَتّٰى تَرَوْا فِي الْحَاكِمِ كُفْراً بَوَاحاً

جب تک حکمران میں کھلا کفر نہ دیکھو، اختلاف نہ کرو

(590)۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اقْضُوْا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُوْنَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ حَتّٰى يَكُوْنَ النَّاسُ جَمَاعَةً

www.islamtheworldreligion.com

اَوْاَمُوتَ كَمَا مَاتَ اَصْحَابِي وَكَانَ ابنُ سِيرِينَ يَرٰى اَنَّ عَامَّةَ مَا يُرْوٰى عَنْ عَلِيٍّ الْكِذْبُ (بخاری: 3707)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اپنے فیصلے اسی طرح کرتے رہو جس طرح تم پہلے کرتے رہے ہو۔ میں اختلاف کو ناپسند کرتا ہوں حتیٰ کہ تمام لوگ ایک جماعت ہو جائیں یا مجھے موت آ جائے جیسا کہ میرے ساتھی فوت ہو چکے ہیں اور امام ابن سیرین کی تحقیق یہ تھی کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے (منسوب کر کے) روایت کی جانے والی اکثر باتیں جھوٹ (من گھڑت) ہوتی ہیں۔

(591)۔وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَعَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ، فَكَانَ فِيمَا اَخَذَ عَلَيْنَا، اَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَعُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَاَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ، قَالَ اِلَّا اَنْ تَرَوا كُفْراً بَوَاحاً عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهَانٌ (بخاری: 7055، مسلم: 4771)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں بلایا اور ہم نے آپ سے بیعت کی۔ آپ نے ہم سے جو وعدے لیے ان میں یہ بھی تھا کہ ہم نے اپنی خوشی اور ناخوشی میں، تنگی اور فراخی میں، حالات سے متاثر ہو جانے کے باوجود سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کی اور اس پر کہ ہم حکومتی معاملات کو متنازع نہیں بنائیں گے۔ سوائے اس کے کہ تم کھلا کفر دیکھ لو اور تمہارے پاس اس معاملے میں اللہ کی طرف سے واضح دلیل موجود ہو۔

لَاتُسْرِعُوا اِلَى الْحُكْمِ بِالْكُفْرِ

کفر کا فتویٰ دینے میں جلدی نہ کرو

(592)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَءَ آيَةً وَسَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَءُ خِلَافَهَا، فَجِئْتُ بِهِ النَّبِيَّ فَاَخْبَرْتُهُ فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ وَقَالَ كِلَاكُمَا مُحْسِنٌ وَلَا تَخْتَلِفُوا فَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا (بخاری: 3476،2410)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو ایک آیت پڑھتے سنا۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس کے خلاف پڑھتے ہوئے سنا تھا۔ میں اس آدمی کو پکڑ کر نبی کریم ﷺ کے پاس لایا اور آپ کو ساری بات عرض کی۔ میں نے آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر ناپسندیدگی کے آثار دیکھے۔ فرمایا: تم دونوں ٹھیک ہو۔ اختلاف مت کرو۔ تم سے پہلے لوگوں نے اختلاف کیا اور ہلاک ہو گئے۔

(593)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَيُّمَا امْرِءٍ قَالَ لِاَخِيهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَآءَ بِهَا اَحَدُهُمَا اِنْ كَانَ كَمَا قَالَ، اِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ (بخاری: 6104، مسلم: 216، ترمذی: 2637)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے کسی بھائی کو کافر کہا ان میں ایک اس کفر کا حقدار ہو گیا۔ اگر اس نے صحیح کہا تو صحیح ورنہ وہ کفر اس کی اپنی طرف لوٹ جائے گا۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

کفر کی دو قسمیں ہیں: اولاً: یہود و نصاریٰ، مجوس اور بت پرستوں کا کفر قرآن میں صراحتاً مذکور اور مجمع علیہ ہے۔ براہمہ جو کہ نبوت کے اصلاً منکر ہیں اور دہریہ جو وجودِ خالق کے منکر ہیں ان کی تکفیر یہود و نصاریٰ کی نسبت بدرجہ اولیٰ ثابت ہے (الاقتصاد للامام الغزالی صفحہ ۱۵۰، ۱۵۱)۔

اگر کوئی قرآن یا سنتِ متواترہ یا اجماعِ قطعی سے ثابت شدہ حکم کا انکار کرے، تو کافر ہو جائے گا، مثلاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے کا انکار، آخرت، اخروی جزا و سزا، حشر و نشر اور جنت و جہنم کا انکار، اللہ تعالیٰ یا کسی بھی نبی مکرم کی اہانت، اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ پر بہتان باندھنا، قرآن کو محرف یا بیاضِ عثمانی ماننا، غیرِ نبی کو نبی سے افضل ماننا اور مسلمانوں کے خون کو بلا تاویل حلال سمجھنا وغیرہ۔

اگر کسی کے قول میں کفر کی کئی وجوہ ہوں مگر اسلام کی صرف ایک وجہ موجود ہو تو مفتی پر واجب ہے کہ اسلام کی اس ایک وجہ کو ترجیح دے اور اس کی تکفیر سے گریز کرے (شامی جلد ۳ صفحہ ۳۱۲)۔

☆.....☆.....☆

www.islalmtheworldreligion.com

كِتَابُ الطَّهَارَةِ
طہارت کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ (التوبة: 108)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس میں ایسے مرد ہیں جو پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

(594)۔ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيمَانِ (مسلم: 534، ترمذی: 3517)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔

شرح

انسان کا جانوروں سے امتیاز، شخصیت کا نکھار، حفظانِ صحت اور وبائی امراض (لَوْ سَلَّمْنَا التَّعَدِّي) سے بچاؤ اسلام کے تصورِ طہارت کی قدر شناسی کے لیے کافی ہے۔

بَابُ الْمِيَاهِ
پانیوں کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا (الفرقان: 48)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا۔

(595)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَئَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَآءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَآءِ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الطَّهُورُ مَآءُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ (مؤطا امام مالك كتاب الطهارة باب الطهور للوضوء حديث رقم: 12، موطا امام محمد صفحته 67، ترمذی: 69، ابو داؤد: 83، نسائی: 59، ابن ماجة: 386، 387، سنن الدارمی: 733، مسند احمد: 8756)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال پوچھا۔ تو عرض کیا یا رسول اللہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس سے وضو کریں تو پیاسے رہتے ہیں۔ کیا ہم سمندر کے پانی کے ساتھ وضو کر لیا کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

(596)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ

www.islamtheworldreligion.com

الدَّائِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِی ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْهِ(شرح معانی الآثار للطحاوی المجلد 1 صفحته 13، مسلم:656، 657، بخاری:239، ابو داؤد:69، ترمذی:68، نسائی:58، مسند احمد:8579)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص کھڑے پانی میں پیشاب نہ کرے جو چل نہ رہا ہو۔ پھر اسی میں غسل کرے گا۔

(597)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَوْمِهٖ فَلْیَغْسِلْ یَدَهٗ قَبْلَ اَنْ یُدْخِلَهَا فِیْ وَضُوْئِهٖ، فَاِنَّ اَحَدَکُمْ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ (بخاری:162، مسلم: 560، ابو داؤد:140، نسائی:86)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نیند سے جاگے تو اپنے وضو کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے ہاتھ دھولے۔ تم میں سے کسی کو کچھ معلوم نہیں کہ اسکے ہاتھ نے رات کہاں گزاری۔

(598)۔وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ فِیْ رَکْبٍ فِیْهِمْ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ حَتّٰی وَرَدُوْا حَوْضاً، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِصَاحِبِ الْحَوْضِ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ هَلْ تَرِدُ حَوْضَکَ السَّبَاعُ؟ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا، فَاِنَّا نَرِدُ عَلَی السَّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَیْنَا (مؤطا امام مالك کتاب الطهارة باب الطهور للوضوء حدیث رقم:14، مؤطا امام محمد صفحته66)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن حاطب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک وفد کے ساتھ نکلے جس میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ حتیٰ کہ سب ایک حوض پر پہنچے۔ حضرت عمرو بن عاص نے حوض کے مالک سے فرمایا: اے صاحبِ حوض! کیا تیرے حوض پر درندے آتے رہتے ہیں؟ حضرت عمر بن خطاب نے اسے فرمایا اے صاحبِ حوض! ہمیں مت بتاؤ ہم درندوں (والے حوض) پر جاتے رہتے ہیں اور وہ ہمارے (حوض) پر آتے رہتے ہیں۔

(599)۔وَعَنْ کَبْشَةَ بِنْتِ کَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا وَکَانَتْ تَحْتَ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ اَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَیْهَا فَسَکَبَتْ لَهٗ وَضُوْءً، فَجَآءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ مِنْهُ فَاَصْغٰی لَهَا الْاِنَآءَ حَتّٰی شَرِبَتْ، قَالَتْ کَبْشَةُ فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْهِ، فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ یَا ابْنَتَ اَخِیْ؟ قَالَتْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّهَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ، اِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ وَالطَّوَّافَاتِ (ترمذی:92، ابو داؤد:75، نسائی:68، ابن ماجة:367، سنن الدارمی:740، مؤطا امام مالك کتاب الطهارة باب الطهور للوضوء:13، مسند احمد المجلد5 صفحته303 حدیث رقم:22641)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت کبشہ بنتِ کعب بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جو ابن ابی قتادہ کی زوجہ تھیں کہ حضرت ابوقتادہ ان کے گھر آئے۔ انہوں نے انہیں وضو کرایا۔ اس دوران بلی آئی اور وہ اس میں سے پینے لگی۔ ابوقتادہ نے برتن اس کے سامنے کر دیا حتیٰ کہ اس نے پی لیا۔ حضرت کبشہ کہتی ہیں کہ ابوقتادہ نے دیکھا میں انہیں گھور کر دیکھ رہی تھی۔ انہوں نے فرمایا اے بھتیجی تم حیران ہو رہی ہو؟ میں نے کہا جی ہاں۔ فرمایا بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یہ نجس نہیں ہوتی۔ یہ تمہارے گھر میں آنے جانے والے مردوں اور

www.islamtheworldreligion.com

عورتوں میں سے ہے۔

(600)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَت كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَآءٍ وَاحِدٍ(بخاری:250،مسلم:731)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کرتے تھے۔

(601)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ يَتَوَضَّئُوْنَ جَمِيْعًا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللهِ ﷺ (مؤطا امام محمد صفحہ 61)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں شوہر اور بیویاں اکٹھے وضو کرتے تھے۔

(602)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلسِّنَّوْرُ سَبُعٌ(سنن الدار قطنی:176، مستدرک حاکم:669،670)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بلی درندہ (کے حکم میں) ہے۔

(603)۔وَعَنْهُ قَالَ سُؤْرُ الْهِرَّةِ يُهْرَاقُ وَيُغْسَلُ الْاِنَآءُ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ(شرح معانی الآثار للطحاوی:45)۔صحیح، سؤر الهرة مکروہ استعماله مع وجود غیرہ

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بلی کا جھوٹا بہا دیا جائے اور برتن ایک یا دو مرتبہ دھو دیا جائے۔

(604)۔وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي اِنَآءِ اَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ وَلْيَغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ ابْنُ عَدِيٍّ وَرَوَى الدَّارَ قُطْنِيُّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ نَحْوَهٗ مَرْفُوْعاً بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ وَ مَوْقُوْفاً عَلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِسَنَدٍ حَسَنٍ (ابن عدی المجلد 2 صفحہ 366،سنن الدار قطنی:190،191،193،194،شرح معانی الآثار:65)۔

ترجمہ: زہری سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے برتن میں سے کتا لاک لے تو اسے بہادے اور برتن کو تین مرتبہ دھوئے۔

(605)۔وَكَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرٰى اَنَّ الثَّلْثَ يُطَهِّرُ الْاِنَآءَ مِنْ وُلُوْغِ الْكَلْبِ فِيْهِ (شرح معانی الآثار للطحاوی:65)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تحقیق یہ تھی کہ کتے کے جھوٹے برتن کو تین مرتبہ دھونا پاک کر دیتا ہے۔

(جن احادیث میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً سات بار دھونا مروی ہے، حضرت ابوہریرہ کا اپنا فرمان ان کا نسخ ظاہر کر رہا ہے، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ اپنی ہی روایت کردہ حدیث کے خلاف عمل کریں (طحاوی:۶۵)۔

(606)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا حَدَّثَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقِيْلَ لَهٗ اَهٰذَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ؟ فَقَالَ كُلُّ حَدِيْثِ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَاِنَّمَا كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لِاَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَمْ يَكُنْ يُجَدِّثُهُمْ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (شرح معانی الآثار للطحاوی:45)۔صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت محمد بن سیرین رحمہ اللہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کوئی روایت بیان کرتے تو آپ سے پوچھا جاتا کہ یہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے؟ وہ فرماتے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہر بات نبی کریم ﷺ سے لی گئی ہوتی ہے، وہ (محمد بن سیرین) یہ بات اس لیے کرتے تھے کہ ابو ہریرہ انہیں ہر بات نبی کریم ﷺ ہی کی بتاتے تھے۔

(607)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ (مسند امام اعظم:37، مسلم:812)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب چمڑے کو رنگ لیا گیا تو پاک ہو گیا۔

(608)۔وَعَنْ أَسْمَآءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلَتِ امْرَأَةٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهَا الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَ إِحْدَا كُنَّ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ، فَلْتَقْرُصْهُ، ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ بِمَآءٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ فِيهِ (بخاری:227، 307، مسلم:675، ابوداؤد:361، نسائی:394، ابن ماجة:629)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں جب ہم میں سے کسی عورت کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے کپڑے پر حیض کا خون لگ جائے تو وہ اسے مل دے پھر وہ اسے پانی کے ساتھ دھو کر پاک کر لے پھر نماز پڑھ لے۔

(609)۔وَعَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوبَ، فَقَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَأَثَرُ الْغَسْلِ فِي ثَوبِهِ (بخاری:230، مسلم:672، ابو داؤد:373، ترمذی:117، نسائی:295، ابن ماجة:536، مسند احمد:25151)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سلیمان بن یسار فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منی کے بارے میں پوچھا جو کپڑے کو لگ جاتی ہے، تو فرمایا میں اسے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھو دیتی تھی۔ آپ نماز کے لیے نکلتے تھے اور دھلائی کا نشان آپ کے کپڑے پر موجود ہوتا تھا۔

(610)۔وَعَنْ أُمِّ قَيسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا أَتَتْ بِإِبْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ عَلٰى ثَوبِهِ، فَدَعَا بِمَآءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يُغْسِلْهُ (بخاری:223، مسلم:665، ابو داؤد:374، ترمذی:71، نسائی:302، ابن ماجة:524، مؤطا امام مالك كتاب الطهارة:110)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنا چھوٹا بچہ لے کر جس نے ابھی تک کھانا شروع نہیں کیا تھا، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود مبارک میں بٹھایا۔ اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا۔ آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور بہا دیا اور اسے دھویا نہیں۔

www.islamtheworldreligion.com

رِوَايَةُ الرَّوَافِضِ

سُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ جِلْدِ الْخِنْزِيرِ يُجْعَلُ دَلْواً يُسْتَقَى بِهِ الْمَآءُ، فَقَالَ لَابَأْسَ (من لا يحضره الفقيه:14)۔

(روافض کہتے ہیں کہ) امام جعفر صادق علیہ السلام سے خنزیر کی جلد کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا اس کا ڈول بنایا جاسکتا ہے جس کے ذریعے پانی نکالا جائے؟ تو فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔

بَابُ آدَابِ الْخَلَاءِ

بیت الخلا کے آداب کا باب

(611)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِتَّقُوا اللَّاعِنَيْنِ، قَالُوا وَمَا اللَّاعِنَانِ يَارَسُولَ اللهِ؟ قَالَ الَّذِيْ يَتَخَلّٰى فِيْ طَرِيْقِ النَّاسِ اَوْ فِيْ ظِلِّهِم (مسلم:618، ابو داؤد:25، مسند احمد:8875)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو دھتکارے ہوؤں سے بچو۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ دھتکارے ہوئے کون ہیں۔ فرمایا: جو لوگوں کے راستے میں پاخانہ کرتے ہیں یا انکے (بیٹھنے کے) سائے میں۔

(612)۔وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰى لَايَرَاهُ اَحَدٌ (ابو داؤد:2، ابن ماجة:335)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو اتنا دور تک چلے جاتے حتیٰ کہ آپ کو کوئی بھی نہ دیکھتا۔

(613)۔وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ لِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِاَقَلَّ مِنْ ثَلٰثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ (مسلم:606، ترمذی:16، نسائی:41، ابو داؤد:7، ابن ماجة:316، مسند احمد:23781)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قضائے حاجت کے وقت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ ہونے، یا دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے یا تین پتھروں سے کم کیساتھ استنجا کرنے یا اونٹ کی لید یا ہڈی کیساتھ استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

(614)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوْتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ (بخاری:161، مسلم:562، نسائی:88، ابن ماجة:409، ترمذی:27، دارمی:707، مؤطا امام مالك كتاب الطهارة:3، مسند احمد:7240)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ڈھیلا استعمال کیا وہ طاق تعداد

www.islamtheworldreligion.com

میں ڈھیلے استعمال کرے، جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جس نے ایسا نہ کیا تو کوئی حرج نہیں۔

(615)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي جُحْرٍ

(ابوداؤد:29، نسائی:34، مسند احمد:20803)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص بِل میں پیشاب ہرگز نہ کرے۔

(616)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبُولُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوهُ، مَا كَانَ يَبُولُ اِلَّا قَاعِدًا (مسند احمد:25651، ترمذی:12، نسائی:29، ابن ماجة:307)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس نے تم سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر پیشاب فرماتے تھے اس کی تصدیق مت کرنا۔ آپ ﷺ صرف اور صرف بیٹھ کر پیشاب فرماتے تھے۔

(617)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ اَوْ يَتَوَضَّأُ فِيهِ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَ كَذَا فِي التِّرْمِذِي وَالنَّسَائِي (ابوداؤد: 27، ترمذی:21، نسائی:36، ابن ماجة:304)۔ اَلْحَدِيثُ ثَابِتٌ اِلٰى قَوْلِهِ ﷺ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اپنے غسل خانے میں پیشاب نہ کرے پھر اسی میں غسل کرے یا وضو کرے۔ عام طور پر وسواس اسی سے پیدا ہوتے ہیں۔

(618)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُولُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (بخاری:142، مسلم:831، ابوداؤد:4، ترمذی:5، نسائی:19، ابن ماجة:298، سنن الدارمی:673، مسند احمد:11953)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: اے اللہ میں خباثت اور خبیثوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(619)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ، غُفْرَانَكَ (ترمذی:7، ابن ماجة:300، ابوداؤد:30، سنن الدارمی:684، مسند احمد:25274)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر نکلتے تو فرماتے تھے: میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں۔

(620)۔ وَعَنْ اَبِيْ اَيُّوبَ وَجَابِرٍ وَ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ لَمَّا نَزَلَتْ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ اَنْ يَتَطَهَّرُوا وَ اللهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ، اِنَّ اللهَ قَدِ اثْنٰى عَلَيْكُمْ فِي الطُّهُورِ فَمَا طُهُورُكُمْ ؟ قَالُوا نَتَوَضَّأُ لِلصَّلٰوةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ وَنَسْتَنجِي بِالْمَآءِ، فَقَالَ فَهُوَ ذَاكَ فَعَلَيْكُمُوهُ (ابن

www.islamtheworldreligion.com

ماجة:355،مستدرك حاكم:567)۔اَلْحَدِيْثُ صحيح وافقه الذهبي وَله شَوَاهِد

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری، حضرت جابر اور حضرت انس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی فِيْهِ رِجَالٌ يُحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے گروہِ انصار بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری پاکیزگی کی تعریف فرمائی ہے۔تمہارا پاکیزگی کا طریقہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہم نماز کے لیے نیا وضو کرتے ہیں اور جنابت کا غسل کرتے ہیں اور پانی سے استنجا کرتے ہیں۔فرمایا: وہ (سبب) یہی ہے اسی طرح کرتے رہو۔

بَابُ الْوُضُوْءِ

وضو کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (المائدة:6)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے اٹھو تو اپنے مونہوں کو دھولیا کرو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت، اور اپنے سروں کا مسح کرلیا کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت۔

(621)۔عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ (مسلم:578،مسند احمد:478،شعب الايمان للبيهقي:2731)۔صحيح

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا، اس کے جسم سے گناہ نکل گئے حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل گئے۔

(622)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاخِيْرِ الْعِشَآءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ (بخاری:887،7240،مسلم:589،ترمذی:22،ابو داؤد:46،ابن ماجة:287، مسند احمد:7358،شعب الايمان للبيهقي:2769،2771)۔صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے یہ فکر نہ ہوتی کہ میری امت پر گراں گزرے گا تو میں انہیں عشاء کی نماز تاخیر سے پڑھنے کا حکم دیتا اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(623)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّأَ (ابو داؤد:57،مسند احمد:25149،السنن الكبرىٰ للبيهقي:167)۔حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات میں یا دن میں جب بھی سو کر جاگتے تھے تو وضو سے پہلے مسواک فرماتے تھے۔

(624)۔وَعَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسِّوَاكُ مَطْهَرَةٌ لِلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ

www.islamtheworldreligion.com

(مسند احمد: 24085، بخاری كِتَابُ الصَّوْمِ، بَابُ: 27السِّوَاكِ الرَّطْبِ وَالْيَابِسِ لِلصَّائِمِ، سنن النسائی:5، سنن الدارمی: 688، شعب الایمان للبیهقی:384)۔ سَنَدُهٗ صَحِيْحٌ

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسواک منہ کو پاک کرنے اور رب کو راضی کرنے کا ذریعہ ہے۔

(625)۔وَعَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِيْنَ ضِعْفاً (مسند احمد:26218، شعب الایمان للبیهقی:2773، 2774، مستدرك حاكم:527)۔ صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نماز کے لیے مسواک کیا جاتا ہے وہ اس نماز سے ستر گنا افضل ہے جس کے لیے مسواک نہیں کیا جاتا۔

(626)۔وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ فَاَفْرَغَ عَلٰى يَدَيْهِ ثَلٰثاً، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثاً، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى اِلَى الْمِرْفَقِ ثَلٰثاً، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى اِلَى الْمِرفَقِ ثَلٰثاً، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى ثَلٰثاً، ثُمَّ الْيُسْرٰى ثَلٰثاً، ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا (بخاری:159، مسلم:539، ابو داؤد:106، نسائی:85)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے وضو کیا اور اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی بہایا۔ پھر کلی کی اور ناک جھاڑی پھر تین مرتبہ اپنا منہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا، پھر اپنا بایاں ہاتھ کہنی سمیت تین بار دھویا۔ پھر سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھویا، پھر بایاں پاؤں ٹخنے سمیت تین بار دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو فرمایا۔

(627)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ تَوَضَّأَ ثَلَاثاً ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ هٰذَا طَهُورُ رَسُولِ اللهِ ﷺ (ابو داؤد:111، 114، 116، ترمذی:48، 49، سنن النسائی:96)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت ہے کہ آپ نے تین تین بار اعضاء دھو کر وضو فرمایا۔ پھر فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وضو ہے۔

(628)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فِيْ صِفَةِ الْوُضُوءِ قَالَ: ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ وَاَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِيْ اُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِاِبْهَامَيْهِ ظَاهِرَ اُذُنَيْهِ (ابو داؤد:135، نسائی:140، ابن ماجة:422)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے وضو کے طریقے کے بارے میں مروی ہے کہ: پھر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اپنے سر کا مسح فرمایا اور اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں اپنے کانوں میں ڈالیں اور اپنے انگوٹھوں کے ساتھ کانوں کے باہر کے حصے پر مسح فرمایا۔

شرح

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتِيَ

www.islamtheworldreligion.com

بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَأَكْفَأَهُ عَلَى يَمِينِهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَمَسَ يَمِينَهُ فِي الْمَاءِ فَغَسَلَ بِهَا يَسَارَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْمَاءِ فَحَفَنَ بِهَا حَفْنَةً مِنَ الْمَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ أَدْخَلَ كَفَّيْهِ فِي الإِنَاءِ فَرَفَعَهَا إِلَى وَجْهِهِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ بَاطِنَ أُذُنَيْهِ وَأَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ فِي دَاخِلِ أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ ظَاهِرَ رَقَبَتِهِ یعنی میں نے نبی کریم ﷺ کو آنکھوں سے دیکھا، آپ ﷺ کے پاس برتن لایا گیا جس میں پانی تھا، تو آپ نے اسے اپنے دائیں ہاتھ پر تین دفعہ بہایا، پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈبویا تو اس کے ساتھ بائیں ہاتھ کو تین بار دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈالا تو اس میں سے ایک چلو بھرا تو تین بار کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور ناک مبارک کو جھاڑا، پھر اپنے دونوں ہاتھ برتن میں ڈالے اور انہیں اپنے چہرے کی طرف اٹھایا تو اپنا چہرہ مبارک تین بار دھویا، اور اپنے کانوں کا اندرونی حصہ دھویا، اور اپنی دو انگلیوں کو اپنے کانوں میں داخل کیا اور اپنی گردن کے ظاہری حصے کا مسح کیا (مسند بزار: ۴۵۴۳، مجمع الزوائد: ۲۸۰۵)۔ضعیف

اس حدیث سے گردن کے مسح کے استحباب پر استدلال بالکل درست ہے، لان الضعف یفید الاستحباب۔

(629)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْتُمْ فَابْدَأُوا بِمَيَامِنِكُمْ (ابوداؤد: 4141، مسند احمد: 8637، ابن ماجة: 402)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم وضو کرو تو اپنے دائیں اعضاء سے شروع کرو۔

(630)۔وَعَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا (ابوداؤد: 142، ترمذی: 788، نسائی: 87، ابن ماجة: 407)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعضاء کو بھر بھر کے وضو کرو۔ اور انگلیوں کے درمیان خلال کرو۔ اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کرو، سوائے اس کے کہ تم روزے سے ہو۔

(631)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَسْتَنْثِرْ ثَلَاثًا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ فِي خَيْشُومِهِ (بخاری: 3295، مسلم: 564، نسائی: 90)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے اٹھے تو تین بار ناک میں پانی ڈالے۔ بے شک شیطان اس کے نتھنوں میں رات گزارتا ہے۔

(632)۔وَعَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ فِي الْوُضُوءِ (ترمذی: 31، ابن ماجة: 430، سنن الدارمی: 708)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ وضو میں اپنی داڑھی مبارک میں خلال فرماتے تھے۔

(633)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْكُم مِن اَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبلِغُ اَوْ فَيُسْبِغُ الْوُضُوءَ، ثُمَّ يَقُولُ اَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُولُهٗ وَفِي رِوَايَةٍ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، اِلَّا فُتِحَتْ لَهٗ اَبوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ ، يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ رَوَاهُ مُسْلِم وَزَادَ التِّرمَذِي اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ (مسلم :553، ترمذی:55، نسائی:148، ابن ماجة:470)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اچھی طرح مبالغے کے ساتھ وضو کرتا ہے پھر کہتا ہے اَشْهَدُ اَن لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُولُهٗ ایک روایت میں وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ کا اضافہ بھی ہے۔ تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں۔ جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔

امام ترمذی علیہ الرحمہ نے ان الفاظ کا اضافہ بھی فرمایا ہے: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ یعنی اے میرے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں سے اور پاک ہونے والوں میں سے کر دے۔

(634)۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (بخاری: 159، مسلم: 538، 539، ابوداؤد:106)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا پھر دو رکعتیں پڑھیں جن میں اپنے آپ سے باتیں نہ کرتا رہا ہو، اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے۔

(635)۔ وَعَنْ ثَوبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِستَقِيمُوا وَلَنْ تُحْصُوا وَاعْلَمُوا اَنَّ خَيرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ وَلَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ (مؤطا امام مالك كتاب الطهارة:36، ابن ماجة:277، سنن الدارمی:659، مسند احمد:22278)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: استقامت اختیار کرو اور یہ تمہارے بس کا کام نہیں۔ اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نماز ہے اور وضو میں ہمیشہ کوئی بھی نہیں رہتا سوائے مومن کے۔

(636)۔ وَعَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ : بَالَ جَرِيْرٌ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ ، فَقِيْلَ : تَفْعَلُ هٰذَا ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ، رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَالَ ، ثُمَّ تَوَضَّأَ ، وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ (بخاری: 387، مسلم: 622، 623، ابو داؤد: 154، ترمذی:93، نسائی:118، 774، ابن ماجة :543)۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ مُتَوَاتِرٌ

ترجمہ: حضرت ہمام بن حارث فرماتے ہیں کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا، اور اپنے موزوں پر مسح کیا، آپ سے کہا گیا کیا آپ ایسا کرتے ہیں؟ تو فرمایا: ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب فرمایا، پھر وضو فرمایا، اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔

www.islamtheworldreligion.com

اَلتَّائِيْدُ مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ

روافض کی کتابوں سے تائید

عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ جَلَسْتُ اَتَوَضَّأُ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِيْنَ اِبْتَدَءْتُ فِي الْوُضُوءِ فَقَالَ لِي تَمَضْمَضْ وَاسْتَنْشِقْ وَاسْتَنْ ثُمَّ غَسَلْتُ وَجْهِي ثَلَاثاً فَقَالَ يُجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَّتَانِ قَالَ فَغَسَلْتُ ذِرَاعَيَّ فَمَسَحْتُ بِرَأْسِي مَرَّتَيْنِ فَقَالَ قَدْ يُجْزِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَّةُ وَ غَسَلْتُ قَدَمَيَّ فَقَالَ لِي يَا عَلِيُّ خَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ لَا تُخَلَّلُ بِالنَّارِ (الاستبصار:196)۔

وَعَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اِنْ نَسِيْتَ فَغَسَلْتَ ذِرَاعَيْكَ قَبْلَ وَجْهِكَ فَاَعِدْ غَسْلَ وَجْهِكَ ثُمَّ اغْسِلْ ذِرَاعَيْكَ بَعْدَ الْوَجْهِ فَاِنْ بَدَءْتَ بِذِرَاعِكَ الْاَيْسَرِ قَبْلَ الْاَيْمَنِ فَاَعِدْ غَسْلَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ اغْسِلِ الْيَسَارَ وَ اِنْ نَسِيْتَ مَسْحَ رَأْسِكَ حَتّٰى تَغْتَسِلَ رِجْلَيْكَ فَامْسَحْ رَأْسَكَ ثُمَّ اغْسِلْ رِجْلَيْكَ (الاستبصار:227)۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں وضو کرنے کے لیے بیٹھا۔ جب میں نے ابتداء کی تو رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور فرمایا: کلی کر، ناک میں پانی ڈال اور مسواک کر۔ پھر میں نے تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، فرمایا: یہ تیرے لیے دو مرتبہ بھی کافی ہے۔ پھر میں نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے، پھر میں نے دو مرتبہ اپنے سر کا مسح کیا۔ فرمایا: یہ تیرے لیے ایک مرتبہ ہی کافی ہے اور میں نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر مجھے فرمایا: اے علی! انگلیوں کے درمیان خلال کر۔ آگ سے خلال دیے جانے سے بچ جاؤ گے۔

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اگر تو بھول جائے اور اپنے منہ سے پہلے اپنے بازو دھولے تو اپنا چہرہ دوبارہ دھو پھر چہرے کے بعد اپنے بازو دھو۔ اگر تو دائیں بازو کی بجائے بائیں بازو سے شروع کر بیٹھے تو دائیں ہاتھ کو دوبارہ دھو پھر اس کے بعد بائیں کو دھو اور اگر تو اپنے سر کا مسح بھول جائے حتیٰ کہ اپنے دونوں پاؤں دھو ڈالے تو اب اپنے سر کا مسح کر اور اس کے بعد پاؤں دھو۔

نَوَاقِضُ الْوُضُوءِ

وضو توڑنے والی چیزیں

(637)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ (بخاری:135، مسلم:537، ابو داؤد:60، ترمذی:76)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ریاح خارج کی اس کی نماز قبول نہیں ہوگی جب تک وضو نہ کرے۔

(638)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَكُنْتُ اَسْتَحْيِي اَنْ اَسْئَلَ النَّبِيَّ ﷺ لِمَكَانِ ابْنَتِهِ،

www.islamicreworldreligion.com

فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَهُ وَيَتَوَضَّأُ (بخاری:132، مسلم:695، نسائی:157)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایسا مرد تھا کہ میری مذی بہت نکلتی تھی۔ میں نبی کریم ﷺ سے پوچھنے میں حیاء محسوس کرتا تھا کیونکہ آپ ﷺ کی شہزادی میرے نکاح میں تھی۔ میں نے مقداد سے کہا تو انہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا ذکر دھولے پھر وضو کرلے۔

(639)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْوُضُوءَ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعاً، فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ، اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ (ترمذی:77، ابو داؤد:202، مسند احمد:2315)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضو اس شخص کے لیے ضروری ہے جو لیٹ کر سو گیا۔ جب وہ لیٹ گیا تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ گئے۔

(640)۔ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ عَنْ مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ بَعْدَ مَا يَتَوَضَّأُ، قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا بِضْعَةٌ مِنْهُ (ابو داؤد:182، ترمذی:85، نسائی:165، ابن ماجة:483)۔ صَحِيحٌ وَشَوَاهِدُهُ كَثِيرَةٌ

ترجمہ: حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے آدمی کے وضو کرنے کے بعد اپنے ذکر کو چھونے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ فرمایا یہ اسی کے جسم کا حصہ ہی تو ہے۔

(641)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ عَنْ خَمْسَةٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَحُذَيْفَةُ ابْنُ الْيَمَانِ وَعِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَرَجُلٌ آخَرُ أَنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرَوْنَ فِي مَسِّ الذَّكَرِ وُضُوءً (شرح معانی الآثار للطحاوی:465)۔ صحیح، وَفِيهِ آثَارٌ كَثِيرَةٌ

ترجمہ: حضرت حسن نے رسول اللہ ﷺ کے پانچ صحابہ سے روایت فرمایا ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، حذیفہ ابن یمان، عمران بن حصین اور ایک اور صحابی ہیں۔ یہ سب کے سب ذکر کو چھونے سے وضو ضروری نہیں سمجھتے تھے۔ اس موضوع پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔

(642)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ (ابو داؤد:179، ترمذی:86، نسائی:170، ابن ماجة:502)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی کسی زوجہ مطہرہ کو بوسہ دے لیتے تھے پھر نماز پڑھتے تھے اور دوبارہ وضو نہیں فرماتے تھے۔

(643)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا أُبَالِي قَبَّلْتُهَا أَوْ شَمَمْتُ رَيْحَاناً (المصنف لعبد الرزاق:505)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بیوی کو بوسہ دے لوں یا خوشبو سونگھ لوں۔

(644)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا اللَّمْسُ هُوَ الْجِمَاعُ، وَلَكِنَّ اللهَ يَكْنِي بِمَا شَاءَ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 192، ابن جریر المجلد 4 صفحته 131)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ اور ابنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ لمس سے مراد جماع ہے لیکن اللہ جس لفظ کو چاہے کنایہ کے طور پر استعمال فرمائے۔ (آیت لَامَسْتُمُ النِّسَآءَ کی طرف اشارہ ہے)۔

(645)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا قَهْقَهَ أَعَادَ الْوُضُوْءَ وَأَعَادَ الصَّلَاةَ (سنن الدارقطني:601 وعن عمران بن حصين، وانس بن مالك والحسن البصري، الدارقطني:602، 604 الى 610)۔ حسن مرسل

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسے تو وضو بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔

(646)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اٰخِرُ الْاَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ تَرْكَ الْوُضُوْءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ (شرح معاني الآثار للطحاوي:412، نسائي:185)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری عمل یہ تھا کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا چھوڑ دیا تھا۔

(647)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ لَهٗ دَسَمًا (بخاري:211، مسلم:798، ابو داؤد:196، ترمذي:89، نسائي:187، ابن ماجة:498)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ پیا اور کلی کی اور فرمایا: اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

(648)۔وَعَنْ تَمِيْمِ الدَّارِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْوُضُوْءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ (سنن الدارقطني:571)۔ اِسْنَادُهٗ حسن لطرقه، انظر الدارقطني:572، 573

ترجمہ: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر طرح کا خون بہنے کے بعد وضو کرنا چاہیے۔

(649)۔وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ فَقَالَ اِنَّكَ اَحْدَثْتَ فَلْيَقُلْ كَذَبْتَ (مستدرك حاكم:471)۔ صَحِيْحٌ وَافَقَهُ الذَّهْبِي

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے مرفوعاً (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) روایت کیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آئے اور وسوسہ ڈالے کہ تم نے ہوا خارج کی ہے پس اسے کہے تم نے جھوٹ بولا ہے۔

بَابُ الْغُسْلِ

غسل کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا (المائدة:6)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو پاک ہو لیا کرو۔

www.islamicworldreligion.com

وَقَالَ: وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ (البقرة:222)۔

ترجمہ: اورفرمایا: بیویوں کے قریب مت جاؤ حتیٰ کہ وہ پاک ہوجائیں۔

وَقَالَ: لَا يَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعة :79)۔

ترجمہ: اورفرمایا: قرآن کو پاک لوگوں کے سواء کوئی نہ چھوئے۔

(650)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا ، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَّمْ يُنْزِلْ رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَى الْبُخَارِي نَحْوَهٗ (بخاری: 291، مسلم: 783، نسائی:191، ابن ماجة:610)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے چار شعبوں کے درمیان بیٹھے اور پھر باقاعدہ مباشرت کرے تو غسل واجب ہوجاتا ہے خواہ انزال نہ بھی ہو۔

(651)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ ، قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ مِنْ غُسْلٍ اِذَا احْتَلَمَتْ ، قَالَ نَعَمْ ، اِذَا رَاَتِ الْمَآءَ فَغَطَّتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَجْهَهَا ، وَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَتَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ ؟ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِيْنُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَزَادَ مُسْلِم بِرِوَايَةِ اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ وَمَآءَ الْمَرْاَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْسَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشَّبَهُ (بخاری:130، مسلم:712، ترمذی:122، ابن ماجة:600)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ام سلیم نے عرض کی یارسول اللہ، اللہ حق کی بات سے نہیں شرماتا۔ کیا جب عورت کو احتلام ہو تو اس پر غسل لازم ہے؟ فرمایا ہاں جب وہ پانی دیکھے۔ حضرت ام سلمہ نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا اور عرض کیا یارسول اللہ عورت کو احتلام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں تیرا دایاں ہاتھ خاک آلود ہو۔ اس کا بچہ کس چیز کی بنا پر مشابہ ہوتا ہے۔ امام مسلم علیہ الرحمہ نے ام سلیم کی روایت میں یہ اضافہ بھی فرمایا ہے کہ مرد کا پانی گاڑھا اور سفید ہوتا ہے اور عورت کا پانی پتلا اور پیلا ہوتا ہے۔ ان میں سے جو بھی غالب آجائے یا پہل کرجائے بچہ اسی کے مشابہ ہوتا ہے۔

(652)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ اِحْتِلَامًا ، قَالَ يَغْتَسِلُ ، وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا ، قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ ، قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ ؟ قَالَ نَعَمْ ، اِنَّ النِّسَآءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ (ابو داؤد: 236، ترمذی:113)۔ صَحِيْحٌ اِسْتَدَلَّ بِهِ الْفُقَهَآءُ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو رطوبت پاتا ہے مگر اسے احتلام یاد نہیں۔ فرمایا: وہ نہائے۔ اور اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو دیکھتا ہے کہ اسے احتلام ہوا ہے اور رطوبت نہیں پاتا

www.islamtheworldreligion.com

تو فرمایا: اس کے ذمے غسل نہیں۔ حضرت ام سلیم نے عرض کیا کہ اگر عورت یہ چیز دیکھے تو اس کے ذمے غسل ہے؟ فرمایا: ہاں۔ عورتیں، مردوں کے مشابہ ہیں۔

(653)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَوضِعَ شَعْرَةٍ مِّنْ جَنَابَةٍ لَم يَغْسِلْهَا فُعِلَ بِهَا كَذَا وَ كَذَا مِنَ النَّارِ ، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ ، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِيْ ثَلَاثاً

(ابوداؤد:249، سنن الدارمی: 755، ابن ماجة:599، مسند احمد:727)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے ناپاکی کے بعد ایک بال برابر بھی جگہ چھوڑ دی اسے نہیں دھویا، اس کی وجہ سے اس کا آگ میں برا حشر ہوگا۔ یہاں سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ یہاں سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ تین بار فرمایا۔

شرح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَاَنْقُوا الْبَشَرَةَ یعنی ہر بال کے نیچے ناپاکی ہوتی ہے۔ بالوں کو دھویا کرو اور جلد کو صاف کیا کرو (ابوداؤد: ۲۴۸، ترمذی: ۱۰۶، ابن ماجہ: ۵۹۷)۔ ضعیف

(654)۔ وَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا اغْتَسَلَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ جَنَابَةٍ فَلَا تَنْقُضُ شَعْرَهَا ، وَلٰكِن تَصُبُّ الْمَآءَ عَلٰى اُصُولِهٖ وَتَبُلُّهٗ (سنن الدارمی:1163)۔ صحیح وله شواهد

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت غسل جنابت کرے تو اپنے بال نہ کھولے بلکہ ان کی جڑوں میں پانی پہنچا دے اور تر کرے۔

(655)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ

(ترمذی:107، نسائی:252، ابن ماجة:579)۔ قَالَ التِّرْمَذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

(656)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ ، ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ ، فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَآءَ فَيُدْخِلُ اَصَابِعَهٗ فِي اُصُولِ الشَّعْرِ ثُمَّ حَفَنَ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ، ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ (بخاری:272، مسلم:718، نسائی:420)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غسل جنابت فرماتے تو ابتداء میں اپنے دونوں ہاتھ دھوتے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے اور اپنی شرمگاہ کو دھوتے۔ پھر وضو فرماتے، پھر پانی لیتے اور اپنی انگلیاں

www.islamtheworldreligion.com

بالوں کی جڑوں میں پہنچاتے، پھر اپنے سر پر تین لپ ڈالتے، پھر اپنے سارے جسم پر پانی بہا دیتے، پھر پاؤں دھوتے تھے۔

(657)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءً (مسلم :707)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کے پاس جائے پھر دوبارہ جانے کا ارادہ کرے تو ان دونوں کے درمیان وضو کر لے۔

(658)۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ اَفْضَلُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي وَالدَّارِمِي وَرَوَاهُ مُحَمَّد عَنْ اَنَسٍ وَالْحَسَنِ الْبَصْرِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (مسند احمد: 20001، ابو داؤد: 354، ترمذی: 497، نسائی: 1380، سنن الدارمی: 1547، مؤطا امام محمد صفحة 74)۔ حسن والعمل علی هذا عند اهل العلم

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن وضو کیا تو یہ بھی کافی ہے اور اچھا ہے اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

(659)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ يَّغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ اَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيْهِ رَأْسَهٗ وَجَسَدَهٗ (مسلم :1963، بخاری: 897)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر حق ہے کہ ہر ہفتے میں ایک دن غسل کرے جس میں اپنا سر اور جسم دھوئے۔

(660)۔ وَعَنِ الْفَاكِهِ ابْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ (ابن ماجة :1316)۔ حسن، ومثله عن ابن عباس (ابن ماجة :1315)۔

ترجمہ: حضرت فاکہ بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن اور قربانی کے دن اور حج کے دن غسل فرماتے تھے۔

(661)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ اَرْبَعٍ مِّنَ الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنَ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ (ابو داؤد: 348، مسند احمد: 25244، مستدرك حاكم :596)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ چار موقعوں پر غسل فرماتے تھے۔ جنابت کے بعد، جمعہ کے دن، پچھنے لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے کے بعد۔

(662)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنِّي لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ (ابو داؤد: 232)۔ صَحِيْحٌ وَعَلَيْهِ الْعَمَل

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میں حیض والی عورت اور ناپاک جسم والے

www.islamtheworldreligion.com

مرد کے لیے مسجد کو حلال نہیں ٹھہراتا۔

(663)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُباً (ابو داؤد: 229، ترمذی: 146، نسائی: 265، ابن ماجة: 594)۔ قَالَ التِّرْمَذِيُّ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تک غسل لازم نہ ہوتا ہمیں قرآن پڑھاتے رہتے تھے۔

(664)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ذَكَرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، قَالَ تَوَضَّأْ وَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَنَمْ (بخاری: 290، مسلم: 704، ابو داؤد: 221، نسائی: 260)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ انہیں رات کو ناپاکی لاحق ہو جاتی ہے فرمایا: وضو کر اور اپنا ذکر دھو لے اور سو جا۔

(665)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَقْرَءِ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْاٰنِ (ترمذی: 131، ابن ماجة: 596)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حائضہ عورت اور جنبی، قرآن میں سے کچھ بھی تلاوت نہ کرے۔

وَفِي رِوَايَةِ الرَّوَافِض

روافض کی روایت میں

لَا بَأْسَ بِالصَّلٰوةِ فِي ثَوْبٍ اَصَابَهُ خَمْرٌ ، لِاَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَ شُرْبَهَا وَلَمْ يُحَرِّمِ الصَّلٰوةَ فِي ثَوْبٍ اَصَابَهُ (من لا یحضرہ الفقیہ: 167)۔

ترجمہ: ایسے کپڑے میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے جس پر شراب لگی ہو۔ اسلیے کہ اللہ عزوجل نے اس کا صرف پینا حرام قرار دیا ہے اور اس کپڑے میں نماز حرام نہیں قرار دی جو شراب میں بھیگ جائے۔

بَابُ التَّيَمُّمِ (وَهُوَ وُضُوْءُ الْمُسْلِمِ)

تیمم کا باب (یہ مسلمان کا وضو ہی ہے)

قَالَ اللهُ تَعَالٰى : اِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْجَاءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ (المائدة: 6)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تم مریض ہو یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کر آیا ہو یا تم نے بیویوں سے صحبت کی ہو۔ اب پانی نہ پاؤ تو پاکیزہ مٹی سے تیمم کر لیا کرو۔ پس اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا کرو۔

www.islamtheworldreligion.com

(666)۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلَا تَرٰى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلٰى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلٰى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ حِينَ أَصْبَحَ عَلٰى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ

(بخاری:334،3672،3773،4583،مسلم:816)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں نکلے حتیٰ کہ جب ہم مقام البیداء یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو ڈھونڈنے کے لیے ٹھہر گئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے اور لوگ پانی (یعنی جھیل وغیرہ) کے پاس نہیں تھے، پھر لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: کیا آپ نہیں دیکھ رہے کہ حضرت عائشہ نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور لوگوں کو ٹھہرا لیا، اور لوگ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے! پھر حضرت ابوبکر صدیق آئے اور اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے زانو پر سر رکھ کر سو چکے تھے، انہوں نے کہا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور لوگوں کو ٹھہرا لیا، حالانکہ لوگ پانی کے پاس نہیں ہیں اور نہ لوگوں کے ساتھ پانی ہے! حضرت عائشہ بیان کرتی ہیں: حضرت ابوبکر نے مجھے ڈانٹا اور جو اللہ نے چاہا وہ کہتے رہے اور وہ اپنے ہاتھ سے میرے پہلو میں انگلیاں چبھو رہے تھے اور مجھے ہلنے سے کوئی چیز مانع نہیں تھی، سواء اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر میرے زانو پر تھا، پس اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت نازل فرمادی: ''پس تم تیمم کرو''۔ پھر اسید بن حضیر نے کہا: اے آلِ ابی بکر! یہ تمہاری کوئی پہلی برکت تو نہیں ہے! حضرت عائشہ نے کہا: پھر ہم نے اس اونٹ کو اٹھایا، جس پر میں تھی تو ہمیں اس کے نیچے ہار مل گیا۔

(667)۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وُضُوءُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ (ترمذی:124، ابو داؤد:332، نسائی:322)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پاکیزہ مٹی مسلمان کا وضو ہے خواہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے۔

(668)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَكُونُ فِي الرَّمْلِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ أَوْ خَمْسَةَ أَشْهُرٍ، فَيَكُونُ فِينَا النُّفَسَاءُ وَالْحَائِضُ وَالْجُنُبُ، فَمَا تَرٰى؟ قَالَ: عَلَيْكَ بِالتُّرَابِ (مسند احمد:7733، المعجم الاوسط للطبرانی:2011، مسند ابی یعلیٰ:5863)۔ حسن

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ریت کے علاقے میں چار ماہ یا پانچ ماہ تک رہتا ہوں، ہم میں نفاس اور حیض والی عورتیں اور ناپاک جسم والے بھی ہوتے ہیں، آپ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: مٹی یا ریت (سے تیمم کرنے) کو لازم پکڑو۔

(669)۔وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: ضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ، وَ نَفَخَ فِيهِمَا، ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَ كَفَّيْهِ (بخاری:338 الی 347، مسلم:820، 821، ابو داؤد:323، 324، 328، ترمذی:144، نسائی: 311، 315 الی 318، ابن ماجۃ:569) صحیح

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے (تیمم فرماتے وقت) اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، پھر انہیں جھاڑا، پھر ان کے ساتھ اپنے چہرے مبارک کا مسح فرمایا اور دونوں ہاتھوں کا مسح فرمایا۔

شرح

اگر ایک میل کے اندر اندر پانی میسر نہ ہو، یا انسان مریض ہو کہ پانی استعمال کرنے سے مرض بڑھ جائے تو پاک مٹی کے ساتھ تیمم کر لینا چاہیے۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: إِذَا جَآءَتِ الْجَنَازَةُ وَاَنْتَ عَلٰى غَيْرِ وُضُوءٍ فَتَيَمَّمْ یعنی جب جنازہ آ جائے اور تمہارا وضو نہ ہو تو تیمم کر لیا کرو (ابن عدی جلد ۷ صفحہ ۱۸۲)۔

بَابُ الْحَيْضِ
حیض کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِى الْمَحِيْضِ (البقرۃ:222)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب یہ لوگ تم سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرما دو یہ اذیت ناک چیز ہے لہٰذا حیض کے دنوں میں عورتوں سے علیحدہ رہو۔

(670)۔وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَآءُ تَقْعُدُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَرْبَعِيْنَ يَوْماً فَكُنَّا نَطْلِي وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ۔

وَقَدْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَالتَّابِعِيْنَ، وَمَنْ بَعْدَهُمْ عَلٰى أَنَّ النُّفَسَاءَ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ، فَإِنَّهَا تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي، فَإِذَا رَأَتِ الدَّمَ بَعْدَ الْأَرْبَعِيْنَ فَإِنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوْا: لَا تَدَعُ الصَّلَاةَ بَعْدَ الْأَرْبَعِيْنَ، وَهُوَ قَوْلُ أَكْثَرِ الْفُقَهَاءِ (ترمذی:

139،ابو داؤد 311 :،ابن ماجة :648)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نفاس والی عورتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں چالیس دن تک بیٹھتی تھیں، تو ہم اپنے چہروں پر پیلی گھاس سے تیار کی گئی کلف کی مالش کرتی تھیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اور تابعین اور ان کے بعد والے اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ نفاس والی عورتیں چالیس دن تک نماز نہیں پڑھیں گی سوائے اس کے کہ اس سے پہلے پہلے وہ پاک ہو جائے، ایسی صورت میں وہ (چالیس دن سے پہلے ہی) غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی۔ تو اگر چالیس دن کے بعد خون دیکھے، تو اکثر اہل علم نے فرمایا: چالیس دن کے بعد نماز نہیں چھوڑے گی، یہی قول اکثر فقہاء کا ہے۔

شرح

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَاَكْثَرُهٗ عَشَرَةُ اَيَّامٍ یعنی حیض کا کم سے کم عرصہ تین دن ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دن (سنن الدار قطنی :۸۳۶)۔ ضعیف

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: وُقِّتَ لِلنُّفَسَآءِ اَرْبَعِيْنَ يَوْماً اِلَّا اَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ یعنی عورتوں کے لیے چالیس دن کی حد مقرر کی گئی ہے سوائے اس کے کہ اس سے پہلے عورت پاک ہو جائے (ابن ماجہ :۶۴۹، سنن الدار قطنی :۸۴۱)۔ ضعیف

(671)۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ مَوْلَاةِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النِّسَآءُ يَبْعَثْنَ اِلٰى عَائِشَةَ بِالدِّرْجَةِ فِيْهَا الْكُرْسُفُ فِيْهِ الصُّفْرَةُ مِنَ الْحَيْضِ فَتَقُوْلُ لَا تَعْجَلْنَ حَتّٰى تَرَيْنَ الْقَصَّةَ الْبَيْضَآءَ تُرِيْدُ بِذٰلِكَ الطُّهْرَ مِنَ الْحَيْضِ رَوَاهُ مَالِك وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَرَوَى الْبُخَارِيُّ مِثْلَهٗ تَعْلِيْقًا (مؤطا امام مالك كتاب الطهارة باب طهر الحائض، حديث: 97 من هذا الكتاب، بخاری كتاب الحيض باب اقبال المحيض وادباره فی ترجمة الباب، المصنف لعبد الرزاق حديث :1159)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علقمہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں جو کہ زوجہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ ہیں انہوں نے فرمایا کہ عورتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس لپٹا ہوا کپڑا بھیجتی تھیں جس میں روئی ہوتی تھی اس روئی پر حیض کا پیلا پن لگا ہوا ہوتا تھا۔ آپ فرماتی تھیں کہ جلدی نہ کریں جب تک کپڑا سفید نہ دیکھ لیں۔ آپ سفید کپڑے کا لفظ بول کر حیض سے پاک ہونا مراد لیتی تھیں۔

(672)۔ وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ، فَقَالَتْ اَحَرُوْرِيَّةٌ اَنْتِ؟ قُلْتُ لَسْتُ بِحَرُوْرِيَّةٍ وَلٰكِنِّيْ اَسْأَلُ، قَالَتْ كَانَ يُصِيْبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَآءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَآءِ الصَّلٰوةِ (بخاری :321، مسلم :763، ابو داؤد :262، ترمذی :130، نسائی :382، ابن ماجة :631)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال پوچھا۔ میں نے عرض کیا حیض والی عورت کا مسئلہ کس طرح ہے، یہ روزے کی قضا کرتی ہے اور نماز کی قضا نہیں کرتی؟ فرمایا کیا تم حروری فرقے سے تعلق رکھتی ہو؟ میں نے عرض کیا میں حرور یہ نہیں ہوں بلکہ میں تو پوچھ رہی ہوں۔ فرمایا: ہمیں یہ چیزیں پیش آتی تھیں تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضا کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

شرح

یہ حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ بیان کی گئی ہے، مثلاً: مسلم شریف میں قضاء کی جگہ جزا کا لفظ موجود ہے: قَدْ كُنَّ نِسَاءُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَحِضْنَ أَفَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَجْزِيْنَ؟ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: تَعْنِي يَقْضِيْنَ (مسلم: ۷۶۲)۔ ایک حدیث میں اس طرح مذکور ہے کہ: أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ إِذَا طَهُرَتْ؟ قَالَتْ: أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ، كُنَّا نَحِيْضُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّوْمِ، وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ (نسائی: ۲۳۱۸)۔ اس حدیث میں إِذَا طَهُرَتْ؟ اور جواب میں ثُمَّ نَطْهُرُ کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ نماز کو بعد میں قضاء کر کے پڑھنے کی بات ہو رہی ہے۔ ایک حدیث میں اس طرح ہے کہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میرے ذمے رمضان کے روزے واجب ہوتے تھے، میں انہیں شعبان میں جا کر قضاء کر پاتی تھی فَمَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَقْضِيَ إِلَّا فِيْ شَعْبَانَ (بخاری: ۱۹۵۰، مسلم: ۲۶۸۷، ابوداؤد: ۲۳۹۹، ترمذی: ۷۸۳، نسائی: ۲۳۱۹، ابن ماجہ: ۱۶۶۹)۔ اس حدیث میں رمضان کے چھوٹے ہوئے روزے شعبان میں جا کر قضاء کرنے کے الفاظ موجود ہیں۔ نسائی کے باب کا نام ہے: وَضْعُ الصِّيَامِ عَنِ الْحَائِضِ۔ قضاء کا مفہوم متعین ہو گیا کہ اس سے مراد بروقت ادا کرنا نہیں بلکہ رمضان کے بعد روزے رکھنے کو قضاء کہا جا رہا ہے۔

اب حرفِ آخر کے طور پر ایک حدیث سنیے: أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ: بَلٰى، قَالَ: فَذٰلِكِ مِنْ نُقْصَانِ دِيْنِهَا یعنی کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت کو جب حیض آتا ہے تو وہ نماز نہیں پڑھتی اور روزہ نہیں رکھتی؟ صحابیات نے عرض کیا کیوں نہیں، فرمایا: یہ اس کے دین کا نقصان ہے (بخاری: ۳۰۴، ۱۴۶۲، ۱۹۵۱، ۲۶۵۸، مسلم: ۲۴۳، نسائی: ۱۵۷۵، ۱۵۷۸، ابن ماجہ: ۱۲۸۸)۔

بخاری شریف کے جس باب میں یہ حدیث بیان ہوئی ہے اس باب کا نام ہے: تَرْكُ الْحَائِضِ الصَّوْمَ یعنی حائضہ کا روزہ ترک کرنا۔

خوارج اپنے پرانے طریقہِ واردات کے مطابق غلط فہمی اس سے پیدا کرتے ہیں کہ قضاء کا لفظ قرآن میں: ہو چکنے یا کر چکنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے، لیکن ان کی نظر اس طرف نہیں گئی کہ یہی قضاء کا لفظ فیصلہ کرنے کے معنی میں إِذَا قَضٰى أَمْراً (آل عمران: ۴۷)۔ مقرر کرنے کے معنی میں ثُمَّ قَضٰى أَجَلًا

www.islamtheworldreligion.com

(الانعام:۲)اور حکم دینے کے معنی میں وَقَضٰى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ (الاسراء:۲۳) بھی استعمال ہوا ہے۔اسی لیے نبی کریم ﷺ نے خوارج کے بارے میں فرمایا: يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ وَلَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ۔

ان احادیث میں امر کا لفظ موجود ہے اور یہ لفظ وجوب کے لیے وضع کیا گیا ہے۔مسلم شریف کے متعلقہ باب کا نام ہے:بَابُ وُجُوبِ قَضَاءِ الصَّوْمِ عَلَى الْحَائِضِ دُوْنَ الصَّلٰوةِ۔

ان دلائل کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد علماء نے بخاری شریف کی حدیث نمبر ۳۲۱ کے تحت لکھا ہے کہ:مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ حیض اور نفاس والی عورتوں پر نماز اور روزہ فوری طور پر واجب نہیں،اور اس پر بھی اجماع ہے کہ ان پر نماز کی قضاء واجب نہیں اور اس پر بھی اجماع ہے کہ ان پر روزے کی قضاء لازم ہے،ان دو چیزوں میں فرق یہ ہے کہ نماز کثرت سے اور بار بار آتی ہے جس کی قضاء عورت کے لیے مشقت ہے،بخلاف روزے کے جو سال میں ایک بار واجب ہوتے ہیں(عمدۃ القاری جلد ۳ صفحہ ۲۳۰)۔

آپ نے دیکھ لیا کہ مسلمانوں کے پاس دلیل صرف اجتہاد اور اجماع نہیں بلکہ احادیث پہلے موجود تھیں اور اجماع ان مختلف احادیث کو یکجا کر کے دیکھنے کے بعد اس رزلٹ پر ہوا ہے جو محققین کی تحقیق کی شان کے لائق تھا۔

ابھی تک ہم نے صرف نقلی دلائل پیش کیے ہیں،اب کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فقہاء کے اجتہادات ظالم ہیں اور مسلمانوں کے پاس دلیل صرف اجماع ہے۔بلکہ ان دلائل کی موجودگی میں حائضہ کے روزے کو نماز پر یا نماز کو روزے پر یا حیض کو احتلام پر قیاس کرنا،یا عورت کے لیے کمزوری محسوس کرنے کے حوالے سے کیس ٹو کیس فرق کرنا،یا آیت:مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا أَوْ عَلٰى سَفَرٍ پر حیض کے مسئلے کو قیاس کرنا صحیح معنی میں شیطانی قیاس ہے۔خوارج کے دلائل کو اگر غور سے پڑھا جائے تو قدم قدم پر اپنی ذاتی رائے،اجتہاد اور نامکمل معلومات میں تطبیق دیتے ہوئے نظر آئیں گے۔

(673)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنِ امْرَأَتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ لَكَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ (ابو داؤد:212،ترمذی:133،ابن ماجۃ:651)۔حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ میری عورت کا کیا کچھ میرے لیے حلال ہے جبکہ وہ حائضہ ہو۔فرمایا:تیرے لیے ازار سے اوپر اوپر حلال ہے۔

(674)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَشْرَبُ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ فَيَشْرَبُ وَأَتَعَرَّقُ الْعَرْقَ وَأَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ أُنَاوِلُهُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَضَعُ فَاهُ عَلٰى مَوْضِعِ فِيَّ (مسلم:692، ابو داؤد:259،نسائی:282،ابن ماجۃ:643)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حیض کی حالت میں پانی پیتی تھی پھر اسے نبی کریم ﷺ کی طرف پھیر دیتی تھی۔تو آپ اپنا دہن مبارک میرے منہ والی جگہ(جہاں سے میں نے پیا ہوتا) پر رکھ دیتے تھے اور پی لیتے تھے اور میں حیض کی

www.islamtheworldreligion.com

حالت میں رس نچوڑتی تھی پھر اسے نبی کریم ﷺ کو پیش کر دیتی تھی تو آپ اپنا دہن مبارک میرے منہ والی جگہ پر رکھ دیتے تھے۔

(675)۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَاَنَا حَائِضٌ، ثُمَّ يَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ (بخاری: 297، مسلم: 693، نسائی: 273، ابن ماجة: 634)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ میری گود میں سر رکھ لیتے تھے حالانکہ میں حیض میں ہوتی تھی۔ پھر آپ ﷺ قرآن پڑھتے تھے۔

(676)۔ وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ، مِنَ الْمَسْجِدِ، فَقُلْتُ اِنِّيْ حَائِضٌ، فَقَالَ اِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ (مسلم: 689، ترمذی: 134، ابو داؤد: 261، نسائی: 271)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں سے (آواز دے کر) مجھ سے فرمایا: کہ مجھے چٹائی پکڑاؤ۔ میں نے عرض کیا میں حیض سے ہوں۔ فرمایا: تیرا حیض تیرے ہاتھ میں نہیں ہے۔

(677)۔ وَعَنْ مَيْمُوْنَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ فِيْ مِرْطٍ بَعْضُهُ عَلَيَّ وَبَعْضُهُ عَلَيْهِ وَاَنَا حَائِضٌ (بخاری: 379، مسلم: 1146، ابو داؤد: 369، ابن ماجة: 653)۔ صحیح

ترجمہ: ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ چادر اوڑھ کر نماز پڑھتے تھے۔ اس کا کچھ حصہ مجھ پر ہوتا تھا اور کچھ حصہ آپ پر ہوتا تھا اور میں حیض سے ہوتی تھی۔

(678)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ اَتٰى حَائِضاً اَوِ امْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا اَوْ كَاهِناً فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ (ابو داؤد: 3904، ترمذی: 135، ابن ماجة: 639، مسند احمد: 9261)۔ اَلْحَدِيْثُ حَسَنٌ وَعَلَيْهِ فَتْوٰى اَهْلِ الْعِلْمِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حائضہ سے مباشرت کی یا بیوی کے دُبر سے وطی کی یا کاہن کے پاس گیا اس نے اس کا انکار کر دیا جو کچھ محمد پر نازل ہوا۔

(679)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْ لَهَا اُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِتَنْظُرْ عَدَدَ اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُهُنَّ مِنَ الشَّهْرِ قَبْلَ اَنْ يُصِيْبَهَا الَّذِيْ اَصَابَهَا، فَلْتَتْرُكِ الصَّلٰوةَ قَدْرَ ذٰلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَاِذَا خَلَّفَتْ ذٰلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لِتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ، ثُمَّ لِتُصَلِّ (مؤطا امام مالك كتاب الطهارة باب جامع الحيضة: 155، مؤطا امام محمد صفحته 80، ابو داؤد: 274، ابن ماجة: 623، سنن الدار قطنی: 833، سنن الدارمی: 784، سنن النسائی: 208)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت کو خون بہت پڑتا تھا۔ اس کی بابت حضرت اُمِّ سلمہ نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا۔ فرمایا: وہ کچھ راتیں اور کچھ دن انتظار کرے جن میں وہ اس بیماری سے پہلے ہر ماہ حیض سے رہا کرتی تھی۔ اسی مقدار کے برابر ہر مہینے میں نماز ترک کر دیا کرے۔ جب اس سے آگے بڑھ جائے تو نہالے، پھر کپڑے

www.islamtheworldreligion.com

سے صفائی کرلے۔ پھر نماز پڑھے۔

(680)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ، اَلْمُسْتَحَاضَةُ لَا بَأْسَ اَنْ يُجَامِعَهَا زَوجُهَا (المصنف لعبد الرزاق:1190)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ مستحاضہ (جسے بیماری کی وجہ سے خون آ رہا ہو) کا شوہر اس سے جماع کرے۔

شرح

ادیانِ عالم میں اسلام کی نمایاں خصوصیات بے شمار ہیں، ان میں سے ایک خصوصیت پاکیزگی اور طہارت کی طرف خاص توجہ دینا ہے۔ کتاب الطہارت میں پانیوں کی اقسام، بیت الخلاء کے آداب، وضو کا باب، غسل کا باب، حیض اور نفاس کے احکام آپ تفصیل کے ساتھ پڑھ چکے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ عقلی اور طبی طور پر انسان کے جسم کی طہارت، کپڑوں کی طہارت، رہائش گاہ کی طہارت اور ماحول کی طہارت انسانی زندگی میں اور انسان کو انسان بنا کر جانوروں سے ممتاز کرنے میں بنیادی حیثیت رکھتی ہے، حتیٰ کہ پاکیزگی ہمارے ایمان کا حصہ قرار دی گئی ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسواک کا ہی جواب نہیں۔

طرح طرح کی بیماریوں اور خصوصاً جن امراض کو آج وبائی امراض قرار دیا جا رہا ہے، ان کا مقابلہ کرنے کے لیے اسلام کے نظریہ طہارت کے سامنے ضرور جھکنا پڑتا ہے۔

☆.....☆.....☆

www.islalmtheworldreligion.com

كِتَابُ الصَّلٰوةِ
نماز کی کتاب

بَابُ فَرْضِيَّةِ الصَّلٰوةِ وَفَضَائِلِهَا
نماز کی فرضیت اور اس کے فضائل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ (البقرة:43)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز قائم کرو۔

وَقَالَ: اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ (العنكبوت:45)۔

ترجمہ: اور فرمایا: بے شک نماز فحاشی اور گناہ سے روکتی ہے۔

(681)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ الطَّائِفِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى، فَقَالَ سَاُقْرِءُ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ حَتّٰى تَعْرِفَهَا ، اَلَيْسَ يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ كِتَابِهٖ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ؛ اَلظُّهْرُ ، اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ، اَلْمَغْرِبُ، وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرَاتٍ لَكُمْ ، اَلْعَتَمَةُ، وَيَقُوْلُ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْداً ، اَلصُّبْحُ، ثُمَّ قَالَ: حَافِظُوْا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ، وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ، هِيَ الْعَصْرُ هِيَ الْعَصْرُ (شرح معانی الآثار للطحاوی:1013، المصنف لابن ابی شیبة المجلد2 صفحته389)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن لبیبہ طائفی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ سے درمیانی نماز کے بارے میں سوال کیا۔ انہوں نے فرمایا: ابھی میں تمہارے سامنے قرآن پڑھتا ہوں حتیٰ کہ تو سمجھ جائے گا۔ کیا اللہ عزوجل اپنی کتاب میں نہیں فرماتا: کہ نماز قائم کر سورج ڈھلنے سے لے کر، اس سے مراد ظہر ہے۔ رات کا اندھیرا آنے تک، اس سے مراد مغرب ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد تمہارے لیے تین وقت پردے کے ہیں، اس سے مراد عشاء ہے، اور فرماتا ہے: بے شک فجر کے قرآن پر حاضری ہوتی ہے، اس سے مراد صبح ہے۔ پھر فرمایا: نمازوں کی حفاظت کرو اور درمیانی نماز اور اللہ کے لیے عاجزی سے کھڑے رہو، اس سے مراد عصر ہے، اس سے مراد عصر ہے۔

(682)۔وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِعْتَمُّوْا بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فَاِنَّكُمْ قَدْ فُضِّلْتُمْ بِهَا عَلٰى سَائِرِ الْاُمَمِ وَلَمْ تُصَلِّ اُمَّةٌ قَبْلَكُمْ (ابو داؤد:421، مسند احمد:21965)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس عشاء کی نماز پر مجمع لگایا کرو، تم اس کے ذریعے سے تمام امتوں پر فضیلت دیے گئے ہو، تم سے پہلے کسی امت نے یہ نماز نہیں پڑھی۔

(683)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ

www.islamthewayofreligion.com

اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ (ابو داؤد: 495، مسند احمد: 6689، سنن الدار قطنی: 876)۔ قَالَ التِّرْمَذِيُّ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کا حکم دو۔ اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کی خاطر سزا دو اور ان کے بستر الگ الگ کر دو۔

(684)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ، يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْساً، هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ، قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا (بخاری: 528، مسلم: 1522، ترمذی: 2868، نسائی: 462، سنن الدارمی: 1185، مسند احمد: 8946)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو، وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اسکی میل میں سے کچھ باقی رہ جائے گا؟ صحابہ نے عرض کیا اسکی میل میں سے کچھ باقی نہ رہے گا۔ فرمایا: پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے، انکے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو دھو دیتا ہے۔

(685)۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَآءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، فَاَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ قَالَ فَجَعَلَ ذٰلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، قَالَ فَقَالَ يَا اَبَاذَرٍّ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَارَسُوْلَ اللهِ، قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلٰوةَ يُرِيْدُ بِهَا وَجْهَ اللهِ فَتَهَافَتَ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ كَمَا تَهَافَتَ هٰذَا الْوَرَقُ عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ (مسند احمد 21448)۔ اِسْنَادُهٗ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سردی کے موسم میں باہر تشریف لے گئے جب کہ پتے جھڑ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو ان سے پتے جھڑنے لگے۔ فرمایا: اے ابوذر! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ فرمایا: جب بندۂ مسلم اللہ کی رضا کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح اس درخت سے یہ پتے گرے ہیں۔

(686)۔ عَنْ مَالِكٍ قَالَ: أَتَيْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُوْنَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهٗ عِشْرِيْنَ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَحِيْمًا رَفِيْقًا، فَلَمَّا ظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَهَيْنَا أَهْلَنَا أَوْ قَدِ اشْتَقْنَا سَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا بَعْدَنَا فَأَخْبَرْنَاهُ قَالَ ارْجِعُوْا إِلٰى أَهْلِيْكُمْ فَأَقِيْمُوْا فِيْهِمْ وَعَلِّمُوْهُمْ وَمُرُوْهُمْ وَذَكَرَ أَشْيَاءَ أَحْفَظُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا وَصَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي أُصَلِّي فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ (بخاری: 631، مسلم: 1535، 1536، ابوداؤد: 589، ترمذی: 205، ابن ماجۃ: 979)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ: ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آئے اور ہم، ہم عمر

www.islamfhevoldreligion.com

نوجوان تھے، ہم آپ کے پاس بیس دن اور بیس راتیں ٹھہرے اور رسول اللہ ﷺ نرم دل مہربان تھے، جب آپ نے یہ گمان کیا کہ ہمیں اپنے گھر والوں کے پاس جانے کا شوق ہو رہا ہے، تو آپ نے ہم سے پوچھا کہ: ہم گھر میں کس کو چھوڑ آئے ہیں، تو ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں کے پاس جاؤ، پس ان میں رہو اور ان کو تعلیم دو اور ان کو حکم دو اور آپ نے چند چیزوں کا ذکر کیا جو مجھے یاد ہیں یا یاد نہیں ہیں (ابو قلابہ کو شک ہے کہ حضرت مالک بن حویرث نے کیا کہا تھا)۔ اور اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو، پس جب نماز کا وقت آ جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان دے اور جو تم میں سب سے بڑا ہو، وہ امامت کرائے۔

(687)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَيُّ شَيْءٍ أَحَبُّ عِنْدَ اللهِ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ: اَلصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا وَ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ فَلَا دِيْنَ لَهُ وَ الصَّلَاةُ عِمَادُ الدِّيْنِ (شعب الايمان للبيهقي: 2807)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ، اللہ تعالیٰ کو اسلام میں کونسی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا، جس نے نماز کو ترک کیا اسکا کوئی دین نہیں، اور نماز دین کا ستون ہے۔

(688)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ وَ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوْءُ (الترمذي: 4)۔ صحيح لغيره

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی کنجی نماز ہے، اور نماز کی کنجی وضو ہے۔

(689)۔ عَنْ أُمِّ أَيْمَنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَتْرُكِي الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَإِنَّهُ مَنْ تَرَكَ الصَّلَاةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ ذِمَّةُ اللهِ وَرَسُوْلِهِ (مسند احمد: 27237، مسند عبد ابن حميد: 1595)۔ مرسل صحيح

ترجمہ: حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز جان بوجھ کر مت چھوڑنا۔ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑی۔ اللہ کی ذمہ داری اور اس کے رسول کی ذمہ داری اس سے ہٹ گئی۔

(690)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ نُوْرًا وَبُرْهَانًا وَنَجَاةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ يَكُنْ لَهُ نُوْرٌ وَلَا بُرْهَانٌ وَلَا نَجَاةٌ وَكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَأُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ (مسند احمد: 6576، صحيح ابن حبان: 1467) إسناده صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ایک دن آپ ﷺ نے نماز کا ذکر فرمایا: جس نے نماز کی پابندی کی تو یہ نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور، دلیل اور نجات بن جائیگی، اور جس نے اسکی پابندی نہیں کی اس کے لیے کوئی نور، دلیل اور برہان نہیں ہوگی، اور وہ وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

(691)۔ وَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ الشِّرْكِ وَالْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ

www.islamtheworldreligion.com

(مسلم:247، نسائی:464، شعب الایمان للبیہقی:2793)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز کا ترک کرنا ہے۔

(692)۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ آتِيَهُ بِطَبَقٍ يَكْتُبُ فِيهِ مَا لَا تَضِلُّ أُمَّتُهُ مِن بَعْدِهِ قَالَ: فَخَشِيتُ أَنْ تَفُوتَنِي نَفْسُهُ قَالَ: قُلْتُ إِنِّي أَحْفَظُ وَأَعِي قَالَ: أُوصِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ (المسند لاحمد بن حنبل:693)۔ حسن

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ کاغذ لے کر آؤ تا کہ میں کچھ باتیں لکھ دوں جن کے بعد میری امت گمراہ نہ ہو، مجھے اندیشہ ہوا کہ میں کاغذ ڈھونڈتا رہوں اور آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا وصال نہ ہو جائے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں یاد کرلوں گا آپ زبانی ارشاد فرما دیں، فرمایا: میں تمہیں نماز اور زکوٰۃ اور غلاموں سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

شرح

اس حدیث سے نماز کی اہمیت کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ نیت اچھی ہو تو کاغذ قلم لا کر نہ دینا گناہ نہیں، جیسا کہ اسی طرح کا واقعہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی ہوا تھا، یہ راز بھی کھل گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا لکھ کر دینا تھا۔

(693)۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، قَالَ وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلّٰى مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ الصَّلٰوةَ قَامَ الرَّجُلُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ حَدَّكَ (بخاری:6823، مسلم:7006)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے حد لگنے والا جرم کیا ہے۔ آپ مجھ پر حد قائم فرمائیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے اس سے جرم کے بارے میں کچھ نہیں پوچھا۔ نماز کا وقت آ گیا تو اس آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھ چکے تو وہ آدمی کھڑا ہو گیا۔ کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے حد لگنے والا جرم کیا ہے مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے ابھی ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا: بے شک اللہ نے تیرا گناہ یا تیری حد معاف فرما دی۔

(694)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ (بخاری:552، مسلم:1417، ابو داؤد:414)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کی عصر کی نماز

www.islamtheworldreligion.com

فوت ہوجائے گویا اس کے اہل اور مال کو ہلاک کر دیا گیا۔(أَهْلَهٗ وَمَالَهٗ، وُتِرَ کا مفعول ثانی ہے، اس لیے منصوب ہے)۔

(695)۔وَعَنْ أَبِي الْمَلِيحِ قَالَ كُنَّا مَعَ بُرَيْدَةَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ فَقَالَ بَكِّرُوا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ(بخاری:553،نسائی:473)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوملیح سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابر آلود دن میں ایک غزوہ میں تھے، انہوں نے کہا: اول وقت میں عصر کی نماز پڑھو، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: جس نے عصر کی نماز کو ترک کر دیا، اس کا عمل ضائع ہوگیا۔

(696)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَلصَّلَاةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ (مسلم: 550، ترمذی:214)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ نمازیں، اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک، اس عرصہ کے درمیان والے گناہوں کے لیے کفارہ ہے، جب تک کبیرہ گناہوں کا غلبہ نہ ہوجائے۔

(697)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَن يَّسْتَهِمُوا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوا وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ لَاسْتَبَقُوا إِلَيْهِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا (بخاری:615، 654، 721، مسلم: 981، ترمذی:225)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر لوگوں کو معلوم ہوجائے کہ اذان دینے میں اور پہلی صف میں کتنا اجر ہے، پھر ان کو قرعہ اندازی کے بغیر اس کا موقع نہ ملے تو وہ قرعہ اندازی کریں گے اور اگر ان کو معلوم ہوجائے کہ دوپہر کے وقت میں (یعنی ظہر کی) نماز پڑھنے میں کتنا اجر ہے تو وہ اس کی طرف ضرور سبقت کریں گے اور اگر ان کو معلوم ہوجائے کہ عشاء اور صبح میں کتنا اجر ہے تو وہ ان کو پڑھنے کے لیے ضرور آئیں گے خواہ وہ گھسیٹتے ہوئے آئیں۔

شرح

اسلامی نماز اپنے قیام، رکوع، سجود کے حوالے سے اور اس میں پڑھے جانے والے اوراد کے حوالے سے اور نمازی کے جسم، لباس اور جگہ کی طہارت کے حوالے سے پوری دنیا میں عبادات پر فوقیت رکھتی ہے، وقت کی پابندی اور قبلہ کی طرف رخ کرنا وغیرہ مزید خوبیاں ہیں۔ان چیزوں کی قدر ایسے لوگ زیادہ پہچان سکتے ہیں جو مختلف مذاہب میں مختلف قسم کی چلہ کشیوں کا شکار ہیں۔

اسلام میں نماز تمام عبادات میں پہلا نمبر رکھتی ہے، کافر اور مسلمان میں فرق اسی سے ظاہر ہوتا ہے، قیامت کے دن سب سے پہلے اسی کے بارے سوال ہوگا، قرآن اور حدیث میں سب سے زیادہ زور اسی پر دیا گیا ہے، فقہ کی کتابوں میں سب سے پہلے اسی کا ذکر ہوتا ہے اور سب سے زیادہ ابواب، صفحات اور تفصیل اسی پر موجود ہے۔نماز کے متعلقات اور ان کی تفصیل پر احادیث ملاحظہ کیجیے:

www.islamtheworldreligion.com

بَابُ الْمَوَاقِيْتِ

نمازوں کے اوقات کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا (النسآء:103)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک وقتِ مقررہ پر نماز مومنوں پر فرض کردی گئی ہے۔

وَقَالَ : اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ (هود:114)۔

ترجمہ: اور فرمایا: دن کے دونوں طرف نماز قائم کر اور رات کے کچھ حصے میں بھی۔

وَقَالَ : اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ اللَّيْلِ (بنی اسرائیل :78)۔

ترجمہ: اور فرمایا: سورج ڈھلنے سے لے کر رات چھا جانے تک نماز قائم کرو۔

وَقَالَ : وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا وَمِنْ اٰنَآءِ الَّيْلِ الآية (طٰهٰ :130)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اپنے رب کی تسبیح اور حمد کر سورج طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے۔

(698)۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اَتَاهُ سَائِلٌ يَّسْئَلُهٗ عَنْ مَّوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا ، قَالَ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ الْفَجْرَ حِيْنَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضاً ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالظُّهْرِ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدِ انْتَصَفَ النَّهَارُ وَهُوَ كَانَ اَعْلَمَ مِنْهُمْ ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ اَمَرَهٗ فَاَقَامَ الْعِشَآءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ، ثُمَّ اَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ اَوْ كَادَتْ ثُمَّ اَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيْباً مِّنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ، ثُمَّ اَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُوْلُ قَدِ احْمَرَّتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوْطِ الشَّفَقِ ، ثُمَّ اَخَّرَ الْعِشَآءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلِ ، ثُمَّ اَصْبَحَ فَدَعَا السَّائِلَ ، فَقَالَ الْوَقْتُ بَيْنَ هٰذَيْنِ (مسلم :1393، ابو داؤد:395، نسائی:523)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمایا ہے کہ ایک آدمی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نمازوں کے اوقات کے بارے میں پوچھنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح پھوٹتے ہی حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے صبح کی نماز کھڑی کر دی حالانکہ لوگ ایک دوسرے کو اندھیرے کی وجہ سے پہچان بھی نہیں سکتے تھے۔ پھر جب سورج ڈھلا تو ان کو حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی نماز کھڑی کر دی حالانکہ کوئی کہہ سکتا تھا کہ ابھی تو آدھا دن ہوا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سب سے زیادہ جاننے والے تھے۔ پھر جب سورج ابھی اچھا خاصہ بلند تھا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے عصر کی نماز کھڑی کر دی۔ پھر

www.islamtruereligion.com

جیسے ہی سورج ڈوبا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی نماز کھڑی کر دی۔ پھر جب شفق غائب ہوا تو انہیں حکم دیا تو انہوں نے عشاء کی نماز کھڑی کر دی۔ پھر اگلے دن صبح کی نماز اتنی مؤخر فرمائی کہ جب سلام پھیرا تو کوئی کہہ سکتا تھا کہ سورج نکل آیا یا نکلنے والا ہو گیا۔ پھر ظہر کو اتنا مؤخر فرمایا کہ کل والی عصر کے وقت کے قریب وقت ہو گیا۔ پھر عصر کو اتنا مؤخر فرمایا کہ جب سلام پھیرا تو کہنے والا کہہ سکتا تھا کہ سورج سرخ ہو گیا۔ پھر مغرب کو اتنا مؤخر فرمایا کہ شفق کے غائب ہونے کے قریب وقت آ گیا۔ پھر عشاء کو اتنا مؤخر فرمایا کہ پہلی رات کا تہائی حصہ گزر گیا۔ پھر صبح ہوئی تو سائل کو بلایا۔ اور فرمایا نماز کا وقت ان دو وقتوں کے درمیان ہے۔

(699)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلاً وَّآخِراً ، وَاِنَّ وَقْتَ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَآخِرُ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ (ترمذی:151)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نماز کا اوّل ہے اور آخر ہے۔ ظہر کے وقت کا اول سورج کے ڈھلنے کے وقت ہے اور اس کا آخری وقت عصر کے داخل ہونے کا وقت ہے۔

(700)۔وَقَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حِيْنَ سُئِلَ عَنْ وَقْتِ الصَّلٰوةِ ، فَقَالَ اَنَا اُخْبِرُكَ صَلِّ الظُّهْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَكَ وَالْعَصْرَ اِذَا كَانَ ظِلُّكَ مِثْلَيْكَ (مؤطا امام مالك كتاب وقوت الصلوٰة ، باب وقوت الصلوٰة:9 ، مؤطا امام محمد صفحته 41)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے جب نماز کے وقت کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں۔ ظہر اس وقت پڑھ جب تیرا سایہ تیرے قد کے برابر ہو جائے اور عصر اس وقت پڑھ جب تیرا سایہ تیرے قد کے دوگنا ہو جائے۔

(701)۔وَعَنْ خَالِدِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا اَمِيْرُنَا الْجُمُعَةَ ثُمَّ قَالَ لِاَنَسٍ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّى الظُّهْرَ ؟ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلٰوةِ وَاِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ اَبْرَدَ بِالصَّلٰوةِ (بخاری:906)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت خالد بن دینار فرماتے ہیں کہ ہمارے امیر نے ہمارے ساتھ جمعہ پڑھا۔ پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کیسے پڑھا کرتے تھے۔ فرمایا کہ جب سردی زیادہ ہوتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ نماز جلدی پڑھتے تھے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تھی تو نماز دیر سے ادا فرماتے تھے۔

(702)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَآءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهٖ (ترمذی:167، ابن ماجة:691)۔ قَالَ التِّرْمَذِیْ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میری امت کے لیے مشکل نہ ہوتی تو میں عشاء کی نماز کو تہائی رات تک یا نصف رات تک مؤخر کرنے کا حکم دیتا۔

(703)۔وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ اَنَّهٗ قَالَ لِاَبِیْ هُرَيْرَةَ مَا اِفْرَاطُ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ؟ قَالَ طُلُوْعُ الْفَجْرِ (شرح معانی الآثار للطحاوی:928)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ عشاء کی نماز کا آخری وقت کیا ہے؟ تو

www.islamtheworldreligion.com

فرمایا: طلوعِ فجر۔

(704)۔وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَسْفِرُوا بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ

(ترمذی:154، ابو داؤد:424، نسائی:549، ابن ماجة:672)۔ قَالَ التِّرْمَذِيُّ حَسَنٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صبح کو سفیدی میں پڑھو اسکا اجر زیادہ ہے۔

(705)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ(بخاری :555،3223، مسلم :1432)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے باری باری آتے ہیں اور وہ فجر کی نماز میں اور عصر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں، پھر جن فرشتوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری تھی وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں اللہ ان سے سوال کرتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ جاننے والا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ان کو اس حال میں چھوڑا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تھے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

(706)۔عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رُؤَيْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَنْ يَلِجَ النَّارَ أَحَدٌ صَلَّى قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوبِهَا يَعْنِي الْفَجْرَ وَالْعَصْرَ (مسلم :1436، ابو داؤد:427)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ بن عمارہ بن رویبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ شخص آگ میں نہیں پڑے گا جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز پڑھی اور سورج غروب ہونے سے پہلے نماز پڑھی یعنی فجر اور عصر۔

اَوقَاتُ النَّهْيِ

ممنوع اوقات

(707)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ الصُّنَابِحِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَهَا قَرْنُ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَهَا ، ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَهَا ،فَإِذَا زَالَتْ فَارَقَهَا ، فَإِذَا دَنَتْ لِلْغُرُوبِ قَارَنَهَا، فَإِذَا غَرَبَتْ فَارَقَهَا وَنَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي تِلْكَ السَّاعَاتِ (مؤطا امام مالك كتاب القرآن، باب النهي عن الصلوٰة بعد الصبح وبعد العصر حديث : 44، نسائی :559، ابن ماجة : 1253)۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ، اُخْتُلِفَ فِيْ صَحَابِيِّةِ عَبْدِ اللهِ الصُّنَابِحِي

ترجمہ: حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب سورج نکلتا ہے تو اسکے ساتھ ہی

www.islamtheworldreligion.com

شیطان کا سینگ بھی نکلتا ہے۔ جب بلند ہوتا ہے تو وہ اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ سورج استواء پر آتا ہے تو اس سے جڑ جاتا ہے۔ پھر جب ڈھل جاتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ پھر جب غروب کے قریب ہوتا ہے تو اس سے جڑ جاتا ہے اور جب غروب ہو جاتا ہے تو اس سے جدا ہو جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اوقات میں نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

(708)۔وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰی تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ وَلَا صَلٰوۃَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰی تَغِیْبَ الشَّمْسُ (بخاری:586، مسلم :1923، نسائی:566)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: صبح کی نماز کے بعد کوئی نفل نماز نہیں جب تک سورج بلند نہ ہو اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نفل نماز نہیں جب تک سورج غائب نہ ہو۔

(709)۔وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَکْعَتَی الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّھِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ (ترمذی:423)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح کی دو رکعتیں نہ پڑھیں وہ انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔

بَابُ الْاَذَانِ

اذان کا باب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ الْآیَۃ (المائدۃ:58)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم نماز کے لیے اذان دو۔

وَقَالَ: اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ (الجمعۃ:9)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے۔

(710)۔وَعَنْ عَلْقَمَۃَ عَنْ اَبِیْ بُرَیْدَۃَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَرَاٰہُ حَزِیْنًا ، وَکَانَ الرَّجُلُ اِذَا طَعِمَ تُجْمَعُ اِلَیْہِ فَانْطَلَقَ حَزِیْنًا بِمَا رَاٰی مِنْ حُزْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَتَرَکَ طَعَامَہٗ وَمَا کَانَ یَجْتَمِعُ اِلَیْہِ ، وَدَخَلَ مَسْجِدَہٗ یُصَلِّیْ فَبَیْنَمَا ھُوَ کَذٰلِکَ اِذْ نَعَسَ فَاَتَاہُ اٰتٍ فِی النَّوْمِ ، فَقَالَ ھَلْ عَلِمْتَ مِمَّا حَزِنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ ؟ قَالَ لَا ، قَالَ فَھُوَ لِھٰذَا التَّاْذِیْنِ فَاْتِہٖ فَمُرْہُ اَنْ یَّاْمُرَ بِلَالًا اَنْ یُّؤَذِّنَ ، فَعَلَّمَہُ الْاَذَانَ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ مَرَّتَیْنِ ، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّتَیْنِ ، اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ ، حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ مَرَّتَیْنِ ، حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ مَرَّتَیْنِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، ثُمَّ عَلَّمَہُ الْاِقَامَۃَ مِثْلَ ذٰلِکَ وَ قَالَ فِیْ آخِرِہٖ : قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، کَاَذَانِ النَّاسِ وَاِقَامَتِہِمْ ، فَاَقْبَلَ الْاَنْصَارِیُّ فَقَعَدَ عَلٰی

www.islamtheworldreligion.com

بَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَمَرَّ اَبُو بَكرٍ فَقَالَ اسْتَأْذَنَ لِي وَقَد رَآى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاَخبَرَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ الْاَنْصَارِيُّ فَدَخَلَ فَاَخبَرَ بِالَّذِي رَآى ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ اَخْبَرَنَا اَبُو بَكرٍ مِثْلَ ذٰلِكَ ، فَاَمَرَ بِلَالاً يُؤَذِّنُ بِذٰلِكَ (مسند الامام الاعظم صفحته 44، 46)۔ الحديث صحيح و شواهده شهيرة

ترجمہ: حضرت علقمہ نے حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انصار میں سے ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سے گزرا اور آپ کو غمگین دیکھا، یہ آدمی کھانے کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوتا تھا، اس نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غمگین دیکھا تو وہ کھانا اور جمع شدہ چیزیں چھوڑ کر غمگین ہو کر چلا گیا، نماز پڑھنے کے لیے اپنی مسجد میں داخل ہوا، اس دوران وہ سو گیا اور اسے خواب میں آنے والا آیا اور کہا تمہیں پتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں غمگین ہیں؟ اس نے کہا نہیں، اس نے کہا وہ اس اذان کے بارے میں متفکر ہیں، ان کے پاس جاؤ اور کہو کہ وہ بلال کو اذان کہنے کا حکم دیں، پھر اس نے اسے اذان سکھائی، اللہ اکبر اللہ اکبر دو مرتبہ، اشہدان لا الہ الا اللہ دو مرتبہ، اشہدان محمد ارسول اللہ دو مرتبہ، حی علی الصلوٰۃ دو مرتبہ، حی علی الفلاح دو مرتبہ، اللہ اکبر اللہ اکبر ایک مرتبہ، لا الہ الا اللہ ایک مرتبہ، پھر اسے اسی طرح اقامت سکھائی اور اس کے آخر میں کہا: قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ، جس طرح لوگ اذان اور اقامت کہتے ہیں، وہ انصاری حاضرِ خدمت ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دروازے پر بیٹھ گیا، اس کے پاس سے ابوبکر گزرے اور اجازت چاہی، انہوں نے بھی اسی طرح کا خواب دیکھا تھا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا خواب عرض کیا، اسکے بعد انصاری نے اجازت چاہی اور داخل ہوا، اور جو کچھ دیکھا تھا وہ عرض کیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر نے بھی ہمیں اسی طرح سنایا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بلال کو حکم دیا کہ اسی طرح اذان پڑھیں۔

(711)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ ، اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ (ابوداؤد: 517، ترمذی: 207)۔ وكذا عن ام المومنين عائشة وهو اصح كما فى الترمذى

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امام اپنے مقتدیوں کا ضامن ہوتا ہے، اور موذن امانت دار ہوتا ہے! اے اللہ ائمہ کو ہدایت دے اور موذنوں کی مغفرت فرما۔

(712)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤَذِّنُ يُغْفَرُ لَهٗ مَدَّ صَوْتِهٖ وَيَشْهَدُ لَهٗ كُلُّ رَطْبٍ وَيَابِسٍ وَشَاهِدُ الصَّلَاةِ يُكْتَبُ لَهٗ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ صَلَاةً وَيُكَفَّرُ عَنْهُ مَا بَيْنَهُمَا (ابوداؤد: 515، نسائی: 644، ابن ماجة: 724)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: موذن کی مغفرت اس کی آواز کی بلندی کے مطابق کر دی جاتی ہے، اور ہر خشک و تر چیز اس کے حق میں گواہی دیتی ہے اور نماز (باجماعت) میں حاضر ہونے والے کے لیے پچیس نمازیں لکھ دی جاتی ہیں اور اسکے دو نمازوں کے درمیان والے سارے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

(713)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَحَدُكُمُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ ، فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ، فَإِذَا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ

www.islamtheworldreligion.com

مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللهِ، ثُمَّ إِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ إِذَا قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، ثُمَّ إِذَا قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ إِذَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ (مسلم :850، ابوداؤد:527)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو تم میں سے بھی کوئی کہے اللہ اکبر اللہ اکبر، جب موذن کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ تو وہ بھی کہے اشہد ان لا الہ الا اللہ، پھر جب موذن کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ تو وہ بھی کہے اشہد ان محمدا رسول اللہ، پھر جب موذن کہے حی الصلوۃ تو وہ کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ، پھر جب موذن کہے حی علی الفلاح تو وہ کہے لاحول ولاقوۃ الا باللہ، پھر جب موذن کہے اللہ اکبر اللہ اکبر تو وہ کہے اللہ اکبر اللہ اکبر، پھر جب موذن کہے لا الہ الا اللہ تو وہ کہے لا الہ الا اللہ۔ یہ جواب جب اس نے سچے دل سے دیے تو جنت میں داخل ہو گیا۔

(714)۔ وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ مَعَ اِضَافَةِ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ مَرَّتَیْنِ فِی الْاِقَامَةِ (ابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 231، شرح معانی الآثار :800)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ اذان اور اقامت کے الفاظ دو دو مرتبہ ہوتے ہیں، اقامت میں دو بار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے اضافے کے ساتھ۔

(715)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ شَفْعاً شَفْعاً فِی الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ (ترمذی:194)۔ اَلْحَدِیْثُ صَحِیْحٌ وَالْاَحَادِیْثُ وَالْآثَارُ فِیْهِ كَثِیْرَةٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اذان جوڑا جوڑا ہوتی تھی، اذان بھی اور اقامت بھی۔ اس موضوع پر کثرت سے احادیث اور آثار موجود ہیں۔

(716)۔ وَعَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِی الْاُوْلٰی مِنَ الصُّبْحِ، اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ، اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (ابوداؤد:500، نسائی:633، شرح معانی الآثار :809)۔ صحیح وله طرق كثيرة

ترجمہ: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے پہلی یعنی صبح کی اذان میں اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ روایت فرمایا ہے (یعنی نماز نیند سے بہتر ہے)۔

(717)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِی اَذَانِ الْفَجْرِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ، اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (سنن الدار قطنی:933، السنن الکبریٰ للبیهقی المجلد 1 صفحته 423، ابن خزیمه: 386) ۔ صحیح، وروی الطبرانی مثله عن بلال وابی هریرة و ام المومنین عائشة رضی الله عنهم كما فی مجمع الزوائد: 1857، 1858، 1859، 1860۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ جب مؤذن صبح کی اذان حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہہ چکے تو کہے اَلصَّلٰوةُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

www.islamtheworldreligion.com

(718)۔وَعَنْ اَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ خَرَجَ اِلَى الْاَبْطَحِ فَاَذَّنَ، فَلَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ لَوّٰى عُنُقَهٗ يَمِيْناً وَشِمَالًا وَلَمْ يَسْتَدِرْ (ابو داؤد:520)۔ الحديث صحيح، و روى البخاری بمعناه (بخاری:634)۔

ترجمہ: حضرت ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ موضع ابطح کی طرف گئے اور وہاں اذان پڑھی۔ جب حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچے تو اپنی گردن کو دائیں بائیں پھیرا اور خود نہیں گھومے۔

(719)۔وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَيَتَتَبَّعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِي اُذُنَيْهِ (ترمذی:197، مسلم:1119، ابو داؤد:520)۔ صحيح وَاللَّفْظُ لِلتِّرْمَذِي

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے اپنا دہن (مبارک) ادھر ادھر گھمایا اور پھیرا جب کہ آپ کی دو انگلیاں دونوں کانوں میں تھیں۔

(720)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ، فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْراً، ثُمَّ سَلُوا اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ اللهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ (مسلم:849، ابو داؤد:523، ترمذی:3614، نسائی:678)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم مؤذن کو سنو تو جس طرح وہ کہے اسی طرح تم بھی کہو، پھر مجھ پر درود پڑھو۔ جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔ پھر اللہ سے میرے لیے وسیلہ کا سوال کرو۔ یہ جنت میں ایک منزل کا نام ہے جو اللہ کے بندوں میں سے کسی خاص بندے کو ملے گی، میں امید رکھتا ہوں کہ میں وہی بندہ ہوں۔ لہٰذا جس نے میرے لیے اللہ سے وسیلہ کا سوال کیا اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(721)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ، اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ، حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بخاری:614، ابو داؤد:529، ترمذی:211، نسائی:680، ابن ماجة:722)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اذان سن کر یہ کہا: اے اللہ، اے کامل دعوت کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد (ﷺ) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اُس مقامِ محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت حلال ہوگئی۔

(722)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ حِيْنَ اُرِيَ الْاَذَانَ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَالًا فَاَذَّنَ، ثُمَّ اَمَرَ عَبْدَ اللهِ فَاَقَامَ (طحاوی:844)۔ رُوَاتُهٗ ثِقَاتٌ ومثله:845

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں خواب میں جب اذان دکھائی گئی، نبی کریم ﷺ نے بلال کو حکم دیا تو انہوں نے اذان پڑھی، پھر عبداللہ کو حکم دیا تو انہوں نے اقامت پڑھی۔

(723)۔وَعَنِ امْرَأَةِ بَنِي النَّجَّارِ قَالَتْ كَانَ بَيْتِيْ مِنْ اَطْوَلِ بَيْتٍ ،كَانَ حَوْلَ الْمَسْجِدِ ، فَكَانَ بِلَالٌ يُؤَذِّنُ عَلَيْهِ الْفَجْرَ فَيَأْتِيْ بِسَحَرٍ فَيَجْلِسُ عَلَى الْبَيْتِ يَنْظُرُ اِلَى الْفَجْرِ ، فَاِذَا رَآهُ تَمَطّٰى ، ثُمَّ قَالَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَحْمَدُكَ وَاَسْتَعِيْنُكَ عَلٰى قُرَيْشٍ اَنْ يُّقِيْمُوا دِيْنَكَ ، قَالَتْ ثُمَّ يُؤَذِّنُ ، قَالَتْ وَ اللّٰهِ مَا عَلِمْتُ كَانَ تَرَكَهَا لَيْلَةً وَّاحِدَةً يَعْنِيْ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ (ابو داؤد:519)۔ صحیح

ترجمہ: بنونجار کی ایک عورت سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میرا گھر بلند ترین گھروں میں سے تھا، جو مسجد کے اردگرد تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس پر چڑھ کر صبح کی اذان پڑھتے تھے۔ آپ سحری کے وقت آجاتے تھے، گھر کے اوپر بیٹھ جاتے، فجر کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ جب دیکھتے کہ فجر اُبھر آئی، پھر کہتے: اے اللہ میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے قریش کے بارے میں مدد مانگتا ہوں کہ وہ تیرا دین قائم کریں۔ وہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد اذان پڑھتے تھے۔ فرماتی ہیں کہ اللہ کی قسم میں نہیں جانتی کہ انہوں نے اسے کسی ایک رات بھی ترک کیا ہو یعنی یہ کلمات۔

وَشَدَّ الْاِمَامُ النَّسَائِيْ بَابًا سَمَّاهُ : اَلصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ بَعْدَ الْاَذَانِ

امام نسائی علیہ الرحمہ نے ایک باب باندھا ہے جس کا نام رکھا ہے: اذان کے بعد نبی (ﷺ) پر درود۔

وَفِيْ حَدِيْثِ الرَّوَافِضِ

روافض کی حدیث

رَوٰى اَبُوْ بَكْرٍ وَكُلَيْبٍ الْاَسَدِيْ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهٗ حَكٰى لَهُمَا الْاَذَانَ فَقَالَ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَالْاِقَامَةَ كَذٰلِكَ وَلَا بَأْسَ اَنْ يُّقَالَ فِيْ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ عَلٰى اِثْرِ حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ لِلتَّقِيَّةِ وَقَالَ مُصَنِّفُ هٰذَا الْكِتَابِ ، هٰذَا هُوَ الْاَذَانُ الصَّحِيْحُ لَا يُزَادُ فِيْهِ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُ وَالْمُفَوِّضَةُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ قَدْ وَضَعُوْا اَخْبَارًا وَزَادُوْا فِي الْاَذَانِ مُحَمَّدٌ وَّاٰلُ مُحَمَّدٍ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ مَرَّتَيْنِ وَفِيْ بَعْضِ رِوَايَاتِهِمْ بَعْدَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَّلِيُّ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ وَمِنْهُمْ مَنْ رَوٰى بَدَلَ ذٰلِكَ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ حَقًّا مَرَّتَيْنِ ، وَلَا شَكَّ فِيْ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللّٰهِ وَاَنَّهٗ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حَقًّا وَاَنَّ مُحَمَّدًا وَّاٰلَهٗ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ، وَلٰكِنْ لَيْسَ ذٰلِكَ فِيْ اَصْلِ الْاَذَانِ ، اِنَّمَا ذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِيُعْرَفَ ذٰلِكَ بِهٰذِهِ الزِّيَادَةِ الْمُتَّهَمُوْنَ بِالتَّفْوِيْضِ الْمُدَلِّسُوْنَ

www.islamicworldreligion.com

بِأَنفُسِهِم فِي جُمْلَتِنَا رَوَاهُ الصَّدُوقُ الْقُمِّي فِي مَن لَّا يَحْضُرُهُ الْفَقِيْهُ وَالطُّوسِي فِي الْاِسْتِبْصَارِ (من لا يحضره الفقيه:897، الاستبصار:1134، 1135)۔ وَفِيْ رِوَايَةِ الْاِسْتِبْصَارِ قَالَ: فَأَمَرَ بِهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِلَالاً فَلَمْ يَزَلْ يُؤَذِّنُ بِهَا حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (الاستبصار:1134)۔

ترجمہ: ابوبکر اور کلیب اسدی نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے ان دونوں کو اذان سنائی اور فرمایا: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کیلئے آؤ، نماز کیلئے آؤ۔ فلاح کیلئے آؤ، فلاح کے لیے آؤ۔ سب سے اچھے عمل کیلئے آؤ، سب سے اچھے عمل کیلئے آؤ۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ اسی طرح اقامت بھی سنائی۔ اس میں کوئی حرج نہیں کہ صبح کی اذان میں حَيَّ عَلٰى خَيْرِ الْعَمَلِ کے بعد دومرتبہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ تقیہ کے طور پر کہا جائے۔ اور اس کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ یہی اذان صحیح ہے۔ اس میں نہ زیادہ کیا جائے اور نہ کم کیا جائے۔ شیعہ کے مُفوِّضہ فرقہ پر اللہ کی لعنت ہو، انہوں نے حدیثیں گھڑی ہیں اور انہوں نے اذان میں محمد اور آلِ محمد خیر البریہ دومرتبہ پڑھنے کا اضافہ کرلیا ہے۔ اور انکی بعض روایات میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللهِ کے بعد اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللهِ دومرتبہ پڑھنے کا اضافہ ہے۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جنہوں نے اس کی جگہ اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللهِ حَقًّا دومرتبہ رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علی اللہ کے ولی ہیں اور وہ صحیح معنی میں امیر المومنین ہیں اور یہ کہ محمد اور انکی آل صلوات اللہ علیہم خیر البریہ ہیں لیکن یہ سب باتیں اصل اذان میں شامل نہیں ہیں۔ یہ بات میں نے اسلیے بیان کی ہے تاکہ اس زیادتی سے ہمارے اندر پائے جانے والے ان لوگوں کی شناخت ہوجائے جنہیں تفویضی قرار دے دیا گیا ہے اور وہ حدیثیں اپنے پاس سے بنا کر بزرگوں کا نام کردیتے ہیں۔ استبصار کی روایت میں ہے کہ فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسی اذان کا بلال کو حکم دیا تھا، وہ یہی اذان پڑھتے رہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا۔

بَابُ السِّتْرِ

ستر کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف:31)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر مسجد کے پاس اپنی زینت پکڑو۔

وَقَالَ: وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا (النور:31)۔

ترجمہ: اور فرمایا: عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے۔

(724)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فَاِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ اِلٰى رُكْبَتِهٖ مِنَ الْعَوْرَةِ (سنن الدار قطنی:876، ابو داؤد:496)۔ شواهده كثيرة صحيحة

www.islamthewordreligion.com

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مرد کی ناف سے نیچے اس کے گھٹنوں تک ستر ہے۔

بَابُ سُتْرَةِ الْمُصَلِّي

نمازی کا سُترہ

(725)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنهَا قَالَت اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ فِي غَزوَةِ تَبُوكَ عَن سُترَةِ المُصَلِّي، فَقَالَ كَمُؤخِرَةِ الرَّحلِ (مسلم:1114)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے غزوہ تبوک میں نماز کے سُترہ کے بارے میں پوچھا گیا۔فرمایا اتنا ہو جتنا اونٹ کے کجاوے کا پچھلا حصہ۔

(726)۔وَعَنِ ابنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ مَرَرتُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي وَاَنَا عَلٰى حِمَارٍ وَمَعِيَ غُلَامٌ مِن بَنِي هَاشِمٍ فَلَم يَنصَرِف (شرح معانی الآثار:2577، بخاری:493، ابو داؤد:815)۔اِسنَادُهٗ صَحِيحٌ واللفظ للطحاوی

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے گزرا۔آپ نماز پڑھ رہے تھے۔میں گدھے پر سوار تھا اور میرے ساتھ بنی ہاشم کا ایک لڑکا تھا۔آپ نے نماز کا سلام نہیں پھیرا۔

(727)۔وَعَن سَالِمِ بنِ عَبدِ اللهِ اَنَّ عَبدَ اللهِ بنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ كَانَ يَقُولُ لَا يَقطَعُ الصَّلٰوةَ شَيءٌ مِمَّا يَمُرُّ بَينَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ (مؤطا امام مالك كتاب قصر الصلوٰة فی السفر، باب الرخصة فی المرور بين يدی المصلی:40)۔صحیح

ترجمہ: حضرت سالم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ: نمازی کے سامنے سے گزرنے والی کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔

(728)۔وَعَن اَبِي جُهَيمِ بنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللهُ عَنهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَو يَعلَمُ الْمَارُّ بَينَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَا ذَا عَلَيهِ مِنَ الْاِثمِ لَكَانَ اَن يَقِفَ اَربَعِينَ خَيراً لَهٗ مِن اَن يَمُرَّ بَينَ يَدَيهِ (مسلم:1132، بخاری:510، ابو داؤد:701، ترمذی:336، نسائی:756، ابن ماجة:945)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوجُہیم بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والے کو معلوم ہو جائے کہ اس کا گناہ کتنا ہے تو چالیس سال تک کھڑا رہنے کو اس کے سامنے سے گزرنے سے بہتر سمجھے۔

(729)۔وَعَن سَعِيدِ بنِ الْمُسَيِّبِ عَلَيهِ الرَّحمَةُ اَنَّ عَلِيًّا وَعُثمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنهُمَا قَالَا لَا يَقطَعُ صَلٰوةَ الْمُسلِمِ شَيءٌ وَادرَءُوا عَنهَا مَا اسْتَطَعتُم رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَ كَذَا رُوِيَ عَنِ ابنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنهُ وَفِيهِ آثَارٌ كَثِيرَةٌ تَدُلُّ عَلٰى اِثمِ الْمَارِّ وَعَدَمِ الْاِنقِطَاعِ (شرح معانی الآثار:2603)۔الاحادیث والآثار فیه کثیرة

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسلمان کی نماز کو کوئی

www.islamtheworldreligion.com

دوسری چیز نہیں توڑ سکتی مگر جتنا ہو سکے نماز سے ایسی چیز کو ہٹاؤ۔ اسی طرح ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا گیا ہے اور اس موضوع پر کثرت سے آثار موجود ہیں۔ جو سامنے سے گزرنے والے کے گناہ کو اور نماز کے نہ ٹوٹنے کو ثابت کرتے ہیں۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ

مساجد کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَحَيْثُمَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ (البقرة:۱۴۴)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم جہاں کہیں ہو اپنے چہرے اس کی طرف پھیر لو۔

وَقَالَ: فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ (النور:36)۔

ترجمہ: اور فرمایا: ان گھروں میں جنکے بارے میں اللہ نے حکم دیا ہے کہ انہیں بلند کیا جائے اور ان میں اسکے نام کا ذکر کیا جائے۔

وَقَالَ: اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ الآية (التوبة:18)۔

ترجمہ: اور فرمایا: مسجدوں کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو اللہ پر ایمان رکھتے ہیں۔

(730)۔عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (بخاری:450، مسلم:1189)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ جس نے اللہ کی خاطر مسجد بنائی اللہ نے اس کے لیے جنت میں گھر بنایا۔

(731)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحَبُّ الْبِلَادِ اِلَى اللّٰهِ مَسَاجِدُهَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اَسْوَاقُهَا (مسلم:1528)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شہروں میں اللہ کی سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں ان کی مسجدیں ہیں اور سب سے ناپسندیدہ جگہیں ان کے بازار ہیں۔

(732)۔وَعَنْ اَبِيْ حُمَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ، وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (مسلم:1652، ابو داؤد:465، نسائی:729، ابن ماجة:772)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ کہے اے میرے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور جب نکلے تو کہے اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

www.islamtheworldreligion.com

(733)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَآءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ، فَقَالُوا: مَاتَ، قَالَ: أَفَلَا كُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِي بِهٖ دُلُّوْنِيْ عَلٰى قَبْرِهٖ، أَوْ قَالَ قَبْرِهَا ، فَأَتٰى قَبْرَهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا (بخاری: 458، مسلم: 2215، ابو داود: 3203، ابن ماجه: 1527)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک حبشی مرد یا حبشی عورت مسجد کی دیکھ بھال کرتا تھا، تو وہ فوت ہو گیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے بارے میں پوچھا، تو صحابہ نے جواب دیا کہ وہ فوت ہو گیا ہے، فرمایا: تو کیا آپ لوگوں نے مجھے خبر نہیں دی؟ مجھے اس آدمی کی، یا فرمایا: اس عورت کی قبر کی راہ دکھاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر پر تشریف لائے اور اس پر نماز (جنازہ) پڑھی۔

(734)۔وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا ، قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ الْمَسَاجِدُ، قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ (ترمذی: 3509)۔ وَقَالَ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو ان میں سے چر لیا کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ جنت کے باغیچے کیا ہیں؟ فرمایا: مسجدیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ چرنا کیا ہے؟ فرمایا۔ پڑھا کرو۔ اللہ پاک ہے، سب تعریف اللہ کیلئے ہے اور اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(735)۔عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ (بخاری: 444، مسلم: 1654، ترمذی: 316، ابو داؤد: 467، ابن ماجة: 1013)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرے۔

(736)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِيْ غَزْوَةِ خَيْبَرَ ، مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يَعْنِي الثُّوْمَ فَلَا يَأْتِيَنَّ الْمَسَاجِدَ (مسلم: 1248، بخاری: 853، ابو داؤد: 3825)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ خیبر میں فرمایا: جو شخص اس پودے میں سے یعنی لہسن کھائے تو وہ مسجدوں میں ہرگز نہ آئے۔

(737)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِجْعَلُوا فِيْ بُيُوْتِكُمْ مِنْ صَلٰوتِكُمْ ، وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا (بخاری: 432 ، مسلم: 1820، ابو داؤد: 1043، ابن ماجة: 1377)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کچھ نماز اپنے گھروں میں بھی پڑھ لیا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ۔

(738)۔وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ (ابو داؤد: 492، ترمذی: 317، ابن ماجة: 745)۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ وَلَهٗ شَوَاهِدُ

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ساری کی ساری زمین مسجد ہے

www.islamtheworldreligion.com

سوائے قبرستان کے اور حمام کے۔

(739)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ اَنْ یَّتَبَاھَی النَّاسُ فِی الْمَسَاجِدِ (ابو داؤد: 449، ابن ماجۃ: 739، نسائی: 689، سنن الدارمی: 1414)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ مسجدوں میں فخر کریں گے۔

(740)۔وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَّبِیْعُ اَوْ یَبْتَاعُ فِی الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰہُ تِجَارَتَکَ وَاِذَا رَاَیْتُمْ مَنْ یَنْشُدُ فِیْہِ ضَالَّۃً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰہُ عَلَیْکَ (ترمذی: 1321، سنن الدارمی: 1407)۔ قَالَ التِّرْمَذِیُّ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اس آدمی کو دیکھو جو مسجد میں بیچتا یا خریدتا ہے تو کہو: اللہ تمہاری تجارت کو نفع بخش نہ بنائے اور جب تم اس آدمی کو دیکھو جو مسجد میں کھوئی ہوئی چیز کا اعلان کرتا ہے تو کہو: اللہ کرے تجھے نہ ملے۔

شرح

(۱)۔ قبلہ کی طرف رخ کرنا نماز کی شرائط میں سے ہے، مساجد کا رخ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔ استقبالِ قبلہ کا حکم قرآن مجید کی اس آیت میں ہے۔ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ (البقرۃ: ۱۴۴)۔ مکہ شریف والوں کے لیے عین قبلہ کی طرف رخ کرنا ضروری ہے جب کہ دور والے جو صحیح تعین کرنے سے قاصر ہیں ان کے لیے قبلہ کی جہت کافی ہے۔ لِاَنَّ التَّکْلِیْفَ بِحَسْبِ الْوَسْعِ (الہدایہ جلد ۱ صفحہ ۷۶)۔ اگر تحری کے باوجود غلطی ہو جائے تو اس کی معافی ہے۔ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ میں اسی کا ذکر ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ قِبْلَۃٌ (ترمذی: ۳۴۲، ابن ماجہ: ۱۰۱۱)۔ اس حدیث کا ظاہر 180 ڈگری تک قبلہ ہی بتا رہا ہے مگر علماء نے اس سے درمیان والے 90 ڈگری مراد لیے ہیں جو کعبہ سے 45 ڈگری ایک طرف اور 45 ڈگری دوسری طرف ہوں۔ ایک قول کل 45 ڈگری کا بھی ہے یعنی 22½ درجے ہر دو طرف اور بعض نے اس سے بھی اختصار کیا ہے۔

بعض محققین فرماتے ہیں کہ سردی کے غروب والی جگہ اور گرمی کے غروب والی جگہ کے درمیان قبلہ ہے۔ یہ قول دراصل سمرقند کے حوالے سے ہے۔ سمرقند کعبہ شریف سے مشرقین کے درمیان ہے اور وہاں سے کعبہ شریف مغربین کے درمیان ہے۔ مگر پاکستان میں اس لحاظ سے قبلہ کی دائیں طرف دو ثلث ایک جائے غروب اور بائیں طرف ایک ثلث دوسری جائے غروب ہے۔

الغرض دین آسانی چاہتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: بُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّۃِ السَّمْحَۃِ اور

www.islamicworldreligion.com

فرمایا: اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نُحْسِبُ (بخاری: ۱۹۱۳، مسلم: ۲۵۱۱)۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان دور دراز کے علاقوں میں پہنچ گئے تھے مگر محض تحری اور محتاط اندازے کے سواء ان کے پاس کوئی ذریعہ تحقیق نہیں تھا۔ ہاں مسجد نبوی شریف کا قبلہ وحی کے مطابق متعین کیا گیا۔

قبلہ کی صحیح سمت معلوم کرنے کے لیے عصری ذرائع استعمال کرنا درست ہے۔ ایک مزید ذریعہ جسے علماء نے کتب فقہ میں بیان فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ پاکسان میں قطب ستارہ اگر سیدھے کندھے کے پچھلے حصے کی سیدھ میں ہو تو انسان کا رخ قبلہ کو ہوتا ہے۔

(۲)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صَلٰوةُ الرَّجُلِ فِيْ بَيْتِهٖ بِصَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِ الْقَبَائِلِ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ صَلٰوةً وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِيْ يُجَمَّعُ فِيْهِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِيْ مَسْجِدِيْ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ صَلٰوةٍ وَصَلٰوتُهٗ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ یعنی آدمی کی نماز اس کے گھر میں ایک نماز کے برابر ہے اور قبیلے کی مسجد میں اس کی نماز پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جامع مسجد میں اس کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور مسجدِ اقصیٰ میں اس کی نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور میری مسجد میں اس کی نماز پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجدِ حرام میں اس کی نماز ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے (ابن ماجہ: ۱۴۱۳)۔ اسنادہ ضعیف

لَا يَجُوْزُ خُرُوْجُ الشَّابَّةِ اِلَى الْمَسْجِدِ

نوجوان عورت کا مسجد میں جانا جائز نہیں

(اَلْبَيْتُ خَيْرٌ لِلنِّسَآءِ مِنَ الْمَسْجِدِ وَيَجُوْزُ خُرُوْجُ الْعَجُوْزِ بِالْاِذْنِ فِي اللَّيْلِ وَاَوْلٰى اَنْ لَّا تَخْرُجَ لِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ)

(عورتوں کے لیے مسجد کی نسبت ان کا گھر بہتر ہے اور بوڑھی عورت کا رات کو اجازت لے کر نکلنا جائز ہے مگر بہتر ہے کہ وہ بھی نہ نکلے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اپنے گھروں میں ٹھہری رہو)۔

(741)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اسْتَاْذَنَكُمْ نِسَآئُكُمْ بِاللَّيْلِ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاْذَنُوْا لَهُنَّ (بخاری: 865، مسلم: 991، ترمذی: 570، ابو داؤد: 568)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تمہاری عورتیں تم سے رات کے وقت مسجد کے لیے اجازت مانگیں تو انہیں اجازت دے دو۔

(742)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَوْ اَدْرَكَ النَّبِيُّ ﷺ مَا اَحْدَثَ النِّسَآءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَآءُ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ (بخاری: 869، مسلم: 999، ابو داؤد: 569)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آج عورتیں جو کچھ کر رہی ہیں اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھ لیتے تو انہیں مسجدوں میں جانے سے منع فرما دیتے جیسا کی بنی اسرائیل کی عورتوں کو منع کر دیا گیا تھا۔

(743)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُوَيْدِنِ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ عَمَّتِهٖ اُمِّ حُمَيْدٍ امْرَأَةِ اَبِيْ حُمَيْدِنِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ اَنَّهَا جَآءَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ يَارَسُوْلَ اللهِ اِنِّيْ اُحِبُّ الصَّلٰوةَ مَعَكَ، قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكِ تُحِبِّيْنَ الصَّلٰوةَ مَعِيْ، وَصَلٰوتُكِ فِيْ بَيْتِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِيْ حُجْرَتِكِ وَصَلٰوتُكِ فِيْ حُجْرَتِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِيْ دَارِكِ وَصَلٰوتُكِ فِيْ دَارِكِ خَيْرٌ لَكِ مِنْ صَلٰوتِكِ فِيْ مَسْجِدِيْ، قَالَ فَاَمَرَتْ فَبُنِيَ لَهَا مَسْجِدٌ فِيْ اَقْصٰى شَيْءٍ مِّنْ بَيْتِهَا وَاَظْلَمِهٖ فَكَانَتْ تُصَلِّيْ فِيْهِ حَتّٰى لَقِيَتِ اللهَ عَزَّوَجَلَّ (مسند احمد:26969)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سوید انصاری اپنی پھوپھی ام حمید سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ہیں کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں۔عرض کیا یارسول اللہ میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں۔فرمایا: میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو۔تیرے اگلے کمرے میں تیری نماز بہتر ہے تیرے حجرے میں تیری نماز سے۔اور تیرے حجرے میں تیری نماز بہتر ہے تیرے گھر کے صحن میں تیری نماز سے۔اور تیرے گھر کے صحن میں تیری نماز بہتر ہے میری مسجد میں تیری نماز سے۔راوی فرماتے ہیں کہ ام حمید کے کہنے پر انکے گھر کے دور اندر اندھیرے کونے میں ان کے لیے نماز کی جگہ بنائی گئی۔وہ اس میں نماز پڑھا کرتی تھیں حتیٰ کہ اللہ عزوجل سے جاملیں۔

(744)۔وَعَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ اَنَّهٗ رَاٰى عَبْدَ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُخْرِجُ النِّسَآءَ مِنَ الْمَسْجِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَيَقُوْلُ، اُخْرُجْنَ اِلٰى بُيُوْتِكُنَّ، خَيْرٌ لَّكُنَّ (المعجم الكبير للطبرانی:9363)۔فيه آثار كثيرة، انظر كبير الطبرانی: 9364 الیٰ 9370۔

ترجمہ: حضرت ابوعمرو شیبانی فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکالتے دیکھا اور فرما رہے تھے۔اپنے گھروں کو نکل جاؤ وہ تمہارے لیے بہتر ہیں۔

(745)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَآءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ (مسند احمد:26421، مسند ابی یعلیٰ:7025)۔حسن

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کی بہترین مسجدیں ان کے گھروں کی اندھیری کوٹھڑیاں ہیں۔

(746)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ عَلَيْكُنَّ بِالْبَيْتِ فَاِنَّهٗ جِهَادُكُنَّ (مسند احمد: 24274)۔حسن، شَوَاهِدُ هٰؤُلَآءِ الْاَحَادِيْثِ كَثِيْرَةٌ وَمَفْهُوْمُهَا ثَابِتٌ

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ فرمایا: اے عورتو! تم پر اپنے گھروں میں رہنا لازم ہے، یہی تمہارا جہاد ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(747)۔وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کُلُّ عَیْنٍ زَانِیَۃٌ وَاِنَّ الْمَرْأَۃَ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَھِیَ کَذَا کَذَا یَعْنِیْ زَانِیَۃٌ (ترمذی:2786،ابو داؤد:4173،نسائی:5126) صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر آنکھ زانیہ ہے اور جب عورت عطر لگاتی ہے اور کسی مجلس کے پاس سے گزرتی ہے تو وہ ایسی ایسی ہے یعنی زانیہ ہے۔

بَابُ صِفَةِ الصَّلٰوةِ وَتَرْكِيْبِهَا

نماز کا طریقہ اور اس کی ترکیب کا باب

(748)۔عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَۃِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی، ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ، فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ،اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ، فَرَجَعَ فَصَلّٰی، ثُمَّ جَآءَ فَسَلَّمَ ،فَقَالَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ،اِرْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ، فَقَالَ فِی الثَّالِثَۃِ اَوْ فِی الَّتِیْ بَعْدَھَا عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ، ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ فَکَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ، ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ، ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّھَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَالْبُخَارِیُّ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُکَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْہُ شَیْئًا اِنْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِکَ (بخاری:6251،مسلم:885،ابو داؤد:856،ترمذی:303،نسائی:884) صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کونے میں تشریف فرما تھے۔اس نے نماز پڑھی۔پھر آیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سلام عرض کیا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا: وعلیک السلام۔واپس جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔وہ آدمی واپس گیا اور نماز پڑھی۔پھر آ کر سلام عرض کیا۔فرمایا: وعلیک السلام واپس جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی۔تیسری مرتبہ یا شاید اس کے بھی بعد اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے سکھایئے۔فرمایا: جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو اچھی طرح وضو کر۔پھر قبلہ کی طرف منہ کر اور تکبیر کہہ۔پھر تجھ سے جتنا ہو سکے قرآن پڑھ۔پھر رکوع کر حتیٰ کہ تجھے رکوع کا اطمینان ہو جائے۔پھر اوپر ہو حتیٰ کہ تو برابر کھڑا ہو جائے۔پھر سجدہ کر حتیٰ کہ تجھے سجدے کا اطمینان ہو جائے۔پھر سر اٹھا حتیٰ کہ تجھے بیٹھنے کا اطمینان ہو جائے۔پھر سجدہ کر حتیٰ کہ تجھے سجدے کا اطمینان ہو جائے۔پھر سر اٹھا حتیٰ کہ تجھے بیٹھنے کا اطمینان ہو جائے۔پھر کھڑا ہو جا حتیٰ کہ تو سیدھا کھڑا ہو جائے۔پھر اپنی ساری نماز میں ایسا ہی کر۔ترمذی،نسائی اور ابوداؤد نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ جب تم نے ایسا کیا تو تیری نماز مکمل ہو گئی اور اگر تم نے اس میں سے کچھ بھی کمی کی تو تیری نماز میں کمی رہ گئی۔

(749)۔وَعَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ فِیْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

www.islamicworldurdu.com

اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ فَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُوْدَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضَهُمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى ، فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ (بخاری:828، ابو داؤد:963، ترمذی:304، ابن ماجة:862)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے مجمع میں فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کو جانتا ہوں۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے جب تکبیر فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائے اور جب رکوع فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جمائے پھر اپنی پشت مبارک کو برابر کر دیا۔ پھر جب اپنا سر مبارک اٹھایا تو بالکل سیدھے ہو گئے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آ گئے۔ اور جب سجدہ فرمایا تو اپنے ہاتھ نہ تو پھیلا کر رکھے اور نہ ہی انہیں بند کیا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف فرمایا۔ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دوسرے کو کھڑا کر لیا اور اپنے مقعد پر تشریف فرما ہوئے۔

(750)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ كَبَّرَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ رَوَاهُ الدَّارَ قُطْنِي وَفِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِلَى الْاُذُنَيْنِ حِيْنَ كَبَّرَ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ (دار قطنی:1135، السنن الکبریٰ للبیهقی: 2309 عن البراء بن عازب، ورواه البیهقی فی السنن الکبریٰ عن مالك بن الحویرث برقم: 2307)۔ هٰذَا حسن وَشَوَاهِدُهٗ صَحِيْحَةٌ كَثِيْرَةٌ فِي الدَّارَ قُطْنِي

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر کہتے پھر دونوں ہاتھ اٹھاتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر ہو جاتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حمد پڑھتے۔ اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند و بالا ہے اور تیرے سواء کوئی معبود نہیں اور تکبیر کے وقت کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے بارے میں کثرت سے صحیح احادیث موجود ہیں۔

(751)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُوْنَ اَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى ذِرَاعِهِ الْيُسْرٰى فِي الصَّلٰوةِ (بخاری:740)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں مرد اپنا دایاں ہاتھ اپنی بائیں کلائی پر رکھے۔

(752)۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَضَعُ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ، وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ: يَضَعُ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 427)۔ صحیح

www.islamthewordreligion.com

ترجمہ: حضرت علقمہ بن وائل بن حجر اپنے والد ماجد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے نماز میں ناف کے نیچے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔ حضرت ابراہیم (نخعی) نے فرمایا: (نمازی) نماز میں اپنا دائیاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے۔

(753)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَاَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَداً مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ رَوَاهُ مُسْلِم وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِي قَالَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَداً مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ (مسلم:890، نسائی:907)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی میں نے ان میں سے کسی کو بھی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔ نسائی کی روایت میں ہے کہ میں نے انہیں بسم اللہ اونچی آواز میں پڑھتے نہیں سنا۔

(754)۔ وَعَنْ اَبِي وَائِلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ عُمَرُ وَعَلِيٌّ لَا يَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّأْمِينِ (شرح معانی الآثار:1173، ابن ابی شیبۃ المجلد1 صفحتہ449 بلفظ عمار دون عمر)۔ حسن، وفی آثار کثیرۃ، وشد ابن ابی شیبۃ بابا: من کان لا یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ: حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر اور حضرت علی بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو اونچی آواز سے نہیں پڑھتے تھے اور نہ ہی اعوذ باللہ اور نہ ہی آمین۔

(755)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا أُمِرَ وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ: وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا، لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:21) (بخاری:774)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کو جس نماز میں قرأت کا حکم ملا آپ نے قرأۃ فرمائی اور جس نماز میں آیت پڑھنے کا حکم ملا آہستہ پڑھی۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:) تیرا رب بھولنے والا نہیں ہے۔ اور فرماتا ہے: بلاشبہ تمہارے لیے اللہ کے رسول کی ذات میں عملی نمونہ موجود ہے۔

(756)۔ وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ، فَقَالَ آمِيْنَ وَخَفِضَ بِهَا صَوتَهٗ (ترمذی:248)۔ حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھا۔ پھر فرمایا آمین اور اپنی آواز آہستہ رکھی۔

(757)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَقِيمُوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَ اللهِ اِنِّي لَاَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِي (بخاری:742، مسلم:959)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رکوع اور سجدہ صحیح طریقے سے کرو۔ اللہ کی قسم

www.islamicworldreligion.com

میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔ (آپ ﷺ صحابہ کرام کے اجسام اور خشوع تک کو نورِ نبوت سے دیکھتے تھے: عینی)۔

(758)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ، قَالَ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَفِی رِوَايَةِ الْبُخَارِی وَمُسْلِم عَنْهُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ حِيْنَ يَرْفَعُ صُلْبَهٗ مِنَ الرُّكُوعِ، ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (ابن ماجة:875، مسلم:868، بخاری:795، نسائی:1150)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فرماتے تھے تو اسکے بعد فرماتے تھے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ بخاری اور مسلم کی روایت میں ہے کہ پھر جب اپنی کمر کو رکوع سے اٹھاتے تو فرماتے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ (اللہ نے سن لی جس نے اس کی حمد کی) پھر کھڑے ہو کر فرماتے تھے رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (اے ہمارے رب تیرے لیے ہی حمد ہے)۔

(759)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِی رُكُوعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ، وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِی سُجُودِهٖ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُودُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ (ترمذی:261، ابو داؤد:886، ابن ماجة:890)۔ صحيح لكن ليس بمتصل والعمل علىٰ هذا

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رکوع کرے اور رکوع میں تین بار کہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيمِ پاک ہے میرا ربِ عظیم۔ اس کا رکوع مکمل ہو گیا اور یہ اس کی کم سے کم تعداد ہے اور جب سجدہ کرے تو اپنے سجدے میں تین بار کہے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پاک ہے میرا رب اعلیٰ۔ اس کا سجدہ مکمل ہو گیا اور یہ اسکی کم سے کم تعداد ہے۔

(760)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اَسْجُدَ عَلٰی سَبْعَةِ اَعْظُمٍ عَلَی الْجَبْهَةِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَاَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَلَا اَكْفِتَ الثِّيَابَ وَلَا الشَّعْرَ (بخاری:812، مسلم:1098، نسائی:1097، ابن ماجة:883)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے ماتھے پر، دونوں ہاتھوں پر، دونوں گھٹنوں پر، قدموں کے اطراف پر اور یہ کہ میں اپنے کپڑے اور بال الٹے سیدھے نہ کروں۔

(761)۔وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ (مسلم:1083، نسائی:1137)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے۔ پس کثرت سے دعا مانگا کرو۔

(762)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْآنِ وَكَفُّهٗ بَيْنَ يَدَيْهِ، اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُولُهٗ (بخاری:831، مسلم:897، ابو داؤد:968، ترمذی:1105، نسائی:1163، ابن ماجة:1892)۔ صحيح، وَاللَّفْظُ لِلنَّسَائِی۔

www.islamicurdubooks.com

وَرَوٰى مُحَمَّدٌ مِثْلَهٗ وَقَالَ التَّشَهُّدُ الَّذِي ذُكِرَ كُلُّهٗ حَسَنٌ وَلَيْسَ يَشْبَهُ تَشَهُّدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عِنْدَنَا تَشَهُّدُهٗ لِاَنَّهٗ رَوَاهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ عَلَيْهِ الْعَامَّةُ عِنْدَنَا وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَكْرَهُ اَنْ يُّزَادَ فِيهِ حَرْفٌ اَوْ يُنْقَصَ مِنْهُ حَرْفٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے تشہد اس طرح سکھایا جس طرح قرآن کی سورۃ سکھاتے تھے اور آپ ﷺ کے ہاتھ سامنے ہوتے تھے۔ سب احترام اللہ کے لیے ہیں اور دعائیں اور اچھے اعمال، اے نبی آپ پر سلام، اللہ کی رحمت اور اس کی برکات ہوں۔ ہم پر بھی سلام ہو اور اللہ کے صالح بندوں پر بھی سلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں تشہد کے جتنے الفاظ بھی احادیث میں بیان کیے گئے ہیں سب اچھے ہیں لیکن حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ تشہد کی مثال نہیں۔ ہمارے نزدیک انہی کا تشہد بہترین تشہد ہے اس لیے کہ آپ نے اسے رسول اللہ ﷺ سے روایت فرمایا ہے اور ہمارے عام علماء کا اسی پر عمل ہے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس میں کسی لفظ کا اضافہ کرنا یا کمی کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔

(763)۔ وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَاَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْنَا يَارَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ، قَالَ قُولُوا، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ، وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِي (مسلم: 908، بخاری: 3370، ابو داؤد: 976، ابن ماجة: 904)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال پوچھا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ﷺ کے اہل بیت پر درود کس طرح پڑھا جائے۔ بے شک اللہ نے ہمیں سکھا دیا ہے کہ آپ ﷺ پر سلام کیسے پڑھنا ہے۔ فرمایا: کہو اے اللہ محمد اور محمد کی آل پر درود بھیج جیسا کہ تو نے ابراہیم اور ابراہیم کی آل پر درود بھیجا ہے۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔ اے اللہ محمد پر اور محمد کی آل پر برکتیں بھیج جس طرح تو نے ابراہیم پر اور ابراہیم کی آل پر برکتیں بھیجی ہیں۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(764)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا فَرَغَ اَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُّدِ الْاٰخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ اَرْبَعٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَآءِ وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي الدُّعَآءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ اَلْفَاظٌ مُّخْتَلِفَةٌ (مسلم: 1324، 1326، ابن ماجة: 909، سنن النسائی: 1309، ابو داؤد: 983)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی آخری تشہد سے

www.islamtheworldreligion.com

فارغ ہوجائے تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرے۔جہنم کے عذاب سے،قبر کے عذاب سے،زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے اور تشہد کے بعد دعا کے مختلف الفاظ احادیث میں بیان ہوئے ہیں۔

(765)۔وَعَنِ ابنِ مَسعُودٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یُسَلِّمُ عَن یَمِینِہٖ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَعَن یَسَارِہٖ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ حَتّٰی یُرٰی بَیَاضُ خَدِّہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُ وَرَوَی التِّرْمَذِیُ مِثْلَہٗ (ابو داؤد:996،نسائی:1325،ترمذی:295،سنن الدارمی:1351)۔ اَلْحَدِیْثُ حَسَنٌ صَحِیْحٌ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف سلام پھیرتے اور فرماتے تم پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت ہو اور بائیں طرف بھی تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔حتیٰ کہ آپ کے رخسار مبارک کی روشنی نظر آجاتی تھی۔

(766)۔وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَقْبَلَ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ (بخاری:845،مسلم:5937،ترمذی:2294)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھ چکتے تو ہماری طرف چہرۂ انور پھیر لیتے تھے۔(مقتدیوں کی طرف چہرہ کرنا،بائیں طرف گھومنا اور دائیں طرف گھومنا تینوں طریقے مسنون ہیں،چنانچہ اگلی دو حدیثوں میں یہی وضاحت موجود ہے)۔

(767)۔وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ لَقَدْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَثِیْراً یَنْصَرِفُ عَن یَسَارِہٖ

(بخاری:852،مسلم:1638،ابو داؤد:1042،نسائی:1359،ابن ماجۃ:930)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو کثرت سے دیکھا کہ آپ ﷺ بائیں طرف گھوم کر تشریف فرما ہوتے تھے۔

(768)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَنْصَرِفُ عَنْ یَمِیْنِہٖ (مسلم:1640،1641)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی دائیں طرف گھوم کر تشریف فرما ہوتے تھے۔

(769)۔وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کُنْتُ اَعْرِفُ اِنْقِضَآءَ صَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ بِالتَّکْبِیْرِ (بخاری:842،مسلم:1316،ابو داؤد:1002،نسائی:1335)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا اختتام تکبیر کے بلند ہونے سے سمجھ جاتا تھا۔

(770)۔وَعَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوتِہٖ، اِسْتَغْفَرَ ثَلٰثاً وَ قَالَ، اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (مسلم:1334،ابو داؤد:1513،ترمذی:300،نسائی:1337،ابن ماجۃ:928)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب اپنی نماز سے سلام پھیرتے تھے تو تین مرتبہ استغفار فرماتے تھے،اور پڑھتے تھے: اے اللہ تو سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے،تو برکت والا ہے اے جلال اور اکرام والے۔

www.islamicworldreligion.com

(771)۔وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَكْتُوْبَةٍ ، ثَلٰثٌ وَثَلَاثُوْنَ تَسْبِيْحَةً وَثَلٰثٌ وَثَلٰثُوْنَ تَحْمِيْدَةً وَاَرْبَعٌ وَثَلٰثُوْنَ تَكْبِيْرَةً (مسلم:1349، ترمذی:3412،نسائی:1349)۔صحیح

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نماز کے بعد کے کچھ وظائف ہیں جنہیں ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی خسارے میں نہیں رہتا، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔

صَلٰوةُ النِّسَآءِ وَاَنَّ لِلْمَرْاَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ

عورتوں کی نماز، اور اس بات کا بیان کہ عورت کی ایک مخصوص ہیئت ہے جو مرد کے لیے نہیں

قَالَ اللهُ تَعَالٰى : لَيْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰى (اٰل عمران :36)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مرد عورت کی طرح نہیں ہے۔

(772)۔عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حَذَآءَ اُذُنَيْكَ وَالْمَرْاَةُ تَجْعَلُ يَدَيْهَا حَذَآءَ ثَدْيَيْهَا (المعجم الکبیر:17497، مجمع الزوائد:2594،16005)۔حسن

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو نماز پڑھے تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں کانوں کے برابر اٹھا، اور عورت اپنے دونوں ہاتھ اپنی چھاتیوں کے برابر اٹھائے۔

(773)۔وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ صَاحِبِ رَسُوْلِ ﷺ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَاْمُرُ الرِّجَالَ اَنْ يَتَجَافَوْا فِيْ سُجُوْدِهِمْ وَ يَاْمُرُ النِّسَآءَ اَنْ يَنْخَفِضْنَ فِيْ سُجُوْدِهِنَّ (السنن الکبریٰ للبیہقی:3198)۔حکم البیہقی بنکارتہ لکونہ شافعیا، والحدیث اولہ وآخرہ صحیح ثابت فی الصحیحین

ترجمہ: صحابیِ رسول حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردوں کو حکم فرماتے تھے کہ اپنے سجدوں میں بازوؤں کو پہلو سے دور رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے تھے کہ اپنے سجدوں میں نیچی رہا کریں۔

(774)۔ وَعَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ كَيْفَ كُنَّ النِّسَآءُ يُصَلِّيْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ كُنَّ يَتَرَبَّعْنَ، ثُمَّ اُمِرْنَ اَنْ يَّحْتَفِزْنَ (مسند امام اعظم صفحہ73)۔صحیح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں عورتیں کیسے نماز پڑھتی تھیں؟ فرمایا: چوکڑی مارتی تھیں اور بعد میں حکم ہوا کہ سمٹ جایا کریں۔

(775)۔وَعَنْ يَزِيْدِ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى امْرَاَتَيْنِ تُصَلِّيَانِ فَقَالَ اِذَا سَجَدْتُمَا فَضُمَّا بَعْضَ اللَّحْمِ اِلَى الْاَرْضِ فَاِنَّ الْمَرْاَةَ فِيْ ذٰلِكَ لَيْسَتْ كَالرَّجُلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ فِيْ مَرَاسِيْلِهٖ وَالْبَيْهَقِيُّ (السنن الکبریٰ للبیہقی:3201، مراسیل ابی داؤد صفحہ8)۔الحدیث صحیح مرسل

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت یزید بن ابی حبیب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں، فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین کے ساتھ لگا دیا کرو، بے شک اس معاملے میں عورت مرد کی طرح نہیں ہے۔

(776)۔ وَ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ النَّخْعِيّ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تُؤْمَرُ اِذَا سَجَدَتْ اَنْ تُلْزِقَ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا كَيْلاَ تَرْتَفِعَ عَجِيْزَتُهَا وَلَا تُجَافِيْ كَمَا يُجَافِي الرَّجُلُ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 303)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ عورت کو حکم دیا جاتا تھا کہ جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ چپکا دے تا کہ اس کے سرین اٹھے نہ رہیں اور اس طرح اونچا سجدہ نہ کرے جس طرح مرد اونچا سجدہ کرتا ہے۔

(777)۔ وَعَنِ الْحَارِثِ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِذَا سَجَدَتِ الْمَرْأَةُ فَلْتَضُمَّ فَخِذَيْهَا (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 302)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حارث فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت سجدہ کرے تو اپنی رانوں کو سمیٹے۔

(778)۔ وَ قَالَ عَطَاءٌ لَا تَرْفَعُ بِذٰلِكَ يَدَيْهَا وَاَشَارَ فَخَفَضَ يَدَيْهِ جِدًّا وَجَمَعَهُمَا اِلَيْهِ جِدًّا وَ قَالَ اِنَّ لِلْمَرْأَةِ هَيْئَةً لَيْسَتْ لِلرَّجُلِ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 270)۔ لَا شَكَّ فِيْ صِحَّةِ مَفْهُوْمِ الْاَحَادِيْثِ فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ، وَالْعَمَلُ عَلَيْهِ ثَابِتٌ بِالتَّوَاتُرِ

ترجمہ: حضرت عطا تابعی فرماتے ہیں کہ عورت اس کے لیے اپنے ہاتھ نہ اٹھائے اور اشارہ کر کے سمجھایا اور اپنے ہاتھ بالکل پست رکھے اور انہیں اپنی طرف خوب سمیٹ لے اور فرمایا بے شک عورت کے لیے ایک مخصوص ہیئت ہوتی ہے جو مرد کی نہیں ہوتی۔

اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

علم والے اور فضیلت والے امامت کے زیادہ حقدار ہیں

(779)۔ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَدَّ مَرَضُهُ، فَقَالَ: مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: اِنَّهُ رَجُلٌ رَقِيْقٌ، اِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّصَلِّيَ بِالنَّاسِ، قَالَ: مُرُوْا اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَعَادَتْ، فَقَالَ: مُرِيْ اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَاِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوْسُفَ، فَاَتَاهُ الرَّسُوْلُ، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فِيْ حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ (بخاری: 678، 679، 682، 3385، مسلم: 948، ترمذی: 3672)۔ صحیح، ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ بَابٍ: اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ، وَشَدَّ النَّسَائِيُّ بَابَ "اِمَامَةِ اَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ" وَذَكَرَ فِيْهِ اِمَامَةَ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ، وَ قَدَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَعَ قَوْلِهٖ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَءُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ، فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ الحدیث (مسلم: 1532) وَاِجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ عَلٰى اَعْلَمِيَّةِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَعَ اَفْضَلِيَّتِهٖ (ابن بطال شرح البخاری المجلد 2 صفحته 115، فتح الباری لابن رجب المجلد 4 صفحته 117، منهاج السنة لابن تیمیه المجلد 3 صفحته 135 وغیرهم)۔ وَذَكَرَهُ الشَّارِحُوْنَ فِيْ بَابٍ "مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ"

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے اور تکلیف شدید ہوگئی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے، حضرت عائشہ نے عرض کیا وہ نرم دل والے آدمی ہیں، جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے، فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ام المومنین نے وہی بات دہرائی، تو فرمایا: ابوبکر سے کہہ لوگوں کو نماز پڑھائے، تم لوگ یوسف کے زمانے والیاں ہو، پھر قاصد اُن کے پاس گیا اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ أَيْ فِي التَّظَاهُرِ عَلٰى مَا تَرَوْنَ

شرح

شارح بخاری ابنِ رجب رحمہ اللہ اَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ کے تحت لکھتے ہیں: وَ اِنَّمَا قَدَّمَهٗ لِعِلْمِهٖ وَ فَضْلِهٖ، وَ اَمَّا فَضْلُهٗ عَلٰى سَائِرِ الصَّحَابَةِ فَهُوَ مِمَّا اجْتَمَعَ عَلَيْهِ اَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ. وَ اَمَّا عِلْمُهٗ فَكَذَالِكَ. وَ قَدْ حَكٰى اَبُوْ بَكْرٍ بْنِ السَّمْعَانِيْ وَغَيْرُهٗ اِجْمَاعَ اَهْلِ السُّنَّةِ عَلَيْهِ اَيْضاً یعنی نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو انکے علم اور فضل کی وجہ سے آگے بڑھایا تھا، آپ کی تمام صحابہ پر افضلیت پر تمام اہلِ سنت و جماعت کا اجماع ہے، اور اَعلمیت (سب سے زیادہ علم والا ہونا) پر بھی اسی طرح اجماع ہے، ابوبکر سمعانی وغیرہ نے اہلِ سنت کا اس پر بھی اجماع بیان کیا ہے (فتح الباری شرح البخاری لابن رجب جلد ۴ صفحہ ۱۱۷)۔

لَا قِرَأَةَ خَلْفَ الْاِمَامِ

امام کے پیچھے قرأت منع ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ (الاعراف :204)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور چپ رہو شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔

وَشَدَّ الْاِمَامُ النَّسَائِيْ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ بَاباً سَمَّاهُ: تَاوِيْلَ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ

(780)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ خَلْفَهٗ قَوْمٌ فَخَلَطُوْا عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا (الاعراف :204) . رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ وَ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ وَالْبَيْهَقِيْ بِاَسَانِيْدَ مُخْتَلِفَةٍ (ابن جرير المجلد 6 صفحته 198 حديث رقم: 12119، ورواه ابن ابي حاتم وابن جرير باسانيد كثيرة. انظر ابن ابي حاتم: 9496 الى 9502 و ابن جرير: 12099 الى 12126، السنن الكبرىٰ للبيهقي: 2886، رواه الدار قطني عن ابي هريرة: 1226). صحيح

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ کے پیچھے لوگ موجود

www.islamicworldreligion.com

تھے۔انہوں نے آپ ﷺ کی قرأت میں خلل ڈالا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور چپ رہو۔اس حدیث کو مختلف محدثین نے مختلف اسناد کے ساتھ روایت فرمایا ہے۔

(781)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ ﷺ صَلّٰى بِاَصْحَابِهٖ فَسَمِعَ نَاسًا يَقْرَؤُنَ خَلْفَهٗ فَقَالَ اَمَا آنَ لَكُمْ اَنْ تَفْهَمُوْهُ؟ اَمَا آنَ لَكُمْ اَنْ تَعْقِلُوْهُ اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ (ابن جریر: 12102، ابن ابی حاتم: 8730)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کے ہمراہ نماز ادا فرمائی۔آپ ﷺ نے لوگوں کو اپنے پیچھے قرآن پڑھتے سنا۔آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو قرآن سمجھ نہیں آتا؟ کیا تم لوگوں کی عقل میں نہیں آتا؟ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو۔

(782)۔عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِداً قَالَ سُفْيَانُ: لِمَنْ يُصَلِّيْ وَحْدَهٗ (ابو داؤد: 822)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے فاتحۃ الکتاب اور اس سے کچھ زیادہ کی قرأت نہیں کی اس کی نماز نہیں۔حضرت سفیان فرماتے ہیں کہ یہ حکم اسکے لیے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔

(783)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَرَوَى ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ مِثْلَهٗ (ترمذی: 313، مؤطا امام محمد صفحہ 95، مؤطا امام مالک: کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء فی ام القرآن حدیث: 38)۔صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے رکعت پڑھی اور اس میں ام القرآن نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(784)۔وَقَالَ السُّفْيَانُ فِيْ تَوْضِيْحِ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَصَاعِداً ذٰلِكَ لِمَنْ يُّصَلِّيْ وَحْدَهٗ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُد ، وَ قَالَ التِّرْمَذِيُّ وَاَمَّا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلَ فَقَالَ مَعْنٰى قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اِذَا كَانَ وَحْدَهٗ وَاحْتَجَّ بِحَدِيْثِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ حَيْثُ قَالَ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِاُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ وَرَآءَ الْاِمَامِ ، قَالَ اَحْمَدُ فَهٰذَا رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ تَاَوَّلَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اَنَّ هٰذَا اِذَا كَانَ وَحْدَهٗ (ترمذی: 247، ابو داؤد: 822، مسند احمد: 22743، ابن ماجۃ: 837، مسلم: 874، بخاری: 756، نسائی: 910، 911)۔صحیح

ترجمہ: آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کہ ''اس کی کوئی نماز نہیں جس نے سورۃ فاتحہ اور اس سے کچھ زیادہ نہیں پڑھا'' کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ یہ اس آدمی کے لیے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔امام ترمذی فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کا تعلق اکیلے آدمی سے ہے اور انہوں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے دلیل پکڑی ہے جس میں انہوں نے روایت کیا ہے کہ جس نے نماز پڑھی اور اس میں ام القرآن یعنی سورۃ فاتحہ نہیں

www.islamicworldreligion.com

پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اسکے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔امام احمد نے فرمایا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں یہ ایسا مرد ہے جس نے اس حدیث کا تعلق اکیلے آدمی سے بتایا ہے۔

(785)۔وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَن صَلّٰى رَكْعَةً فَلَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ (شرح معانی الآثار :1265، ابن ماجة :850)۔ الصحيح انه موقوف علىٰ سيدنا جابر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كما رواه مالك

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے رکعت پڑھی اور اس میں ام القرآن نہیں پڑھی اس نے نماز نہیں پڑھی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(786)۔وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ اِلَّا وَرَآءَ الْاِمَامِ (السنن الكبرىٰ للبيهقي:2899)۔صحيح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے نماز پڑھی اور اس میں وہ ام القرآن نہیں پڑھتا تو وہ ناقص ہے سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

(787)۔وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ الْحَضْرَمِي عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَفِي كُلِّ صَلٰوةٍ قِرَأَةٌ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ وَجَبَتْ هٰذِهٖ ، فَالْتَفَتَ اِلَيَّ وَ كُنْتُ اَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ ، فَقَالَ مَا اَرَى الْاِمَامَ اِذَا اَمَّ الْقَوْمَ اِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ (نسائی: 923، شرح معانی الآثار:1254)۔ الحديث صحيح الا قال النسائي: ما أُرى: هو قول ابي الدرداء رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

ترجمہ: حضرت کثیر بن مرہ حضرمی نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کیا ہر نماز میں قرأۃ ضروری ہے؟ فرمایا: ہاں انصار میں سے ایک آدمی نے کہا یہ واجب ہوگئی پھر آپ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور میں تمام لوگوں کی نسبت آپ ﷺ کے قریب تھا۔فرمایا میرا فیصلہ یہ ہے کہ جب امام کسی قوم کی امامت کرائے تو وہی ان کی طرف سے کافی ہے۔

(788)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِنْصَرَفَ مِنْ صَلٰوةٍ جَهَرَ فِيْهَا بِالْقِرَأَةِ ، فَقَالَ هَلْ قَرَءَ مَعِيَ اَحَدٌ مِنْكُمْ آنِفاً ؟ قَالَ رَجُلٌ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللهِ ، قَالَ اِنِّيْ اَقُوْلُ مَالِيْ اُنَازَعُ الْقُرْآنَ ، فَانْتَهَى النَّاسُ عَنِ الْقِرَأَةِ فِيْمَا جَهَرَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْقِرَأَةِ مِنَ الصَّلٰوةِ حِيْنَ سَمِعُوْا ذٰلِكَ (مسند احمد: 7268، مؤطا مالك كتاب الصلوٰة باب ما جاء في التامين خلف الامام: 44، ابو داؤد: 826، ترمذی:312، نسائی: 919، ابن ماجة: 848)۔ صَحِيْحٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز سے سلام پھیرا جس میں آپ ﷺ نے بلند آواز سے قرأۃ فرمائی تھی۔فرمایا: کیا تم لوگوں میں سے ابھی کسی نے میرے ساتھ قرأۃ کی تھی؟ ایک آدمی نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ۔فرمایا: میں بھی کہوں مجھے کیا ہو گیا ہے کہ قرآن میں خلل پاتا ہوں۔ جب لوگوں نے یہ بات سنی تو اس کے بعد جن نمازوں میں

www.islamicworldreligion.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلند آواز سے قرآن پڑھتے تھے لوگ ان میں قرأۃ سے باز آ گئے۔

(789)۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَرَءَ فَأَنْصِتُوْا (ابو داؤد: 604، نسائی: 922، ابن ماجة: 846، مسند احمد: 9445، المصنف لابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 414، سنن الدار قطنی: 1229)۔ الحدیث صحیح و ابو خالد هذا هو سلیمان بن حیان الاحمر وهو من الثقات الذی احتج البخاری ومسلم بحدیثهم فی صحیحهما

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امام اسی لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب قرأۃ کرے تو تم چپ رہو۔

(790)۔ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلٰوةِ فَلْيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ وَإِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوْا (مسلم: 905، ابن ماجة: 847، ابو داؤد: 973، نسائی: 830، 1172)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں تعلیم دی فرمایا: جب تم نماز کے لیے اٹھو تو تم میں سے ایک آدمی تمہاری امامت کرے اور جب امام قرأۃ کرے تو تم چپ رہو۔

(791)۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الْقَارِئُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ مَنْ خَلْفَهٗ آمِيْنَ فَوَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ أَهْلِ السَّمَآءِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (مسلم: 920)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قاری نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھا اور اس کے پیچھے والوں نے آمین کہا اور اس کی دعا آسمان والوں کی دعا کے موافق ہو گئی تو اس کے پچھلے گناہ سارے معاف ہو گئے۔

(792)۔ وَعَنْ أَبِيْ مُوْسٰى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَإِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْنَ رَوَاهُ مُسْلِم

قَالَ الْأَحْنَافُ عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ وَفِيْهِ دَلَالَةٌ عَلٰى أَنَّ الْمَأْمُوْمَ لَا يَقْرَءُ الْفَاتِحَةَ وَإِلَّا كَانَ الْأَنْسَبُ أَنْ يَّقُوْلَ إِذَا قُلْتُمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْن (مسلم: 904، ابو داؤد: 972، نسائی: 830، 1064، 1172، 1280، مسند احمد: 19484، 19517)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ کہے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ تو کہو آمین۔

احناف علیہم الرضوان فرماتے ہیں کہ اس میں دلالت ہے کہ امام کے پیچھے والا آدمی فاتحہ نہیں پڑھتا، ورنہ زیادہ مناسب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے جب تم لوگ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھو تو کہو آمین۔

(793)۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ثُمَّ أَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ أَتَقْرَؤُنَ وَالْإِمَامُ يَقْرَءُ

www.islamtheworldreligion.com

فَسَكَتُوْا فَسَأَلَهُمْ ثَلٰثاً، فَقَالُوْا اِنَّا لَنَفْعَلُ، قَالَ فَلَا تَفْعَلُوْا (شرح معانی الآثار:1268)۔ رواته ثقات

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ پھر چہرۂ انور ہماری طرف کرلیا اور فرمایا: کیا تم لوگ اس وقت قرأۃ کرتے ہو جب امام پڑھ رہا ہوتا ہے؟ وہ سب خاموش ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے تین مرتبہ پوچھا۔ کہنے لگے ہم اسی طرح کرتے ہیں۔ فرمایا: اس طرح مت کیا کرو۔

(794)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَأَةُ الْاِمَامِ قِرَأَةٌ لَهُ

(ابن ماجة:850، ابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 414، سنن الدار قطنی:1239، السنن الکبریٰ للبیهقی:2898، شرح معانی الآثار للطحاوی:1259)۔ حسن

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جسکا امام ہو تو امام کا پڑھنا ہی مقتدی کا پڑھنا ہے۔

(795)۔وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْاِمَامِ فَاِنَّ قِرَأَةَ الْاِمَامِ لَهُ قِرَأَةٌ

(مؤطا محمد صفحته 99)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ ہے۔

(796)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَأَةُ الْاِمَامِ لَهُ قِرَأَةٌ

(سنن الدار قطنی:1250، رواه الدار قطنی عن جابر بن عبد الله، و ابن عمر، وابو هريرة رضی الله عنه، انظر الدار قطنی:1220، 1121، 1223، 1225، 1250)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا امام ہو تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ ہے۔ (اس طرح کے الفاظ مختلف کتابوں میں مختلف سندوں کے ساتھ موجود ہیں)۔

(797)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ قَالَ اَمَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْعَصْرِ قَالَ فَقَرَأَ رَجُلٌ خَلْفَهُ، فَغَمَزَهُ الَّذِيْ يَلِيْهِ، فَلَمَّا اَنْ صَلّٰى قَالَ لِمَ غَمَزْتَنِيْ؟ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَدْ اَمَكَ فَكَرِهْتُ اَنْ تَقْرَءَ خَلْفَهُ فَسَمِعَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَاِنَّ قِرَأَتَهُ لَهُ قِرَأَةٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَالدَّارَقُطْنِي وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الصَّحَابَةِ وَهُمْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَابْنُ عُمَرَ وَاَبُوْ سَعِيْدِ الْخُدْرِي وَاَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَذَا فِيْ عُمْدَةِ الْقَارِي وَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِمْ اَحَدٌ مِنَ الصَّحَابَةِ فَثَبَتَ الْاِجْمَاعُ (مؤطا محمد صفحته 100، سنن الدار قطنی: 1223، المصنف لعبد الرزاق:2797، المصنف لابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 412، السنن الکبریٰ للبیهقی:2897)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شداد بن ھاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عصر کی امامت کرائی۔ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے قرأۃ کی۔ اسکے ساتھ والے نے اسے اشارے سے روکا۔ جب نماز پڑھ چکے تو اس نے کہا تم نے مجھے کہنی کیوں ماری تھی؟ اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیری امامت کر رہے تھے۔ میں نے تمہارا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پڑھنا غلط سمجھا۔ اس گفتگو کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

www.islamtheworldreligion.com

نے سن لیا۔فرمایا جسکا امام ہوتو امام کی قرأۃ ہی اسکی قرأۃ ہے۔اس حدیث کوصحابہ کی ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور باقیوں میں سے کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔لہٰذا اس پر صحابہ کا اجماع ثابت ہوگیا۔

(798)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا مَرِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَرَضَهُ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ فَقَالَ مُرُوْا اَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيْقٌ حَصِرٌ، وَ مَتٰى لَا يَرَاكَ يَبْكِيْ وَ النَّاسُ يَبْكُوْنَ، فَلَوْ اَمَرْتَ عُمَرَ يُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَخَرَجَ اَبُوْ بَكْرٍ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ، فَوَجَدَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ نَفْسِهٖ خِفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادِيْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ وَ رِجْلَاهُ تَخُطَّانِ فِي الْاَرْضِ، فَلَمَّا رَاٰهُ النَّاسُ سَبَّحُوْا بِاَبِيْ بَكْرٍ، فَذَهَبَ لِيَسْتَاْخِرَ، فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ اَيْ مَكَانَكَ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجَلَسَ عَنْ يَمِيْنِهٖ، وَ قَامَ اَبُوْ بَكْرٍ، وَ كَانَ اَبُوْ بَكْرٍ يَأْتَمُّ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَ النَّاسُ يَأْتَمُّوْنَ بِاَبِيْ بَكْرٍ، قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ مِنَ الْقِرَاْةِ مِنْ حَيْثُ كَانَ بَلَغَ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ وَ كِيْعٌ وَ كَذَا السُّنَّةُ قَالَ فَمَاتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ مَرَضِهٖ ذٰلِكَ (ابن ماجة:1235)۔اسنادہ قوی

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ تکلیف ہوئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوگیا تو فرمایا: ابوبکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائے۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ابوبکر نرم دل والے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاملے میں حساس آدمی ہیں اور جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہیں دیکھیں گے تو روئیں گے اور لوگ بھی روئیں گے۔بہتر ہے آپ حضرت عمر کو حکم دیں وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔اتنے میں حضرت ابوبکر نکل آئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افاقہ محسوس فرمایا۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو آدمیوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں مبارک زمین پر رگڑ کھا رہے تھے۔جب لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو ابوبکر کو تسبیح کہہ کر اشارہ دیا وہ پیچھے ہٹنے لگے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر ہی رہو۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور ان کی دائیں طرف بیٹھ گئے اور ابوبکر کھڑے ہوگئے۔ابوبکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امامت میں تھے اور لوگ ابوبکر کی امامت میں تھے۔حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرأۃ وہاں سے شروع فرمائی جہاں تک ابوبکر پہنچ چکے تھے۔وکیع فرماتے ہیں کہ سنت اسی طرح ہے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی اسی تکلیف میں وصال فرما گئے۔

(799)۔وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ اِنْتَهٰى اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ هُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ اَنْ يَصِلَ اِلَى الصَّفِّ ثُمَّ مَشٰى اِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ زَادَكَ اللهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ (بخاری:783، ابو داؤد:683، 684، نسائی:871)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مشکل سے پہنچے جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکوع میں جا چکے تھے۔انہوں نے صف میں پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کر دیا۔پھر جھکے جھکے صف کی طرف چل پڑے۔انہوں نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تیرے شوق میں اضافہ فرمائے۔آئندہ ایسا نہ کرنا۔

(800)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا جِئْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ وَنَحْنُ سُجُوْدٌ فَاسْجُدُوْا وَلَا تَعُدُّوْهُ شَيْئًا، وَمَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ اَدْرَكَ الصَّلٰوةَ (ابو داؤد:893)۔صحیح

www.islamicurdumedia.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم نماز کی طرف آؤ اور ہم سجدے میں ہوں تو سجدہ کرو اور اسے شمار میں مت لاؤ۔ جس نے ایک رکعت بھی پالی اس نے نماز پالی۔

(801)۔وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ وَإِذَا صَلّٰى وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ (مؤطا الامام مالك كتاب الصلوة، باب ترك القرأة خلف الامام فيما يجهر فيه حديث رقم: 43)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ کیا کوئی شخص امام کے پیچھے قرأت کرے؟ تو آپ فرماتے: جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت اس کے لیے کافی ہے، اور جب اکیلا پڑھے تو قرأت کرے، اور حضرت عبداللہ بن عمر امام کے پیچھے قرأت نہیں کرتے تھے۔

(802)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى وَرَاءَ الْإِمَامِ كَفَاهُ قِرَأَةُ الْإِمَامِ (السنن الكبرىٰ للبيهقي: 2901)۔ حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی، امام کی قرأت اس کیلئے کافی ہے۔

(803)۔وَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَرَءَ رَجُلٌ خَلْفَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَنَهَاهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ (مسند امام اعظم صفحته 61)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرأۃ کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا۔

(804)۔وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَئَلَ زَيْدًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الْقِرَأَةِ مَعَ الْإِمَامِ، فَقَالَ لَا قِرَأَةَ مَعَ الْإِمَامِ فِيْ شَيْءٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِيْ بَابِ سُجُوْدِ التِّلَاوَةِ (مسلم: 1298، نسائی: 960)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأۃ کے بارے میں پوچھا۔ فرمایا امام کے ساتھ کسی لحاظ سے بھی قرأۃ کی ضرورت نہیں۔

(805)۔وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُقْسِمٍ أَنَّهُ سَئَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ وَ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، فَقَالُوْا لَا تَقْرَأُوْا خَلْفَ الْإِمَامِ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ (شرح معانی الآثار للطحاوی: 1278)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن مقسم فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت زید بن ثابت اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: امام کے پیچھے کسی طرح کی نماز میں بھی قرأۃ مت کرو۔

(806)۔وَعَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ لَيْلٰى قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ (شرح معانی الآثار: 1272، سنن الدار قطنی: 1241، 1242، 1243، 1244، 1245)۔ حسن لطرقه

ترجمہ: حضرت مختار بن عبداللہ بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأۃ کی

www.islamtheworldreligion.com

وہ فطرت پر نہیں ہے۔

(807)۔وَعَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَقْرَأُ وَالْاِمَامُ بَیْنَ یَدَیَّ؟ فَقَالَ لَا (شرح معانی الآثار للطحاوی:1282)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا، کیا میں قرأۃ کروں جب کہ امام میرے سامنے ہو۔فرمایا: نہیں۔

(808)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا اَنَّہٗ کَانَ اِذَا سُئِلَ ھَلْ یَقْرَأُ اَحَدٌ مَعَ الْاِمَامِ ، قَالَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ مَعَ الْاِمَامِ فَحَسْبُہٗ قِرَأَۃُ الْاِمَامِ وَکَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَقْرَأُ مَعَ الْاِمَامِ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ وَعَنْہُ رِوَایَاتٌ کَثِیْرَۃٌ (مؤطا محمد صفحتہ95)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب پوچھا جاتا کہ آیا کوئی شخص امام کے ساتھ قرأۃ کرے؟ تو فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی امام کے ساتھ نماز پڑھے تو اس کے لیے امام کی قرأۃ کافی ہے اور ابن عمر خود امام کے ساتھ قرأۃ نہیں کرتے تھے۔

(809)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: تَکْفِیْکَ قِرَأَۃُ الْاِمَامِ (المصنف لابن ابی شیبۃ المجلد 1 صفحتہ412)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیرے لیے امام کی قرأت کافی ہے۔

(810)۔وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ سُئِلَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ الْقِرَأَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ ، قَالَ اَنْصِتْ، فَاِنَّ فِی الصَّلٰوۃِ شُغْلًا سَیَکْفِیْکَ ذَاکَ الْاِمَامُ رَوَاہُ مُحَمَّدٌ وَرَوَی الطَّحَاوِیْ مِثْلَہٗ (مؤطا محمد صفحتہ 99، 100، المصنف لابن ابی شیبۃ المجلد 1 صفحتہ 412، شرح معانی الآثار :1273، المصنف لعبد الرزاق:2803)۔ وَھٰذَا سَنَدٌ جَیِّدٌ لَا کَلَامَ فِیْہِ

ترجمہ: حضرت ابووائل فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأۃ کے بارے میں سوال کیا گیا۔فرمایا: چپ رہو۔نماز میں ایک خاص لگن ہوتی ہے۔اس میں تیرے لیے امام کافی ہے۔اس حدیث کی سند بڑی جید ہے اس میں کسی قسم کا کلام نہیں۔

(811)۔وَعَنْ عَلْقَمَۃَ بْنِ قَیْسٍ قَالَ لَاَنْ اَعَضَّ عَلٰی جَمْرَۃٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقْرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ (مؤطا محمد صفحتہ100)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علقمہ بن قیس فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے قرأۃ کرنیکی بجائے آگ میں جل جانا مجھے زیادہ بہتر لگتا ہے۔

(812)۔وَعَنْ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ رَجُلٌ اُتُّھِمَ (مؤطا امام محمد صفحتہ100)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ پہلا شخص جس نے امام کے پیچھے قرأۃ کی، بدنام شخص تھا۔

(813)۔وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ وَدِدْتُ اَنَّ الَّذِیْ یَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ فِیْ فِیْہِ جَمْرَۃٌ (مؤطا محمد صفحتہ101)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ کرے اس کے منہ میں آگ ڈال دی جائے۔

(814)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ لَيْتَ فِيْ فَمِ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ حَجَراً (مؤطا محمد صفحته 102)۔صحیح

ترجمہ: حضرت محمد بن عجلان فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ کرتا ہے اس کے منہ میں پتھر ہو۔

(815)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَيْتَ الَّذِيْ يَقْرَأُ خَلْفَ الْاِمَامِ مُلِئَ فُوْهُ تُرَابًا (شرح معانی الآثار:1276،ابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 412عن الاسود)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ کرتا ہے اسکا منہ مٹی سے بھر دیا جائے۔

(816)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهُ قَالَ مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْاِمَامِ فَلَا صَلٰوةَ لَهُ (مؤطا محمد صفحته 102،المصنف لعبد الرزاق: 2802،والآثار مثل هؤلاء كثيرة فی ابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 412،الی 415وعبد الرزاق: 2797الی 2820لا یمکن ان یکون کذباً)۔

وَمَنِ احْتَجَّ بِلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ، قُلْنَا زَادَ مُسْلِم: فَصَاعِداً وَ كَذَا فِي النَّسَائِي وَزَادَ اَبُوْدَاؤد وَمَا تَيَسَّرَ وَاَيضاً فَمَا زَادَ (مسلم: 877،ابوداؤد: 818،819،نسائی: 911،مسند احمد: 22816،صحیح ابن حبان: 1786)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن محمد بن زید نے حضرت موسیٰ بن سعد بن زید بن ثابت سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: جس نے امام کے پیچھے قرأۃ کی اسکی کوئی نماز نہیں۔اسی حدیث کو عبد الرزاق نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔

جو شخص لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِاُمِّ الْقُرْآنِ والی حدیث سے استدلال کرے تو ہم جواب دیں گے کہ امام مسلم نے اس کے آگے فَصَاعِداً کا اضافہ کیا ہے۔اسی طرح نسائی اور ابی عوانہ میں بھی ہے اور امام ابوداؤد نے وَمَا تَيَسَّرَ کا اضافہ کیا ہے اور فَمَا زَادَ کا اضافہ بھی کیا ہے۔

اَلتَّامِيْنُ بِالسِّرِّ

آمین آہستہ کہنی چاہیے

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (الاعراف: 55)۔ وقَالَ عطاء اٰمِيْن دعآء۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کو عاجزی کے ساتھ اور آہستہ پکارو۔حضرت عطاء تابعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ آمین دعا ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(817)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا آمِیْن ، فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلَائِکَةِ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِن ذَنْبِهٖ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِی

(بخاری:782،مسلم:920،ابو داؤد:935،ترمذی:250،نسائی:927،ابن ماجة:851،852،سنن الدارمی:1247،ابن حبان:1854)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ کہے تو کہو آمین۔ بے شک جسکا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگیا اسکے تمام سابقہ گناہ معاف کردیے گئے۔

(818)۔ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَرَأَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقَالَ آمِیْن وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ (ترمذی : 247، مسند احمد: 18744 بلفظ یَمُدُّ بِهَا صَوْتَهٗ بسندٍ صحیح، و حدیث : 18745 بلفظ خَفَضَ بِهَا صَوْتَهٗ بسندٍ صحیح)۔

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ پڑھا تو فرمایا: آمین اور اپنی آواز کو پست رکھا۔

(819)۔ وَعَنْهُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ ﷺ فَلَمَّا بَلَغَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ قَالَ آمِیْن وَاَخْفٰی بِهَا صَوْتَهٗ (مسند ابو داؤد الطیالسی : 1117، سنن الدار قطنی: 1256، ابن ماجة : 855 بلفظ سمعنا منه (ای بالعسر))۔

اِسْنَادُهٗ صَحِیْحٌ وَفِیْ اَلْفَاظِ مَتْنِهٖ اِضْطِرَابٌ مَفْهُوْمُهَا وَاحِدٌ

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ پر پہنچے تو فرمایا آمین اور اپنی آواز کو مخفی رکھا۔

شرح

حضرت وائل بن حجر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ: كَانَ عُمَرُ وَعَلِیٌّ لَا یَجْهَرَانِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَا بِالتَّعَوُّذِ وَلَا بِالتَّامِیْنِ یعنی حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اونچا نہیں پڑھتے تھے، نہ ہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور نہ ہی آمین (شرح معانی الآثار للطحاوی : ۱۱۷۳)۔ ضعیف

(820)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ رَحِمَهُ اللّٰهِ اَنَّ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعِمْرَانَ ابْنَ حُصَیْنٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَذَاکَرَا فَحَدَّثَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُب رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ حَفِظَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَکْتَتَیْنِ ، سَکْتَةً اِذَا کَبَّرَ وَسَکْتَةً اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَأَةِ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَحَفِظَ ذٰلِكَ سَمُرَةُ وَاَنْکَرَ عَلَیْهِ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ فَکَتَبَا فِیْ ذٰلِكَ اِلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَکَانَ فِیْ کِتَابِهٖ اِلَیْهِمَا اَنَّ سَمُرَةَ قَدْ حَفِظَ (ابو داؤد: 779،

www.islamthevoiceofreligion.com

ترمذی:251،ابن ماجة:844)۔ اِسنَادُهٗ صَالِحٌ

ترجمہ: حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما نے آپس میں گفتگو فرمائی۔ حضرت سمرہ بن جندب نے حدیث بیان فرمائی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے یاد رکھے ہیں۔ ایک سکتہ اس وقت جب آپ ﷺ نے تکبیر فرمائی اور ایک سکتہ اس وقت جب آپ ﷺ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھنے سے فارغ ہو گئے۔ اس بات کو حضرت سمرہ نے یاد کر لیا۔ حضرت عمران بن حصین نے اس کا انکار کیا۔ آپ دونوں نے یہ مسئلہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو لکھ کر بھیجا۔ ان کے جواب میں لکھا تھا کہ سمرہ نے بات کو یاد رکھا ہے۔

شرح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: تَرَكَ النَّاسُ التَّامِيْنَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ آمِيْن حَتّٰى يَسْمَعَ اَهْلُ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَيَرْتَجُّ بِهَا الْمَسْجِدُ یعنی لوگوں نے آمین کہنا چھوڑ دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ جب غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پڑھتے تو فرماتے تھے آمین حتیٰ کہ اسے پہلی صف والے سنتے تھے پھر اس سے مسجد گونج اٹھتی تھی (ابن ماجہ: ۸۵۳ ومثلہ فی ابی داؤد: ۹۳۴)۔ ضعیف

یہ حدیث ضعیف ہے اور اس میں بھی صحابہ کرام کا اونچی آمین ترک کر دینا بتا رہا ہے کہ ان کے پاس ترک کرنے کی کوئی دلیل ضرور موجود تھی۔ چنانچہ آمین آہستہ کہنے کے حق میں احادیث آپ پڑھ چکے۔

تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ

رفع یدین کا ترک کرنا

(كَانَ الْعَمَلُ الْكَثِيْرُ وَالْاِلْتِفَاتُ وَرَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ مَشْرُوْعاً فِيْ اِبْتِدَآءِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُسِخَ بِالتَّدْرِيْجِ)

(ابتدائے اسلام میں عملِ کثیر، ادھر ادھر پھرنا اور اوپر نیچے ہوتے وقت ہر بار رفع یدین کرنا مشروع تھا پھر آہستہ آہستہ یہ سب کچھ منسوخ ہوا)۔

(821)۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ صَلٰوتِهٖ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ حَتّٰى يُحَاذِيَ بِهِمَا فُرُوْعَ اُذُنَيْهِ (سنن النسائی: 880، 881)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے اپنی نماز میں جب رکوع فرمایا اور جب اپنا سر رکوع سے اٹھایا، جب سجدہ کیا اور جب اپنا سر سجدے سے اٹھایا تو رفع یدین کیا۔ حتیٰ کہ آپ کے

www.islamtheworldreligion.com

دونوں ہاتھ کانوں کی لو کے برابر ہو گئے۔

(822)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عِنْدَ كُلِّ تَكْبِيْرَةٍ (ابن ماجة : 865)۔ صحيح لغيره

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین فرماتے تھے۔

(823)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا سَجَدَ رَوَاهُ الْبُخَارِي فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ (جزء رفع يدين حديث :82)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عمر نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ جب رکوع کرتے اور سجدہ کرتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

(824)۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ وَاِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ (بخاری:739، ابو داؤد:741)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز میں داخل ہوتے تو تکبیر کہتے اور رفع یدین کرتے تھے اور جب رکوع کرتے تو رفع یدین کرتے تھے اور جب سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے تو رفع یدین کرتے تھے اور جب دو رکعتوں سے اٹھتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ یہ طریقہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالے سے بیان فرمایا۔

(825)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَفِيْهِ اِضْطِرَابٌ كَمَا يَجْرِي بَيَانُهٗ (بخاری:736، مسلم:862، نسائی:876)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے اور جب رکوع کے لیے تکبیر فرماتے اور جب رکوع سے سر مبارک اٹھاتے تھے۔ اس حدیث میں اضطراب ہے جیسا کہ اس کا بیان ابھی جاری ہے۔

(826)۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ اَيْضاً وَ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ، وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُوْدِ رَوَاهُ مَالِك وَرَوَاهُ الْبُخَارِي فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ اِلٰى قَوْلِهٖ مِنَ الرُّكُوْعِ (مؤطا مالك كتاب الصلوٰة باب افتتاح الصلوٰة حديث رقم:16، بخاری:735، مسلم:862، سنن النسائی:878، جزء رفع يدين:52، 53)۔ صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کا افتتاح فرماتے تو اپنے ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع سے اپنا سر مبارک اٹھاتے تو پھر بھی اسی طرح ہاتھ اٹھاتے اور پڑھتے سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ اور سجدوں میں یہ عمل نہیں کرتے تھے۔

www.jalmfnevorldreligion.com

(827)۔وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِلَّا فِي التَّكْبِيرَةِ الْاُوْلٰى مِنَ الصَّلٰوةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَمِثْلُهُ فِي الْمُصَنَّفِ لِابْنِ اَبِي شَيْبَةَ وَرَوَاهُ الْبُخَارِي فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ (شرح معانی الآثار: 1323، ابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 268، جزء رفع یدین حدیث رقم: 16،102)۔صحیح، وَ قَالَ الطَّحَاوِي فَهٰذَا ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَدْ رَأَ النَّبِيَّ ﷺ يَرْفَعُ ثُمَّ قَدْ تَرَكَ هُوَ الرَّفْعَ بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَكُونُ ذٰلِكَ اِلَّا وَقَدْ ثَبَتَ عِنْدَهُ نَسْخُ مَا قَدْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَهُ وَقَامَتِ الْحُجَّةُ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ

ترجمہ: حضرت مجاہد تابعی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی۔تو وہ اپنے ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے سوائے نماز کی پہلی تکبیر کے۔امام طحاوی فرماتے ہیں کہ یہی ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں جنہوں نے نبی کریم ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا۔پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے بعد رفع یدین ترک کر دیا۔یہ اس وقت تک ناممکن ہے جب تک ان پر نبی کریم ﷺ کے آنکھوں دیکھے عمل کا نسخ ثابت نہ ہوا ہو اور ان پر اس کے بارے میں حجت قائم نہ ہوئی ہو۔

(828)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَلَا اُصَلِّي بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ ؟ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِي اَوَّلِ مَرَّةٍ (ترمذی: 257، ابو داؤد: 748، نسائی: 1026،1058، جزء رفع الیدین: 32، مسند احمد: 3681،4211)۔صحیح، قَالَ التِّرْمِذِيُّ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ وَبِهِ يَقُولُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ وَاَهْلِ الْكُوفَةِ

ترجمہ: حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھ کر دکھاؤں؟ انہوں نے نماز پڑھی اور اپنے ہاتھوں کو نہیں اٹھایا سوائے نماز کے آغاز کے۔امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن ہے۔نبی کریم ﷺ کے متعدد اہل علم صحابہ کا یہی قول ہے، اور یہی قول سفیان اور اہل کوفہ کا بھی ہے۔

(829)۔وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ ثُمَّ لَمْ يَرْفَعْ رَوَاهُ الْبُخَارِي فِي جُزْءِ رَفْعِ الْيَدَيْنِ (جزء رفع یدین: 36، ابو داؤد: 749،750 بلفظ ثم لا یعود)۔وشد ابو داؤد باباً: من لم یذکر الرفع عند الرکوع فذکر فیه خمسة احادیث فی عدم الرفع، الحدیث صحیح

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے پھر آپ ﷺ نے ہاتھ نہیں اٹھائے۔

(830)۔وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا لِيْ اَرٰى كُمْ رَافِعِيْ اَيْدِيْكُمْ كَاَنَّهَا اَذْنَابُ خَيْلٍ شُمْسٍ، اُسْكُنُوْا فِي الصَّلٰوةِ (مسلم: 968)۔صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: میں کیا دیکھ رہا ہوں، تم لوگ اپنے ہاتھ اس طرح اٹھا رہے ہو جیسے اتھرے گھوڑے دم ہلاتے ہیں۔نماز میں سکون سے رہا کرو۔

(831)۔وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِي قَالَ عَمْرٌو

www.islamtheworldreligion.com

حَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ الْحَضْرَمِي عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَاٰهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا كَبَّرَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ مَا اَدْرِي لَعَلَّهٗ لَمْ يَرَ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي اِلَّا ذٰلِكَ الْيَوْمَ فَحَفِظَ هٰذَا مِنْهُ وَلَمْ يَحْفَظْهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَصْحَابُهٗ ، مَا سَمِعْتُهٗ مِنْ اَحَدٍ مِنْهُمْ ، اِنَّمَا كَانُوْا يَرْفَعُوْنَ اَيْدِيَهُمْ فِي بَدْءِ الصَّلٰوةِ حِيْنَ يُكَبِّرُوْنَ (مؤطا امام محمد صفحته 92,93)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت حصین بن عبدالرحمن فرماتے ہیں کہ میں اور عمرو بن مرہ، ابراہیم نخعی کے پاس گئے۔ عمرو نے کہا مجھے علقمہ بن وائل حضرمی نے اپنے والد سے روایت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ تو انہیں رفع یدین کرتے ہوئے دیکھا جب تکبیر کہی اور جب رکوع کیا اور جب رکوع سے اٹھے۔ ابراہیم نے فرمایا: میرا خیال ہے شاید انہوں نے نبی کریم ﷺ کو صرف اسی دن نماز پڑھتے دیکھا ہے اور اس بات کو یاد کرلیا ہے اور اسے ابن مسعود اور ان کے ساتھیوں نے یاد نہیں رکھا۔ میں نے ان حضرات میں سے کسی ایک سے بھی یہ بات نہیں سنی۔ یہ سب کے سب نماز کی ابتداء میں رفع یدین کرتے تھے جب تکبیر کہتے تھے۔

(832)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ دَخَلْتُ مَسْجِدَ حَضْرَمُوْتَ فَاِذَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ الرُّكُوْعِ وَبَعْدَهٗ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ فَغَضِبَ وَ قَالَ رَاٰهُ هُوَ وَلَمْ يَرَهُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَلَا اَصْحَابُهٗ (شرح معانی الآثار: 1319)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن مرہ فرماتے ہیں کہ میں حضرموت کی مسجد میں داخل ہوا، آگے حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کر کے بیان کررہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ رکوع سے پہلے اور بعد رفع یدین فرماتے تھے۔ میں نے یہ بات ابراہیم کو بتائی۔ وہ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا اس نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے اور ابن مسعود نے نہیں دیکھا اور نہ ہی ان کے ساتھیوں نے دیکھا ہے؟

(833)۔ وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيْمَ حَدِيْثَ وَائِلٍ اَنَّهٗ رَاٰى النَّبِيَّ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ، فَقَالَ اِنْ كَانَ وَائِلٌ رَاٰهُ مَرَّةً يَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَدْ رَاٰهُ عَبْدُ اللّٰهِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ (شرح معانی الآثار: 1318)۔ صحيح، وموافق لنفس الامر۔

ترجمہ: حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم کے سامنے حضرت وائل کی حدیث بیان کی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو نماز شروع کرتے وقت، رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین کرتے دیکھا۔ انہوں نے فرمایا اگر وائل نے آپ ﷺ کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو عبداللہ بن مسعود نے آپ کو پچاس مرتبہ ایسا نہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(834)۔ وَعَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّهٗ قَالَ : حَدَّثَنِي مَنْ لَّا اُحْصِيْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ رَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ بَدْءِ الصَّلٰوةِ فَقَطْ وَحَكَاهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَبْدُ اللّٰهِ عَالِمٌ بِشَرَائِعِ الْاِسْلَامِ وَحُدُوْدِهٖ مُتَفَقِّدٌ لِاَحْوَالِ النَّبِيِّ ﷺ مُلَازِمٌ لَهٗ فِيْ اِقَامَتِهٖ وَاَسْفَارِهٖ ، وَقَدْ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَا لَا يُحْصٰى (مسند امام اعظم صفحته 47)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے حماد سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: مجھے لاتعداد

www.islamtheworldreligion.com

لوگوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ انہوں نے صرف نماز کے شروع میں رفع یدین فرمایا اور اس عمل کو نبی کریم ﷺ سے نقل فرمایا اور عبداللہ بن مسعود اسلامی تعلیمات اور حدود کے عالم ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے حالات کی جستجو میں رہتے تھے۔ ہر وقت آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہتے تھے آپ ﷺ کی امامت میں بھی اور سفروں میں بھی اور انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ اتنی نمازیں پڑھی ہیں جن کا میرے پاس کوئی شمار نہیں۔

(835)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَآءٍ اَنَّهٗ كَانَ جَالِساً مَعَ نَفَرٍ مِن اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اَبُو حُمَيْدِ السَّاعِدِيِّ ، اَنَا كُنْتُ اَحْفَظَكُمْ لِصَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَاَيْتُهٗ اِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، وَاِذَا رَكَعَ اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِن رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهٗ ، فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ اسْتَوٰى حَتّٰى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهٗ ، وَاِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضَهُمَا وَاسْتَقْبَلَ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ ، فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْيُمْنٰى ، فَاِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْاٰخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ الْاُخْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَلَمْ يَذْكُرْ رَفْعَ الْيَدَيْنِ اِلَّا فِي اَوَّلِ مَرَّةٍ (بخاری: 828، ابو داؤد: 963، 964)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت محمد بن عمرو بن عطاء روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی نفری میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے نبی کریم ﷺ کی نماز کا ذکر چھیڑا۔ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کو جانتا ہوں۔ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب تکبیر فرمائی تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اٹھائے اور جب رکوع فرمایا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جمائے پھر اپنی پشت مبارک کو برابر کر دیا۔ پھر جب اپنا سر مبارک اٹھایا تو بالکل سیدھے ہو گئے حتیٰ کہ تمام جوڑ اپنی اپنی جگہ پر آ گئے اور جب سجدہ فرمایا تو اپنے ہاتھ نہ تو پھیلا کر رکھے اور نہ ہی انہیں بند کیا اور اپنے پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف فرمایا، تو جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دائیں کو کھڑا کر لیا، تو جب آخری رکعت کے بعد بیٹھے تو اپنا بائیاں پاؤں آگے کر لیا اور دوسرا نصب کر لیا اور اپنے مقعد پر تشریف فرما ہوئے۔

(836)۔وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ رَاَيْتُ بْنَ عُمَرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِذَآءَ اُذُنَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرِ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ ، وَلَمْ يَرْفَعْهُمَا فِيمَا سِوٰى ذٰلِكَ (مؤطا امام محمد صفحہ 93، 94)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عمر کو نماز کے افتتاح والی پہلی تکبیر میں کانوں کے برابر ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا اور اس کے علاوہ آپ نے کبھی ہاتھ نہیں اٹھائے۔

(837)۔وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنِ الْاَسْوَدِ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ مَرَّةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ (شرح معانی الآثار: 1329)۔ قال الطحاوی: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت اسود سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میں نے عمر بن خطاب کو پہلی مرتبہ ہاتھ اٹھاتے دیکھا ہے پھر دوبارہ رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

www.islamtrewordreligion.com

(838)۔وَعَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبِ الْجَرْمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ الْكَرِيْمَ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلَى الَّتِيْ يُفْتَتَحُ بِهَا الصَّلٰوةُ، ثُمَّ لَا يَرْفَعُهُمَا فِي شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ (مؤطا امام محمد صفحته 94، شرح معانی الآثار: 1320، 1321، المصنف لابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 267)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عاصم بن کلیب جرمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں سے تھے کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم تکبیر اولیٰ میں رفع یدین فرماتے تھے جس سے نماز کا آغاز کیا جاتا ہے پھر پوری نماز میں رفع یدین نہیں فرماتے تھے۔

(839)۔وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِي الْاِفْتِتَاحِ (شرح معانی الآثار للطحاوی: 1316، المصنف لعبد الرزاق: 2533، المصنف لابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 267 موقوفاً)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ نماز کے افتتاح کے علاوہ کہیں بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

(840)۔وَعَنْهُ قَالَ: لَا تَرْفَعْ يَدَيْكَ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلٰوةِ بَعْدَ التَّكْبِيْرَةِ الْاُوْلٰى رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِي الْمُوَطَّا وَ كِتَابِ الْآثَارِ وَ قَالَ مُحَمَّدٌ وَفِي ذٰلِكَ آثَارٌ كَثِيْرَةٌ (مؤطا امام محمد صفحته 92، کتاب الآثار: 73، المصنف لعبد الرزاق: 2535، المصنف لابن ابی شیبة المجلد 1 صفحته 267، جامع المسانید المجلد 1 صفحته 353)۔صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرمایا: پہلی تکبیر کے بعد پوری نماز میں کہیں بھی ہاتھ مت اٹھانا۔امام محمد فرماتے ہیں کہ اس موضوع پر کثرت سے آثار موجود ہیں۔

اِسْتِحْبَابُ الذِّكْرِ بِالْجَهْرِ بَعْدَ الْمَكْتُوْبَةِ

فرض نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کا مستحب ہونا

(841)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِيْنَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ اَعْلَمُ اِذَا انْصَرَفُوْا بِذٰلِكَ اِذَا سَمِعْتُهُ (بخاری: 841، مسلم: 1318، ابو داؤد: 1003)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بے شک فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی بلند آواز سے ذکر کرنا نبی کریم ﷺ کے زمانے میں رائج تھا اور حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں ذکر کی آواز سن کر صحابہ کے سلام پھیرنے سے آگاہ ہو جاتا تھا۔

(842)۔وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (ترمذی: 3383، ابن ماجة: 3800)۔حسن

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(843)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُبَيْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُهَلِّلُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ حِينَ يُسَلِّمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَآءُ الْحَسَنُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَو كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (مسلم:1343، ابو داؤد:1506، نسائی:1339)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو بلند آواز سے فرماتے لا الہ الا اللہ الیٰ آخرہ یعنی اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کا ملک ہے اور اس کی حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ گناہوں سے باز رہنے اور عبادت کرنے کی طاقت محض اللہ کی طرف سے ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے سوائے اس کے۔ اس کی نعمت ہے۔ اسی کا فضل ہے اور اسی کی اچھی ثناء خوانی ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ ہم اس کے لیے دین کو خالص کرتے ہیں خواہ کافروں کو ناگوار ہو۔

(844)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ اَعْرِفُ اِنْقِضَآءَ صَلٰوةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِالتَّكْبِيرِ (مسلم: 1316، بخاری:842، ابو داؤد:1002، نسائی:1335)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا ہو چکنا تکبیر سے جان لیتا تھا۔

(845)۔وَعَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنٰى أَبَا رِمْثَةَ، فَقَالَ: صَلَّيْتُ مِثْلَ هٰذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ يَقُومَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِينِهِ، وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيرَةَ الْأُوْلٰى مِنَ الصَّلَاةِ، فَصَلّٰى نَبِيُّ اللهِ ﷺ، ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ، وَعَنْ يَسَارِهِ حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ، ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ، فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولٰى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ، فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ، فَأَخَذَ بِمَنْكِبِهِ فَهَزَّهُ، ثُمَّ قَالَ: اِجْلِسْ فَإِنَّهُ لَمْ يُهْلِكْ أَهْلَ الْكِتَابِ، إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ، فَقَالَ: أَصَابَ اللهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ (ابو داؤد:1007)۔ حسن،

وله متابعان باسناد صحيح خرج الالبانی فی الصحيحة: 2549۔ الشفع: ضم الشیء الی مثلہ یعنی قام الرجل یشفع الصلوٰة بصلاة اخریٰ۔ اصاب الله بك: ای اصبت الرشد فیما فعلت بتوفیق الله، او التقدیر: اصابك الله الحق ای جعلك مصیبا له فی سائر اقوالك و افعالك (مرقاة جلد 3 صفحته 47)۔

ترجمہ: حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں ایک امام نے جن کی کنیت ابو رمثہ تھی نماز پڑھائی، تو (نماز کے بعد) کہا کہ میں نے اسی کی طرح کی نماز رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں ادا کی، حضرت ابوبکر و عمر پہلی صف میں آپ ﷺ کے دائیں جانب تھے، اور ایک اور شخص جو نماز کی تکبیر تحریمہ میں شریک ہوئے بائیں جانب تھے، جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا، حتیٰ کہ ہم نے آپ کے رخساروں کی سفیدی دیکھی، پھر (نماز سے فارغ ہو کر) آپ نے اس طرح رخ (نمازیوں کی طرف) پھیرا جس کا انداز ابو رمثہ نے عملی طور پر دکھایا، نماز کے بعد وہی (مذکور) شخص جو نماز کی تکبیر تحریمہ میں شریک ہوئے، فوراً بقیہ نماز پڑھنے کے لیے اٹھے، تو حضرت عمر جلدی سے اٹھے تو ان کا کندھا پکڑ کر (نیچے کی طرف) جھٹکا اور کہا کہ اہل کتاب

www.islamtheworldreligion.com

(پچھلی قوموں) کی ہلاکت کا سبب یہی تھا کہ ان کی نمازوں میں فاصلہ نہ تھا، اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نظر اٹھا کر فرمایا: اے خطاب کے بیٹے اللہ تعالیٰ نے تمہیں سیدھی راہ دکھائی ہے۔

(846)۔ وَعَنْ حَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوْبَةِ كَانَ فِيْ ذِمَّةِ اللهِ إِلَى الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى (المعجم الكبير للطبراني: 2667، مجمع الزوائد: 2892، 16924)۔

حسن، ومثله عن علی رضی اللہ عنہ فی شعب الایمان: 2395 بسند ضعیف، و یؤیدہ حدیث اسیر ابی ہریرۃ کما فی البخاری حدیث: 2311 و اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی، وہ اگلی نماز تک اللہ کی پناہ میں رہے گا۔

سُجُوْدُ السَّهْوِ وَالتِّلَاوَةِ

سجدۂ سہو اور سجدۂ تلاوت

(847)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ فِي الَّذِيْ لَا يَدْرِيْ صَلّٰى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا، قَالَ يُعِيْدُ حَتّٰى يَحْفَظَ (المصنف لابن ابی شیبۃ المجلد 1 صفحتہ 479)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جسے یاد نہ ہو کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار۔ فرمایا: وہ دوبارہ پڑھے جب تک اسے یاد نہ آجائے۔

(848)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِيْ صَلٰوةٍ فَلَا يَدْرِيْ ثَلَاثًا صَلّٰى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَتَحَرَّ فَلْيَنْظُرْ أَفْضَلَ ظَنِّهٖ فَإِنْ كَانَ أَكْبَرُ ظَنِّهٖ أَنَّهَا ثَلَاثٌ قَامَ فَأَضَافَ إِلَيْهَا الرَّابِعَةَ، ثُمَّ تَشَهَّدَ فَسَلَّمَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَإِنْ كَانَ أَفْضَلُ ظَنِّهٖ أَنَّهٗ صَلّٰى أَرْبَعًا تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ (کتاب الآثار: 174، المصنف لابن ابی شیبۃ المجلد 1 صفحتہ 478)۔ إِسْنَادُهٗ جَيِّدٌ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے یاد نہ ہو کہ تین پڑھیں یا چار تو وہ غور کرے اور اپنے گمان کا رجحان دیکھے۔ اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے تین پڑھی ہیں تو کھڑا ہو جائے اور ان میں چوتھی شامل کرے پھر تشہد پڑھے اور سلام پھیر دے اور سجدہ سہو کرے اور اگر اس کا غالب گمان یہ ہو کہ اس نے چار پڑھی ہیں تو تشہد پڑھے پھر سلام پھیر دے۔ پھر سہو کے دو سجدے کرے۔

(849)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فِيْ صَلَاتِهٖ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى أَوِ اثْنَتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَإِنْ لَّمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلَاثٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ (ترمذی: 398، ابن ماجۃ: 1209)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، جب تم میں سے نماز

www.islamtheworldreligion.com

میں کسی سے بھول ہو جائے اور اسے یاد نہ رہے کہ ایک پڑھی ہے یا دو تو وہ ایک پر بنا کرے۔ اگر یاد نہ ہو کہ دو پڑھی ہیں یا تین تو دو پر بنا کرے۔ اور اگر یاد نہ ہو کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو تین پر بنا کرے اور دو سجدے کر لے۔

(850)۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الْإِمَامَ يَكْفِيْ مَنْ وَرَاءَهُ، فَإِنْ سَهَا الْإِمَامُ فَعَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ وَعَلٰى مَنْ وَرَاءَهُ أَنْ يَسْجُدُوْا مَعَهُ، وَإِنْ سَهَا أَحَدٌ مِمَّنْ خَلْفَهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ أَنْ يَسْجُدَ، وَالْإِمَامُ يَكْفِيْهِ (السنن الكبرىٰ للبيهقي: 3884)۔ حسن وله شاهد

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک امام اپنے پیچھے والوں کے لیے کفایت کرتا ہے، تو اگر امام سے سہو ہو جائے تو اس کے ذمے سہو کے دو سجدے ہیں اور اس کے پیچھے والوں کے ذمے بھی ہے کہ اس کے ساتھ سجدے کریں، اور اگر اس کے پیچھے والوں میں سے کسی ایک سے سہو ہو جائے تو اس پر سجدہ لازم نہیں ہے اور امام اس کے لیے کافی ہے۔

(851)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَيْنَا الْقُرْآنَ فَإِذَا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ كَبَّرَ وَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ (ابو داؤد: 1413)۔ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاق: كَانَ الثَّوْرِيُّ يُعْجِبُهُ هٰذَا الْحَدِيْثُ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا: نبی کریم ﷺ ہم پر قرآن پڑھتے تھے۔ جب سجدے والی آیت سے گزرتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ فرماتے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے۔ عبد الرزاق کہتے ہیں کہ: یہ حدیث امام ثوری کو بڑی پسند تھی۔

بَابُ وُجُوْبِ الْجَمَاعَةِ وَفَضْلِهَا

جماعت کے واجب ہونے کا اور اسکی فضیلت کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ (البقرة: 43)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

(852)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً (بخاری: 645، مسلم: 1477، نسائی: 837، مؤطا امام مالك كتاب: صلاة الجماعة: 1، مسند احمد: 5331)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جماعت کے ساتھ نماز اکیلے آدمی کی نماز سے ستائیس درجے افضل ہے۔

(853)۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْلَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ أَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَأَمَرْتُ فِتْيَانِيْ يُحَرِّقُوْنَ مَا فِي الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ (مسند احمد: 8782)۔ حَسَنٌ لِكَثْرَةِ طُرُقِهِ، ومثله في البخاري ومسلم (بخاری: 644، نسائی: 847)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو

www.islamtheworldreligion.com

میں عشاء کی نماز کھڑی کر دیتا اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا، وہ ان کو جلا دیتے جو گھروں میں ہیں۔

(854)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ قَالُوا وَمَا الْعُذْرُ، قَالَ خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ الصَّلٰوةُ الَّتِي صَلّٰى (ابو داؤد:551، ابن ماجة: 793، سنن الدار قطني:1542)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مؤذن کی آواز سنی اور اسے کوئی عذر مانع نہ تھا، کہ اس کا کہنا مانتا تو اسکی وہ نماز قبول نہیں ہوگی جو اس نے پڑھی۔ صحابہ نے عرض کیا عذر کیا ہے؟ فرمایا: خوف یا مرض۔

(855)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا صَلٰوةَ بِحَضْرَةِ طَعَامٍ وَلَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ (مسلم:1246، ابو داؤد:89)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کھانا آ جائے تو نماز نہیں اور نہ ہی پیشاب پاخانہ تنگ کر رہا ہو تو نماز ہے۔

(856)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ (ترمذی:142، مؤطا امام مالك: كتاب:قصر الصلاة:49، ابو داؤد:88، نسائی:852، ابن ماجة:616، مسند احمد:16406، سنن الدارمی:1433)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ارقم فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب نماز کھڑی کر دی جائے اور تم میں سے کسی کو بیت الخلاء کی حاجت محسوس ہو تو پہلے بیت الخلاء جائے۔

(857)۔ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، أَذَّنَ بِالصَّلَاةِ فِي لَيْلَةٍ ذَاتِ بَرْدٍ وَ رِيحٍ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ الْمُؤَذِّنَ إِذَا كَانَتْ لَيْلَةٌ ذَاتُ بَرْدٍ وَ مَطَرٍ، يَقُوْلُ: أَلَا صَلُّوا فِي الرِّحَالِ (بخاری :666، مسلم: 1600، ابو داؤد:1063، نسائی:653)۔ صحيح، و كذا رواه مسلم عن جابر برقم:1603، و عن ابن عباس :1604، 1607، 1608، 1609، و عن عبداللہ بن حارث: 1605)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت نافع سے مروی ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے سردی اور ہوا والی رات میں اذان دی، پھر فرمایا: خبردار! رہائش گاہوں میں نماز پڑھو، پھر فرمایا: بے شک رسول اللہ ﷺ نے جب سردی اور بارش والی رات ہوتی تو مؤذن کو حکم فرماتے تھے کہ کہے: خبردار رہائش گاہوں میں نماز پڑھو۔

شرح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بارش کے دن مؤذن سے کہا کہ حی علی الصلوٰۃ کی جگہ کہو:
صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ یعنی اپنے گھروں میں نماز پڑھو، کچھ لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا، تو فرمایا: تم

www.islamtheworldreligion.com

اس بات پر تعجب کر رہے ہو؟ یہ کام اس ہستی نے کیا تھا جو مجھ سے افضل ہیں (یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، جمعہ بڑی فضیلت والی چیز ہے اور میں پسند نہیں کرتا کہ تمہیں گھروں سے نکالوں اور تم لوگ کیچڑ اور پھسلن میں چلتے ہوئے آؤ (مسلم: ۱۶۰۴، بخاری: ۶۱۶)۔

تَسْوِيَةُ الصَّفِّ

صف سیدھی کرنا

(858)۔ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ خَرَجَ يَوماً فَقَامَ حَتّٰى كَادَ اَنْ يُكَبِّرَ فَرَاٰى رَجُلًا بَادِياً صَدْرَهٗ مِنَ الصَّفِّ، فَقَالَ عِبَادَ اللهِ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ اَوْلَيُخَالِفَنَّ اللهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ (بخاری: 717، مسلم: 978، ابو داؤد: 663، ترمذی: 227، نسائی: 810، ابن ماجة: 994، مسند احمد: 18456)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اور نماز کے لیے کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ تکبیر کہنے ہی لگے تھے کہ ایک آدمی کو صف میں سے سینہ نکالے ہوئے دیکھا۔ فرمایا: اللہ کے بندو! تمہیں ضرور صفیں سیدھی کرنا پڑیں گی ورنہ اللہ تم میں باہم اختلاف ڈال دے گا۔

(859)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هٰهُنَا؟ وَ اللهِ مَا يَخْفٰى عَلَيَّ رُكُوعُكُمْ وَلَا خُشُوعُكُمْ وَاِنِّي لَاَرَاكُمْ وَرَآءَ ظَهْرِي (مسلم: 958، بخاری: 418)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میرے چہرے کا رخ اس طرف دیکھتے ہو؟ اللہ کی قسم مجھ پر تمہارا رکوع اور خشوع پوشیدہ نہیں اور میں تمہیں اپنے پیچھے سے دیکھتا ہوں۔

(860)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ، اِسْتَوُوا اِسْتَوُوا اِسْتَوُوا، فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ اِنِّي لَاَرَاكُمْ مِنْ خَلْفِي كَمَا اَرَاكُمْ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ (نسائی: 813)۔ اسنادہ صحیح وشواھدہ کثیرۃ

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: سیدھے ہو جاؤ، سیدھے ہو جاؤ، سیدھے ہو جاؤ۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہیں اپنے پیچھے سے اسی طرح دیکھتا ہوں جس طرح تمہیں اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں۔

(861)۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَتِمُّوا الصَّفَّ الْمُقَدَّمَ ثُمَّ الَّذِي يَلِيهِ فَمَا كَانَ مِنْ نَقْصٍ فَلْيَكُنْ مِنَ الصَّفِّ الْمُؤَخَّرِ (ابو داؤد: 671، نسائی: 818)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پہلی صف کو مکمل کرو۔ پھر اس کے بعد والی اگر کوئی کمی ہو تو وہ آخری صف میں ہونی چاہیے۔

(862)۔ وَعَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهٗ كَانَ يَصُفُّهُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَيَجْعَلُ

www.islamtube.wordpress.com

الرِّجَالَ قُدَّامَ الْغِلْمَانِ وَالْغِلْمَانَ خَلْفَهُم وَالنِّسَآءَ خَلْفَ الْغِلْمَانِ (مسند احمد: 22809، 22794)۔ حسن، و شاهدہ فی ابی داؤد حدیث رقم: 677۔

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز میں ان کی صفیں بناتے تھے۔ مردوں کو لڑکوں سے آگے اور لڑکوں کو مردوں کے پیچھے کھڑا کرتے تھے اور عورتوں کو لڑکوں کے پیچھے۔

(863)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا، وَشَرُّهَا آخِرُهَا، وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا (مسلم: 985، النسائی: 819)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مردوں کی صفوں میں سب سے افضل پہلی صف ہے اور سب سے کم آخری صف ہے۔ اور عورتوں کی صف میں سب سے افضل آخری صف ہے اور سب سے کم پہلی صف ہے۔

(864)۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَوُّوا صُفُوفَكُمْ فَإِنَّ تَسْوِيَةَ الصُّفُوفِ مِنْ إِقَامَةِ الصَّلَاةِ (بخاری: 723، مسلم: 975، ابن ماجة: 993، ابوداؤد: 668)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی صفوں کو برابر رکھو کیونکہ صفوں کو برابر رکھنا بھی اقامتِ نماز میں سے ہے۔

(865)۔ عَنْ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَسِّطُوا الْإِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ (ابوداؤد: 681)۔ صحیح، وعلیہ العمل بالتواتر۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کو درمیان میں رکھو اور صفوں کے درمیان خلاء کو پر کرو۔

اَلْاِمَامَةُ وَمَا عَلَى الْاِمَامِ وَالْمَأْمُوْمِ

امامت اور امام اور مقتدی کی ذمہ داریاں

(866)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُم لِلنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ السَّقِيمَ وَالضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُم لِنَفْسِهِ فَلْيُطَوِّلْ مَا شَآءَ (بخاری: 703، مسلم: 1046، ابوداؤد: 794، نسائی: 823، ترمذی: 236)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو مختصر پڑھائے۔ بے شک ان میں بیمار، کمزور اور بوڑھے ہوتے ہیں۔ جب تم میں سے کوئی اکیلے اپنی نماز پڑھے تو جتنا چاہے لمبا کرلے۔

(867)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تُبَادِرُوا الْإِمَامَ إِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّينَ فَقُولُوا آمِينَ وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ (مسلم: 932، ابن ماجة:

www.islamtheworldreligion.com

960، مسند احمد: 9695)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام سے آگے مت نکلو۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔ جب وہ وَلَا الضَّآلِّيْن کہے تو تم آمین کہو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم رکوع کرو۔ جب وہ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہے تو تم کہو رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔

(868)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ، فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ اِمَامُكُمْ فَلَا تَسْبِقُوْنِيْ بِالرُّكُوْعِ وَلَا بِالسُّجُوْدِ وَلَا بِالْقِيَامِ وَلَا بِالْاِنْصِرَافِ فَاِنِّيْ اَرَاكُمْ اَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ (مسلم: 961)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہماری طرف رخِ انور پھیر کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں رکوع میں مجھ سے آگے مت نکلو اور نہ ہی سجود میں نہ ہی قیام میں اور نہ ہی سلام پھیرنے میں۔ میں تمہیں اپنے آگے سے بھی دیکھتا ہوں اور پیچھے سے بھی۔

(869)۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَقْبَلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ نَوَاحِي الْمَدِيْنَةِ يُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلُّوْا فَمَالَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَجَمَعَ اَهْلَهٗ فَصَلّٰى بِهِمْ (المعجم الاوسط للطبرانی: 4601، مجمع الزوائد: 2177)۔ وعزاہ الهيثمي الى الطبراني الكبير والاوسط وقال رجاله ثقات۔

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ مدینہ منورہ کے نواحی علاقے سے تشریف لائے، نماز کا ارادہ فرمایا لوگوں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ چکے تھے۔ آپ اپنے کاشانۂ اقدس کی طرف مڑ گئے۔ اپنے گھر والوں کو اکٹھا کیا اور ان کے ساتھ نماز پڑھی۔

(870)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهِيَ خَالَتُهٗ، فَاضْطَجَعْتُ فِيْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ، وَاضْطَجَعَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَاَهْلُهٗ فِيْ طُوْلِهَا، فَنَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ، اَوْ قَبْلَهٗ بِقَلِيْلٍ، اَوْ بَعْدَهٗ بِقَلِيْلٍ، اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ بِيَدِهٖ، ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْاٰيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ، ثُمَّ قَامَ اِلٰى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ، فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَاَحْسَنَ وُضُوْئَهٗ، ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ، ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ اِلٰى جَنْبِهٖ، فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رَاْسِيْ وَاَخَذَ بِاُذُنِيْ الْيُمْنٰى يَفْتِلُهَا، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ اَوْتَرَ، ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى اَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ، فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ، ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ (بخاری: 183، مسلم: 1789، 1855، ابو داؤد: 1367، ابن ماجة: 1363، السنن الكبرىٰ للبيهقي المجلد 2 صفحته 477)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں ایک مرتبہ زوجۂ رسول حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات

www.islamicworldreligion.com

ٹھہرا، وہ ان کی خالہ تھیں، میں تکیہ کے عرض پر سویا اور رسول اللہ ﷺ اور ان کے گھر والے تکیہ کے طول پر سوئے، رسول اللہ ﷺ آدھی رات تک سوئے رہے یا اس سے تھوڑا پہلے تک، یا شاید اس سے تھوڑا بعد تک، رسول اللہ ﷺ جاگے اور اپنے چہرۂ اقدس سے ہاتھ کے ساتھ نیند کے آثار کو ملنے لگے، پھر سورۃ آلِ عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں، پھر لٹکے ہوئے مشکیزے کے پاس تشریف لے گئے، اس میں سے وضو فرمایا اور نہایت اچھی طرح وضو فرمایا، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں بھی اٹھا اور جو کچھ رسول اللہ ﷺ نے عمل کیا میں نے بھی وہی کیا، پھر میں گیا اور آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور مجھے دائیں کان سے پکڑ کر کان کو مروڑا، آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر دو رکعتیں، پھر وتر پڑھے، پھر لیٹ گئے حتیٰ کہ آپ کے پاس مؤذن آیا، آپ کھڑے ہو گئے اور دو ہلکی پھلکی رکعتیں ادا فرمائیں، پھر نکلے اور صبح کی نماز ادا فرمائی۔

(871)۔وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً اَنْ يَتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا (ترمذی:233)۔ حسن

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ جب ہم تین آدمی ہوں تو ہم میں سے ایک آگے ہو جایا کرے۔

شرح

حضرت سلامہ بنت حر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِنَّ مِنْ اِشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَدَافَعَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ لَا يَجِدُوْنَ اِمَاماً يُصَلِّيْ بِهِمْ یعنی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ مسجد والے امامت کی ذمہ داری ایک دوسرے پر ڈالیں گے انہیں امامت کرانے والا کوئی نہ ملے گا (ابو داؤد:۵۸۱، ابن ماجۃ:۹۸۲، مسند احمد:۲۷۲۰۴)۔ اسنادہ ضعیف

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ثَلَاثَةٌ لَا تُقْبَلُ مِنْهُمْ صَلٰوتُهُمْ ، مَنْ تَقَدَّمَ قَوماً وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَرَجُلٌ اَتَى الصَّلٰوةَ دِبَاراً وَالدِّبَارُ اَنْ يَّاْتِيَهَا بَعْدَ اَنْ تَفُوْتَهٗ وَرَجُلٌ اِعْتَبَدَ مُحَرَّرَةً یعنی تین آدمی ایسے ہیں کہ ان سے انکی نماز قبول نہیں کی جاتی۔ جو کسی قوم کا لیڈر بن بیٹھے حالانکہ قوم اسے ناپسند کرتی ہو اور وہ آدمی جو نماز کے لیے پیٹھ کر کے آئے۔ پیٹھ کر کے آنے سے مراد یہ ہے کہ نماز ہو چکی ہو اور وہ بعد میں آئے اور وہ آدمی جس نے کسی آزاد عورت کو غلام بنا لیا (ابو داؤد:۵۹۳، ابن ماجہ:۹۷۰)۔ اسنادہ ضعیف، لا تقبل: ای تکون ناقصة جداً۔

حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْاِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْاِمَامُ یعنی جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے آئے اور امام کسی جگہ پہنچ چکا ہو تو وہ بھی اسی طرح کرے جس طرح امام کر رہا ہو (ترمذی:۵۹۱)۔ وقال غریب

امام اگر کسی مجبوری کی وجہ سے بیٹھ کر نماز پڑھائے تو اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

لیکن اگر امام کرسی پر ہو یا اشارے سے نماز پڑھاتا ہو اور زمین پر سجدہ نہ کر سکتا ہو تو اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔

يُكْرَهُ جَمَاعَةُ النِّسَآءِ وَحْدَهُنَّ

عورتوں کی الگ جماعت مکروہ تحریمی ہے

(يَدُلُّ عَلَيْهِ الْحَدِيْثُ خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَآءِ قَعْرُ بُيُوْتِهِنَّ وَغَيْرُهُ)

(اس موضوع پر خَيْرُ مَسَاجِدِ النِّسَآءِ جیسی احادیث دلالت کرتی ہیں)

(872)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا خَيْرَ فِيْ جَمَاعَةِ النِّسَآءِ اِلَّا فِي الْمَسْجِدِ (مسند احمد: 24430، المعجم الاوسط للطبرانی: 9359، مجمع الزوائد: 2104 وقال فیہ ابن لھیعۃ وفیہ کلام)۔ اقول ابن لھیعۃ حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کی جماعت میں کوئی بھلائی نہیں ہے سوائے مسجد کے۔

(873)۔وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ فِيْ كِتَابِ الْآثَارِ لَا يُعْجِبُنَا اَنْ تَؤُمَّ الْمَرْأَةُ فَاِنْ فَعَلَتْ قَامَتْ فِيْ وَسْطِ الصَّفِّ مَعَ النِّسَآءِ كَمَا فَعَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ (کتاب الآثار: 217)۔ صحیح، استدل بہ فقھاءنا

ترجمہ: امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الآثار میں فرمایا ہے کہ ہمیں پسند نہیں ہے کہ عورت امامت کرائے۔ اگر وہ امامت کرائے ہی تو صف کے درمیان عورتوں کے ساتھ کھڑی ہو جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک مرتبہ کیا تھا۔ یہی امام ابوحنیفہ کا قول ہے۔

شرح

تمام متون میں متفقہ طور پر عورتوں کی جماعت کو مطلق مکروہ یا تصریح کے ساتھ مکروہ تحریمی قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ قدوری میں لکھا ہے کہ: وَيُكْرَهُ لِلنِّسَآءِ اَنْ يُّصَلِّيْنَ وَحْدَهُنَّ بِجَمَاعَةٍ یعنی عورتوں کے لیے مکروہ ہے کہ اپنی جماعت کرائیں (قدوری صفحہ ۲۰)۔ وَكُرِهَ جَمَاعَةُ النِّسَآءِ (کنز الدقائق صفحہ ۲۸)۔ وَيُكْرَهُ لِلنِّسَآءِ اَنْ يُّصَلِّيْنَ وَحْدَهُنَّ الْجَمَاعَةَ لِاَنَّهَا لَا تَخْلُوْ عَنِ ارْتِكَابِ مُحَرَّمٍ وَهُوَ قِيَامُ الْاِمَامِ وَسْطَ الصَّفِّ (الہدایۃ جلد ۱ صفحہ ۱۲۳)۔

بَابُ الْوِتْرِ

وتروں کا باب

(874)۔عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُوْتِرْ فَلَيْسَ مِنَّا (ابو داؤد: 1419، مستدرک حاکم:

www.islamtheworldreligion.com

1174، السنن الکبریٰ للبیہقی المجلد 2 صفحتہ 470، مسند احمد: 23083) ۔ صحیح

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: وتر حق ہیں۔ جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ وتر حق ہیں جس نے وتر نہیں پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

(875)۔وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْوِتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ (سنن الدار قطنی: 1624) ۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: وتر حق ہیں، واجب ہیں۔

(876)۔وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ؟ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي اَرْبَعاً فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي اَرْبَعاً فَلَا تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثاً (بخاری: 1147، مسلم: 1723، ابو داؤد: 1341، ترمذی: 439) ۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ رمضان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کیسی ہوتی تھی؟ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان میں اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعت ایسی پڑھتے تھے کہ ان کے حُسن اور طول کے بارے میں مت پوچھ۔ پھر چار پڑھتے تھے اور ان کے حسن اور طول کے بارے میں مت پوچھ۔ پھر تین پڑھتے تھے۔

(877)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ (ترمذی: 460) ۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین وتر پڑھتے تھے۔

(878)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ اَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، بِكَمْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُوتِرُ قَالَتْ كَانَ يُوتِرُ بِاَرْبَعٍ وَثَلَاثٍ وَسِتٍّ وَثَلَاثٍ وَثَمَانٍ وَثَلَاثٍ وَعَشْرٍ وَثَلَاثٍ وَلَمْ يَكُنْ يُوتِرُ بِاَنْقَصَ مِنْ سَبْعٍ وَلَا بِاَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثِ عَشْرَةَ (ابو داؤد: 1362، مسند احمد: 25212) ۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کتنی رکعتوں کے ساتھ وتر پڑھتے تھے۔ فرمایا: آپ پڑھتے تھے۔ چار اور تین، چھ اور تین، گویا وتروں سمیت سات سے کم رکعتیں نہیں ہوتی تھیں اور تیرہ سے زیادہ رکعتیں نہیں ہوتی تھیں۔

(879)۔وَعَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّيقَةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ لَا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ (نسائی: 1698، مستدرک حاکم: 1167) ۔ صحیح، وافقہ الذہبی۔

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتروں کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

(880)۔ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ، كَانَ يَقْرَأُ فِي الْاُولٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَاَاَيُّهَا الْكٰفِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ

www.islamtheworldreligion.com

(ابوداؤد:1422،نسائی:1699،ابن ماجة:1171)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین رکعتیں وتر پڑھتے تھے۔پہلی رکعت میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى ، دوسری میں قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھتے تھے اور رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

(881)۔وَعَنِ الْحَسَنِ قَالَ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى اَنَّ الْوِتْرَ ثَلَاثٌ لَا يُسَلِّمُ اِلَّا فِيْ آخِرِهِنَّ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد2صفحته194)۔صحیح

ترجمہ: حضرت حسن فرماتے ہیں کہ:مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ وتر تین ہیں،سلام صرف انکے آخر میں پھیرے۔

بَابُ السُّنَنِ وَالنَّوَافِلِ
سنتوں اور نفلوں کا باب

(882)۔عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ ، اَرْبَعاً قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ (ترمذی:415،ابن ماجة:1141،نسائی: 1801، 1802، 1803)۔قال الرمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے دن اور رات میں بارہ رکعتیں پڑھیں اسکے لیے جنت میں گھر بنادیا گیا۔چار ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں اسکے بعد،دو رکعتیں مغرب کے بعد،دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔

(883)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوْا اَرْبَعاً (مسلم:2037،شرح معانی الآثار:1929،ابن ماجة:1132)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم جمعہ کے بعد نماز پڑھو تو چار رکعتیں پڑھو۔

(884)۔وَعَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ النَّاسَ اَنْ يُّصَلُّوْا بَعْدَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعاً ، فَلَمَّا جَآءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَّمَهُمْ اَنْ يُّصَلُّوْا سِتًّا (شرح معانی الآثار:1933، 1934)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سکھایا کہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرو۔پھر جب حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ نے انہیں چھ رکعتیں پڑھنے کی تعلیم دی۔

شرح

حضرت ابوعبدالرحمن سلمی فرماتے ہیں کہ: ہمارے پاس کوفہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود تشریف لائے تو وہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھتے تھے،بعد میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو وہ جمعہ

www.islamtheworldreligion.com

کے بعد چھ رکعتیں پڑھتے تھے، ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ عمل پسند آیا، ہم نے اسے اختیار کر لیا (شرح معانی الآثار: ۱۹۳۵)۔

(885)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَحِمَ اللهُ اِمْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعاً (ترمذی: 430، ابو داؤد: 1271)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس بندے پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔

(886)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بِتُّ فِي بَيتِ خَالَتِي مَيمُونَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِندَهَا فِي لَيلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ اَلْعِشَآءَ ، ثُمَّ جَآءَ اِلٰى مَنْزِلِهٖ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ (بخاری: 117، 138، ابو داؤد: 1357)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری۔ نبی کریم ﷺ بھی ان کے ہاں ان کی باری کی رات کو موجود تھے۔ نبی کریم ﷺ نے نمازِ عشاء ادا فرمائی۔ پھر اپنے کاشانۂ اقدس میں تشریف لے آئے اور چار رکعتیں ادا فرمائیں۔

(887)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى شَيءٍ مِّنَ النَّوَافِلِ اَشَدَّ تَعَاهُداً مِنْهُ عَلٰى رَكْعَتَيِ الْفَجرِ (بخاری: 1169، مسلم: 1686، ابو داؤد: 1254)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نفلی نمازوں میں سے صبح کی دو رکعتوں سے بڑھ کر کسی نماز کی پابندی نہیں فرماتے تھے۔

(888)۔ وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَت سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ (ترمذی: 428، ابو داؤد: 1269، نسائی: 1816، ابن ماجة: 1160)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتوں کی پابندی کی اور چار کی اس کے بعد، اللہ اسے آگ پر حرام کر دے گا۔

(889)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَزَادَ ابْنُ مَاجَةَ خَفِيْفَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ وَرَوَى الطَّحَاوِي مِثلَهٗ عَنْ اَبِيْ عَائِشَةَ وَاَبِيْ اُمَامَةَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَاجَةَ (ترمذی: 471، ابن ماجة: 1195)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتروں کے بعد دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ ابن ماجہ نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ وہ دو رکعتیں ہلکی پھلکی ہوتی تھیں اور آپ بیٹھ کر پڑھتے تھے۔

(890)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ

www.islamicworldreligion.com

مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ (ترمذی:423)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے صبح کی دو رکعتیں نہیں پڑھیں وہ انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھے۔

(891)۔ وَعَنْ طَاوُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَقَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَداً يُصَلِّيهِمَا عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ (ابو داؤد:1284)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے بارے میں پوچھا گیا۔ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کسی کو انہیں پڑھتے نہیں دیکھا۔

صَلٰوةُ اللَّيْلِ

رات کی نماز (تہجد)

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ (بنی اسرائیل:79)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رات میں سے تہجد پڑھ، (اے محبوب) یہ صرف آپ کے لیے ہے۔

وَقَالَ: اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ اَقْوَمُ قِيْلًا (المزمل:6)۔

ترجمہ: اور فرمایا: بے شک رات کو اٹھنا نفس کو روند کے رکھ دیتا ہے اور تلاوت اعلیٰ طریقے سے ہوتی ہے۔

وَقَالَ: فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ (المزمل:20)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جتنا آسانی سے ہو سکے قرآن پڑھو۔

(892)۔ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ، لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ (بخاری:1120، 7385، مسلم:1809)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس کو فرماتے ہوئے سنا کہ: جب رات کو نبی کریم ﷺ تہجد کے لیے اٹھتے تو یہ دعا کرتے: اے اللہ! تیرے لیے ہی حمد ہے، تو ہی آسمانوں کا اور زمینوں کا اور ان میں موجود چیزوں کا قائم کرنے والا ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے، آسمانوں اور زمینوں کا اور ان میں موجود چیزوں کا تو ہی مالک ہے، اور تیرے لیے ہی حمد ہے اور تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تجھ سے ملاقات حق ہے اور تیرا قول حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور انبیاء حق ہیں اور (سیدنا) محمد (ﷺ) حق

www.islamfreeworldreligion.com

ہیں، اور قیامت حق ہے، اے اللہ! میں تیرے لیے اسلام لایا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر توکل کیا اور تیری ہی طرف رجوع کی اور تیری ہی وجہ سے لڑا، اور تیری ہی طرف مقدمہ کیا، سو تو میرے ان کاموں کو معاف فرما جو میں نے پہلے کیے جو بعد میں کیے، اور جن کو میں نے چھپا کر کیا اور جن کو میں نے دکھا کر کیا، تو ہی مقدم کرنے والا ہے اور تو ہی مؤخر کرنے والا ہے، تیرے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں ہے۔

(893)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَىٰ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ (بخاری:1145، 6321، مسلم:1772، ابو داؤد:4733، ترمذی:3498)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمان دنیا کی طرف متوجہ ہوتا ہے، جب رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے، وہ فرماتا ہے: کون مجھ سے دعا کرتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں اور کون مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں اس کو عطاء کروں اور کون مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اس کی مغفرت کر دوں؟

(894)۔ عَنْ حَفْصَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا (بخاری:1122، مسلم:6370، ابن ماجۃ:3919)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حفصہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے کاش! وہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھتا۔ اس کے بعد وہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔

(895)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَبْدَ اللهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ (بخاری:1152، مسلم:2733، نسائی:1763، 1764، ابن ماجۃ:1331، مسند احمد:6592)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عبداللہ فلاں کی طرح نہ ہو جانا۔ وہ رات کو اٹھا کرتا تھا پھر اس نے رات کا قیام چھوڑ دیا۔

(896)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ انْجَفَلَ النَّاسُ إِلَيْهِ وَقِيلَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَجِئْتُ فِي النَّاسِ لِأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا اسْتَثْبَتُّ وَجْهَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ، وَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ تَكَلَّمَ بِهِ أَنْ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ، وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ، وَصَلُّوا وَالنَّاسُ نِيَامٌ، تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ (ترمذی:2485، ابن ماجۃ:1334، 3251)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو لوگ آپ کی طرف امڈ پڑے، ہر طرف آواز گونج رہی تھی: رسول اللہ ﷺ آ گئے، رسول اللہ ﷺ آ گئے، رسول اللہ ﷺ آ گئے، میں بھی لوگوں میں آیا تا کہ آپ کو دیکھوں، جب میں نے رسول اللہ ﷺ کے چہرۂ اقدس کو نگاہ بھر کر دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ آپ کا چہرہ کسی

www.islamtheworldreligion.com

جھوٹے کا چہرہ نہیں ہے، سب سے پہلے آپ نے جو بات فرمائی، یہ تھی کہ: اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، غریبوں کو کھانا کھلاؤ، اس وقت نماز پڑھو جب لوگ سو رہے ہوں، سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(897)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ (بخاری:1140، مسلم:1727، ابو داؤد:1334)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو تیرہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ان میں وتر اور صبح کی دو رکعتیں شامل ہیں۔

(898)۔وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا بَدَّنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَثَقُلَ كَانَ أَكْثَرُ صَلٰوتِهٖ جَالِساً (بخاری:4837، مسلم:1711، مسند احمد:24887)۔صحیح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ فرماتی ہیں جب رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک (قدرے) فربہ ہو گیا اور وزن مبارک بڑھ گیا تو آپ اکثر بیٹھ کر نوافل ادا فرماتے تھے۔

(899)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ (ترمذی:3579)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب رات کے پچھلے حصے میں ہوتا ہے۔اگر ہو سکے تو ان لوگوں میں سے ہو جا جو اس لمحے اللہ کو یاد کرتے ہیں۔

شرح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: أَشْرَافُ أُمَّتِيْ حَمَلَةُ الْقُرْآنِ وَأَصْحَابُ اللَّيْلِ یعنی میری امت کے بلند ترین لوگ قرآن کے حامل ہیں اور رات کو اٹھنے والے ہیں (شعب الایمان للبیہقی:۲۷۰۳)۔ضعیف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ اللَّيْلِ حَتّٰى قَالَ وَلَوْ رَكْعَةً یعنی رسول اللہ ﷺ رات کے قیام (یعنی تہجد) کی ترغیب دیتے تھے، حتیٰ کہ فرمایا: خواہ ایک رکعت (یعنی دو نفل) ہی پڑھ لو (سنن الدارمی :۲۷۲۴)۔

صَلٰوةُ الضُّحٰى

دن کے نوافل

(900)۔وَعَنْ مُعَاذَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ

www.islamtheworldreligion.com

وَيَزِيْدُ مَا شَآءَ اللّٰهُ (مسلم :1663،ابن ماجة :1381)۔صحیح

ترجمہ: حضرت معاذہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ دن کے کتنے نفل پڑھتے تھے۔فرمایا: چار رکعتیں اوراس سے زیادہ جتنا اللہ چاہے۔

(901)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْراً مِنْ ذَهَبٍ فِي الْجَنَّةِ (ترمذی:473،ابن ماجة:1380)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے دن کی نماز بارہ رکعتیں پڑھی، اللہ اس کے لیے جنت میں سونے کا محل بنائے گا۔

(902)۔وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُهَا ،وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّيْهَا (ترمذی:477)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ دن کے نوافل پڑھتے تھے حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ آپ ﷺ انہیں کبھی نہیں چھوڑیں گے،اور آپ جب انہیں چھوڑ دیتے تھے تو ہم کہتے تھے کہ آپ انہیں کبھی نہیں پڑھیں گے۔

شرح

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَعَدَ فِيْ مُصَلَّاهُ حِيْنَ يَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى يُسَبِّحَ رَكْعَتَيِ الضُّحٰى لَا يَقُوْلُ اِلَّا خَيْراً غُفِرَ لَهٗ خَطَايَاهُ وَاِنْ كَانَتْ اَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ یعنی جو صبح کی نماز کا سلام پھیرنے کے بعد اپنی نماز والی جگہ پر بیٹھا رہا حتیٰ کہ اس نے اشراق کے دو نفل پڑھے۔اس نے اچھی بات کے سواء کوئی بات نہیں کی تو اس کے تمام گناہ معاف ہو گئے خواہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں (ابوداؤد:۱۲۸۷)۔اسنادہ ضعیف وعلیہ عمل اھل العمل۔

اَلنَّوَافِلُ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

مغرب کے بعد نوافل

(903)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ، عَدَلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً (ترمذی:435،ابن ماجة:1167،1374)۔وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ ،وعن محمد بن عمار بن یاسر ابیہ عن جدہ انہ قال قال رسول اللہ ﷺ: من صلی بعد المغرب ست رکعات غفرت لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر (المعجم الاوسط للبطرانی:7245،وفی الصغیر المجلد 2 صفحتہ 48)۔حسن لطرقہ،وعلیہ العمل

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعتیں پڑھیں۔ ان کے درمیان اس نے کوئی بری بات نہیں بولی تو یہ اس کی بارہ سال کی عبادت کے برابر ہیں۔

صَلٰوةُ تَحِيَّةِ الْوُضُوءِ وَالْاِسْتِخَارَةِ وَالتَّوبَةِ وَالْحَاجَةِ

تحیۃ الوضو، استخارہ، توبہ اور حاجت کی نماز

(904)۔عَنْ اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِبِلَالٍ عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجرِ يَا بِلَالُ حَدِّثْنِي بِاَرجٰى عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِي الْاِسْلَامِ فَاِنِّي سَمِعْتُ دَفَّ نَعلَيْكَ بَينَ يَدَيَّ فِي الْجَنَّةِ. قَالَ مَا عَمِلتُ عَمَلاً اَرْجٰى عِنْدِي اَنِّي لَمْ اَتَطَهَّرْ طُهُوراً فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيلٍ وَلَا نَهَارٍ اِلَّا صَلَّيتُ بِذٰلِكَ الطُّهُورِ مَا كُتِبَ لِي اَن اُصَلِّيَ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَفِي رِوَايَةِ التِّرْمَذِي وَمَا اَصَابَنِي حَدَثٌ قَطُّ اِلَّا تَوَضَّأْتُ عِندَهُ وَرَأَيتُ اَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكعَتَينِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِهِمَا (بخاری: 1149، مسلم: 6324، ترمذی: 3689، مسند احمد: 8424)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کی نماز کے وقت حضرت بلال سے فرمایا: اے بلال اپنا سب سے پُر امید عمل بتاؤ جسے تم نے اسلام میں آ کر کیا ہو؟ میں نے جنت میں اپنے آگے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی تھی۔ عرض کیا میں نے اس سے زیادہ پُر امید عمل کبھی نہیں کیا کہ رات اور دن کے کسی بھی وقت جب وضو کرتا ہوں تو اس وضو کے ساتھ نفل پڑھتا ہوں جو میری قسمت میں لکھ دیے گئے ہیں۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ میں جب بھی بے وضو ہوتا ہوں تو فوراً وضو کر لیتا ہوں اور میں نے اللہ کے لیے دو رکعتیں اپنے اوپر لازم کر رکھی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسی لیے۔

(905)۔وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الْاِستِخَارَةَ فِي الْاُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرآنِ يَقُولُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُم بِالْاَمرِ فَلْيَركَع رَكعَتَينِ مِن غَيرِ الْفَرِيضَةِ، ثُمَّ لِيَقُل: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَستَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَستَقدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْأَلُكَ مِن فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَاِنَّكَ تَقدِرُ وَلَا اَقدِرُ وَتَعلَمُ وَلَا اَعلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اَللّٰهُمَّ اِن كُنتَ تَعلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمرَ خَيرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِك لِي فِيهِ، وَاِن كُنتَ تَعلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ اَمرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيرَ حَيثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِي بِهِ. قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ (بخاری: 6382، ترمذی: 480، ابو داؤد: 1538، نسائی: 3253، ابن ماجۃ: 1383)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہم کاموں کے لیے ہمیں استخارہ اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھاتے تھے۔ فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کسی کو کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو دو رکعتیں نفل پڑھے۔ پھر کہے۔ اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے مطابق مشورہ لیتا ہوں۔ اور تیری قدرت سے طاقت طلب کرتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا ہوں۔ بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو غیب جاننے والا ہے۔ اے اللہ اگر تو جانتا ہے

www.islamicworldreligion.com

کہ یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کے لحاظ سے اچھا ہے تو اسے میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے پھر اس میں میرے لیے برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، میری معاش اور میرے انجام کے لحاظ سے برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے نصیب میں بھلائی کر دے وہ جہاں بھی ہو۔ پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔ فرمایا کہ اب اپنی حاجت کا نام لے۔

(906)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَصَدَقَ اَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا مِن رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنباً ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللهَ اِلَّا غَفَرَ اللهُ لَهُ ثُمَّ قَرَءَ وَالَّذِينَ اِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً اَو ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَابْنُ مَاجَةَ اِلَّا اِبْنُ مَاجَةَ لَمْ يَذْكُرِ الْآيَةَ (ترمذی:406، ابو داؤد: 1521، ابن ماجة:1395، مسند احمد:2)۔ حسن

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوبکر نے حدیث بیان فرمائی اور حضرت ابوبکر نے سچ فرمایا۔ فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب بھی کسی آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہو جاتا ہے پھر وہ اٹھتا ہے اور وضو کرتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے استغفار کرتا ہے تو اللہ اسے ضرور بخش دیتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: وہ لوگ جب کوئی فحش عمل کر بیٹھتے ہیں یا اپنی جان پر ظلم کر لیتے ہیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں۔

صَلٰوةُ التَّسْبِيحِ
نماز تسبیح

(907)۔ عَنْ اَبِيْ وَهبٍ قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْمُبَارَكِ عَنِ الصَّلٰوةِ الَّتِيْ يُسَبَّحُ فِيْهَا ، قَالَ يُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُوْلُ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ ، ثُمَّ يَقُوْلُ خَمْسَ عَشَرَةَ مَرَّةً سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ ، ثُمَّ يَتَعَوَّذُ وَيَقْرَأُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَفَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً ، ثُمَّ يَقُوْلُ عَشْرَ مَرَّاتٍ سُبْحٰنَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ، ثُمَّ يَرْكَعُ فَيَقُوْلُهَا عَشْرًا ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُوْلُهَا عَشْراً ، ثُمَّ يَسْجُدُ فَيَقُوْلُهَا عَشْراً ، ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيَقُوْلُهَا عَشْراً ، ثُمَّ يَسْجُدُ الثَّانِيَةَ فَيَقُوْلُهَا عَشْراً ، يُصَلِّي اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عَلٰى هٰذَا فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُوْنَ تَسْبِيحَةً فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ ، يَبْدَأُ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ بِخَمْسِ عَشْرَةِ تَسْبِيحَةٍ ، ثُمَّ يَقْرَأُ ، ثُمَّ يُسَبِّحُ عَشْراً رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَ رَوٰى اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمَذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ نَحْوَهٗ عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعاً وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗد قَالَ فَاِنَّكَ لَو كُنْتَ اَعْظَمَ اَهْلِ الْاَرْضِ ذَنْباً غُفِرَ لَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ اَبِيْ دَاوٗد وَابْنِ مَاجَةَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُصَلِّيَهَا فِيْ كُلِّ يَوْمٍ مَرَّةً فَافْعَلْ ، فَاِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّةً ، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ مَرَّةً ، فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَفِيْ عُمُرِكَ مَرَّةً (ترمذی:481، 482، ابن ماجة:1386، ابو داؤد: 1297)۔ صحیح لغیرہ، اشار الحاکم ثم الذهبی الی

www.islamicworldreligion.com

تقويته وللحديث طرق وشواهده كثيرة صحيحة

ترجمہ: حضرت ابو وہب فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کے بارے میں پوچھا جس میں تسبیح کی جاتی ہے۔فرمایا: پڑھنے والا تکبیر کہے پھر پڑھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ، پھر پندرہ مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ پڑھے۔پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ شریف، سورہ فاتحہ اور سورۃ پڑھے۔پھر دس مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ پڑھے۔پھر رکوع کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔پھر اپنا سر اٹھائے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔پھر سجدہ کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔پھر اپنا سر اٹھائے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔پھر دوسرا سجدہ کرے اور اسے دس مرتبہ پڑھے۔اسی طرح چار رکعتیں پڑھے۔ہر رکعت میں پچھتر بار تسبیح۔ہر رکعت میں پندرہ بار تسبیح سے شروع کرے۔پھر قرأت کرے۔پھر دس مرتبہ تسبیح کرے۔اسی طرح کی حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نبی کریم ﷺ سے روایت فرمائی ہے۔ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اگر تم ساری زمین والوں سے زیادہ گناہگار ہوئے تو پھر بھی تمہاری بخشش ہو جائے گی۔ایک روایت میں ہے کہ اگر اسے روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کی طاقت ہے تو پڑھ۔اور اگر نہیں تو ہر ہفتے میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو پھر ہر مہینے میں ایک بار اور اگر یہ بھی نہ کرو تو پوری عمر میں ایک بار۔

قِيَامُ رَمَضَانَ وَاَنَّ التَّرَاوِيحَ غَيْرُ التَّهَجُّدِ

رمضان کا قیام اور یہ کہ تراویح اور تہجد الگ الگ چیزیں ہیں

(908)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ بِعَزِيْمَةِ اَمْرٍ فِيْهِ، فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (سنن النسائی: 2195) وَكَذَا رُوِيَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ (النسائی: 2198، السنن الکبری للبیہقی: 4599) صحیح وطرقه كثيرة

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سختی کیے بغیر لوگوں کو رمضان میں قیام کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔فرماتے تھے کہ جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان میں قیام کیا اسکے سابقہ گناہ سب معاف ہو گئے۔

(909)۔ وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَمَضَانَ وَلَمْ يَقُمْ بِنَا حَتّٰى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ السَّابِعَةُ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا، حَتّٰى مَضٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا السَّادِسَةَ حَتّٰى خَرَجَ اللَّيْلَةَ الْخَامِسَةَ فَصَلّٰى بِنَا، حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَارَسُولَ اللهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا، فَقَالَ اِنَّ الْقَوْمَ اِذَا صَلَّوْا مَعَ الْاِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُمْ قِيَامُ تِلْكَ اللَّيْلَةِ، ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا الرَّابِعَةَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الثَّالِثَةُ خَرَجَ وَخَرَجَ بِاَهْلِهٖ فَصَلّٰى بِنَا حَتّٰى خَشِيْنَا اَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ (شرح معانی الآثار: 2013، ابو داؤد: 1375، ترمذی: 806، سنن النسائی: 1364، سنن الدارمی: 1783، ابن ماجة: 1327، مسند احمد: 21476، السنن الکبریٰ للبیہقی: 4610)۔ صحیح

www.sirat-e-mustaqeem.net

ترجمہ: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے۔ آپ نے ہمارے ساتھ مل کر قیام نہیں فرمایا حتیٰ کہ مہینے کے سات دن باقی رہ گئے۔ جب ساتویں رات آئی تو آپ باہر نکلے اور ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ تہائی رات گزر گئی۔ پھر چھٹی رات کو نماز نہیں پڑھائی۔ حتیٰ کہ پانچویں رات کو نکلے اور ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ رات کا اچھا خاصہ حصہ گزر گیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ کاش آپ ہمیں مزید نفل پڑھاتے۔ فرمایا: جب لوگ امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں تو ان کے لیے اس پوری رات کا قیام لکھ دیا جاتا ہے۔ پھر آپ نے ہمیں چوتھی رات کو بھی نماز نہیں پڑھائی۔ حتیٰ کہ جب تیسری رات آئی تو آپ نکلے اور اپنے گھر والوں کے ہمراہ نکلے۔ ہمیں نماز پڑھائی حتیٰ کہ ہمیں اندیشہ ہوا کہ کہیں ہم سے فلاح نہ چھوٹ جائے۔ (اس حدیث کو روایت کرنے والے فرماتے ہیں کہ) میں نے حضرت ابوذر سے پوچھا فلاح کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا سحری۔

(910)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاِذَا النَّاسُ فِیْ رَمَضَانَ يُصَلُّوْنَ فِیْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ مَا هٰؤُلَآءِ؟ فَقِيْلَ هٰؤُلَآءِ نَاسٌ لَيْسَ مَعَهُمْ قُرْآنٌ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يُصَلِّیْ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَصَابُوْا وَنِعْمَ مَا صَنَعُوْا (ابو داؤد: 1377، السنن الکبریٰ للبیہقی: 4612، ورواہ البیہقی عن ثعلبة مرسلاً: 4611)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں نکلے۔ لوگ رمضان میں مسجد کے کونے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ کیا ہو رہا ہے؟ عرض کیا گیا یہ سب لوگ ہیں جن کے پاس قرآن نہیں ہے (یعنی قرآن کے حافظ نہیں ہیں) اور اُبی بن کعب انہیں نماز پڑھا رہے ہیں اور وہ ان کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انہوں نے اچھا کیا ہے۔ اور کیا ہی خوب ہے جو انہوں نے طریقہ سوچا ہے۔

(911)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ لَيْلَةً اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ، يُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ، وَيُصَلِّی الرَّجُلُ فَيُصَلِّیْ بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ، فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَآءِ عَلٰی قَارِیءٍ وَاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ، ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَيْلَةً اُخْرٰی وَالنَّاسُ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِئِهِمْ، قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ، وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ فِيْهَا، يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ (بخاری: 2010، موطا الامام مالك: 248، السنن الکبریٰ للبیہقی: 4603)۔ صحیح

وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَبِهٰذَا كُلِّهٖ نَاْخُذُ، لَا بَاْسَ بِالصَّلٰوةِ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ اَنْ يُّصَلِّیَ النَّاسُ تَطَوُّعًا بِاِمَامٍ لِاَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ قَدْ اَجْمَعُوْا عَلٰی ذٰلِكَ وَرَاَوْهُ حَسَنًا

ترجمہ: حضرت قاری عبدالرحمن بن عبد فرماتے ہیں کہ میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک رات مسجد میں گیا۔ آگے لوگ ٹولیاں ٹولیاں متفرق تھے۔ کوئی اکیلا نماز پڑھ رہا تھا اور کوئی آدمی ایک گروپ کو نماز پڑھا رہا تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر میں ان سب کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو بڑا زبردست طریقہ ہوگا۔ پھر ارادہ کر لیا اور انہیں اُبی بن کعب کے پیچھے جمع کر دیا۔

www.islamicurdureligion.com

فرماتے ہیں کہ پھر میں ایک رات ان کے ساتھ مسجد میں گیا تو سب لوگ ایک قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بڑی اچھی بدعت ہے۔اس نماز کو چھوڑ کر سو جانے سے تمہارا یہ قیام بہتر ہے۔آپ کا اشارہ رات کے آخری حصے کی طرف تھا۔لوگ رات کے اول حصے میں سو جاتے تھے۔اس حدیث کو امام مالک اور امام محمد روایت کر چکے تھے بعد میں امام بخاری علیہم الرحمہ نے بھی اسے روایت کیا۔

امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم ان تمام باتوں سے دلیل پکڑتے ہیں۔لوگ رمضان کے مہینے میں یہ فالتو نماز باجماعت پڑھیں تو اس میں کوئی خرابی نہیں اس لیے کہ تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہو چکا ہے اور انہوں نے اسے اچھا سمجھا ہے۔

(912)۔وَقَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ مَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَناً فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ وَ مَا رَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ قَبِيْحاً فَهُوَ عِنْدَ اللهِ قَبِيْحٌ (مؤطا امام محمد صفحته 144)۔ لم يزل الفقهاء و الاصوليون من اصحابنا و غيرهم يذكرونه مرفوعاً، ومختار جماعة من المحدثين انه قول ابن مسعود رضى الله عنه (مسند احمد:3600، مجمع الزوائد: 832)۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: اور بلاشبہ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا گیا ہے کہ جس کام کو مومن اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہے اور جس کام کو مومن برا سمجھیں وہ اللہ کے ہاں بھی برا ہے۔(فقہاء اسے مرفوع قرار دیتے ہیں جبکہ بعض محدثین فرماتے ہیں کہ یہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے)۔

(913)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ، فَيَقُوْلُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْماناً وَّاحْتِسَاباً غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، فَتُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ كَانَ الْاَمْرُ عَلٰى ذٰلِكَ فِيْ خِلَافَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْراً مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلٰى ذٰلِكَ (موطا الامام مالك:247، مسلم:1780، بخاری:2009، ابو داؤد:1371، ترمذی:808، نسائی:2208)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں پر سختی کیے بغیر انہیں رمضان میں قیام کی ترغیب دیتے تھے۔فرماتے تھے کہ جس نے رمضان میں ایمان اور احتساب کے ساتھ قیام کیا اسکے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔رسول اللہ ﷺ کا وصال شریف ہو گیا اور معاملہ اسی طرح تھا۔پھر ابو بکر کی مکمل خلافت اور عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں کچھ عرصہ تک معاملہ اسی طرح رہا۔

شرح

كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّاْمُرَهُمْ فِيْهِ بِعَزِيْمَةٍ کے الفاظ سے نمازِ تراویح کا تہجد کی نماز سے امتیاز محسوس کیا جا سکتا ہے۔

(914)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى بِصَلَاتِهٖ نَاسٌ، ثُمَّ كَثُرُوْا مِنَ الْقَابِلَةِ، ثُمَّ اجْتَمَعُوا اللَّيْلَةَ الثَّالِثَةَ اَوِ الرَّابِعَةَ فَكَثُرُوْا فَلَمْ يَخْرُجْ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَلَمَّا

www.islamtheworldreligion.com

اَصْبَحَ قَالَ قَدْ رَأَيْتُ الَّذِيْ قَدْ صَنَعْتُمُ الْبَارِحَةَ، فَلَمْ يَمْنَعْنِي اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْكُمْ اِلَّا اَنِّي خَشِيْتُ اَنْ يُّفْرَضَ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ فِي رَمَضَانَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَرَوٰى مُسْلِمٌ نَحْوَهٗ (مؤطا مالك كتاب الصلوٰة فى رمضان باب الترغيب فى الصلوٰة فى رمضان:1، مؤطا امام محمد صفحته 141، مسند احمد:25499، بخارى:924، مسلم:1784، السنن الكبرىٰ للبيهقى:4601)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر اگلی رات بہت سے لوگ جمع ہو گئے۔ پھر تیسری یا شاید چوتھی رات کو بھی لوگ کثرت سے جمع ہوئے مگر رسول اللہ ﷺ ان کی طرف نہیں نکلے۔ پھر جب صبح ہوئی تو فرمایا: میں نے تم لوگوں کا رات کو جمع ہونا دیکھا تھا۔ مجھے تمہاری طرف آنے سے محض اس ڈر نے روکا کہ یہ نماز کہیں تم پر فرض نہ ہو جائے۔ یہ واقعہ رمضان کا ہے۔

(915)۔وَعَنْ يَزِيْدَ بْنِ رُوْمَانَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِثَلَاثٍ وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً (مؤطا امام مالك كتاب الصلوٰة فى رمضان باب ما جاء فى قيام رمضان:5، السنن الكبرىٰ للبيهقى:4618)۔ اِسْنَادُهٗ مُرْسَلٌ قَوِيٌّ

ترجمہ: حضرت یزید بن رومان فرماتے ہیں کہ عمر بن خطاب کے زمانے میں لوگ بیس اور تین رکعتیں پڑھتے تھے۔

(916)۔وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ جَمَعَ النَّاسَ عَلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَكَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً (المصنف لابن ابى شيبة المجلد 2 صفحته 285)۔ صحيح ومرشاهده

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے اُبی بن کعب کی امامت میں تمام لوگوں کو جمع کر دیا۔ وہ انہیں بیس رکعت پڑھاتے تھے۔

(917)۔وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً قَالَ وَكَانُوْا يَتَوَكَّئُوْنَ عَلٰى عُصِيِّهِمْ فِيْ عَهْدِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مِنْ شِدَّةِ قِيَامِهِمْ (السنن الكبرىٰ للبيهقى:4617)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ لوگ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس رکعت کا قیام کرتے تھے، اور عثمان بن عفان کے زمانے میں قیام کی شدت کی وجہ سے اپنی لاٹھیوں کا سہارا لیتے تھے۔

(918)۔وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ الْحُصَيْنِ اَنَّهٗ سَمِعَ الْاَعْرَجَ يَقُوْلُ، مَا اَدْرَكْتُ النَّاسَ اِلَّا وَهُمْ يَلْعَنُوْنَ الْكَفَرَةَ فِيْ رَمَضَانَ، قَالَ وَكَانَ الْقَارِئُ يَقْرَأُ بِسُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِيْ ثَمَانِ رَكَعَاتٍ فَاِذَا قَامَ بِهَا فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً رَاَى النَّاسُ اَنَّهٗ قَدْ خَفَّفَ (مؤطا امام مالك كتاب الصلوٰة فى رمضان باب ما جاء فى قيام رمضان:6)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت مالک نے داؤد بن حصین سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اعرج کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے لوگوں کو رمضان میں کافروں پر لعنت بھیجتے ہوئے ہی سنا ہے۔ فرمایا کہ قاری آٹھ رکعتوں میں سورۃ بقرۃ پڑھا کرتا تھا۔ جب وہ بارہویں رکعت کے لیے کھڑا ہوتا تھا تو لوگ دیکھتے تھے کہ اس نے اختصار سے کام لیا ہے۔

(919)۔وَعَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَرَ رَجُلًا يُصَلِّيْ بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً (المصنف

www.islamtheworldreligion.com

لابن ابی شیبة المجلد2 صفحته285) اِسنَادُهٗ مُرسَلٌ قَوِیٌّ

ترجمہ: یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔

(920)۔ وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ قَالَ كَانَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فِي رَمَضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد2 صفحته285) اِسنَادُهٗ مُرسَلٌ قَوِیٌّ

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن رفیع فرماتے ہیں کہ اُبی بن کعب رمضان میں لوگوں کو نماز میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(921)۔ وَعَنْ عَطَآءٍ قَالَ اَدْرَكْتُ النَّاسَ وَهُمْ يُصَلُّوْنَ ثَلَاثاً وَعِشْرِيْنَ رَكْعَةً بِالْوِتْرِ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد2 صفحته285) صحیح و یجری شواهد

ترجمہ: حضرت عطا فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو بیس تراویح اور تین وتر پڑھتے ہی دیکھا ہے۔

(922)۔ وَعَنْ اَبِي الْخَصِيْبِ قَالَ كَانَ يَؤُمُّنَا سُوَيْدُ بْنُ غَفَلَةَ فِيْ رَمَضَانَ فَيُصَلِّي خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ، عِشْرِيْنَ رَكْعَةً (السنن الکبریٰ للبیهقی: 4619) حَسَنٌ

ترجمہ: حضرت ابوخصیب فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ رمضان میں ہماری امامت کرتے تھے اور ہمیں پانچ ترویحات میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے۔

(923)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ ابْنُ اَبِيْ مُلَيْكَةَ يُصَلِّيْ بِنَا فِيْ رَمَضَانَ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً (المصنف لابن ابی شیبة المجلد2 صفحته285) صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ابنِ ابی ملیکہ ہمیں رمضان میں بیس رکعتیں پڑھاتے تھے۔

(924)۔ وَعَنْ سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبِيْعَةَ كَانَ يُصَلِّيْ بِهِمْ فِيْ رَمَضَانَ خَمْسَ تَرْوِيْحَاتٍ وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد2 صفحته285) صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن عبید فرماتے ہیں کہ رمضان میں ہمیں علی بن ربیعہ پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعت) اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

(925)۔ وَعَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلٍ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَؤُمُّهُمْ فِيْ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلٰثٍ (السنن الکبریٰ للبیهقی: 4619) حسن

ترجمہ: حضرت شُتیر بن شکل جو کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے تھے فرماتے ہیں کہ وہ انہیں رمضان میں پانچ ترویحات (یعنی بیس رکعت) پڑھاتے تھے۔

شرح

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ

www.islamtheworldreligion.com

رَكعَةٍ فِي غَيرِ جَمَاعَةٍ وَالْوِترَ یعنی نبی کریم ﷺ خود رمضان میں جماعت کے بغیر بیس رکعتیں اور وتر پڑھا کرتے تھے (السنن الکبریٰ للبیہقی: ۴۶۱۵، مصنف ابن ابی شیبۃ ۲/ ۲۸۶)۔ضعیف

حضرت ابوعبدالرحمن سلمی فرماتے ہیں کہ: اَنَّ عَلِیّاً دَعَا الْقُرَّآءَ فِی رَمَضَانَ فَاَمَرَ رَجُلاً بِاَن یُّصَلِّیَ بِالنَّاسِ عِشْرِیْنَ رَكْعَةً وَكَانَ عَلِیٌّ یُوتِرُ بِهِم یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلوایا اور ایک آدمی کو حکم دیا کہ لوگوں کو بیس رکعتیں پڑھائے۔ حضرت علی خود انہیں وتر پڑھاتے تھے] سنن الکبریٰ للبیہقی: ۴۶۲۰)۔ضعیف

اَلتَّائِیدُ مِنَ الرَّوَافِضِ

روافض سے تائید

عَنْ اَبِی عَبْدِ اللهِ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ یَزِیْدُ فِیْ صَلٰوتِهٖ فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ اِذَا صَلَّی الْعَتَمَةَ صَلّٰی بَعْدَهَا فَیَقُومُ النَّاسُ خَلْفَهٗ فَیَدْخُلُ وَیَدَعُهُمْ ثُمَّ یَخْرُجُ اَیْضاً فَیَجِیْئُونَ وَیَقُومُونَ خَلْفَهٗ فَیَدَعُهُمْ وَیَدْخُلُ مِرَاراً، قَالَ وَقَالَ لَا تُصَلِّ بَعْدَ الْعَتَمَةِ فِیْ غَیْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ (الفروع من الکافی: 6584)۔

ترجمہ: حضرت ابوعبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے مہینے میں اپنی نماز بڑھا دیتے تھے۔ جب عشاء کی نماز پڑھ لیتے تو اس کے بعد دوسری نماز شروع کر دیتے۔ لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے۔ آپ پھر گھر چلے جاتے۔ اور لوگوں کو چھوڑ جاتے۔ پھر نکلتے اور لوگ بھی آ جاتے اور آپ کے پیچھے کھڑے ہو جاتے۔ پھر آپ لوگوں کو چھوڑ کر چلے جاتے۔ یہ عمل آپ چند مرتبہ کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ یہ نماز عشاء کے بعد رمضان کے علاوہ مت پڑھا کرو۔

صَلٰوةُ الْكُسُوْفِ

نمازِ گرہن

(926)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الشَّمسَ وَالْقَمَرَ آیَتَانِ مِن آیَاتِ اللهِ لَا یَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَلَا لِحَیَاتِهٖ، فَاِذَا رَأَیْتُمْ ذٰلِكَ فَاذْكُرُوا اللهَ وَكَبِّرُوْا وَصَلُّوْا وَتَصَدَّقُوْا (مسلم: 2089، بخاری: 1044، نسائی: 1474، ابن حبان: 2846،2845)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ یہ نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گہنے جاتے ہیں اور نہ ہی حیات کے لیے۔ جب تم یہ چیز دیکھو تو اللہ کا ذکر کرو، تکبیر کہو، نوافل پڑھو اور خیرات کرو۔

(927)۔وَعَن اَبِی بَكرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ یَجُرُّ رِدَآءَهٗ حَتّٰی دَخَلَ الْمَسجِدَ فَدَخَلنَا فَصَلّٰی بِنَا رَكعَتَینِ رَوَاهُ الْبُخَارِی وَالنَّسَائِی وَزَادَ كَمَا تُصَلُّونَ وَرَوَاهُ ابنُ

حِبَّان وَزَادَ رَكعَتَين مِثلَ صَلٰوتِكُمْ (بخاری:1040، نسائی:1491، ابن حبان:2834)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے۔ سورج کو گرہن لگ گیا۔ رسول اللہ ﷺ اپنی چادر مبارک گھسیٹتے ہوئے چل پڑے حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو گئے۔ ہم بھی مسجد میں داخل ہو گئے اور آپ نے ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں۔ جس طرح عام طور پر نفل پڑھے جاتے ہیں۔

(928)۔وَعَن سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوتًا (ابوداؤد:1184، ترمذی:562، نسائی:1495، ابن ماجة:1264)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سورج گرہن کی نماز پڑھائی، ہم آپ کی آواز نہیں سنتے تھے۔

صَلٰوةُ الْاِسْتِسْقَاءِ

نمازِ استسقاء

(929)۔عَن عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالنَّاسِ اِلَى الْمُصَلّٰى يَسْتَسْقِي فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَأَةِ وَاسْتَقبَلَ القِبْلَةَ يَدعُو وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَحَوَّلَ رِدَآءَهُ حِينَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ (بخاری:1028، مسلم:2070، 2071، 2072، 2073، نسائی: 1511، ابن ماجة:1267، ترمذی:556)۔ صحیح، كيفية التحويل : يأخذ بيده اليمنىٰ الطرف الاسفل من جانب يساره، و بيده اليسرىٰ الطرف الاسفل من جانب يمينه، و يقلب يديه خلف ظهره بحيث يكون الطرف المقبوض بيده اليمنىٰ على كتفه الاعلى بجانب اليمين و الطرف المقبوض بيده اليسرىٰ على كتفه الاعلى من جانب اليسار (مرقاة المجلد 3 صفحته:332)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سمیت نماز کی جگہ کی طرف نمازِ استسقاء کے لیے نکلے۔ لوگوں کو دو رکعتیں پڑھائیں ان میں بلند آواز سے قرأۃ فرمائی اور قبلہ کی طرف رخ کر کے دعا فرمائی اور اپنے ہاتھ مبارک اٹھائے اور جب قبلہ کی طرف رخ فرمایا تو اپنی چادر مبارک پلٹ دی۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ

مسافر کی نماز کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى : وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلٰوةِ (النساء:101)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب زمین میں سفر کرو تو تم پر کوئی حرج نہیں ہے کہ تم نماز مختصر کر لو۔

(930)۔عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ اِلٰى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ

www.islamtheworldreligion.com

رَكْعَتَيْنِ حَتّٰى رَجَعْنَا اِلَى الْمَدِيْنَةِ، قِيْلَ لَهٗ اَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئاً ؟ قَالَ اَقَمْنَا بِهَا عَشْراً (بخاری: 1081، مسلم: 1586، ابو داؤد: 1233، ترمذی: 548، سنن النسائی: 1438، ابن ماجة: 1077، المصنف لعبد الرزاق: 4336، المصنف لابن ابی شیبة المجلد 2 صفحته 343)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف نکلے۔ آپ دو دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ حتیٰ کہ ہم مدینہ منورہ کی طرف واپس آ گئے۔ ان سے پوچھا گیا کیا آپ لوگ مکہ میں کچھ عرصہ ٹھہرے تھے؟ انہوں نے کہا ہم وہاں دس دن ٹھہرے تھے۔

(931)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِذَا كُنْتَ مُسَافِراً فَوَطَّنْتَ نَفْسَكَ عَلٰى اِقَامَةِ خَمْسَةِ عَشَرَ يَوْماً فَاَتِمَّ الصَّلٰوةَ وَاِنْ كُنْتَ لَا تَدْرِي فَاقْصُرْ (کتاب الآثار: 188، المصنف لعبد الرزاق: 4355)۔ صحیح، وقال محمد: وبه ناخذ وهو قول ابی حنیفة

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب تم مسافر ہو اور اپنے آپ کو وہاں پندرہ دن ٹھہرانے کا سوچ لیا ہو تو نماز مکمل پڑھ۔ اور اگر تجھے کچھ پتہ نہیں تو قصر کر۔

(932)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِتَبُوْكَ عِشْرِيْنَ يَوْماً يَقْصُرُ الصَّلٰوةَ (ابو داؤد: 1235، مسند احمد: 14072، المصنف لعبد الرزاق: 4347)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبوک میں بیس دن تک قیام فرمایا اور نماز قصر پڑھتے رہے۔

(933)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ اَرْبَعاً وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهٗ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئاً وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَآءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ وَلَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ (ترمذی: 552)۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضر میں اور سفر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ہے۔ میں نے حضر میں آپ کے ساتھ ظہر کی چار رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں۔ اور میں نے سفر میں آپ کے ساتھ ظہر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد دو رکعتیں۔ اور عصر کی دو رکعتیں پڑھی ہیں اور اس کے بعد آپ نے کچھ نہیں پڑھا۔ مغرب کی نماز حضر اور سفر میں برابر پڑھی ہے، تین رکعتیں۔ حضر اور سفر کے دوران اس میں کوئی کمی نہیں فرمائی اور یہ دن کے وتر ہیں اور اسکے بعد دو رکعتیں پڑھیں۔

(934)۔ وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَرٰى اِبْنَهٗ عُبَيْدَ اللّٰهِ يَتَنَفَّلُ فِي السَّفَرِ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ (مؤطا مالك كتاب قصر الصلوٰة: 24)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے بیٹے عبید اللہ کو سفر کے دوران نفل پڑھتے ہوئے دیکھتے تھے اور انہیں منع نہیں کرتے تھے۔

www.islamtheworldreligion.com

(935)۔وَعَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ فُرِضَتِ الصَّلٰوةُ رَكعَتَينِ رَكعَتَينِ فِي الْحَضرِ وَالسَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلٰوةُ السَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلٰوةِ الْحَضرِ (مسلم:1570، بخاری:350، ابو داؤد:1198، سنن النسائی:455)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نماز حضر اور سفر میں دو دو رکعتیں فرض ہوئی تھیں۔ پھر سفر کی نماز وہی مقرر کر دی گئی اور حضر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

(936)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا اَرَادَ اَنْ يَّجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى يَدْخُلَ اَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ (سنن الدار قطنی:1439)۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ظہر اور عصر اکٹھی پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کر دیتے حتیٰ کہ عصر کا اول وقت داخل ہو جاتا۔

(937)۔وَعَنْ نَافِعٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ وَاقِدٍ: اَنَّ مُؤَذِّنَ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: اَلصَّلَاةُ، قَالَ: سِرْ سِرْ، حَتّٰى إِذَا كَانَ قَبْلَ غُيُوْبِ الشَّفَقِ، نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَآءَ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهٖ اَمْرٌ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِيْ صَنَعْتُ (ابو داؤد:1212)۔ صحیح، وفیہ احادیث کثیرۃ

ترجمہ: حضرت نافع اور عبداللہ بن واقد فرماتے ہیں کہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن نے کہا: نماز۔ آپ نے فرمایا: چلتا جا، چلتا جا۔ حتیٰ کہ شفق غروب ہونے سے تھوڑا پہلے آپ سواری سے اترے اور مغرب ادا فرمائی۔ پھر انتظار کیا حتیٰ کہ شفق غائب ہو گیا تو عشاء ادا فرمائی۔ پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی ہوتی تو اسی طرح کرتے جس طرح میں نے کیا ہے۔

(938)۔وَعَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِنَّمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ إِنْ خِفْتُمْ اَنْ يَّفْتِنَكُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا، فَقَدْ اَمِنَ النَّاسُ، قَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ، فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بِهَا عَلَيْكُمْ، فَاقْبَلُوْا صَدَقَتَهٗ (مسلم:1573، ترمذی:3034، ابو داؤد:1199، نسائی:1433، ابن ماجۃ:1065، مسند احمد:174)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت یعلیٰ بن امیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمر بن خطاب سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنی نمازیں مختصر کر لو اگر تمہیں کفار کی طرف سے فتنے کا ڈر ہو۔ اب تو لوگ امن میں ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات سے حیران ہوا تھا جس سے تم حیران ہوئے ہو۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تھا۔ آپ نے فرمایا یہ خیرات ہے جو اللہ نے تمہیں عطا فرمائی ہے۔ اس کی خیرات کو قبول کرو۔

(939)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يُحِبُّ اَنْ تُؤْتٰى رُخَصُهٗ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ تُؤْتٰى مَعْصِيَتُهٗ (مسند احمد:5866)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ اس کی رخصت سے فائدہ اٹھایا جائے جس طرح کہ وہ اپنی نافرمانی کو برا سمجھتا ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(940)۔وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْوَالِبِي قَالَ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِلٰى كَمْ نَقْصُرُ الصَّلٰوةَ؟ فَقَالَ أَتَعْرِفُ السُّوَيْدَآءَ قَالَ قُلْتُ لَا وَلٰكِنِّي قَدْ سَمِعْتُ بِهَا، قَالَ هِيَ ثَلٰثُ لَيَالٍ قَوَاصِدٍ فَإِذَا خَرَجْنَا إِلَيْهَا قَصَرْنَا الصَّلٰوةَ (کتاب الآثار: 192)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی بن ربیعہ والبی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ آپ کہاں تک نماز میں قصر کرتے ہیں۔فرمایا کیا تم موضع سویداء کو جانتے ہو؟ میں نے عرض کیا نہیں لیکن میں نے اسکے بارے میں سنا ہے۔فرمایا: وہ معتدل رفتار سے تین راتوں کا سفر ہے۔جب ہم اسکی طرف جاتے ہیں تو نماز میں قصر کرتے ہیں۔

شرح

حضرت ابراہیم بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سوید بن غفلہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: إِذَا سَافَرْتَ ثَلَاثًا فَاقْصُرْ یعنی جب تم تین دن کا سفر کرو تو قصر پڑھو۔ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ فِي الْحُجَجِ (آثار السنن ۲ / ۴۹۳)۔ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ يَقُوْلُ الْمُؤَلِّفُ يُؤَيِّدُهُ مَسْئَلَةُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِلٰى ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهَا فِي السَّفَرِ وَحَدِيْثُ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِيِّ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثًا إِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ (مسلم: ۳۲۵۸، بخاری: ۱۰۸۶)۔

اس کی تائید سفر میں تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کرنے سے بھی ہو رہی ہے اور مسلم و بخاری کی اس حدیث سے بھی ہو رہی ہے جس میں عورت کو تین دن کا سفر محرم کے بغیر کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔

جو ملحد نماز قائم کرنے کا بہانہ کر کے پانچ وقت کی نماز کا انکار کرتے ہیں، سفر کے دوران نماز میں تخفیف والی مذکورہ بالا آیت اور یہ تمام احادیث ایسے لوگوں کے لیے غور کا مقام ہے، واللہ الہادی۔

صَلٰوةُ الْمُسَافِرِ بِالْمُقِيْمِ وَعَكْسُهُ

مسافر کی مقیم کے پیچھے نماز اور اس کا برعکس

(941)۔عَنْ مُوْسَى بْنِ سَلْمَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمَكَّةَ فَقُلْتُ إِنَّا إِذَا كُنَّا مَعَكُمْ صَلَّيْنَا أَرْبَعًا وَإِذَا رَجَعْنَا إِلٰى رِحَالِنَا صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ، قَالَ تِلْكَ سُنَّةُ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ (مسند احمد: 1862)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت موسیٰ بن سلمہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس مکہ شریف میں تھے۔ میں نے عرض کیا جب ہم آپ کے ساتھ ہوتے ہیں تو ہم چار رکعتیں پڑھتے ہیں اور جب ہم واپس اپنی سواریوں کے پاس (سفر کے ارادے سے) جاتے ہیں تو دو رکعتیں پڑھتے ہیں۔فرمایا: یہ حضرت سیدنا ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

(942)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُوْلُ يَا أَهْلَ مَكَّةَ أَتِمُّوا صَلٰوتَكُمْ فَإِنَّا قَوْمٌ سَفْرٌ (مؤطا امام مالك كتاب قصر الصلوٰة فى السفر

www.islamtheworldreligion.com

باب صلوٰۃ المسافر اذا کان امام او کان وراء امام :19)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب مکہ شریف پہنچتے تو لوگوں کو دو رکعتیں پڑھاتے۔ پھر فرماتے اے مکہ والو! اپنی نماز مکمل کرلو ہم مسافر لوگ ہیں۔

بَابُ صَلٰوةِ الْمَرِيْضِ
مریض کی نماز کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا (البقرة :286)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا سوائے اسکی وسعت کے۔

(943)۔عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِي بَوَاسِيْرَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلٰوةِ، فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ (بخاری: 1117، ابو داؤد: 952، ترمذی: 372، ابن ماجة: 1223، مسند احمد: 19842، السنن الکبریٰ للبیہقی: 3659)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی۔ میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھ۔ اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر۔

(944)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا (سنن النسائی: 1661، السنن الکبریٰ للبیہقی: 3661، 3662)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو چوکڑی مار کر نماز پڑھتے دیکھا۔

(945)۔وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَادَ النَّبِيُّ ﷺ مَرِيْضًا فَرَآهُ يُصَلِّيْ عَلٰى وِسَادَةٍ فَرَمٰى بِهَا وَقَالَ صَلِّ عَلَى الْاَرْضِ اِنِ اسْتَطَعْتَ وَاِلَّا فَاَوْمِ اِيْمَاءً وَاجْعَلْ سُجُوْدَكَ اَخْفَضَ مِنْ رُكُوْعِكَ (السنن الکبریٰ للبیہقی: 3669، 3670)۔ اسنادہ ضعیف، وروی موقوفا عن ابن عمر (السنن الکبریٰ للبیہقی: 3671، 3672)۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مریض کی عیادت فرمائی۔ آپ نے اسے سرہانے پر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ آپ نے وہ سرہانہ پھینک دیا اور فرمایا: اگر ہو سکے تو زمین پر نماز پڑھ ورنہ اشارے سے پڑھ اور اپنے سجدوں کو رکوع کی نسبت پست رکھ۔

شرح

اس حدیث سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ سرہانے پر یا آج کل مساجد میں رکھی ہوئی کرسی کی پھٹی پر سجدہ کرنا جائز نہیں، مریض کو چاہیے کی کسی سہارے کے بغیر سر کو جھکا لے مگر سجدے میں اپنے سر کو نسبتاً زیادہ جھکائے۔

www.islamtheworldreligion.com

بَابُ صَلٰوةِ الْخَوْفِ (اِنْ اَصَرُّوا عَلٰى اِمَامَةِ اِمَامٍ وَاحِدٍ)

خوف کی نماز کا باب (اگر لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنے پر اصرار کریں)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ (النسآء : 102)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب جب آپ ان میں تشریف رکھتے ہوں اور ان کے لیے نماز کھڑی کر دیں تو ان میں سے ایک گروہ آپ کے ساتھ کھڑا ہو جائے اور وہ لوگ ہتھیار لے لیں۔ پھر جب یہ لوگ سجدہ کر چکیں تو آپ کے پیچھے چلے جائیں اور دوسرا گروہ جس نے ابھی نماز نہیں پڑھی وہ آپ کے ساتھ نماز پڑھ لیں اور یہ لوگ اپنے بچاؤ کا سامان اور اپنے ہتھیار لے لیں۔

(946)۔عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ يَتَقَدَّمُ الْاِمَامُ وَطَائِفَةٌ مِنَ النَّاسِ فَيُصَلِّيْ بِهِمُ الْاِمَامُ رَكْعَةً وَتَكُوْنُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ وَلَمْ يُصَلُّوْا ،فَاِذَا صَلَّى الَّذِيْ مَعَهٗ رَكْعَةً ،اِسْتَاْخَرُوْا مَكَانَ الَّذِيْ لَمْ يُصَلُّوْا ، وَلَا يُسَلِّمُوْنَ وَيَتَقَدَّمُ الَّذِيْنَ لَمْ يُصَلُّوْا ، فَيُصَلُّوْنَ مَعَهٗ رَكْعَةً ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ الْاِمَامُ وَقَدْ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، فَتَقُوْمُ كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ فَيُصَلُّوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً رَكْعَةً بَعْدَ اَنْ يَّنْصَرِفَ الْاِمَامُ ، فَيَكُوْنُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَ الطَّائِفَتَيْنِ قَدْ صَلَّوْا رَكْعَتَيْنِ ، فَاِنْ كَانَ خَوْفاً هُوَ اَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ صَلُّوْا رِجَالاً قِيَاماً عَلٰى اَقْدَامِهِمْ اَوْ رُكْبَاناً مُسْتَقْبِلِي الْقِبْلَةِ اَوْ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِيْهَا ، قَالَ يَحْيٰى قَالَ مَالِكٌ قَالَ نَافِعٌ لَا اَرٰى عَبْدَ اللّٰهِ حَدَّثَهٗ اِلَّا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (مؤطا امام مالك كتاب صلوة الخوف:3)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت مالک بن نافع فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نماز خوف کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ فرماتے تھے: امام آگے ہو جائے اور لوگوں میں سے ایک گروہ بھی۔ امام انہیں ایک رکعت پڑھائے اور ان کا دوسرا گروہ ان کے اور دشمن کے درمیان موجود رہے اور نماز نہ پڑھے۔ جب امام کے ساتھ والا گروہ ایک رکعت پڑھ چکے تو پیچھے ان کی جگہ پر ہٹ جائے جنہوں نے نماز نہیں پڑھی اور سلام نہ پھیرے۔ اب وہ گروہ آگے آ جائے جس نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ امام کے ساتھ ایک رکعت پڑھیں۔ پھر امام سلام پھیر دے۔ اب امام نے دو رکعتیں مسلسل پڑھ لیں۔ پھر امام کے سلام پھیر دینے کے بعد ان دو گروہوں میں سے ہر گروہ اپنی ایک ایک رکعت مکمل کر لے۔ اس طرح دونوں گروہوں نے دو دو رکعتیں پڑھ لیں۔ اگر خوف اس سے بھی زیادہ ہو تو نماز پڑھیں خواہ پیدل اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر یا سواری پر بیٹھ کر، خواہ قبلہ کی طرف رخ ہو سکے یا نہ ہو سکے۔ حضرت نافع فرماتے ہیں کہ میرا یقین کام کرتا ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ہی سنی ہوگی۔

www.islamtheworldreligion.com

(947)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ تُصَلِّي وَأَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِهِمْ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ (بخاری:942،سنن النسائی:1538)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نجد کی طرف غزوہ میں شرکت کی، ہم دشمن کے آمنے سامنے ہوئے، ہم نے انکے خلاف صف بندی کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے کے لیے کھڑے ہوئے، ایک گروہ آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے کھڑا ہو گیا اور دوسرا گروہ دشمن کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو گیا، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائی اور دو سجدے کیے، پھر وہ لوگ اس گروہ کی جگہ پلٹ گئے جس نے نماز نہیں پڑھی تھی، پھر دوسرے لوگ آ گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ایک رکعت پڑھائی اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیر دیا، پھر ان میں سے ہر ایک کھڑا ہو گیا اور اپنی اپنی ایک رکعت پڑھی اور دو سجدے کیے۔

بَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ (الجمعة :9)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب جمعہ کے دن نماز کے لیے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔

(948)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيْهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيْهِ أُخْرِجَ مِنْهَا، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ (مسلم:1977، ترمذی:488،سنن النسائی:1373)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے اچھا دن جس پر سورج طلوع ہوا ہے وہ جمعہ کا دن ہے۔اسی دن حضرت آدم پیدا کیے گئے اور اسی دن جنت میں داخل کیے گئے اور اسی دن اس میں سے نکالے گئے اور قیامت قائم نہیں ہوگی مگر جمعہ ہی کے دن۔

(949)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ، اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ الآيَةَ عِنْدَ يَهُودِيٍّ، فَقَالَ لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَاهَا عِيْدًا ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ ، فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ وَيَوْمِ عَرَفَةَ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَرَوَى الْبُخَارِي مِثْلَهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ(ترمذی:3044،بخاری: 4606، 8268)۔صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ نے ایک یہودی کے پاس یہ آیت پڑھی۔ آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا۔ اس یہودی نے کہا اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن عید مناتے۔ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا یہ دو عیدوں کے دن نازل ہوئی تھی۔ جمعہ کے دن اور حج کے دن۔ اسی طرح کی حدیث بخاری میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

(950)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ فِيْهَا خَيْراً اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ (بخاری: 935، مسلم: 1969، سنن النسائی: 1431، ابن ماجة: 1137، سنن الدارمی: 1576، مؤطا امام مالك: كتاب الجمعة: 15)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ اگر کوئی بندۂ مسلمان اس وقت اللہ سے بھلائی مانگے تو اللہ اسے ضرور عطا فرماتا ہے۔

(951)۔وَعَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ ابْنِ اَبِيْ مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ فِي شَأْنِ سَاعَةِ الْجُمُعَةِ هِيَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّجْلِسَ الْاِمَامُ اِلٰى اَنْ تُقْضَى الصَّلٰوةُ (مسلم: 1975، ابو داؤد: 1049)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو بردہ بن ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جمعہ کی اس گھڑی کے بارے میں فرماتے ہوئے سنا کہ وہ امام کے بیٹھنے اور نماز کے مکمل ہو جانے کے درمیان درمیان ہوتی ہے۔

(952)۔وَعَنْ اَبِي الْجَعْدِ الضُّمَيْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَرَكَ ثَلَاثَ جُمَعٍ تَهَاوُناً بِهَا طَبَعَ اللهُ عَلٰى قَلْبِهٖ (ابو داؤد: 1052، ترمذی: 500، سنن النسائی: 1369، ابن ماجة: 1125، سنن الدارمی: 1578)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابو جعد ضُمیری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے تین جمعے محض سستی کی وجہ سے ترک کر دیے اللہ نے اس کے دل پر مہر لگا دی۔

(953)۔وَعَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَا جُمُعَةَ وَلَا تَشْرِيقَ وَلَا صَلٰوةَ فِطْرٍ وَلَا اَضْحٰى اِلَّا فِي مِصْرٍ جَامِعٍ اَوْ مَدِيْنَةٍ عَظِيْمَةٍ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 2 صفحه 10)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حارث نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا ہے کہ آپ نے فرمایا: جمعہ، تشریق، عید الفطر کی نماز اور عید الاضحیٰ کی نماز صرف بڑے شہر میں ہوتی ہے۔

(954)۔وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ مُسَافِرٌ اَوْ اِمْرَأَةٌ اَوْ صَبِيٌّ اَوْ مَمْلُوكٌ فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْ تِجَارَةٍ اِسْتَغْنَى اللهُ عَنْهُ وَاللهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ (سنن الدار قطنی: 1560، السنن الکبریٰ للبیهقی: 5634)۔ اسناده حسن، وله شواهد كثيرة، انظر: ابو داود: 1067، والبیهقی: 5632، 5633، 5635، 5636۔ اسناده بعض صحیح، وبعض حسن

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو تو

www.islamtheworldreligion.com

جمعہ کے دن اس پر جمعہ پڑھنا فرض ہے۔سوائے مریض یا مسافر یا عورت یا بچے یا غلام کے۔جو شخص کھیل تماشے یا تجارت کی وجہ سے جمعہ سے بے پرواہ ہو گیا، اللہ اس سے بے پرواہ ہو گیا اور اللہ بے نیاز ہے حمد والا ہے۔

(955)۔وَعَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي جُمُعَةٍ مِنَ الْجُمَعِ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِيْنَ إِنَّ هٰذَا يَوْمٌ جَعَلَهُ اللهُ عِيْداً فَاغْتَسِلُوا وَمَنْ كَانَ عِنْدَهُ طِيْبٌ فَلَا يَضُرُّهُ أَنْ يَّمَسَّ مِنْهُ وَعَلَيْكُمْ بِالسِّوَاكِ

(مؤطا مالك، كتاب الطهارة، باب ما جاء في السواك :113)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبید بن سباق تابعی نے صحابی کا نام لیے بغیر روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعوں میں سے ایک جمعہ کے دن فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ، بے شک یہ جمعہ کا دن ہے اللہ نے اسے عید بنایا ہے۔اس دن غسل کرو اور جس کے پاس خوشبو ہو اسے لگا لینے میں کوئی نقصان نہیں ہو چلا اور مسواک ضرور کرو۔

(956)۔وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبِسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مِنْ طِيْبٍ إِنْ كَانَ عِنْدَهُ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَلَمْ يَتَخَطَّ أَعْنَاقَ النَّاسِ، ثُمَّ صَلّٰى مَا كَتَبَ اللهُ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْ صَلٰوتِهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الَّتِي قَبْلَهَا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُد وَرَوَى الطَّحَاوِي نَحْوَهُ (ابوداؤد:343، مسند احمد:11707، ورواه الطحاوی عن عبد الله بن عمرو فی شرح معانی الآثار 2125)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اپنے سب سے اچھے کپڑے پہنے اگر اسکے پاس خوشبو موجود تھی تو وہ لگائی، پھر جمعہ کے لیے آیا اور لوگوں کی گردنیں نہیں پھلانگیں، پھر اس نے نماز پڑھی جو اللہ نے اس پر فرض فرمائی تھی، پھر جب اسکا امام نکلا تو وہ خاموش ہو گیا حتیٰ کہ وہ اپنی نماز سے فارغ ہو گیا تو یہ اس جمعہ اور اس سے پہلے والے جمعہ کے درمیان والے عرصے کے لیے کفارہ بن گیا۔

(957)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُمْ كَانُوا يَكْرَهُونَ الصَّلٰوةَ وَالْكَلَامَ بَعْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 2 صفحته 20، 21)۔ رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام امام کے نکل آنے کے بعد نماز اور کلام کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(958)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا كَانَا يَكْرَهَانِ الصَّلٰوةَ وَالْكَلَامَ بَعْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَرَوَى الطَّحَاوِي مِثْلَهُ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 2 صفحته 21، شرح معانی الآثار للطحاوی:2136)۔ رِجَالُهُ ثِقَاتٌ، وفيه آثار كثيرة

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عباس اور حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما دونوں امام کے نکل آنے کے بعد نماز اور کلام کو مکروہ سمجھتے تھے۔

(959)۔وَعَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلَهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ (بخاری:912،

www.islamtheworldreligion.com

ترمذی:516،ابو داؤد:1087،نسائی:1392،ابن ماجة:1135)۔صحیح

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کے زمانے میں پہلی اذان ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا۔ پھر جب حضرت عثمان خلیفہ بنے اور لوگوں کی کثرت ہوگئی تو انہوں نے زوراء پر تیسری اذان (یعنی اذان اور اقامت پر اضافے کے طور پر) کا اضافہ فرمایا۔(زوراء ایک جگہ کا نام ہے جو مدینہ شریف کے بازار میں واقع ہے)۔

(960)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُطْبَتَانِ يَجْلِسُ بَيْنَهُمَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيُذَكِّرُ النَّاسَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْداً وَخُطْبَتُهُ قَصْداً(مسلم:1995،ابو داؤد:1094،ابن ماجة:1106،سنن الدارمی:1564،1566،المصنف لعبد الرزاق:5256)۔صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے دو خطبے ہوتے تھے۔آپ ان دونوں کے درمیان بیٹھتے تھے۔آپ خطبوں میں قرآن پڑھتے تھے اور لوگوں کو نصیحت فرماتے تھے۔آپ کی نماز اہتمام کے ساتھ ہوتی تھی اور خطبہ اہتمام کے ساتھ ہوتا تھا۔

(961)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ الْمِنْبَرَ حَتّٰى يَفْرُغَ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ، ثُمَّ يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ، ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ (ابو داؤد:1092)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو خطبے دیتے تھے۔آپ جب منبر پر چڑھتے تو بیٹھ جاتے تھے حتیٰ کہ مؤذن فارغ ہو جاتا تھا۔پھر آپ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے تھے۔پھر بیٹھ جاتے تھے اور بات نہیں کرتے تھے۔پھر کھڑے ہو جاتے تھے اور خطبہ دیتے تھے۔

(962)۔وَعَنْ عَمَّارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَقِصَرَ خُطْبَتِهِ مَئِنَّةٌ مِنْ فِقْهِهِ فَأَطِيلُوا الصَّلٰوةَ وَأَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْراً (مسلم:2009،سنن الدارمی:1563)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک کسی آدمی کا نماز لمبی پڑھنا اور خطبہ مختصر دینا اسکی دینی سمجھ کی علامت ہے۔لہٰذا نماز لمبی کرو اور خطبہ مختصر کرو۔اور بے شک بعض بیان جادو ہوتے ہیں۔

بَابُ صَلٰوةِ الْعِيدَيْنِ

عیدین کی نماز کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الکوثر:2)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

(963)۔عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى إِلَى الْمُصَلّٰى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلٰوةُ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلٰى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ

www.islamtunewordreligion.com

وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثاً قَطَعَهُ أَوْيَأْمُرُ بِشَيءٍ أَمَرَبِهِ ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ (بخاری:956، مسلم:2053، نسائی:1576، ابن ماجة:1288)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عیدگاہ کی طرف نکلتے تھے تو سب سے پہلی چیز جس سے آپ ابتدا فرماتے، نماز تھی۔ پھر سلام پھیرتے تھے تو لوگوں کی طرف رُخ کر کے کھڑے ہو جاتے تھے اور لوگ اپنی صفوں پر بیٹھے رہتے تھے۔ آپ انہیں وعظ فرماتے تھے، نصیحت کرتے تھے اور احکام دیتے تھے۔ اگر کسی لشکر کو بھیجنے کا ارادہ ہوتا تو بھیج دیتے یا کسی چیز کے حکم کا ارادہ ہوتا تو حکم صادر فرماتے پھر واپس تشریف لے آتے تھے۔

(964)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ العِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ (مسلم:2051، ابو داؤد:1148، ترمذی:532)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کی نماز ایک یا دو سے زیادہ مرتبہ پڑھی ہے بغیر اذان کے اور بغیر اقامت کے۔

(965)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدتُّ الْعِيْدَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ (بخاری:962، مسلم:2044، ابو داؤد:1147، ابن ماجة:1274)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ عیدین کی نماز پڑھی۔ سب کے سب خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

(966)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُصَلِّي قَبْلَ الْعِيْدِ شَيْئًا ، فَإِذَا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ (ابن ماجة:1293)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید سے پہلے کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ جب واپس کاشانۂ اقدس پر تشریف لاتے تو دو رکعت پڑھتے تھے۔

(967)۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَغْدُو يَومَ الْفِطرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتراً (بخاری:953، ابن ماجة:1754، ترمذی:543)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کھجوریں کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور آپ انہیں طاق تعداد میں کھاتے تھے۔

(968)۔ وَعَنْ بُرَيدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَومَ الْفِطرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَومَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ (ترمذی:542، ابن ماجة:1756، سنن الدارمی:1607)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر کے دن کچھ کھائے بغیر نہیں نکلتے تھے اور عید الاضحیٰ کے دن کچھ نہیں کھاتے تھے جب تک عید کی نماز نہیں پڑھ لیتے تھے۔

www.islamtrevordreligion.com

(969)۔وَ عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا کَانَ یَوْمَ عِیْدٍ خَالَفَ الطَّرِیْقَ (بخاری:986، ترمذی:541، ابن ماجۃ:1301، سنن الدارمی:1620)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ عید کے دن راستہ بدل لیتے تھے۔

(970)۔وَعَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَلْیَذْبَحْ مَکَانَھَا الْاُخْرٰی وَمَنْ لَّمْ یَذْبَحْ حَتّٰی صَلَّیْنَا فَلْیَذْبَحْ عَلَی اسْمِ اللّٰہِ (بخاری:985، مسلم:5064، ابن ماجۃ:3152)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز سے پہلے جانور ذبح کر دیا اسے چاہیے کہ اسکی جگہ دوسرا ذبح کرے اور جس نے ہمارے نماز پڑھ چکنے تک ذبح نہیں کیا اب وہ اللہ کے نام سے ذبح کرے۔

(971)۔وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّہٗ سَأَلَ اَبَا مُوْسٰی الْاَشْعَرِیَّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَحُذَیْفَۃَ بْنَ الْیَمَانِ کَیْفَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُکَبِّرُ فِی الْاَضْحٰی وَالْفِطْرِ، فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی کَانَ یُکَبِّرُ اَرْبَعاً، تَکْبِیْرَتُہٗ عَلَی الْجَنَازَۃِ، فَقَالَ حُذَیْفَۃُ صَدَقَ، فَقَالَ اَبُوْمُوْسٰی کَذٰلِکَ کُنْتُ اُکَبِّرُ فِی الْبَصْرَۃِ حَیْثُ کُنْتُ عَلَیْھِمْ (ابو داؤد:1153، مسند احمد:19622)۔ حسن

ترجمہ: حضرت سعید بن عاص فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر میں تکبیریں کس طرح کہتے تھے تو حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا آپ (ہر رکعت میں تکبیر تحریمہ کے علاوہ تین زائد تکبیریں بول کر کل) چار تکبیریں کہتے تھے۔ جنازہ کی تکبیروں کی تعداد۔ حضرت حذیفہ نے فرمایا سچ فرماتے ہیں۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: میں بصرہ میں اسی طرح تکبیریں کہا کرتا تھا جبکہ میں ان پر (گورنر) تھا۔

(972)۔وَعَنْ عَلْقَمَۃَ وَالْاَسْوَدَ اَنَّ ابْنَ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ یُکَبِّرُ فِی الْعِیْدَیْنِ تِسْعاً، اَرْبَعاً قَبْلَ الْقِرَأَۃِ ثُمَّ یُکَبِّرُ فَیَرْکَعُ، وَفِی الثَّانِیَۃِ یَقْرَأُ فَاِذَا فَرَغَ کَبَّرَ اَرْبَعاً، ثُمَّ رَکَعَ رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَاِسْنَادُہٗ صَحِیْح وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ نَحْوَہٗ (المصنف لعبدالرزاق:5686، ترمذی:536)۔ حسن

ترجمہ: حضرت علقمہ اور حضرت اسود بیان فرماتے ہیں کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ عیدین میں نو تکبیریں کہتے تھے۔ (پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ سمیت) چار قرأۃ سے پہلے، پھر (پانچویں) تکبیر کہہ کر رکوع کرتے تھے۔ اور دوسری رکعت میں قرأۃ کرتے اور جب قرأۃ سے فارغ ہو جاتے تو (رکوع والی تکبیر سمیت) چار تکبیریں کہتے۔ پھر رکوع کرتے۔

شرح

اس حدیث میں قیام کے دوران تکبیروں کا ذکر ہے، پہلی رکعت میں چونکہ تکبیر تحریمہ بھی ہوتی ہے اس لیے کل تکبیریں پانچ ہوئیں اور دوسری رکعت میں تکبیر تحریمہ نہیں ہوتی لہٰذا کل تکبیریں چار ہوئیں، دونوں رکعتوں کے قیام کے دوران کل تکبیریں نو (۹) ہوگئیں۔

www.islamfreeworldreligion.com

(973)۔وَعَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرْفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ يَّوْمِ النَّحْرِ يَقُوْلُ، اَللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ، اللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 2 صفحته 74)۔ اِسْنَادُهٗ صَحِيْح

ترجمہ: حضرت ابوالاسود فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عرفہ کے دن صبح کی نماز سے نحر کے دن عصر کی نماز تک تکبیر پڑھتے تھے، کہتے تھے: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سواء کوئی عبادت کا حق دار نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ کے لیے حمد ہے۔

(974)۔وَعَنْ شَفِيْقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ بَعْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَيُكَبِّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 2 صفحته 72، کتاب الآثار: 208)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت شقیق نے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا ہے کہ آپ حج کے دن صبح کی نماز سے ایام تشریق کے آخری دن کی عصر تک تکبیر کہتے رہتے تھے۔ اور اس عصر کے بعد بھی تکبیر کہتے تھے۔

شرح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا صَلَّى الصُّبْحَ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ يُقْبِلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَيَقُوْلُ عَلٰى مَكَانِكُمْ وَيَقُوْلُ، اَللهُ اَكْبَرُ اللهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اللهُ اَكْبَرُ، اللهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَيُكَبِّرُ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ اِلٰى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ یعنی رسول اللہ ﷺ جب حج کے دن صبح کی نماز ادا فرماتے تو اپنے صحابہ کی طرف چہرۂ انور کر لیتے اور فرماتے: اپنی جگہ بیٹھے رہو۔ اور فرماتے: اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تعریف ہے۔ حج کے دن کی صبح سے لے کر ایامِ تشریق کے آخری دن کی نمازِ عصر تک تکبیر کہتے رہتے تھے (سنن الدارقطنی: ۱۷۲۱)۔ ضعیف

عِيْدُ الرَّوَافِضِ

روافض کی عید

وَ حُكِيَ: اَنَّ الْمَنْصُوْرَ تَقَدَّمَ اِلٰى مُوْسَى بْنِ جَعْفَرٍ بِالْجُلُوْسِ لِلتَّهْنِئَةِ فِيْ يَوْمِ النَّيْرُوْزِ وَ قَبَضَ مَا يُحْمَلُ اِلَيْهِ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنِّيْ قَدْ فَتَّشْتُ الْاَخْبَارَ عَنْ جَدِّيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمْ اَجِدْ لِهٰذَا الْعِيْدِ خَبَرًا، وَاِنَّهٗ سُنَّةٌ لِلْفُرْسِ وَمَحَاهَا الْاِسْلَامُ (مناقب آل ابی طالب لشهر آشوب صفحته 1182)۔

ترجمہ: حکایت کیا گیا ہے کہ: منصور ایک دفعہ امام موسیٰ بن جعفر کی خدمت میں جلوس لے کر نوروز کے دن کی مبارک باد دینے حاضر ہوا اور جو آپ کی خدمت میں لے جانا تھا اسے بھی قبضے میں لیا، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے جدِ امجد رسول اللہ ﷺ کی

www.islamicnewsreligion.com

احادیث کی خوب تلاش کی ہے، لیکن اس عید کا مجھے کچھ ثبوت نہیں ملا، اور بے شک یہ فارس کے لوگوں (ایرانیوں) کی سنت ہے جسے اسلام نے مٹا دیا۔ (یہی بات کچھ زیادہ سخت طریقے سے ان کی کتاب اصلاح الرسوم کے صفحہ ۳۴۲ پر بھی لکھی ہے جس کے مصنف کا نام محمد حسین ڈھکو ہے)۔

اَلْاَضْحِيَةُ الْوَاجِبَةُ عَلٰى مَنِ اسْتَطَاعَ

طاقت رکھنے والوں پر واجب قربانیاں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (الكوثر:2)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کے لیے نماز پڑھ اور قربانی کر۔

وقَالَ: وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ (الحج:32)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا تو یہ دلوں کے تقوے کی بات ہے۔

(975)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا (ابن ماجة:3123)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے پاس وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری نماز گاہ کے قریب نہ آئے۔

(976)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا عَمِلَ ابْنُ آدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا (ترمذی:1493، ابن ماجة:3126)۔ حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی کے دن آدم کا بیٹا کوئی ایسا عمل نہیں کرتا جو خون بہانے سے زیادہ اللہ کو پیارا ہو۔ اور وہ قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گی۔ اور بے شک خون زمین پر گرنے سے پہلے پہلے اللہ کے ہاں قبولیت پا جاتا ہے اور اس بات سے خوش ہو جاؤ۔

(977)۔وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ، اَلْاَضْحِيَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى اَهْلِ الْاَمْصَارِ مَا خَلَا الْحَاجَّ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ فِيْ كِتَابِ الْاٰثَارِ وَقَالَ وَبِهٖ نَاْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى (كتاب الآثار:785)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ قربانیاں ہر علاقے والوں پر واجب ہیں سوائے حاجیوں کے۔ امام محمد فرماتے ہیں کہ ہم اس سے دلیل پکڑتے ہیں اور یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے۔

(978)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ، قَالَ رَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (بخاری:5565، مسلم:5087،

www.islamtheworldreligion.com

ترمذی:1494، نسائی:4385، ابن ماجة:3120، سنن الدارمی:1951)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو چتکبرے، سینگوں والے مینڈھوں کی قربانی دی، انہیں اپنے دستِ اقدس سے ذبح فرمایا اور اللہ کا نام لیا اور تکبیر کہی۔ (راوی) فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کو ان کے پہلو پر پاؤں رکھے ہوئے دیکھا۔ اور فرما رہے تھے بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ یعنی اللہ کے نام سے اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

(979)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ فِي يَوْمِ عِيْدٍ، فَقَالَ حِيْنَ وَجَّهَهُمَا، وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اِلٰى آخِرِ الْآيَةِ، اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ ثُمَّ سَمّٰى وَ كَبَّرَ وَذَبَحَ (شرح معانی الآثار: 6090، وروی نحوہ ابو داؤد: 2795، ترمذی: 1521، ابن ماجة: 3121، سنن الدارمی: 1952)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید کے دن دو مینڈھے ذبح فرمائے۔ جب انہیں قبلہ رخ کیا تو فرمایا: میں اپنے چہرے کو اس کی طرف متوجہ کرتا ہوں جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا (آگے پوری آیت)۔ اے اللہ تیری توفیق سے اور تیری خاطر محمد کی طرف سے اور اس کی امت کی طرف سے۔ پھر بسم اللہ پڑھی اور تکبیر کہی اور ذبح فرما دیا۔

(980)۔ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ (مؤطا امام محمد صفحته 283، مسلم: 3185، ابو داؤد: 2808، ترمذی: 904، 1502، ابن ماجة: 3132)۔ صحیح، وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح، بل عمل علی هذا عند اهل العلم من اصحاب النبی ﷺ وغیرهم، وهو قول سفیان الثوری وابن المبارك، والشافعی واحمد واسحاق۔ وقال محمد بهذا نأخذ وهو قول ابی حنیفة والعامة من فقهائنا رحمهم الله۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گائے سات کی طرف سے ہے اور اونٹ سات کی طرف سے ہے۔

(981)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّأْنِ (مسلم: 5082، ابو داؤد: 2797، نسائی: 4378، ابن ماجة: 3141)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سال سے کم عمر والا ذبح مت کرو۔ لیکن اگر تمہیں دستیابی مشکل ہو تو چھ ماہ کا دنبہ ذبح کرو۔

(982)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ قَالَ ضَحّٰى خَالِيْ اَبُوْ بُرْدَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عِنْدِيْ جَذَعَةً مِنَ الْمَعْزِ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا وَلَا تُصْلِحُ لِغَيْرِكَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ضَحّٰى قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا ذَبَحَ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَ اَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ (بخاری: 5556، مسلم: 5069، ابو داؤد: 2800، 2801، ترمذی: 1508)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں ابو بردہ نے نماز سے پہلے قربانی کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ گوشت (کھانے کے مقصد) والی بکری ہوئی۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ میرے پاس چھ ماہ کا بکرا ہے۔ فرمایا: اسی کو (پہلی کے

www.islamtheworldreligion.com

بدلے) ذبح کردے، مگر یہ تیرے سواء کسی کے لیے جائز نہیں۔ پھر فرمایا: جس نے نماز سے پہلے ذبح کر دیا اس نے اپنی ذات کے لیے ذبح کیا اور جس نے نماز کے بعد ذبح کیا بلاشبہ اس کی قربانی مکمل ہوئی اور وہ مسلمانوں کی سنت کو پہنچ گیا۔

(983)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ، فَقَالَ اَرْبَعاً ، اَلْعَرْجَآءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا ، اَلْعَوْرَآءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا ، وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا ، وَالْعَجْفَآءُ الَّتِي لَا تُنْقِي (مؤطا مالك كتاب الضحايا:1، ترمذی:1497، ابو داؤد:2802، نسائی:4370، ابن ماجة:3144، سنن الدارمی:1955)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ قربانی کے لیے کون سے جانور سے بچا جائے۔ تو اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا چار سے۔ لنگڑا جس کا لنگڑا پن واضح ہو، کانا جس کا کانا پن واضح ہو، بیمار جس کی بیماری واضح ہو اور دبلا جس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

(984)۔ وَعَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، مَا عَضبَآءُ الْاُذُنِ ؟ قَالَ اِذَا كَانَ النِّصْفُ فَاَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ مَقْطُوعاً (شرح معانی الآثار:6057)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب سے کہا کان کٹا جانور کون سا ہے؟ فرمایا جس کا آدھا اور اس سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو۔

(985)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لَا بَأْسَ بِاِخْصَآءِ الْبَهَآئِمِ اِذَا كَانَ يُرَادُ بِهٖ صَلَاحُهَا (كتاب الآثار:795 و ابو يوسف فی الآثار:1057 و اورده الخوارزمی فی جامع المسانيد المجلد 2 صفحته 302)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جانوروں کو خصی کرنے میں کوئی حرج نہیں جبکہ اس سے انکی صحت کی درستی کا ارادہ کیا جائے۔

(986)۔ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَائِطٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ ذَبَحَ اِحْدٰهُمَا عَنْ نَفْسِهٖ وَالْاٰخَرُ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ (كتاب الآثار:787 و ابو يوسف فی الآثار:307، جامع المسانيد المجلد 2 صفحته 245)۔ صحیح وله شواهد فی الصحيحين عن انس بن مالك (بخاری:5565، مسلم:5087)۔

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن سائط فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو چتکبرے مینڈھے ذبح فرمائے۔ ان میں سے ایک اپنی طرف سے ذبح فرمایا اور دوسرا ہر اس شخص کی طرف سے جس نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا۔

(987)۔ وَعَنْ حَنَشٍ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ، فَقُلْتُ لَهٗ مَا هٰذَا ؟ فَقَالَ اِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَوْصَانِي اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّي عَنْهُ (ابو داؤد:2790، ترمذی:1495، مسند احمد:1278، 1285)۔ صحیح، واللفظ لابی داؤد

ترجمہ: حضرت حنش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھے ذبح کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے عرض کیا، یہ کیا ہے؟ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے وصیت فرمائی تھی کہ آپ کی طرف سے قربانی دیا کروں۔ اس لیے میں آپ کی طرف سے قربانی دیتا ہوں۔

(988)۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ : اَلْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى (مؤطا مالك كتاب

www.islamthewordreligion.com

الضحاية باب الضحية عما في بطن العداة وذكر ايام الاضحىٰ :12)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قربانی کے دو دن مزید ہوتے ہیں قربانی کے دن کے بعد۔

(989)۔وَعَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: اَلْاَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰى

(مؤطا مالك كتاب الضحاية باب الضحية عما في بطن العداة وذكر ايام الاضحىٰ :12)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت امام مالک فرماتے ہیں کہ ان تک حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا فرمان پہنچا ہے کہ: قربانی عید الاضحیٰ کے دو دن بعد تک ہے۔

(990)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ، اَلذَّبْحُ بَعْدَ النَّحْرِ يَوْمَانِ (السنن الكبرىٰ للبيهقي:19255)۔ صحیح، و كذا عن علي بن ابي طالب و ابن عمر (19254)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذبح نحر کے دن کے بعد دو دن مزید ہے۔

(991)۔وَعَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ الْاَضْحٰى ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ، يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ (كتاب الآثار:786)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں کہ قربانی تین دن تک ہوتی ہے۔ نحر کے دن کے بعد مزید دو دن۔

☆.....☆.....☆

www.islalmtheworldreligion.com

كِتَابُ الْجَنَائِزِ
جنازوں کی کتاب
بَابُ ثَوَابِ الْمَرَضِ
مرض کے ثواب کا باب

(992)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مَرِيْضٍ فَمُرْهُ يَدْعُوْلَكَ فَإِنَّ دُعَآءَهُ كَدُعَآءِ الْمَلٰئِكَةِ (ابن ماجة:1441)۔ مرسل صحيح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تو کسی مریض کے پاس جائے تو اسے کہہ وہ تیرے لیے دعا کرے۔ بے شک اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہے۔

(993)۔ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ إِنَّ رَجُلاً جَآءَهُ الْمَوْتُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَجُلٌ هَنِيْئًا لَّهُ مَاتَ وَلَمْ يُبْتَلَ بِمَرَضٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَيْحَكَ مَا يُدْرِيْكَ أَنَّ اللهَ ابْتَلَاهُ بِمَرَضٍ فَكَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ (مؤطا مالك، كتاب العين:8)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سعید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک آدمی کو موت آئی۔ کسی نے کہا بڑا خوش قسمت ہے مر گیا ہے اور کسی مرض میں مبتلا نہیں ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے۔ تجھے کیا خبر کہ اگر اللہ اسے مرض میں مبتلا کرتا تو اس کے گناہ معاف کر دیتا۔

(994)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا كَثُرَتْ ذُنُوْبُ الْعَبْدِ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُ مَا يُكَفِّرُهَا مِنَ الْعَمَلِ، اِبْتَلَاهُ اللهُ بِالْحُزْنِ لِيُكَفِّرَهَا عَنْهُ (مسند احمد:25112)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور انہیں مٹانے والا کوئی عمل نہیں ہوتا تو اللہ اسے غم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ انہیں معاف کرے۔

شرح

حضرت محمد بن خالد اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللهِ مَنْزِلَةٌ لَمْ يَبْلُغْهَا بِعَمَلِهِ، اِبْتَلَاهُ اللهُ فِيْ جَسَدِهِ أَوْ فِيْ مَالِهِ أَوْ فِيْ وَلَدِهِ، ثُمَّ صَبَّرَهُ عَلٰى ذٰلِكَ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ الْمَنْزِلَةَ الَّتِيْ سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللهِ یعنی جب کسی بندے کے لیے اللہ کی طرف سے ایک منزل مقرر ہو جاتی ہے جس تک وہ اپنے عمل کے ذریعے نہیں پہنچ سکتا تو

www.islamtheworldreligion.com

اللہ اسے جسمانی تکلیف میں یا مالی مشکل میں یا اولاد کی پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ پھر اسے اس پر صبر دیتا ہے حتیٰ کہ اسے اس منزل تک پہنچا دیتا ہے جو اللہ کی طرف سے اس کے لیے مقرر ہوئی ہوتی ہے (مسند احمد: ۲۲۲۳۸، ابوداؤد: ۳۰۹۰)۔ اسنادہ ضعیف۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حِيْنَ يُعْطٰى اَهْلُ الْبَلَاءِ الثَّوَابَ لَوْ اَنَّ جُلُوْدَهُمْ كَانَتْ قُرِضَتْ فِي الدُّنْيَا بِالْمَقَارِيْضِ یعنی قیامت کے دن جب دکھیوں کو اجر دیا جائے گا تو سکھی لوگ اس بات کی خواہش کریں گے کہ کاش ان کے جسموں کو دنیا میں قینچیوں کے ساتھ چیرا گیا ہوتا (ترمذی: ۲۴۰۲)۔ وقال غریب

عِيَادَةُ الْمَرِيْضِ

مریض کی عیادت

(995)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ قِيْلَ مَا هُنَّ يَارَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا لَقِيْتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَاِذَا دَعَاكَ فَاَجِبْهُ وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْ لَهُ وَاِذَا عَطِسَ فَحَمِدَ اللهَ فَشَمِّتْهُ وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ وَاِذَا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ (مسلم: 5651، نسائی: 1938، ابن ماجة: 1433)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر سات حق ہیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کیا ہیں؟ فرمایا: جب تو اس سے ملے تو اسے سلام کہہ، جب وہ تجھے دعوت دے تو قبول کر، جب وہ تجھ سے بھلائی چاہے تو تو اس کی بھلائی کر، جب وہ چھینک لے اور الحمد للہ پڑھے تو تو جواب دے، جب وہ بیمار پڑے تو تو اس کی عیادت کر اور جب وہ فوت ہو جائے تو تو اس کے جنازے کے ساتھ جا۔

(996)۔وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ (مسلم: 6551، ترمذی: 967)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی مسلمان کی عیادت اس کا کوئی مسلمان بھائی کرتا ہے تو وہ جنت کے خوشے میں رہتا ہے حتیٰ کہ واپس آ جائے۔

(997)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَا ابْنَ اٰدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ يَارَبِّ كَيْفَ اَعُوْدُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ عُدْتَهُ لَوَجَدْتَنِي عِنْدَهُ، يَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ اُطْعِمُكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ؟ قَالَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ، اَمَا عَلِمْتَ

اَنَّكَ لَوْ اَطْعَمْتَهٗ لَوَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِی ، یَا ابْنَ اٰدَمَ اسْتَسْقَیْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِیْ ، قَالَ یَارَبِّ كَیْفَ اَسْقِیْكَ وَاَنْتَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ؟ قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِی فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهٖ ، اَمَا عَلِمْتَ اَنَّكَ لَوْ سَقَیْتَهٗ وَجَدْتَ ذٰلِكَ عِنْدِی (مسلم:6556)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا اے ابنِ آدم! میں بیمار ہوا تھا تو نے میری عیادت نہیں کی تھی۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تیری عیادت کیسے کرتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی، تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اس کی عیادت کرتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔ اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا تجھے معلوم نہیں کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا اجر میرے پاس پاتا۔ اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ وہ عرض کرے گا اے میرے رب میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو رب العالمین ہے۔ فرمائے گا میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تو نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔ تجھے معلوم نہیں کہ اگر تو اسے پانی پلاتا تو اس کا اجر میرے پاس پاتا۔

(998)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَكٰى مِنَّا اِنْسَانٌ مَسَحَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ، ثُمَّ قَالَ ، اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَآءَ اِلَّا شِفَآئُكَ شِفَآءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا (بخاری: 5675،مسلم:5707،ابو داؤد:3890،ترمذی:973،ابن ماجة:1619،مسند احمد:565)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی انسان بیمار ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس پر دایاں ہاتھ پھیرتے۔ پھر فرماتے، اے تمام انسانوں کے رب بیماری کو لے جا اور شفا دے، تو شفا دینے والا ہے، تیری شفا کے سواء کوئی شفا نہیں۔ ایسی شفا دے جو بیماری کا نشان بھی نہ چھوڑے۔

بَابُ ذِكْرِ الْمَوْتِ

موت کے ذکر کا باب

(999)۔عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِثَلَاثَةِ اَیَّامٍ یَقُوْلُ لَا یَمُوْتَنَّ اَحَدُكُمْ اِلَّا وَهُوَ یُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰهِ (مسلم:7229،ابو داؤد:3113،ابن ماجة:4167)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے آپ کے وصال شریف سے تین دن پہلے سنا: تم میں سے کوئی شخص اللہ سے حسنِ ظن کے سواء ہرگز نہ مرے۔

(1000)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ ، اَلْمَوْتِ

www.islamtrewordreligion.com

(ترمذی:2307،نسائی:1824،ابن ماجة:4258)۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لذتوں کو تباہ کرنے والی کو کثرت سے یاد کیا کرو یعنی موت کو۔

(1001)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَمَنَّوُا الْمَوتَ فَإِنَّ هَولَ الْمُطَّلَعِ شَدِيْدٌ وَإِنَّ مِنَ السَّعَادَةِ أَنْ يَطُوْلَ عُمُرُ الْعَبدِ وَيَرزُقَهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ الْإِنَابَةَ(مسند احمد:14500)۔ صحيح، ورواه احمد عن انس(مسند احمد:12954،13099،13513،13643،13929)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موت کی تمنا ہرگز نہ کرو۔ بے شک جان کنی کا موقع بڑا سخت ہے۔ یہ بڑے نصیب کی بات ہے کہ بندے کی عمر زیادہ ہو اور اللہ عزوجل اسے اطاعت کی طرف راغب رہنے کی توفیق دے۔

مَا يُقَالُ عِنْدَ مَنْ حَضَرَهُ الْمَوْتُ

جس پر موت کا وقت آجائے اسکے پاس کیا کہا جائے

(1002)۔ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ وَأَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَقِّنُوا مَوتَاكُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ (مسلم:2123،ترمذی:976،ابو داؤد:3117،نسائی:1826،ابن ماجة:1445)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوسعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی تلقین کیا کرو۔

(1003)۔ وَعَنْ مُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (ابو داؤد:3116)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جسکے آخری الفاظ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہوئے۔ وہ جنت میں داخل ہوا۔

(1004)۔ وَعَنْ مَعْقِلِ بنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِقْرَؤُا سُورَةَ يٰسٓ عَلٰى مَوتَاكُمْ (ابو داؤد:3121،ابن ماجة:1448،مسند احمد:20178)۔ ضعيف، ورواه احمد عنه بسند آخر (20192) وهذا احسن

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے مرنے والوں پر سورۃ یاسین پڑھا کرو۔

قُبْلَةُ الْمَيِّتِ

میت کا بوسہ

(1005)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَبَّلَ عُثْمَانَ بنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي، حَتّٰى سَالَ دُمُوعُ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى وَجْهِ عُثْمَانَ (ابو داؤد:3163،ترمذی:989،ابن ماجة:1456)۔ صحيح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کو بوسہ دیا جب کہ وہ فوت ہو چکے تھے اور آپ ﷺ رو رہے تھے حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ کے آنسو عثمان کے چہرے پر بہنے لگے۔

(1006)۔وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ اَبَابَكْرٍ قَبَّلَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ مَيِّتٌ (ترمذی:989، ابو داؤد:3163، ابن ماجة:1457)۔ قال الترمذی حسن صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرماتی ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کو بوسہ دیا جب کہ آپ ﷺ کا وصال ہو چکا تھا۔

بَابُ غُسْلِ الْمَيِّتِ وَتَكْفِيْنِهٖ
میت کو غسل اور کفن دینے کا باب

(1007)۔عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ اِبْنَتَهٗ، فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثاً اَوْ خَمْساً اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَآءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوراً اَوْ شَيْئاً مِنْ كَافُوْرٍ، فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي، فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ، فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهٗ، فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِي رِوَايَةٍ اَغْسِلْنَهَا وِتراً، ثَلَاثاً اَوْ خَمْساً اَوْ سَبْعاً وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا (بخاری:1263، مسلم:2174، ابو داؤد: 3145، نسائی:1881)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ ﷺ کی شہزادی رضی اللہ عنہا کو غسل دے رہے تھے۔ فرمایا: اسے تین مرتبہ غسل دو یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پانی بہاؤ۔ مناسب سمجھو تو پانی اور بیری کا استعمال کرو۔ آخر میں کافور یا کافور جیسی کوئی چیز لگا دو۔ جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع کر دینا۔ جب ہم فارغ ہو گئیں تو ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع کر دی۔ آپ ﷺ نے ہماری طرف اپنا تہبند شریف پھینکا اور فرمایا اسے زیر جامہ کے طور پر پہناؤ۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اسے طاق تعداد میں غسل دیں، تین، پانچ یا سات مرتبہ۔ اسکے دائیں اعضاء اور وضو کے اعضاء سے شروع کرو۔

(1008)۔وَعَنْ اَبِي سَلَمَةَ اَنَّهٗ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ لَهَا فِيْ كَمْ كُفِّنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ؟ فَقَالَتْ فِيْ ثَلَاثَةِ اَثْوَابٍ سُحُوْلِيَّةٍ (مسلم:2182)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے زوجہ نبی کریم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا۔ میں نے ان سے عرض کیا رسول اللہ ﷺ کو کتنے کپڑوں میں کفن دیا گیا؟ فرمایا تین سوتی کپڑوں میں۔

شرح

حضرت سماک رضی اللہ عنہ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ فرمایا:

www.islamtheworldreligion.com

كُفِّنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ قَمِيصٍ وَإِزَارٍ وَلِفَافَةٍ یعنی رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا۔ قمیض، ازار اور لفافے میں (ابن عدی ۷/ ۴۷)۔ الحدیث ضعیف وله شواهد صحیحة

(1009)۔وَعَنْ لَيْلَىٰ بِنْتِ قَانِفٍ الثَّقَفِيَّةِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ فِيمَنْ غَسَلَ أُمَّ كُلْثُومٍ ابْنَةَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ وَفَاتِهَا فَكَانَ أَوَّلُ مَا أَعْطَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَقْوَةَ، ثُمَّ الدِّرْعَ، ثُمَّ الْخِمَارَ، ثُمَّ الْمِلْحَفَةَ، ثُمَّ أُدْرِجَتْ بَعْدُ فِي الثَّوْبِ الْآخَرِ، قَالَتْ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ عِنْدَ الْبَابِ مَعَهُ كَفَنُهَا يُنَاوِلُنَاهَا ثَوْباً ثَوْباً (ابو داؤد: 3157)۔ صحیح وله شواهد بالفاظ مختلفة

ترجمہ: حضرت لیلیٰ بن قانف ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ان میں شامل تھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی شہزادی ام کلثوم کو ان کی وفات پر غسل دیا۔ سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے مجھے ازار عطا فرمایا۔ پھر چادر، پھر دوپٹہ، پھر لفافہ، پھر ایک اور کپڑے میں انہیں لپیٹا گیا۔ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دروازے کے پاس تشریف فرما تھے آپ ﷺ کے پاس ان کا کفن تھا اور آپ ایک ایک کپڑا کر کے پکڑا رہے تھے۔

(1010)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ، وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ وَمِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدُ، فَإِنَّهُ يُنْبِتُ الشَّعْرَ وَيَجْلُو الْبَصَرَ (ابو داؤد 3878، ترمذی: 994، نسائی: 1896، ابن ماجة: 1472)۔ اسناده صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو یہ تمہارے بہترین کپڑوں میں سے ہیں۔ انہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو اور تمہارے سرمؤں میں سے بہترین اثمد ہے یہ بالوں کو اگاتا ہے اور بینائی کو تیز کرتا ہے۔

(1011)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلَى أُحُدٍ أَنْ يُنْزَعَ عَنْهُمُ الْحَدِيدَ وَالْجُلُودَ وَأَنْ يُدْفَنُوا بِدِمَآءِهِمْ وَثِيَابِهِمْ، وَفِي رِوَايَةِ الْبُخَارِي وَلَمْ يُغَسِّلْهُمْ (ابو داؤد: 3134، ابن ماجة: 1515، بخاری: 1346، 1347)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احد کے شہیدوں کے بارے میں حکم دیا کہ ان پر سے ہتھیار اور حفاظتی چمڑا اتار دیا جائے اور ان کو خون اور کپڑوں سمیت دفن کر دیا جائے۔

شرح

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَا تُغَالُوا فِي الْكَفَنِ فَإِنَّهُ يُسْلَبُ سَلْبًا سَرِيعاً یعنی کفن میں فضول خرچی مت کرو کیونکہ مہنگا کفن بہت جلد چھینا جاتا ہے (ابو داؤد: ۳۱۵۴)۔ ضعیف

www.islamtheworldreligion.com

بَابُ الْمَشْيِ بِالْجَنَازَةِ

جنازے کے ساتھ چلنے کا باب

(1012)۔عَن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَسرِعُوا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيرٌ تُقَدِّمُونَهَا اِلَيهِ وَاِن تَكُ سِوٰى ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَن رِقَابِكُمْ (بخاری:1315، مسلم :2186، ابو داؤد:3181، ترمذی:1015، نسائی:1910، ابن ماجة:1477)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنازے کے ساتھ جلدی کرو۔ اگر وہ نیک تھا تو تم نے اسے اچھی جگہ پہنچانا ہے۔ اگر اس کے علاوہ تھا تو وہ شر ہے اسے تم نے اپنی گردنوں سے اتارنا ہوتا ہے۔

(1013)۔وَعَن طَاؤُس قَالَ مَا مَشىٰ رَسُولُ اللهِ ﷺ حَتّٰى مَاتَ اِلَّا خَلفَ الجَنَازَةِ(المصنف لعبد الرزاق: 6262)۔ اِسنَادُهٗ مُرسَلٌ صَحِيح

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وفات پانے تک جنازے کے پیچھے ہی چلا کرتے تھے۔

(1014)۔وَعَن عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ: اَلْمَشْيُ خَلْفَهَا أَفْضَلُ مِنَ الْمَشْيِ أَمَامَهَا كَفَضْلِ الْمَكْتُوبَةِ عَلَى التَّطَوُّعِ(شرح معانی الآثار للطحاوی:2696، السنن الکبریٰ للبیهقی:6868)۔ حسن

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: اس (یعنی جنازہ) کے پیچھے چلنا آگے چلنے سے اس طرح افضل ہے جیسے فرض نماز کی فضیلت نفل پر۔

(1015)۔وَعَنْ اِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ الْاَسْوَدُ اِذَا كَانَ مَعَهَا نِسَآءٌ اَخَذَ بِيَدِي فَتَقَدَّمْنَا نَمشِي اَمَامَهَا ،فَاِذَا لَمْ يَكُنْ مَعَهَا نِسَآءٌ مَشَيْنَا خَلْفَهَا(شرح معانی الآثار للطحاوی:2702)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ اگر جنازے کے ساتھ عورتیں آ جائیں تو حضرت اسود میرا ہاتھ پکڑ لیتے اور ہم بڑھ کر اس کے آگے چلنے لگتے اور جب اس کے ساتھ عورتیں نہ ہوتیں تو ہم اس کے پیچھے چلتے تھے۔

(1016)۔وَعَنْهُ قَالَ كَانُوا يَكْرَهُونَ السَّيْرَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ (شرح معانی الآثار للطحاوی:2704)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جنازے کے آگے چلنا ناپسند کرتے تھے۔

(1017)۔وَعَنْ اَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةً فَلْيَحْمِلْ بِجَوَانِبِ السَّرِيرِ كُلِّهَا ، فَاِنَّهٗ مِنَ السُّنَّةِ ، ثُمَّ اِنْ شَآءَ فَلْيَتَطَوَّعْ وَاِنْ شَآءَ فَلْيَدَعْ (ابن ماجة:1478، مسند ابی داؤد الطیالسی:330)۔ اِسنَادُهٗ مُرسَلٌ جَيِّدٌ

ترجمہ: حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جو جنازے کیساتھ چلے تو اسے

www.islamtrewordreligion.com

چاہیے کہ چار پائی کو تمام اطراف سے کندھا دے۔ یہ سنت ہے پھر اگر چاہے تو مزید اٹھا کر ثواب حاصل کر لے اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

(1018)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ حَمْلُ الْجَنَازَةِ بِجَوَانِبِ السَّرِيْرِ الْأَرْبَعِ (کتاب الآثار:233، المصنف لعبد الرزاق:6517، مسند امام اعظم:761)۔ الحدیث صحیح وعلیہ العمل

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنازے کو چار پائی کی چاروں اطراف سے اٹھانا سنت ہے۔

بَابُ صِفَةِ صَلٰوةِ الْجَنَازَةِ

جنازے کا طریقہ

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا (التوبة:84)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: منافقوں میں سے کسی ایک پر بھی کبھی نماز نہ پڑھیں۔

(1019)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَعٰى لِلنَّجَاشِيِّ الْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَ كَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ (بخاری:1333، مسلم:2204، ابو داؤد:3204، نسائی:1971، ترمذی:1022، ابن ماجة:1534، مؤطا مالك، کتاب الجنائز:14)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن نجاشی فوت ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وفات کا اعلان کرایا اور صحابہ کے ساتھ جنازہ گاہ کی طرف نکلے ان کی صفیں بنائیں اور چار تکبیریں ادا فرمائیں۔

(1020)۔وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: وَلَا نَظُنُّ اِلَّا اَنَّهُ بَيْنَ يَدَيْهِ (مسند احمد:19890، صحیح ابن حبان:3102)۔ اِسْنَادُهٗ صَحِيْح

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یقین تھا کہ وہ (جنازہ) آپ کے سامنے تھا۔

(1021)۔وَعَنْ سَلْمَانَ الْمُؤَذِّنِ قَالَ تُوُفِّيَ اَبُوْ شُرَيْحَةَ فَصَلّٰى عَلَيْهِ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ اَرْبَعًا فَقُلْنَا مَا هٰذَا فَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَفْعَلُ (شرح معانی الآثار للطحاوی:2762)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سلمان موذن فرماتے ہیں کہ ابو شریحہ فوت ہو گئے اور ان کی نمازِ جنازہ زید بن ارقم نے پڑھائی۔ آپ نے ان پر چار تکبیریں پڑھیں۔ ہم نے کہا یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

(1022)۔وَعَنْ اَبِيْ حَنِيْفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَمَعَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَأَلَهُمْ عَنِ التَّكْبِيْرِ، قَالَ لَهُمُ انْظُرُوْا آخِرَ جَنَازَةٍ كَبَّرَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَوَجَدُوْهُ قَدْ كَبَّرَ اَرْبَعًا حَتّٰى قُبِضَ، قَالَ عُمَرُ فَكَبِّرُوْا اَرْبَعًا (مسند امام اعظم صفحہ 102)۔ فیہ احادیث کثیرۃ صحیحۃ

ترجمہ: حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ حضرت حماد سے وہ حضرت ابراہیم سے وہ ایک سے زیادہ لوگوں سے روایت فرماتے

www.islamtheNorderreligion.com

ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے تمام صحابہ کو جمع کیا۔ اور ان سے تکبیروں کے بارے میں پوچھا اور ان سے فرمایا کہ آخری جنازے پر غور کرو جس پر نبی کریم ﷺ نے تکبیریں پڑھیں۔ طے یہ پایا کہ آپ ﷺ نے چار تکبیریں پڑھی تھیں۔ حتیٰ کہ وصال شریف ہو گیا۔ حضرت عمر نے فرمایا بس چار تکبیریں کہا کرو۔

(1023)۔ وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْجَنَازَةِ (مؤطا مالك، باب ما يقول المصلي على الجنازة:19)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نمازِ جنازہ میں تلاوت نہیں کرتے تھے۔

(1024)۔ وَعَنْ مَالِكٍ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِي عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَأَلَ اَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ يُصَلِّي عَلَى الْجَنَازَةِ فَقَالَ: اَنَا لَعَمْرُ اللّٰهِ اُخْبِرُكَ، اَتَّبِعُهَا مِنْ اَهْلِهَا فَاِذَا وُضِعَتْ كَبَّرْتُ فَحَمِدْتُ اللّٰهَ وَصَلَّيْتُ عَلٰى نَبِيِّهٖ، ثُمَّ قُلْتُ، اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ اَلدُّعَآءُ اِلٰى آخِرِهٖ (مؤطا امام محمد صفحته 168، مؤطا مالك، باب ما يقول المصلي على الجنازة:17)۔ صحيح

ترجمہ: امام مالک علیہ الرحمہ نے حضرت سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت فرمایا ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جنازے پر نماز کیسے پڑھیں۔ فرمایا: اللہ کی قسم میں تجھے بتاتا ہوں۔ (میرا معمول یہ ہے کہ) میں اس کے گھر سے اس کے ساتھ چلتا ہوں۔ جب رکھ دیا جاتا ہے تو تکبیر کہتا ہوں اور اللہ کی حمد کرتا ہوں اور نبی کریم ﷺ پر درود پڑھتا ہوں۔ پھر کہتا ہوں اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ آگے پوری دعا۔

(1025)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرِكِ وَ صَحَّحَهٗ عَلٰى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَ اَبُوْدَاوٗد وَالتِّرْمِذِي وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ آخَرَ (مستدرك حاكم: 1357، ابو داؤد: 3201، ترمذی: 1024، ابن ماجة:1498)۔ وافقه الذهبي وصححه الترمذي

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنازے پر دعا فرماتے تو پڑھتے: اے اللہ ہمارے زندہ کو بخش دے اور ہمارے مردہ کو بخش دے اور ہمارے حاضر کو بخش دے اور ہمارے غائب کو بخش دے اور ہمارے چھوٹے کو بخش دے اور ہمارے بڑے کو بخش دے اور ہمارے مرد کو بخش دے اور ہماری عورت کو بخش دے۔ اے اللہ، تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے۔

(1026)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَلَيْسَ لَهٗ شَيْءٌ (ابن ماجة:1517)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی اس کا

www.islamtheworldreligion.com

کوئی ثواب نہیں۔

(1027)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِن رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ عَلَىٰ جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ (مسلم:2199، ابن ماجة:1489، ابو داؤد:3170)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی مسلمان آدمی فوت ہوتا ہے اور اسکے جنازہ کے لیے چالیس آدمی کھڑے ہوتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے، اللہ ان کی شفاعت ضرور قبول فرماتا ہے۔

(1028)۔وَعَن أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوا عَلَيهَا خَيراً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَىٰ فَأَثْنَوا عَلَيهَا شَرّاً فَقَالَ وَجَبَتْ، فَقَالَ عُمَرُ مَا وَجَبَتْ؟ فَقَالَ هٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيهِ خَيراً فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَهٰذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيهِ شَرّاً فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ وَفِي رِوَايَةٍ، اَلْمُؤْمِنُونَ شُهَدَاءُ اللهِ فِي الْأَرْضِ (بخاری:1367، مسلم:2201، ابن ماجة:1491)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ایک جنازے کے پاس سے گزرے تو اسے اچھے لفظوں سے یاد کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: واجب ہوگئی۔ پھر ایک اور جنازہ کے پاس سے گزرے تو اس کی برائی بیان کی۔ فرمایا: واجب ہوگئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا جس کی تم نے تعریف کی اس پر جنت واجب ہوگئی اور جس کا تم نے شر بیان کیا اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی۔ تم زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔ ایک روایت میں ہے کہ مومن زمین میں اللہ کے گواہ ہیں۔

(1029)۔وَعَن عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيرٍ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ، قُلْنَا وَثَلَاثَةٌ؟ قَالَ وَثَلَاثَةٌ، قُلْنَا وَاثْنَانِ؟ قَالَ وَاثْنَانِ، ثُمَّ لَمْ نَسْئَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ (بخاری:1368، ترمذی:1059، نسائی:1934)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسلمان کی اچھائی چار آدمی بیان کریں اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔ ہم نے عرض کیا اگر تین آدمی ہوں تو پھر؟ فرمایا تین بھی۔ ہم نے عرض کیا اگر دو آدمی ہوں تو پھر؟ فرمایا دو بھی۔ پھر ہم نے صرف ایک آدمی کے بارے میں آپ سے عرض نہیں کیا۔

(1030)۔وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَىٰ قَتْلَىٰ أُحُدٍ صَلٰوتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ وَقَالَ قَدِ اتَّفَقَا جَمِيعاً عَلَىٰ إِخْرَاجِهِ (مستدرك حاكم:1383)۔صحیح، وافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر جُہنی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اُحد کے شہیدوں پر نمازِ جنازہ پڑھی جس طرح عام میّت پر نماز پڑھتے تھے۔

(1031)۔وَعَن أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا صَلَّيتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ (ابو داؤد:3199، ابن ماجة:1497)۔صححه ابن حبان

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب میّت پر نمازِ جنازہ پڑھ چکو تو اس کے لیے خصوصی دعا کیا کرو۔

(1032)۔وَعَنْ حُصَيْنِ بْنِ وَحْوَحِ الْاَنْصَارِی اَنَّ طَلْحَةَ بْنَ الْبَرَآءَ مَرِضَ، فَاَتَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُهٗ، فَقَالَ اِنِّیْ لَا اُرٰی طَلْحَةَ اِلَّا قَدْ حَدَثَ فِيْهِ الْمَوْتُ فَاٰذِنُوْنِیْ بِهٖ وَعَجِّلُوْا، فَلَمْ يَبْلُغِ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِیْ سَالِمِ بْنِ عَوْفٍ حَتّٰی تُوُفِّیَ وَكَانَ قَالَ لِاَهْلِهٖ لَمَّا دَخَلَ اللَّيْلُ اِذَا مِتُّ فَادْفِنُوْنِیْ وَلَا تَدَعُوْا رَسُوْلَ اللهِ فَاِنِّیْ اَخَافُ عَلَيْهِ يَهُوْدَ اَنْ يُّصَابَ بِسَبَبِیْ، فَاُخْبِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَصْبَحَ، فَجَآءَ حَتّٰی وَقَفَ عَلٰی قَبْرِهٖ فَصَفَّ النَّاسُ مَعَهٗ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اَلْقَ طَلْحَةَ يَضْحَكُ اِلَيْكَ وَتَضْحَكُ اِلَيْهِ

(المعجم الکبیر للطبرانی:3473، مجمع الزوائد:4194)۔ قال الهيثمی اسناده حسن

ترجمہ: حضرت حصین بن وحوح انصاری فرماتے ہیں کہ حضرت طلحہ بن براء بیمار ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ ان کے پاس عیادت کے لیے تشریف لے آئے۔ فرمایا: مجھے طلحہ میں موت کے آثار صاف دکھائے جا رہے ہیں۔ اس کے بارے میں مجھے اطلاع دینا اور جلدی کرنا۔ نبی کریم ﷺ ابھی تک بنی سالم بن عوف کے گھر تک نہیں پہنچے تھے کہ ان کا وصال ہو گیا۔ وہ اپنے گھر والوں کو کہہ گئے تھے کہ اگر رات ہو جائے اور مجھے موت آ جائے تو مجھے دفن کر دینا اور رسول اللہ ﷺ کو مت بلانا۔ مجھے ڈر ہے کہ میری وجہ سے انہیں یہودی کوئی تکلیف نہ پہنچائیں۔ صبح کے وقت نبی کریم ﷺ کو خبر دی گئی۔ آپ ﷺ تشریف لائے حتیٰ کہ ان کی قبر پر پہنچے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے ساتھ صفیں بنائیں۔ پھر (نمازِ جنازہ کے بعد) آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا: اے اللہ طلحہ تیرے پاس ہنستا ہوا جائے اور تو اس کا ہنس کر استقبال فرما۔

(1033)۔وَعَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ (مسلم:5727)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے بس میں ہو کہ اپنے بھائی کو فائدہ پہنچائے اسے چاہیے کہ اسے ضرور فائدہ پہنچائے۔

عَجُوْبَةُ الرَّوَافِضِ

روافض کی عجیب بات

سُئِلَ اَبُوْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الْجَنَازَةِ اَيُصَلّٰی عَلَيْهَا عَلٰی غَيْرِ وُضُوْءٍ قَالَ: اِنَّمَا هُوَ تَكْبِيْرٌ وَتَحْمِيْدٌ وَتَسْبِيْحٌ وَتَهْلِيْلٌ كَمَا تُكَبِّرُ وَتُسَبِّحُ فِیْ بَيْتِكَ عَلٰی غَيْرِ وُضُوْءٍ (الفروع من الکافی:4469)، وَالصَّلٰوةُ عَلَی النَّاصِبِ: اَللّٰهُمَّ اخْزِ عَبْدَكَ فِیْ عِبَادِكَ وَبِلَادِكَ اَللّٰهُمَّ اصْلِهٖ نَارَكَ وَاَذِقْهُ اَشَدَّ عَذَابِكَ فَاِنَّهٗ كَانَ يُعَادِیْ اَوْلِيَائَكَ وَيُوَالِیْ اَعْدَائَكَ وَيُبْغِضُ اَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكَ (الفروع من الکافی:4510)۔

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ وضو کے بغیر جنازہ پڑھنا کیسا ہے تو فرمایا: جنازہ محض تکبیر، حمد، تسبیح اور تہلیل

ہی تو ہوتی ہے، جیسا کہ تم اپنے گھر میں وضو کے بغیر تکبیر و تسبیح کرتے رہتے ہو۔

محمد بن ابونصر کہتے ہیں کہ (ناصبی کا جنازہ پڑھو تو) یوں کہو: اے اللہ اپنے بندے کو اپنے بندوں میں اور شہروں میں رسواء کر، اے اللہ اسے اپنی آگ میں ڈال اور اپنا شدید عذاب دے، یہ تیرے ولیوں سے عداوت رکھتا تھا اور تیرے دشمنوں سے دوستی رکھتا تھا اور تیرے نبی کے اہل بیت سے بغض رکھتا تھا (رافضی لوگ اہلسنت کو بھی ناصبی کہتے ہیں)۔

بَابُ دَفْنِ الْمَيِّتِ
میّت کو دفن کرنے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ (عبس :21) وقَالَ البُخَارِی قَبَرْتُهٗ اَیْ دَفَنْتُهٗ (بخاری کتاب التفسیر)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر اسے موت دی تو اس کی قبر بنائی۔ (امام بخاری فرماتے ہیں کہ قبر بنانے سے مراد دفن کرنا ہوتی ہے)

وَ قَالَ تَعَالٰى : اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتاً اَحْيَاءً وَ اَمْوَاتاً (المرسلٰت :25، 26) وَقَالَ مُجَاهِدٌ: كِفَاتاً: اَحْيَاءً يَكُوْنُوْنَ فِيْهَا، اَمْوَاتًا : يُدْفَنُوْنَ فِيْهَا (بخاری کتاب التفسیر)۔

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا ہم نے زمین کو سمیٹنے والی نہیں بنایا؟ (امام بخاری فرماتے ہیں کہ كِفَاتاً سے مراد یہ ہے کہ لوگ اس پر زندہ رہتے ہیں اور موت کے بعد اسی میں دفن ہوتے ہیں)۔

(1034)۔عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُم قَالَ فِیْ مَرْضِهِ الَّذِیْ تُوُفِّیَ فِیْهِ، اَلْحِدُوْا لِیْ لَحْداً وَانْصِبُوا عَلَیَّ اللَّبِنَ نَصْباً كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (مسلم :2240، نسائی :2007، ابن ماجۃ :1556)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم نے اپنے اس مرض کے دوران جس میں آپکی وفات ہوئی فرمایا: میرے لیے لحد بنانا اور مجھ پر اینٹیں نصب کرنا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے کیا گیا۔

(1035)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا ، وَ قَالَ التِّرْمَذِی : وَقَدْ رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاس اَنَّهٗ كَرِهَ اَن يُلْقٰى تَحْتَ الْمَيِّتِ فِی الْقَبْرِ شَیْءٌ (ابو داؤد :3208، ترمذی :1048، نسائی :2009، ابن ماجۃ :1554)۔ حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لحد ہمارا طریقہ ہے اور چیری ہوئی قبر دوسروں کا طریقہ ہے، امام ترمذی فرماتے ہیں: روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ابن عباس قبر میں میت کے نیچے کوئی چیز رکھنا مکروہ سمجھتے تھے۔

(1036)۔وَعَنْ سُفْيَانَ التَّمَّارِ (اَلتَّمَّارِ) اَنَّهٗ رَاٰی قَبْرَ النَّبِیِّ ﷺ مُسَنَّماً (بخاری :1390)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سفیان تمار فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی قبر انور کو بلند دیکھا۔

www.islamtheworldreligion.com

(1037)۔وَعَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ الْبَيْتَ الَّذِيْ فِيْهِ قَبْرُ النَّبِيِّ ﷺ فَرَأَيْتُ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَبْرَ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مُسَنَّمَةً (ابن ابی شیبة المجلد3 صفحته215)۔مر شاهده

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں اس کمرے میں داخل ہوا جس میں نبی کریم ﷺ کی قبرِ انور ہے۔میں نے نبی کریم ﷺ کی قبر شریف اور حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کو بلند دیکھا۔

(1038)۔وَعَنْ اَبِيْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ، اُلْحِدَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَاُخِذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَنُصِبَ عَلَيْهِ اللَّبِنُ نَصْباً (مسند امام اعظم صفحته102)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: نبی کریم ﷺ کے لیے لحد بنائی گئی اور آپ ﷺ کو قبلہ کی جانب سے لیا گیا اور لحد پر کچی اینٹیں اچھی طرح نصب کر دی گئیں۔(لَبِن کچی اینٹ کو اور آجُرّ پکی اینٹ کو کہتے ہیں)۔

(1039)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا وَضَعْتُمْ مَوْتَاكُمْ فِي الْقُبُوْرِ فَقُوْلُوْا بِسْمِ اللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ (مسند احمد:4812،ابو داؤد:3213،ترمذی:1046،ابن ماجة:1550)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب اپنے مردوں کو قبروں میں رکھو تو کہو اللہ کے نام سے اور رسول اللہ کی ملت پر۔

(1040)۔وَعَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ مُرْسَلًا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَثٰى عَلَى الْمَيِّتِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ بِيَدَيْهِ جَمِيْعاً وَاَنَّهُ رَشَّ عَلٰى قَبْرِ ابْنِهِ اِبْرَاهِيْمَ وَوَضَعَ عَلَيْهِ الْحَصبَاءَ (شرح السنة:1515)۔صحیح لغیرہ

ترجمہ: حضرت جعفر بن محمد اپنے والد سے صحابی کا نام لیے بغیر روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میّت پر اپنے دونوں ہاتھوں سے تین لپ مٹی ڈالی اور اپنے بیٹے ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کی قبر پر پانی چھڑکا اور اس پر سنگریزے رکھے۔

(1041)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ، ثُمَّ اَتَى الْقَبْرَ فَحَثٰى عَلَيْهِ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهٖ ثَلَاثاً (ابن ماجة:1565)۔اسنادہ جیّدٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنازے پر نماز پڑھی، پھر قبر پر تشریف لائے اور اس پر سر کی طرف سے تین بار مٹی ڈالی۔

(1042)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقَبْرَيْنِ، فَقَالَ اِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ مِنْ كَبِيْرٍ، ثُمَّ قَالَ بَلٰى اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكَانَ يَسْعٰى بِالنَّمِيْمَةِ وَاَمَّا الْآخَرُ فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهٖ، قَالَ ثُمَّ اَخَذَ عُوْدًا رَطْبًا فَكَسَّرَهٗ بِاِثْنَيْنِ، ثُمَّ غَرَزَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى قَبْرٍ، ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهٗ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا (بخاری:218،مسلم:677،ترمذی:70،نسائی:2068،ابن ماجة:347)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے۔فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جا رہا ہے۔انہیں کسی بڑی بات پر عذاب نہیں دیا جا رہا۔پھر فرمایا: کیوں نہیں۔ان میں سے ایک چغلی کی کوشش میں رہتا تھا۔اور دوسرا

www.islamtheworldreligion.com

اپنے پیشاب سے نہیں بچتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سبز ٹہنی کو پکڑا اور اسکے دو ٹکڑے کیے پھر ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک قبر پر رکھ دیا۔ پھر فرمایا امید ہے جب تک یہ سوکھیں گی نہیں ان پر عذاب میں کمی رہے گی۔

(1043)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِهِ وَهُوَ فِي سِيَاقَةِ الْمَوْتِ، فَإِذَا أَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِي نَائِحَةٌ وَلَا نَارٌ، فَإِذَا دَفَنْتُمُونِي فَشُنُّوا عَلَيَّ التُّرَابَ شَنًّا، ثُمَّ أَقِيمُوا حَوْلَ قَبْرِي قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُورٌ، وَيُقْسَمُ لَحْمُهَا، حَتَّى أَسْتَأْنِسَ بِكُمْ وَأَنْظُرَ مَاذَا أُرَاجِعُ بِهِ رُسُلَ رَبِّي (مسلم: 321)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے سے جب کہ آپ پر وفات کے آثار ظاہر ہو رہے تھے۔ فرمایا جب مجھے موت آ جائے تو میرے ساتھ بین کرنے والیاں اور آگ لے کر مت جانا۔ جب تم لوگ مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر خوب مٹی ڈالنا۔ پھر میری قبر کے اردگرد کھڑے ہو جانا، اتنی دیر جتنی دیر میں اونٹ ذبح کیا جاتا ہے اور اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے، حتیٰ کہ تم لوگوں کے ذریعے سے اُنس حاصل کروں (یعنی حوصلے میں رہوں) اور دیکھوں کہ میں اللہ کے فرشتوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔

(1044)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ وَاسْأَلُوا لَهُ التَّثْبِيتَ فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْئَلُ، وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِي (ابوداؤد: 3221)۔ سندہ صحيح

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب میّت کو دفن کرنے سے فارغ ہوتے تھے تو قبر پر ٹھہر جاتے تھے۔ فرماتے تھے اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو، اب اس پر سوال کیے جا رہے ہیں۔

شرح

میت کو عزت اور اعزاز کے ساتھ دفن کرنا اسلام میں انسانیت کی تکریم کا بہترین نمونہ ہے۔ امام ابن قیم علیہ الرحمۃ نے کتاب الروح میں نقل فرمایا ہے کہ: أَنَّ الْأَنْصَارَ كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ اخْتَلَفُوا إِلَى قَبْرِهِ يَقْرَؤُنَ الْقُرْآنَ عِنْدَهُ یعنی انصار کا طریقہ یہ تھا کہ جب کوئی فوت ہوتا تھا تو اس کی قبر کے اردگرد کھڑے ہو کر اس کے پاس قرآن پڑھتے تھے (کتاب الروح لابن قیم صفحہ 20)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوهُ وَاسْرِعُوا بِهِ إِلَى قَبْرِهِ وَلْيُقْرَأْ عِنْدَ رَأْسِهِ فَاتِحَةُ الْبَقَرَةِ وَعِنْدَ رِجْلَيْهِ بِخَاتِمَةِ الْبَقَرَةِ یعنی جب تم میں سے کوئی فوت ہو جائے تو اسے روکے مت رکھو اور اسے اس کی قبر کی طرف جلدی لے جاؤ۔ اس کے سر کے پاس سورۃ بقرۃ کے ابتدائی الفاظ اور پاؤں کی طرف سورۃ بقرۃ کے آخری الفاظ پڑھے جائیں (شعب الایمان للبیہقی: ۹۲۹۴، المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۳۴۳۸)۔ ضعیف

www.islamtheworldreligion.com

بَابُ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

میّت پر رونے کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ (البقرة:155، 156)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: صبر کرنے والوں کو خوشخبری دو جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں بے شک ہم اللہ کے لیے ہیں اور بے شک ہم نے اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

و قَالَ: وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ (البقرة:195)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں مت پڑو۔

وقَالَ: وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ (البقرة:45)۔

ترجمہ: اور فرمایا: صبر اور نماز کے ذریعے مدد طلب کرو۔

(1045)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلٰى اَبِيْ سَيْفٍ الْقَيْنِ وَكَانَ ظِئْرًا لِاِبْرَاهِيْمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِبْرَاهِيْمَ فَقَبَّلَهٗ وَشَمَّهٗ، ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِبْرَاهِيْمُ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُوْلِ اللهِ ﷺ تَذْرِفَانِ، فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَاَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ، اِنَّهَا رَحْمَةٌ، ثُمَّ اَتْبَعَهَا بِاُخْرٰى، فَقَالَ اِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يَرْضٰى رَبُّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ (بخاری:1303، مسلم:6025، ابوداؤد:3126، ابن ماجة:1589)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ابوسیف القین کے گھر داخل ہوئے جو حضرت شہزادہ ابراہیم رضی اللہ عنہ کی دایہ کے شوہر تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت ابراہیم کو گود میں لیا، انہیں چوما اور سونگھا۔ اس کے بعد ایک مرتبہ پھر ہم آپ ﷺ کے ساتھ ابوسیف کے گھر گئے۔ اس وقت حضرت سیدنا ابراہیم حالتِ نزع میں تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس پر حضرت عبدالرحمن بن عوف نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ بھی؟ فرمایا اے ابن عوف یہ رحمت ہے۔ اب آپ ﷺ نے ایک بات بھی فرمائی کہ آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہے۔ اس کے باوجود ہم وہی کہیں گے جس سے ہمارا رب راضی ہو۔ اے ابراہیم ہم تیرے بچھڑنے سے غمگین ہیں۔

(1046)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُيُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ (بخاری: 1297، مسلم:285، ترمذی:999، نسائی:1862، ابن ماجة:1584)۔ صحیح

www.islamicnewworldreligion.com

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رخساروں کو پیٹا اور کپڑوں کو پھاڑا اور جاہلانہ چیخ پکار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

(1047)۔ وَعَنْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَرْبَعٌ فِي اُمَّتِي مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُونَهُنَّ، اَلْفَخْرُ فِي الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَ الْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُومِ وَالنِّيَاحَةُ، وَ قَالَ، اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قِطْرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ (مسلم:2160)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار کام جہالت کے لیے میری امت میں جاری رہیں گے وہ انہیں ترک نہیں کریں گے۔ خاندان پر فخر، دوسرے کے نسب پر طعن، ستاروں کی چال سے بارش کی توقع رکھنا اور نوحہ کرنا۔ اور فرمایا: بین کرنے والی عورت جب اپنی موت سے پہلے پہلے توبہ نہیں کرتی تو قیامت کے دن گندھک کی چادر اور خارش کی قمیض میں ملبوس ہوگی۔

شرح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ یعنی جس نے میت والے کے ہاں تعزیت کی اسے اس کے برابر اجر ملے گا (ترمذی: ۱۰۷۳، ابن ماجہ: ۱۶۰۲)۔ غریب

رونا کئی قسم کا ہوتا ہے: تازہ تازہ غم کے وقت رونا، اللہ کے خوف سے رونا، مگر مچھ کے آنسو وغیرہ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: مَاتَ مَيِّتٌ مِنْ آلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاجْتَمَعَ النِّسَاءُ يَبْكِينَ عَلَيْهِ، فَقَامَ عُمَرُ يَنْهَاهُنَّ وَيَطْرُدُهُنَّ، فَقَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ: دَعْهُنَّ يَا عُمَرُ فَإِنَّ الْعَيْنَ دَامِعَةٌ، وَالْقَلْبَ مُصَابٌ، وَالْعَهْدَ قَرِيبٌ یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں خانوادہ نبوت میں سے کسی کا انتقال ہوا تھا عورتیں رونے کے لیے جمع ہوگئیں تو حضرت عمر نے ان کو روک کر بھگانا چاہا تو سرکار نے فرمایا اے عمر انہیں چھوڑ دو آنکھیں روتی ہیں قلب رنجیدہ اور فوتگی تازہ تازہ ہوئی ہے (نسائی: ۱۸۵۹، ابن ماجہ: ۱۵۸۷)۔ ضعیف

اور فرمایا: يَأَيُّهَا النَّاسُ، ابْكُوا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِيعُوا فَتَبَاكَوْا، فَإِنَّ أَهْلَ النَّارِ يَبْكُونَ فِي النَّارِ حَتّٰى تَسِيلَ دُمُوعُهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ، كَأَنَّهَا جَدَاوِلُ یعنی اے لوگو! اللہ کے آگے رویا کرو، اگر رونا نہ آئے تو رونے جیسی شکل بنا لیا کرو، بے شک دوزخی لوگ دوزخ میں روئیں گے حتیٰ کہ اُن کے آنسو اُن کے چہروں پر اس طرح بہیں گے جیسے نالی بن جائے۔ (اس حدیث کا تعلق اللہ کے خوف سے رونے کے ساتھ ہے، اسے کسی اور موقع پر چسپاں کرنا درست نہیں، یہ بھی واضح رہے کہ یہ حدیث منکر ہے یعنی خود ضعیف ہے اور صحیح حدیث کے خلاف بھی ہے (شرح السنۃ: ۴۴۱۸، مسند ابی یعلیٰ: ۴۱۳۴)۔ منکر

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اَلْمُنَافِقُ يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ يَبْكِي كَمَا يَشَاءُ یعنی منافق کو اپنی آنکھوں

www.islamhouridreligion.com

پر کنٹرول ہوتا ہے۔ جب چاہے رونے لگتا ہے (الجامع الصغیر: ۹۲۳۷)۔

اَلتَّائِيْدُ مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ

روافض کی کتابوں سے تائید

قَالَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنَّ الْبَلَآءَ وَالصَّبْرَ يَسْتَبِقَانِ الْمُؤْمِنَ فَيَاْتِيْهِ الْبَلَاءُ وَهُوَ صَبُوْرٌ ، وَاِنَّ الْجَزَعَ وَالْبَلَاءَ يَسْتَبِقَانِ اِلَى الْكَافِرِ فَيَاْتِيْهِ الْبَلَاءُ وَهُوَ جَزُوْعٌ (فروع الکافی جلد 1 صفحہ 223, 224 حدیث رقم: 4639)۔

وَ قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُغْسِلُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ ، لَوْلَا اَنَّكَ اَمَرْتَ بِالصَّبْرِ وَنَهَيْتَ عَنِ الْجَزَعِ لَاَنْفَدْنَا عَلَيْكَ مَآءَ الشُّؤُوْنِ وَلَكَانَ الدَّآءُ مُمَاطِلاً وَالْكَمَدُ مُحَالِفاً وَكَلَّا لَكَ ! وَلٰكِنَّهٗ مَا لَا يُمْلَكُ رَدُّهٗ وَلَا يُسْتَطَاعُ دَفْعُهٗ ، بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اُذْكُرْنَا عِنْدَ رَبِّكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ بَالِكَ (نہج البلاغۃ خطبہ رقم: 235)۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: بے شک مصیبت اور صبر مومن کی طرف بڑھتے ہیں تو اسے مصیبت آتی ہے اور وہ صبر کرتا ہے۔ اور بے صبری اور مصیبت کافر کی طرف بڑھتے ہیں تو اسے مصیبت آتی ہے اور وہ بے صبری کرتا ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل دے رہے تھے: آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، اگر آپ نے ہمیں صبر کا حکم نہ دیا ہوتا اور بے صبری سے منع نہ فرمایا ہوتا تو ہم اپنی آنکھوں کا پانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم کر دیتے۔ لیکن یہ دکھ ہمیشہ ہمارے اندر رہے گا۔ اور ہمارا اندوہ جاودانہ ہوگا کہ یہ سب چیزیں آپ کے وصال کی مصیبت کے سامنے ناچیز ہیں۔ کیا کریں کہ زندگی کو لوٹایا نہیں جا سکتا اور موت کو ٹالا نہیں جا سکتا، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر فدا ہوں اپنے رب کے ہاں ہمیں بھی یاد رکھنا اور ہم پر نگاہ رکھنا۔

بَابُ اِسْتِحْبَابِ دُعَآءِ الْاَحْيَآءِ لِلْاَمْوَاتِ مَتٰى شَآؤُا وَ كَيْفَ شَآؤُا وَصَدَقَتِهِمْ عَنْهُمْ وَاِهْدَآءِ ثَوَابِ الْعِبَادَةِ الْبَدَنِيَّةِ وَالْمَالِيَّةِ لَهُمْ

زندہ لوگوں کا مردوں کے لیے جب چاہیں جیسے چاہیں دعا کرنا اور انکا ان کی طرف سے صدقہ کرنا اور عبادت مالیہ و بدنیہ کا ثواب پہنچانا مستحب ہے

قَالَ اللهُ تَعَالٰى : وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (الحشر: 10)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ انکے بعد میں آئے وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہماری بخشش فرما اور ہمارے بھائیوں کی بخشش فرما جو ہم سے پہلے ایمان کے ساتھ چلے گئے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کھوٹ مت ڈال۔ اے ہمارے رب

www.islamtheworldreligion.com

بے شک تو لطف والا مہربان ہے۔

وَ قَالَ : رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ (ابراہیم : 41)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: اے ہمارے رب! میری بخشش فرما اور میرے ماں باپ کی بخشش فرما اور قیامت کے دن مومنوں کی بخشش فرما۔

وَ قَالَ : وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِکَ وَ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ (محمد :19)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: اے محبوب کے امتی! اپنے گناہوں اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگنا سیکھ۔

(1048)۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ ، اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَهٗ (مسلم : 4223، ترمذی:1376، ابو داؤد:2880، نسائی:3651)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے اعمال اس سے منقطع ہوجاتے ہیں سوائے تین چیزوں کے۔ صدقہ جاریہ کے یا علم کے جس سے فائدہ اٹھایا جارہا ہے یا نیک اولاد کے جو اس کے لیے دعا کرے۔

(1049)۔عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْماً عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ ، وَ وَلَداً صَالِحاً تَرَکَهٗ ، وَمُصْحَفاً وَرَّثَهٗ ، أَوْ مَسْجِداً بَنَاهُ ، أَوْ بَیْتاً لِابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاهُ ، أَوْ نَهْراً أَجْرَاهُ ، أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَیَاتِهٖ یَلْحَقُهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ (ابن ماجة :242، شعب الایمان للبیهقی :3448)۔ إسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک مومن کو اس کی موت کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو چیز پہنچتی رہتی ہے وہ علم ہے جو اس نے سکھایا اور پھیلایا، اور نیک اولاد ہے جو اس نے پیچھے چھوڑی، اور وہ قرآن کا صحیفہ ہے جو اس نے وراثت کے طور پر چھوڑا، یا وہ مسجد ہے جو اس نے تعمیر کی یا وہ مسافر خانہ ہے جو اس نے مسافروں کے لیے بنایا، یا وہ نہر ہے جو اس نے جاری کی، یا وہ صدقہ ہے جو اس نے صحت اور زندگی کے دوران نکالا، یہ سب چیزیں اس کی موت کے بعد اسے پہنچتی ہیں۔

(1050)۔وَعَنْ شُرَحْبِیْلَ بْنِ سَعِیْدٍ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِیْ بَعْضِ مَغَازِیْهِ ، فَحَضَرَتْ اُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِیْنَةِ فَقِیْلَ لَهَا اَوْصِیْ فَقَالَتْ فِیْمَ اُوْصِیْ اِنَّمَا الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ یَقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ ذُکِرَ لَهٗ فَقَالَ سَعْدٌ یَا رَسُوْلَ اللهِ هَلْ یَنْفَعُهَا اَنْ اَتَصَدَّقَ عَنْهَا ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَعَمْ ، فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطُ کَذَا وَ کَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ سَمَّاهُ (مؤطا امام مالك، کتاب الاقضیة، باب صدقة الحی عن المیت :52، سنن النسائی :3650، ترمذی :669، ابو داؤد :2882، بخاری :2756)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت شرحبیل بن سعید فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کسی غزوہ کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ نکلے۔ انکی والدہ مدینہ میں فوت ہوگئیں۔ ان سے کہا گیا وصیت کرو۔ انہوں نے فرمایا میں کس چیز کے بارے میں وصیت کروں۔ سارا مال تو

www.islamtheworldreligion.com

سعد کا ہے۔ وہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے واپس آنے سے پہلے فوت ہو گئیں۔ جب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کو بات بتائی گئی تو حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر میں والدہ کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا وہ انہیں فائدہ دے گا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فلاں فلاں باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔ آپ نے باغ کا نام لیا۔

(1051)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اُمِّي اُفْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَاَظُنُّهَا لَو تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا اَجْرٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا ؟ قَالَ نَعَمْ ، وَرَوٰى مُسْلِمٌ مِثْلَهٗ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي وَالِدِ رَجُلٍ (بخاری:1388، مسلم:4220)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا میری والدہ فوت ہو گئیں۔ میرا گمان ہے کہ اگر وہ بات کرتیں تو ضرور صدقہ کرتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کر دوں تو کیا اس کا اجر انہیں ملے گا؟ فرمایا: ہاں۔ اسی طرح کی ایک حدیث کسی کے والد کے بارے میں بھی ہے۔

(1052)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ تُوُفِّيَتْ اُمُّهٗ وَهُوَ غَائِبٌ عَنْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ اُمِّي تُوُفِّيَتْ وَ اَنَا غَائِبٌ عَنْهَا ، اَيَنْفَعُهَا شَيْءٌ اِنْ تَصَدَّقْتُ بِهٖ عَنْهَا ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنِّي اُشْهِدُكَ اَنَّ حَائِطِي الْمِخْرَافَ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا (بخاری:2756)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ اس وقت فوت ہوئیں جب وہ والدہ سے غائب تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری والدہ کی وفات ہو گئی جب کہ میں ان کے پاس نہیں تھا۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ صدقہ دوں تو کیا انہیں فائدہ دے گا؟ فرمایا: ہاں۔ عرض کیا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا پھل دار باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

(1053)۔وَعَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ قَدْ مَاتَتْ فَاَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ الْمَآءُ ، قَالَ فَحَفَرَ بِيرًا وَ قَالَ هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ (ابو داؤد:1681، نسائی:3664، ابن ماجة:3684)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ سعد کی ماں فوت ہو گئی ہے۔ کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی۔ انہوں نے کنواں کھدوایا اور فرمایا یہ سعد کی ماں کا ہے۔

(1054)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰى اَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ ابْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ ابْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ يَعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ ، فَقَالَ حَتّٰى اَسْأَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّ اَبِي اَوْصٰى اَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَ اِنَّ هِشَاماً اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَ بَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاَعْتِقُ عَنْهُ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ اِنَّهٗ لَو كَانَ مُسْلِماً فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ (ابو داؤد:2883)۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی تھی کہ اسکی طرف سے سو غلام آزاد کر دیے جائیں۔ اسکے بیٹے ہشام نے اسکی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیے۔ اسکے دوسرے

www.islamtheworldreligion.com

بیٹے عمرو نے اسکی طرف سے باقی ماندہ پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا۔انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لوں۔وہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے والد نے اپنی طرف سے سو غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور ہشام نے اسکی طرف سے پچاس آزاد کر دیے ہیں اور پچاس مزید اسکے ذمے ہیں۔کیا میں اسکی طرف سے آزاد کر دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ مسلمان ہوتا تو تم لوگ اسکی طرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو وہ اس تک پہنچ جاتا۔

شرح

ایصالِ ثواب ہبہ ہوتا ہے، جس طرح اپنی ملکیت ہبہ کی جاسکتی ہے اسی طرح اپنے نیک عمل بھی ہبہ کیے جاسکتے ہیں، خواہ زندہ کو یا فوت شدہ کو، بزرگوں کے ایام منانا بھی اسی ایصالِ ثواب کی مختلف شکلیں ہیں، مگر ان دنوں میں خلافِ شرع خرافات کو کوئی بھی پسند نہیں کرتا۔سب اہل ایمان کے لیے استغفار بھی کیا جاسکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيقٍ، فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَإِنَّ اللهَ تَعَالَى لَيُدْخِلُ عَلَى أَهْلِ الْقُبُورِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ یعنی قبر میں میّت ڈوبنے والے غوطہ زن کی طرح ہوتی ہے۔اسے دعا کا انتظار ہوتا ہے جو اسے باپ یا ماں یا بھائی یا دوست کی طرف سے پہنچتی ہے۔جب وہ اس تک پہنچ جاتی ہے تو وہ اسے دنیا اور دنیا کی ہر چیز سے زیادہ پیاری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا میں سے اہل قبور پر پہاڑوں کی مقدار میں داخل کرتا ہے اور زندہ لوگوں کا مرے ہوئے لوگوں کیلیے بہترین تحفہ ان کے حق میں استغفار ہے (شعب الایمان للبیہقی: ۹۲۹۵)۔ضعیف

حضرت ابراہیم بن صالح بن درھم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا: إِنْطَلَقْنَا حَاجِّيْنَ فَإِذَا رَجُلٌ فَقَالَ لَنَا: إِلَى جَنْبِكُمْ قَرْيَةٌ يُقَالُ لَهَا: الْأُبُلَّةُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: مَنْ يَّضْمَنْ لِيْ مِنْكُمْ أَنْ يُّصَلِّيَ لِيْ فِيْ مَسْجِدِ الْعَشَّارِ رَكْعَتَيْنِ أَوْ أَرْبَعاً وَيَقُوْلُ هٰذِهٖ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ یعنی ہم حج کے لیے گئے، راستے میں ایک آدمی نے ہم سے کہا: تمہارے پہلو میں ایک گاؤں ہے جسے ابلہ کہتے ہیں، ہم نے کہا ہاں، انہوں نے کہا تم میں سے کون میرے ساتھ وعدہ کرتا ہے کہ مسجدِ عشار میں جا کر میرے لیے دو یا چار رکعتیں پڑھے اور کہے کہ: یہ (نفل) ابو ہریرہ کیلیے ہیں (ابوداؤد: ۴۳۰۸)۔ضعیف

لَا حَدَادَ فَوْقَ ثَلَاثٍ (وَمِنْهُ أُخِذَ رَسْمُ الْيَوْمِ الثَّالِثِ)

تین دن سے اوپر سوگ منع ہے (اسی سے سوئم منانا اخذ کیا گیا ہے)

(1055)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ

الیَومِ (ابو داؤد:4192،سنن النسائی:5227)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جعفر کے گھر والوں کو تین دن کی مہلت دی پھر ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا آج کے بعد میرے بھائی پر مت رونا۔

(1056)۔ وَعَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ وَزَيْنَبَ بِنتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْراً (بخاری:1281، مسلم:3734، ابو داؤد:2299، ترمذی:1195، نسائی:3500، ابن ماجۃ:2084)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اُم حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے حلال نہیں ہے کہ میّت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے سوائے شوہر کے اس کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

(1057)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا رُجِمَ مَاعِزٌ فَلَبِثُوا يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزٍ (مسلم:4431) صحیح

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ماعز (اسلمی) رضی اللہ عنہ کو سنگسار کیا گیا تو دو یا تین دن گزرے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا ماعز کے لیے استغفار کرو۔

رَفْعُ الْيَدَيْنِ لِلدُّعَاءِ

دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (الاعراف:55)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے رب کو عاجزی سے آہستہ پکارو۔

(1058)۔ عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْراً (ابو داؤد:1488، ترمذی:3556، ابن ماجۃ:3865)۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک تمہارا رب حیاء والا کریم ہے۔ اسے اپنے بندے سے حیاء آتی ہے کہ جب وہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے تو اس کے ہاتھوں کو خالی واپس کرے۔

(1059)۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ، فِي بَابِ رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ (ترمذی:3386)۔ وقال صحیح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے تھے تو انہیں نیچے نہیں کرتے تھے جب تک انہیں منہ پر نہ پھیر لیتے۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ يَدَيهِ فِي الدُّعَاءِ کے الفاظ اور إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيهِ إِلَيهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْراً کے الفاظ سے ہر دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کا مجموعی ثبوت میسر آ گیا تو پھر ہر ہر موقع کے لیے فرداً فرداً حدیث کی ضرورت نہ رہی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اَلْمَسْئَلَةُ اَنْ تَرفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْكَ اَو نَحْوَهُمَا ، وَالْاِسْتِغْفَارُ اَنْ تُشِيْرَ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ وَالْاِبْتِهَالُ اَن تَمُدَّ يَدَيْكَ جَمِيعاً یعنی سوال (کرنے کا ادب) یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر یا اس کے لگ بھگ اٹھاؤ اور استغفار (کرنے کا طریقہ) یہ ہے کہ تم ایک انگلی کے ساتھ اشارہ کرو (دو انگلیوں سے اشارہ کرنا مکروہ ہے) اور گڑگڑانا یہ ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھ اکٹھے اٹھاؤ (ابوداؤد: ۱۴۸۹)۔ صحیح

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کا باب

(1060)۔عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُزَهِّدُ فِي الدُّنْيَا وَتُذَكِّرُ الْآخِرَةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ مُسلِم عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (ابن ماجة: 1571، مسلم: 2260 الی قولہ ﷺ: فَزُورُوهَا)۔ حدیث ابن ماجة ضعیف و حدیث مسلم صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا۔ اب ان کی زیارت کرو۔ یہ چیز دنیا سے بے رغبت کرتی ہے اور آخرت کی یاد دلاتی ہے۔

(1061)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُورِ الْمَدِينَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ فَقَالَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُورِ يَغْفِرُ اللهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ (ترمذی: 1053)۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ شریف کی قبروں کے پاس سے گزرے اور ان کی طرف اپنا چہرہ انور کر کے فرمایا: اے قبروں والو! تم پر سلام ہو، اللہ ہماری اور تمہاری بخشش کرے۔ تم ہم سے پہلے آ چکے ہو اور ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

(1062)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ تَيْمِي قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي قُبُورَ شُهَدَاءِ اُحُدٍ عَلَى رَأْسِ كُلِّ حَوْلٍ فَيَقُولُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ وَ كَانَ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ يَفْعَلُونَهُ (المصنف لعبد الرزاق: 6716، ابن جریر: 15443)۔ اِسْنَادُهُ صَحِيحٌ

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت محمد بن ابراہیم تیمی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر سال کے آغاز پر اُحد کے شہیدوں کی قبروں پر تشریف لاتے تھے اور فرماتے تھے تم پر تمہارے صبر کے بدلے سلامتی ہو اور آخرت بہتر گھر ہے اور حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

(1063)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ

(ترمذی:1056، ابن ماجة:1576)۔ الحدیث صحیح یَقُوْلُ الْمُؤَلِّفُ لَعَلَّ هٰذَا کَانَ قَبْلَ اَنْ یُرَخِّصَ النَّبِیُّ ﷺ فِیْ زِیَارَةِ الْقُبُورِ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قبروں کی زیارت کرنیوالی عورتوں پر لعنت بھیجی ہے۔ مؤلف غفر اللہ لہٗ عرض کرتا ہے کہ شاید یہ نبی کریم ﷺ کے قبروں کی زیارت کی اجازت دینے سے پہلے کی بات ہے۔

(1064)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ کُنْتُ اَدْخُلُ بَیْتِیَ الَّذِیْ دُفِنَ فِیْهِ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاِنِّیْ وَاضِعٌ ثَوْبِیْ وَاَقُوْلُ اِنَّمَا هُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ، فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَ اللهِ مَا دَخَلْتُهٗ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حَیَآءً مِنْ عُمَرَ (مسند احمد:25536)۔ صحیح، رجاله رجال البخاری

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اپنے کمرے میں داخل ہو جاتی تھی جس میں نبی کریم ﷺ دفن تھے اور اس میں اپنا دوپٹہ اوڑھ لیتی تھی اور میں کہتی تھی یہ میرے شوہر اور والد ہی تو ہیں۔ پھر جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ دفن کیے گئے تو اللہ کی قسم میں اپنا پردہ سخت مضبوط کیے بغیر داخل نہیں ہوتی تھی حضرت عمر سے حیاء کرتے ہوئے۔

(1065)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِقُبُوْرِ شُهَدَآءِ اُحُدٍ، فَقَالَ اَشْهَدُ اَنَّكُمْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ اللهِ تَاْتُوْهُمْ وَزُوْرُوْهُمْ وَسَلِّمُوْا عَلَیْهِمْ فَوَ الَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْهِمْ اَحَدٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ اِلَّا رَدُّوْا عَلَیْهِ (المستدرك:3027، 4373، دلائل النبوة للبیهقی المجلد 3 صفحته 284)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ شہداءِ اُحد کی قبروں کے پاس سے گزرے اور فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے ہاں زندہ ہو۔ اے لوگو! انکے پاس آیا کرو ان کی زیارت کیا کرو۔ انہیں سلام کہا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان ہے قیامت کے دن تک جو بھی انہیں سلام کہے گا یہ اس کا جواب دیں گے۔

(1066)۔ وَعَنْ اَبِیْ مَرْثَدَ الْغَنَوِیِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُورِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَیْهَا (مسلم:2250، ابو داؤد:3229، ترمذی:1050، نسائی:760)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو مرثد غنوی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ہی ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔

(1067)۔ وَعَنْ بَشِیْرِ بْنِ نَهِیْكٍ عَنْ بَشِیْرٍ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَاٰی رَجُلًا یَمْشِیْ فِیْ نَعْلَیْنِ بَیْنَ الْقُبُوْرِ، فَقَالَ یَا صَاحِبَ السِّبْتِیَّتَیْنِ، اَلْقِهِمَا (ابو داؤد:3230، سنن النسائی:2048، ابن ماجة:1568)۔ حسن

ترجمہ: حضرت بشیر بن نہیک نے رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام بشیر سے روایت فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک

www.islamtalkworldreligion.com

آدمی کو دیکھا جو جوتے پہن کر قبروں میں چل رہا تھا۔ فرمایا: اے بال کھرچے ہوئے جوتوں والے، انہیں اتار دے۔ (نبی کریم ﷺ نے خود بال کھرچے ہوئے نعلین مقدس (یعنی سبتیتین) پہنے ہیں (بخاری:166)، مگر اِس آدمی کو یہ حکم قبروں کے احترام کی وجہ سے دیا تھا، قبرستان میں جوتے پہن کر پھرنا مکروہ تنزیہی ہے، یَمْشِي فِي نَعْلَيْنِ کے مطلق الفاظ میں اسی طرف اشارہ ہے)۔

(1068)۔وَعَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي صَالِحٍ قَالَ اَقْبَلَ مَرْوَانُ يَوْماً فَوَجَدَ رَجُلًا وَاضِعاً وَجْهَهُ عَلَى الْقَبْرِ فَاَخَذَ بِرَقَبَتِهِ وَ قَالَ اَتَدرِي مَا تَصنَعُ؟ قَالَ نَعَمْ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِ فَاِذَا هُوَ اَبُو اَيُّوبَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَلَمْ آتِ الْحَجَرَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَبْكُوا عَلَى الدِّيْنِ اِذَا وَلِيَهُ اَهْلُهُ وَلٰكِنِ ابْكُوا عَلَيْهِ اِذَا وَلِيَهُ غَيْرُ اَهلِهِ (مسند احمد:23476، مستدرك حاكم:8749)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت داؤد بن صالح فرماتے ہیں کہ ایک دن مروان آ نکلا اور اس نے ایک آدمی کو دیکھا جس نے قبر انور پر اپنا چہرہ رکھا ہوا تھا۔ اس نے اسے گردن سے پکڑ لیا اور کہا تم جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ اس نے کہا ہاں اور اپنا رخ اس کی طرف کیا تو وہ حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا ہوں اور میں کسی بت کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تک اہل لوگوں کے ہاتھ میں دین رہے گا تو دین پر مت رونا لیکن جب وہ نااہلوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا تو دین پر رونا۔

شرح

قبرستان کی زیارت کا مقصد دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کی یاد ہے۔ اولیاء اللہ کی قبروں کی زیارت میں اضافی فائدہ یہ ہے کہ وہاں برکات کا نزول ہوتا ہے اور دعا کی قبولیت کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ کی قبر انور کی زیارت کا مزید فائدہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ زائر کی شفاعت فرمائیں گے۔ قبروں پر جا کر سجدہ کرنا، طواف کرنا اور دیگر خلافِ شرع حرکات کرنا منع ہے۔

☆.....☆.....☆

www.islamtheworldreligion.com

كِتَابُ الْمِيْرَاثِ
میراث کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يُوْصِيكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الخ (النسآء:11)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تمہیں تمہاری اولادوں کے بارے میں حکم سناتا ہے، مرد کا حصہ دو عورتوں کے حصے کے برابر ہے۔

وَ قَالَ: قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ (النسآء:176)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اللہ تمہیں فیصلہ دیتا ہے اس آدمی کے بارے میں جس کی اصل اور نسل دونوں نہ ہوں۔

(1069)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا فَاِنَّهٗ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ يُنْسَأُ وَهُوَ اَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ اُمَّتِيْ (ابن ماجة:2719)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میراث کا علم سیکھو اور سکھاؤ۔ یہ نصف علم ہے۔ یہ بھلا دیا جاتا ہے اور یہ پہلی چیز ہے جو میری امت میں سے نکال لی جائے گی۔

بَيَانُ مَنْ لَا يَرِثُ
ان کا بیان جو وارث نہیں بنتے

(1070)۔عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ

(مؤطا امام محمد صفحته 320، مسلم:4140، بخاری:6764، ابو داؤد:2909، ترمذی:2107، ابن ماجة:2729)۔صحیح

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسلمان کافر کا وارث نہیں بنتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں بنتا۔

(1071)۔عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ تَنْزِلُ فِيْ دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيْلٌ مِنْ رِبَاعٍ اَوْ دُوْرٍ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَرِثَ اَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا شَيْئًا لِاَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيْلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ فَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ لَا يَرِثُ الْمُؤْمِنُ الْكَافِرَ (بخاری:1588، 3058، 4282، 4283، 6764، مسلم:3294، 3295، 3296، ابو داؤد:2910، ابن ماجة:2730، 2942، موطا امام مالك:1083، 1084، موطا امام محمد:320، كتاب الام للشافعي المجلد4 صفحته 77)۔صحیح

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ آپ مکہ میں اپنے گھر میں کہاں اتریں گے؟ آپ نے فرمایا: عقیل نے ہمارے لیے کوئی محلہ یا مکان کہاں چھوڑا ہے (یعنی سب بیچ دیے ہیں) اور عقیل اور طالب اپنے

www.islamtheworldreligion.com

باپ ابوطالب کے وارث ہوئے تھے، اور حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما انکے وارث نہیں ہوئے تھے، کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب دونوں کافر تھے اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مومن کافر کا وارث نہیں ہوتا۔

(1072)۔عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ: إِنَّمَا وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ عَلِيٌّ، قَالَ: فَلِذٰلِكَ تَرَكْنَا نَصِيبَنَا مِنَ الشِّعْبِ (موطا الامام مالك:1084) صحيح

ترجمہ: حضرت علی بن حسین (امام زین العابدین) فرماتے ہیں کہ ابوطالب کے وارث عقیل اور طالب بنے اور علی انکے وارث نہیں بنے، یہی وجہ ہے کہ ہم نے گھاٹی میں اپنا حصہ ترک کر دیا۔

شرح

بعض موضوعات پر بات کرتے وقت ہمیں خوشی محسوس نہیں ہوتی، لیکن ہم قرآن وسنت کے واضح دلائل اور اجماع امت کے سامنے مجبور ہیں۔ تمام مفسرین اور شارحین نے متعلقہ آیات اور احادیث کے تحت اس موضوع پر مفصل لکھا ہے، انہی کے طریقے پر چلتے ہوئے ایک مسئلہ پر صرف علماء کے لیے اختصار پیش خدمت ہے، ہم نے عربی اور فارسی عبارات کا ترجمہ جان بوجھ کر نہیں کیا:

(1)۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ (سورہ توبہ: ۱۱۳)۔

حدیث شریف میں ہے کہ: وَأَبِي أَنْ يَقُولَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَمَا وَاللهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهِ: {مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ} [التوبة: 113] الآيَةَ (بخاری: ۱۳۶۰، ۳۸۸۴، ۴۶۷۵، ۴۷۷۲، ۶۶۸۱، مسلم: ۱۳۲، ۱۳۳، نسائی: ۲۰۳۵)۔

مختلف تفاسیر کے اصل عربی الفاظ اس طرح ہیں: اَبیٰ اَن یَّقُوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (بغوی جلد ۲ صفحہ ۳۳۱)۔ فَاسْتَمَرَّ عَلٰی مَا کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْکُفْرِ (ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۵۳۶)۔ اَبیٰ اَن یَّقُوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (مظہری جلد ۵ صفحہ ۳۸۷)۔ اَبیٰ اَن یَّقُوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (خازن جلد ۲ صفحہ ۲۸۵)۔ نَزَلَ فِیْ اِسْتِغْفَارِہٖ لِعَمِّہٖ اَبِیْ طَالِبٍ (تفسیر جلالین صفحہ ۱۶۷، بیروتی ۲۰۵)۔ یَأْبٰی اَن یَّقُوْلَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (سیرت ابن اسحاق صفحہ ۲۶۸)۔

حضرت علامہ سید محمود آلوسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: وروى ابن إسحاق في سيرته عن العباس بن عبد الله بن معبد عن بعض أهله عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما من خبر طويل أن النبي ﷺ قال لأبي طالب في مرض موته وقد طمع فيه: أي عم فأنت فقلها يعني لا إله إلا الله أستحل بها لك الشفاعة يوم القيامة- وحرض عليه عليه الصلاة والسلام بذلك- فقال: والله يا ابن أخي لولا مخافة السبة عليك وعلى بني أبيك من بعدي وأن تظن قريش أني إنما

www.islamtheverdureligion.com

قلتها جزعا من الموت لقلتها ولا أقولها إلا لأسرك بها فلما تقارب من أبي طالب الموت نظر العباس إليه يحرك شفتيه فأصغى إليه بأذنه فقال: يا ابن أخي لقد قال أخي الكلمة التي أمرته أن يقولها فقال له ﷺ لم أسمع ، واحتج بهذا ونحوه من أبياته المتضمنة للإقرار بحقية ما جاء به ﷺ وشدة حنوه عليه ونصرته له ﷺ الشيعة الذاهبون إلى موته مؤمنا وقالوا: إنه المروى عن أهل البيت وأهل البيت أدرى ، وأنت تعلم قوة دليل الجماعة فالاعتماد على ما رُوى عن العباس دونه مما تضحك منه الثكلى، والأبيات على انقطاع أسانيدها ليس فيها النطق بالشهادتين وهو مدار فلك الإيمان، وشدة الحنو والنصرة مما لا ينكره أحد إلا أنها بمعزل عما نحن فيه، وأخبار الشيعة عن أهل البيت أوهنُ من بيت العنكبوت وإنه لأوهن البيوت، نعم لا ينبغي للمؤمن الخوض فيه كالخوض في سائر كفار قريش من أبي جهل وأضرابه فإن له مزية عليهم بما كان يصنعه مع رسول الله ﷺ من محاسن الأفعال، وقد روى نفع ذلك له في الآخرة أفلا ينفعه في الدنيا في الكف عنه وعدم معاملته معاملة غيره من الكفار (روح المعانی تحت التوبہ: ۱۱۳ جلد ۱۰ صفحہ ۵۳۸ تا ۵۴۰)۔

قرآن شریف کی دوسری آیت ہے: إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ (سورۃ القصص: ۵۶)۔

صحیحین میں روایت ہے کہ: وَأَنْزَلَ اللهُ فِي أَبِي طَالِبٍ ، فَقَالَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: {إِنَّكَ لا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللهَ يَهْدِي مَنْ يَّشَاءُ} (بخاری : ۴۷۷۲، مسلم: ۱۳۲، ۱۳۳، نسائی: ۲۰۳۵)۔ یہی حدیث سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی بیان فرمائی ہے (مسلم: ۱۳۴، ۱۳۵، ترمذی: ۳۱۸۸، تفسیر ابن ابی حاتم: ۱۷۷۵۴، اسباب النزول للواحدی: ۶۶۲)۔

واحدی رحمہ اللہ متوفی ۴۶۸ھ اور دیگر علماء لکھتے ہیں کہ: أَجْمَعَ الْمُفَسِّرُوْنَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ (اسباب النزول صفحہ ۳۴۸، تفسیر کشاف جلد ۳ صفحہ ۴۰۸، تفسیر کبیر جلد ۹ صفحہ ۵، تفسیر مدارک جلد ۳ صفحہ ۴۳۶، البحر المحیط جلد ۷ صفحہ ۱۶۲، روح المعانی جلد ۲۰ صفحہ ۲۲۱)۔

قرآن شریف کی تیسری آیت ہے: وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْأَوْنَ عَنْهُ (الانعام: ۲۶)۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نَزَلَتْ فِي أَبِي طَالِبٍ كَانَ يَنْهَى الْمُشْرِكِيْنَ أَنْ يُّؤْذُوْا رَسُولَ اللهِ ﷺ وَيَتَبَاعَدُ عَمَّا جَآءَ بِهِ (سیرت ابن اسحاق صفحہ ۲۶۹، دلائل النبوۃ للبیہقی: ۶۴۴، تفسیر ابن ابی حاتم: ۷۲۳۳، ۷۲۴۰، ابن جریر: ۱۰۲۵۶، اسباب النزول للواحدی: ۵۲۶، بغوی جلد ۲ صفحہ ۱۶، دُرِ منثور جلد ۳ صفحہ ۱۵، تفسیر بیضاوی جلد اول صفحہ ۲۹۶، مستدرک حاکم: ۳۲۷۸)۔ صحیح وافقہ الذہبی

حضرت علامہ واحدی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: (لما انشد ابو طالب اشعارا فی حق النبی ﷺ) فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالٰى: وَهُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ الآية (اسباب النزول: ۵۲۶)۔

www.islamtheworldreligion.com

(2)۔ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ، فَإِنَّهٗ كَانَ يَحُوْطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ؟ قَالَ: هُوَ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ، وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (بخاری: ۳۸۸۳، ۶۲۰۸، ۶۵۷۲، مسلم: ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، مسند احمد: ۱۷۶۳، ۱۷۶۸، ۱۷۷۴، ۱۷۸۹)۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَذُكِرَ عِنْدَهٗ عَمُّهٗ، فَقَالَ: لَعَلَّهٗ تَنْفَعُهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِيْ ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ، يَغْلِيْ مِنْهُ دِمَاغُهٗ (بخاری: ۳۸۸۵، ۶۵۶۴، مسلم: ۵۱۳)۔

(3)۔ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض کیا تھا: اِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الكَافِرَ قَدْ مَاتَ (ابن ابی شیبہ جلد ۳ صفحہ ۲۲۸، سیرتِ ابن اسحاق صفحہ 269)۔ ایک روایت میں ہے: اِنَّ عَمَّكَ الشَّيْخَ الضَّالَّ قَدْ مَاتَ (ابن ابی شیبہ جلد ۳ صفحہ ۱۵۵، ۲۲۸، مسند احمد: ۱۰۷۸، ابوداؤد: ۳۲۱۴)۔ ایک حدیث میں ہے کہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اِنَّهٗ مَاتَ مُشْرِكاً، قَالَ: اِذْهَبْ فَوَارِهْ (نسائی: ۱۹۰)۔

(4)۔ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اَبُوْ طَالِبٍ عَمُّهٗ وَ اَبُوْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَاتَ كَافِراً (فقہ اکبر صفحہ ۷)۔ فقہ کی معروف درسی کتاب ہدایہ میں ہے کہ: اِذَا مَاتَ الْكَافِرُ وَلَهٗ وَلِيٌّ مُسْلِمٌ فَاِنَّهٗ يَغْسِلُهٗ وَ يُكَفِّنُهٗ وَ يَدْفِنُهٗ، بِذَالِكَ اُمِرَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِيْ حَقِّ اَبِيْهِ اَبِيْ طَالِبٍ (الہدایہ جلد ۱ صفحہ ۱۸۲، ہدایہ مطبوعہ مصر جلد ۱ صفحہ ۱۵۰)۔ حضرت علامہ سید ابن عابدین شامی رحمت اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: اَطْبَقُوْا عَلٰى كُفْرِ اَبِيْ طَالِبٍ (فتاویٰ شامی جلد ۳ صفحہ ۳۱۰)۔

حضرت علامہ سعد الدین تفتازانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وَلِذَا اَطْبَقُوْا عَلٰى كُفْرِ اَبِيْ طَالِبٍ (شرح مقاصد جلد ۲ صفحہ ۲۴۸)۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بداں کہ مشائخ حدیث و علمائے اہل سنت بریں اند کہ ایمانِ ابی طالب ثبوت نہ پذیرفتہ (شرح سفر السعادت جلد ۲ صفحہ ۲۴۹)۔

علامہ احمد بن محمد بن صدیق الغماری لکھتے ہیں: وَالْوَاقِعُ اَنَّهٗ غَيْرُ نَاجٍ اَلنَّجَاةَ الْمَطْلُوْبَةَ، وَلَا مُعَذَّبٌ عَذَابَ الْكُفَّارِ كَمَا دَلَّتْ عَلَيْهِ الدَّلَائِلُ اَيْضًا (الجواب المفید صفحہ ۹۴)۔

(5)۔ حضرت سید علی ہجویری المعروف بہ داتا گنج بخش علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ:

جریان حکم ابو طالب بر شقاوت بود، دلالت محمد مصطفی ﷺ اورا سود نداشت (کشف المحجوب صفحہ ۲۹۳)۔

www.islamtheworldreligion.com

حضرت قطب الاقطاب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز لکھتے ہیں: سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ هِدَايَةَ عَمِّهٖ اَبِيْ طَالِبٍ ، فَاَبٰى اَن يَّهْدِيَهٗ ، وَ هَدٰى وَحْشِياً قَاتِلَ حَمْزَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا ، كَاَنَّهٗ عَزَّوَجَلَّ يَقُوْلُ لِنَبِيِّهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَا مُحَمَّدُ عَلَيْكَ الدَّعْوَةُ ..... وَ اَمَّا الْاِجَابَةُ وَ الْهِدَايَةُ فَاِنَّ (غنیۃ الطالبین جلد ۲ صفحہ ۴۹، ۵۰)۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: وَلَوْ كَانَ لِلْهِمَّةِ اَثَرٌ وَلَا بُدَّ، لَمْ يَكُنْ اَحَدٌ اَكْمَلَ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَلَا اَعْلٰى وَ اَقْوٰى هِمَّةً مِنْهُ، وَ مَا اَثَّرَتْ فِيْ اِسْلَامِ اَبِيْ طَالِبٍ عَمِّهٖ، وَ فِيْهِ نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ ذَكَرْنَاهَا (فصوص الحکم صفحہ ۱۱۸)۔

مشہور صوفیانہ تفسیر عرائس البیان میں ہے کہ: لَوْ كَانَ اِرَادَةُ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ فِيْ حَقِّ اَبِيْ طَالِبٍ مَقْرُوْنَةً بِاِرَادَةِ الْاَزَلِ لَكَانَ مُهْتَدِيًا الخ (تفسیر عرائس البیان جلد 3 صفحہ ۹۱)۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قدس سرہ فرماتے ہیں: چوں او رنجور شد مصطفٰی علیہ السلام نزدیکِ او رفت و گفت تو یک بار بوحدانیتِ حق اقرار کن، خواہ بزبان خواجہ بصدق دل تا من باخدای حجیت گویم کہ الٰہی او ایمان آوردہ بود! ہر چند کہ رسول علیہ السلام این معنی گفت ہیچ اثر نکرد، ہم چنان بر کفر بمرد، تا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ خبر مردنِ او با رسول علیہ السلام بدین عبارت گفت کہ: عمك الضال مات یعنی عمر گمراہِ تو بمرد! بعد ازاں رسول علیہ السلام فرمود کہ او را غسل دہند و در کفن پیچند و گور بکاوند بی لحد و او را از بالا بگور اندازند یعنی وضع نباشد (فوائد الفواد صفحہ ۲۳۲ مطبوعہ لاہور ۱۹۶۶ء)۔

حضرت خواجہ فخر جہاں دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: عم رسول خدا ابو طالب ..... مُرد (نظام العقائد صفحہ ۲۹)۔

حضرت پیر پٹھان خواجہ محمد سلیمان تونسوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں: انہوں نے کہا: اِخْتَرْتُ النَّارَ عَلَى الْعَارِ (نافع السالکین مترجم صفحہ ۳۶۵)۔

حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: آنحضرت ﷺ کے چچوں اور پھوپھیوں کے اسماء: حارث، قثم، زبیر، حمزہ، عباس، ابوطالب، عبدالکعبہ، حجل، ضرار، غیداق، ابولہب، صفیہ، عاتقہ، اروٰی، ام حکیم، برہ، امیمہ۔ اس جماعت میں سے صرف تین افراد ایمان لائے: حمزہ، عباس وصفیہ رضی اللہ عنہم (تحقیق الحق صفحہ ۷۲)۔

حضرت گولڑوی رحمہ اللہ کا انداز بالکل ایسا ہی ہے جیسے دیگر مختصر سیرت نگاروں کا ہے۔ مقدسی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: لَمْ يُسْلِمْ مِنْ اَعْمَامِ النَّبِيِّ ﷺ اِلَّا الْعَبَّاسُ وَ حَمْزَةُ (متون السیرۃ النبویۃ صفحہ ۱۲۹)۔

www.islamtheworldreligion.com

امام نووی لکھتے ہیں: اَسْلَمَ مِنْهُمْ حَمْزَةُ وَالْعَبَّاسُ (متون السیرۃ النبویۃ صفحہ ۱۷۰)۔

(6)۔ علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ: هٰذِهٖ سِلْسِلَةُ شِيْعِيَّةٍ مِنَ الْغُلَاةِ فِي الرَّفْضِ، فَلَا يُفْرَحُ (الاصابہ جلد ۴ صفحہ ۲۲۸۳)۔

حضرت علامہ حلبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وَ ذَكَرَ السُّهَيْلِيُّ الْحِكْمَةَ فِيْ اِخْتِصَاصِ قَدَمَيْهِ بِالْعَذَابِ، وَزَعَمَ بَعْضُ غُلَاةِ الرَّافِضَةِ اَنَّ اَبَا طَالِبٍ اَسْلَمَ (سیرۃ حلبیہ جلد ۲ صفحہ ۵۰)۔

حضرت شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: متاخرین علماء اہل سنت ایمانِ آبائے ورے ﷺ را اثبات کردہ اند و شیعہ اسلام ابی طالب را ازیں قبیل می دانند (شرح سفر السعادت جلد ۲ صفحہ ۲۵۰)۔

حضرت مخدوم محمد ہاشم سندھی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: لَمْ يَثْبُتْ اِسْلَامُ اَبِيْ طَالِبٍ عِنْدَ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ خِلَافاً لِمَا كَابَرَتْ بِهِ الرَّوَافِضُ الْفَسَقَةُ (بذل القوۃ فی حوادث سنی النبوۃ صفحہ ۲۶۹)۔

علامہ خفاجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اَبُوْ طَالِبٍ تُوُفِّيَ كَافِراً وَ اِدِّعَاءُ بَعْضِ الشِّيْعَةِ اَنَّهٗ اَسْلَمَ لَا اَصْلَ لَهٗ (نسیم الریاض جلد ۳ صفحہ ۴۸۴)۔

علامہ صالحی شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: زَعَمَ بَعْضُ غُلَاةِ الرَّافِضَةِ اَنَّ اَبَا طَالِبٍ اَسْلَمَ، وَ اسْتَدَلَّ بِاَخْبَارٍ وَاهِيَةٍ رَدَّهَا الْحَافِظُ فِي الْاِصَابَةِ (سبل الہدی والرشاد جلد ۲ صفحہ ۴۳۲)۔

علامہ عبدالعزیز پرہاروی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وَالِدُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَانَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ يَحْفَظُهٗ وَ لٰكِنْ مَاتَ عَلَى الْكُفْرِ كَمَا فِيْ صَحِيْحِ الْبُخَارِيِّ وَ مُسْلِمٍ خِلَافاً لِلشِّيْعَةِ (نبراس صفحہ ۳۱۷)۔

(7)۔ سید احمد بن زینی دحلان رحمہ اللہ بار بار لکھتے ہیں کہ: دُخُوْلُهُ النَّارَ لِاَجْلِ تَرْكِ التَّلَفُّظِ بِالشَّهَادَتَيْنِ (اسنی المطالب صفحہ ۱۹۰، ۲۱۳، ۲۱۸، ۲۱۹)۔

ایک مقام پر لکھتے ہیں: وَاَمَّا اِذَا كَانَ عَدَمُ الْاِنْقِيَادِ الظَّاهِرِيِّ، وَعَدَمُ النُّطْقِ بِالشَّهَادَتَيْنِ لِعُذْرٍ لَا لِعِنَادٍ فَاِنَّ الْاِيْمَانَ الْبَاطِنِيَّ يَنْفَعُ صَاحِبَهٗ بَاطِناً عِنْدَ اللهِ فِي الدَّارِ الْاٰخِرَةِ وَلٰكِنَّهٗ فِي الظَّاهِرِ يُعَامَلُ مُعَامَلَةَ الْكُفَّارِ، فَيُقَالُ: اِنَّهٗ كَافِرٌ بِحَسْبِ اَحْكَامِ الدُّنْيَا (اسنی المطالب صفحہ ۱۹۰)۔

حضرت علامہ احمد بن زینی دحلان رحمہ اللہ اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں: وَالْحَاصِلُ اَنَّ ظَاهِرَ النُّصُوْصِ الشَّرْعِيَّةِ مِنَ الْاٰيَاتِ الْقُرْاٰنِيَّةِ وَ الْاَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ كُلِّهَا تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ مَاتَ عَلٰى كُفْرِهٖ وَ اَنَّهٗ كَانَ عِنْدَهٗ تَصْدِيْقٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ لٰكِنْ عِنْدَهٗ عَدَمُ اِنْقِيَادٍ وَاِسْتِسْلَامٍ فَلَمْ يَنْفَعْهُ تَصْدِيْقُهٗ وَ اَمَّا حَدِيْثُ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ الَّذِيْ فِيْهِ اَنَّهٗ نَطَقَ بِالشَّهَادَتَيْنِ عِنْدَ وَفَاتِهٖ فَاِنَّهٗ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ لَا يُعَارِضُ تِلْكَ النُّصُوْصَ وَ قَالَتِ الشِّيْعَةُ

www.islamtheworldreligion.com

بِاِسْلَامِهٖ تَمَسُّكاً بِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ وَ بِكَثِيْرٍ مِنْ اَشْعَارِهٖ لٰكِنْ مَذْهَبُ اَهْلِ السُّنَّةِ عَلٰى خِلَافِهٖ
(السیرۃ النبویہ لاحمد الدحلان علی ہامش الحلبیہ جلد ا صفحہ ۸۸)۔

(1073)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ
(ترمذی:2109،ابن ماجۃ:2735)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قاتل وارث نہیں بن سکتا۔

بَيَانُ الْوَصِيَّةِ

وصیت کا بیان

(1074)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا حَقُّ اِمْرَىءٍ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهٗ مَا يُوْصٰى فِيْهِ اِلَّا وَ وَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ (بخاری : 2738، مسلم:4204، ابو داؤد:2862، ترمذی:2118، نسائی:3618،ابن ماجۃ:2702)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان آدمی کا یہ حق نہیں ہے کہ اسکے پاس وصیت کے قابل مال دو راتوں تک پڑا رہے مگر اسکی وصیت اسکے پاس لکھی ہوئی ہونی چاہیے۔

(1075)۔وَعَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضاً اَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْراً وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ فَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهٖ، قَالَ لَا، قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِيْ، قَالَ لَا، قُلْتُ فَالشَّطْرِ، قَالَ لَا، قُلْتُ فَالثُّلُثِ، قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ (مسند الامام الاعظم صفحہ 231، مؤطا الامام محمد صفحہ 323، مسلم: 4209، بخاری: 4409، ترمذی: 2116، ابو داؤد:2864، نسائی:3626، ابن ماجۃ:2708)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں فتح مکہ کے سال بیمار ہو گیا اور مجھے موت کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس بہت سا مال ہے اور میرا کوئی وارث نہیں ہے سوائے میری بیٹی کے۔ میں اپنے سارے مال کے لیے وصیت کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا پھر میرے مال کا دو تہائی حصہ، فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا آدھا۔ فرمایا نہیں۔ میں نے عرض کیا تہائی حصہ۔ فرمایا: تہائی ٹھیک ہے ویسے تہائی بھی ہے تو بہت۔

(1076)۔وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ (ابو داؤد:2870، ترمذی:2120، ابن ماجۃ:2713)۔قال الترمذی حسن صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ دیتے ہوئے سنا بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر حقدار کو اس کا حق دے دیا ہے۔ لہٰذا وارث کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں۔

بَابُ مِيْرَاثِ ذَوِي الْفُرُوضِ

ذوالفروض کی میراث کا باب

(1077)۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا وَ هُوَ مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيْداً وَ إِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا وَ لَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالاً وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ. قَالَ يَقْضِي اللهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى عَمِّهِمَا. فَقَالَ أَعْطِ لِابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ (مسند احمد:14810، ابو داؤد:2892، ترمذی:2092، ابن ماجۃ:2720)۔ قال الترمذی ھذا حدیث صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع کی زوجہ اپنی دو بیٹیاں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئیں جو حضرت سعد بن ربیع سے پیدا ہوئیں تھیں۔ عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دونوں سعد بن ربیع کی بیٹیاں ہیں۔ ان کے والد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جنگِ اُحد لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ ان کے چچا نے ان کا مال لے لیا ہے اور ان کے لیے کوئی مال نہیں چھوڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس بارے میں اللہ فیصلہ فرمائے گا۔ اس موقع پر میراث والی آیت اتری۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے چچا کی طرف پیغام بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے فرمایا: سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو تہائی حصہ دے دو۔ اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو۔ جو باقی بچے وہ تیرا ہے۔

(1078)۔ وَعَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيْلٍ قَالَ سُئِلَ أَبُوْ مُوسٰى عَنِ ابْنَةٍ وَ بِنْتِ ابْنٍ وَأُخْتٍ. فَقَالَ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ. وَائْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي. فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَ أُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسٰى. فَقَالَ لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذاً وَ مَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ. أَقْضِي فِيْهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ. فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسٰى فَأَخْبَرْنَا بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ. فَقَالَ لَا تَسْئَلُونِي مَا دَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِيْكُمْ (بخاری:6736، ترمذی:2093، ابن ماجۃ:2721، مسند احمد:3690، سنن الدارمی:2891)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ہزیل بن شرحبیل فرماتے ہیں کہ حضرت ابوموسیٰ سے بیٹی، پوتی اور بہن کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا بیٹی کے لیے آدھا حصہ اور بہن کے لیے آدھا حصہ ہے تم ابن مسعود کے پاس جاؤ وہ میری تصدیق کریں گے۔ حضرت ابن مسعود سے پوچھا گیا اور انہیں حضرت ابوموسیٰ کا قول بھی بتایا گیا۔ انہوں نے فرمایا پھر تو میں گمراہ ہو گیا اور ہدایت پانے والوں میں سے نہ ہوا۔ میں اس بارے میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے۔ بیٹی کا نصف حصہ ہے۔ پوتی کا چھٹا حصہ ہے تاکہ دو تہائی مکمل ہو جائے اور جو بچے وہ بہن کا ہے، پھر ہم حضرت ابوموسیٰ کے پاس آئے اور انہیں حضرت ابن مسعود کا قول بتایا۔ انہوں نے فرمایا جب تک یہ

www.islamtheworldreligion.com

جلیل القدر عالم تم میں موجود ہیں مجھ سے مت پوچھا کرو۔

(1079)۔ وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّ ابْنَ ابْنِيْ مَاتَ فَمَا لِيْ مِنْ مِيْرَاثِهٖ ؟ قَالَ لَكَ السُّدُسُ ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ لَكَ سُدُسٌ آخَرُ ، فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ قَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْآخَرَ طُعْمَةٌ (مسند احمد:19871، ترمذی:2099، ابو داؤد:2896)۔ قال الترمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا، میرا پوتا فوت ہو گیا ہے۔ اسکی میراث میں سے میرا کیا حصہ ہے؟ فرمایا: تیرا چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ واپس ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا، فرمایا: تیرا چھٹا حصہ مزید بھی ہے۔ پھر جب وہ واپس ہوا تو آپ نے اسے بلایا اور فرمایا: یہ دوسرا چھٹا حصہ عصبہ کے طور پر ہے۔

(1080)۔ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ وَعَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ اَبَا بَكْرِ الصِّدِّيْقِ جَعَلَ الْجَدَّ اَبًا (سنن الدارمی:2904)۔ صحیح والمسئلة معروفة

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دادے کو باپ قرار دیا ہے۔

(1081)۔ وَعَنْ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ جَعَلَ الْجَدَّ اَبًا رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَ كَانَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ يَأْخُذُ فِي الْجَدِّ بِقَوْلِ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَا يُوَرِّثُ الْاِخْوَةَ مَعَهٗ شَيْئًا (مؤطا امام محمد صفحته 317، سنن الدارمی:2910)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت طاؤس اپنے والد سے اور وہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے دادا کو باپ قرار دیا ہے۔ اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ دادے کے بارے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے قول سے اخذ کرتے تھے اور اس کے ساتھ بھائیوں کو بالکل وارث نہیں بناتے تھے۔

(1082)۔ وَعَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ جَآءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ تَسْأَلُهٗ مِيْرَاثَهَا ، فَقَالَ لَهَا مَا لَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَ مَا لَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ فَارْجِعِيْ حَتّٰى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَعْطَاهَا السُّدُسَ ، فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ فَاَنْفَذَهٗ لَهَا اَبُوْ بَكْرٍ ، ثُمَّ جَآءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰى اِلٰى عُمَرَ تَسْأَلُهٗ مِيْرَاثَهَا ، فَقَالَ هُوَ ذٰلِكَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَيْنَكُمَا وَاَيَّتُكُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا (مؤطا مالك كتاب الفرائض:4، ترمذی:2100، ابو داؤد:2894، ابن ماجة:2724، سنن الدارمی:2895)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت قبیصہ بن ذویب فرماتے ہیں کہ ایک دادی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنی میراث کے بارے میں پوچھنے کے لیے آئی۔ آپ نے اسے فرمایا: اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں تیرا کوئی حصہ ہے۔ تم واپس چلی جاؤ حتیٰ کہ میں لوگوں سے اس کے بارے میں پوچھوں۔ آپ نے لوگوں سے پوچھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے

www.islamtheworldreligion.com

فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر تھا آپ نے دادی کو چھٹا حصہ عطا فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ کے ساتھ کوئی اور گواہ بھی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے بھی یہی بات بتائی۔ جو حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے بتائی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادی کے لیے یہی نافذ کر دیا۔ پھر ایک اور دادی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی اور آپ سے اپنی میراث کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا وہی چھٹا حصہ ہے۔ اگر تم دو جمع ہو گئی ہو تو وہی تمہارے درمیان تقسیم ہوگا اور تم میں سے جو بھی اکیلی ہو وہ اس اکیلی کا ہے۔

(1083)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّةٍ اَطْعَمَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ سُدُساً مَعَ ابْنِهَا وَ ابْنُهَا حَيٌّ (ترمذی:2102، سنن الدارمی:2933)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے دادی کے بارے میں فرمایا جس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی ہے کہ یہ پہلی دادی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے اس کے بیٹے کے ساتھ چھٹا حصہ دیا ہے جب کہ اس کا بیٹا زندہ ہے۔

(1084)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةٍ وَاَبَوَيْنِ، لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ، سَهْمٌ مِنْ اَرْبَعَةٍ، وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ، سَهْمٌ، وَلِلْاَبِ سَهْمَانِ (سنن الدارمی:2869)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے بیوی اور ماں باپ کے بارے میں فرمایا: بیوی کا چوتھا حصہ ہے اور ماں کے لیے بیوی سے بچے ہوئے کا تہائی حصہ ہے، ماں کا حصہ تو یہ ہوا، اور (اب) باپ کا اس سے دوگنا ہے۔

(1085)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّهُ قَالَ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوجَهَا وَاَبَوَيْهَا، لِلزَّوجِ النِّصْفُ وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ (سنن الدارمی:2871)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیوی کے بارے میں فرمایا: جس نے اپنا شوہر اور ماں باپ چھوڑے ہوں۔ فرمایا: شوہر کا نصف حصہ ہے اور ماں کے لیے بچے ہوئے کا تہائی حصہ ہے۔

بَابُ مِيْرَاثِ الْعَصَبَاتِ

عصبات کی میراث

(وَاَوْلَهَا الصُّلْبُ ثُمَّ الْاَصْلُ ثُمَّ بَنُو الْاَبِ ثُمَّ بَنُو الْجَدِّ)

(ان میں پہلا نمبر اولاد کا، دوسرا اصول کا، تیسرا باپ کی اولاد کا اور چوتھا دادا کی اولاد کا ہے)

(1086)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ (مسند امام اعظم صفحہ 232، مسلم:4141، بخاری:6732، ابو داؤد: 2898، ترمذی:2098، ابن ماجۃ:2740، شرح معانی الآثار للطحاوی المجلد 2 صفحہ 393، سنن الدارمی:2989،

www.islamtheworldreligion.com

سنن الدار قطنی:4025)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا کہ: فرائض کو ان کے اہل تک پہنچاؤ اور جو کچھ فرائض کی ادائیگی کے بعد بچے وہ قریبی مرد مذکر کے لیے ہے۔

(1087)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَاهُ كَثِيْراً يَقُوْلُ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ عَجَباً لِلْعَمَّةِ تُوْرَثُ وَلَا تَرِثُ (مؤطا امام محمد صفحہ 318، مؤطا مالك كتاب الفرائض:9)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت محمد بن ابوبکر بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کو کثیر مرتبہ فرماتے ہوئے سنا کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ پھوپھی عجیب رشتہ ہے کہ اس کا بھتیجا اس کی میراث پاتا ہے مگر وہ اسکی میراث نہیں پاتی۔

(1088)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يَجْعَلُ الْاَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً لَا يَجْعَلُ لَهُنَّ اِلَّا مَا بَقِیَ (سنن الدارمی:2882)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ بناتے تھے۔ انہیں صرف وہی دیتے تھے جو میاں بیوی سے بچتا تھا۔

بَابُ مِيْرَاثِ اُولِی الْاَرْحَامِ

اولوالارحام کی میراث

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ (النساء: 7)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو کچھ والدین اور رشتہ دار چھوڑ جائیں اس میں سے مردوں کا بھی حصہ ہے اور عورتوں کا بھی حصہ ہے۔

وَ قَالَ: وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰی بِبَعْضٍ (الانفال:75)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اولوالارحام میں سے بعض بعضوں سے زیادہ حقدار ہیں۔

(1089)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ (بخاری: 3528، مسلم:2439، ترمذی:3901، نسائی:2610)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ قوم کا بھانجا انہی میں سے ہے۔

(1090)۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ، اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلٰی مَنْ لَا مَوْلٰی لَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ، وَرَوٰی اَبُوْدَاوٗد مِثْلَهٗ عَنْ مِقْدَامٍ وَغَيْرِهٖ (ترمذی: 2103، ابن ماجة: 2737، شرح معانی الآثار للطحاوی:7286، سنن الدارمی:2979، ابو داؤد:2900)۔ صحیح، وَالْآثَارُ فِيْهِ مُتَوَاتِرَةٌ

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا کوئی والی وارث نہ ہو اللہ اور اس کا رسول

www.islamtheworldreligion.com

اس کے والی ہیں۔اور جس کا کوئی دوسرا وارث نہ ہو تو ماموں اس کا وارث ہے۔اس موضوع میں تواتر کے ساتھ آثار موجود ہیں۔

(1091)۔وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ مَنْ اَدْلٰى بِرَحِمٍ اُعْطِيَ بِرَحِمِهِ الَّتِي يُدْلِيْ بِهَا (سنن الدارمی:3052)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ جو رحمی رشتے میں قریب ہوا اسے اس قربت والے رحمی رشتے کے سبب سے حصہ دیا جائیگا۔

(1092)۔وَعَنْ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانٍ قَالَ تُوُفِّيَ ثَابِتُ بْنُ الدَّحْدَاحِ وَكَانَ آتِيّاً ، وَهُوَ الَّذِيْ لَيْسَ لَهُ اَصْلٌ يُعْرَفُ ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَاصِمِ ابْنِ عَدِيٍّ هَلْ تَعْرِفُوْنَ لَهُ فِيْكُمْ نَسَبًا ؟ قَالَ لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَدَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَا لَبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ ابْنَ اُخْتِهِ فَاَعْطَاهُ مِيْرَاثَهُ (شرح معانی الآثار للطحاوی:7284،دارمی:3062)۔صحیح

ترجمہ: حضرت واسع بن حبان فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت بن دحداح فوت ہو گئے۔وہ اتیا تھے۔اتیا وہ ہوتا ہے جس کے باپ دادا سے لوگ واقف نہ ہوں۔رسول اللہ ﷺ نے حضرت عاصم بن عدی سے فرمایا: کیا تم لوگ اپنے اندر اسکا نسب پہچانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ۔رسول اللہ ﷺ نے ابولبابہ بن عبدالمنذر کو بلایا جو ان کے بھانجے تھے اور انہیں انکی میراث دے دی۔

بَابُ مِيْرَاثِ مَنْ عَمِيَ مَوْتُهُمْ فِيْ هَدْمٍ اَوْ غَرْقٍ اَوْ حَرْقٍ

ان لوگوں کی میراث جو دب کر یا ڈوب کر یا جل کر اکٹھے فوت ہو گئے

(1093)۔عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُلُّ قَوْمٍ مُتَوَارِثُوْنَ ، عَمِيَ مَوْتُهُمْ فِيْ هَدْمٍ اَوْ غَرْقٍ فَاِنَّهُمْ لَا يَتَوَارَثُوْنَ ، يَرِثُهُمُ الْاَحْيَآءُ (سنن الدارمی:3046)۔صحیح محقق

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگ ایک دوسرے کے وارث بنتے ہیں سوا ان کے جن کی موت دب کر یا ڈوب کر یا جل کر اکٹھے واقع ہوئی ہو۔یہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنتے بلکہ زندہ لوگ انکے وارث بنتے ہیں۔

بَابُ مِيْرَاثِ الْخُنْثٰى

خنثیٰ کی میراث

(1094)۔عَنِ الشَّعْبِيِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْخُنْثٰى ، قَالَ يُوَرَّثُ مِنْ قِبَلِ مَبَالِهِ (سنن الدارمی:2972)۔صحیح

ترجمہ: حضرت شعبی نے حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ سے خنثیٰ کے بارے میں روایت کیا ہے کہ فرمایا: اس کی میراث اس کے پیشاب کے راستے کے مطابق اسے مرد یا عورت تصور کرتے ہوئے جاری کی جائے گی۔

www.islamtheworldreligion.com

بَيَانُ الرَّدِّ

رد کا بیان

(1095)۔عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَرُدُّ عَلٰى كُلِّ ذِيْ سَهْمٍ اِلَّا الْمَرْأَةَ وَ الزَّوْجَ (سنن الدارمی: 2950)۔صحیح

ترجمہ: حضرت شعبی تابعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ ہر حصے دار پر رد فرماتے تھے سوائے بیوی اور شوہر کے۔

(1096)۔وَعَنْ حَسَنٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَأَلْتُ الشَّعْبِيَ عَنْ رَجُلٍ مَاتَ وَ تَرَكَ ابْنَتَهُ لَا يُعْلَمُ لَهُ وَارِثٌ غَيْرُهَا، قَالَ لَهَا الْمَالُ كُلُّهُ (سنن الدارمی:2949)۔صحیح

ترجمہ: حضرت حسن اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جو فوت ہو گیا اور صرف ایک بیٹی چھوڑ گیا۔اسکے علاوہ اسکا کوئی وارث علم میں نہیں آیا۔فرمایا سارا مال اسی کا ہے۔

شرح

رد کا مسئلہ سمجھنے کے لیے عول کو بھی سمجھنا پڑتا ہے۔

عول یہ ہے کہ حصص زیادہ اور مخرج کم ہو۔مثلاً اگر میت: شوہر، بیٹی، پوتی اور ماں چھوڑ جائے تو شوہر ۱/۴، بیٹی ۱/۲، پوتی ۱/۶ اور ماں ۱/۶ لے گی اور ۱/۴، ۱/۲، ۱/۶، ۱/۶ کا مخرج ۱۲ آتا ہے۔لیکن اس مخرج کو ہر حصے پر تقسیم کریں تو کل حصے ۳+۶+۲+۲=۱۳ بنتے ہیں۔اس صورت میں مخرج ۱۲ کی بجائے ۱۳ ہی کر دیا جائے گا۔مسئلہ آسانی سے حل ہو جائے گا۔

مسئلہ ۱۲ ـــــ عـــــ ۱۳

میت

شوہر	بیٹی	پوتی	ماں
۱/۴	۱/۲	۱/۶	۱/۶
۳	۶	۲	۲

عول کی علامت یہ ہے: عـــــ

حضرت حارث نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے دو بیٹیوں، ماں باپ اور بیوی کے بارے میں فرمایا: قَالَ صَارَ ثُمُنُهَا تِسعًا یعنی بیوی کا نواں حصہ ہے (سنن الدارقطنی: ۴۰۱۸)۔اَلْحَدِيْثُ ضَعِيْفٌ وَهٰذِهِ الْمَسئَلَةُ مَعرُوْفَةٌ بِالْمَسئَلَةِ الْمِنبَرِيَّةِ۔

www.islalmtrewordreligion.com

ایک مرتبہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ منبر پر خطاب فرما رہے تھے کہ ایک آدمی نے سوال کر دیا کہ اگر کسی مرنے والے کی ایک بیوی، دو بیٹیاں اور ماں باپ وارث ہوں تو بیوی کو کتنا حصہ ملے گا؟ آپ نے فی البدیع ارشاد فرمایا: نواں حصہ، اور اپنا خطاب جاری رکھا۔ اسی لیے یہ حدیث مسئلہ منبریہ کے نام سے مشہور ہے، یہ عول کا مسئلہ ہے۔

عول کا الٹ رد ہے۔ رد میں مخرج بڑا ہوتا ہے اور حصص کم ہوتے ہیں۔ یعنی مال بچ جاتا ہے۔ اب بچا ہوا مال حصص کی نسبت سے دوبارہ بانٹ دینا ''رد'' کہلاتا ہے۔ یہاں اہم بات یہ ہے کہ شوہر اور بیوی پر رد نہیں ہوتا۔ بچا ہوا مال میاں بیوی کے علاوہ باقی ورثاء پر ان کے حصوں کے موافق دوبارہ بانٹ دیا جاتا ہے۔ جن لوگوں پر ردّ نہیں ہوتا انہیں مَنْ لَّا يُرَدُّ عَلَيْهِمْ کہتے ہیں، اور وہ صرف میاں بیوی ہیں، اور جن پر ردّ ہوا کرتا ہے انہیں مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ کہا جاتا ہے، اور وہ میاں بیوی کے علاوہ تمام ذوالفروض ہیں۔

بَابُ مِيرَاثِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث

(1097)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ نِسَآءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ مَاتَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَدْنَ اَنْ يَّبْعَثْنَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ يَسْأَلْنَ مِيْرَاثَهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَهُنَّ عَائِشَةُ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

(مؤطا امام محمد:319، مؤطا امام مالك كتاب الكلام باب ما جاء في تركة النبي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :27، بخاری: 6730، مسلم :4579، ابو داؤد:2977)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میراث مانگنے کے لیے بھیجیں۔ انہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں فرمایا کہ: ہمارا کوئی وارث نہیں بنتا۔ ہم جو کچھ چھوڑ دیں وہ صدقہ ہے۔

شرح

اس حدیث میں صراحت موجود ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقات میں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو حصہ نہیں ملا۔ جبکہ یہ دونوں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی بیٹیاں تھیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فدک خود نہیں کھایا، اپنی اولاد کو نہیں دیا، کسی دوسرے رشتہ دار کو بھی نہیں دیا، حتیٰ کہ اپنی سگی بیٹی جو اُم المومنین ہیں انہیں بھی وہی حدیث سنائی جو سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا کو سنائی تھی۔

www.islamtheworldreligion.com

گویا انصاف کی انتہاء کردی گئی۔

نبیوں کی وراثت علم ہے، روافض کا اعتراف

(ا)۔روافض کی اول نمبر کتاب میں حدیث موجود ہے کہ: اِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَاراً وَلَا دِرْهَماً وَلٰكِنْ وَرَّثُوْا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ مِنْهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ (الاصول من الکافی حدیث نمبر ۵۹)۔

ترجمہ: بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء کی میراث دینار اور درہم نہیں ہوتی بلکہ ان کی میراث علم ہوتا ہے جس نے اسے حاصل کیا اس نے وافر حصہ پایا۔

(ب)۔یہی حدیث روافض کی اسی کتاب میں دوسری جگہ ان لفظوں کے ساتھ موجود ہے:

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ وَذَاكَ اَنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِرْهَماً وَلَا دِيْنَاراً وَاِنَّمَا اَوْرَثُوْا اَحَادِيْثَ مِنْ اَحَادِيْثِهِمْ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِنْهَا فَقَدْ اَخَذَ حَظًّا وَافِراً (اصول کافی حدیث نمبر ۴۷)۔

(ج)۔یہی حدیث اہل سنت کی کتاب ترمذی اور ابوداؤد میں ان لفظوں کے ساتھ موجود ہے: اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ، لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَاراً وَلَا دِرْهَماً وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَهٗ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ (ابوداؤد: 3641، ترمذی: 2682)۔

سیدہ میراث مانگنے نہیں گئیں بلکہ پیغام بھیجا

(ا)۔امام مالک فرماتے ہیں کہ میں نے زہری سے ایسی ایسی باتیں سنی ہیں جنہیں میں نے کبھی بیان نہیں کیا اور نہ کروں گا (تذکرۃ الحفاظ جلد 1 صفحہ 155)۔اس اعتبار سے طلبِ میراث کی ساری داستان ہی بے بنیاد ہے۔ثانیاً صدیق اکبر کا مکان سادہ اور مہمان خانہ مسجد تھا، ان کے پاس کوئی الگ دربار نہیں تھا۔

(ب)۔باغِ فدک کا مطالبہ کرنے کے لیے سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا سیدنا صدیق اکبر کے پاس خود نہیں گئیں بلکہ پیغام بھیجا تھا اَرْسَلَتْ (بخاری: ۳۷۱۱، ۴۲۴۰، ۴۲۴۱، مسلم: ۴۵۸۰، ابوداود: ۲۹۶۸)۔

ایک حدیث میں یہ لفظ ہے: سَئَلَتْ یعنی سوال کیا (بخاری: ۳۰۹۲)۔ایک حدیث میں ہے کہ: سیدۃ النساء اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما دونوں میراث مانگنے گئے تھے (بخاری: ۴۰۳۵، ۶۷۲۵)۔ان سب حدیثوں کو پیغام بھیجنے کی تصریح پر محمول کرنا آسان ہے۔

ترکِ دنیا کی تعلیم

(ا)۔جب سیدہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خادم مانگا تھا اور اپنے مبارک ہاتھوں پر چھالے دکھائے تھے، تو اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا مطالبہ پورا کرنے کی بجائے انہیں پڑھنے کے لیے

www.islamtheworldreligion.com

ایک وظیفہ (تسبیح فاطمہ) بتادیا تھا (بخاری: ۳۱۱۳)۔

(ب)۔سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے اپنے دونوں بیٹے یعنی حسنین کریمین نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کیے اور عرض کیا: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّ هٰذَيْنِ لَهُمْ ثُورِثُهُمَا شَيْئًا! فَقَالَ: أَمَّا الْحَسَنُ فَإِنَّ لَهُ هَيْبَتِيْ وَسُودَدِيْ، وَأَمَّا الْحُسَيْنُ فَإِنَّ لَهُ جُرْأَتِيْ وَجُودِيْ یعنی یارسول اللہ ان دونوں کو آپ نے کسی چیز کا وارث نہیں بنایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: حسن کے لیے میری ہیبت اور سرداری ہے اور حسین کے لیے میری جرات اور سخاوت ہے (روافض کی کتاب: کشف الغمہ جلد ا صفحہ ۵۱۴)۔

یہ تھی روحانی تربیت۔ان مقدس ہستیوں کے نزدیک دنیا متاعِ غرور ہے، جن کے نزدیک دنیا کی حیثیت مردار جیسی ہے، جن کے نزدیک دنیا پر لعنت ہے، ایسی عظیم ہستی کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ کھجور کے چند درختوں کے لیے معاذ اللہ گھر سے نکلی ہوں گی، نبی کریم ﷺ کی حدیث سن کر تسلیم کر لینے کی بجائے معاذ اللہ ناراض ہوئی ہوں گی، ایسے نظریات رکھنا ان کی بے ادبی، توہین اور ان کے عظیم مقام اور مرتبے کے ساتھ ناانصافی ہے۔

فدک مالِ فئے تھا، سنی شیعہ اتفاق

(ا)۔فدک مالِ فَی (فَ یْ ءٌ) میں حاصل ہوا تھا، فَی وہ مال ہوتا ہے جسے کافروں نے جنگ کے بغیر ہی شکست تسلیم کر کے مسلمانوں کے حوالے کر دیا ہو۔یہ سرکاری ملکیت ہوتا ہے اور حکومت کے ذریعے بے شمار مستحقین پر خرچ ہوتا ہے۔

قرآن سے ثابت ہے کہ فدک مالِ فَی تھا (الحشر: ۶ تا ۱۰)۔شیعہ کی اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ فدک مالِ فَی تھا (اصول کافی: ۱۴۱۹)۔

(ب)۔مالِ فئے تین قسم کا تھا: مالِ بنی نضیر، فدک اور خیبر (بخاری: ۳۱۱۷)۔بنی نضیر والی زمین مدینہ منورہ کے قریب تھی اور فدک دور تھا اور خیبر مزید دور تھا۔

(ج)۔حدیث شریف ہے کہ: بنو نضیر کی زمین آپ ﷺ کی ضروریات کے لیے تھی، فدک مسافروں کے لیے تھا، اور خیبر کو نبی کریم ﷺ نے تین حصوں میں تقسیم فرمایا دیا تھا، دو حصے مسلمانوں کے لیے اور ایک حصہ اپنے اہل بیت کے لیے، پھر جو اہل بیت کے اخراجات سے بھی بچ جاتا اسے ان مہاجرین میں تقسیم فرماتے تھے جو فقراء تھے (ابوداؤد: ۲۹۶۷)۔

دوسری حدیث میں ہے کہ: آپ ﷺ اپنے گھر والوں پر سال کا خرچہ اس میں سے لیتے تھے اور پھر جو باقی بچتا وہ جہاد کے لیے اسلحہ اور گھوڑوں پر خرچ فرماتے تھے (بخاری: ۲۹۰۴، ۴۸۸۵، مسلم: ۴۵۷۵، ۴۵۷۶، ۴۵۷۸)۔

ان احادیث سے بالکل واضح ہے کہ یہ سب کچھ میراث کے طور پر نہیں تھا بلکہ سرکاری بیت المال

www.islamtheworldreligion.com

میں سے سربراہِ مملکت کی حیثیت سے آپ ﷺ کا تصرف تھا۔اسی لیے ایک حدیث میں ہے کہ:

بے شک اللہ تعالیٰ جب کسی نبی کو رزق دیتا ہے تو وہ اس کی وفات کے بعد اس کے جانشین کے تصرف میں چلا جاتا ہے(ابوداؤد:۲۹۷۳)۔

(د)۔قرآن مجید میں فدک وغیرہ کے لیے فَیٔ کا لفظ موجود ہے اور امام بخاری نے خمس کا باب باندھا ہے۔اسی لیے امام زہری نے اس کے لیے صدقہ(بخاری:۳۷۱۱) کا لفظ استعمال کیا ہے۔ان سب الفاظ میں تطبیق آسان اور واضح ہے۔مگر امام زہری نے ایک جگہ میراث کا لفظ استعمال کر دیا ہے(بخاری:۳۰۹۲)۔مگر ساتھ ہی اسی حدیث میں: مِمَّا أَفَآءَ اللّٰهُ کے الفاظ بھی بولے ہیں۔تطبیق پھر بھی آسان ہوگئی کہ بات مالِ فَیٔ کی ہو رہی ہے۔اب قرآن کی سورۃ حشر کی طرف پلٹنا آسان ہوگیا اور وہاں سے مسئلہ سمجھنا لازم ہوگیا۔

یہ زمین کسی کی ملکیت میں نہیں دی جاسکتی تھی،البتہ بنی نضیر والی زمین سیدنا علی المرتضیٰ اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہما کی نگرانی میں دی گئی تھی اور وہی اس کو بیچتے اور فصل اٹھاتے تھے(بخاری:۳۰۹۴، ۴۰۳۳، ۵۳۵۸، ۶۷۲۸، ۷۳۰۵، مسلم:۴۵۷۷، ابوداؤد:۲۹۶۳، ترمذی:۱۶۱۰، نسائی:۴۱۵۹)۔

اسی لیے نبی کریم ﷺ فدک میں سے خرچ کرتے تھے، بنی ہاشم کے چھوٹے بچوں پر لوٹاتے تھے اور بنی ہاشم کی بیوہ خواتین اور طلاق یافتہ خواتین پر خرچ فرماتے تھے۔سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ سے سوال کیا کہ فدک میرے حوالے کر دیں تو آپ ﷺ نے انکار کر دیا(ابوداؤد:۲۹۷۲)۔

تقسیمِ میراث پر رافضی دلائل کا جائزہ

(ا)۔روافض کہتے ہیں کہ قرآن میں میراث کی تقسیم کا حکم يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ أَوْلَادِكُمْ (النسآء:۱۱) میں موجود ہے۔اور قرآن میں ہے کہ: وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ (النمل:۱۶) اور يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ (مریم:۶)۔

اس کا جواب یہ ہے کہ: پہلے اپنی کتابوں میں لکھی ہوئی احادیث کا جواب دیجیے، جو ہم نے اوپر بیان کی ہیں۔اصول کافی کس کی بنیادی کتاب ہے؟

ثانیاً: يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِيٓ أَوْلَادِكُمْ میں خطاب امت کو ہے اور رسول اللہ ﷺ کو امت پر قیاس نہیں کیا جاسکتا بلکہ آپ ﷺ بے شمار خصائص کے مالک ہیں۔جیسے چھ نمازوں کا آپ پر فرض ہونا، صدقات کا آپ پر حرام ہونا اور مسلسل روزے رکھنے کی طاقت وغیرہ۔

ثالثاً روافض نے جو آیت: وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ پیش کی ہے، وہ مکمل آیت اس طرح ہے: وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُودَ وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَأُوتِينَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِينُ (النمل:۱۶) اور دوسری آیت: يَرِثُنِي وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوبَ جو پیش کی ہے وہ

www.islamtrueworldreligion.com

مکمل اس طرح ہے: يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوْبَ وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِيًّا (مریم:٦)۔ان آیتوں میں درہم و دینار اور مکان و زمین کا بالکل ذکر نہیں، بلکہ ان میں علمی وراثت مراد ہے۔اللہ کریم فرماتا ہے: ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا (فاطر:٣٢) اور آپکی اپنی کتابوں میں حدیث اس بات کی مکمل وضاحت کر رہی ہے کہ: بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء کی میراث دینار اور درہم نہیں ہوتی بلکہ انکی میراث علم ہوتا ہے جس نے اسے حاصل کیا اس نے وافر حصہ پایا (اصولِ کافی حدیث نمبر ٥٩)۔

اور علماء نے فرمایا ہے کہ: آپ ﷺ کی مالی میراث کا نہ ہونا اس لیے ہے کہ آپ ﷺ کی مالی میراث پر قبضہ کرنے کے لیے کوئی دنیادار آپ ﷺ کی وفات کی تمنا کر کے اپنا ایمان تباہ نہ کر لے، نیز آپ ﷺ پر خاندان پروری کا الزام کوئی نہ دے سکے (شرح نووی جلد ٢ صفحہ ٩٠، عینی جلد ١٢ صفحہ ١٨٤)۔

اَلتَّائِيْدُ مِنَ الرَّوَافِضِ

روافض کی طرف سے تائید

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ ، اِنَّ الْاَنْبِيَآءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلٰكِنْ وُرِّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ مِنْهُ اَخَذَ بِحَظٍّ وَافِرٍ ، وَمِثْلُهٗ فِيْ مَقَامٍ آخَرَ مِنَ الْكَافِيْ عَنْ اَبِيْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ (اصول الکافی:47،59)۔

ترجمہ: حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں، انبیاء کی میراث دینار اور درہم نہیں ہوتی بلکہ انکی میراث علم ہوتا ہے جس نے اسے حاصل کیا اس نے وافر حصہ پایا۔

☆.....☆.....☆

www.islalmthevoluteligion.com

كِتَابُ الزَّكَاةِ
زکوٰۃ کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ (البقرة:43)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زکوٰۃ ادا کرو۔

وَ قَالَ: وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُم بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ (التوبة : ۳۴)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جو لوگ سونے اور چاندی کو ذخیرہ کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں المناک عذاب کی خوشخبری سنادو۔

(1098)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهُ زَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي شِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ، اَنَا كَنْزُكَ، ثُمَّ تَلَا وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ الآية (بخاری:1403، نسائی:2482، مؤطا مالك كتاب الزكوٰة:22)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اللہ نے مال دیا اور اس نے اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کی اس کا مال قیامت کے دن گنجے سانپ کی طرح بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ وہ قیامت کے دن اس کے گلے میں ڈالا جائے گا اور یہ سانپ اسے باچھوں سے پکڑے گا۔ پھر کہے گا میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی کہ: بخیل لوگ ہرگز خیال نہ کریں کہ (آگے پوری آیت)۔

(1099)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا تَجِبُ فِيْ مَالٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ (مؤطا محمد صفحته 173، 174)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مال میں زکوٰۃ اس وقت تک لازم نہیں ہے جب تک اس پر پورا سال نہ گزر جائے۔

شرح

زکوٰۃ ہر مسلمان عاقل بالغ آزاد پر اس وقت فرض ہوتی ہے جب اس کی ضروریات سے فالتو ساڑھے سات تولے سونا، یا ساڑھے باون تولے چاندی یا ان میں سے کسی ایک چیز کی قیمت کے برابر نقد رقم، یا اتنی مالیت کا مالِ تجارت یا گھریلو ضروریاتِ زندگی سے زائد سامان موجود ہو، اور اس پر ایک سال گزر گیا

www.islamthewordofreligion.com

ہو۔ایسی دولت پراڑھائی فیصد زکوٰۃ لاگو ہوگی۔چند اہم مسائل حسبِ ذیل ہیں:

(۱)۔اگر کوئی شخص مقروض ہوتو قرض کی رقم نفی کرنے کے بعد باقی ماندہ دولت پر زکوٰۃ ادا کرنا ہو گی۔(۲)۔اگر زکوٰۃ دینے والے نے کسی کو قرض دے رکھا ہے تو اس قرض پر زکوٰۃ فرض ہے مگر اسے ادا کرنا اس وقت واجب ہوگا جب قرض وصول ہو جائے گا۔(۳)۔خواتین کے سونے چاندی کے زیور پر زکوٰۃ لازم ہے۔مگر ہیروں اور موتیوں کے زیور پر زکوٰۃ واجب نہیں۔(۴)۔مال تجارت اور مالِ تجارت کے منافع دونوں پر زکوٰۃ لازم ہے۔(۵)۔لائبریری کی کتابوں پر زکوٰۃ لازم نہیں۔(۶)۔مال کی قیمت کا تعین قیمتِ خرید سے نہیں ہوگا بلکہ موجودہ ریٹ کے مطابق ہوگا۔(۷)۔جی پی فنڈ کی رقم پر زکوٰۃ اسی وقت سے لازم ہو جائے گی جب سے یہ رقم جمع ہونا شروع ہوئی تھی،لیکن اس کی ادائیگی اس وقت واجب ہوگی جب اس پر قبضہ حاصل ہو جائے گا۔(۸)۔انعامی بانڈز مروّج کرنسی کی طرح ہیں،ان کی زکوٰۃ دینا ہوگی۔(۹)۔گروی (رہن) رکھے ہوئے مال پر اور بینک میں رکھی گئی زرِضمانت پر اور سیکیورٹی کے طور پر جمع کرائی گئی رقم پر زکوٰۃ لازم نہیں۔(۱۰)۔پگڑی کے طور پر حاصل کی گئی رقم کی زکوٰۃ دوکان کے مالک کے ذمے ہے جس نے وہ پگڑی کی رقم وصول کر رکھی ہے۔اسی طرح بیعانہ کی پیشگی (Advance) رقم کی زکوٰۃ بیچنے والے کے ذمہ ہے جس نے وہ بیعانہ وصول کر لیا ہے۔(۱۱)۔انشورنس کے لیے جمع کرائی گئی رقم پر زکوٰۃ لازم ہے۔(۱۲)۔بیٹی کی شادی کے لیے جمع کی گئی رقم اور سامان پر زکوٰۃ لازم ہے،ہاں اگر نابالغ بچی کی ملکیت میں دے دیا تو اس بچی کے نابالغ ہونے کی وجہ سے اس پر زکوٰۃ نہیں لگے گی،لیکن جیسے ہی وہ بالغ ہو جائے گی اس پر زکوٰۃ عائد ہو جائے گی۔

اگر کوئی باپ اپنی بیٹی کے جہیز کا سامان اپنی اسی بالغ بیٹی کی ملکیت میں دے دے جس کے لیے وہ سامان تیار کیا تھا،تو اس طرح مجموعی دولت دو جگہ پر تقسیم ہو جانے کی وجہ سے دونوں باپ بیٹی میں سے کوئی بھی صاحب نصاب نہیں رہے گا،تو ایسا کر لینا جائز ہے،اب دونوں میں سے کسی پر بھی زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی۔اس میں موجودہ حالات میں بمشکل جہیز تیار کرنے والے والدین کے لیے سہولت ہے۔

زَكٰوةُ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْقَرَاطِيْسِ

سونے چاندی اور نوٹوں کی زکوٰۃ

(1100)۔عَنِ ابْرَاهِيْمَ قَالَ لَيْسَ فِيْ اَقَلِّ مِنْ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ زَكٰوةٌ، فَاِذَا كَانَ الذَّهَبُ عِشْرِيْنَ مِثْقَالًا فَفِيْهَا نِصْفُ مِثْقَالٍ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِأَتَيْ دِرْهَمٍ صَدَقَةٌ، فَاِذَا بَلَغَتِ الْوَرِقُ مِأَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِكَ (كتاب الآثار:292)۔صحيح

ترجمہ: حضرت ابراہیم فرماتے ہیں کہ بیس مثقال سونے سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔جب سونا بیس مثقال ہو جائے تو اس پر آدھا مثقال

زکوٰۃ ہے اور جو اس سے زیادہ ہو اس پر اسی حساب سے زکوٰۃ لگتی جائے گی اور دوسو درہم سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ پھر جب چاندی دوسو درہم تک پہنچ جائے تو اس پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے اور جو اس سے زیادہ ہو اس پر اسی حساب سے زکوٰۃ لگتی جائیگی۔

(1101)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلٰى أَبِيْ مُوْسٰى فَمَا زَادَ عَلَى الْمِائَتَيْنِ فَفِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَماً دِرْهَمٌ (المصنف لابن ابی شیبۃ المجلد 3 صفحتہ 12)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ کو لکھا کہ جو دوسو درہم سے زائد ہو تو ہر چالیس درہم پر ایک درہم ہے۔

(1102)۔ وَعَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ

(بخاری: 1405، مسلم: 2263، ابو داؤد: 1558، ترمذی: 626، نسائی: 2475، ابن ماجۃ: 1793، سنن الدارمی: 1640، مؤطا مالك کتاب الزکوٰۃ: 2، موطا محمد صفحتہ 173)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ پانچ وسق کھجور سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

شرح

احناف کا قول مختار یہی ہے کہ سونے اور چاندی میں سے اس چیز کو بنیاد بنایا جائے جس میں فقیر کا فائدہ ہو، درمختار میں سراج کے حوالے سے لکھا ہے کہ: قَوَّمَهٗ بِالْاَنْفَعِ لِلْفَقِيْرِ (درمختار جلد ۲ صفحہ ۳۴ علی ہامش ردالمحتار)۔

آج کل سونے اور چاندی کی قیمتوں بہت فرق آچکا ہے، جس کی وجہ سے فقیر کا فائدہ سوچتے سوچتے الٹا غنی کے فقیر ہو جانے کا واضح اندیشہ ہے۔ قربانی کا مسئلہ اس سے بھی نازک تر ہے کہ اس کیلئے تو حولان حول بھی شرط نہیں اور ایک ایک جانور کی قیمت ساڑھے باون تولے چاندی سے بھی بعض اوقات زیادہ ہوتی ہے۔ اس طرح ایک غنی آدمی چاندی کے نصاب کے مطابق قربانی دیتے ہی فقیر ہو جائے گا۔ موجودہ زمانے کے لوگوں کے ضعفِ ایمان، فقہ کی کتابوں میں سونے کی قیمت کو معیار بنانے کی گنجائش، ان چیزوں کی روشنی میں چاندی کی بجائے سونے کی قیمت کو ہی معیار بنانے پر غور کیا جا سکتا ہے۔ تاہم آج تک احناف کا قول مختار وہی رہا ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

زَكٰوةُ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ

اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ

(1103)۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَابَكْرٍ كَتَبَ لَهٗ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهٗ إِلَى الْبَحْرَيْنِ

www.islamtheworldreligion.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

هٰذِهٖ فَرِيْضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالَّتِي اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ رَسُوْلَهٗ ﷺ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ عَلٰى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا ، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ ، فِي اَرْبَعٍ وَعِشْرِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَمَا دُوْنَهَا مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ ، فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِيْنَ ، فَفِيْهَا بِنْتُ مَخَاضٍ اُنْثٰى ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلٰثِيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَاَرْبَعِيْنَ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اُنْثٰى ، فَاِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَاَرْبَعِيْنَ اِلٰى سِتِّيْنَ فَفِيْهَا حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَلِ ، فَاِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّيْنَ اِلٰى خَمْسٍ وَسَبْعِيْنَ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ ، فَاِذَا بَلَغَتْ يَعْنِيْ سِتًّا وَسَبْعِيْنَ اِلٰى تِسْعِيْنَ ، فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ ، فَاِذَا بَلَغَتْ اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ طَرُوْقَتَا الْجَمَلِ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ ، فَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ ، وَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَمَنْ لَّمْ يَكُنْ مَعَهٗ اِلَّا اَرْبَعٌ مِنَ الْاِبِلِ فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا فَاِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْاِبِلِ فَفِيْهَا شَاةٌ ، وَفِيْ صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِيْ سَائِمَتِهَا ، اِذَا كَانَتْ اَرْبَعِيْنَ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ شَاةٌ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ اِلٰى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى مِائَتَيْنِ اِلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ ، فَفِيْهَا ثَلٰثُ شِيَاهٍ ، فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ ، فَاِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَاحِدَةً ، فَلَيْسَ فِيْهَا صَدَقَةٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا وَفِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ ، فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ اِلَّا تِسْعِيْنَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ اِلَّا اَنْ يَّشَآءَ رَبُّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ نَحْوَهٗ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ (بخاری:1454، ابو داؤد:1567، ترمذی:621، ابن ماجة:1805، دارمی:1632)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب انہیں بحرین کی طرف بھیجا تو انہیں یہ تحریر لکھ کر دی: بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ فریضۂ زکوٰۃ کا بیان ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے، اور یہ وہ چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے، مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق زکوٰۃ طلب کی جائے اسے چاہیے کہ ادا کرے، اور جس سے اس کی نسبت زیادہ طلب کی جائے وہ ادا نہ کرے۔

چوبیس اونٹ اور اس سے کم ہوں تو ان میں سے ہر پانچ پر ایک بکری دینا لازم ہے، اور جب پچیس سے پینتیس تک ہوں تو ان پر اونٹ کی ایک سالہ بچی ہے، اور جب چھتیس سے پینتالیس تک ہوں تو ان پر اونٹ کی دو سالہ بچی ہے، اور جب چھیالیس سے ساٹھ تک ہوں تو ان پر تین سالہ بچی ہے جو جفتی کے قابل ہو اور جب اکسٹھ سے پچھتر تک ہوں تو چار سالہ اونٹنی ہے، اور جب چھہتر سے نوے تک ہوں تو دو دو سال کے دو بچے ادا کیے جائیں، اور جب اکیانوے سے ایک سو بیس تک ہوں تو تین تین سال کی دو اونٹنیاں ہیں جو جفتی کے قابل ہوں، جب ایک سو بیس سے بڑھ جائیں تو ہر چالیس کے بعد دو سال کی مادہ ہے اور ہر پچاس پر تین سال کی مادہ ہے، اور جس کے پاس چار سے کم اونٹ ہوں تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں، ہاں جتنی ان کا مالک چاہے، اور جب پانچ اونٹ ہوں تو ان پر ایک بکری ہے۔

اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بارے میں، جو جنگل میں چرتی ہوں تو ان میں چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری ہے، اور ایک

www.islamtheworldreligion.com

سوبیس سے دوسوتک دوبکریاں ہیں، اور دوسو سے تین سوتک تین بکریاں ہیں، جب تین سو سے زیادہ ہوجائیں تو ہر سو پر ایک بکری ہے، جب کسی آدمی کی چرنے والی بکریاں چالیس سے ایک بھی کم ہوتو ان پر کوئی زکوۃ نہیں ہے، سوائے اس کے کہ ان کا مالک چاہے۔

اور چاندی کی زکوۃ چالیسواں حصہ ہے، اگر کسی کے پاس صرف ایک سونوے درہم ہوں تو ان پر کوئی زکوۃ نہیں، ہاں جتنی اس کا مالک چاہے۔

زَكٰوةُ الْبَقَرِ

گائے کی زکوۃ

(1104)۔عَنْ طَاؤُسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ مَعَاذَ بْنَ الْجَبَلِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اِلَى الْيَمَنِ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِيْنَ بَقَرَةً تَبِيْعاً وَمِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً . فَاُتِيَ بِمَا دُوْنَ ذٰلِكَ فَاَبٰى اَنْ يَّاْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا حَتّٰى اَرْجِعَ اِلَيْهِ. فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَبْلَ اَنْ يَّقْدَمَ مَعَاذٌ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَ قَالَ بِهٰذَا نَاْخُذُ وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِي وَالنَّسَائِي مِثْلَهٗ (مؤطا امام محمد صفحته 178، ابو داؤد:1576، ترمذی:623، نسائی:2450، ابن ماجة:1803، سنن الدارمی:1629، 1630)۔ الحديث صحيح وقال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن میں بھیجا تو انہیں حکم دیا کہ ہر تیس گائے پر ایک سال کا بچھڑا اور ہر چالیس پر دوسالہ وصول کریں۔ ان کے پاس اس سے کم مال پر زکوۃ لائی گئی تو انہوں نے اسے لینے سے انکار کردیا اور فرمایا نہیں لوں گا حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوکر پوچھ لوں۔ لیکن حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے پہنچنے سے پہلے پہلے رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوگیا۔

شرح

کم از کم پانچ اونٹ، تیس گائے یا بھینس اور چالیس بکریوں پر زکوۃ دینا پڑتی ہے، بشرطیکہ سال کا اکثر حصہ جنگل میں مفت چرتے ہوں اور انہیں رکھنے کا مقصد دودھ حاصل کرنا اور انکی نسل بڑھانا ہو۔ تجارت کیلیے خریدے گئے تمام جانوروں پر زکوۃ مالِ تجارت کی طرح انکی قیمت کے لحاظ سے دی جائے گی۔ جو جانور قیمتی چارہ کھاتے ہوں انکی زکوۃ لازم نہیں۔ جو جانور سواری یا بوجھ لادنے کیلیے رکھے گئے ہوں انکی زکوۃ بھی لازم نہیں۔

زَكٰوةُ الزَّرْعِ وَ الْعُشْرُ

زراعت پر زکوۃ اور عشر

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ (البقرة:267)۔

ترجمہ: اور فرمایا: پاک چیزوں میں سے خرچ کرو جو تم کماتے ہو اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لیے زمین میں سے نکالا ہے۔

www.islamthevoldreligion.com

وَ قَالَ: وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ (الانعام :141)۔

ترجمہ: اورفرمایااس کا حق ادا کرواس کی کٹائی کے دن۔

(1105)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فِيْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُوْنُ اَوْ كَانَ عُشْرِيًّا الْعُشْرُ ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ (مؤطا مالك كتاب الزكوٰة :33، بخاری :1483، ابو داؤد :1596، شرح معانی الآثار للطحاوی :3014، ترمذی :639، نسائی :2488، ابن ماجة :1817)۔ صحیح، و كذا فی مسلم عن جابر رضی الله عنه بلفظ : فِيْمَا سَقَتِ الْاَنْهَارُ وَالْغَيْمُ الْعُشُوْرُ (مسلم :2272، نسائی :2489)۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمایا ہے کہ جوفصل آسمانی پانی پیے اور چشمے کا، یا وہ عشری ہواس میں سے دسواں حصہ ہے اور جوفصل رہٹ کے ذریعہ پانی دی گئی اس میں عشر کا نصف ہے۔

(1106)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ، وَأَمَرَنِيْ أَنْ آخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ، وَمَا سُقِيَ بَعْلًا، اَلْعُشْرَ، وَمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِيْ نِصْفَ الْعُشْرِ (نسائی :2490، ابن ماجة :1818)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یمن بھیجا، اور مجھے حکم دیا کہ جوفصل بارش کے پانی سے سیراب ہوتی ہو اور جوزمین کا اندرونی پانی کھینچتی ہو، اس میں سے عشر وصول کرو، اور جوڈولوں سے سیراب کی جاتی ہو، اس میں سے نصف عشر۔

(1107)۔ وَعَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ فِيْ كُلِّ شَيْءٍ اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ مِمَّا سَقَتِ السَّمَآءُ اَوْ سُقِيَ سَيْحاً الْعُشْرُ ، وَمَا سُقِيَ بِغَرْبٍ اَوْ دَالِيَةٍ فَفِيْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ (كتاب الآثار للامام محمد : 309، كتاب الآثار لابی یوسف : 443، جامع المسانید المجلد 1 صفحته 462، المصنف لعبد الرزاق :7195، شرح معانی الآثار للطحاوی :3019)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم نخعی سے مروی ہے کہ فرمایا ہر وہ چیز جسے زمین آسمانی پانی یا جاری پانی کے ذریعے پیدا کرے اس پر عشر ہے اور جو بڑے ڈول یا چھوٹے ڈول کے ذریعے پلائی گئی اس پر عشر کا نصف ہے۔

شرح

(۱)۔ اللہ کریم فرماتا ہے: كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ إِذَآ أَثْمَرَ وَاٰتُوْا حَقَّهٗ يَوْمَ حَصَادِهٖ یعنی اس کے پھلوں میں سے کھاؤ جب یہ پھل آور ہو جائے اور اسکی کٹائی کے دن اسکا حق (عشر) ادا کرو (الانعام : ۱۴۱)۔ يَوْمَ حَصَادِهٖ سے ظاہر ہے کہ عشر کے وجوب کا تعلق فصل اٹھانے کے ساتھ ہے، نہ کہ کسی خاص نصاب کے ساتھ۔

دوسری آیت: اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ (البقرة: ۲۶۷)۔ میں بھی مَا كَسَبْتُمْ کے عموم میں مال تجارت، مویشی، سونا، چاندی اور نقدی سب شامل ہیں جب کہ سیدنا حسن اور مجاہد اس سے مال تجارت مراد لیتے ہیں کما فی احکام القرآن للجصاص، اور داؤد

www.islamtheworldreligion.com

ظاہری مالِ تجارت کو اس سے خارج سمجھتے ہیں کمافی تفسیر الخازن۔گویا مَا كَسَبْتُمْ میں مال کی اصناف کے لحاظ سے عموم ہے اور نصاب کے لحاظ سے اجمال ہے فَهُوَ عُمُوْمٌ فِيْ اَصْنَافِ الْاَمْوَالِ، مُجْمَلٌ فِي الْمِقْدَارِ الْوَاجِبِ فِيْهَا (احکام القرآن للجصاص جلد ا صفحہ ۴۵۷)۔اسی طرح مِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُم کے عموم میں بیچی گئی زمین کی جمیع پیداوار شامل ہے۔

بخاری اور مسلم اور دیگر کتب کی احادیث جو المستند کے متن میں مذکور ہیں، ان کے الفاظ میں بھی عموم ہے۔حضرت خصیف حضرت مجاہد (تابعی) سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: سَأَلْتُهٗ عَنْ زَكَاةِ الطَّعَامِ فَقَالَ فِيْمَا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ الْعُشْرُ وَنِصْفُ الْعُشْرِ یعنی میں نے ان سے (یعنی حضرت مجاہد سے) غلے کی زکوٰۃ کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: خواہ کم ہو یا زیادہ ہو اس میں سے عشر (دسواں حصہ) اور نصف عشر (بیسواں حصہ) ادا کرنا لازم ہے (شرح معانی الآثار: ۳۰۲۰)۔

یہ سب دلائل امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تائید کرتے ہیں۔نیز خاص کی نسبت عام پر عمل کرنے میں احتیاط ہے۔دیکھیے علماء نے کیسے ترجیح دی ہے:

قَالَ اَبُوْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى: فِيْ قَلِيْلِ مَا اَخْرَجَتْهُ الْاَرْضُ وَ كَثِيْرِهٖ الْعُشْرُ سَوَاءٌ سُقِيَ سَيْحًا اَوْ سَقَتْهُ السَّمَاءُ اِلَّا الْحَطَبَ وَ الْقَصَبَ وَالْحَشِيْشَ، وَ قَالَ اَبُوْ يُوْسُفَ وَ مُحَمَّدٌ: لَا يَجِبُ الْعُشْرُ اِلَّا فِيْمَا لَهٗ ثَمَرَةٌ بَاقِيَةٌ اِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ اَوْسُقٍ وَ الْوَسْقُ : سِتُّوْنَ صَاعًا (قدوری صفحہ ۱۶۰)۔

حضرت علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ نے بدایۃ المبتدی کی یہی قدوری والی عبارت نقل کرنے کے بعد امام اعظم کے قول کو ترجیح دیتے ہوئے لکھا ہے: صاحبین کے قول کی تاویل یہ ہے کہ اسے مالِ تجارت کی زکوٰۃ پر محمول کیا جاسکتا ہے، اس لیے کہ اس زمانے میں لوگ اوساق کے ذریعے لین دین کرتے تھے اور ایک وسق کی قیمت چالیس درہم ہوتی تھی۔جبکہ زمینی پیداوار کے معاملے میں کسی کے مالک ہونے کا اعتبار ہی نہیں ہوتا، اسی لیے اس میں صاحبِ نصاب ہونا اور سال کا گزرنا شرط نہیں، اس لیے کہ یہ شرط مالِ نامی پر ہوتی ہے جبکہ زمین سراپا نمو ہے وَ تَاوِيْلُ مَا رُوِيَاهُ زَكٰوةُ التِّجَارَةِ الخ (ہدایہ جلد ا صفحہ ۱۷۴)۔علامہ مرغینانی اپنی دوسری کتاب میں لکھتے ہیں: وَ سَبَبُ الْعُشْرِ : اَلْاَرْضُ النَّامِيَةُ (مختارات النوازل للمرغینانی صفحہ ۱۷۶)۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے صاحبین کا قول نقل کرنے کے بعد امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے قول کو ترجیح دیتے ہوئے لکھا ہے:

صحیح غور بھی اسی پر دلالت کرتی ہے کہ: مال اور مویشی پر زکوٰۃ کے وجوب کے لیے ایک سال کا گزرنا شرط ہے اور نصاب کی مقدار بھی مقرر ہے، میقات اور مقدار دونوں میں سے ایک بھی ساقط ہو جائے تو زکوٰۃ کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے۔جبکہ زمین کی پیداوار پر زکوٰۃ کے وجوب کے لیے سال کا

www.islamthewordreligion.com

گزرنا شرط نہیں بلکہ پیداوار کا دِن (يَوْمَ حَصَادِهٖ) مقرر ہے، تو جس طرح میقات میں فرق ہے اسی طرح نصاب کی مقدار میں بھی فرق ہے۔ وَالنَّظَرُ الصَّحِيْحُ أَيْضًا يَدُلُّ عَلٰى ذٰلِكَ، وَذٰلِكَ أَنَّا رَأَيْنَا الزَّكَوَاتِ تَجِبُ فِي الْأَمْوَالِ وَالْمَوَاشِي ، فِيْ مِقْدَارٍ مِنْهَا مَعْلُوْمٍ ، بَعْدَ وَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ، وَهُوَ الْحَوْلُ ، فَكَانَتْ تِلْكَ الْأَشْيَاءُ تَجِبُ بِمِقْدَارٍ مَعْلُوْمٍ وَوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ، ثُمَّ رَأَيْنَا مَا تُخْرِجُ الْأَرْضُ، يُؤْخَذُ مِنْهُ الزَّكَاةُ فِيْ وَقْتِ مَا تُخْرِجُ، وَلَا يُنْتَظَرُ بِهٖ وَقْتٌ، فَلَمَّا سَقَطَ أَنْ يَكُوْنَ لَهٗ وَقْتٌ يَجِبُ فِيْهِ الزَّكَاةُ بِحُلُوْلِهٖ، سَقَطَ أَنْ يَكُوْنَ لَهٗ مِقْدَارٌ يَجِبُ الزَّكَاةُ فِيْهِ بِبُلُوْغِهٖ، فَيَكُوْنُ حُكْمُ الْمِقْدَارِ وَالْمِيْقَاتِ فِيْ هٰذَا سَوَاءً ، إِذَا سَقَطَ أَحَدُهُمَا سَقَطَ الْآخَرُ ، كَمَا كَانَا فِي الْأَمْوَالِ الَّتِيْ ذَكَرْنَا ، سَوَاءً ، لَمَّا ثَبَتَ أَحَدُهُمَا ثَبَتَ الْآخَرُ، فَهٰذَا هُوَ النَّظَرُ، وَهُوَ قَوْلُ أَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى (طحاوی تحت: ۳۰۲۰)۔

واضح ہو گیا کہ دونوں جانب کے دلائل پر علماء کی نظر تھی اور وہ ان سے غافل نہیں تھے مگر پھر بھی امام اعظم کی بات کو ترجیح دی۔ اسی لیے احناف کے تمام متون میں معمولی لفظی فرق کے ساتھ یہی لکھا ہے کہ: مَا سَقَتْهُ السَّمَآءُ ، اَوْ سُقِيَ سَيْحاً: فَفِيْهِ الْعُشْرُ قَلَّ اَوْ كَثُرَ (المختار للفتویٰ صفحہ ۱۵۷)۔ بِلَا شَرْطِ نِصَابٍ (کنز الدقائق صفحہ ۲۱۴)۔ اَلْعُشْرُ فِيْ كُلِّ خَارِجٍ (مجمع البحرین صفحہ ۱۹۲)۔ وَمَا خَرَجَ مِنَ الْاَرْضِ وَاِنْ قَلَّ عُشْرٌ (مختصر الوقایہ جلد ۱ صفحہ ۲۴۷)۔

اسی عموم سے سبزیوں پر زکوٰۃ کا وجوب ثابت ہے۔ سبزیوں کے استثناء پر جتنے دلائل دیے جاتے ہیں وہ سب ضعیف ہیں۔ ان کے ضعف پر تفسیر مظہری میں سورۃ بقرۃ کی آیت ۲۶۷ کے تحت بہترین بحث کر دی گئی ہے۔ فلیُنظر

(۲)۔ ٹھیکے پر زمین دینا اور مزارعت یعنی بٹائی پر زمین دینا دونوں طریقے جائز ہیں، ٹھیکے کی زمین کی پیداوار کا عشر کاشتکار کے ذمے ہے اور مزارعت کی پیداوار کا عشر کاشتکار اور مالکِ زمین دونوں کے ذمے ہے۔

(۳)۔ اگر عشر دینے والے پر ایسا بوجھ پڑ رہا ہو جو واقعی اس کی آمدنی سے زیادہ ہو، یا عشر کی ادائیگی کے بعد اس کے اپنے بچوں کے لیے کچھ نہ بچتا ہو، اور مفتی ایسے بندے کے بارے میں فیصلہ دیتے وقت اندر سے ہل جائے تو ایسی صورت میں اگر امام صاحب اور صاحبین کے اقوال میں سے کسی ایسے قول کو ترجیح دینا مناسب ہوگا جس میں عشر دہندہ کو رعایت (Relief) مل سکے۔ فقہِ حنفی میں یہ سہولت موجود ہے اور ایسا کرنا علماء کے عمل سے ثابت ہے۔

(1108)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ اَخَذَ مِنَ الْعَسَلِ الْعُشْرَ، وَرَوٰى اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ (ابن ماجۃ:1824، ابو داؤد:1602، ترمذی:629)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرمایا ہے کہ آپ نے شہد میں سے عشر وصول فرمایا۔

www.islamtheworldreligion.com

زَكٰوةُ الدَّوَابِ الْعَوَامِلِ

کام کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ

(1109)۔ وَعَنْ مُحَمَّدٌ قَالَ بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ عَفَوْتُ لِاُمَّتِيْ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ، وَرَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِلَفْظِ تَجَوَّزْتُ (کتاب الآثار:305، ابن ماجة:1813)۔ صحیح

ترجمہ: امام محمد فرماتے ہیں کہ ہمیں نبی کریم ﷺ کا فرمان پہنچا کہ فرمایا: میں نے اپنی امت کو گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کردی ہے ایک روایت میں ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ لفظ مروی ہے کہ میں نے درگزر کیا ہے۔

(1110)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ عَبْدِهٖ وَلَا فِيْ فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ (بخاری:1464، مسلم:2273، ابو داؤد:1595، ترمذی:628، نسائی:2467، ابن ماجة:1812، مؤطا مالك من كتاب الزكوٰة:37، موطا محمد صفحته 177)۔ صحیح، وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٌ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کے ذمے اس کے غلام اور اس کے گھوڑے پر کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔

شرح

حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ یعنی محنت کرنے والے جانوروں پر زکوٰۃ نہیں ہے (سنن دار قطنی: ۱۹۲۴)۔ ضعیف

ان احادیث پر غور کریں تو آسانی سے واضح ہو جاتا ہے کہ رہائش کے مکان، کرائے پر دیے گئے مکان، ذاتی سواری اور کرائے پر چلنے والی سواریوں پر زکوٰۃ لاگو نہیں ہوتی، البتہ ان سے حاصل ہونے والی آمدنی پر زکوٰۃ لگے گی بشرطیکہ مجموعی آمدنی کے ساتھ شامل ہو کر نصاب کی حد کو پہنچ جائے۔

زَكٰوةُ مَنْ كَانَ عَلَيْهِ الدَّيْنُ

مقروض کا زکوٰۃ دینا

(1111)۔ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُوْلُ هٰذَا شَهْرُ زَكٰوتِكُمْ فَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَلْيُؤَدِّ دَيْنَهٗ حَتّٰى تَحْصُلَ اَمْوَالُكُمْ فَتُؤَدُّوْا مِنْهَا الزَّكٰوةَ (مؤطا محمد صفحته 172)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ یہ تمہاری زکوٰۃ کا مہینہ ہے (یعنی رجب) جس کے ذمے قرض ہو وہ اپنا قرض ادا کرے حتیٰ کہ تمہارے مال حاصل ہو جائیں۔ اب اس میں سے زکوٰۃ دو۔

(1112)۔ وَعَنْ يَزِيْدِ بْنِ خُصَيْفَةَ اَنَّهٗ سَأَلَ سُلَيْمٰنَ بْنَ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ لَهٗ مَالٌ وَعَلَيْهِ مِثْلُهٗ مِنَ الدَّيْنِ

www.islamtheworldreligion.com

اَعَلَيْهِ الزَّكٰوةُ ؟ فَقَالَ لَا (مؤطا محمد صفحته 173)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت یزید بن خصیفہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سلیمان بن یسار سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا جس کے پاس مال بھی ہو اور اس کے ذمے اتنا ہی قرض بھی ہو کیا اس کے ذمے زکوٰۃ ہے؟ فرمایا نہیں۔

زَكٰوةُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالصَّغِيْرِ

یتیم اور نابالغ کے مال پر زکوٰۃ

(1113)۔عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ فِي مَالِ الْيَتِيْمِ زَكٰوةٌ (كتاب الآثار: 294)۔ضعيف، ورواه عبدالرزاق عن ابراهيم (المصنف لعبدالرزاق: 7026)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یتیم کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے۔

شرح

نابالغ احکامِ شریعہ کا مکلف نہیں ہوتا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: لَا يَجِبُ عَلٰى مَالِ الصَّغِيْرِ زَكٰوةٌ حَتّٰى تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ یعنی چھوٹے (نابالغ) کے مال پر زکوٰۃ نہیں ہے حتیٰ کہ اس پر نماز فرض ہو جائے (سنن الدارقطنی: ۱۹۶۲)۔اسنادہ ضعیف

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر کا باب

(1114)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصِّيَامِ مِنَ اللَّغْوِ، وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِيْنِ، مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُوْلَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ (مستدرك حاكم: 1519)۔ صحيح وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانے کی زکوٰۃ کو فرض قرار دیا، روزوں کو لغویات اور جھوٹ سے پاک کرنے کے طور پر، اور غریبوں کو کھلانے کی غرض سے، جس نے نمازِ عید سے پہلے اسے ادا کیا تو یہ مقبول زکوٰۃ ہے، اور جس نے اسے نماز کے بعد ادا کیا تو وہ (بھی) صدقات میں سے صدقہ ہے (یعنی وہ بھی مقبول ہے مگر پہلے ادا کرنے میں ثواب زیادہ ہے)۔

(1115)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ: خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ فَقَالَ: أَدُّوْا صَاعًا مِنْ بُرٍّ، أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلٰى كُلِّ أَحَدٍ صَغِيْرٍ أَوْ كَبِيْرٍ (المصنف لعبد

www.islamtheworldreligion.com

الرزاق: 5802، ابو داؤد: 1619، 1620)۔ إسنَادُهٗ صَحِيح، و رواه الحاكم عن سيدنا علی رضی الله عنه (مستدرك: 1528)۔ سكت عنه الذهبی۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن ثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو عید الفطر کے ایک یا دو دن پہلے خطاب فرمایا اور فرمایا: گندم میں سے ایک صاع ادا کرو یا ایک قمحہ دو بندوں کی طرف سے ادا کرو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع، جسے ہر چھوٹے اور بڑے کی طرف سے ادا کرو۔

بَابُ فَضَائِلِ الصَّدَقَاتِ

صدقات کے فضائل کا باب

(1116)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ اللهُ تَعَالٰی، اَنْفِقْ يَا ابْنَ آدَمَ اُنْفِقْ عَلَيْكَ (بخاری: 4684، مسلم: 2308)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔

(1117)۔ وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَا ابْنَ آدَمَ اَنْ تَبْذُلَ الْفَضْلَ خَيْرٌ لَّكَ وَاَنْ تُمْسِكَهٗ شَرٌّ لَّكَ وَلَا تُلَامُ عَلٰی كَفَافٍ وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ (مسلم: 2388)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے آدم کے بیٹے اگر اپنا بچا ہوا خرچ کر دو گے تو تمہارے لیے بہتر ہوگا اور اگر اسے جمع رکھو گے تو تمہارے لیے برا ہوگا اور اپنی ضرورت کی حد تک تمہیں کوئی ملامت نہیں کی جائے گی اور اپنے عیال سے شروع کر۔

(1118)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ (ترمذی: 664)۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک صدقہ اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور موت کی شدت کو دفع کرتا ہے۔

(1119)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ اَنْ تُشْبِعَ كَبِدًا جَائِعًا (شعب الايمان للبيهقی: 3367)۔ له شواهد صحيحة

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: افضل صدقہ یہ ہے کہ تم کسی بھوکے پیٹ کو بھر دو۔

(1120)۔ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًی

www.islamtheworldreligion.com

(بخاری:1426، 2749 وروا ہ احمد عن ابی ہریرۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جو پہلے اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے بعد دیا جائے۔

(1121)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ إِذَا انْفَقَ الْمُسلِمُ عَلٰی اَھْلِہٖ وَھُوَ یَحْتَسِبُھَا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً (بخاری:5351، مسلم:2322، نسائی:2545، سنن الدارمی:2666)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مسلمان اپنے گھر والوں پر احتساب سے کام لیتے ہوئے خرچ کرتا ہے تو یہ اس کے لیے صدقہ بن جاتا ہے۔

(1122)۔ عَنْ أَسْمَاءَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ أَنْفِقِی وَلَا تُحْصِی فَیُحْصِیَ اللّٰہُ عَلَیْكِ وَلَا تُوعِی فَیُوعِیَ اللّٰہُ عَلَیْكِ (بخاری:2591، مسلم:2375)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم خرچ کرو اور گن گن کے نہ رکھو، ورنہ اللہ بھی تم کو حساب سے دے گا اور تم جمع نہ کرو، ورنہ اللہ بھی تم سے اپنی عطا روک لے گا۔

(1123)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ وَھُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَذَکَرَ الصَّدَقَۃَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَۃَ ، اَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی فَالْیَدُ الْعُلْیَا ھِیَ الْمُنْفِقَۃُ وَالسُّفْلٰی ھِیَ السَّائِلَۃُ (بخاری:1429، مسلم:2385، ابو داؤد:1648)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صدقہ کا ذکر کیا اور سوال کرنے سے بچنے کا ذکر کیا اور سوال کرنے کا ذکر کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، پس اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔

(1124)۔ عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ أَیُّ الصَّدَقَۃِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِیحٌ شَحِیحٌ تَخْشَی الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنٰی وَلَا تُمْھِلُ حَتّٰی إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ کَذَا وَلِفُلَانٍ کَذَا وَقَدْ کَانَ لِفُلَانٍ (بخاری:1419، مسلم:2382)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے پوچھا: یا رسول اللہ! کون سے صدقہ کا سب سے زیادہ اجر ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اس حال میں صدقہ کرو کہ تم تندرست ہو اور مال کے خواہش مند ہو، تمہیں تنگ دستی کا خطرہ ہو اور خوش حالی کی امید ہو اور صدقہ کرنے میں اتنی تاخیر نہ کرو حتیٰ کہ روح تمہارے حلقوم تک پہنچ جائے تو پھر تم اس وقت کہو کہ فلاں کے لیے اتنا ہے اور فلاں کے لیے اتنا ہے حالانکہ اب تو فلاں کے لیے ہو ہی جائے گا۔

(1125)۔ عَنْ أَبِی ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَۃٌ یُظِلُّھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی ظِلِّہٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّہٗ إِمَامٌ عَدْلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِی عِبَادَۃِ اللّٰہِ وَرَجُلٌ قَلْبُہٗ مُعَلَّقٌ فِی الْمَسَاجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِی

www.islamtheworldreligion.com

اللهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنِّيْ أَخَافُ اللهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ (بخاری:1423، مسلم:2380، ترمذی:2391)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ اس دن اپنے سائے میں رکھے گا جس دن اسکے سائے کے سوا اور کسی کا سایا نہیں ہوگا۔(۱) عادل حکمران۔(۲) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا۔(۳) وہ آدمی جس کا دل مسجد میں معلق رہا۔(۴) وہ دو آدمی جو اللہ کی محبت میں اکٹھے ہوئے اور اس کی محبت میں الگ ہوئے۔ (۵) وہ آدمی جس کو ایک مقتدر اور حسین وجمیل عورت نے گناہ کی دعوت دی، تو اس نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔(۶) وہ آدمی جس نے چھپا کر صدقہ دیا حتیٰ کہ اسکے بائیں ہاتھ کو پتا نہیں چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔(۷) جس شخص نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا حتیٰ کہ اس کی آنکھوں سے آنسو بہے۔

(1126)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ سُلَامٰى مِنَ النَّاسِ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ كُلَّ يَوْمٍ تَطْلُعُ فِيهِ الشَّمْسُ، يَعْدِلُ بَيْنَ النَّاسِ: صَدَقَةٌ (بخاری:2707، مسلم:2335)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر جس روز سورج طلوع ہوتا ہے، لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ واجب ہوتا ہے، (اور فرمایا) دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا بھی صدقہ ہے۔

(1127)۔عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ (بخاری:6023، مسلم:2349)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگ سے بچو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے سہی، جسے یہ بھی نہ ملے تو میٹھا بول سہی۔

(1128)۔وَعَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ مُحْرَقٍ (مؤطا مالك كتاب صفته النبی ﷺ:8، ابو داؤد:1667، ترمذی:665، نسائی:2565)۔ قال الترمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت اُمِ بجید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سائل کو کچھ نہ کچھ دے دو خواہ روٹی کا جلا ہوا ٹکڑا ہی سہی۔

(1129)۔وَعَنْ حَبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَ (شرح معانی الآثار للطحاوی:2948، ابن ماجة:1838)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے غربت کے بغیر سوال کیا وہ آگ کھا رہا ہے۔

(1130)۔عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَتَصَدَّقَ الْمَرْءُ فِيْ حَيَاتِهِ بِدِرْهَمٍ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ

www.islamtheworldreligion.com

أَن يَّتَصَدَّقَ بِمِائَةٍ عِنْدَ مَوْتِهٖ (ابو داؤد:2866)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی آدمی اپنی صحت مند زندگی کے دوران ایک درہم کا صدقہ کرتا ہے تو یہ موت کے وقت سو درہم صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔

(1131)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخَذَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ تَمْرَةً مِنْ تَمْرِ الصَّدَقَةِ فَجَعَلَهَا فِیْ فِیْهِ، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ كِخْ كِخْ لِیَطْرَحَهَا، ثُمَّ قَالَ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ (بخاری:1491، مسلم:2273)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے صدقے کی کھجوروں میں سے ایک کھجور پکڑ لی اور اسے اپنے منہ میں رکھ لیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کخ کخ تاکہ وہ اسے پھینک دیں۔ فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھایا کرتے؟

شرح

(۱)۔ زکوٰۃ، فطرانہ اور صدقات سب کے سب اسلامی معیشت میں اعتدال پیدا کرتے ہیں، دل سے بخل اور حرص اور دنیا جمع کرنے کی طمع ختم ہوتی ہے اور اسلامی ہمدردی کو فروغ ملتا ہے۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوپر اپنی اولادِ امجاد کے اوپر صدقہ حرام کر دیا ہے۔ یہ آپ ﷺ کی بے لوث دینی تعلیم اور عظمت کا ثبوت ہے۔

(۲)۔ زکوٰۃ دینا اور سود نہ لینا دونوں چیزیں اسلام کی معاشی حکمتِ عملی کا بہترین مظہر ہیں۔ اس سے امیروں اور غریبوں کے درمیان معاشی فاصلے میں کمی آتی ہے اور انسانی معیشت اعتدال پر رہتی ہے۔

(۳)۔ فطرانے کی ادائیگی سے روزوں میں کمی کوتاہی کا ازالہ مقصود ہے۔ دوسری بات یہ ہے عید کے موقع پر اپنے غریب بھائیوں کو عید کی خوشیوں میں شامل کر لیا جاتا ہے، یہ اسلامی ہمدردی اور غریب پروری کا بہترین طریقہ ہے۔

(۴)۔ زکوٰۃ کے مال کے آٹھ مصارف (خرچ کرنے کی جگہ) ہیں، جو اس آیت میں بیان ہوئے ہیں: إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ یعنی زکوٰۃ کے مال صرف فقراء، مساکین، اس پر کام کرنے والے عملہ، جن کے دلوں کو اسلام سے مانوس کرنا مقصود ہو، غلام آزاد کرانے، مقروض لوگوں، اللہ کی راہ میں اور مسافروں کے لیے ہے۔

فقیر وہ ہے جس کے پاس نصاب سے کم دولت ہو اور مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو، عاملین کی تنخواہ ان کے کام کے مطابق مقرر کی جائے گی، غلام آزاد کرانے سے مراد مکاتب کی مدد ہے خواہ اس کا مولا امیر ہو یا غریب مگر زکوٰۃ دینے والے کا اپنا مکاتب یا ہاشمی کا مکاتب نہیں ہونا چاہیے، مقروض سے

www.islamtheworldreligion.com

مراد ایسا آدمی ہے جس کے قرض سے فالتو اس کے پاس نصاب نہ ہو، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے مراد جہاد اور دینی طالب علموں پر خرچ کرنا ہے، مسافر خواہ اپنے وطن میں امیر ہو، سفر کے دوران اس کے پاس کچھ نہیں تو وہ حقدار ہے۔

ان سب اصناف کو زکوٰۃ دینا یا ان میں سے کسی ایک صنف کو دینا جائز ہے، ضرورت کے مطابق ترجیح دی جائے گی۔ جسے زکوٰۃ دی جائے اسے اس کا مالک بنا دینا ضروری ہے۔ امیر آدمی کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ زکوٰۃ کے مال سے مسجد نہیں بنائی جا سکتی۔ اس مال سے میت کو کفن نہیں دیا جا سکتا۔ اپنے باپ، دادا، پردادا اور اوپر تک کسی کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ اپنے بیٹے، پوتے اور نیچے تک کسی کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی، یعنی اصول اور فروع کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ بیوی کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی اور نہ ہی بیوی کی طرف سے شوہر کو۔ عام حالات میں ایک ملک والے دوسرے ملک میں زکوٰۃ نہیں بھیج سکتے، ہاں اگر کسی کے قرابت دار دوسرے ملک میں رہتے ہوں یا دوسرے ملک پر کوئی مصیبت آئی ہو تو وہاں زکوٰۃ بھیجی جا سکتی ہے (اللباب فی شرح الکتاب جلد ۱ صفحہ ۱۶۳ تا ۱۶۷، اختصار الروایہ شرح مختصر الوقایہ جلد ۱ صفحہ ۲۵۲ تا ۲۵۷)۔

غیر مسلم کو زکوٰۃ نہیں دی جا سکتی۔ جسے زکوٰۃ دی جائے اسے یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ کا مال ہے۔ زکوٰۃ کے مستحق کو چاہیے کہ زیادہ کُرید نہ کرے اور تکبر نہ کرے۔ وکیل کو اگر عام اختیار دیا گیا ہو تو زکوٰۃ کا مستحق ہونے کی صورت میں وہ خود بھی زکوٰۃ لے سکتا ہے۔

(۵)۔ بنی ہاشم کو زکوٰۃ لینا منع ہے، بنی ہاشم پانچ قسم کے افراد ہیں: اولادِ علی المرتضیٰ، اولادِ عباس، اولادِ جعفر طیار، اولادِ عقیل اور اولادِ حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم۔

(۶)۔ مدارس میں دی جانے والی زکوٰۃ طلباء کے وظیفہ، کتب، لباس یا ادویہ وغیرہ کی صورت میں طلباء کو ان چیزوں کا مالک بنا کر خرچ کی جا سکتی ہے۔ اساتذہ کی تنخواہ اور مسجد یا مدرسہ کی تعمیر پر زکوٰۃ کا پیسہ خرچ نہیں کیا جا سکتا، البتہ شرعی حیلہ کر لینے کے بعد جائز ہے۔ حیلے کا جواز قرآن کی آیت وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِهٖ وَلَا تَحْنَثْ (ص: ۴۴)، اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے صدقے والی حدیث (بخاری: ۲۵۷۸، مسلم: ۲۴۸۸) سے ثابت ہے، یہ حدیث چند سطروں کے بعد آ رہی ہے۔ ایسا حیلہ جائز نہیں جس سے نفسِ فریضہ ہی ساقط کرنا مقصود ہو، جیسا کہ یہودیوں نے ہفتہ کے دن کے معاملے میں کیا تھا۔

(1132)۔ وَعَنِ ابْنِ اَبِیْ مُلَیْكَةَ اَنَّ خَالِدَ بْنَ سَعِیْدٍ بَعَثَ اِلٰی عَائِشَةَ بِبَقَرَةٍ مِّنَ الصَّدَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَقَالَتْ: اِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ (المصنف المجلد۳ صفحته104، عمدة القاری المجلد 7 صفحته 394، ارشاد الساری المجلد3 صفحته629 وعزاه الی الخلال)۔ حسن

ترجمہ: ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ خالد بن سعید نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف صدقے کی گائے بھیجی، تو انہوں نے اسے واپس کر دیا اور فرمایا: ہم آلِ محمد ہیں، ہمارے لیے صدقہ حلال نہیں۔

www.islamicnetwork.com

شرح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج مطہرات پر بھی صدقہ منع ہے۔حدیث شریف میں ہے یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باندی حضرت بریرہ کو صدقے کا گوشت ملا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ یعنی یہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے (اس کی طرف سے) ہدیہ ہے (بخاری: ۲۵۷۸، مسلم: ۲۴۸۸)۔اس حدیث میں: لَنَا کا لفظ اسی پر دلالت کر رہا ہے کہ امہات المومنین کے لیے صدقہ جائز نہیں۔

امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے اعزاز اور خصوصاً قرآن کی آیت: اَلنَّبِيُّ أَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهٗ أُمَّهَاتُهُمْ (الاحزاب: ٦) کے پیش نظر یہی تحقیق درست ہے۔امہات المومنین کو صدقہ دیا جانا یا ان کا صدقہ قبول کرنا کہیں منقول نہیں ہوا، بلکہ ان کی خدمت میں بنی ہاشم کی طرح ہدیہ جات کثرت سے منقول ہوئے ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ: ہر متقی آل محمد ہے (طبرانی صغیر جلد ۱ صفحہ ۱۱۵)۔اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے علماء نے فرمایا ہے کہ متقی لوگوں کو چاہیے کہ صدقات قبول نہ کریں يَتَنَزَّهُ التَّقِيُّ عَنْ اَخْذِ الصَّدَقَاتِ الْوَاجِبَةِ فَاِنَّهَا مِنْ اَوْسَاخِ النَّاسِ، وَلِاَنَّ كُلَّ تَقِيٍّ مِنْ آلِ الرَّسُوْلِ ﷺ (شرعۃ الاسلام مع شرحہ مفاتیح الجنان صفحہ ۲۲۶)۔

آل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عام طور پر کیا مراد ہے اور صدقات کے حوالے سے کیا مراد ہے؟ جن پر صدقات منع ہیں ان میں صرف بنو ہاشم شامل ہیں یا بنو مطلب بھی؟ ان کو صدقاتِ واجبہ اور صدقاتِ نافلہ پیش کرنے میں کوئی فرق ہے یا نہیں؟ بنو ہاشم کو خمس نہ ملتا ہو تو ان کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے یا نہیں؟ اس مقدس خاندان کا لوگوں سے مانگنا بڑی آفت ہے یا صدقات قبول کر لینا؟ ہاشمی دوسرے ہاشمی کو زکوٰۃ دے سکتا ہے یا نہیں؟ اوقاف بنی ہاشم کے تصرف میں دیے جا سکتے ہیں یا نہیں؟ ان تمام تحقیقات میں امام اعظم رحمہ اللہ کیا فرماتے ہیں اور صاحبین کیا فرماتے ہیں؟ جب تک ان ساری باتوں پر اچھی طرح نظر نہ ہو، خطرہ ہے کہ تحقیق کرتے وقت التباس نہ ہو جائے اور ایک مسئلے کو دوسرے مسئلہ پر فٹ نہ کر دیا جائے۔

☆.....☆.....☆

www.islamfreeworldreligion.com

كِتَابُ الصِّيَام
روزوں کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ (البقرة:183)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر روزے فرض کر دیے گئے ہیں۔

وَ قَالَ: فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (البقرة:185)۔

ترجمہ: اور فرمایا: تم میں سے جو بھی اس مہینے کو پائے اسے چاہیے کہ اس کے روزے رکھے۔

وَ قَالَ: فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْعَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ (البقرة:184)۔

ترجمہ: اور فرمایا: پس جو تم میں سے مریض ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرے۔

بَابُ رُؤْيَةِ الْهِلَالِ
چاند دیکھنے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ (البقرة:189)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب! لوگ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ فرما دیجیے یہ لوگوں کے لیے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ ہے۔

(1133)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صُوْمُوا لِرُؤْيَتِهٖ وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهٖ فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِيْنَ (بخاری:1909، مسلم:2516، نسائی:2124، سنن الدارمی:1691)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند کو دیکھ کر روزے ختم کرو۔ اگر مطلع صاف نہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کرو۔

(1134)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسُبُ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا وَعَقَدَ الْاِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ، ثُمَّ قَالَ، اَلشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِيْ تَمَامَ ثَلَاثِيْنَ يَعْنِيْ مَرَّةً تِسْعاً وَعِشْرِيْنَ وَمَرَّةً ثَلَاثِيْنَ (بخاری:1913، مسلم:2511، ابو داؤد:2319، نسائی:2141)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم سیدھے سادے اُمی لوگ ہیں، ہم نہ لکھتے ہیں اور نہ تخمینے لگاتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں کی دس انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ مہینہ دس جمع دس جمع نو کا ہوتا ہے، تیسری بار آپ ﷺ نے ایک انگلی بند کر لی۔ پھر فرمایا کبھی مہینہ دس جمع دس جمع دس یعنی پورے تیس دن کا ہوتا ہے۔ یعنی ایک مرتبہ

www.islamicworldreligion.com

انتیس اور ایک مرتبہ تیس۔

(1135)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَأَيْتُ الْهِلَالَ يَعْنِيْ هِلَالَ رَمَضَانَ، فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ اَتَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللهِ ؟ قَالَ نَعَمْ ، قَالَ يَا بِلَالُ اَذِّنْ فِي النَّاسِ اَنْ يَّصُوْمُوا غَداً (ابو داؤد:2340، ترمذی:691، نسائی:2113، ابن ماجة: 1652، سنن الدارمی:1698، مستدرك حاكم:1575، 1576)۔ سندالحاکم صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کہنے لگا میں نے چاند دیکھا ہے یعنی رمضان کا چاند۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ کی گواہی دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا کیا تم مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ کی گواہی دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ فرمایا اے بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں۔

(1136)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ تَرَآءَى النَّاسُ الْهِلَالَ فَاَخْبَرْتُ رَسُوْلَ اللهِ اَنِّيْ رَأَيْتُهُ فَصَامَ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ (ابو داؤد:2342، سنن الدارمی:1697)۔ اسنادہ صحیح علیٰ شرط مسلم

ترجمہ: حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگوں نے ایک دوسرے کو چاند دکھایا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع دی کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

شرح

رویتِ ہلال میں سائنسی آلہ جات کی بجائے آنکھوں سے دیکھنے کا حکم دیا گیا ہے، فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر عید کرو۔

برطانیہ وغیرہ میں وہاں کے ذمہ دار مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنی ایک رؤیتِ ہلال کمیٹی تشکیل دیں جو چاند کے نظر آنے یا نہ آنے کا اعلان کر دیا کرے۔ اس کمیٹی کے مدِنظر تین باتیں رہنی چاہییں۔

(۱)۔صُوْمُوا لِرُؤْيَتِهِ چاند کو دیکھ کر روزہ رکھو۔(۲)۔وَاَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ اور چاند کو دیکھ کر روزے ختم کرو۔(۳)۔فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ اگر مطلع صاف نہ ہو تو مہینے کے تیس دن پورے کرو۔

وہ کمیٹی مسلمانوں کے اتحاد کے معاملے میں سخت سنجیدہ ہو۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا یعنی دوسرے ملک میں جا کر ایک جیسے فیصلے کرنا اور اختلاف مت کرنا (بخاری:۳۰۳۸، مسلم:۵۲۱۵)۔

بَابُ فَضَائِلِ رَمَضَانَ

رمضان کے فضائل کا باب

(1137)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ

www.islamtheworldreligion.com

وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيٰطِيْنُ (بخاری:3277،مسلم:2495،نسائی:2099)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب رمضان داخل ہوتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(1138)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمّٰى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُونَ (بخاری:3257،مسلم:2710،ابن ماجة:1640)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کے آٹھ دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازے کا نام ریان ہے، اس دروازے میں سے صرف روزے دار گزریں گے۔

(1139)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَاناً وَاِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَاناً وَاِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ، وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَاناً وَاِحْتِسَاباً غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (بخاری:1901،مسلم:1781،ترمذی:683،سنن النسائی:2202،ابن ماجة:1641،سنن الدارمی:1782)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیے گئے۔ اور جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے رمضان شریف میں قیام کیا اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے گئے اور جس نے ایمان کے ساتھ اور اپنا محاسبہ کرتے ہوئے لیلۃ القدر میں قیام کیا اس کے تمام سابقہ گناہ بخش دیے گئے۔

(1140)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ يُضَاعَفُ، اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ، فَاِنَّهُ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ اَجْلِيْ، لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ، فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ، وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ، وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرُءٌ صَائِمٌ (بخاری:1904،مسلم:2706،ابن ماجة:1638،سنن الدارمی:1775)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے، فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن آدم کا ہر نیک عمل دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سوائے روزے کے۔ وہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ بندہ میری خاطر خواہشات اور کھانا ترک کر دیتا ہے۔ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت، اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسند ہے۔ اور روزہ ڈھال ہے، جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو نہ برائی کرے اور نہ چیخے، اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا جھگڑا کرے تو اسے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔

(1141)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ وَاِنِ امْرُؤٌ

www.islamtheworldreligion.com

قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى مِن رِّيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا (بخاری:1894، مسلم:2706)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزے ڈھال ہیں، پس کوئی شخص (روزے میں) فحش بات نہ کرے اور جہالت کی بات نہ کرے، اگر کوئی شخص اس سے جنگ کرے یا اس کو گالی دے تو اس کو دو مرتبہ کہنا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہِ قدرت میں میری جان ہے، روزہ دار کے منہ کی بو ضرور اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے، وہ اپنے کھانے اور اپنے پینے کو اور اپنے نفس کے تقاضوں کو میری وجہ سے ترک کرتا ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزاء دوں گا اور نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے۔

(1142)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّىٰ يَنْسَلِخَ، فَيَأْتِيهِ جِبْرِيلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ، فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ (مسلم:6009، بخاری:1902، نسائی:2095)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیکی کے معاملے میں تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور آپ ﷺ رمضان شریف میں اور بھی زیادہ سخاوت فرماتے حتیٰ کہ رمضان گزر جاتا۔ آپکے پاس جبریل آتے تھے اور آپ کو قرآن دہرواتے تھے۔ جب جبریل کی آپ ﷺ سے ملاقات ہوجاتی تو رسول اللہ ﷺ سخاوت میں طوفانی ہواؤں سے بھی بڑھ جاتے۔

شرح

حضرت عبداللہ ابنِ عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ كُلَّ أَسِيرٍ وَأَعْطَى كُلَّ سَائِلٍ یعنی جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا تو رسول اللہ ﷺ ہر قیدی کو آزاد کر دیتے اور ہر سائل کو عطا کرتے تھے (شعب الایمان للبیہقی:۳۶۲۹)۔ اسنادہ ضعیف

بَابُ أَحْكَامِ الصِّيَامِ

روزوں کے احکام کا باب

(1143)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ (بخاری:1903، 6057، ابو:2362، ابن ماجۃ:1689)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بری بات اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑا، اللہ تعالیٰ کو کوئی حاجت نہیں ہے کہ وہ شخص اپنا کھانا اور پینا چھوڑ دے۔

www.islamicnetworkreligion.com

(1144)۔وَعَن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: كَم مِن صَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِن صِيَامِهِ اِلَّا الظَّمَآءَ، وَكَم مِن قَائِمٍ لَيْسَ لَهُ مِن قِيَامِهِ اِلَّا السَّهرَ (سنن الدارمی:2722)۔ اسنادہ جیّد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کتنے ہی روزے دار ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں پیاس کے سواء کچھ نہیں ملتا اور کتنے ہی قیام کرنے والے ایسے ہوتے ہیں جنہیں رات جاگنے کے سواء کچھ نہیں ملتا۔

(1145)۔وَعَن عَامِرِ بنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ (ابو داؤد:2364، ترمذی:725)۔ حسن

ترجمہ: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بے حساب مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا۔

(1146)۔وَعَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِكْتَحَلَ وَهُوَ صَائِمٌ (ابن ماجة:1678، ابو داؤد:2378 عن انس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)۔ صحيح وله شواهد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزے کی حالت میں سرمہ لگایا۔

(1147)۔وَعَنهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهِ (بخاری:1627، مسلم:2576، ابو داؤد:2382، ترمذی:729)۔ صحيح

ترجمہ: اور انہی (حضرت عائشہ صدیقہ) رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے کی حالت میں ازواجِ مطہرات کا بوسہ بھی لیتے تھے اور چھو بھی لیتے تھے اور تم لوگوں سے زیادہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے والے تھے۔

(1148)۔وَعَن بَعضِ اَصحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَأَيتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْعَرَجِ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ الْمَآءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَو مِنَ الْحَرِّ (مؤطا مالك كتاب الصيام باب ما جاء فى الصيام فى السفر:22، ابو داؤد:2365، شرح معانی الآثار للطحاوی:3157)۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک صحابی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرج کے مقام پر دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے کی حالت میں تھے اور پیاس اور گرمی کی وجہ سے اپنے سر مبارک پر پانی ڈال رہے تھے۔

(1149)۔ وَعَن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَن نَسِيَ وَهُوَ صَائِمٌ فَاَكَلَ اَو شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَومَهُ فَاِنَّمَا اَطعَمَهُ اللهُ وَسَقَاهُ (بخاری:1933، 6669، مسلم:2716)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے روزے کی حالت میں بھول کر کھالیا یا پی لیا وہ اپنا روزہ مکمل کرے۔ بے شک اللہ نے اسے کھلایا ہے اور پلایا ہے۔

(1150)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّمَا اَرَادَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِالفِطرِ فِي السَّفَرِ التَّيْسِيْرَ عَلَيْكُمْ، فَمَنْ يَسَّرَ عَلَيْهِ الصِّيَامُ فَلْيَصُمْ وَمَن يَسَّرَ عَلَيْهِ الفِطرُ فَلْيُفطِرْ (شرح معانی الآثار للطحاوی:3159)۔ صحيح،

www.islamthewonderreligion.com

موافق للقرآن

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سفر میں روزے کی رخصت دے کر تم لوگوں پر آسانی کرنا چاہی ہے۔جس کے لیے روزہ رکھنا آسان ہو وہ روزہ رکھے اور جس پر روزہ چھوڑنا آسان ہو وہ روزہ چھوڑ دے۔

(1151)۔وَعَنْ مُعَاذَةَ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا مَا بَالُ الْحَائِضِ تَقْضِي الصَّوْمَ وَلَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا كَانَ يُصِيبُنَا ذٰلِكَ فَنُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ (مسلم: 761، 763)۔صحیح

ترجمہ: حضرت معاذہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حیض والی عورت کا معاملہ کیسا ہے، وہ روزے کی قضاء کرتی ہے اور نماز کی قضاء نہیں کرتی؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم پر یہ حالت آتی تھی، ہمیں روزے کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا اور نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

(1152)۔أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذٰلِكَ، أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ، قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَعَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَا رَسُولَ اللهِ فَوَاللهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ (بخاری: 1936، مسلم: 2595، ابو داؤد: 2390، ترمذی: 724)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ! میں ہلاک ہو گیا، آپ نے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: میں نے روزہ میں اپنی بیوی سے صحبت کر لی، تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے پاس غلام ہے جس کو تم آزاد کرو؟ اس نے کہا: نہیں! آپ نے پوچھا: کیا تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! آپ نے پوچھا: کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟ اس نے کہا: نہیں! حضرت ابو ہریرہ نے کہا: پھر نبی کریم ﷺ تھوڑی دیر ٹھہرے، ہم لوگ اسی طرح بیٹھے تھے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس کھجور کی چھال کا بنا ہوا بڑا تھیلا آیا جس میں کھجوریں تھیں۔آپ نے پوچھا: وہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا: میں حاضر ہوں، آپ نے فرمایا: یہ کھجوریں لو اور ان کو صدقہ کر دو، اس شخص نے کہا: کیا مجھ سے بھی زیادہ ضرورت مند پر؟ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم ان دو پتھریلے کناروں کے درمیان اس کی مراد مدینہ کے دو کنارے تھے، میرے گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند اور کوئی گھر والا نہیں ہے۔تب نبی کریم ﷺ ہنسے حتیٰ کہ آپ کی مبارک داڑھیں ظاہر ہو گئیں پھر آپ نے فرمایا: تم یہ اپنے گھر والوں کو کھلا دو۔

وَزَادَ الزُّهْرِيُّ وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا رُخْصَةً لَهُ خَاصَّةً فَلَوْ أَنَّ رَجُلاً فَعَلَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ لَمْ يَكُنْ لَهُ بُدٌّ مِنَ

www.islamtheworldreligion.com

التَّكْفِيرِ (ابوداؤد:2391)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: یہ انہی ایک صحابی کے لیے خصوصی رخصت تھی، آج اگر کوئی شخص ایسا کرے گا تو اس کے لیے کفارہ دیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوگا۔

شرح

اگر کوئی شخص ایک ملک سے دوسرے ملک میں جائے تو وہاں رمضان کا چاند نظر آ چکا ہو، یا ایک ملک میں روزے رکھے اور عید کے لیے دوسرے ملک میں آ جائے تو اس پر لازم ہے کہ وہ جس ملک میں اب پہنچا ہے وہاں کے مسلمانوں سے موافقت کرے، یہ بات قرآن کے الفاظ مَنْ شَهِدَ (البقرۃ:۱۸۵) سے ثابت ہے اور مسلمانوں کی جماعت کا ساتھ دینے کا بھی یہی تقاضا ہے۔

ٹیکے سے روزہ ٹوٹتا ہے یا نہیں؟ اس کا دارومدار اس پر ہے کہ ٹیکہ معدے کے جوف میں پہنچا ہے کہ نہیں؟ اگر پہنچا ہے تو روزہ ٹوٹ گیا، اگر نہیں پہنچا تو نہیں ٹوٹا۔ طب کے ماہرین جانتے ہیں کہ وہ معدے میں نہیں پہنچتا۔

اِبْتِدَآءُ وَقْتِ الْاِفطَارِ، وَهُوَ اَوَّلُ زَمَانٍ بَعْدَ غَيْبُوْبَةِ جَرْمِ الشَّمْسِ

افطار کے وقت کی ابتداء، اور وہ سورج کا جرثومہ غائب ہوجانے کے بعد پہلا وقت ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى اللَّيْلِ (البقرۃ:187)۔ (اَلغَايَةُ لَيسَت بِدَاخِلَةٍ تَحتَ المُغَيَّا فَلَا يَجِبُ اِمسَاكُ جُزءٍ مِنَ اللَّيلِ كَمَا فِي فَتحِ البَارِي وَعُمدَةِ القَارِي وَهٰذَا مِمَّا اتَّفَقُوا عَلَيهِ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر رات تک روزے مکمل کرو (فتح الباری اور عمدۃ القاری میں ہے کہ رات کی غایت دن کے مغیا میں شامل نہیں لہٰذا رات کا کوئی جزء روزے کا حصہ نہ بنے گا۔ اس پر سب کا اتفاق ہے)۔

(1153)۔ اَفْطَرَ اَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِي حِينَ غَابَ قُرصُ الشَّمْسِ (بخاری کتاب الصوم، باب متیٰ یحل فطر الصائم صفحہ389)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اس وقت روزہ کھول دیتے تھے جب سورج کی ٹکیہ غائب ہوتی تھی۔

(1154)۔ وَعَن عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَقْبَلَ اللَّيلُ مِن هٰهُنَا وَاَدبَرَ النَّهَارُ مِن هٰهُنَا وَغَرَبَتْ اَو غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ اَفطَرَ الصَّائِمُ (بخاری:1954، مسلم:2558، ابوداؤد:2351، ترمذی:698، سنن الدارمی:1706)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اُدھر سے رات آ جائے اور اُدھر سے دن پیٹھ پھیرے اور سورج غروب ہوجائے یا غائب ہوجائے تو روزے دار کا روزہ کھل گیا۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

حضرت علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :وَ الْاِقْبَالُ وَ الْاِدْبَارُ وَ الْغُرُوْبُ مُتَلَازِمَةٌ لِاَنَّهٗ لَا يُقْبِلُ اللَّيْلُ اِلَّا اِذَا اَدْبَرَ النَّهَارُ ، وَلَا يُدْبِرُ النَّهَارُ اِلَّا اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ یعنی رات کا آنا، دن کا جانا اور سورج کا غروب ہونا ایک ہی بات ہے، رات اسی وقت آتی ہے جب دن پیٹھ پھیرتا ہے اور دن اسی وقت پیٹھ پھیرتا ہے جب سورج غروب ہوتا ہے (عمدۃ القاری جلد ۹ صفحہ ۱۲۵)۔

دیگر شارحین نے بھی اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ امورِ ثلاثہ سے مراد ایک ہی چیز ہے (شرح نووی علی مسلم جلد ۱ صفحہ ۳۵۱، فتح الباری جلد ۴ صفحہ ۲۲۹، طیبی جلد ۴ صفحہ ۱۵۱، تیسیر القاری جلد ۱ صفحہ ۲۰۱)۔

(1155)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَلَمَّا غَرَبَتِ الشَّمْسُ قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَمْسَيْتَ ، قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَلَيْكَ نَهَاراً ، قَالَ اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا ، قَالَ فَنَزَلَ فَجَدَحَ ، ثُمَّ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمُ اللَّيْلَ اَقْبَلَ مِنْ هٰهُنَا فَقَدْ اَفْطَرَ الصَّائِمُ وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ قِبَلَ الْمَشْرِقِ (بخاری:1956، مسلم :2560، ابو داؤد:2352)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سفر کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روزہ رکھا ہوا تھا۔ جب سورج غروب ہو گیا تو فرمایا سواری سے اتر اور ہمارے لیے ستو گھول۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھوڑا انتظار بہتر ہے۔ فرمایا: اتر کر ستو گھول۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابھی دن ہے۔ فرمایا: اتر کر ستو گھول۔ وہ اترے اور ستو گھولے۔ پھر فرمایا جب تم دیکھو کہ اُدھر سے رات آ گئی تو روزے دار کا روزہ کھل گیا اور اپنی انگلی مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔

(1156)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا كَانَ صَائِماً اَمَرَ رَجُلاً فَاَوْفٰى عَلٰى نَشَزٍ فَاِذَا قَالَ قَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ اَفْطَرَ (مستدرک حاکم:1616)۔ صحیح وافقہ الذہبی

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب روزہ رکھتے تو ایک آدمی کو حکم دیتے، وہ بلندی پر چڑھ جاتا۔ جب وہ کہتا کہ ابھی سورج غائب ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزہ کھول دیتے۔

شرح

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ صَائِمٌ يَتَرَصَّدُ غُرُوْبَ الشَّمْسِ بِتَمْرَةٍ ، فَلَمَّا تَوَارَتْ اَلْقَاهَا فِيْ فِيْهِ یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روزے کی حالت میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاتھ میں کھجور لے کر سورج کے غروب ہونے کا انتظار فرماتے۔ جیسے ہی سورج چھپ جاتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھجور منہ میں ڈال لیتے (کشف الغمہ صفحہ ۲۴۱)۔

ذکرته تائیداً للاحادیث السابقة

www.islamtheworldreligion.com

سِرْيَانُ وَقْتِ الْاِفْطَارِ اِلٰى قُبَيْلِ اشْتِبَاكِ النُّجُوْمِ

افطار کا وقت ستارے نکلنے سے پہلے پہلے تک جاری رہتا ہے

(1157)۔عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُفْطِرُ قَبْلَ اَنْ یُصَلِّیَ (ترمذی:696،ابو داؤد:2356)۔حسن

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے پہلے افطار فرمایا کرتے تھے۔

(1158)۔وَعَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا کَانَا یُصَلِّیَانِ الْمَغْرِبَ حِیْنَ یَنْظُرَانِ اللَّیْلَ الْاَسْوَدَ قَبْلَ اَنْ یُفْطِرَا ، ثُمَّ یُفْطِرَانِ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ فِیْ رَمَضَانَ (مؤطا الامام محمد صفحتہ188،مؤطا مالك کتاب الصیام باب ما جاء فی تعجیل الفطر :8)۔صحیح

ترجمہ: حضرت حُمید بن عبدالرحمن بن عوف فرماتے ہیں کہ عمر ابنِ خطاب اور عثمان ابنِ عفان رضی اللہ عنہما رمضان شریف میں روزہ کھولنے سے پہلے جب کالی رات دیکھ لیتے تو مغرب کی نماز پڑھتے تھے۔پھر نماز کے بعد افطار کرتے تھے۔

شرح

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ھٰذَا کُلُّہٗ وَاسِعٌ فَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ وَمَنْ شَآءَ اَفْطَرَ بَعْدَھَا وَکُلُّ ذٰلِكَ لَا بَأْسَ بِہٖ یعنی یہ وقت وسیع ہے،جس کا جی چاہے نماز سے پہلے روزہ کھولے اور جس کا جی چاہے نماز کے بعد روزہ کھولے،اس سارے وقت میں کوئی خرابی نہیں (مؤطا محمد صفحہ ۱۸۸)۔

اِسْتِحْبَابُ تَعْجِیْلِ الْاِفْطَارِ

افطار میں جلدی کرنا مستحب ہے

(1159)۔عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْاِفْطَارَ (مؤطا الامام محمد صفحتہ 188،مؤطا مالك کتاب الصیام باب ما جاء فی تعجیل الفطر:6،مسلم:2554،بخاری:1957، ترمذی:699،ابن ماجۃ:1697،سنن الدارمی:1705)۔صحیح

ترجمہ: حضرت سہل ابن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:لوگ اس وقت تک بھلائی پہ قائم رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے۔

(1160)۔وَ قَالَ مُحَمَّدٌ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ تَعْجِیْلُ الْاِفْطَارِ وَصَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ اَفْضَلُ مِنْ تَاْخِیْرِھِمَا وَھُوَ قَوْلُ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ عَلَیْہِ الرَّحْمَۃُ وَالْعَآمَّۃِ (مؤطا الامام محمد صفحتہ188)۔صحیح

ترجمہ: امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ افطار اور مغرب کی نماز میں جلدی کرنا ان میں تاخیر کرنے سے بہتر ہے۔یہی امام ابوحنیفہ اور عام علماء کا قول ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(1161)۔وَعَن اَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَمَسرُوقٌ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا فَقَالَ لَهَا مَسرُوقٌ، رَجُلَانِ مِن اَصحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيرِ اَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْمَغرِبَ وَالْاِفطَارَ، وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْمَغرِبَ وَالْاِفطَارَ، فَقَالَت مَن يُعَجِّلُ الْمَغرِبَ وَالْاِفطَارَ؟ قَالَ: قُلْنَا عَبْدُ اللهِ، فَقَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَصنَعُ، وَزَادَ الرَّاوِي وَالْآخَرُ اَبُو مُوسٰى (مسلم:2556، ابو داؤد:2354، ترمذی:702، نسائی:2161)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوعطیہ فرماتے ہیں کہ میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے۔مسروق نے ان سے عرض کیا، محمد ﷺ کے صحابہ میں سے دو آدمی ایسے ہیں جو نیکی میں کمی نہیں کر سکتے جبکہ اُن میں سے ایک نمازِ مغرب اور افطار میں جلدی کرتا ہے جبکہ دوسرا نمازِ مغرب اور افطار میں تاخیر کرتا ہے۔فرمایا نمازِ مغرب اور افطار میں جلدی کون کرتا ہے؟ (مسروق نے) کہا: ہم نے عرض کیا عبداللہ۔فرمایا نبی کریم ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔(حدیث کے) راوی فرماتے ہیں کہ دوسرے صحابی کا نام ابوموسیٰ ہے۔

اَلتَّغْلِيظُ عَلٰى مَنْ اَفْطَرَ قَبْلَ غَيْبُوبَتِ الشَّمْسِ كُلِّهَا

اُس شخص پر سختی جس نے پورا سورج غائب ہونے سے پہلے افطار کر دیا

(1162)۔وَعَن اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اَتَانِي رَجُلَانِ فَاَخَذَا بِضَبْعَيَّ فَاَتَيَا بِي جَبَلًا وَعْراً، فَقَالَا لِي اِصْعَد، فَقُلْتُ اِنِّي لَا اُطِيقُهُ، فَقَالَا اِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ، فَصَعِدْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي سَوَآءِ الْجَبَلِ، اِذَا اَنَا بِاَصْوَاتٍ شَدِيدَةٍ، فَقُلْتُ مَا هٰذِهِ الْاَصْوَاتُ؟ قَالُوا هٰذَا عُوٰى اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ انْطُلِقَ بِي، فَاِذَا اَنَا بِقَومٍ مُعَلَّقِينَ بِعَرَاقِيبِهِم مُشَقَّقَةً اَشْدَاقُهُمْ تَسِيلُ اَشْدَاقُهُمْ دَماً، قَالَ قُلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ يُفْطِرُونَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ (مستدرك حاكم:1600، السنن الكبرىٰ للبيهقي:8006)۔ صحيح وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میں سو رہا تھا کہ میرے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور مجھے ایک مشکل پہاڑ پر لے گئے۔مجھے کہنے لگے اوپر چڑھیں۔میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا۔انہوں نے کہا ہم آپ کے لیے چڑھنا آسان بنا دیں گے۔میں اوپر چڑھ گیا حتیٰ کہ پہاڑ کے دامن میں جا پہنچا۔وہاں شدید آوازیں آ رہی تھیں۔میں نے کہا یہ کیسی آوازیں ہیں؟ انہوں نے کہا یہ جہنمیوں کی چیخ پکار ہے۔پھر مجھے آگے لے جایا گیا۔وہاں کچھ لوگ تھے جنہیں ایڑی کے اوپر والے پٹھے سے باندھ کر لٹکایا گیا تھا، ان کی باچھیں چیر دی گئی تھیں، ان کی باچھوں سے خون جاری تھا۔میں نے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ ایک نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو وقت سے پہلے روزہ افطار کر دیتے ہیں۔

شرح

امام ابوبکر جصاص علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: رَوٰى اَبُو سَعِيدِ الْخُدْرِيُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِذَا سَقَطَ الْقُرْصُ اَفْطَرَ وَلَا خِلَافَ فِيْ اَنَّهُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدِ انْقَضٰى وَقْتُ الصَّومِ يعنى سيدنا

ابوسعید خدری نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب ٹکیہ گر جائے تو روزہ کھول دے، اور اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جب سورج غائب ہوگیا، روزے کا وقت ختم ہوگیا (احکام القرآن جلد ا صفحہ ۲۴۲)۔

ایک دیہاتی روزہ دار جو جنگل میں ڈیرہ لگائے بیٹھا ہے اپنا کھیت اور مویشی چھوڑ کر فلکیات اور ریاضی پڑھنے کے لیے نہیں جاسکتا ورنہ دین مشکل ہوکر رہ جائے گا، جو بُعِثْتُ بِالْحَنِيفِيَّةِ السَّمْحَةِ (مسند احمد: ۲۲۱۹۲) اور اِنَّا اُمَّةٌ اُمِّيَّةٌ لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ (بخاری: ۱۹۱۳، مسلم: ۲۵۱۱) اور يُرِيْدُ اللهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ کے منافی ہے۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ علم ریاضی کے بارے میں لکھتے ہیں: لَيْسَ يَتَعَلَّقُ شَيْءٌ مِنْهَا بِالْاُمُوْرِ الدِّيْنِيَّةِ نَفْياً وَاِثْبَاتاً الخ یعنی ریاضی کی کوئی چیز دینی امور سے تعلق نہیں رکھتی، نہ ہی نفی میں نہ ہی اثبات میں (المنقذ من الضلال صفحہ ۴۶)۔

علماء علیہم الرحمہ فرماتے ہیں کہ: وَاَمَّا مَا يَفْعَلُهُ الْفَلْكِيُّوْنَ اَوْ بَعْضُهُمْ مِنَ التَّمْكِيْنِ بَعْدَ الْغُرُوْبِ بِدَرَجَةٍ فَمُخَالِفٌ لِلسُّنَّةِ فَلِذَا قَلَّ الْخَيْرُ وَاللهُ يُوَفِّقُنَا اِلٰى سَوَآءِ السَّبِيْلِ (ارشاد الساری جلد ۴ صفحہ ۵۲۲، فیض القدیر جلد ۸ صفحہ ۵۸۳ زیر حدیث نمبر ۹۷۷۱، فتح الباری ۴/ ۲۳۲)۔

ترجمہ: وہ جو فلکیات والے یا ان میں سے بعض غروب کے بعد بھی کچھ دیر انتظار کرتے ہیں تو وہ سنت کے خلاف ہے، اسی لیے خیر میں کمی ہوگئی ہے، اللہ ہمیں سیدھے راستے کی توفیق عطا فرمائے۔

دُعَآءُ الْاِفطَارِ

افطار کی دعا

(1163)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ زَهْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ . اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ مُرْسَلًا (ابو داؤد:2358)۔ مرسل حسن وله شواهد

ترجمہ: حضرت معاذ ابن زہرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب روزہ افطار کرتے تو فرماتے: اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق سے افطار کیا۔

بَابُ صِيَامِ التَّطَوُّعِ

نفلی روزوں کا باب

(1164)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ ، وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ ، وَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَاَيْتُهُ فِيْ شَهْرٍ اَكْثَرَ مِنْهُ صِيَاماً فِيْ شَعْبَانَ (بخاری:1969، مسلم:2721، ابو داؤد: 2434، ابن ماجة:1710، مسند احمد:24811، نسائی:2351)۔ صحیح

www.islamtheworlduelligion.com

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفلی روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ ہم سمجھتے تھے کہ آپ کبھی روزے نہیں چھوڑیں گے۔ اور کبھی آپ نفلی روزے چھوڑ دیتے تھے حتیٰ کہ ہم سمجھتے تھے کہ آپ کبھی روزہ نہیں رکھیں گے۔ اور میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں سوائے رمضان کے۔ اور میں نے کسی مہینے میں آپ کو شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(1165)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَلَّمَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ (ابن ماجة:1725، ترمذی:742)۔ حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمعہ کا روزہ چھوڑتے ہوئے بہت کم دیکھا ہے۔

(1166)۔وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ الْاَنصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَن صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتبَعَهُ سِتًّا مِن شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهرِ (مسلم:2758، ابو داؤد:2433، ترمذی:759، ابن ماجة:1716، سنن الدارمی:1760)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اسکے فوراً بعد شوال کے چھ روزے رکھے وہ ایسے ہے جیسے صائم الدھر (یعنی ہمیشہ روزہ رکھنے والے)۔

(1167)۔وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ صَومِ الْاِثْنَينِ، فَقَالَ فِيهِ وُلِدتُ وَفِيهِ اُنزِلَ عَلَيَّ (مسلم:2750، مسند احمد:22436،22440)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوموار کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اس دن پیدا ہوا تھا اور اس دن مجھ پر قرآن نازل ہوا تھا۔

(1168)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدَ الْيَهُوْدَ صِيَاماً يَوْمَ عَاشُورَآءَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا هٰذَا الْيَومُ الَّذِيْ تَصُومُونَهُ ؟ فَقَالُوا هٰذَا يَومٌ عَظِيْمٌ اَنجَى اللهُ فِيهِ مُوسٰى وَقَوْمَهُ وَغَرَّقَ فِرْعَوْنَ وَقَومَهُ فَصَامَهُ مُوْسٰى شُكراً فَنَحنُ نَصُومُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَنَحنُ اَحَقُّ وَاَوْلٰى بِمُوسٰى مِنكُمْ ، فَصَامَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَمَرَ بِصِيَامِهِ (مسلم:2656، ابو داؤد:2444، ابن ماجة:1734، سنن الدارمی:1765)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو یہودیوں کو دسویں محرم کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے پوچھا یہ کیسا دن ہے جس کا تم روزہ رکھتے ہو؟ انہوں نے کہا یہ وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ نے موسیٰ اور اس کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا۔ موسیٰ نے اس دن شکرانے کا روزہ رکھا۔ لہٰذا ہم بھی اس دن روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم موسیٰ کے تم سے زیادہ حق دار اور قریبی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بھی اس دن

www.islamtheworldreligion.com

کا روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔

(1169)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَوْمِ عَاشُوْرَآءَ، صُوْمُوهُ وَصُوْمُوا قَبْلَهٗ اَوبَعْدَهٗ يَوماً وَلَا تَتَشَبَّهُوْا بِاليَهُوْدِ (شرح معانی الآثار للطحاوی: 3228، 3227، 3226، مسند احمد: 2154)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے دسویں محرم کے روزے کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ اس دن روزہ رکھو اور اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی ایک روزہ ساتھ ملاؤ اور یہودیوں سے مشابہت مت کرو۔

شرح

روزے کے بے شمار روحانی اور جسمانی فوائد ہیں، نبی کریم ﷺ کا ایک ہی فرمان کافی ہے کہ:

صُوْمُوْا تَصِحُّوا یعنی روزے رکھو صحت مند رہو (المعجم الاوسط للطبرانی: ۸۳۱۲)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لِكُلِّ شَيءٍ زَكوٰةٌ وَزَكوٰةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ یعنی ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے (ابن ماجہ: ۱۷۴۵) ضعیف

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُفطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِي حَضَرٍ وَلَا فِي سَفَرٍ یعنی رسول اللہ ﷺ ایام بیض (تیرہ، چودہ، پندرہ) کے روزے کبھی نہیں چھوڑتے تھے، نہ حضر میں اور نہ ہی سفر میں (نسائی: ۲۳۴۵)۔

بَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

لیلۃ القدر کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (القدر:3)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔

(1170)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهٖ (مسلم: 2788، ابن ماجۃ: 1767، ترمذی: 796)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ آخری دس دنوں میں وہ مجاہدہ کرتے تھے جو ان کے علاوہ دنوں میں نہیں کرتے تھے۔

(1171)۔ وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشرَ شَدَّ مِيْزَرَهٗ وَاَحْيَا لَيْلَهٗ وَاَيْقَظَ اَهْلَهٗ (بخاری: 2024، مسلم: 2787، نسائی: 1639، ابن ماجۃ: 1768، ابو داؤد: 1376)۔ صحیح

ترجمہ: آپ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اپنا تہبند کس لیتے، راتوں کو جاگتے اور

www.islamtheworldreligion.com

گھر والوں کو جگاتے تھے۔

(1172)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَنَا اَسمَعُ عَن لَيلَةِ القَدْرِ ، فَقَالَ هِيَ فِيْ كُلِّ رَمَضَانَ (ابو داؤد:1387)۔وروی موقوفا علی ابن عمر، صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیلۃ القدر کے بارے میں سوال کیا گیا۔ میں سن رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ ہر رمضان میں ہوتی ہے۔

(1173)۔وَعَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ تَحَرَّوا لَيلَةَ القَدْرِ فِي الْعَشرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

(مؤطا مالك كتاب الاعتكاف،باب ما جاء فی لیلة القدر حدیث رقم:10)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری دس دنوں میں تلاش کرو۔

(1174)۔وَعَن اَنَسِ بنِ مَالِك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّي اُرِيتُ هٰذِهِ اللَّيلَةَ فِي رَمَضَانَ حَتّٰى تَلَاحَى الرَّجُلَانِ فَرُفِعَتْ فَالتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَ السَّابِعَةِ وَالخَامِسَةِ

(مؤطا مالك كتاب الاعتكاف،باب ما جاء فی لیلة القدر حدیث رقم:13)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے رمضان کی یہ رات دکھائی گئی حتیٰ کہ دو آدمی آپس میں جھگڑ پڑے تو یہ رات بھلا دی گئی۔ اسے نویں، ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔

بَابُ الْاِعْتِكَافِ

اعتکاف کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ (البقرة:187)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب تم مسجد میں معتکف ہو تو عورتوں سے مباشرت نہ کرو۔

(1175)۔عَن عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَا اِعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 2 صفحته503،المصنف لعبد الرزاق:8039)۔الآثار فیه کثیرة صحیحة

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ باجماعت نماز والی مسجد کے بغیر اعتکاف نہیں ہوتا۔

(1176)۔وَعَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعتَكِفُ الْاَوَاخِرَ مِن رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزوَاجُهٗ مِن بَعدِهٖ (بخاری:2026،مسلم:2784،ابو داؤد:2462،ترمذی:790)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری دنوں میں اعتکاف کرتے تھے حتیٰ کہ اللہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وفات دے دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج نے اعتکاف کیا۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

حضرت ملا علی قاری رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِن بَعدِهِ أَيْ فِيْ بُيُوْتِهِنَّ لِمَا سَبَقَ مِنْ عَدَمِ رِضَائِهِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ لِفِعْلِهِنَّ وَ كَذَا قَالَ الْفُقَهَاءُ يُسْتَحَبُّ لِلنِّسَاءِ اَنْ تَعْتَكِفْنَ فِيْ مَكَانِهِنَّ یعنی ازواجِ مطہرات کے اعتکاف سے مراد ان کا اپنے گھروں میں اعتکاف کرنا ہے۔اس لیے کہ آپ ﷺ نے عورتوں کا مساجد میں اعتکاف بیٹھنا ناپسند فرمایا ہے۔اسی وجہ سے فقہاء نے فرمایا ہے کہ عورتوں کیلیے اپنے گھروں میں اعتکاف بیٹھنا مستحب ہے (مرقاۃ جلد ۴ صفحہ ۳۲۶)۔

(1177)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ اِذَا اعْتَكَفَ طُرِحَ لَهُ فِرَاشُهُ اَو يُوضَعُ لَهُ سَرِيرُهُ وَرَاءَ اُسْتُوَانَةِ التَّوبَةِ (ابن ماجة:1774)۔ حسن لطرقه

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب اعتکاف فرماتے تو آپ ﷺ کے لیے بچھونا بچھایا جاتا اور آپ ﷺ کا بستر استوانۂ توبہ (توبہ کے ستون) کے پیچھے لگایا جاتا تھا۔

(1178)۔وَعَن اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ يُعرَضُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ الْقُرآنُ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعُرِضَ عَلَيْهِ مَرَّتَينِ فِي العَامِ الَّذِيْ قُبِضَ ، وَكَانَ يَعتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشراً فَاعتَكَفَ عِشرِينَ فِي العَامِ الَّذِيْ قُبِضَ (بخاری:4998، ابو داؤد 2466:، ابن ماجة 1769:)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر سال نبی کریم ﷺ کو ایک مرتبہ قرآن دہروایا جاتا تھا۔مگر جس سال آپ ﷺ کا وصال ہوا، دو مرتبہ دہروایا گیا۔آپ ﷺ ہر سال دس دن اعتکاف کرتے تھے مگر جس سال آپ ﷺ کا وصال شریف ہوا آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(1179)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِن رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَاماً ، فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ ، اِعتَكَفَ عِشرِينَ (ترمذی:803، ابو داؤد:2463، ابن ماجة:1770 ورواہ ابو داؤد وابن ماجة عن اُبی بن کعب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے۔ایک سال آپ ﷺ نے اعتکاف نہیں فرمایا۔جب اگلا سال آیا تو بیس دن اعتکاف فرمایا۔

(1180)۔وَعَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَت، اَلسُّنَّةُ عَلَى الْمُعْتَكِفِ اَن لَّا يَعُودَ مَرِيضاً ، وَلَا يَشْهَدَ جَنَازَةً، وَلَا يَمَسَّ المَرأَةَ وَلَا يُبَاشِرَهَا ، وَلَا يَخْرُجَ لِحَاجَةٍ اِلَّا لِمَا لَا بُدَّ مِنْهُ ، وَلَا اِعتِكَافَ اِلَّا بِصَومٍ ، وَلَا اِعتِكَافَ اِلَّا فِي مَسجِدٍ جَامِعٍ (ابو داؤد:2473)۔ اسنادہ جید

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: معتکف کے لیے سنت یہ ہے کہ مریض کی عیادت نہ کرے، کسی کا جنازہ نہ

www.islamtheworldreligion.com

پڑھے، بیوی کو ہاتھ نہ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے، مسجد سے ضروری حاجت کے بغیر باہر نہ نکلے، روزے کے بغیر کوئی اعتکاف نہیں اور اعتکاف صرف جماعت والی مسجد میں ہوتا ہے۔

شرح

آخری عشرے کا اعتکاف سنتِ مؤکدہ کفایہ ہے۔ بیس رمضان کو عصر اور مغرب کے درمیان اعتکاف شروع کرنا چاہیے اور عید کا چاند نظر آنے پر ختم کرنا چاہیے۔ اعتکاف کے دوران شرعی باتیں کرنا، دینی کتب کا مطالعہ کرنا، تقریر کرنا، مسجد میں کھانا پینا سونا سب جائز ہیں۔

اعتکاف کے دوران مسجد سے باہر نکل کر نہانے سے حتی المقدور بچنا چاہیے البتہ احتلام ہو جائے تو فوراً نہا لینا چاہیے۔ اگر معتکف کی مسجد جامع نہ ہو تو قریبی جامع مسجد میں جمعہ کیلیے جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔ مسجد کا محراب مسجد کے ساتھ اس قدر پیوست ہوتا ہے کہ معتکف کا محراب میں چلے جانا جائز ہے۔ البتہ مسجد سے ملحق درسی کمرے اور مسجد کا مینار ایسی جگہیں ہیں کہ مسجد کے فنا میں شامل ہونے کے باوجود معتکف کا وہاں چلے جانا درست نہیں۔ ایسی جگہوں پر جانے سے بے جا تفریح ملتی ہے جو اعتکاف کی روح کے منافی ہے۔

بَابُ فَضَائِلِ الْقُرآنِ وَ اَهْلِهٖ
قرآن اور اہلِ قرآن کے فضائل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَآ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (یونس: 57)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور سینے کی بیماریوں کی شفا اور ہدایت اور مومنوں کے لیے رحمت آ گئی۔

وَ قَالَ: ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (البقرة:2)۔

ترجمہ: اور فرمایا: یہ ایسی عالی شان کتاب ہے جس میں کسی قسم کا شک نہیں۔

وَ قَالَ: هُدًى لِّلنَّاسِ (البقرة:185)۔

ترجمہ: اور فرمایا: تمام لوگوں کے لیے ہدایت۔

وَ قَالَ: تَبٰرَكَ الَّذِىْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْرًا (الفرقان:1)۔

ترجمہ: اور فرمایا: بڑی برکت والا ہے وہ جس نے فیصلہ کن کتاب اپنے بندے پر اتاری تاکہ سارے جہانوں کے لیے ڈر سنانے والا ہو۔

www.islamtheworldreligion.com

وَ قَالَ: اِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِى لِلَّتِى هِىَ اَقْوَمُ (الاسراء:9)۔

ترجمہ: اورفرمایا: بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔

وَ قَالَ: اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآن (طٰہٰ:2)۔

ترجمہ: اورفرمایا: ہم نے آپ پر قرآن نازل کیا (گویا اس کتاب کا نام قرآن ہے)۔

وَ قَالَ: اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ قُرْاٰناً عَرَبِياً (یوسف:2)۔

ترجمہ: اورفرمایا: ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں نازل کیا۔

وَ قَالَ: نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ (محمد:2)۔

ترجمہ: اورفرمایا: یہ (حضرت سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا گیا۔

وَ قَالَ: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِىْ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ (البقرۃ:185)۔

ترجمہ: اورفرمایا: رمضان کا مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا۔

وَ قَالَ: اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِىْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (القدر:1)۔

ترجمہ: اورفرمایا: ہم نے اسے لیلۃ القدر میں نازل کیا۔

وَ قَالَ: اِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ (البقرہ:97)۔

ترجمہ: اورفرمایا: اسے جبریل (علیہ السلام) نے آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قلب پر نازل کیا۔

وَ قَالَ: بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَّجِيْدٌ فِىْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ (البروج: 21، 22)۔

ترجمہ: اورفرمایا: یہ قرآن مجید لوحِ محفوظ میں درج ہے۔

وَ قَالَ: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر:9)۔

ترجمہ: اورفرمایا: بے شک ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

وَ قَالَ: اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْآنَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ (القیامۃ: 18، 19)۔

ترجمہ: بے شک اسے جمع کرنا اور اسے پڑھانا ہمارے ذمے ہے، تو جب ہم اسے پڑھیں تو آپ اسکے پڑھے جانے کی طرف متوجہ رہیں، پھر بعد میں اس کی وضاحت ہمارے ذمے رہی۔

وَ قَالَ: وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ (المزمل:4)۔

ترجمہ: اورفرمایا: قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھ۔

وَ قَالَ: وَقَالَ الرَّسُوْلُ يَا رَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ مَهْجُوْرًا (الفرقان:30)۔

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: اور فرمایا: (قیامت کے دن) یہ رسول (محمدِ عربی) عرض کریں گے اے میرے رب! بے شک میری قوم (کے منکروں) نے اس قرآن کو ترک کر دیا۔

شرح

(۱)۔ ملحدین کی طرف سے اسلام قرآن اور نبی کریم ﷺ کی رسالت پر وارد کیے جانے والے اعتراضات بالکل معروف ہیں۔ دراصل روافض کے اعتراضات کو ملحدین نے کچھ کمی بیشی کے ساتھ اختیار کیا ہے۔ قاضی ابوبکر باقلانی رحمہ اللہ متوفی ۴۰۳ھ نے ان تمام اعتراضات کے جوابات حرفِ آخر کی طرح لکھے ہیں۔ ان کی کتاب الانتصار للقرآن، اعجاز القرآن اور الانصاف قابلِ مطالعہ علمی ذخیرہ ہیں۔ الانتصار میں روافض کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ: ان کے تمام اعتراضات وہی ہیں جو ملحدین کے اعتراضات ہیں (الانتصار صفحہ ۴۶۰)۔

امام ابومنصور ماتریدی رحمہ اللہ نے کتاب التوحید میں نبی کریم ﷺ کی رسالت کے ثبوت فراہم کرنے میں انتہاء کر دی ہے بلکہ ادیانِ عالم کے مقابلے پر اسلام کی فوقیت کو ثابت کر کے رکھ دیا ہے۔ امام قرطبی کی کتاب اثبات نبوتِ محمد ﷺ نہایت مدلل اور مرتب کتاب ہے۔ علامہ ابن قیم کی کتاب ہدایۃ الحیاریٰ فی اجوبۃ الیہود والنصاریٰ اسلام پر یہود و نصاریٰ کے اعتراضات کے رد میں بہترین کتاب ہے۔ مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ کی کتاب اظہار الحق اور ازالۃ الاوہام ردِ عیسائیت پر بہترین کتابیں ہیں۔ حجیتِ حدیث پر علمائے اسلام کی کتابوں کا شمار تقریباً ناممکن ہو چکا ہے۔ ادیانِ عالم پر لکھی گئی بعض کتب میں ڈاکٹر عبدالکریم زیدان کی کتاب: موجز الادیان فی القرآن اور فقیر راقم الحروف کی ملحدین کے رد میں کتاب: اسلام زندہ باد اور عیسائیت کے رد میں عیسائیت سے اسلام تک، تازہ ترین کاوشیں ہیں۔

علوم القرآن کے موضوع پر لکھی گئی تمام کتب میں قرآن پر تقریباً تمام سوالات کے نہایت علمی جوابات علمائے اسلام نے دے رکھے ہیں، مثلاً علامہ زرکشی متوفی ۷۹۴ھ کی کتاب البرہان فی علوم القرآن، امام جلال الدین سیوطی متوفی ۹۱۱ھ کی کتاب الاتقان فی علوم القرآن وغیرہ۔ اسلامی عقائد کی کتب مثلاً امام طحاوی کی کتاب السنہ، علامہ تفتازانی کی کتاب شرح عقائد نسفی اور امام غزالی کی کتاب الاقتصاد وغیرہ میں تمام ادیانِ باطلہ کی تردید اور ان کے اشکالات کے تسلی بخش جوابات موجود ہیں۔ قرآن کی تفاسیر میں متعلقہ آیات کی تفسیر میں علمائے اسلام نے باطل کے جبڑے چیر کر رکھ دیے ہیں۔

(۲)۔ جیسے جیسے اسلام پھیلتا گیا مختلف علاقوں کے لوگوں نے وہی گھسے پٹے سوالات اِدھر اُدھر سے پکڑ کر دوہرانا شروع کر دیے۔ چنانچہ پنڈت سوامی دیانند، راجپال، پادری اکبر مسیح اور پادری فانڈر تک کے پاس بنیادی سرمایہ وہی روافض اور ملحدین کے سوالات ہیں۔ یورپ میں خصوصاً اندلس (سپین) اور فرانس میں جب

www.islamtheworldreligion.com

اسلام نے ترقی کی تو یورپیوں کے پاؤں جلے۔ڈورایئر(Du Ryer)نامی فرانسیسی نے قرآن شریف کا ترجمہ فرانسی زبان میں کیا، پھر اس ترجمے کا مزید انگریزی ترجمہ الیگزینڈر روس(Alexander Ross) نے 1649ء میں شائع کیا اور اس میں اپنی طرف سے خوب تڑکا لگایا، حتیٰ کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کو قرآن کا مصنف قرار دیا۔اس کے بعد کئی مستشرقین نے قرآن کے ترجمے کیے۔واضح سی بات ہے کہ ان لوگوں کا مقصد اسلام کے خلاف کام کرنا تھا۔ان کا ایک پاکستانی انجینئر نمائندہ بھی کہہ رہا ہے کہ قرآن کا ترجمہ وہی معتبر ہے جو غیر مسلموں نے کیا ہو۔

ان لوگوں نے مشرقی ادیان وعلوم کا مطالعہ کر کے اسلام کے خلاف تحریکی کام شروع کر دیا اور یہ لوگ مستشرق (Orientalist) کہلائے۔مستشرقین کی تاریخ بیان کرتے وقت اگر ان کے بنیادی مواد کا اعتبار کیا جائے تو ان کی تاریخ ہزار سال سے بھی پرانی کہی جاسکتی ہے، لیکن اگر جدید نظم کے لحاظ سے بات کی جائے تو یہ لوگ اٹھارہویں صدی کی پیداوار ہیں۔

(۳)۔ مستشرقین کے پاس وہی گھسی پٹی لکیریں ہیں جن پر سے ہزاروں قافلے گزر چکے۔مکمل تلاشی کے باوجود کوئی نئی چیز برآمد نہیں ہوئی، سوائے اس کے کہ آج ان کی زبان انگریزی ہے۔ان کی ساری محنت مندرجہ ذیل موضوعات کے گرد گھومتی ہے:

جمع قرآن، حفاظتِ قرآن، سات قرأتیں، ناسخ ومنسوخ، قصہ غرانیق، نبی کریم ﷺ کی حدیث، سیرت، مسئلہ تعددِ ازواج، مسئلہ جہاد اور گستاخ کی سزا۔

اولاً یہ سب چیزیں انبیاء علیہم السلام کی تعدد ازواج سے لے کر آسمانی کتابوں میں ناسخ ومنسوخ اور جہاد ومالِ غنیمت تک مستشرق یہود ونصاریٰ کی اپنی آسمانی کتابوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔

ثانیاً یہ لوگ جب اسلامی جہاد کی بات کرتے ہیں تو ساتھ اگر اتنا ہی بتا دیں کہ اسلام عورتوں، بچوں اور بوڑھوں حتیٰ کہ درختوں کو بھی تلف کرنے کی اجازت نہیں دیتا اور اطلاع دیے بغیر حملہ کرنے کی بھی اجازت نہیں دیتا اور ایک بے جا قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے برابر جرم قرار دیتا ہے (المائدہ: ۳۲)، تو انہی چند الفاظ سے ان کا پورا پلان فیل ہو جائے اور دنیائے اسلام کی اصول پسندی پر عش عش کر اٹھے۔دوسری طرف یہی جہاد ان کی اپنی کتابوں میں بغیر کسی ضابطہ اور اصول کے مذکور ہے اور ان لوگوں کا اپنا عمل بھی نہایت بہیمانہ ہے جس کی مثالیں جنگِ عظیم اول، دوم، عراق حملہ اور افغانستان میں کارپٹ بمبنگ کی صورت میں دیکھی جا سکتی ہیں۔ان کی آسمانی کتابوں میں نبیوں کا شراب پینا اور معاذ اللہ اپنی بیٹیوں سے بھی بدفعلی کرنا مذکور ہے (پیدائش باب: 19 آیت: 30 تا 38)۔مگر انہیں دینِ اسلام کی تبلیغ کی خاطر کیے گئے چند جائز حلال نکاحوں پر اعتراض ہے۔

(۴)۔ واضح ہوا کہ اولاً اسلام کے خلاف یہ تمام اعتراضات یہودیوں، عیسائیوں، ملحدین اور روافض کے

www.islamtheworldreligion.com

درمیان ان کی اپنی اپنی مجبوریوں کے فرق کے ساتھ مشترک ہیں۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ان لوگوں کا مطالعہ کرنے سے بالکل واضح طور پر سمجھ میں آتا ہے کہ ان کے بعض اعتراضات بالکل بے جا اور تعصب پر مبنی ہیں، جس سے کم از کم اتنا ضرور واضح ہوجاتا ہے کہ یہ لوگ سوالات اٹھانے میں مخلص اور نیک نیت نہیں ہیں۔ اس جدید دور میں یہ اتنی بڑی خرابی ہے کہ دنیا بھر کے غیر جانبدار لوگ ان سے ضرور متنفر ہوجائیں گے۔ تیسری اہم بات یہ بھی سامنے آتی ہے جو صاحبِ مطالعہ حضرات کے لیے نہایت دلچسپ ہوگی کہ ان لوگوں کے اعتراضات اور تحریرات میں کثرت سے تضادات پائے جاتے ہیں، صرف ان کے آگے آگے لگ کر بھاگنے کی بجائے ہٹ کر سوالیہ حملہ کرنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً ان کا اپنا ہر سوال ان کے اپنے ہی مذہب پر بدرجہ اولیٰ وارد ہوتا ہے، اور ان کے محققین کی تحقیقات آپس میں متضاد بھی ہیں۔ چوتھی اہم بات یہ ہے کہ ان میں سے بہت سے لوگوں نے اسلام سے متاثر ہوکر اسلام کو قبول بھی کرلیا اور بہت سے لوگوں نے اسلام قبول نہیں کیا مگر اسلام، قرآن اور نبی کریم ﷺ کے حق میں تعریفی کلمات ضرور بولے ہیں۔ مثلاً: ولیم میور (William Moore) مرگش 1905ء کی کتاب: لائف آف محمد (Life of Muhammad)، مائیکل ایچ ہارٹ (Michael H. Hart) امریکی کی کتاب: دی ہنڈرڈ (The Hundred)، اور ماؤرس بیوکل (Maurice Bucaille) کی کتاب: دی بائبل دی قرآن اینڈ سائنس (The Bible , The Quran and Scince) وغیرہ۔ دورِ حاضر کی ایک خاتون مصنفہ کیرن آرم سٹرانگ (Karen Armstrong) نے اپنی بہت ساری کتابوں میں اسلام کا اس قدر دفاع کیا ہے کہ شاید خود مسلمان بھی اتنا دفاع کرنے کی طرف توجہ نہ دے سکے۔ یہ خاتون بنیادی طور پر ایک عیسائی راہبہ (نن) تھیں، سترہ سال تک نن کے طور پر کام کرتی رہیں، پھر تاریخ ادیان کی طرف متوجہ ہوئیں، لیکن چونکہ بنیاد میں عیسائی مذہب کی کمزوریاں مزاج میں غیر شعوری طور پر جگہ پکڑ چکی تھیں، ان کمزوریوں کے علم کے ساتھ بغاوت کی شمولیت کے نتیجے میں انہوں نے اپنے اندازوں اور تک بندیوں کو ترجیح دینا شروع کردی۔ ان کی کتاب کا نام: اے ہسٹری آف گاڈ (A History of God) میں یہ بات بڑے آرام سے محسوس کی جاسکتی ہے، بلکہ اہلِ علم اس کتاب کے نام سے ہی یہ بات سمجھ سکتے ہیں۔

واضح رہے کہ ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں اسلام کے حق میں لکھنے کے ساتھ ساتھ زہر بھی بہت اُگلا ہے، یہ بات واضح کرنا ہم نے اس لیے ضروری سمجھا ہے کہ کوئی سادہ لوح مسلمان ان کی کتابوں پر اندھا دھند نہ گر پڑے۔

حدیث کے موضوع پر نمایاں ترین کام گولڈزہر (Ignaz Goldziher) اور جوزف شاخت (Joseph Schacht) نے کیا۔ گولڈ زہر نے Muhammedanische studien نامی کتاب فرانسی زبان میں لکھی جس کا انگریزی میں ترجمہ مسلم سٹڈیز (Muslim Studies) کے نام سے کیا

www.islamtheworldreligion.com

گیا۔ان کے خلاف حجیتِ حدیث کے موضوع پر دنیائے اسلام کی طرف سے بے شمار کتابیں منظر پر آ چکی ہیں،مثلاً مولانا محمد ایوب دہلوی کی کتاب: فتنۂ انکارِ حدیث،حضرت غزالی زمان سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کی کتاب حجیتِ حدیث اور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ صاحب کی کتاب سنت خیر الانام وغیرہ۔

(۵)۔ علمائے اسلام کو مستشرقین کی طرز پر مستغربین (Occidentalist) پیدا کرنے کی خاص ضرورت اس لیے نہیں تھی کہ اسلام شروع سے ہی تمام ادیانِ باطلہ پر تردیدی کام کرتا ہوا آ رہا تھا،جس میں ان مستشرقین کی خرافات بڑی آسانی سے گم تھیں،کسی مسلمان کے عالم ہونے کے لیے ان تمام چیزوں پر دسترس رکھنا ضروری تھا اور علم الکلام پر کتابیں اسلامی نصاب میں شامل تھیں۔مستشرقین کو تو یہ کام اس لیے الگ سے کرنا پڑا کہ ان کے اپنے ادیان میں پہلے سے اسلام جیسی وسعتِ نظری موجود نہیں تھی۔البتہ مسلمانوں میں سے کچھ علماء نے اس موضوع پر الگ سے کام کرنا مناسب سمجھا،جس میں کوئی حرج کی بات بھی نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس موضوع پر ڈاکٹر سید بن حسین عفانی کی چار جلدوں میں کتاب: وامحمداہ مستشرقین اور روافض کے رد کی حد تک اچھی کتاب ہے اگرچہ اس کے مصنف بعض مسلم شخصیات کے بارے میں لکھتے وقت اچھی تحقیق نہیں کر سکے۔مصنف نے اس کتاب کی چاروں جلدوں کو الگ الگ نام بھی دیے ہیں،پہلی جلد کا نام ہے: بِأَبِيْ أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ،دوسری جلد کا نام ہے: وَ مِيْضُ الْبَرْقِ فِي ذِكْرِ شَائِنِئِ سَيِّدِ الْخَلْقِ، تیسری جلد کا نام ہے: قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُوْرُهُمْ أَكْبَرُ، چوتھی جلد کا نام ہے: بَلْ هِيَ حَرْبٌ عَلَى الرَّسُوْلِ ﷺ وَالْإِسْلَامِ۔

ڈاکٹر حمید اللہ نے فرانس میں مستشرقین کا خوب محاسبہ کیا ہے،ان کے خطباتِ بہاولپور میں بھی مستشرقین کو ملحوظ رکھا گیا ہے،اگرچہ وہ نام نہیں لیتے۔حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب الازہری رحمہ اللہ نے ضیاء النبی کی آخری دو جلدیں مستشرقین کے رد میں ہی لکھی گئی ہیں۔اردو خوانوں کے لیے اس میں مستشرقین کا تعارف اور ان کے سوالوں کے جوابات سہل انداز میں بیان کر دیے گئے ہیں۔شیخ محمد مصطفیٰ اعظمی (انڈیا) نے بھی ان کا رد کیا،ان کی دو کتابیں یہ ہیں:

The History Of The QuranicText From Revelation To Compilation.

اور دوسری کتاب: Studies In Early Hadith Literature

ڈاکٹر محمد اسماعیل بدایونی نے کیرن آرم اسٹرانگ کی بعض کتابوں کا رد نہایت حسین پیرائے میں کیا ہے،ان کی کتاب استشراقی فریب اور عالم اسلام پر مستشرقین کی فکری یلغار فقیر نے ملاحظہ کی ہے۔

دیگر مذاہب کے بعض لوگوں نے بھی مستشرقین کا رد کیا ہے جیسے فلسطین کے ایک عیسائی سکالر: ایڈورڈ سعید (Edward W Said) نے اورینٹل ازم (Orientalism) نامی کتاب لکھی۔

www.islamtheworldreligion.com

(۶)۔ انہی لوگوں سے ایک لطیفہ یہ بھی صادر ہوا کہ آئر لینڈ کا ایک انیس شورش نامی آدمی اپنے اوپر وحی کے نزول اور مہدویت کا دعویٰ کر بیٹھا اور بعد میں کئی ملکوں میں بھٹکتا رہا۔ اس نے اپنے القاب: اَلصَّفِیُّ اور اَلْمَهْدِیُّ الْمُنْتَظَرْ رکھے۔ اس نے اسلام کی ضد میں آ کر اپنے اوپر نام نہاد آسمانی کتاب: الفرقان الحق (The Real Furqan) کے نزول کا دعویٰ کیا۔ یہی وہ کتاب ہے جسے ملحدین اپنے کھاتے میں ڈال کر قرآن کا مدِ مقابل قرار دے رہے ہیں اور اس جھوٹ اور فریب کی وجہ سے ان کے ضمیر پر کوئی بوجھ نہیں پڑتا۔ اس کتاب میں بھی قرآن کی طرح سورتیں بنائی گئی ہیں اور کئی سورتوں کے نام قرآن شریف کی سورتوں کے ناموں کا چربہ ہیں۔ جہاں قرآن نے مختلف کفار کی تردید کی ہے وہاں اس نے مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہوئے اسی قرآنی انداز کو چوری کیا ہے۔ شیخ احمد دیدات نے اس کے ساتھ دو بار مناظرہ کیا، ایک بار لندن میں اور موضوع تھا: کیا عیسیٰ علیہ السلام خدا ہیں؟ دوسری بار برمنگھم میں مناظرہ ہوا اور موضوع تھا قرآن اور انجیل میں سے کون سی کتاب کلام اللہ ہے؟ دونوں بار شورش کو بری طرح شکست ہوئی۔

شورش نے اسلام میں تعددِ ازواج کی اجازت پر اعتراض کیا تو شیخ احمد دیدات نے جواباً کہا: تم ہی بتاؤ کہ اس وقت امریکہ میں عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت سات ملین زیادہ ہے، ان عورتوں کو عزت فراہم کرنے کے لیے تمہارے پاس کون سا حل موجود ہے؟ ہزاروں کی تعداد میں ایک رات کی رانیاں بننے والی مجبور خواتین کو اسلام کے تعددِ ازواج کے سوا کس کے دامن میں پناہ میسر ہے؟ شورش گنگ ہو گیا۔

شورش نے جہاد کے خلاف قرآن کی آیت لَآ إِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (البقرۃ:۲۵۶) کی روشنی میں ایک پرانا رٹا ہوا سوال کیا، احمد دیدات نے جواب دیا کہ: یہاں عرب دنیا میں مسلمانوں کی اکثریت کے درمیان پندرہ ملین عیسائی بڑے آرام کی زندگی گزار رہے ہیں، ان سب کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کیوں نہیں کیا گیا؟ چودہ سو سال کے عرصہ میں کون سے مسلمانوں نے عیسائیوں کو مسلمان ہونے پر مجبور کیا؟

(ان مناظروں کی روئیداد کتاب: واامحمداہ کی تیسری جلد میں موجود ہے)۔

شورش نے اپنے اوپر وحی کے نزول اور کتاب کے اترنے کا دعویٰ کیا ہے۔ اس کی کتاب عربی میں ہے اس کا انگریزی ترجمہ آمنے سامنے کالم کی شکل میں موجود ہے، ترجمے سمیت کل 366 صفحات ہیں مگر ہر صفحے میں تقریباً سات آٹھ سطریں کھلے کھلے لفظوں کے ساتھ موجود ہیں، تقریباً آدھی کتاب میں قرآن کی آیات لفظ بلفظ موجود ہیں اور کہیں کہیں معمولی تغیر کے ساتھ لکھی گئی ہیں۔ یہ ہے پوری کتاب میں تماشا۔ ہم نمونے کے طور پر صرف تین مثالیں پیش کرتے ہیں:

(ا)۔ لکھتا ہے: وقد بدت البغضاء من افواہ الکافرین و ما تخفی صدورھم اکبر و قد بینا لھم الآیات لعلھم تھتدون (سورۃ الخاتم:11)۔

دراصل یہ الفاظ قرآن شریف میں سے سورت آل عمران کی آیت نمبر 118 سے چوری کیے گئے

www.islamtheworldreligion.com

ہیں۔قرآن مجید کے الفاظ دیکھیے: قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ (آل عمران:۱۱۸)۔

(ب)۔ایک اور جگہ لکھتا ہے: زين لهم حب الشهوات من النسآء والبنين والقناطير المقنطرة من الذهب والفضة والخيل المسومة والانعام والحرث ذالك متاع الحيوة الدنيا و ما تغنى الدنيا عن الآخرة و عندنا حسن المآب للمتقين (صفحہ 314 سورۃ الکافرین:12)۔دراصل یہ الفاظ قرآن شریف کی سورت آل عمران کی آیت نمبر ۱۴ سے چوری کیے گئے ہیں، قرآن مجید کے الفاظ دیکھیے: زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ (آل عمران:۱۴)۔

(ج)۔ایک اور مقام پر لکھتا ہے: و ان كنتم فى ريب مما انزلنا فى الفرقان الحق من نور و محبة و رحمة و حق و سلام فاتوا بسورة من مثله وادعوا شهداء كم من دوننا ان كنتم صدقين فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التى وقود ها الناس والحجارة اعدت للكافرين (صفحہ 315 سورۃ الخاتم:8)۔

دراصل یہ الفاظ قرآن شریف کی سورۃ البقرۃ سے چوری کیے گئے ہیں قرآن مجید کے الفاظ دیکھیے: وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ. فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ (البقرۃ:۲۳، ۲۴)۔

اگر اس کتاب کو اعتدال کے ساتھ ٹھونک کر لکھا جائے تو تقریباً ساٹھ ستر صفحات کا رسالہ بنتا ہے، اور اگر لمبی بسملہ کی تکرار اور قرآن کے الفاظ اس میں سے نکال دیے جائیں تو شاید دو تین صفحات بھی نہ بچیں۔

انجیل کے محرف ہونے کا اعتراف ان الفاظ سے کرتا ہے: و حرفتم آيات الانجيل الحق (الفرقان صفحہ 24 سورۃ الایمان آیت نمبر 1)۔پھر خود ہی اس کا انگریزی ترجمہ اس طرح کرتا ہے:

You have corrupted the verses of the true Gospel.

یہ ہے قرآن کا مقابلہ کرنے والوں کی اپنی حالتِ زار۔

شورش کی کتاب پر تبصرہ

اولاً پاکستان کے ملحدین اور دہریہ اس کتاب کے مالک اور ٹھیکدار (Owner) بنے پھرتے ہیں جبکہ یہ کتاب دہریہ اور ملحدین کی مدد نہیں کر سکتی، اس لیے کہ اس کا مرتب اسی وحی اور مہدویت کا دعویٰ کرتا ہے جبکہ ملحدین وحی اور نبوت اور مہدویت وغیرہ کے سرے سے ہی منکر ہیں۔

www.islamthewordofreligion.com

ثانیاً اس کتاب کو اگر قرآن کا مدِمقابل اور قرآنی چیلنج کا جواب کہو تو یہ بھی درست نہیں، اس لیے کہ قرآن نے انسانوں اور جنوں کو یہ چیلنج دیا تھا جبکہ تم اسے انسانوں اور جنوں کا کلام نہیں بلکہ اسے خدا کا کلام کہہ رہے ہو۔ تمہاری اپنی بات میں ہی تضاد ہے۔

ثالثاً اس کتاب کا نام: الفرقان الحق (The Real Furqan) یہ بتا رہا ہے کہ اس نام میں قرآن کے مقابلے پر اسے Real کہہ کر محض عنادی نقل اور گھٹیا پن کا مظاہرہ کیا گیا ہے۔

رابعاً اس کتاب کی بناوٹ (Structure) خالص قرآنی نقل پر مبنی ہے، مثلاً آغاز میں بسم اللہ کی نقل، پہلی سورت کا نام سورت فاتحہ اور بعد والی سورتوں میں: النور، التوحید، التوبہ، النساء، المومنون، الطلاق اور اقراء نام کی سورتیں۔

خامساً اس کتاب کا آغاز قرآنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے مقابلے پر ان الفاظ سے کیا گیا ہے: بسم الاب الکلمة الروح الاله الواحد الاوحد، عربی جاننے والے اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں کہ ان الفاظ میں فصاحت تو دور کی بات ہے، محض ان کے تلفظ میں ہی شدید ثقالت موجود ہے، پھر اس میں چھ اسماء ذکر کیے گئے ہیں، بِسْمِ اللّٰهِ کے مقابلے پر اس بے ڈھنگی طوالت کے علاوہ سوال یہ بھی ہے کہ ان اسماء کا آپس میں تعلق صفت موصوف کے حوالے سے ہوگا یا بدل اور مبدل منہ کے حوالے سے ہوگا؟ اور باپ، کلمہ اور روح کا آپس میں نحوی تعلق کیا ہوگا؟ الغرض قرآن مجید کی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے بالکل سامنے شورش کی بسم الاب الکلمة الروح الاله الواحد الاوحد رکھ دیں، انشاءاللہ انصاف کا ترازو خود بول اٹھے گا۔

شورش نے اسے مسلمانوں کی بسم اللہ پر قیاس کرتے ہوئے مختصراً بسملہ لکھا ہے اس بے چارے کو اتنا بھی علم نہیں کہ کہ بسملہ میں لفظ اللہ کا نام پوشیدہ ہے اور شورش چونکہ اللہ کے لفظ سے گھبراتا ہے، اس لیے اسے بسم الاب کو ملحوظ رکھتے ہوئے بسماب وغیرہ ایجاد کرنا چاہیے تھا۔

سادساً سورت فاتحہ کی پہلی آیت یوں گھڑتا ہے: هو ذا الفرقان الحق نوحيه فبلغه للضالين من عبادنا والناس كافة ولا تخش القوم المعتدين۔ اہل علم سے درخواست ہے کہ فصاحت کے اس دریا پر ہنسی سے فارغ ہو کر ذرا ہمارا تبصرہ بھی دیکھ لیجیے، تاکہ یہ لوگ اس طرح نہ کہہ سکیں کہ ہماری محنت پر صرف ہنس دیا گیا ہے۔ اس نے قرآن کے الفاظ کو ہی اڑنگ بڑنگ کرنے کی کوشش کی ہے مگر نقل را عقل باید۔

هو ذا الفرقان کے الفاظ میں دراصل ذالك الكتاب کا خیال چوری کیا گیا ہے مگر بات بن نہیں سکی، اس کی بجائے هذا هو الفرقان ہونا چاہیے تھا، فرقان کے ساتھ حق کی صفت نہیں آنی چاہیے اس لیے کہ حق کا مفہوم خود فرقان کے اندر صرف موجود نہیں بلکہ گم ہے، نوحيه کا صلہ اليك ہونا چاہیے، للضالين کے ساتھ من عبادنا نہیں سجتا بلکہ من الناس سجتا ہے۔

ہم نے اختصار سے کام لیتے ہوئے شورش کے دعوائے نبوت و مہدویت، اس کی کتاب کے نام،

www.islamtheworldreligion.com

اس کی بسم الاب، اس کی پہلی سورۃ کی پہلی آیت، اس کا قرآن سے نقل مارنا اور اس کے ڈھانچے پر مجموعی تبصرہ کر دیا ہے۔

ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اعجاز المسیح نامی کتاب اپنے نام نہاد معجزہ کے طور پر لکھی تھی جس کی تردید انہی لوگوں نے کر دی جن کے پاس یہ کتاب مرزا نے خود تقریظ لکھنے کے لیے بھیجی تھی یعنی رشید رضا مصری۔ پاک و ہند کے علماء نے بھی بروقت اس دعویٰ کے جوابات دے دیے۔

(۷)۔ مغرب کی یہ تحریک ماضی قریب میں صاف صاف گالی گلوچ پر اتر آئی، جس میں چھوٹے موٹے لوگوں سے لے کر ان کے مرکزی پوپ بینڈی کٹ تک نے حصہ لیا۔ اس تحریک نے صرف مسلمانوں کے جذبات کو ہی ٹھیس پہنچائی، مگر دوسری طرف ان لوگوں کی اخلاقی حالتِ زار پوری دنیا کے سامنے آ گئی۔ مسلمانوں نے ردِ عمل کے طور پر بھی کبھی ان کے بزرگوں اور خصوصاً انبیاء علیہم السلام کی شان میں کوئی نازیبا بات نہیں کی اور نہ اسلام اس کی اجازت دیتا ہے۔

مستشرقین ہمارے نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتے ہیں، مگر الحمدللہ ہم جواباً ایسا نہیں کرتے مگر مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کو گالیاں دیتا ہے۔ مستشرقین اور مرزا قادیانی کے درمیان اسلام اعتدال کی راہ پر ہے۔ اسی طرح اسلام یہودیوں اور عیسائیوں کے درمیان اعتدال پر ہے۔

مسلمانوں کی اس روش نے پوری دنیا کو متاثر کیا اور اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں پہلے کی نسبت بہت اضافہ ہوا، جبکہ مغرب علم نفسیات کے میدان میں نہایت پسماندہ ثابت ہوا اور کارٹون بنا بنا کر اپنی گندی ذہنیت کے اظہار کی وجہ سے ادیانِ عالم کی عدالت میں شکست کھا گیا۔ اسی دوران سلمان رشدی جیسے لوگ اور ان کا دفاع کرنے والے لوگ بھی سامنے آئے اور ایسے لوگوں کا مقابلہ کرنے کے لیے اللہ کریم نے مسلمانوں میں سے بہت لوگوں سے کام لیا۔

(۸)۔ بعض مستشرقین کہتے ہیں کہ محمد (ﷺ) ایک اچھے آدمی تھے، ہر میدان میں اچھے تھے، با اخلاق تھے، رحم دل تھے، اچھے سالار تھے، اچھے منتظم تھے مگر نبی نہیں تھے۔ اس کا جواب بھی وہی ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی عظمت کے سامنے آپ کا اس قدر اعتراف کر لینا ہی کافی ہے، باقی رہا تمہارا نبی کریم ﷺ کی نبوت کا انکار کرنا، تو وہ: ''مرتا کیا نہ کرتا'' کا مصداق ہے۔ ثانیاً جب آپ ﷺ اچھے انسان تھے تو پھر مان لو کہ جو کچھ فرمایا ہے اچھا ہی فرمایا ہے، نبوت کا دعویٰ کیا ہے تو اچھا ہی کیا ہے، جو ہستی لوگوں کے ساتھ با اخلاق ہے، کسی سے جھوٹ نہیں بولتے وہ اللہ پر جھوٹ کیسے باندھ سکتے ہیں؟ مغرب والوں نے جن ہستیوں کو نبی تسلیم کیا ہے ان کو اسی طرح ہر لحاظ سے اچھا قرار دینے کے باوجود اگر کوئی ان کی نبوت کا انکار کرے تو آپ کیا جواب دو گے؟ وہی جواب ہمارا ہے۔

بعض مستشرقین یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن ایک اچھی کتاب ہے مگر یہ آسمانی کتاب نہیں۔ اس کا

www.islamtheworldreligion.com

جواب یہ ہے کہ آپ جیسے مخالفین کا اسے اچھی کتاب مان لینا ہی آپ کو شکست دے گیا۔ کسی مخالف کا اس قدر اعتراف ہی کافی ہوتا ہے۔

ایک دلچسپ بات یہ بھی ہے کہ قرآن ہمارے نبی کریم ﷺ کا معجزہ اور آپ ﷺ کی نبوت کا ثبوت ہے، مستشرقین اسے بھی اچھی کتاب کہہ رہے ہیں اور ہمارے نبی کریم ﷺ کو بھی اچھا انسان کہہ رہے ہیں، نتیجہ کیا نکلا؟ نبی کا معجزہ بھی مسلّم اور ان کی نبوت بھی ثابت۔

(۹)۔ مستشرقین کی بعض باتوں سے متاثر ہو کر معجزے کا انکار، حدیث کا انکار، فرشتوں کے وجود کا انکار اور پوری امت پر تنقید جیسے نظریات بعض نام نہاد مسلمانوں نے بھی اختیار کر لیے، جن کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں تھی۔ ان لوگوں میں کوئی بھی باقاعدہ پڑھا لکھا مسلمان شامل نہیں، بلکہ پرویز، غامدی جیسے خود مطالعاتی (Self Studier) اور بعض انجنیئر قسم کے جاہل اور بداخلاق لوگ شامل ہیں۔

(۱۰)۔ مستشرقین کے پاس محض شکوک وشبہات پیدا کرنے کے علاوہ کوئی باضمیر علمی طریقہ موجود نہیں، بعض اوقات یہ لوگ وسیع القلب بن کر غیر جانبدارانہ تبصرے اور محاکمے کرنے لگتے ہیں۔ بھولے مسلمان سے درخواست ہے کہ ان باتوں سے اور انگریزی زبان سے مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں، بلکہ اس فتنے کے خلاف ہر طرف سے منظم علمی کاروائی اور حکمتِ عملی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

(1181)۔وَعَنْ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ) (القيامة: 16) قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا لَكُمْ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا، وَقَالَ سَعِيدٌ: أَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَرِّكُهُمَا، فَحَرَّكَ شَفَتَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) (القيامة: 17) قَالَ: جَمْعُهُ لَكَ فِي صَدْرِكَ وَتَقْرَأَهُ: (فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) (القيامة: 18) قَالَ: فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ: (ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ) (القيامة: 19) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ، فَكَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَرَأَهُ (بخاری: 5، مسلم: 448)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر نے حدیث بیان کی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ کے فرمان: ''آپ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں'' (القیامہ: ۱۶) کی تفسیر میں بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ قرآن مجید کے حصول میں مشقت اٹھاتے تھے اور آپ اپنے ہونٹوں کو ہلاتے تھے، حضرت ابن عباس نے فرمایا: میں تمہارے لیے ہونٹوں کو ہلاتا ہوں، جس طرح رسول اللہ ﷺ ہونٹوں کو ہلاتے تھے اور سعید نے کہا: میں اس طرح ہونٹوں کو ہلاتا ہوں، جس طرح میں نے حضرت ابن عباس کو ہونٹ ہلاتے ہوئے دیکھا ہے، پھر انہوں نے اپنے ہونٹوں کو ہلایا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: ''آپ قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دیں'' (القیامہ: ۱۶)، حضرت ابن عباس نے کہا: یعنی اس قرآن کو آپ کے سینہ میں

www.islamicurdureligion.com

جمع کرنا اور آپ کا اس کو پڑھنا (ہمارے ذمہ) ہے۔'' پس جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو آپ اس پڑھے ہوئے کی اتباع کریں'' (القیامہ:۱۸)، حضرت ابن عباس نے کہا (جبریل کے پڑھنے کے دوران) آپ سنیں اور خاموش رہیں۔'' پھر آپ کے لیے اس کو بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے'' (القیامہ:۱۹)، یعنی پھر آپ کا اس کو پڑھنا یہ ہمارے ذمہ ہے، اس کے بعد جب حضرت جبریل آتے تو رسول اللہ ﷺ غور سے سنتے، پھر جب حضرت جبریل چلے جاتے تو نبی کریم ﷺ اس طرح قرآن پڑھتے جس طرح حضرت جبریل نے پڑھا تھا۔

(1182)۔عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: مَنْ جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: أَرْبَعَةٌ، كُلُّهُمْ مِنَ الأَنْصَارِ: أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَبُو زَيْدٍ (بخاری:5003، 6340)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: نبی کریم ﷺ کے زمانے میں قرآن کس نے جمع کیا تھا؟ فرمایا: چار (آدمیوں) نے، وہ سب کے سب انصار میں سے تھے: ابی بن کعب، معاذ بن جبل، زید بن ثابت اور ابوزید۔

شرح

نبی کریم ﷺ پر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ کاتبِ وحی کو فرماتے کہ اسے فلاں سورۃ میں تحریر کرو۔ إِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُولُ: ضَعُوا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا كَذَا وَ كَذَا (ابوداؤد:۷۸۶، ترمذی:۳۰۸۶)۔ صحیح

اہم کاتبین وحی میں خلفاءِ راشدین، حضرت زید بن ثابت، حضرت اُبی بن کعب انصاری، حضرت زبیر بن عوام، حضرت امیر معاویہ، حضرت مغیرہ بن شُعبہ، حضرت خالد بن ولید، حضرت ثابت بن قیس، حضرت اَبان بن سعید، حضرت طلحہ بن عبداللہ، حضرت سعید بن عاص، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبداللہ بن ارقم، حضرت عامر بن مغیرہ، حضرت حذیفہ بن یمان وغیرہ رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

(1183)۔عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَكَانَ مِمَّنْ يَكْتُبُ الوَحْيَ قَالَ: أَرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ مَقْتَلَ أَهْلِ اليَمَامَةِ وَعِنْدَهُ عُمَرُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ عُمَرَ أَتَانِي، فَقَالَ: إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ يَوْمَ اليَمَامَةِ بِالنَّاسِ، وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ يَسْتَحِرَّ القَتْلُ بِالْقُرَّاءِ فِي الْمَوَاطِنِ، فَيَذْهَبَ كَثِيرٌ مِنَ القُرْآنِ إِلَّا أَنْ تَجْمَعُوهُ، وَإِنِّي لَأَرَى أَنْ تَجْمَعَ القُرْآنَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قُلْتُ لِعُمَرَ: كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ عُمَرُ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ، فَلَمْ يَزَلْ عُمَرُ يُرَاجِعُنِي فِيهِ حَتَّى شَرَحَ اللهُ لِذٰلِكَ صَدْرِي، وَرَأَيْتُ الَّذِي رَأَى عُمَرُ، قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: وَعُمَرُ عِنْدَهُ جَالِسٌ لَا يَتَكَلَّمُ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّكَ رَجُلٌ شَابٌّ عَاقِلٌ، وَلَا

نَتَّهِمُكَ، كُنْتَ تَكْتُبُ الْوَحْيَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَتَتَبَّعِ الْقُرْآنَ فَاجْمَعْهُ، فَوَاللهِ لَوْ كَلَّفَنِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِمَّا أَمَرَنِي بِهِ مِنْ جَمْعِ الْقُرْآنِ، قُلْتُ: كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هُوَ وَاللهِ خَيْرٌ ، فَلَمْ أَزَلْ أُرَاجِعُهُ حَتَّى شَرَحَ اللهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ اللهُ لَهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، فَقُمْتُ فَتَتَبَّعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعُهُ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْأَكْتَافِ ، وَالْعُسُبِ وَصُدُورِ الرِّجَالِ (بخاری: 4679، 2807)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ جو وحی لکھنے والوں میں سے تھے، فرماتے ہیں کہ: جن دنوں اہلِ یمامہ سے لڑائی ہوئی تھی مجھے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا اور ان کے پاس اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تو انہوں نے کہا کہ یمامہ کی جنگ میں بہت زیادہ مسلمان شہید ہو گئے ہیں اور مجھے یہ خدشہ ہے کہ مختلف علاقوں کی جنگوں میں قرآن مجید کے مزید قاری شہید ہوتے رہیں گے تو اکثر قرآن جاتا رہے گا، سوائے اس کے کہ آپ اس کو کسی مصحف میں جمع کر لیں اور میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کو جمع کریں۔ حضرت ابوبکر نے بتایا کہ میں نے حضرت عمر سے کہا: میں وہ کام کیسے کروں جس کو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا تو حضرت عمر نے کہا: اللہ کی قسم! اس کام میں خیر ہے، پھر حضرت عمر مجھ سے مسلسل اس کام کے لیے بات کرتے رہے، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور میری بھی وہی رائے ہو گئی جو حضرت عمر کی رائے تھی۔ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر بھی اس وقت وہیں بیٹھے ہوئے تھے اور کوئی بات نہیں کر رہے تھے۔ حضرت ابوبکر نے کہا: تم جوان مرد ہو اور عقل مند ہو اور ہم تم پر کوئی تہمت نہیں لگاتے تم رسول اللہ ﷺ کے لیے وحی لکھتے تھے، تم قرآن مجید کو تلاش کرو اور اس کو جمع کرو۔ حضرت زید نے کہا: اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے پہاڑ کو ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کا حکم دیتے تو وہ مجھ پر اتنا بھاری نہ ہوتا جتنا مجھ پر یہ بھاری تھا کہ انہوں نے مجھے قرآن مجید کو جمع کرنے کا حکم دیا۔ میں نے کہا: آپ دونوں وہ کام کیسے کریں گے جس کو نبی کریم ﷺ نے نہیں کیا، تو حضرت ابوبکر نے کہا: اللہ کی قسم! اس کام میں خیر ہے، پھر میں ان (ابوبکر) سے مسلسل اس سلسلہ میں بات کرتا رہا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی اس کام کے لیے کھول دیا، جس کام کے لیے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کا سینہ کھولا تھا، پھر میں کھڑا ہوا، اور میں نے قرآن مجید کو تلاش کیا۔ میں قرآن مجید کو چمڑوں سے اور چوڑی ہڈیوں سے اور کھجور کی چوڑی شاخوں سے اور مردوں کے سینوں سے جمع کرتا۔

شرح

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ ، فَلَمْ أَزَلْ أَسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ یعنی جبریل نے مجھے قرآن ایک لہجے میں پڑھایا، تو میں ان سے زیادہ کی درخواست کرتا رہا حتیٰ کہ سات لہجوں کی اجازت دے دی (بخاری: ۳۲۱۹، ۴۹۹۱، مسلم: ۱۹۰۲، ۱۹۰۳)۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے بخاری شریف میں ایک باب باندھا ہے جس کا نام ہے: نَزَلَ الْقُرْآنُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ وَالْعَرَبِ یعنی قرآن قریش اور عرب زبان میں نازل ہوا ہے۔ اس باب میں یہ حدیث

www.islamtheworldreligion.com

ہے کہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ: إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِيْ عَرَبِيَّةٍ مِنْ عَرَبِيَّةِ الْقُرْآنِ فَاكْتُبُوْهَا بِلِسَانِ قُرَيْشٍ، فَإِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ بِلِسَانِهِمْ یعنی جب تمہارا زید سے کسی لفظ کی عربی کے بارے اختلاف ہو تو اسے قریش کی زبان کے مطابق لکھ دینا۔ اِس لیے کہ قرآن قریش ہی کی زبان میں نازل ہوا ہے (بخاری: ۳۵۰۶، ۴۹۸۴، ۴۹۸۷، ترمذی: ۲۱۰۴)۔

ایک حدیث میں ہے کہ: قرآن سات قرأتوں پر نازل ہوا ہے، جو تمہیں آسان لگے اس لہجے سے پڑھ لو إِنَّ الْقُرْآنَ أُنْزِلَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ، فَاقْرَءُوْا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ (بخاری: ۲۴۱۹، ۴۹۹۲، ۵۰۴۱، ۷۵۵۰، مسلم: ۱۸۹۹ تا ۱۹۰۷، ابوداؤد: ۱۴۷۵، ترمذی: ۲۹۴۳، نسائی: ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷)۔ مسندِ ابی یعلی کے الفاظ ابن مسعود سے اسطرح مروی ہیں: أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ لِكُلِّ حَرْفٍ مِنْهُ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ (مسند ابی یعلیٰ: ۵۴۰۳)۔

اس حدیث کے راوی: حضرت عمر بن خطاب، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت انس بن مالک، حضرت ابو ہریرہ، حضرت اُبی بن کعب ہیں۔ اس کے مزید راوی عبدالرحمن بن عوف، عثمان بن عفان، عمر بن ابی سلمہ، ابوجہیم، سمرہ بن جندب، عمرو بن عاص اور ام ایوب انصاریہ بھی ہیں، حتیٰ کہ ابویعلیٰ موصلی نے مسندِ کبیر میں بیان کیا ہے کہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں ایسے شخص کو اللہ کی قسم دے کر کہتا ہوں جس نے نبی کریم ﷺ سے یہی حدیث سنی ہو، تو وہ کھڑا ہو جائے، چاروں طرف سے اتنے لوگ کھڑے ہو گئے کہ ان کی گنتی مشکل ہو گئی، ہر ایک یہی کہہ رہا تھا کہ میں نے آپ ﷺ کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے خود بھی آپ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے (الابریز صفحہ ۷۹)۔ گویا یہ حدیث متواتر ہے۔

بخاری شریف میں اس کے متعلقہ باب کا نام ہے: أُنْزِلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ یعنی قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا، یہی باب مسلم، ترمذی اور ابوداؤد میں موجود ہے۔

مذکورہ بالا احادیث سے واضح ہوا کہ (۱)۔ قرآن قریش کی لغت کے مطابق نازل ہوا ہے (۲)۔ نبی کریم ﷺ نے قرآن کے نازل ہونے کے بعد اسے مختلف قرأتوں پر پڑھنے کی اجازت مانگی تو سات قرأتوں تک اجازت مل گئی، اسی حقیقت کو سات قرأتوں پر نزول بھی فرما دیا گیا ہے اس لیے کہ سات قرأتوں پر پڑھنے کی اجازت بھی نازل ہی ہوئی تھی (۳)۔ فَاقْرَءُوْا مِنْهُ مَا تَيَسَّرَ کے الفاظ اس پر شاہد ہیں کہ قرآن مجید کو سات مختلف قرأتوں میں پڑھنے میں صحابہ کرام کے لیے سہولت تھی، یہ سہولت ایک نہایت درجہ کا حسن اور خوبی تھی۔

علوم القرآن پر کتب اور بے شمار تفاسیر میں وہ قرأتیں مذکور بھی ہیں اور جاننے والے جانتے ہیں

www.islamtheworldreligion.com

کہ اس میں ابتدائی طور پر سہولت تھی اور اس کے سہولت ہونے پر نص بھی موجود ہے۔اب اپنے کسی مفروضے اور ذاتی میزان کی بنا پر ان حقائق کا انکار کر دینا تحقیق کے ساتھ اچھا سلوک نہیں ہے۔بعد والوں کے میزان نہ اگلوں کے لیے حجت ہیں اور نہ قرآن وسنت کے لیے۔اتنی واضح اور کثیر احادیث اور وسیع اسلامی لٹریچر کے ہوتے ہوئے،اس حقیقت کا انکار وہی کرے گا جس کا کتبِ اسلامیہ سے اعتماد اٹھ چکا ہو اور مستشرقین کا مقابلہ کرنے کی علمی لیاقت سے عاری ہو۔

جہاں تک قرآن شریف کو کتابی شکل میں مدوّن کرنے کا تعلق ہے تو اس کے تین مراحل ہیں:

پہلے مرحلے میں نبی کریم ﷺ نے قرآن مجید کا نسخہ خود اپنی نگرانی میں مرتب کرایا تھا۔جو مختلف پارچوں پر درج تھا۔اس کے علاوہ مختلف صحابہ کرام علیہم الرضوان ذاتی طور پر بھی آیاتِ قرآنی اپنے پاس لکھ لیتے تھے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہن اور بہنوئی نے آیاتِ قرآنی ایک صحیفہ پر لکھی ہوئی تھیں(سیرت ابن ہشام جلد ا صفحہ ۲۱۷)۔

نبی کریم ﷺ پر جب کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ کاتبِ وحی کو فرماتے کہ اسے فلاں سورۃ میں تحریر کرو اِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْآيَةُ فَيَقُوْلُ: ضَعُوْا هٰذِهِ الْآيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَ كَذَا (ابوداؤد:۷۸۶،ترمذی:۳۰۸۶)۔

دوسرے مرحلے میں سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق کے حکم سے قرآن مجید کو چمڑوں سے اور چوڑی ہڈیوں سے اور کھجور کی چوڑی شاخوں سے اور مردوں کے سینوں سے لے کر کتابی شکل میں جمع کیا(بخاری: ۴۶۷۹، ۲۸۰۷)۔

تیسرے مرحلے میں قراتوں کا اختلاف ختم کرنے کے لیے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی سربراہی میں چار افراد کی کمیٹی تشکیل دی،جس میں صرف قریش کی لغت اور قرأت پر اسے مرتب کر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے آرمینیا اور آذربائیجان کے محاذ پر جہاد میں مصروفیت کے دنوں میں لوگوں میں یہ اختلاف دیکھا تو واپس آکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے اس کی شکایت کی۔انہوں نے بتایا کہ آرمینیا میں شام سے آئے ہوئے لوگ اُبی بن کعب کی قرأت پڑھ رہے تھے جس سے اہلِ عراق بے خبر تھے اور اہلِ عراق عبداللہ بن مسعود کی قرأت پڑھ رہے تھے جس سے شامی بے خبر تھے اور دونوں ایک دوسرے پر تنقید کر رہے تھے۔لہٰذا اس مسئلے کا مناسب حل نکالیے۔حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اُم المومنین حضرت حفصہ سے سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے زمانے کے صحیفے نکلوائے کہ نقل کرنے کے بعد انہیں واپس دے دیا جائے گا۔پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے چار صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک کمیٹی تشکیل دی وہ چار صحابی یہ تھے حضرت زید بن

www.islamtheworldreligion.com

ثابت، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت سعید بن العاص اور حضرت عبدالرحمٰن بن حارث رضی اللہ عنہم۔ ان چار صحابہ میں حضرت زید، انصاری تھے جبکہ باقی تینوں قریشی تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ جب تمہارا زید سے کسی لفظ کے بارے اختلاف ہو تو اسے قریش کی زبان کے مطابق لکھ دینا۔ اِس لیے کہ قرآن قریش ہی کی زبان میں نازل ہوا ہے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور نقل کرنے کے بعد صدیقی صحائف کو واپس حضرت حفصہ کے پاس بھیج دیا گیا۔ اس کمیٹی نے مکمل قرآن کے کئی نسخے تیار کیے اور تمام بڑے بڑے شہروں میں ایک ایک نسخہ بھیج دیا گیا (بخاری: ۴۹۸۷)۔

اس کمیٹی نے تمام سورتوں کو ترتیب کے ساتھ ایک ہی صحیفے میں لکھا تھا۔ الفاظ پر نقطے اور اعراب نہ لگائے تاکہ اسے ہر اعراب اور قرأت کے مطابق پڑھا جا سکے۔ ان نسخوں کی تعداد سات تھی۔ جن میں سے ایک مکہ شریف، ایک شام، ایک یمن، ایک بحرین، ایک بصرہ اور ایک کوفہ بھیج دیا جبکہ ساتواں نسخہ مدینہ شریف میں رکھ لیا گیا (فتح الباری جلد ۹ صفحہ ۱۷)۔

ان تینوں مراحل پر غور کریں تو آسانی سے واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن مُنزَّل یعنی نفسِ کلام اور اس کی ترتیب ہر مرحلے میں قائم دائم ہے، ان مراحل کا تعلق تو اس کی کتابی شکل سے ہے۔

(1184)۔ عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (بخاری: 5027، ابو داؤد: 1452، ترمذی: 2909، ابن ماجة: 212،211، سنن الدارمی: 3339)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں بہتر وہ ہیں جو قرآن کو سیکھیں اور دوسروں کو سکھائیں۔

(1185)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ أَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهِ آخَرِينَ (مسلم: 1897، ابن ماجة: 218، سنن الدارمی: 3366)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر ابنِ خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کی برکت سے قوموں کو ترقی دیتا ہے اور دوسرے (جو اسے چھوڑ دیتے ہیں) انہیں گرا دیتا ہے۔

(1186)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: صُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، قَالَ: أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، فَمَا زَالَ حَتّٰى قَالَ: صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا فَقَالَ: اِقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ، قَالَ: إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ، فَمَا زَالَ، حَتّٰى قَالَ: فِي ثَلَاثٍ (بخاری: 1978، مسلم: 2730)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ہر مہینے تین دن کے روزے رکھ، انہوں نے عرض کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، پھر بار بار زیادہ روزے رکھنے پر اصرار کرتے رہے، حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن چھوڑ دو، پھر آپ نے فرمایا: ہر مہینے میں ایک بار قرآن ختم کرو، انہوں نے عرض

www.ihalmtheworldreligion.com

کیا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، پھر وہ بار بار اصرار کرتے ہرے حتیٰ کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تین دن میں ختم کرو۔

(1187)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَءْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا ، فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَؤُهَا (مسند احمد:6799، ابو داؤد:1464، ترمذی:2914)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا پڑھ اور اوپر چڑھ اور ایسی ترتیل سے پڑھ جس طرح تو دنیا میں پڑھا کرتا تھا۔ جب تو آخری آیت پڑھے گا تو وہاں تیری منزل ہے۔

(1188)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ (ترمذی:2913، سنن الدارمی:3307، مسند احمد:1947)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک وہ آدمی جس کے سینے میں قرآن کا کچھ حصہ بھی نہیں ہے وہ اجڑے ہوئے مکان کی طرح ہے۔

(1189)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِي وَمَسْئَلَتِي أَعْطَيْتُهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِي السَّائِلِينَ ، وَفَضْلُ كَلَامِ اللهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ (ترمذی:2926، سنن الدارمی:3357)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رب تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ جو قرآن میں مصروفیت کی وجہ سے میرا ذکر نہ کر سکا اور دعا نہ مانگ سکا میں اسے مانگنے والوں سے زیادہ دوں گا۔ اور اللہ کے کلام کی فضیلت تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی تمام مخلوق پر۔

(1190)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَءَ حَرْفاً مِنْ كِتَابِ اللهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الٓمٓ حَرْفٌ ، أَلِفٌ حَرْفٌ ، وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ (ترمذی:2910، سنن الدارمی:3309)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اللہ کی کتاب میں سے ایک حرف پڑھا اسے اس کے بدلے میں دس نیکیاں ملیں گی۔ میں نہیں کہتا کہ الٓمٓ حرف ہے بلکہ الف حرف ہے اور لام حرف ہے اور میم حرف ہے۔

(1191)۔وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلاً قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَآءٌ مِنْ كُلِّ دَآءٍ (دارمی:3371، شعب الایمان للبیہقی:2370)۔ الحدیث صحیح مع ارسالہ

ترجمہ: حضرت عبدالملک بن عمیر مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن کی سورۃ فاتحہ میں ہر مرض کی شفا ہے۔

(1192)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ ، إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْفِرُ مِنَ الْبَيْتِ الَّذِي يُقْرَءُ فِيهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ (مسلم:1824)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ بے شک شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۃ بقرۃ پڑھی جاتی ہو۔

(1193)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَكَّلَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ فَأَتَانِي آتٍ فَجَعَلَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ وَقُلْتُ وَاللهِ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ قَالَ فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِنَّهُ سَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَيَّ عِيَالٌ لَا أَعُودُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْثُو مِنَ الطَّعَامِ فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ لَأَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ ثُمَّ تَعُودُ قَالَ دَعْنِي أُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا قُلْتُ مَا هُوَ قَالَ إِذَا آوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ (اَللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَنَّكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ قَالَ مَا هِيَ قُلْتُ قَالَ لِي إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ (اَللهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) وَقَالَ لِي لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرَبَكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَا قَالَ ذَاكَ شَيْطَانٌ (بخاری:2311)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے رمضان کی زکوۃ (یعنی صدقہ فطر) کی حفاظت کرنے کے لیے وکیل بنایا، پس میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس غلے میں لپ بھرنے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور کہا: اللہ کی قسم میں تمہیں ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پیش کروں گا۔ اس نے کہا: میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر بال بچوں کی ذمہ داری ہے اور مجھے سخت ضرورت ہے تو میں نے اس کو چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس نے بہت سخت ضرورت اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا، سو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی وجہ سے یقین تھا کہ وہ پھر آئے گا تو میں اسکی گھات میں بیٹھ گیا اور وہ پھر آ کر غلے کا لپ بھرنے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا اور میں نے کہا: میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کروں گا، اس نے کہا: مجھے چھوڑ دیجیے کیونکہ میں ضرورت مند ہوں اور مجھ پر بال بچوں کا بوجھ ہے میں پھر نہیں آؤں گا، سو مجھے اس پر

www.islamtheworldreligion.com

ترس آیا اور میں نے اس کو چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے کہا: یا رسول اللہ اس نے مجھ سے بہت سخت ضرورت کی اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا، آپ نے فرمایا: لیکن اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا، پس میں تیسری مرتبہ اسکی گھات میں بیٹھ گیا، سو وہ آیا اور غلے سے لپ بھرنے لگا، میں نے اس کو پکڑ لیا، پس کہا: میں تمہیں ضرور رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کروں گا اور یہ تین بار میں سے آخری بار ہے، تو ہر مرتبہ کہتا ہے کہ میں پھر نہیں آؤں گا اور تو پھر آ جاتا ہے، اس نے کہا: آپ مجھے چھوڑ دیں! میں آپ کو چند ایسے کلمات سکھاؤں گا جن سے اللہ تعالیٰ آپ کو نفع دے گا، میں نے پوچھا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ اس نے کہا: جب آپ بستر پر جائیں تو یہ آیۃ الکرسی پڑھیں اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ (البقرۃ:۲۵۵) حتیٰ کہ پوری آیت ختم کرو تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمیشہ آپ پر محافظ مقرر رہے گا، اور شیطان آپ کے قریب نہیں آئے گا حتیٰ کہ صبح ہو جائے، پھر میں نے اسکا راستہ چھوڑ دیا، جب صبح ہوئی تو مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گزشتہ شب تمہارے قیدی کا کیا بنا؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس نے کہا: میں تمہیں چند ایسے کلمات سکھاؤں گا جن سے اللہ تمہیں نفع دے گا تو میں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا۔ آپ نے پوچھا: وہ کون سے کلمات ہیں؟ میں نے بتایا: اس نے مجھ سے کہا: جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو اوّل سے آخر تک آیۃ الکرسی پڑھو حتیٰ کہ تم اس کو ختم کر لو: اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ اور اس نے مجھ سے کہا کہ پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر محافظ مقرر رہے گا اور صبح ہونے تک شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا اور صحابہ نیکی پر سب سے زیادہ حریص تھے، تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بہرحال ہے تو وہ جھوٹا لیکن یہ بات اس نے سچ کہی ہے، کیا تم جانتے ہو اے ابو ہریرۃ کہ تین راتوں سے کون تم سے باتیں کرتا رہا؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے فرمایا: وہ شیطان تھا۔

(1194)۔عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ :اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيعاً لِّأَصْحَابِهِ ،اِقْرَؤُوا الزَّهْرَاوَيْنِ ،اَلْبَقَرَةَ وَسُورَةَ آلِ عِمْرَانَ فَإِنَّهُمَا تَأْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا غَيَايَتَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ أَصْحَابِهِمَا ،اِقْرَؤُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ فَإِنَّ أَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا يَسْتَطِيعُهَا الْبَطَلَةُ ، قَالَ مُعَاوِيَةُ بَلَغَنِي أَنَّ الْبَطَلَةَ السَّحَرَةُ

(مسلم:1874)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: قرآن پڑھا کرو، قرآن قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔ دو کھلے ہوئے پھولوں کی تلاوت کیا کرو۔ سورۃ البقرہ اور سورۃ آلِ عمران۔ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن آئیں گی جیسے وہ دو بادل ہوں، یا جیسے وہ دونوں سائبان ہوں، یا وہ اڑتے ہوئے پرندوں کی دو صفیں ہوں، وہ دونوں اپنے پڑھنے والوں کی طرف سے وکالت کریں گی، سورۃ بقرہ کو پڑھا کرو، ان کا پڑھنا برکت ہے اور اس کا ترک کرنا حسرت ہے، جادوگر اس کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

(1195)۔وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ قَالَ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى ، حَسْبِيَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ، سَبْعَ مَرَّاتٍ ، كَفَاهُ اللهُ مَا أَهَمَّهُ (سنن ابی داؤد: 5081، تفسیر ابن کثیر

www.islamtheworldreligion.com

المجلد2صفحته549)۔حسن،قال ابن کثیر معزیا الی ابی داؤد ان عبدالرزاق بن عمر کان من ثقات المسلمین،وقال یزید : مدرك بن سعد شیخ ثقة،واما الزیادة بلفظ : صَادِقًا كَانَ بِهَا أَوْ كَاذِبًا۔قال ابن کثیر : وهذا منكر والله اعلم،ای الزیادة

ترجمہ: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جس نے صبح اور شام سات بار یہ کہا: یعنی میرے لیے اللہ کافی ہے جس کے سواء کوئی معبود نہیں، اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے، اللہ اس کی مشکلات میں کفایت کرے گا۔

(1196)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ شَيْءٍ عُرُوساً وَعُرُوسُ الْقُرآنِ الرَّحْمٰنُ (شعب الایمان للبیہقی:2494)۔حسن

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ہر چیز کی ایک دلہن ہوتی ہے۔قرآن کی دلہن سورۃ الرحمن ہے۔

(1197)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ سُورَةً فِي الْقُرآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً، شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهُ، وَهِيَ: تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ (ابو داؤد:1400،ترمذی:2891،ابن ماجة:3786)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک قرآن میں تیس آیتوں والی ایک سورۃ ہے۔اس نے ایک آدمی کی شفاعت کی حتیٰ کہ وہ بخشا گیا۔اور وہ سورۃ : تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔

(1198)۔وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ) (الواقعة:74)، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اِجْعَلُوهَا فِي رُكُوعِكُمْ، فَلَمَّا نَزَلَتْ (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى)(الأعلى:1)، قَالَ: اِجْعَلُوهَا فِي سُجُودِكُمْ (ابو داؤد:869،ابن ماجة:887)۔حسن

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ (الواقعة:74) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے رکوع میں ڈال دو، تو جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى (الأعلى:1) نازل ہوئی تو ہمیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے سجدوں میں ڈال دو۔

شرح

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: كَانَ رَسُولُ اللهِ يُحِبُّ هٰذِهِ السُّورَةَ، سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى یعنی رسول اللہ ﷺ اس سورۃ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى سے محبت رکھتے تھے (مسند احمد: ۷۴۲)۔ضعیف

(1199)۔عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُجَّةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرآنَ مَثَلُ الرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ

www.islamtheworldreligion.com

وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ لَيْسَ لَهَا رِيحٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ (بخاری:5427، مسلم:1860، ترمذی:2865، ابن ماجة:214)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال نارنگی سی ہے جس کی خوشبو اچھی اور مزہ بھی اچھا ہے اور مومن جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور سی ہے جس کی خوشبو نہیں اور مزہ اچھا ہے اور منافق جو قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ کے پھول سی ہے جس کی خوشبو اچھی ہے اور مزہ کڑوا ہے اور منافق جو قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال تمہ سی ہے جس کی خوشبو نہیں ہے اور اس کا مزہ کڑوا ہے۔

(1200)۔عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأُبَيٍّ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ قَالَ أُبَيٌّ اللهُ سَمَّانِي لَكَ قَالَ اللهُ سَمَّاكَ لِي فَجَعَلَ أُبَيٌّ يَبْكِي قَالَ قَتَادَةُ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَيْهِ: لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ (بخاری:4960، مسلم:1864)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اُبی بن کعب سے فرمایا: بے شک اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں، اُبی بن کعب نے عرض کیا: کیا اللہ نے آپ کے سامنے میرا نام لیا ہے؟ فرمایا: اللہ نے تمہارا نام لے کر مجھے حکم دیا ہے، اُبی بن کعب رونے لگے، حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے سامنے لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ پڑھی۔

(1201)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ حَافِظٌ لَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَمَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ فَلَهُ أَجْرَانِ (بخاری:4937، مسلم:1862)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے حالانکہ وہ اس کا حافظ ہے، سفرہ کرام یعنی مقرب فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن پڑھتا ہے اور اس کو یاد کرتا ہے حالانکہ اس پر اس کا یاد کرنا دشوار ہے اس کو دو ثواب ہیں، ایک ثواب مشقت کا دوسرا قرأت کا۔

(1202)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَأْ عَلَيَّ قُلْتُ آقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ: فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ أَمْسِكْ فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ (بخاری:4582، مسلم:1867، ترمذی:3024)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میرے سامنے قرآن پڑھ۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ میں آپکے سامنے پڑھوں جب کہ آپ پر نازل ہوا ہے؟ فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی سے سنوں۔ میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء پڑھی، حتیٰ کہ میں فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هٰؤُلَاءِ شَهِيدًا تک پہنچ گیا، آپ نے فرمایا: رک جا! اس وقت آپ کی آنکھیں رو رہی تھیں۔

www.islamicworldreligion.com

(1203)۔وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَن يَقْرَءَ فِي لَيلَةٍ ثُلُثَ القُرآنِ؟ قَالُوا وَ كَيفَ يَقرَءُ ثُلُثَ القُرآنِ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ يَعدِلُ ثُلُثَ القُرآنِ رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَاهُ البُخَارِي عَن اَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (بخاری:5015، مسلم:1886، ابو داؤد:1461، ترمذی:2896، نسائی:995)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کسی کے لیے کیا مشکل ہے کہ ہر رات قرآن کا تہائی حصہ تلاوت کرے؟ صحابہ نے پوچھا قرآن کا تہائی حصہ کوئی کیسے تلاوت کرے؟ فرمایا قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ قرآن کے تہائی حصہ کے برابر ہے۔

(1204)۔وَعَن عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا مَرِضَ اَحَدٌ مِن اَهلِهِ نَفَثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوَّذَاتِ، فَلَمَّا مَرِضَ مَرَضَهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ جَعَلتُ اَنفُثُ عَلَيْهِ وَاَمسَحُهُ بِيَدِ نَفسِهِ لِاَنَّهَا كَانَت اَعظَمَ بَرَكَةً مِن يَدِي (بخاری:5016، مسلم:5716، ابو داؤد:3902، ابن ماجۃ:3529)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر والوں میں سے جو کوئی بیمار پڑتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس پر معوذات پڑھ کر دم فرماتے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ تکلیف ہوئی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا، میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دم کرتی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم مبارک پر پھیرتی تھی اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ میرے ہاتھ سے زیادہ بابرکت تھا۔

(1205)۔عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ بُعِثَ اِلَيَّ، قَالَ اِنَّمَا دَعَونَاكَ اَنَّا اَرَدْنَا اَن نَخْتِمَ القُرآنَ، وَاَنَّهُ بَلَغَنَا اَنَّ الدُّعَآءَ يُستَجَابُ عِندَ خَتْمِ القُرآنِ، قَالَ: فَدَعَوْا بِدَعَوَاتٍ (سنن دارمی:3483)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت مجاہد تابعی فرماتے ہیں کہ مجھے کسی نے بلوا بھیجا۔ میں گیا تو (میزبان) کہنے لگا: ہم ختم قرآن کروانا چاہتے ہیں اور ہم تک حدیث پہنچی ہے کہ ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر انہوں (یعنی حاضرین) نے بہت سی دعائیں مانگیں۔

(1206)۔وَعَن ثَابِتٍ قَالَ كَانَ اَنَسٌ اِذَا خَتَمَ القُرآنَ جَمَعَ وَلَدَهُ وَ اَهلَ بَيْتِهِ فَدَعَا لَهُمْ (سنن الدارمی:3475، المعجم الکبیر للطبرانی:673، مجمع الزوائد:11713)۔ رجالہ ثقات

ترجمہ: حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ جب ختم قرآن کرتے تو اپنے بچوں اور گھر والوں کو جمع کر لیتے اور ان کے لیے دعا فرماتے تھے۔

(1207)۔وَعَن اَبِي قِلَابَةَ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ شَهِدَ القُرآنَ حِينَ يُفْتَتَحُ فَكَاَنَّمَا شَهِدَ فَتْحاً فِي سَبِيلِ اللهِ، وَمَن شَهِدَ خَتْمَهُ حِينَ يُخْتَمُ فَكَاَنَّمَا شَهِدَ الغَنَائِمَ حِينَ تُقْسَمُ (سنن الدارمی:3472)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوقلابہ مرفوعاً روایت فرماتے ہیں کہ: جو قرآن کے افتتاح کے وقت حاضر ہوا وہ ایسے ہے جیسے جہاد کا افتتاح کیا اور جو ختم قرآن کے وقت حاضر ہوا وہ ایسے ہے جیسے غنیمت تقسیم ہوتے وقت حاضر ہوا۔

(1208)۔وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيِّنُوا القُرآنَ

www.islamthenworldreligion.com

بِأَصْوَاتِكُمْ (ابو داؤد:1468،نسائی:1015،ابن ماجة:1342،سنن الدارمی:3483)۔صحیح

ترجمہ: حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کو اپنی آوازوں کے ذریعے سجاؤ۔

(1209)۔وَعَنْ طَاؤُسٍ مُرْسَلاً قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّ النَّاسِ أَحْسَنُ صَوْتاً بِالْقُرْآنِ وَأَحْسَنُ قِرَأَةً؟ قَالَ مَنْ إِذَا سَمِعْتَهُ يَقْرَأُ أُرِيْتَ أَنَّهُ يَخْشَى اللهَ، قَالَ طَاؤُسٌ وَكَانَ طَلْقٌ كَذٰلِكَ (سنن الدارمی:3490)۔ الحدیث صحیح وله طرق

ترجمہ: حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کون سے آدمی کی آواز اور قرأت قرآن کے لیے اچھی ہے؟ فرمایا: وہ آدمی جسے تو قرآن پڑھتا ہوا سنے تو دیکھے کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔ طاؤس فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی قرآن پڑھتے تھے۔

(1210)۔وَعَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَؤُوا الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَأَصْوَاتِهَا وَإِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْءُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْآنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَآءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةً قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَأْنُهُمْ (شعب الایمان للبیہقی:2649)۔ حسن

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کو عربوں کے لہجے اور آواز میں پڑھو۔ اہلِ عشق کے لہجے اور اہلِ کتاب کے لہجے سے بچ کے رہو۔ میرے بعد ایسی قوم آئیگی جو قرآن کو گانے کی طرز پر اور نوحہ کی طرز پر پڑھے گی۔ قرآن انکے حلق سے نیچے نہیں جائے گا۔ انکے دل فتنے والے ہیں اور ان لوگوں کے دل بھی فتنہ زدہ ہیں جنہیں انکے ترنم اچھے لگتے ہوں گے۔

(1211)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ فِيْ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ (ابو داؤد:1394،ترمذی:2949،ابن ماجة:1347،سنن الدارمی:1500)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے تین دن سے پہلے قرآن ختم کرلیا اس نے کچھ نہ سمجھا۔

شرح

قرآن کا لفظی معنی ہے: پڑھا جانے والا۔ قرآن شریف واقعی دنیا کی تمام کتابوں کے مقابلے پر سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے، اس کے حافظوں اور اس کی تفسیروں کی تعداد شمار کرنا ناممکن ہے۔ اپنی فصاحت و بلاغت کے علاوہ علم کی اہمیت پر زور دینے اور وسیع موضوعات پر تعلیم دینے کے لحاظ سے پوری دنیا کی مذہبی کتابوں پر غالب ہے۔

مسلمانوں کو قرآن کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ ناظرہ، حفظ، ترجمہ و تفسیر ہر لحاظ سے قرآن فیوض و برکات کا حامل ہے، الف لام میم پڑھنے پر تیس نیکیاں ناظرہ تلاوت سے ہی تعلق رکھتی ہیں۔ روافض اور خوارج دونوں کے بارے میں احادیث موجود ہیں کہ یہ لوگ قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے حلق سے

www.islamtheworldreligion.com

نیچے نہیں اترے گا۔اس کا یہ مطلب نہیں کہ قرآن پڑھنا یا زیادہ قرآن پڑھنا رافضیت اور خارجیت ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ: قرآن کو سمجھیں گے نہیں اور جو تلاوت کریں گے اس سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے اور ان کو زبانی تلاوت کے سواء کوئی حصہ نہیں ملے گا (عمدۃ القاری جلد ۱۲ صفحہ ۴۵۶)۔

انکے برعکس اہل حق کو چاہیے کہ قرآن کو کثرت سے پڑھیں مگر سمجھ کر پڑھیں۔اللہ کریم جاہلوں کی تاویلات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

زَعْمُ الرَّوَافِضِ فِي الْقُرآن

روافض کا قرآن کے بارے میں عقیدہ

عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ اَخْرَجَهٗ عَلِیٌّ اِلَى النَّاسِ حِيْنَ فَرَغَ مِنْهُ وَ كَتَبَهٗ، فَقَالَ لَهُمْ هٰذَا كِتَابُ اللهِ عَزَّوَجَلَّ كَمَا اَنْزَلَهُ اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ وَقَدْ جَمَعْتُهٗ مِنَ اللَّوْحَيْنِ، فَقَالُوْا هُوَ ذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيْهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيْهِ فَقَالَ: اَمَا وَاللهِ مَا تَرَوْنَهٗ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هٰذَا اَبَداً، اِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ اَنْ اُخْبِرَكُمْ حِيْنَ جَمَعْتُهٗ لِتَقْرَءُوْهُ رَوَاهُ الْكُلَيْنِيْ فِيْ اُصُوْلِ الْكَافِيْ (اصول کافی المجلد 4 صفحته 452، 453 حدیث رقم: 357)۔

ترجمہ: حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب قرآن سے اور اس کو لکھنے سے فارغ ہوئے تو وہ اسے لوگوں کے پاس لے کر آئے، اور ان سے فرمایا: یہ اللہ عزوجل کی کتاب ہے جیسا کہ اسے اللہ نے محمد ﷺ پر اتارا ہے، میں نے اسے دو لوحوں سے جمع کیا ہے، لوگوں نے کہا ہمارے پاس یہ جامع صحیفہ موجود ہے جس میں قرآن ہے۔ہمیں آپ والے قرآن کی کوئی حاجت نہیں، آپ نے فرمایا: تو پھر اللہ کی قسم تم اسے آج کے بعد ابد تک نہیں دیکھو گے، میری ذمہ داری یہی تھی کہ جب میں اسے جمع کر لیتا تو تم لوگوں کو بتا دیتا تا کہ تم اسے پڑھتے۔

وَعَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّ الْقُرآنَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السلام اِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَةَ عَشَرَ اَلْفَ آيَةٍ رَوَاهُ كُلَيْنِي فِيْ اُصُوْلِ الْكَافِيْ (اصول کافی المجلد 4 صفحته 456 حدیث رقم: 3584)۔ وَقَالَ النُّوْرِی الطَّبْرَسِی فِیْ فَصْلِ الْخِطَابِ فِیْ تَحْرِيْفِ كِتَابِ رَبِّ الْاَرْبَابِ اِنَّ الْاَصْحَابَ قَدْ اَطْبَقُوْا عَلٰى صِحَّةِ الْاَخْبَارِ الْمُسْتَفِيْضَةِ بَلِ الْمُتَوَاتِرَةِ الدَّالَّةِ لِصَرِيْحِهَا عَلٰى وُقُوْعِ التَّحْرِيْفِ فِی الْقُرآنِ (فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب صفحته 31)۔

ترجمہ: حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ قرآن جسے جبریل علیہ السلام محمد ﷺ کی طرف لیکر آئے تھے، سترہ ہزار آیتوں کا تھا۔نوری طبرسی نے اپنی کتاب فَصْلُ الْخِطَابِ فِیْ تَحْرِيْفِ كِتَابِ رَبِّ الْاَرْبَابِ میں لکھا ہے کہ: شیعہ علماء کا ان متواتر اخبار اور دلائل کی صحت پر اتفاق ہے جو صاف صاف دلالت کرتی ہیں کہ قرآن میں تحریف ہو چکی ہے۔

☆.....☆.....☆

www.islamtheworldreligion.com

كِتَابُ الْحَجِّ
حج کی کتاب
بَابُ فَضَائِلِ الْحَجِّ وَالْعُمرَةِ
حج اور عمرہ کے فضائل کا باب

(1212)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَن حَجَّ لِلّٰهِ فَلَم يَرفُثْ وَلَم يَفسُقْ رَجَعَ كَيَومٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ (بخاری: 1521، مسلم: 3291، 3292، 3293، ترمذی: 811، نسائی: 2627، سنن الدارمی: 1802، ابن ماجة: 2889)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور بدزبانی اور گناہ نہیں کیا وہ اس دن کی طرح لوٹا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

(1213)۔ وَعَنهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ، اَلحَآجُّ وَالعُمَّارُ وَفدُ اللهِ اِن دَعَوهُ اَجَابَهُم وَاِنِ اسْتَغْفَرُوهُ غَفَرَ لَهُم (نسائی: 2625، ابن ماجة: 2892)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حاجی اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہوتے ہیں۔ اگر اس سے دعا کرتے ہیں تو وہ قبول فرماتا ہے اور اگر اس سے استغفار کرتے ہیں تو وہ انہیں بخش دیتا ہے۔

شرح

استطاعت رکھنے والوں پر حج فرض ہے، حج پر جانے والوں کا راستہ روکنا، انکے لیے مشکلات کھڑی کرنا، انہیں سہولیات فراہم کرنے کی بجائے ان پر ٹیکس لگانا اور حج کے دنوں میں مہنگائی کرنا اللہ کے گھر کی طرف جانے والوں کا راستہ روکنے کے مترادف اور گناہ ہے، اللہ کریم فرماتا ہے: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا یعنی اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کا ذکر ہونے سے روکے اور مساجد کو ویران کرنے کی کوشش کرے (البقرۃ: ۱۱۴)۔ اور فرماتا ہے: وَمَا لَهُمْ أَلَّا يُعَذِّبَهُمُ اللهُ وَهُمْ يَصُدُّونَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَا كَانُوا أَوْلِيَاءَهُ إِنْ أَوْلِيَاؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ (الانفال: ۳۴)۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پانی کی سبیل پر تشریف لائے، آپ نے پانی مانگا تو حضرت عباس نے اپنے بیٹے فضل سے فرمایا: اپنی امی کے پاس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ

www.islamtheworldreligion.com

کے لیے ان کے پاس سے پانی لاؤ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اسی سے پانی پلاؤ، حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ اس پانی میں اپنے ہاتھ ڈال رہے ہیں، آپ نے فرمایا: مجھے اسی میں سے پلاؤ۔ آپ نے اس سبیل سے پانی پیا۔ پھر آپ زم زم پر تشریف لائے، وہاں لوگ کنویں سے پانی کھینچ کھینچ کر نکال رہے تھے، آپ نے فرمایا: اِعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلٰى عَمَلٍ صَالِحٍ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ، حَتّٰى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلٰى هٰذِهٖ يَعْنِي: عَاتِقَهٗ، وَأَشَارَ إِلٰى عَاتِقِهٖ یعنی تم یہ عمل کرتے رہو، تم نیک عمل کر رہے ہو، پھر فرمایا: اگر مجھے یہ خطرہ نہ ہوتا کہ سارے لوگ ہجوم کر کے آجائیں گے تو میں اونٹ سے اتر آتا اور اپنے کندھے پر رسی رکھ کر پانی نکالتا، آپ نے اپنے کندھے کی طرف اشارہ فرمایا (بخاری: ۱۶۳۵)۔ ایک حدیث میں ہے کہ حاجیوں کو مختلف لوگ مختلف چیزیں پلاتے تھے، حتیٰ کہ دودھ اور شہد تک پلایا جاتا تھا (مسلم: ۳۱۷۹)۔

حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی کہ مجھے مکہ میں ٹھہر کر حاجیوں کو پانی پلانے کی اجازت دی جائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دے دی (بخاری: ۱۶۳۴، مسلم: ۳۱۷۷)۔

ہمارے مرشد کریم سیدی وسندی فقیہ اعظم قطب الاقطاب حضرت محمد قاسم مشوری قدس سرہ العزیز مذکورہ بالا آیات بیان فرماتے ہیں اور تحریر فرماتے ہیں:

پس جس طرح نماز یا روزہ پر کسی بھی حکومت اسلامی یا غیر اسلامی کی طرف سے کوئی بھی بندش یا کچھ شرائط کا عائد کرنا، یا تھوڑی سے تھوڑی رقم معاوضہ کے طور پر مقرر کرنا اور وصولی کے بغیر اجازت نہ دینا صریح مداخلت فی الدین ہے، اور اسلام کے ارکان کو ختم کرنے (مسمار کرنے) کی کوشش سمجھی جائے گی، اسی طرح حج کے فریضہ کو ادا کرنے والوں سے جہاز کا کرایہ، اور ریل اور خرچ خوراک کے علاوہ دوسری کسی بھی رقم کا وصول کرنا بالکل ناجائز اور مداخلت فی الدین کہا جائے گا۔

مزید ارقام فرماتے ہیں: فریضہ حج پر پابندی اور خالص مذہبی امور پر ٹیکس ڈالا گیا، جس کے لیے تمام مسلمانوں کو متفق آواز کے ساتھ قانونی احتجاج کرنا لازم ہے۔ دوسری کسی بھی قوم پر اس طرح سے ان کے مذہبی فرائض یا رسومات ادا کرنے کے لیے ایسی پابندیاں اور ٹیکس لاگو شدہ نہیں ہیں۔ جیسا کہ اہل اسلام پر ان کو غافل اور احساس سے خالی سمجھ کر ڈالی گئیں ہیں (فتاویٰ قاسمیہ جلد ۱ صفحہ ۲۲۳)۔

بَابُ مَنْ فُرِضَ عَلَيْهِ الْحَجُّ

باب: حج کس پر فرض ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا (آل عمران: 97)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کی خاطر بیت اللہ کا حج لوگوں پر فرض ہے جو بھی اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتے ہوں۔

www.islamtheworldreligion.com

(1214)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ (ترمذی:813،ابن ماجة:2896)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ کونسی چیز حج فرض کر دیتی ہے؟ فرمایا: راستے کا خرچ اور سواری۔

(1215)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَومِ الْآخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفراً يَكُونُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِداً اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوهَا اَوِ ابْنُهَا اَو زَوجُهَا اَو اَخُوهَا اَو ذُوْ مَحرَمٍ مِنْهَا (مسلم:3270،ترمذی:1169،ابن ماجة:2898،ابو داؤد:1726)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے حلال نہیں کہ وہ ایسا سفر کرے جو تین دن یا اس سے زیادہ کا ہو سوائے اس کے کہ اس کے ساتھ اس کا والد ہو یا بیٹا ہو یا شوہر ہو یا اس کا کوئی بھی محرم ہو۔

(1216)۔وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ لَا وَاَنْ تَعْتَمِرَ فَهُوَ اَفْضَلُ (ترمذی:931،سنن الدار قطنی:2698)۔صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عمرے کے بارے میں پوچھا گیا کہ آیا یہ واجب ہے؟ فرمایا نہیں لیکن اگر کوئی عمرہ کرے تو یہ افضل ہے۔

بَابُ الْمَوَاقِيتِ الَّتِي لَا يَجُوزُ اَنْ يَّتَجَاوَزَهَا الْمُسْلِمُ اِلَّا مُحْرِمًا

وہ مقامات جہاں سے آگے احرام کے بغیر گزرنا مسلمان کے لیے جائز نہیں

(1217)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيفَةَ، وَلِاَهْلِ الشَّامِ الْجُحفَةَ، وَلِاَهلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِاَهلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتَى عَلَيْهِنَّ مِن غَيرِهِنَّ مِمَّن اَرَادَ الْحَجَّ اَوِ الْعُمرَةَ، وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ فَمِنْ حَيثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهلُ مَكَّةَ مِن مَّكَّةَ (بخاری:1526، مسلم:2803،ابو داؤد:1738،نسائی:2657،سنن الدارمی:1798)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا، اور اہل شام کے لیے جحفہ کو، اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل کو، اور اہل یمن کے لیے یلملم کو۔ یہ سب ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے بھی ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو کسی دوسری جگہ سے آ کر ان مواقیت سے گزریں خواہ ان کا ارادہ حج کا ہو یا عمرے کا اور جو لوگ ان مواقیت کے اندر ہوں تو وہ اسی جگہ سے احرام باندھیں جہاں سے اٹھے ہیں، حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے ہی احرام باندھیں۔

www.islamtheworldreligion.com

(1218)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ

(ابوداؤد:1739،نسائی2656 :)۔صحیح وعلیہ العمل

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق کو میقات قرار دیا۔

شرح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا يُجَاوِزُ اَحَدٌ اَلْمِيْقَاتَ اِلَّا مُحْرِمًا یعنی میقات سے آگے احرام کے بغیر کوئی نہ گزرے (المصنف لابن ابی شیبہ جلد ۴ صفحہ ۵۰۹)۔فِيْهِ خُصَيْفٌ وَ هُوَ وَاهٍ وَالْحَدِيْثُ مُرْسَلٌ، وَهُوَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَوْقُوْفاً (ابن ابی شیبہ جلد ۴ صفحہ ۵۰۹)۔

حضرت علامہ برہان الدین مرغینانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ثُمَّ الْآفَاقِيُّ اِذَا انْتَهٰى اِلَيْهَا عَلٰى قَصْدِ دُخُوْلِ مَكَّةَ ، عَلَيْهِ اَنْ يُّحْرِمَ قَصَدَ الْحَجَّ اَوِ الْعُمْرَةَ اَوْ لَمْ يَقْصُدْ عِنْدَنَا ، لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ :لَا يُجَاوِزُ اَحَدٌ الْمِيْقَاتَ اِلَّا مُحْرِمًا (ہدایہ جلد ا صفحہ ۲۱۵)۔

ترجمہ: ہمارے نزدیک آفاقی آدمی جب مکہ میں داخل ہونے کا ارادہ کرے تو اس پر لازم ہے کہ احرام باندھ لے، خواہ اس نے حج کا ارادہ کیا ہو یا نہ کیا ہو، اس کی دلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ فرمان ہے کہ: میقات سے آگے احرام باندھے بغیر کوئی نہ جائے۔

حضرت علامہ شیخ طاہر بن عبدالرشید بخاری علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: وَمَنْ قَصَدَ دُخُوْلَ مَكَّةَ لِحَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ اَوْ لِحَاجَةٍ اُخْرٰى وَهُوَ خَارِجَ الْمِيْقَاتِ فَعَلَيْهِ الْاِحْرَامُ یعنی جس نے مکہ میں حج یا عمرہ یا کسی دوسری وجہ سے داخل ہونے کا ارادہ کیا اور وہ میقات سے باہر تھا تو اس پر احرام لازم ہے (خلاصۃ الفتاویٰ جلد ا صفحہ ۲۷۷)۔

اگر مکہ جانے کا ارادہ ہی نہ ہو اور تجارت، ملازمت یا کسی اور وجہ سے میقات سے گزرنا پڑ جائے تو اس صورت میں سب کا اتفاق ہے کہ احرام لازم نہیں، فتاویٰ عالمگیری کی مفصل عبارت پیش خدمت ہے:

لَا يَجُوزُ لِلْآفَاقِيِّ أَن يَّدْخُلَ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ نَوَى النُّسُكَ أَوْ لَا وَلَوْ دَخَلَهَا فَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أَوْ عُمْرَةٌ كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ فِي بَابِ دُخُولِ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ.وَمَنْ كَانَ دَاخِلَ الْمِيقَاتِ كَالْبُسْتَانِيِّ، لَهُ أَن يَّدْخُلَ مَكَّةَ لِحَاجَةٍ بِلَا إِحْرَامٍ إِلَّا إِذَا أَرَادَ النُّسُكَ فَالنُّسُكُ لَا يَتَأَدَّى إِلَّا بِالْإِحْرَامِ ، وَلَا حَرَجَ فِيهِ كَذَا فِي الْكَافِي ، وَكَذٰلِكَ الْمَكِّيُّ إِذَا خَرَجَ إِلَى الْحِلِّ لِلِاحْتِطَابِ أَوِ الِاحْتِشَاشِ ثُمَّ دَخَلَ مَكَّةَ ، يُبَاحُ لَهُ الدُّخُولُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ، وَكَذٰلِكَ الْآفَاقِيُّ إِذَا صَارَ مِنْ أَهْلِ الْبُسْتَانِ كَذَا فِي مُحِيطِ السَّرَخْسِيِّ (فتاویٰ عالمگیری جلد ا صفحہ ۲۹۱ الباب الثانی فی مواقیت الاحرام)۔

دوسری جگہ لکھا ہے: وَلَوْ جَاوَزَ الْمِيْقَاتَ وَهُوَ يُرِيْدُ بُسْتَانَ بَنِيْ عَامِرٍ فَلَا شَيْئَ عَلَيْهِ یعنی

اگر بنو عامر کے باغ میں جانے کے ارادے سے میقات سے آگے گزرے تو ایسے آدمی پر کوئی گرفت نہیں۔ بنو عامر کا باغ میقات اور حرم کے درمیان ہے (فتاویٰ عالمگیری جلد ا صفحہ ۲۶۳ الباب العاشر فی مجاوزۃ المیقات بغیر احرام)۔

بَابُ الْإِحْرَامِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ

احرام اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَحُرِّمَ عَلَيْكُمْ صَيْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا (المائدۃ:96)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا ہے جب تک تم احرام میں رہو۔

(1219)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِطِيبٍ فِيهِ مِسْكٌ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ (بخاری: 1539، مسلم: 2826، ابو داؤد: 1745، 1746، ترمذی: 917، نسائی: 2693، ابن ماجۃ: 2926، مؤطا مالك كتاب الحج: 17، سنن الدارمی: 1807، 1808، 1809)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے خوشبو لگاتی تھی اور احرام کھولتے تو طواف سے پہلے خوشبو لگاتی تھی۔ جس میں مشک شامل ہوتا تھا۔ گویا میں اب بھی رسول اللہ ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں اور آپ احرام میں ہیں۔

(1220)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا، يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، لَا يَزِيدُ عَلَى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ (بخاری: 5915، 1540، مسلم: 2814، ابو داؤد: 1747، نسائی: 2747 الی 2750، ابن ماجۃ: 3047، سنن الدارمی: 1814)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کے بال کسی چیز کے ذریعے خوب جمائے ہوئے تھے، آپ ﷺ بلند آواز سے فرما رہے تھے۔ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہے، تیرا کوئی شریک نہیں۔ آپ نے ان کلمات سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا۔

(1221)۔وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ أَوِ التَّلْبِيَةِ (مؤطا امام مالك كتاب الحج حدیث رقم: 34، ابو داؤد: 1814، ترمذی: 829، نسائی: 2753، ابن ماجۃ: 2922، سنن الدارمی: 1815)۔ صحیح

www.islamfreworldreligion.com

ترجمہ: حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے اور مجھے حکم سنایا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ اللہ کی توحید پکارتے وقت یا تلبیہ کے وقت اپنی آوازیں بلند کریں۔

(1222)۔ وَعَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ قَالَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ التَّلْبِيَةِ (سنن الدار قطنی:2485، السنن الکبریٰ للبیہقی:9038)۔ لا باس به

ترجمہ: حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تلبیہ کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا آدمی کے لیے مستحب ہے۔

(1223)۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيعاً، يَقُولُ لَبَّيكَ عُمْرَةً وَحَجّاً لَبَّيكَ عُمْرَةً وَحَجّاً (مسلم:3028، ابو داؤد:1795، سنن النسائی:2729، ابن ماجة:2968)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حج اور عمرہ دونوں کے لیے تلبیہ کرتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے میں حاضر ہوں عمرہ کے لیے اور حج کے لیے، میں حاضر ہوں عمرہ کے لیے اور حج کے لیے۔

(1224)۔ وَعَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِمُطَرِّفٍ أُحَدِّثُكَ حَدِيثاً عَسَى اللهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَ عُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ حَتّٰى مَاتَ وَلَمْ يَنْزِلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهُ (مسلم:2974، سنن النسائی:2726، 2727)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت مطرف سے فرمایا، میں تمہیں حدیث سناتا ہوں امید ہے اللہ تمہیں اس کے ذریعے فائدہ پہنچائے گا۔ وہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کو جمع کیا پھر اس عمل سے منع بھی نہیں فرمایا حتی کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا اور اس کو حرام کرنے کے لیے قرآن نازل نہیں ہوا۔

(1225)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً سَئَلَ رَسُولَ اللهِ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَيَلْبَسُ خُفَّيْنِ وَ لْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئاً مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ وَلَا وَرْسٌ (بخاری:1542، مسلم:2791، ابو داؤد:1824، نسائی:2673، ابن ماجة:2929)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ احرام والا آدمی (محرم) کون کون سے کپڑے پہن سکتا ہے فرمایا: قمیض مت پہنو، نہ ہی عمامے، نہ شلواریں، نہ ٹوپیاں، نہ موزے سوائے اس آدمی کے جسے جوتا نہ ملے تو وہ موزے پہن لے اسے چاہیے کہ انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ دے، نہ ہی ایسے کپڑوں میں سے کوئی کپڑا ہو جس پر زعفران یا رنگ لگا ہو۔

(1226)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ أَبِي عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ وَحُدِّثَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّ عَدُوًّا يَغْزُوهُ، فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَمَا أَنَا مَعَ أَصْحَابِهِ تَضَحَّكَ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ

www.islamicnetworldreligion.com

فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِحِمَارِ وَحْشٍ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ وَاسْتَعَنْتُ بِهِمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهِ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ قُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلٌ السُّقْيَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَهْلَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللهِ إِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يُقْتَطَعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَصَبْتُ حِمَارَ وَحْشٍ وَعِنْدِي مِنْهُ فَاضِلَةٌ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ (بخاری:1821، 1822، مسلم: 2854، ابن ماجة:3092)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد حدیبیہ کے سال گئے تھے ان کے اصحاب نے احرام باندھا ہوا تھا انہوں نے احرام نہیں باندھا تھا اور نبی کریم ﷺ کو یہ بتایا گیا تھا کہ ایک دشمن آپ سے جنگ کرے گا، پس نبی کریم ﷺ روانہ ہوئے پھر (حضرت ابوقتادہ بیان فرماتے ہیں کہ) جس وقت میں آپ کے اصحاب کے ساتھ تھا تو وہ ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے، پس میں نے دیکھا تو میرے سامنے جنگلی گدھا تھا، میں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو نیزہ مارا، میں نے اپنے ساتھیوں سے مدد طلب کی تو انہوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا (اس لیے کہ وہ احرام میں تھے)، پھر ہم نے اس کا گوشت کھایا اور ہمیں یہ خوف ہوا کہ کہیں ہم رسول اللہ ﷺ سے جدا نہ ہو جائیں، پس میں نبی کریم ﷺ کو ڈھونڈنے نکلا۔ کبھی میں گھوڑے کو تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا، پھر مجھے آدھی رات کو بنوغفار کا ایک شخص ملا، میں نے اس سے پوچھا کہ تم نے نبی ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ کو تعہن پر چھوڑا ہے اور آپ کا ارادہ تھا کہ آپ السقیا میں دوپہر کو آرام کریں گے میں نے وہاں پہنچ کر کہا: یارسول اللہ! آپ کے اہل (یعنی صحابہ) آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور ان کو یہ خطرہ ہے کہ کہیں وہ آپ سے بچھڑ نہ جائیں، آپ ان کا انتظار کریں، میں نے بتایا: یارسول اللہ! میں نے ایک وحشی گدھے کا شکار کیا ہے اور میرے پاس اس کا بچا ہوا گوشت ہے، آپ نے لوگوں سے فرمایا: کھاؤ، اور وہ سب احرام میں تھے۔

(1227)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ، اَلْحَيَّةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحُدَيَّا (بخاری:3314، مسلم: 2862، نسائی:2881، 2882، ترمذی:837، ابن ماجة:3087)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے روایت فرمایا ہے کہ پانچ جانور فاسق ہیں۔ انہیں حرم اور غیر حرم میں قتل کر دیا جائے، سانپ، ڈباکوا، چوہا، کاٹنے والا کتا اور چیل۔

شرح

حج یا عمرہ سے روک دیا گیا شخص (مُحْصِر)

اللہ جل شانہ فرماتا ہے: وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ

وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهٗ (البقرۃ:۱۹۶)۔

ترجمہ: اور اللہ کی خاطر حج اور عمرہ مکمل کرو، تو اگر تم روک دیے جاؤ تو جو ھدی میسر آئے وہ لازم ہے، اور اپنے سروں کا حلق اس وقت تک مت کراؤ جب تک ھدی اپنے مقام پر نہ پہنچ جائے (یعنی ذبح نہ ہو جائے)۔

حدیبیہ والے عمرہ میں نبی کریم ﷺ کو کفارِ مکہ نے روک دیا تھا۔ آپ ﷺ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قربانیاں ذبح کرنے کے بعد احرام کھول دیے تھے، اور اس عمرے کے بدلے میں آئندہ سال عمرہ ادا فرمایا تھا، جس کا نام عمرۃ القضاء پڑ گیا (بخاری: ۲۷۳۲، ۱۷۷۸)۔

(۱)۔ محصر (روکا گیا) وہ ہوتا ہے جس نے احرام باندھ لیا ہو اور اس کے بعد اسے حج یا عمرہ کرنے سے مجبوراً رکنا پڑ گیا ہو۔ مجبوری یہ ہے دشمن نے راستہ روکا ہو یا بیماری نے یا قید کر دیا گیا ہو یا کوئی عضو ٹوٹ گیا ہو یا زخمی ہو گیا ہو وغیرہ (عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۲۳۸ الباب الثانی عشر فی الاحصار)۔

(۲)۔ روک دیا جانا جس طرح حج میں ہو سکتا ہے اسی طرح عمرہ میں بھی ہو سکتا ہے۔ دونوں کے احکام ایک جیسے ہیں۔

(۳)۔ روکے گئے آدمی کے لیے حکم یہ ہے کہ: قربانی کا جانور (ھدی) یا اس کی قیمت حرم میں بھیجے تاکہ اس کی طرف سے جانور حرم میں ذبح کیا جائے، جب تک جانور ذبح نہ ہو جائے احرام نہ کھولے اور جب ذبح ہو جائے تو احرام کھول دے۔ اس کے بعد حلق کرنا ضروری نہیں لیکن اگر حلق کرا دے تو افضل ہے۔ ایسا آدمی اگر عمرے کے لیے گیا تھا تو اسے قضاء کے طور پر ایک عمرہ کرنا پڑے گا، اگر حج مفرد کا ارادہ تھا تو ایک حج اور ایک عمرہ کرنا پڑے گا، اگر قارن تھا تو ایک حج اور دو عمرے کرنا پڑیں گے۔ حج قران کا ارادہ رکھنے والا اگر روک دیا جائے تو وہ دو قربانیاں دے گا (عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۲۳۸ الباب الثانی عشر فی الاحصار)۔

بَابُ دُخُولِ مَكَّةَ وَصِفَةِ الْحَجِّ

مکہ مکرمہ میں داخلہ اور حج کے طریقہ کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ (الحج:29)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چاہیے کہ پرانے گھر کا طواف کریں۔

وَ قَالَ: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى (البقرۃ:125)۔

ترجمہ: اور فرمایا: مقامِ ابراہیم پر نماز پڑھو۔

وَ قَالَ: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا (البقرۃ:158)۔

www.islamicnewworldreligion.com

ترجمہ: اور فرمایا: بے شک صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو بھی حج کرے یا عمرہ کرے اس کے لیے کوئی حرج نہیں کہ ان دونوں کے درمیان دوڑے۔

وَ قَالَ: ثُمَّ اَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ (البقرة:199)۔

ترجمہ: اور فرمایا: پھر تم بھی لوٹ آؤ جہاں سے لوگ واپس آئیں۔

وَ قَالَ: فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِالْحَرَامِ (البقرة:198)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جب تم عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔

وَ قَالَ: فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ (البقرة:203)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جس نے دو دنوں میں جلدی کی اس پر کوئی گناہ نہیں۔

وَ قَالَ: لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ (المائدة:2)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اللہ کی نشانیوں کی بے حرمتی مت کرو اور نہ ادب والے مہینے کی اور نہ ہی حرم میں قربان کیے گئے جانوروں کی اور نہ پٹے والے جانوروں کی جو کعبہ کی طرف ہانکے گئے ہوں۔

وَ قَالَ: وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ (الحج:36)۔

ترجمہ: اور فرمایا: قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیاں بنایا ہے۔

وَ قَالَ: لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ (الفتح:27)۔

ترجمہ: اور فرمایا: انشاء اللہ تم لوگ ضرور بر ضرور مسجد حرام میں امن کے ساتھ حلق کراتے ہوئے اور بال ہلکے کراتے ہوئے داخل ہوگے۔

(1228)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا جَآءَ اِلٰى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ اَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ اَسْفَلِهَا (بخاری:1577، مسلم:3042، ابو داؤد:1869، ترمذی:853)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ شریف تشریف لائے تو اس کی بلندی کی طرف سے داخل ہوئے اور زیریں طرف سے باہر نکلے۔

(1229)۔وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ فَاَخْبَرَتْنِيْ عَائِشَةُ اَنَّ اَوَّلَ شَيْءٍ بَدَءَ بِهٖ حِيْنَ قَدِمَ مَكَّةَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ (بخاری:1614، 1615، مسلم:3001)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عروہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حج ادا فرمایا اور مجھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے کہ آپ ﷺ جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو سب سے پہلے جس چیز سے ابتداء فرمائی وہ یہ تھی کہ وضو فرمایا۔ پھر بیت اللہ کا طواف فرمایا۔

(1230)۔وَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ

www.islamictheworldreligion.com

كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَّأْتَمَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهٖ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَصْنَعُ ؟ قَالَ اغْتَسِلِيْ وَاسْتَثْفِرِيْ بِثَوْبٍ وَاَحْرِمِيْ، فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَآءِ، نَظَرْتُ اِلٰى مَدِّ بَصَرِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَاكِبٍ وَمَاشٍ، وَعَنْ يَمِيْنِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَعَنْ يَسَارِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَمِنْ خَلْفِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ، وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَظْهُرِنَا، وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَاْوِيْلَهٗ، وَمَا عَمِلَ بِهٖ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهٖ، فَاَهَلَّ بِالتَّوْحِيْدِ: لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ، وَاَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِيْ يُهِلُّوْنَ بِهٖ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَلْبِيَتَهٗ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِيْ اِلَّا الْحَجَّ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهٗ، اِسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا، ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ اَبِيْ يَقُوْلُ (وَلَا اَعْلَمُهٗ ذَكَرَهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ) كَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَاَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ، اَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ، فَبَدَاَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَ كَبَّرَهٗ وَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ، اَنْجَزَ وَعْدَهٗ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ، سَعٰى، حَتّٰى اِذَا صَعِدَ، مَشٰى، حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ تَوَجَّهُوْا اِلٰى مِنٰى، فَاَهَلُّوْا بِالْحَجِّ وَرَكِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِهَا الظُّهْرَ وَ الْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ، ثُمَّ مَكَثَ قَلِيْلًا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، وَاَمَرَ بِقُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ تُضْرَبُ لَهٗ بِنَمِرَةَ فَسَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا تَشُكُّ قُرَيْشٌ اِلَّا اَنَّهٗ وَاقِفٌ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ كَمَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَصْنَعُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَاَجَازَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتٰى عَرَفَةَ فَوَجَدَ الْقُبَّةَ قَدْ ضُرِبَتْ لَهٗ بِنَمِرَةَ، فَنَزَلَ بِهَا حَتّٰى اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ، اَمَرَ بِالْقَصْوَآءِ فَرُحِلَتْ لَهٗ فَاَتٰى بَطْنَ الْوَادِيْ فَخَطَبَ النَّاسَ وَقَالَ: اِنَّ دِمَآءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِيْ شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا، اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوْعٌ، وَدِمَآءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعَةٌ، وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَآئِنَا دَمُ ابْنِ رَبِيْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ (كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِيْ بَنِيْ سَعْدٍ فَقَتَلَهٗ هُذَيْلٌ)، وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَآءِ، فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ، وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ، وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ

www.sirat-e-mustaqeem.net

اَنْ لَّا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُونَهٗ، فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ، وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ، وَقَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَالَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهٗ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ، كِتَابَ اللّٰهِ، وَاَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي، فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُونَ ؟ قَالُوا نَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّيْتَ وَنَصَحْتَ، فَقَالَ بِاُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَآءِ وَيَنْكُتُهَا اِلَى النَّاسِ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، ثَلٰثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ اَذَّنَ، ثُمَّ اَقَامَ، ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا شَيْئًا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَتَى الْمَوْقِفَ فَجَعَلَ بَطْنَ نَاقَتِهِ الْقَصْوَآءِ اِلَى الصَّخَرَاتِ، وَجَعَلَ حَبْلَ الْمُشَاةِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَذَهَبَتِ الصُّفْرَةُ قَلِيلًا حَتّٰى غَابَ الْقُرْصُ وَاَرْدَفَ اُسَامَةَ خَلْفَهٗ، وَدَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ شَنَقَ لِلْقَصْوَآءِ الزِّمَامَ، حَتّٰى اِنَّ رَاْسَهَا لَيُصِيبُ مَوْرِكَ رَحْلِهٖ، وَيَقُولُ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى اَيُّهَا النَّاسُ! اَلسَّكِينَةَ، اَلسَّكِينَةَ، كُلَّمَا اَتٰى حَبْلًا مِنَ الْحِبَالِ، اَرْخٰى لَهَا قَلِيلًا، حَتّٰى تَصْعَدَ، حَتّٰى اَتَى الْمُزْدَلِفَةَ فَصَلّٰى بِهَا الْمَغْرِبَ وَ الْعِشَآءَ بِاَذَانٍ وَاحِدٍ وَاِقَامَتَيْنِ، وَلَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا شَيْئًا، ثُمَّ اضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى طَلَعَ الْفَجْرُ فَصَلَّى الْفَجْرَ حِينَ تَبَيَّنَ لَهُ الصُّبْحُ بِاَذَانٍ وَ اِقَامَةٍ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اَتَى الْمَشْعَرَ الْحَرَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَاهُ وَ كَبَّرَهٗ وَهَلَّلَهٗ وَ وَحَّدَهٗ، فَلَمْ يَزَلْ وَاقِفًا حَتّٰى اَسْفَرَ جِدًّا، فَدَفَعَ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ، حَتّٰى اَتٰى بَطْنَ مُحَسِّرٍ فَحَرَّكَ قَلِيلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيقَ الْوُسْطٰى الَّتِي تَخْرُجُ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا مِثْلَ حَصَى الْخَذَفِ، رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ اِلَى الْمَنْحَرِ، فَنَحَرَ ثَلٰثًا وَسِتِّينَ بِيَدِهٖ، ثُمَّ اَعْطٰى عَلِيًّا فَنَحَرَ مَا غَبَرَ وَاَشْرَكَهٗ فِي هَدْيِهٖ، ثُمَّ اَمَرَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ، فَجُعِلَتْ فِي قِدْرٍ فَطُبِخَتْ، فَاَكَلَا مِنْ لَحْمِهَا وَ شَرِبَا مِنْ مَرَقِهَا، ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاَفَاضَ اِلَى الْبَيْتِ فَصَلّٰى بِمَكَّةَ الظُّهْرَ، فَاَتٰى بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَسْقُونَ عَلٰى زَمْزَمَ، فَقَالَ اَنْزِعُوا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمُ النَّاسُ عَلٰى سِقَايَتِكُمْ لَنَزَعْتُ مَعَكُمْ، فَنَاوَلُوهُ دَلْوًا فَشَرِبَ مِنْهُ، وَهٰذَا الْحَدِيثُ اُمُّ الْمَنَاسِكِ (مسلم :2950، ابو داؤد:1905، ابن ماجة : 3074، سنن الدارمی : 1856) صحیح، غیر مبرح : ای غیر الشدید الشاق۔ المراد بذلك ان لا یستخلین بالرجال ولم یردناها لان ذلك یوجب حدها

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نو سال تک مدینہ رہے اور حج نہیں کیا، پھر دسویں سال اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کو جانے والے ہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور وہ سب لوگ رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرنا چاہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج پر جانا چاہتے تھے تاکہ حج کے افعال میں آپ کی اقتداء کریں۔ ہم سب لوگ آپ کے ساتھ گئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرایا اب میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: غسل کرو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام

باندھ لو۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب اونٹنی مقام بیداء میں سیدھی کھڑی ہو گئی تو میں نے منتہائے نظر تک اپنے آگے دیکھا تو مجھے سوار اور پیادے نظر آ رہے تھے۔ اور دائیں اور بائیں جانب اور میرے پیچھے لوگوں کا ہجوم تھا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ تھے۔ آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور اس کی مراد کو آپ ہی خوب جانتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ جو عمل کرتے تھے ہم بھی وہی عمل کرتے تھے، آپ ﷺ نے توحید کے ساتھ تلبیہ پڑھا لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ۔ لوگوں نے بھی اسی طرح تلبیہ کے کلمات ادا کیے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس تلبیہ پر کچھ زیادتی نہیں کی اور یہی تلبیہ پڑھتے رہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صرف حج کی نیت کرتے تھے، ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے، جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے تو آپ ﷺ نے رکن کی تعظیم کی، پھر آپ نے طواف کے تین چکروں میں رمل کیا اور چار میں معمول کے مطابق طواف کیا۔ پھر مقامِ ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى اور مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا۔ آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ کی قرأت کی۔ پھر آپ نے رکن کے پاس جا کر اس کی تعظیم کی، پھر صفا کے قریب جو (بیت اللہ کا) دروازہ ہے اس سے نکل کر کوہ صفا پر گئے جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں وہاں سے ابتداء کروں گا جہاں سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے، پھر آپ ﷺ نے صفا سے ابتداء کی اور صفا پر چڑھے۔ آپ نے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی بزرگی بیان کی، اور فرمایا: اللہ کے سواء کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سواء کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ ایک ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی، اس نے تنہا تمام لشکروں کو شکست دی، اس کے بعد آپ نے دعا کی اور یہ کلمات تین مرتبہ کہے، پھر آپ مروہ کی طرف اترے اور جب آپ کے قدم مبارک وادی میں پہنچ گئے تو پھر آپ نے سعی کی (یعنی دوڑے) حتیٰ کہ جب ہم چڑھ گئے تو پھر آپ آہستہ چلنے لگے۔ حتیٰ کہ مروہ پر پہنچے اور مروہ پر بھی وہی کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا۔ جب آٹھ ذوالحج ہوئی تو ان لوگوں نے منیٰ جا کر احرام باندھا، رسول اللہ ﷺ بھی سوار ہوئے اور منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھیں، پھر تھوڑی دیر ٹھہرے حتیٰ کہ سورج طلوع ہو گیا اور آپ نے بالوں سے بنے ہوئے ایک خیمہ کو مقام نمرہ میں نصب کرنے کا حکم دیا، پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے۔ قریش کو یقین تھا کہ آپ مشعر حرام میں ٹھہریں گے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں قریش کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں سے گزر کر عرفات میں پہنچے وہاں آپ نے مقام نمرہ میں اپنا خیمہ نصب کیا ہوا پایا، آپ اس خیمہ میں ٹھہرے حتیٰ کہ سورج ڈھل گیا، پھر آپ نے (اپنی اونٹنی) قصواء کو تیار کرنے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے بطنِ وادی میں آ کر لوگوں کو خطبہ دیا۔ آپ نے فرمایا: تمہاری جانیں اور تمہارے مال ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہیں جیسے اس شہر اور اس مہینہ میں آج کے دن کی حرمت ہے۔ سنو! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے ان قدموں کے نیچے پامال ہے۔ زمانہ جاہلیت کے ایک دوسرے پر خون پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنا خون معاف کرتا ہوں وہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے، وہ بنو سعد میں دودھ پیتا بچہ تھا جس کو ہذیل نے قتل کر دیا تھا۔ اسی طرح زمانہ جاہلیت کے تمام سود پامال ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے سود کو چھوڑنے کا اعلان کرتا ہوں اور وہ حضرت عباس بن عبد المطلب کا سود ہے ان کا تمام سود چھوڑ دیا گیا ہے، تم لوگ عورتوں کے

www.islamtheworldreligion.com

بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ تم لوگوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی امان میں لیا ہے تم نے اللہ تعالیٰ کے کلمہ (نکاح) سے ان کی شرمگاہوں کو اپنے اوپر حلال کرلیا ہے، تمہارا ان پر حق یہ ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کا آنا تمہیں ناگوار ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کو اس پر ایسی سزا دو جو بہت شدید نہ ہو، اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم اپنی حیثیت کے مطابق ان کو خوراک اور لباس فراہم کرو، میں تمہارے پاس ایک ایسی چیز چھوڑ کر جارہا ہوں۔ اگر تم نے اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ چیز کتاب اللہ ہے، تم لوگوں سے قیامت کے دن میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم کیا جواب دو گے؟ سب نے کہا ہم گواہی دیں گے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور حقِ رسالت ادا کردیا اور آپ نے امت کی خیر خواہی کی پھر آپ نے انگشتِ شہادت سے آسمان کی طرف اشارہ کرکے تین بار فرمایا: اے اللہ گواہ ہوجا۔ اے اللہ گواہ ہوجا۔ پھر اذان اور اقامت ہوئی اور آپ نے ظہر کی نماز پڑھائی، پھر اقامت ہوئی اور آپ نے عصر کی نماز پڑھائی۔ ان دونوں نمازوں کے درمیان کوئی اور نماز نہیں پڑھی، پھر رسول اللہ ﷺ سوار ہوکر موقف گئے اور آپ نے اپنی اونٹنی قصواء کا پیٹ پتھروں کی جانب کردیا اور ایک ڈنڈی کو اپنے سامنے کرلیا اور قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوگئے، حتیٰ کہ سورج غروب ہوگیا، تھوڑی تھوڑی زردی جاتی رہی اور سورج کی ٹکیا غائب ہوگئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھایا اور واپس لوٹے اور قصواء اونٹنی کی مہار اس قدر کھینچی ہوئی تھی کہ اس کا سر کجاوے کے اگلے حصہ سے لگ رہا تھا، نبی کریم ﷺ اشارے سے لوگوں کو آہستہ چلنے کی تلقین کرتے، جب راستے میں کوئی پہاڑی آجاتی تو آپ اونٹنی کی مہار ڈھیلی کردیتے تاکہ اونٹنی (آسانی سے) چڑھ سکے۔ حتیٰ کہ آپ مزدلفہ پہنچے وہاں مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ پڑھی اور ان دونوں فرضوں کے درمیان نفل بالکل نہیں پڑھے، پھر رسول اللہ ﷺ لیٹ گئے حتیٰ کہ فجر طلوع ہوگئی، جب صبح کی روشنی پھیل گئی تو آپ نے صبح کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت کے ساتھ پڑھی پھر آپ قصواء اونٹنی پر سوار ہوکر مشعر حرام پہنچے، قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی، اللہ اکبر اور لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ کہا، اور روشنی اچھی طرح پھیلنے تک وہیں ٹھہرے رہے اور طلوعِ آفتاب سے پہلے وہاں سے لوٹ گئے حضرت فضل ابن عباس کو آپ نے اپنے پیچھے بٹھالیا۔ یہاں تک کہ بطن محسر میں پہنچ گئے، آپ نے اونٹنی کو ذرا تیز چلایا اور جمرۂ کبریٰ جانے والی درمیانی راہ اختیار کی اور درخت کے قریب جو جمرہ ہے اس کے پاس پہنچے اور سات کنکریاں ماریں۔ ہر ایک کنکری پر اللہ اکبر کہتے تھے، یہ وہ کنکریاں تھیں جن کو چٹکی سے پکڑ کر پھینکا جاتا ہے، آپ نے وادی کے درمیان سے کنکریاں ماریں، پھر آپ منیٰ گئے اور وہاں تریسٹھ اونٹوں کو اپنے ہاتھوں سے نحر (قربان) کیا، پھر باقی اونٹ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نحر کے لیے دیے، آپ نے حضرت علی کو اپنی ہدی میں شریک کرلیا تھا۔ پھر آپ نے حکم دیا کہ ہر قربانی سے گوشت کا ایک ٹکڑا لیکر ہانڈی میں ڈال کر پکایا جائے۔ پھر آپ اور حضرت علی دونوں نے اس گوشت کو کھایا اور اسکا شوربہ پیا۔ اسکے بعد آپ سوار ہوئے اور طوافِ افاضہ فرمایا۔ آپ نے ظہر کی نماز مکہ مکرمہ میں پڑھی اور آپ بنوعبدالمطلب کے پاس گئے وہ لوگ زمزم پر پانی پلا رہے تھے، آپ نے فرمایا: اے بنوعبدالمطلب! پانی بھرو، اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تمہاری پانی کی خدمت پر غالب آجائیں گے (یعنی تم سے یہ منصب چھین لیں گے) تو میں بھی تمہارے ساتھ پانی بھرتا، انہوں نے ایک ڈول آپکو دیا اور آپ نے اس سے پانی پیا۔

(1231)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ مِنْ أَنْ يُعْتِقَ اللهُ فِيهِ عَبْداً مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَإِنَّهُ لَيَدْنُو ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، فَيَقُولُ مَا أَرَادَ

هٰؤُلَاءِ (مسلم:3288، نسائی:3003، ابن ماجة:3014)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کے دن سے زیادہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ بندوں کو آگ سے نجات دیتا ہو۔ وہ قریب ہوتا ہے اور پھر ان پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے اور پوچھتا ہے ان سب نے کیا ارادہ کیا ہے؟

(1232)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى صَلَاةً بِغَيْرِ مِيقَاتِهَا إِلَّا صَلَاتَيْنِ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَّى الْفَجْرَ قَبْلَ مِيقَاتِهَا (بخاری:1682، مسلم:3116، ابوداؤد:1934)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں نے نہیں دیکھا کہ نبی کریم ﷺ نے دو نمازوں کے سوا کوئی اور نماز ان کے علاوہ کسی وقت میں پڑھی ہو، آپ نے مغرب اور عشاء کی نمازوں کو مزدلفہ میں جمع کیا اور فجر کی نماز اس کے عام وقت سے پہلے منہ اندھیرے پڑھی۔

(1233)۔ وَعَنْ عَبَّاسِ بْنِ مِرْدَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا لِأُمَّتِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ بِالْمَغْفِرَةِ، فَأُجِيبَ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ مَا خَلَا الظَّالِمِ، فَإِنِّي آخِذٌ لِلْمَظْلُومِ مِنْهُ، قَالَ أَيْ رَبِّ إِنْ شِئْتَ أَعْطَيْتَ الْمَظْلُومَ مِنَ الْجَنَّةِ وَغَفَرْتَ لِلظَّالِمِ، فَلَمْ يُجَبْ عَشِيَّتَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحَ بِالْمُزْدَلِفَةِ أَعَادَ الدُّعَاءَ فَأُجِيبَ إِلَى مَا سَأَلَ، قَالَ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي إِنَّ هٰذِهِ لَسَاعَةٌ مَا كُنْتَ تَضْحَكُ فِيهَا، فَمَا الَّذِي أَضْحَكَكَ، أَضْحَكَ اللهُ سِنَّكَ؟ قَالَ إِنَّ عَدُوَّ اللهِ إِبْلِيسَ لَمَّا عَلِمَ أَنَّ اللهَ قَدِ اسْتَجَابَ دُعَائِي وَغَفَرَ لِأُمَّتِي أَخَذَ التُّرَابَ فَجَعَلَ يَحْثُوهُ عَلَى رَأْسِهِ وَيَدْعُو بِالْوَيْلِ وَالثُّبُورِ فَأَضْحَكَنِي مَا رَأَيْتُ مِنْ جَزَعِهِ (ابن ماجة:3013، مسند ابی یعلیٰ:1578، السنن الکبریٰ للبیہقی:9481، ابوداؤد:5234)۔ حسن وله شواهد

ترجمہ: حضرت عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عرفات میں رات کو اپنی امت کے لیے بخشش کی دعا فرمائی۔ جواب دیا گیا کہ میں نے انہیں معاف کر دیا سوائے ظالم کے۔ میں ظالم سے مظلوم کا حق وصول کروں گا۔ آپ نے عرض کیا اے میرے رب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے دے اور ظالم کو بخش دے۔ آپ کو اس رات جواب نہیں دیا گیا۔ صبح کو جب مزدلفہ تشریف لے گئے تو اسی دعا کو دہرایا۔ تو آپ نے جو دعا مانگی تھی قبول کر لی گئی۔ راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے۔ حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ یہ ایسی گھڑی ہے کہ آپ اس میں ہنسا نہیں کرتے تھے۔ آپ کو کس چیز نے ہنسایا ہے؟ اللہ آپ کے دانت مبارک ہنستے رکھے۔ فرمایا کہ اللہ کے دشمن ابلیس نے جب جانا کہ اللہ نے میری دعا قبول فرمائی اور میری امت کو بخش دیا تو اس نے مٹی لی اور اپنے سر میں ڈالنے لگ گیا اور تباہی تباہی پکارنے لگا۔ مجھے اس کی آہ وفغاں نے ہنسا دیا۔

(1234)۔ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللهَ

www.islamthevoiceofreligion.com

وَسَبَّحَ وَكَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَنَحَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَذَبَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ (بخاری:1551، مسلم:1582، ابو داؤد:1202، ترمذی:546)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مدینہ میں ظہر کی چار رکعت نماز پڑھائی اور عصر کی ذو الحلیفہ میں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر آپ نے وہیں رات گزاری حتیٰ کہ صبح ہوگئی، پھر آپ سوار ہو گئے حتیٰ کہ جب مقام البیداء پر آپ کی سواری سیدھی کھڑی ہوگئی تو ''الحمدللہ'' پڑھا اور ''سبحان اللہ'' پڑھا اور ''اللہ اکبر'' پڑھا، پھر آپ نے حج اور عمرہ کا احرام باندھا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ احرام باندھا، پھر جب ہم (مکہ میں) آئے تو آپ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم دیا حتیٰ کہ جب یوم الترویہ (آٹھ ذوالحجہ) آیا تو لوگوں نے حج کا احرام باندھ لیا، حضرت انس نے کہا: پھر رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر کئی اونٹنیوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا اور رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں سرمئی رنگ کے دو مینڈھے ذبح کیے۔

(1235)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ أَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ، أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ (بخاری:369، مسلم:3287، ابو داؤد:1946، نسائی:2957)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے جس حج میں حضرت ابو بکر صدیق کو امیر مقرر فرمایا تھا۔ اس میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے قربانی کے دن لوگوں میں اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ خبردار! اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کرے گا اور کوئی ننگا بیت اللہ کا طواف نہیں کرے گا۔

(1236)۔عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ (بخاری:1611، ترمذی:861)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت زبیر بن عربی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کی تعظیم کے متعلق سوال کیا، انہوں نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس کی تعظیم کرتے تھے اور اسکو بوسہ دیتے تھے، اس نے کہا: یہ بتائیں کہ اگر میں لوگوں کے ہجوم میں ہوں یا اگر میں چومنے سے عاجز ہو جاؤں تو کیا کروں؟ حضرت ابن عمر نے فرمایا: تم اپنی ''اگر مگر'' کو یمن میں رکھو، میں نے دیکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود کا استلام کرتے تھے اور اسکو بوسہ دیتے تھے۔

(1237)۔عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ (بخاری:1597، مسلم:3070، ترمذی:860)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس آئے، پس اسکو بوسا دیا، پھر کہا: میں خوب جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے تو نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے اور اگر میں نے یہ نہ دیکھا ہوتا کہ نبی ﷺ تجھے بوسا دیتے تھے تو میں تجھے بوسا نہ دیتا۔

www.islamtrewordreligion.com

شرح

مستدرکِ حاکم میں اس حدیث پر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک قول موجود ہے، وہ قول موضوع ہے اور درایت کے بھی خلاف ہے، اس لیے کہ وہ ایک سطحی بات ہے۔

(1238)۔عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ الزُّبَيْرِ كَانَتْ عَائِشَةُ تُسِرُّ إِلَيْكَ كَثِيرًا فَمَا حَدَّثَتْكَ فِي الْكَعْبَةِ قُلْتُ قَالَتْ لِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَائِشَةُ لَوْلَا قَوْمُكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ لَنَقَضْتُ الْكَعْبَةَ فَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ بَابٌ يَدْخُلُ النَّاسُ وَبَابٌ يَخْرُجُونَ فَفَعَلَهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ (بخاری:126، مسلم:3242)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ابن الزبیر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حصرت عائشہ رضی اللہ عنہا تم کو بہت راز کی باتیں بتاتی تھیں تو کعبہ کے بارے میں انہوں نے تم کو کیا بتایا ہے؟ میں نے کہا: حضرت عائشہ نے مجھے یہ بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! اگر تمہاری قوم دورِ کفر کے قریب نہ ہوتی تو میں کعبہ کو منہدم کر کے اس کے دو دروازے بنا دیتا، ایک دروازے سے لوگ کعبہ میں داخل ہوتے اور دوسرے دروازے سے باہر نکلتے، پھر حضرت ابن الزبیر نے کعبہ کو اسی طرح بنا دیا۔

شرح

حج اسلامی شان وشوکت کا عالم گیر مظاہرہ ہے، سابقہ گناہوں کی یکسر معافی کا ذریعہ ہے، مال، جان، اولاد کو ترک کر کے موت کا لباس پہن کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر حاضر کی صدائیں لگاتے ہوئے خود کو موت کے لیے پیش کر دینے کا نام حج ہے۔

صِفَةُ الْعُمْرَةِ

عمرے کا طریقہ

إِجْمَالُهَا فِي الْقُرْآن

قرآن میں اس کا اجمالی بیان

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ (البقرة:196)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور حج اور عمرہ اللہ کے لیے مکمل کرو۔

وَ قَالَ: إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ (البقرة:158)۔

www.islalmtheworldreligion.com

ترجمہ: اور فرماتا ہے: بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں، تو جس نے بیت اللہ کا حج کیا یا عمرہ کیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ ان دونوں کے چکر لگائے، اور جس نے خوشدلی سے جو کام کیا تو بے شک اللہ تعالیٰ قبول فرمانے والا علم والا ہے۔

تَفْصِيلُهَا فِي السُّنَّةِ

احادیث میں اسکی تفصیل

(1239)۔وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ لَا وَأَنْ تَعْتَمِرَ فَهُوَ أَفْضَلُ (ترمذی:931، سنن الدار قطنی:2698)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا عمرہ واجب ہے؟ فرمایا: نہیں، اور اگر تم عمرہ کرو تو یہ افضل ہے۔

(1240)۔وَعَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: اِعْتَمِرْ مَا أَمْكَنَكَ (المصنف لابن ابی شیبۃ المجلد 4 صفحتہ 199)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت قتادہ نے عکرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب بھی تیرے لیے ممکن ہو عمرہ کر لیا کر۔

(1241)۔وَعَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ؟ فَقَالَ: لَا بَأْسَ، قَالَ عِكْرِمَةُ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يَّحُجَّ (بخاری:1774)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عکرمہ بن خالد سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حج کرنے سے پہلے عمرہ کرنے کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ عکرمہ فرماتے ہیں کہ: ابن عمر نے فرمایا: نبی کریم ﷺ نے حج کرنے سے پہلے عمرہ کیا تھا۔ (یعنی عمرہ کرنے کے لیے پہلے حج کرنا شرط نہیں اور عمرہ کر لینے کی وجہ سے حج لازم نہیں ہو جاتا)۔

(1242)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يُجَاوِزُ أَحَدٌ الْمِيْقَاتَ إِلَّا مُحْرِماً (المعجم الکبیر للطبرانی:12236، المصنف لابن ابی شیبۃ المجلد 4 صفحتہ 509 مرسلا)۔ وکان ابن عباس رضی اللہ عنہما یرد من جاوز المیقات غیر محرم (کتاب الام للشافعی المجلد 2 صفحتہ 151، السنن الکبری للبیہقی:8924)۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی شخص میقات سے آگے نہ جائے بغیر احرام باندھے۔

(1243)۔وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ (ترمذی:830)۔ حسن

ترجمہ: حضرت زید بن ثابت فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا، آپ نے احرام باندھنے کے لیے پہلا لباس اتار دیا اور غسل فرمایا۔

www.islamtheworldreligion.com

(1244)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمُهَلُّهُ مِنْ أَهْلِهِ وَكَذَاكَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّوْنَ مِنْهَا

(بخاری:1526،مسلم:2803،ابو داؤد:1738،نسائی:2657)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا، اور اہل شام کے لیے جحفہ کو، اور اہل نجد کے لیے قرن المنازل کو، اور اہل یمن کے لیے یلملم کو۔ یہ سب ان علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے لیے بھی ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو کسی دوسری جگہ سے آ کر ان مواقیت سے گزریں خواہ ان کا ارادہ حج کا ہو یا عمرے کا اور جو لوگ ان مواقیت کے اندر ہوں تو وہ اسی جگہ سے احرام باندھیں جہاں سے اٹھے ہیں، حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے ہی احرام باندھیں۔

(1245)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ

(ابو داؤد:1739،نسائی:2656)۔صحیح وعلیہ العمل

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق کو میقات قرار دیا۔

(1246)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَرِدَائَهُ هُوَ وَأَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَرْدِيَةِ وَالْأُزُرِ تُلْبَسُ إِلَّا الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَأَصْحَابُهُ وَقَلَّدَ بَدَنَتَهُ وَذٰلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحَجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلٰى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُوْنِ وَهُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَلَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُءُوسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا وَذٰلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ (بخاری:1545)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کنگھی کی اور تیل لگایا اور اپنا تہبند اور چادر اوڑھی، اس کے بعد آپ اور آپ کے اصحاب مدینہ سے نکلے، پس آپ نے چادروں اور تہہ بندوں میں سے کسی چیز کے پہننے سے منع نہیں فرمایا، سوائے اس کے کہ جو کپڑا زعفران سے رنگا ہوا ہو اور وہ زعفران بدن پر جھڑ رہی ہو، پس صبح آپ ذوالحلیفہ پہنچے، اپنی سواری پر سوار ہوئے، حتیٰ کہ مقام البیداء پر آپ نے اور آپ کے اصحاب نے احرام باندھا، اور اپنی اونٹنی کے گلے میں ہار ڈالا، اس دن ذوالقعد کے مہینہ کے پانچ دن باقی تھے، جب آپ مکہ پہنچے تو ذوالحجہ کے چار دن گزر چکے تھے، پھر آپ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی، اور چونکہ آپ نے اپنی قربانی کے اونٹ کے گلے میں ہار ڈال دیا تھا، اس لیے آپ نے احرام نہیں کھولا، پھر آپ مکہ کے بالائی حصہ میں حجون پہاڑ کے پاس اونٹ سے اترے، اس وقت آپ حج کا تلبیہ پڑھ رہے تھے، پھر

www.Jalmtheology.wordpress.com

آپ کعبہ کا طواف کرنے کے بعد کعبہ کے قریب نہیں گئے حتیٰ کہ آپ میدان عرفات سے واپس آئے اور آپ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کریں اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کریں (دوڑیں)، پھر اپنے سروں کے بال کاٹ کر احرام کھول دیں اور یہ حکم ان اصحاب کے لیے تھا جن کے ساتھ قربانی کا اونٹ نہیں تھا جس کے گلے میں ہار ہو، جس صحابی کے ساتھ اس کی بیوی تھی وہ اس کے لیے حلال ہو گئی تھی اور اس کے لیے خوشبو لگانا اور سلے ہوئے کپڑے پہننا حلال ہو گیا تھا۔

(1247)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فِي الْعَاشِرَةِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فَقَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بَشَرٌ كَثِيْرٌ كُلُّهُمْ يَلْتَمِسُ اَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلَ مِثْلَ عَمَلِهٖ فَخَرَجْنَا مَعَهٗ حَتّٰى اَتَيْنَا ذَا الْحُلَيْفَةَ فَوَلَدَتْ اَسْمَآءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ اَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَرْسَلَتْ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَصْنَعُ ؟ قَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ وَ اَحْرِمِي ، فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَكِبَ الْقَصْوَآءَ حَتّٰى اِذَا اسْتَوَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ عَلَى الْبَيْدَآءِ ، نَظَرْتُ اِلٰى مَدِّ بَصَرِي بَيْنَ يَدَيْهِ مِنْ رَا كِبٍ وَمَاشٍ ، وَعَنْ يَمِيْنِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَعَنْ يَسَارِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَمِنْ خَلْفِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ ، وَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَظْهُرِنَا ، وَ عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَ هُوَ يَعْرِفُ تَاوِيْلَهٗ ، وَمَا عَمِلَ بِهٖ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا بِهٖ ، فَاَهَلَّ بِالتَّوحِيْدِ:لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَ النِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَا شَرِيْكَ لَكَ ، وَاَهَلَّ النَّاسُ بِهٰذَا الَّذِيْ يُهِلُّونَ بِهٖ فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْهُ وَلَزِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَلْبِيَتَهٗ قَالَ جَابِرٌ لَسْنَا نَنْوِي اِلَّا الْحَجَّ ، لَسْنَا نَعْرِفُ الْعُمْرَةَ حَتّٰى اِذَا اَتَيْنَا الْبَيْتَ مَعَهٗ ، اِسْتَلَمَ الرُّكْنَ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ، ثُمَّ تَقَدَّمَ اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَكَانَ اَبِي يَقُولُ (وَلَا اَعْلَمُهٗ ذَكَرَهٗ اِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ) كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَ قُلْ يَآاَيُّهَا الْكٰفِرُونَ ثُمَّ رَجَعَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ اِلَى الصَّفَا فَلَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ : اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ، اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ ، فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَاَى الْبَيْتَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَوَحَّدَ اللّٰهَ وَ كَبَّرَهٗ وَ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ ، اَنْجَزَ وَعْدَهٗ ، وَنَصَرَ عَبْدَهٗ ، وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ، ثُمَّ دَعَا بَيْنَ ذٰلِكَ فَقَالَ مِثْلَ هٰذَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ نَزَلَ اِلَى الْمَرْوَةِ حَتّٰى انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْوَادِي ، سَعٰى ، حَتّٰى اِذَا صَعِدَ ، مَشٰى ، حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَى الْمَرْوَةِ كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا (مسلم:2950،ابو داؤد:1905،ابن ماجة:3074،سنن الدارمی:1856)۔صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نو سال تک مدینہ رہے اور حج نہیں کیا، پھر دسویں سال اعلان کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حج کو جانے والے ہیں۔ چنانچہ مدینہ منورہ میں بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور وہ سب لوگ رسول

اللہ ﷺ کی اتباع کرنا چاہتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج پر جانا چاہتے تھے تاکہ حج کے افعال میں آپکی اقتداء کریں۔ہم سب لوگ آپکے ساتھ گئے جب ذو الحلیفہ پہنچے تو اسماء بنت عمیس کے ہاں محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہما پیدا ہوئے۔انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرایا اب میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: غسل کرو اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر احرام باندھ لو۔ رسول اللہ ﷺ نے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھی اور قصواء اونٹنی پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب اونٹنی مقام بیداء میں سیدھی کھڑی ہوگئی تو میں نے منتہائے نظر تک اپنے آگے دیکھا تو مجھے سوار اور پیادے نظر آرہے تھے۔اور دائیں اور بائیں جانب اور میرے پیچھے لوگوں کا ہجوم تھا۔رسول اللہ ﷺ ہمارے ساتھ تھے۔آپ ﷺ پر قرآن نازل ہوتا تھا اور اسکی مراد کو آپ ہی خوب جانتے تھے۔رسول اللہ ﷺ جو عمل کرتے تھے ہم بھی وہی عمل کرتے تھے، آپ ﷺ نے توحید کے ساتھ تلبیہ پڑھا لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لَا شَرِيْكَ لَكَ۔لوگوں نے بھی اسی طرح تلبیہ کے کلمات ادا کیے۔رسول اللہ ﷺ نے اس تلبیہ پر کچھ زیادتی نہیں کی اور یہی تلبیہ پڑھتے رہے۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم صرف حج کی نیت کرتے تھے، ہم عمرہ کو نہیں جانتے تھے، جب ہم آپ ﷺ کے ساتھ بیت اللہ پہنچے تو آپ ﷺ نے رکن کی تعظیم کی، پھر آپ نے طواف کے تین چکروں میں رمل کیا اور چار میں معمول کے مطابق طواف کیا۔پھر مقامِ ابراہیم پر آئے اور یہ آیت پڑھی: وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى اور مقامِ ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کیا۔آپ نے دو رکعت نماز پڑھی اور اس میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ کی قرأت کی۔پھر آپ نے رکن کے پاس جا کر اس کی تعظیم کی، پھر صفا کے قریب جو (بیت اللہ کا) دروازہ ہے اس سے نکل کر کوہ صفا پر گئے جب صفا پر پہنچے تو یہ آیت پڑھی اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔پھر آپ ﷺ نے فرمایا میں وہاں سے ابتداء کروں گا جہاں سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے، پھر آپ ﷺ نے صفا سے ابتداء کی اور صفا پر چڑھے۔آپ نے بیت اللہ کو دیکھا اور قبلہ کی طرف منہ کیا اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کی بزرگی بیان کی، اور فرمایا: اللہ کے سواء کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کا ملک ہے اور اسی کی حمد ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سواء کوئی عبادت کا مستحق نہیں وہ ایک ہے اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی، اس نے تنہا تمام لشکروں کو شکست دی، اسکے بعد آپ نے دعا کی اور یہ کلمات تین مرتبہ کہے، پھر آپ مروہ کی طرف اترے اور جب آپکے قدم مبارک وادی میں پہنچ گئے تو پھر آپ نے سعی کی (یعنی دوڑے) حتیٰ کہ جب ہم چڑھ گئے تو پھر آپ آہستہ چلنے لگے۔حتیٰ کہ مروہ پر پہنچے اور مروہ پر بھی وہی کچھ کیا جو صفا پر کیا تھا۔

(1248)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ حِيْنَ يُحْرِمُ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ (بخاری:1539، مسلم:2826، ابو داؤد:1745، نسائی:2684) صحیح

ترجمہ: زوجہ نبی ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی تھی جب وہ احرام باندھتے اور بیت اللہ کے طواف سے پہلے جب احرام کھولتے تھے۔

(1249)۔وَعَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَأَمَرَنِيْ أَنْ آمُرَ أَصْحَابِيْ أَنْ يَرْفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ وَالتَّلْبِيَةِ (ترمذی:829، ابو داود:1814) صحیح

ترجمہ: حضرت خلاد بن سائب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل آئے اور مجھے

www.islamhouse.com

حکم سنایا کہ میں اپنے صحابہ کو حکم دوں کہ اللہ کی توحید پکارتے وقت یا تلبیہ کے وقت اپنی آوازیں بلند کریں۔

(1250)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّداً، يَقُوْلُ لَبَّيكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا يَزِيدُ عَلٰى هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ (بخاری: 1540، 5915، مسلم: 2814، ابو داؤد: 1747، نسائی: 2747 الی 2750، ابن ماجة: 3047، سنن الدارمی: 1814)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ آپ ﷺ نے اپنے سر مبارک کے بال کسی چیز کے ذریعے خوب جمائے ہوئے تھے، آپ ﷺ بلند آواز سے فرما رہے تھے۔ میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں، بے شک سب تعریف، نعمت اور بادشاہی تیری ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں، آپ نے ان کلمات سے زیادہ کچھ نہیں پڑھا۔

(1251)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلٰوةِ (ترمذی: 819، سنن النسائی: 2754)۔ حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے (نفل) نماز کے بعد احرام باندھا۔

(1252)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا (بخاری: 1265، مسلم: 2892)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص میدان عرفہ میں کھڑا تھا اچانک وہ اپنی اونٹنی سے گر گیا، پس اونٹنی نے اس کو ہلاک کر دیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دو، اور اس کو خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتا ہوا اٹھایا جائے گا۔

(1253)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَقَدْ وَهَنَهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَلَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ (بخاری: 1602، مسلم: 3059، ابو داؤد: 1886)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب مکہ میں آئے تو مشرکین نے کہا: تمہارے پاس ایسا وفد آیا ہے جس کو یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے، تب نبی کریم ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ طواف کے پہلے چکروں میں رمل کریں (کندھے ہلا ہلا کر دوڑتے ہوئے چلیں) اور دو رکنوں کے درمیان عام رفتار سے چلیں اور آپ ﷺ نے ان کو تمام چکروں میں رمل کرنے سے محض اس لیے منع فرمایا تاکہ ان پر آسانی ہو۔

(1254)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ: عَلَى النِّسَاءِ رَمَلٌ؟ فَقَالَتْ: أَلَيْسَ لَكُنَّ بِنَا أُسْوَةٌ؟ لَيْسَ عَلَيْكُنَّ رَمَلٌ بِالْبَيْتِ وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 4 صفحته 224)۔ صحیح

www.islamicworldreligion.com

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: کیا عورتوں کے لیے رمل ضروری ہے؟ تو فرمایا: کیا تمہارے لیے ہم نمونہ نہیں ہیں؟ تم پر بیت اللہ کا رمل اور صفا اور مروہ کے درمیان (بطن وادی میں) دوڑنا لازم نہیں۔

(1255)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَيْتِ عَلَى بَعِيرٍ كُلَّمَا أَتَى الرُّكْنَ أَشَارَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ كَانَ عِنْدَهُ وَ كَبَّرَ (بخاری:1613، ترمذی:865، سنن النسائی:2955)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کا طواف اونٹ پر سوار ہو کر فرمایا۔ آپ جب بھی حجر اسود کے پاس تشریف لاتے تو اس کی طرف اس چیز سے اشارہ کرتے جو آپ کے ہاتھ میں تھی اور اللہ اکبر کہتے تھے۔

(1256)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: يَا عُمَرُ إِنَّكَ رَجُلٌ قَوِيٌّ، لَا تُزَاحِمْ عَلَى الْحَجَرِ فَتُؤْذِي الضَّعِيفَ، إِنْ وَجَدْتَّ خَلْوَةً فَاسْتَلِمْهُ، وَإِلَّا فَاسْتَقْبِلْهُ فَهَلِّلْ وَ كَبِّرْ (مسند احمد:190، السنن الکبریٰ للبیہقی:9261، المصنف لعبد الرزاق:8941، مجمع الزوائد:5476) وله شاهد (السنن الکبریٰ:9262)۔ حسن

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عمر! تم ایک طاقتور آدمی ہو، حجر اسود کے پاس مزاحمت نہ کرنا جسکی وجہ سے کمزوروں کو تکلیف دو، اگر تم خلوت پاؤ تو بوسہ دے لو ورنہ اسکی طرف منہ کر کے تہلیل اور تکبیر کہہ لو۔

(1257)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا قُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ قَالَ إِنَّمَا كَانَ يَمْشِي لِيَكُونَ أَيْسَرَ لِاسْتِلَامِهِ (بخاری:1606، مسلم:3064)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: میں نے ان دو رکنوں حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام کبھی ترک نہیں کیا، سختی میں نہ آسانی میں، جب سے میں نے نبی کریم ﷺ کو ان دونوں کا استلام کرتے ہوئے دیکھا ہے، (حدیث کے راوی عبید اللہ کہتے ہیں کہ) میں نے نافع سے پوچھا کہ: کیا ابن عمر دونوں رکنوں کے درمیان آہستہ چلنے لگتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں مگر اس لیے آہستہ چلتے تھے تاکہ استلام کرنے میں آسانی ہو۔

(1258)۔وَعَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ (بخاری:1609، مسلم:3061)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سالم بن عبد اللہ از والد خود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دو رکن یمانی کے سوا کعبہ کے اور کسی کونے کو استلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

(1259)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَبَّلَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ وَوَضَعَ خَدَّهُ عَلَيْهِ (المستدرک للحاکم:1710)۔ صحیح وافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکن یمانی کا بوسہ لیا اور اس پر اپنا رخسار مبارک رکھا۔

(1260)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ دَخَلْنَا مَكَّةَ عِنْدَ ارْتِفَاعِ الضُّحَى فَأَتَى

www.islamtrewordreligion.com

النَّبِيُّ ﷺ بَابَ الْمَسْجِدِ فَأَنَاخَ رَاحِلَتَهُ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَبَدَأَ بِالْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ وَفَاضَتْ عَيْنَاهُ بِالْبُكَاءِ ثُمَّ رَمَلَ ثَلَاثاً وَمَشٰى أَرْبَعاً حَتّٰى فَرَغَ فَلَمَّا فَرَغَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ (المستدرك للحاكم :1706)۔ وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: ہم دن نکلنے کے بعد مکہ میں داخل ہوئے تو نبی کریم مسجد کے دروازے پر تشریف لائے اور اپنی سواری کو بٹھایا، پھر مسجد میں داخل ہوئے، تو حجرِ اسود سے ابتداء فرمائی، اسے استلام کیا اور آپ کی آنکھیں رونے کے ساتھ بہنے لگیں۔ پھر آپ نے تین چکروں میں رمل فرمایا، اور چار چکر محض چلتے رہے، حتیٰ کہ فارغ ہو گئے۔ جب فارغ ہوئے تو حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور اس پر اپنے دونوں ہاتھ مبارک رکھ کر اپنے چہرۂ انور پر مسح فرمایا۔

شرح

ہشام نے عطاء بن ابی رباح سے رکنِ یمانی کے بارے میں پوچھا جبکہ وہ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے تو عطاء نے کہا کہ: مجھ سے حضرت ابو ہریرہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وُكِّلَ بِهٖ سَبْعُونَ مَلَكاً فَمَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ، قَالُوْا آمِيْن، فَلَمَّا بَلَغَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ قَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فِيْ هٰذَا الرُّكْنِ الْأَسْوَدِ ؟ فَقَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ فَاوَضَهٗ فَإِنَّمَا يُفَاوِضُ يَدَ الرَّحْمٰنِ، قَالَ لَهٗ هِشَامٌ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ فَالطَّوَافُ ؟ قَالَ عَطَاءٌ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعاً وَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ مُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَكُتِبَتْ لَهٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ بِهَا عَشَرَةُ دَرَجَاتٍ وَمَنْ طَافَ فَتَكَلَّمَ وَهُوَ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ خَاضَ فِي الرَّحْمَةِ بِرِجْلَيْهِ كَخَائِضِ الْمَاءِ بِرِجْلَيْهِ یعنی اس پر ستر فرشتے مقرر کیے گئے ہیں، جو شخص کہے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ تو وہ کہتے ہیں: آمین، پھر جب حجرِ اسود کے پاس پہنچے تو پوچھا اے ابو محمد! اس حجرِ اسود کے بارے میں بتائیے؟ تو عطاء نے کہا مجھ سے ابو ہریرہ نے روایت کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے اسے ہاتھ لگایا گویا اس نے رحمان سے ہاتھ ملایا۔ ہشام نے ان سے پوچھا اے محمد! طواف کے بارے میں بتائیے؟ تو عطاء نے کہا مجھے ابو ہریرہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور کوئی بات نہیں کی سوائے اس کے: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ اس کے دس گناہ معاف ہو گئے اور دس نیکیاں لکھ دی گئیں اور اس کے دس درجات اس کی برکت سے بلند کیے گئے اور جس نے طواف کیا اور باتیں

www.islamtheworldreligion.com

کرتا رہا جبکہ وہ اسی حال میں تھا تو وہ رحمت میں اپنے دونوں پاؤں سے چلتا رہا جیسے پانی میں چلنے والا اپنے دونوں پاؤں سے پانی میں گھس جاتا ہے (ابن ماجہ: ۲۹۵۷)۔ضعیف

(1261)۔وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ أَمِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذَاكِ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوْا وَيَمْنَعُوا مَنْ شَاءُ وا وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَأَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ فِي الْأَرْضِ (بخاری: 7243)۔صحیح

ترجمہ: ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے حطیم کے بارے میں پوچھا کہ: کیا یہ بیت اللہ کا حصہ ہے؟ فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا: انہیں (تعمیر کرنے والوں کو) کیا ہوا تھا کہ انہوں نے اسے بیت اللہ میں شامل نہیں کیا؟ فرمایا: تیری قوم کے پاس اخراجات ختم ہو گئے تھے۔ میں نے عرض کیا: اس کا دروازہ کیوں اونچا ہے؟ فرمایا: تیری قوم نے یہ اس لیے کیا تھا تاکہ جسے چاہیں اس میں داخل کریں اور جسے چاہیں اسے منع کر دیں۔ اور اگر تیری قوم نے نئی نئی جاہلیت نہ چھوڑی ہوتی اور مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ ان کے دل انکار کریں گے تو میں حطیم کو بیت اللہ میں شامل کر دیتا اور اس کا دروازہ زمین سے لگا دیتا۔

(1262)۔وَعَنْ عَطَاءٍ إِذْ مَنَعَ ابْنُ هِشَامٍ النِّسَاءَ الطَّوَافَ مَعَ الرِّجَالِ قَالَ: كَيْفَ يَمْنَعُهُنَّ وَقَدْ طَافَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ مَعَ الرِّجَالِ قُلْتُ أَبَعْدَ الْحِجَابِ أَوْ قَبْلُ قَالَ إِي لَعَمْرِي لَقَدْ أَدْرَكْتُهُ بَعْدَ الْحِجَابِ قُلْتُ كَيْفَ يُخَالِطْنَ الرِّجَالَ قَالَ لَمْ يَكُنَّ يُخَالِطْنَ كَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا تَطُوفُ حُجْرَةً مِنَ الرِّجَالِ لَا تُخَالِطُهُمْ فَقَالَتْ امْرَأَةٌ انْطَلِقِي نَسْتَلِمْ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ عَنْكِ وَأَبَتْ يَخْرُجْنَ مُتَنَكِّرَاتٍ بِاللَّيْلِ فَيَطُفْنَ مَعَ الرِّجَالِ وَلٰكِنَّهُنَّ كُنَّ إِذَا دَخَلْنَ الْبَيْتَ قُمْنَ حَتّٰى يَدْخُلْنَ وَأُخْرِجَ الرِّجَالُ وَ كُنْتُ آتِي عَائِشَةَ أَنَا وَعُبَيْدُ بْنُ عُمَيْرٍ وَهِيَ مُجَاوِرَةٌ فِي جَوْفِ ثَبِيرٍ قُلْتُ وَمَا حِجَابُهَا قَالَ هِيَ فِي قُبَّةٍ تُرْكِيَّةٍ لَهَا غِشَاءٌ وَمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذٰلِكَ وَرَأَيْتُ عَلَيْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا (بخاری: 1618)۔صحیح

ترجمہ: مجھے عطاء نے خبر دی جب ابن ہشام نے عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے منع کیا تو عطاء ابن رباح نے کہا: تم عورتوں کو مردوں کے ساتھ طواف کرنے سے کیونکر منع کر سکتے ہو جب کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج نے مردوں کے ساتھ طواف کیا ہے؟ میں نے پوچھا: حجاب کے بعد یا حجاب سے پہلے؟ عطاء نے کہا: مجھے میری زندگی کی قسم! میں نے اس کو حجاب کا حکم نازل ہونے کے بعد دیکھا ہے، میں نے پوچھا: وہ مردوں سے کیسے مختلط ہوتی تھیں؟ عطاء نے کہا: وہ مردوں سے مختلط نہیں ہوتی تھیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مردوں سے الگ ہو کر طواف کرتی تھیں مردوں سے مختلط نہیں ہوتی تھیں، ایک عورت نے ان سے کہا: اے ام المومنین! چلیے! حجر اسود کو بوسہ دیں، حضرت عائشہ نے کہا: تم جاؤ! وہ نہیں گئیں، پھر ازواج مطہرات رات کو اس طرح نکلتی تھیں کہ پہچانی نہیں جاتی تھیں، پس وہ مردوں کے ساتھ طواف کرتی تھیں، لیکن جب وہ کعبہ کے اندر داخل ہونا چاہتی تھیں تو باہر کھڑی رہتی تھیں حتیٰ کہ سب مرد نکل جاتے تھے، اور میں اور عبید بن امیر حضرت عائشہ کے پاس جایا کرتے تھے اور وہ ثبیر پہاڑ کے پاس معتکف ہوتی تھیں،

www.islamtheworldreligion.com

میں نے پوچھا: حضرت عائشہ کا حجاب کیسا تھا؟ عطاء نے کہا: وہ ایک ترکی خیمہ میں تھیں جس پر پردہ پڑا ہوا تھا ہمارے اور ان کے درمیان اس کے سوا کچھ نہیں تھا اور میں نے ان کو دیکھا، وہ گلابی رنگ کی قمیض پہنے ہوئے تھیں۔

(1263)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْشِي أَرْبَعَةً ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

(بخاری:1616، مسلم:3049) صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حج یا عمرہ کا طواف کیا تو پہلے تین چکر دوڑ کر کیے اور چار چکر معمول کے مطابق چل کر کیے پھر دو رکعت نماز پڑھی پھر صفاء اور مروہ کے درمیان سعی کی۔

(1264)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَمَلَ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ الْحَجَرِ إِلَى الْحَجَرِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ عَادَ إِلَى الْحَجَرِ ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى زَمْزَمَ فَشَرِبَ مِنْهَا وَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ رَجَعَ فَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى الصَّفَا فَقَالَ: إِبْدَءُوا بِمَا بَدَأَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ (مسند احمد: 15181،15108) صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے پہلے تین چکروں میں حجر سے حجر تک رمل فرمایا، پھر (سات چکر مکمل کرنے کے بعد) حجرِ اسود کی طرف پلٹے، پھر زمزم کی پاس تشریف لے گئے اور اس میں سے پیا اور اپنے سر مبارک پر انڈیلا، پھر پلٹے اور حجرِ اسود کا استلام فرمایا، پھر صفا کی طرف پلٹے اور فرمایا: اسی سے شروع کرو جس سے اللہ عزوجل نے شروع فرمایا ہے۔

(1265)۔وَعَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يَقُولُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيُ فَاسْعَوْا (مسند احمد:27336، 27240، 27241، السنن الکبریٰ للبیہقی:9367) حسن

ترجمہ: حضرت صفیہ بنتِ شیبہ فرماتی ہیں کہ ایک عورت (حضرت حبیبہ بنتِ ابی تجرات مراد ہیں) نے انہیں بتایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان فرماتے ہوئے سنا کہ سعی تم پر واجب کی گئی ہے سعی کرو۔

(1266)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقُلْتُ لِنَافِعٍ أَكَانَ عَبْدُ اللهِ يَمْشِي إِذَا بَلَغَ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ قَالَ لَا إِلَّا أَنْ يُزَاحَمَ عَلَى الرُّكْنِ فَإِنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُهُ حَتَّى يَسْتَلِمَهُ (بخاری:1644) صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پہلا طواف کرتے تو تین چکروں میں دوڑتے اور چار چکروں میں معمول کی رفتار سے چلتے اور بطن المسیل (نالے کے نشیب) میں صفاء اور مروہ کے درمیان دوڑتے تھے، عبیداللہ نے کہا: میں نے نافع سے پوچھا: کیا عبداللہ جب رکن یمانی پر پہنچتے تو معمول کی رفتار سے چلتے تھے؟ انہوں نے کہا: نہیں! مگر جب رکن یمانی کے پاس رش ہوتا (تو وہ آہستہ چلتے) اور اس کے استلام کو ترک نہیں کرتے تھے۔

(1267)۔وَعَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ فَأَقِلُّوا مِنَ الْكَلَامِ

(مسند احمد:15361، ترمذی:960، النسائی:2922) صحیح

www.islamicworldreligion.com

ترجمہ: حضرت طاوس ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں جو نبی کریم ﷺ سے ملا (ابن عباس مراد ہیں) فرمایا: بیت اللہ کا طواف نماز ہے، باتیں کم کیا کرو۔

(1268)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (مسند احمد:15335، ابو داؤد: 1892، السنن الکبریٰ للنسائی:3934) صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ پڑھتے ہوئے سنا: رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(1269)۔وَعَنْ يَعْلَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ أَخْضَرَ (ابو داؤد:1883، ترمذی: 859، ابن ماجة: 2954) صحیح

ترجمہ: حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سبز چادر کا اضطباع کیے ہوئے طواف فرمایا۔

(1270)۔وَعَنْ سَيْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا قَالَ أُتِيَ ابْنُ عُمَرَ فَقِيلَ لَهُ هٰذَا رَسُولُ اللهِ ﷺ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَأَقْبَلْتُ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا قَائِمًا بَيْنَ الْبَابَيْنِ فَسَأَلْتُ بِلَالًا فَقُلْتُ أَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ اللَّتَيْنِ عَلٰى يَسَارِهِ إِذَا دَخَلْتَ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ رَكْعَتَيْنِ (بخاری :397، مسلم :3230) صحیح

ترجمہ: حضرت سیف کہتے ہیں کہ میں نے مجاہد سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما آئے، ان سے کہا گیا: یہ رسول اللہ ﷺ ہیں، جو کعبہ میں داخل ہو گئے تو حضرت ابن عمر نے کہا: میں آیا اور نبی کریم ﷺ کعبہ سے باہر نکل آئے، میں نے دیکھا حضرت بلال رضی اللہ عنہ دو دروازوں کے درمیان کھڑے ہوئے تھے، میں نے حضرت بلال سے سوال کیا اور کہا: کیا نبی کریم ﷺ نے کعبہ میں نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے کہا: جب آپ کعبہ میں داخل ہوئے تو آپ کی بائیں جانب جو دو ستون ہیں، ان کے درمیان آپ نے دو رکعت نماز پڑھی ہے، پھر آپ باہر نکلے اور کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی۔

(1271)۔وَعَنْ أَبِي وَائِلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَلَسْتُ مَعَ شَيْبَةَ عَلَى الْكُرْسِيِّ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَقَدْ جَلَسَ هٰذَا الْمَجْلِسَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَقَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَدَعَ فِيهَا صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا قَسَمْتُهُ قُلْتُ إِنَّ صَاحِبَيْكَ لَمْ يَفْعَلَا قَالَ هُمَا الْمَرْءَانِ أَقْتَدِي بِهِمَا (بخاری:1594) صحیح

ترجمہ: حضرت ابو وائل روایت کرتے ہیں کہ میں شیبہ کے ساتھ کعبہ میں کرسی پر بیٹھا، تو کہا: اس بیٹھنے کی جگہ پر حضرت عمر بیٹھے تھے، پھر حضرت عمر نے فرمایا: میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں ہر درہم اور دینار کو تقسیم کر دوں، شیبہ نے کہا: آپ کے دو صاحبوں (نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر) نے تو ایسا نہیں کیا تھا، حضرت عمر نے کہا: میں ان ہی دو مردوں کی تو اقتداء کرتا ہوں۔

(1272)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ

www.islamtheworldreligion.com

الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ (بخاری:1773،مسلم:3289،سنن النسائی:2629،ابن ماجة:2888)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ کفارہ ہے درمیانی گناہوں کیلیے، اور حج مبرور کا اجر جنت کے سواء کچھ نہیں۔

اَحْكَامُ الْمُحْرِمِ

احرام والوں کے احکام

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّيْدَ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ وَمَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُتَعَمِّدًا فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ هَدْيًا بَالِغَ الْكَعْبَةِ أَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسَاكِيْنَ أَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِيَذُوْقَ وَبَالَ أَمْرِهٖ عَفَا اللهُ عَمَّا سَلَفَ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ اللهُ مِنْهُ وَاللهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ (المائدة:95)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے ایمان والو! احرام کی حالت میں تم شکار نہ مارو اور جس نے تم میں سے جان بوجھ کر شکار مارا تو اس کا بدلہ مویشیوں میں سے اسی کی مثل جانور ہے جو اس نے مارا، جسے تم میں سے دو منصف تجویز کریں، وہ جانور قربانی کے طور پر کعبہ تک پہنچایا جائے، یا اس کے ذمے کفارہ ہے چند مسکینوں کا کھانا، یا اتنے روزے جتنے وہ مسکین ہوں تا کہ وہ اپنے کام کے وبال کا مزہ چکھے، اللہ نے معاف فرمایا جو گزر گیا اور جو پھر یہ کام کرے تو اللہ اس سے بدلہ لے گا اور اللہ بڑا غالب ہے بدلہ لینے والا۔

(1273)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدْ أُحْصِرَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَحَلَقَ رَأْسَهٗ وَجَامَعَ نِسَائَهٗ وَنَحَرَ هَدْيَهٗ حَتّٰى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا (بخاری:1809)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (بیت اللہ سے) روک دیا گیا تھا، آپ نے اپنا سر منڈایا اور اپنی ازواج مطہرات سے عمل تزویج کیا اور اپنی ہدی کو نحر کیا حتیٰ کہ اگلے سال عمرہ کیا۔

(1274)۔وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّهٗ قَالَ لَعَلَّكَ آذَاكَ هَوَامُّكَ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِحْلِقْ رَأْسَكَ وَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِيْنَ أَوِ انْسُكْ بِشَاةٍ (بخاری:1814،مسلم:2877،ابو داؤد:1856،ترمذی:953،سنن النسائی:2851)۔صحیح

ترجمہ: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: شاید تمہیں تمہاری جوئیں تکلیف پہنچا رہی ہیں، انہوں نے کہا: جی ہاں یا رسول اللہ، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے سر کے بال منڈوالو، اور تین دن کے روزے رکھو یا ایک بکری کی قربانی کرو۔

(1275)۔وَعَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْعَبَّاسِ وَالْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ

www.islamtheworldreligion.com

اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ الْقَرْنَيْنِ وَهُوَ يُسْتَرُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ أَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حُنَيْنٍ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَبَّاسِ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتّٰى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ (بخاری:1840، مسلم:2889، ابو داؤد:1840، سنن النسائی:2665، ابن ماجة:2934)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم بن عبداللہ بن حنین اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت مسور بن مخرمہ کا مقام ابواء میں اختلاف ہوا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: محرم اپنا سر دھوسکتا ہے اور حضرت مسور نے کہا: محرم اپنا سر نہیں دھو سکتا، پس مجھے حضرت عبداللہ بن عباس نے حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہم کی طرف بھیجا تو میں نے دیکھا کہ وہ کنویں کی دو لکڑیوں کے درمیان نہا رہے ہیں، اور انہوں نے ایک کپڑے سے پردہ کیا ہوا ہے، میں نے ان کو سلام کیا، انہوں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: میں عبداللہ بن حنین ہوں، مجھے آپ کے پاس حضرت عبداللہ بن عباس نے بھیجا ہے تاکہ آپ سے یہ پوچھوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب محرم ہوتے تھے تو اپنا سر کس طرح دھوتے تھے؟ تو حضرت ایوب نے اپنا ہاتھ پردہ پر رکھا، پھر اس کو اتنا نیچا کیا حتیٰ کہ مجھے ان کا سر دکھائی دیا، پھر ایک شخص سے کہا جو ان پر پانی ڈال رہا تھا کہ پانی ڈالو، پس اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا، پھر دونوں ہاتھوں کو انہوں نے سر پہ حرکت دی، ہاتھوں کو آگے لے گئے اور پیچھے لائے اور کہا: میں نے اس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(1276)۔وَعَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ كُسِرَ وَعَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى (ترمذی:940، ابو داؤد:1862، 1863، سنن النسائی:2860، 2861)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حجاج بن عمرو فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور لنگڑا ہو گیا (یعنی حج نہ کر سکا) اس پر دوسرا حج واجب ہو گیا۔

(1277)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُحْرِمَةُ لَا تَنْتَقِبُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ (ابو داؤد:1825، 1826، بخاری:1838، ترمذی:833)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: محرم عورت نقاب نہ کرے اور دستانے نہ پہنے۔

اَلْمَرْءَةُ إِنْ حَاضَتْ

اگر عورت کو حیض آ جائے تو

(1278)۔وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا لَا نَرٰى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي قَالَ: مَا لَكِ أَنُفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ. قَالَ: إِنَّ هٰذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللهُ عَلٰى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي

الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ (بخاری :294)۔ صحیح

ترجمہ: ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم جب نکلے تو ہمارا خیال یہی تھا کہ ہم حج کو جا رہے ہیں، جب ہم سرف کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا، تو رسول اللہ ﷺ میرے پاس داخل ہوئے اور میں رو رہی تھی، فرمایا: تجھے کیا ہوا ہے؟ کیا حالتِ حیض ہو گئی؟ میں نے عرض کیا جی حضور، فرمایا: یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے، جو کچھ دوسرے حاجی کر رہے ہیں وہی کرتی جاؤ مگر بیت اللہ کا طواف نہ کرو۔

(1279)۔وَعَنْ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هٰذِهِ لَيْلَةُ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ (بخاری :316)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے حجۃ الوداع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اہلال کیا، میں ان لوگوں میں تھی جنہوں نے حج تمتع کیا اور ہدی نہیں ہانکی، فرماتی ہیں کہ مجھے حیض آ گیا، میں صاف نہیں ہوئی حتیٰ کہ عرفہ کی رات آ گئی، عرض کیا یا رسول اللہ یہ عرفہ کی رات ہے اور میں نے عمرہ کے ذریعے تمتع کیا تھا، رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اپنا سر کھول دو اور کنگھی کرو اور اپنے عمرے سے رک جاؤ، میں نے ایسا ہی کیا، جب میں حج کر چکی تو آپ نے عبدالرحمن (ام المومنین کے بھائی) کو حصبہ کی رات حکم دیا تو اس نے مجھے تنعیم کے مقام سے میرے اس عمرے کے بدلے عمرہ کرایا جس کی میں نے نیت کی تھی۔

(1280)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوا بَلٰى قَالَ فَاخْرُجِي (بخاری :328، مسلم :3226)۔ صحیح

ترجمہ: زوجہ نبی عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: یا رسول اللہ صفیہ بنت حیی کو حیض آ گیا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شاید یہ ہمیں روک ڈالے، کیا اس نے تم لوگوں کے ساتھ طواف نہیں کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا کیوں نہیں، آپ ﷺ نے (حضرت صفیہ سے) فرمایا: (ہمارے ساتھ) نکل پڑو۔

شَرْبُ زَمْ زَمَ

زم زم پینا

(1281)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ (بخاری :1637)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم پلایا، تو آپ نے اسے کھڑے ہو کر پیا۔

(1282)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا شَرِبَ مَاءَ زَمْزَمَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَرِزْقاً وَاسِعاً وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ (المصنف لعبد الرزاق: 9112، المستدرك للحاكم: 1774)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما جب آبِ زمزم پیتے تو یہ دعا فرماتے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْماً نَافِعاً وَرِزْقاً وَاسِعاً وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ۔

(1283)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَحْمِلُهُ (ترمذی: 963)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا آبِ زمزم اپنے ساتھ اٹھا لاتی تھیں اور بتاتی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ اسے ساتھ اٹھا لاتے تھے۔

(1284)۔وَعَنِ ابْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى سُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو: إِنْ جَاءَكَ كِتَابِيْ لَيْلاً فَلَا تُصْبِحَنَّ، أَوْ نَهَاراً فَلَا تُمْسِيَنَّ حَتّٰى تَبْعَثَ إِلَيَّ مَاءً مِنْ زَمْزَمَ (المصنف لعبد الرزاق: 9190)۔ صحيح

ترجمہ: ابن ابی حسین فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سہیل بن عمرو کو لکھا کہ: اگر میرا خط آپ کے پاس رات کو پہنچے تو صبح نہ کرنا اور اگر دن میں پہنچے تو رات نہ کرنا، حتیٰ کہ تم میری طرف آبِ زمزم بھیج دو۔

(1285)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى زَمْزَمَ، فَنَزَعْنَا لَهُ دَلْواً فَشَرِبَ، ثُمَّ مَجَّ فِيْهَا، ثُمَّ أَفْرَغْنَاهَا فِيْ زَمْزَمَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوْا عَلَيْهَا لَنَزَعْتُ بِيَدِيْ (مسند احمد: 3527)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زمزم کے پاس تشریف لائے، ہم نے ایک ڈول نکالا تو آپ نے پیا، پھر اس میں کلی کر کے ڈال دیا، پھر ہم نے اسے زمزم کے کنویں میں ڈال دیا، پھر فرمایا: اگر یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ تم (لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے) مغلوب ہو جاؤ گے تو میں اپنے ہاتھ سے پانی نکالتا۔

اَلْقُفُوْلُ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ سے واپسی

(1286)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّاسُ يَنْصَرِفُوْنَ فِيْ كُلِّ وَجْهٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَنْفِرَنَّ أَحَدٌ حَتّٰى يَكُوْنَ آخِرُ عَهْدِهِ الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ (مسلم: 3219، ابوداؤد: 2002، 3070)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ لوگ ہر طریقے سے واپس لوٹتے تھے، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی نفر (dismiss) نہ ہو جب تک اس کا آخری عمل طواف نہ ہو۔

(1287)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا فَدْفَداً مِنَ

www.islamtheworldreligion.com

الْأَرْضِ أَوْ شَرَفٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَائِحُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ

(ترمذی:950)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ جب غزوہ سے یا حج سے یا عمرہ سے واپس آتے تو زمین کے ٹیلے یا بلند جگہ پر چڑھتے وقت تین بار اللہ اکبر فرماتے تھے۔ پھر فرماتے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَائِحُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

اَلْعُمْرَةُ فِي رَمَضَانَ

رمضان میں عمرہ

(1288)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً

(بخاری:1782، مسلم:3038، النسائی:2110، ابن ماجۃ:2994، سنن الدارمی:1865، مسند احمد:2030)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ حج کے برابر ہے۔

(1289)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلٰى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً مَعِي (بخاری:1863، مسلم:3039)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ اپنے حج سے واپس آئے تو آپ نے حضرت ام سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہیں حج پر جانے سے کیا چیز مانع تھی؟ انہوں نے عرض کیا: ابوفلاں، انکی مراد تھی ان کا شوہر، اسکے پاس پانی لاد کر لانے والے دو اونٹ تھے، ایک اونٹ پر بیٹھ کر وہ حج پر چلا گیا اور دوسرے اونٹ کے ذریعہ ہم اپنی زمین کو پانی سے سیراب کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: بے شک رمضان کے مہینہ میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔

كَمْ اِعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے فرمائے

(1290)۔ عَنْ قَتَادَةَ سَأَلْتُ أَنَسًا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَرْبَعٌ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَعُمْرَةٌ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ الْجِعِرَّانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ أُرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً (بخاری:1778، مسلم:3033)۔ صحیح

www.islamtrewordreligion.com

ترجمہ: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کتنے عمرے کیے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ نے چار عمرے کیے تھے: (۱) حدیبیہ کا عمرہ جب آپ کو مشرکین نے روک لیا تھا، یہ ذی القعدہ میں تھا (۲) اس کے دوسرے سال ذی القعدہ میں عمرہ، جب مشرکین سے صلح ہو چکی تھی (۳) جعرانہ کا عمرہ، جب آپ نے حنین کا مالِ غنیمت تقسیم کیا تھا۔ میں نے پوچھا: آپ نے کتنے حج کیے تھے؟ انہوں نے کہا: ایک (اور چوتھا عمرہ اسی حج میں شامل ہے)۔

بَابُ زِيَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ وَفَضْلِ الْمَدِينَةِ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اور مدینہ منورہ کی فضیلت کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوكَ الآية (النساء: 64)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کاش یہ لوگ جب اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے تو آپ کے پاس آتے۔

وَ قَالَ: اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا (النسآء: 97)۔

ترجمہ: اور فرمایا: کیا اللہ کی زمین وسیع نہیں تھی تاکہ تم اس میں ہجرت کرتے۔

(1291)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَرْفُوعاً: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِي بَعْدَ مَوْتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي حَيَاتِي (سنن الدار قطني: 2667، السنن الكبرىٰ للبيهقي: 10274، 10275، المعجم الكبير للطبراني: 13314، 13315 بسند آخر، المعجم الاوسط: 3376، مجمع الزوائد: 5843، 5844)۔ و كذا روى عن ابن عباس رضي الله عنهما (الشفاء المجلد 2 صفحته 68، الوفا المجلد 1 صفحته 801)۔ الحديث حسن لغيره

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے حج کیا پھر میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی وہ ایسا ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

(1292)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي (سنن الدار قطني: 2669، الشفاء المجلد 2 صفحته 68، الوفا المجلد 2 صفحته 800، ورواه البزار المجلد 2 صفحته 57 عن موسىٰ بن هلال وقال ابن عدي ارجو انه لا بأس به، مجمع الزوائد: 5841، و كذا في المعجم الكبير بسند آخر ولفظه: مَنْ جَاءَنِي زَائِرًا لَا يَعْلَمُهُ حَاجَةً إِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ: 12971، والاوسط: 4546، مجمع الزوائد: 5842)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس پر میری شفاعت واجب ہو گئی۔

(1293)۔ وَعَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ دَخَلَ الْمَسْجِدَ ثُمَّ أَتَى الْقَبْرَ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

www.islamtrueworldreligion.com

يَا رَسُولَ اللهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَتَاهُ (مصنف عبد الرزاق: 6753، السنن الكبرىٰ للبيهقي: 10271)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت نافع فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب سفر سے واپس آتے تو مسجد (نبوی) میں داخل ہوتے، پھر قبر (انور) پر جاتے تو کہتے: یارسول اللہ آپ پر سلام ہو، اے ابوبکر آپ پر سلام ہو، اے والدِ گرامی آپ پر سلام ہو۔

(1294)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّهُ قَالَ : رَأَيْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ يَقِفُ عَلَىٰ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدْعُو، ثُمَّ يَدْعُو لِأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (مؤطا مالك: 397، السنن الكبرىٰ للبيهقي: 10272)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن عمر کو نبی کریم ﷺ کی قبر پر کھڑے دیکھا، پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کو سلام عرض کیا اور دعا کی، پھر ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے لیے دعا کی۔

(1295)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا أَرَادَ سَفَراً أَو قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ جَاءَ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَدَعَا ثُمَّ انْصَرَفَ (مؤطا امام محمد صفحته 396)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب سفر کا ارادہ فرماتے یا سفر سے تشریف لاتے تو سیدھے نبی کریم ﷺ کے روضۂ انور پر حاضر ہوتے اور پھر اگلے کام کرتے تھے۔

(1296)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ تَأْتِيَ قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مِن قِبَلِ الْقِبلَةِ وَ تَجْعَلَ ظَهرَكَ إِلَى الْقِبلَةِ وَتَستَقْبِلَ الْقَبرَ بِوَجْهِكَ ثُمَّ تَقُولَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَتُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ (مسند امام اعظم: 100)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ تو نبی کریم ﷺ کی قبر انور پر قبلہ کی طرف سے حاضر ہو اور اپنی پشت قبلہ کی طرف کرلے اور قبر انور کی طرف منہ کرلے۔ پھر کہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَتُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ۔

(1297)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا بَينَ بَيتِي وَمِنبَرِي رَوضَةٌ مِن رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنبَرِي عَلَىٰ حَوضِي (بخاری: 1196، 1888، 7335، 6588، مسلم: 3370)۔ قال اكثر العلماء المراد منبره بعينه الذى كان فى الدنيا، اوله منبر فى الجنة على حوضه، او معناه ان قصد منبره والحضور عنده لملازمة الاعمال الصالحة يورد صاحبه الحوضة ويقتضى شربه منه۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ اور میرا منبر میرے حوض کے اوپر ہے۔

(1298)۔وَعَنْ أَبِي الزُّبَيرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلوٰةٌ فِي مَسجِدِي أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ صَلوٰةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسجِدِ الْحَرَامِ وَصَلوٰةٌ فِي الْمَسجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ صَلوٰةٍ فِي مَسجِدِي هٰذَا بِمِائَةِ صَلوٰةٍ

(مسند احمد:16123،بلوغ المرام صفحة163)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میری مسجد میں نماز اس کے علاوہ جگہوں میں نماز سے ہزار گنا افضل ہے سوائے مسجدِ حرام کے اور مسجدِ حرام میں نماز میری مسجد میں نماز سے سو گنا افضل ہے۔

(1299)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَصْبِرُ عَلٰى لَاْوَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا اَحَدٌ مِنْ اُمَّتِيْ اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيعاً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (مسلم:3347، مؤطا امام مالك كتاب الجامع باب ما جاء فی سكنى المدينة والخروج منها:3، مسند احمد:7852)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: میری امت کا جو شخص مدینہ کی مشکلات اور شدت پر صبر کرے گا قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(1300)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا، فَاِنِّيْ اَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا (مسند احمد:5437، ترمذی:3917، ابن ماجة:3112)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس کے پاس استطاعت ہو کہ مدینہ میں مرے تو اسے چاہیے کہ مرے۔ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

(1301)۔ وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اِنَّ اللهَ سَمَّى الْمَدِيْنَةَ طَابَةً (مسلم:3357، مسند احمد:20813)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا بے شک اللہ نے مدینہ کا نام طیبہ رکھا ہے۔

(1302)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِيْنَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ (بخاری:1885، مسلم:3326)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اے اللہ! مدینہ میں اس سے دوگنا برکت رکھ دے جتنی تو نے مکہ میں برکت رکھی ہے۔

(1303)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْمَدِيْنَةَ وُعِكَ اَبُو بَكْرٍ وَبِلَالٌ فَجِئْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَاَخْبَرْتُهٗ، فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْمَدِيْنَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ اَوْ اَشَدَّ وَصَحِّحْهَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِهَا وَمُدِّهَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا فَاجْعَلْهَا بِالْجُحْفَةِ (بخاری:1889، مسلم:3342، مؤطا امام مالك كتاب الجامع:14)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں قدم رنجہ فرمایا تو حضرت ابوبکر اور حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو بخار ہو گیا۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اطلاع دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ ہمیں مدینہ محبوب بنا دے جیسا کہ ہمیں مکہ محبوب ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ اور اس کی آب وہوا کو صحت

www.islamtheworldreligion.com

مند بنادے۔ یہاں کے صاع اور مدّ میں ہمارے لیے برکتیں پیدا فرما اور اس کا بخار یہاں سے منتقل فرمادے اور اسے جحفہ میں لے جا۔

(1304)۔عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الضُّحٰى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰى يُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا (بخاری:1191،1193،1194، مسلم :3389)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت نافع روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما چاشت کی نماز صرف دو دنوں میں پڑھتے تھے۔جس دن وہ مکہ آتے تھے کیونکہ وہ مکہ میں چاشت کے وقت آتے تھے، پس وہ بیت اللہ کا طواف کرتے، پھر وہ مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتے۔اور جس دن وہ مسجد قباء میں آتے تھے اور وہ ہر ہفتہ کے دن مسجد قباء میں آتے تھے، پس جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو وہ نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکلنے کو ناپسند کرتے۔اور حضرت ابن عمر یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ سواری پر اور پیدل مسجد قباء کی زیارت کرتے تھے۔

(1305)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَطَهَّرَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ أَتٰى مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَصَلّٰى فِيهِ صَلَاةً كَانَ لَهُ كَأَجْرِ عُمْرَةٍ (ابن ماجة :1412)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے گھر میں وضو کیا، پھر مسجد قبا میں آیا، پھر اس مسجد میں نماز پڑھی، تو اسے عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔

شرح

(۱)۔ نبی کریم ﷺ کے روضہِ انور پر حاضری ہمیشہ سے مسلمانوں کا طریقہ رہا ہے۔اس پر عملی تواتر، تسلسل، زمانہ در زمانہ، طبق در طبق اجماع چلا آرہا ہے۔تمام دلائل، مصالح، احکام شکر اور آدابِ نبوی پر نظر رکھی جائے تو آسانی سے سمجھا جا سکتا ہے کہ حاجی کے لیے روضہِ انور کی زیارت واجب کے قریب ہے، علماء فرماتے ہیں کہ: جب قبر انور کی زیارت کی نیت کرے تو اس کے ساتھ مسجدِ نبوی کی زیارت کی بھی نیت کرے۔یعنی پہلے روضہِ انور کی زیارت کی خصوصی نیت کا ذکر فرمایا اور بعد میں مسجد شریف کی زیارت کو بیان کیا، بلکہ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ والی حدیث کو یہاں چسپاں کر کے اس مسئلے کو بھی حل فرمادیا، کہ روضہِ انور کی زیارت کی نیت پہلے ہے اور مسجدِ نبوی کے شدِ رحال بعد میں ہے، اصل الفاظ ملاحظہ کریں:

فَإِذَا نَوٰى زِيَارَةَ الْقَبْرِ فَلْيَنْوِ مَعَهُ زِيَارَةَ مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَإِنَّهُ أَحَدُ الْمَسَاجِدِ الثَّلَاثَةِ الَّتِي تُشَدُّ إِلَيْهَا الرِّحَالُ وَفِي الْحَدِيثِ: لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا لِثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْأَقْصٰى إِذَا تَوَجَّهَ إِلَى الزِّيَارَةِ يُكْثِرُ مِنَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مُدَّةَ الطَّرِيقِ (فتح القدیر جلد ۳ صفحہ ۱۶۷، فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۲۵۳)۔

www.islamtheworldreligion.com

(۲)۔ تازہ غسل کر لینا بہتر ہے، اچھا لباس اور خوشبو لگا کر عاجزی، سکون اور وقار کے ساتھ مسجدِ نبوی میں سنت طریقہ کے مطابق دائیاں پاؤں بڑھا کر، درود شریف اور مسجد میں داخلے کی دعا پڑھ کر داخل ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر کے پاس دو نفل پڑھ کر شکر کا خصوصی سجدہ کرے کہ اللہ نے یہاں حاضری کی توفیق دی۔ اپنی مرضی کی دعائیں مانگ کر قبرِ انور کی طرف جائے۔ مواجہ شریف کی طرف نہیں بلکہ سر مبارک کی جانب سے جائے جدھر منبر کے پاس دو نفل پڑھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کریں اور اگر کسی نے سلام عرض کرنے کی درخواست کی تھی تو اسکی طرف سے بھی سلام عرض کرے، فَيَقِفُ عِنْدَ رَأْسِهٖ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ يَدْنُو مِنْهُ ثَلَاثَةَ أَذْرُعٍ أَوْ أَرْبَعَةً وَلَا يَدْنُوْ مِنْهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ وَلَا يَضَعُ يَدَهٗ عَلٰى جِدَارِ التُّرْبَةِ فَهُوَ أَهْيَبُ وَأَعْظَمُ لِلْحُرْمَةِ وَيَقِفُ كَمَا يَقِفُ فِي الصَّلَاةِ وَيُمَثِّلُ صُوْرَتَهُ الْكَرِيْمَةَ الْبَهِيَّةَ كَأَنَّهٗ نَائِمٌ فِيْ لَحْدِهٖ عَالِمٌ بِهٖ يَسْمَعُ كَلَامَهٗ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللهِ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُوْلُ اللهِ قَدْ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ وَجَاهَدْتَ فِيْ أَمْرِ اللهِ حَتّٰى قَبَضَ رُوْحَكَ حَمِيْدًا مَحْمُوْدًا فَجَزَاكَ اللهُ عَنْ صَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا خَيْرَ الْجَزَاءِ وَصَلَّى اللهُ عَلَيْكَ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ وَأَزْكَاهَا وَأَتَمَّ التَّحِيَّةِ وَأَنْمَاهَا. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ نَبِيَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَقْرَبَ النَّبِيِّيْنَ وَاسْقِنَا مِنْ كَأْسِهٖ وَارْزُقْنَا مِنْ شَفَاعَتِهٖ وَاجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَائِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ هٰذَا آخِرَ الْعَهْدِ بِقَبْرِ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ. وَارْزُقْنَا الْعَوْدَ إِلَيْهِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ. وَلَا يَرْفَعُ صَوْتَهٗ وَلَا يَقْتَصِدُ (الاختیار جلد ا صفحہ ۲۴۶، فتاویٰ عالمگیری جلد ا صفحہ ۵۵۳، ۵۵۴)۔

(۳)۔ اس کے بعد مواجہ شریف یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں طرف سے حاضر ہو، قبلہ کی طرف پشت کر لے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منہ کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کرے، پھر ایک قدم آگے چل کر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کرے، پھر ایک قدم مزید آگے چل کر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام عرض کرے۔

ثُمَّ يَقِفُ عِنْدَ وَجْهِهٖ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ. وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ مَا شَاءَ. وَيَتَحَوَّلُ قَدْرَ ذِرَاعٍ حَتّٰى يُحَاذِيَ رَأْسَ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللهِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُوْلِ اللهِ فِي الْغَارِ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَفِيْقَهٗ فِي الْأَسْفَارِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْنَهٗ عَلَى الْأَسْرَارِ جَزَاكَ اللهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزٰى إِمَامًا عَنْ أُمَّةِ نَبِيِّهٖ. وَلَقَدْ خَلَفْتَهٗ بِأَحْسَنِ خَلَفٍ وَسَلَكْتَ طَرِيْقَهٗ وَمِنْهَاجَهٗ خَيْرَ مَسْلَكٍ. وَقَاتَلْتَ أَهْلَ الرِّدَّةِ وَالْبِدَعِ وَمَهَّدْتَ الْإِسْلَامَ وَوَصَلْتَ الْأَرْحَامَ وَلَمْ تَزَلْ قَائِلًا لِلْحَقِّ نَاصِرًا لِأَهْلِهٖ حَتّٰى أَتَاكَ الْيَقِيْنُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ (فتاویٰ عالمگیری جلد ا صفحہ ۵۵۴)۔

(۴)۔ پھر تقریباً آدھا قدم واپس پلٹے اور شیخین کی خدمت میں عرض کرے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا

www.islamtheworldreligion.com

ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَرَفِيْقَيْهِ وَوَزِيْرَيْهِ وَمُشِيْرَيْهِ وَالْمُعَاوِنَيْنِ لَهُ عَلَى الْقِيَامِ فِي الدِّيْنِ وَالْقَائِمَيْنِ بَعْدَهُ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ جَزَاكُمَا اللهُ أَحْسَنَ جَزَاءٍ، جِئْنَاكُمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ لِيَشْفَعَ لَنَا وَيَسْأَلَ رَبَّنَا أَنْ يَتَقَبَّلَ سَعْيَنَا وَيُحْيِيَنَا عَلَى مِلَّتِهِ وَيُمِيْتَنَا عَلَيْهَا وَيَحْشُرَنَا فِي زُمْرَتِهِ۔ اسکے بعد اپنے لیے، اپنے والدین کے لیے اور جس کسی نے دعا کے لیے کہا تھا اس کے لیے دعا کرے۔

(۵)۔ پھر آپ ﷺ کے سر مبارک کی جانب سے پہلے کی طرح حاضر ہو کر اللہ کی بارگاہ میں عرض کرے: اللّٰهُمَّ أَمِتْنَا عَلَى حُبِّهِ وَلَا تُخَيِّبْ سَعْيَنَا فِي زِيَارَتِهِ بِرَحْمَتِكَ يَا كَرِيْمُ، ثُمَّ يَتَحَوَّلُ حَتّٰى يُحَاذِيَ قَبْرَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُظْهِرَ الْإِسْلَامِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكَسِّرَ الْأَصْنَامِ، جَزَاكَ اللهُ عَنَّا أَفْضَلَ الْجَزَاءِ، وَرَضِيَ اللهُ عَمَّنِ اسْتَخْلَفَكَ فَقَدْ نَصَرْتَ الْإِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ حَيًّا وَمَيِّتًا فَكَفَلْتَ الْأَيْتَامَ وَوَصَلْتَ الْأَرْحَامَ، وَقَوِيَ بِكَ الْإِسْلَامُ وَكُنْتَ لِلْمُسْلِمِيْنَ إِمَامًا مَرْضِيًّا وَهَادِيًا مَهْدِيًّا جَمَعْتَ شَمْلَهُمْ وَأَغْنَيْتَ فَقِيْرَهُمْ وَجَبَرْتَ كَسِيْرَهُمْ، فَالسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، ثُمَّ يَرْجِعُ قَدْرَ نِصْفِ ذِرَاعٍ فَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَيْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَرَفِيْقَيْهِ وَوَزِيْرَيْهِ وَمُشِيْرَيْهِ وَالْمُعَاوِنَيْنِ لَهُ عَلَى الْقِيَامِ فِي الدِّيْنِ وَالْقَائِمَيْنِ بَعْدَهُ بِمَصَالِحِ الْمُسْلِمِيْنَ جَزَاكُمَا اللهُ أَحْسَنَ جَزَاءٍ، جِئْنَاكُمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا إِلَى رَسُوْلِ اللهِ لِيَشْفَعَ لَنَا وَيَسْأَلَ رَبَّنَا أَنْ يَتَقَبَّلَ سَعْيَنَا وَيُحْيِيَنَا عَلَى مِلَّتِهِ وَيُمِيْتَنَا عَلَيْهَا وَيَحْشُرَنَا فِي زُمْرَتِهِ ثُمَّ يَدْعُوْ لِنَفْسِهِ وَلِوَالِدَيْهِ وَلِمَنْ أَوْصَاهُ بِالدُّعَاءِ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ ثُمَّ يَقِفُ عِنْدَ رَأْسِهِ ﷺ كَالْأَوَّلِ وَيَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ (وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ) (النساء: ٦٤) الْآيَةَ.

وَقَدْ جِئْنَاكَ سَامِعِيْنَ قَوْلَكَ طَائِعِيْنَ أَمْرَكَ مُسْتَشْفِعِيْنَ بِنَبِيِّكَ إِلَيْكَ (رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ) (الحشر: ١٠)، (رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً) (البقرة: ٢٠١)، (سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ) (الصافات: ١٨٠) إِلَى آخِرِ السُّوْرَةِ، وَيَزِيْدُ فِي ذٰلِكَ مَا شَاءَ وَيَنْقُصُ إِنْ شَاءَ وَيَدْعُو بِمَا يَحْضُرُهُ مِنَ الدُّعَاءِ وَيُوَفَّقُ لَهُ إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالٰى۔

آج کل انتظامی امور کے پیش نظر پہلے سر مبارک کی طرف سے اور بعد میں مواجہ شریف کی طرف سے حاضر ہونا مشکل ہوتا ہے، لہٰذا براہِ راست مواجہ شریف پر حاضری آسان ہے۔

(۶)۔ اس کے بعد اسطوانہ ابی لبابہ کے پاس دو نفل پڑھے، پھر ریاض الجنہ میں دو نفل پڑھے اور دعائیں مانگے، منبر شریف کو برکت لینے کے لیے چھوئے، اسطوانہ حنانہ کی زیارت کرے، جب تک مدینہ شریف میں

www.islamtheworldreligion.com

ٹھہرے شب بیداری، تلاوت، ذکر، دعا اور درود شریف پڑھنے کی کوشش کرے۔

ثُمَّ يَأْتِيَ أُسْطُوَانَةَ أَبِيْ لُبَابَةَ الَّتِيْ رَبَطَ نَفْسَهُ فِيْهَا حَتّٰى تَابَ اللهُ عَلَيْهِ وَهِيَ بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ وَيَتُوبُ إِلَى اللهِ وَيَدْعُو بِمَا شَاءَ، ثُمَّ يَأْتِي الرَّوْضَةَ وَهِيَ كَالْحَوْضِ الْمُرَبَّعِ وَفِيهَا يُصَلِّيْ أَمَامَ الْمَوْضِعِ الْيَوْمَ فَيُصَلِّيْ فِيْهَا مَا تَيَسَّرَ لَهُ وَيَدْعُوْ وَيُكْثِرُ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ تَعَالٰى وَالِاسْتِغْفَارِ.

ثُمَّ يَأْتِي الْمِنْبَرَ فَيَضَعُ يَدَهُ عَلَى الرُّمَّانَةِ الَّتِي كَانَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيْهَا إِذَا خَطَبَ لِتَنَالَهُ بَرَكَةُ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُصَلِّيْ عَلَيْهِ وَيَسْأَلُ اللهَ مَا شَاءَ وَيَتَعَوَّذُ بِرَحْمَتِهِ مِنْ سَخَطِهِ وَغَضَبِهِ ثُمَّ يَأْتِي الْأُسْطُوَانَةَ الْحَنَّانَةَ وَهِيَ الَّتِي فِيهَا بَقِيَّةُ الْجِذْعِ الَّذِي حَنَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تَرَكَهُ وَخَطَبَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْتَضَنَهُ فَسَكَنَ وَيَجْتَهِدُ أَنْ يُحْيِيَ لَيْلَهُ مُدَّةَ مُقَامِهِ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللهِ وَالدُّعَاءِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ وَالْقَبْرِ وَبَيْنَهُمَا سِرًّا وَجَهْرًا وَيُكْثِرُ الصَّلَاةَ بِالْمَدِيْنَةِ مَا دَامَ فِيهَا

(۷)۔ اس کے بعد مستحب یہ ہے کہ بقیع شریف کی زیارت کرے۔ خصوصاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا سیدنا عباس بن عبدالمطلب کے قبہ کی زیارت کرے، جس میں ان کے ساتھ سیدنا امام حسن، سیدنا زین العابدین اور سیدنا محمد باقر، سیدنا جعفر صادق بھی دفن ہیں (یہ باقاعدہ قبہ یعنی عمارت تھی جسے گرا دیا گیا ہے)۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے قبہ کی زیارت کرے اور سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہما وسلم کے قبہ کی زیارت کرے (یہ بھی باقاعدہ عمارتیں تھیں)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات، پھوپھی صفیہ، شہدائے احد اور کثیر صحابہ و تابعین سب کی زیارت کرے۔ میدان احد میں جا کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا سیدنا امیر حمزہ اور سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہما کی زیارت کرے اور سلام عرض کرے۔ بقیع میں مسجدِ فاطمہ میں دو نفل پڑھے (یہ مسجد اس وقت وہاں موجود نہیں ہے)۔ ہفتے کے دن مسجدِ قباء کی زیارت کرے اور عاجزی کے ساتھ دعائیں کرے۔ اصل عربی عبارت اس طرح ہے:

وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَخْرُجَ بَعْدَ زِيَارَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْبَقِيْعِ فَيَأْتِيَ الْمَشَاهِدَ وَالْمَزَارَاتِ خُصُوصًا قَبْرَ سَيِّدِ الشُّهَدَاءِ حَمْزَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ وَيَزُوْرَ فِي الْبَقِيْعِ قُبَّةَ الْعَبَّاسِ وَفِيهَا مَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَزَيْنُ الْعَابِدِيْنَ وَابْنُهُ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ وَابْنُهُ جَعْفَرٌ الصَّادِقُ وَقُبَّةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عُثْمَانَ وَقُبَّةَ إِبْرَاهِيْمَ ابْنِ النَّبِيِّ ﷺ وَجَمَاعَةً مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَمَّتِهِ صَفِيَّةَ وَكَثِيْرًا مِنَ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ

وَيُصَلِّيْ فِيْ مَسْجِدِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهَا بِالْبَقِيعِ، وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَزُوْرَ شُهَدَاءَ أُحُدٍ يَوْمَ الْخَمِيْسِ وَيَقُولَ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ دَارَ

قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ بِكُمْ لَاحِقُونَ وَيَقْرَأُ آيَةَ الْكُرْسِيِّ وَسُورَةَ الْإِخْلَاصِ.

وَيُسْتَحَبُّ أَنْ يَأْتِيَ مَسْجِدَ قُبَاءَ يَوْمَ السَّبْتِ، كَذَا وَرَدَ عَنْهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَيَدْعُوَ: يَا صَرِيخَ الْمُسْتَصْرِخِينَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا مُفَرِّجَ كَرْبِ الْمَكْرُوبِينَ يَا مُجِيبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَاكْشِفْ كَرْبِي وَحُزْنِي كَمَا كَشَفْتَ عَنْ رَسُولِكَ كَرْبَهُ وَحُزْنَهُ فِي هٰذَا الْمَقَامِ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا كَثِيرَ الْمَعْرُوفِ وَيَا دَائِمَ الْإِحْسَانِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ، وَلَيْسَ فِي هٰذِهِ الْمَوَاقِفِ دُعَاءٌ مُؤَقَّتٌ فَبِأَيِّ دُعَاءٍ دَعَا جَازَ، وَيُسْتَحَبُّ لَهُ مُدَّةَ مُقَامِهِ بِالْمَدِينَةِ أَنْ يُصَلِّيَ الصَّلَاةَ كُلَّهَا بِمَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَإِذَا أَرَادَ الرُّجُوعَ إِلَى بَلَدِهِ اُسْتُحِبَّ لَهُ أَنْ يُوَدِّعَ الْمَسْجِدَ بِرَكْعَتَيْنِ وَيَدْعُوَ بِمَا أَحَبَّ وَيَأْتِيَ قَبْرَ رَسُولِ اللهِ وَيُعِيدَ السَّلَامَ عَلَيْهِ (الاختیار جلد ۱ صفحہ ۲۴۶، فتاویٰ عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۵۵۴، ۵۵۵ خاتمہ فی زیارۃ قبر النبی ﷺ)۔

تقریباً یہی ساری باتیں باقاعدہ دلائل کے ساتھ فتح القدیر جلد ۳ صفحہ ۱۶۷ سے لے کر ۱۷۳ تک المقصد الثالث: فی زیارۃ قبر النبی ﷺ کے تحت موجود ہیں۔

(۸)۔حضرت ابن ابی فدیک فرماتے ہیں کہ میں نے جن لوگوں کا دیدار کیا ہے ان میں سے ایک (یعنی صحابی) سے سنا فرمایا: بَلَغَنَا أَنَّهُ مَن وَقَفَ عِندَ قَبرِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ يَقُولُهَا سَبْعِينَ مَرَّةً نَادَاهُ مَلَكٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا فُلَانُ لَمْ تَسْقُطْ لَكَ حَاجَةٌ. وَقَالَ بَعْضُ زُوَّارِ قَبْرِهِ ﷺ

أَتَيْتُكَ رَاجِلاً وَوَدِدْتُ أَنِّي مَلَكْتُ سَوَادَ عَيْنِي أَمْتَطِيهِ
وَمَالِي لَا أُسِيرُ عَلَى الْمَسَآقِي إِلَى قَبْرٍ رَسُولُ اللهِ فِيهِ

(الوفا ۲/۸۰۱)۔

ترجمہ: ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کی قبر انور کے پاس کھڑا ہوا اور اس نے یہ آیت پڑھی إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ اس کے بعد ستر بار کہا صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ۔ اسے ایک فرشتہ آواز دے گا۔ اے فلاں تجھ پر اللہ کا درود ہو، تیری کوئی حاجت ساقط نہ ہوئی۔

آپ ﷺ کی زیارت کو آنے والے کسی محب نے عرض کیا: میں آپ کے پاس پیدل چل کر حاضر ہوا ہوں کاش میری آنکھوں کی دھیری میرا کہنا مانتی اور میں اس پر سوار ہو جاتا۔ مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں پلکوں پر سوار نہیں ہو سکتا۔ اس قبر کی طرف آنے کے لیے جس میں اللہ کے رسول موجود ہیں۔

☆.....☆.....☆

www.islamtheworldreligion.com

كِتَابُ النِّكَاح

(وَهُوَ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ عَلَى الْعُمُومِ)

نکاح کی کتاب

(یہ عام حالات میں سنتِ مؤکدہ ہے)

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (النساء:3)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عورتوں میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان سے نکاح کرو۔ دو دو، تین تین، چار چار۔

(1306)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَآءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَآءٌ، وَرَوٰى مِثْلَهُ أَبُوْدَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ آخَرَ (بخاری:5066، مسلم:3400، ترمذی:1081، نسائی:3209، 3210، سنن الدارمی:2169، ابو داؤد:2046، ابن ماجۃ:1845، مسند احمد:4111)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اے نوجوانو! تم میں سے جو عورت رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نکاح کرے۔ کیونکہ یہ نظر کو جھکاتا ہے اور شرم گاہ کو محفوظ رکھتا ہے اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ اس کے لیے خصی کرنے کے مترادف ہے۔

(1307)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ (ابن ماجۃ:1847)۔الحدیث صحیح وله طرق

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تم نے دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسا مناسب حل نہیں دیکھا ہوگا۔

شرح

پوری دنیا کے تمام ادیان کا اس پر اجماع ہے کہ شادی اور نکاح کے بغیر معاشرتی ڈسپلن قائم نہیں رہ سکتا اور نہ ہی اولاد کو ذمہ داری کے ساتھ پالا جا سکتا ہے اور نہ ہی انسان اور جانور میں فرق کیا جا سکتا ہے۔

دنیا میں معاشرتی حسن وخوبی کے لیے نکاح کی بنیاد روزِ اول سے ہی رکھ دی گئی تھی اور سیدنا آدم و حوا علیہما السلام کی شادی منظم شادی تھی نہ کہ ذاتی پسند کی شادی۔ ماں اور باپ اہلِ خانہ کو ناراض کر کے پسند کی شادیوں اور کورٹ میرج کا نتیجہ ہمیشہ تباہی نکلتا ہے۔ پوری دنیا اس کا تجربہ کر رہی ہے۔

حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

www.islamtheworldreligion.com

فرمایا: مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْمًا فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى أَبِيهِ یعنی جس کا بچہ پیدا ہو وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔ پھر جب وہ بالغ ہو جائے تو اس کا نکاح کر دے۔ لیکن اگر وہ بالغ ہو گیا اور اس نے اس کا نکاح نہیں کیا اور اس سے گناہ ہو گیا تو اس کا گناہ اس کے باپ کے سر ہے (شعب الایمان للبیہقی: ۸۶۶۶)۔ اسنادہ ضعیف

بَابُ الْمُحَرَّمَاتِ

حرام رشتوں کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآءُ كُمْ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَمَقْتًا وَسَآءَ سَبِيْلًا ، حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ وَعَمَّاتُكُمْ وَخَالَاتُكُمْ وَبَنَاتُ الْأَخِ وَبَنَاتُ الْأُخْتِ وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَ أُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ وَ رَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِنْ نِّسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ أَبْنَائِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ أَصْلَابِكُمْ وَأَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (النساء: 22، 23)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ دادا نے نکاح کیا۔ مگر جو گزر چکا، بے شک ایسا کام بے حیائی اور موجبِ غضب ہے اور بہت ہی برا راستہ۔ حرام کی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری رضاعی بہنیں اور تمہاری عورتوں کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری پرورش میں ہیں تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو تو اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو (ان کی بیٹیوں سے نکاح کرنے میں) تم پر کوئی گناہ نہیں اور (حرام کی گئیں تم پر) تمہارے نسلی بیٹوں کی بیویاں اور یہ کہ تم جمع کرو دو بہنوں کو مگر جو گزر چکا ہے بے شک اللہ بہت بخشنے والا بے حد رحم فرمانے والا ہے۔

وَ قَالَ: فَإِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ (الممتحنة: 10)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جب تمہیں معلوم ہو جائے کہ وہ مومن عورتیں ہیں تو انہیں کفار کی طرف واپس مت لوٹاؤ۔ یہ ان کے لیے حلال نہیں اور وہ ان کے لیے حلال نہیں۔

(1308)۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا (بخاری: 5109، مسلم: 3436، ابو داؤد: 2066، نسائی: 3288، ابن ماجة: 1929،

www.islamicnewworldreligion.com

1930، مالك في المؤطا :20من كتاب النكاح)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی عورت اور اس کی پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی عورت اور اس کی خالہ کو۔

(1309)۔ وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي اَبُو بُرْدَةَ وَمَعَهُ لِوَآءٌ، فَقُلْتُ اَيْنَ تَذْهَبُ ؟ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةَ اَبِيهِ آتِيهِ بِرَأْسِهِ (ترمذی: 1362، ابو داؤد: 4456، 4457، نسائی: 3331، 3332، ابن ماجة: 2607)۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس سے میرے ماموں حضرت ابو بردہ گزرے اور آپ کے پاس جھنڈا تھا۔ میں نے کہا کہاں جا رہے ہیں؟ تو فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے کہ میں اس کا سر کاٹ کر لاؤں۔

(1310)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلرِّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ (بخاری: 5099، مسلم: 3568، سنن الدارمی: 2251، نسائی: 3313، مؤطا امام مالك حديث: 1من كتاب الرضاع)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دودھ پینا وہ سب کچھ حرام کر دیتا ہے جو کچھ ولادت حرام کر دیتی ہے۔

(1311)۔ وَعَنْ شُرَيحٍ اَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَا يَقُولَانِ يُحَرِّمُ مِنَ الرِّضَاعِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ (نسائی: 3311، سنن الدار قطنی: 4310)۔ الحديث حسن لطرقه

ترجمہ: حضرت شریح فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے تھے دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ تھوڑا ہو یا زیادہ۔

(1312)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا رِضَاعَ اِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ (سنن الدار قطنی: 4318، السنن الكبرىٰ للبيهقي المجلد 7 صفحته 462 بلفظ: لَا رِضَاعَ بَعْدَ فِصَالٍ)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: رضاعت صرف دو سال کے اندر اندر ثابت ہوتی ہے۔

شرح

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ انکے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ اِمْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا، وَاِنْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلْيَنْكِحْ اِبْنَتَهَا وَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ اِمْرَأَةً فَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَنْكِحَ اُمَّهَا دَخَلَ بِهَا اَوْلَمْ يَدْخُلْ یعنی جس بھی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا اور دخول کیا تو اب اس عورت کی بیٹی کے ساتھ اس کا نکاح حلال نہیں اور اگر دخول

www.islamtheworldreligion.com

نہیں کیا تو وہ اس کی بیٹی سے نکاح کر سکتا ہے اور جس بھی مرد نے کسی عورت سے نکاح کیا تو اس کے لیے حلال نہیں کہ اس عورت کی ماں سے نکاح کرے خواہ دخول کیا ہو یا نہ کیا ہو (ترمذی: ۱۱۱۷)۔ضعیف، یہ حدیث قرآن کی آیت: وَرَبَائِبُكُمُ اللَّاتِي فِي حُجُورِكُمْ مِنْ نِسَائِكُمُ اللَّاتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَإِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ (النسآء: ۲۳) کے عین مطابق ہے۔

بَابُ بَيَانِ الْعَوْرَاتِ

پردے کے بیان کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ (الاحزاب: 59)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے نبی! اپنی ازواج سے فرما دو اور اپنی بیٹیوں سے اور مومنوں کی عورتوں سے کہ اپنے اوپر گھونگھٹ ڈال لیا کریں۔

وَ قَالَ: وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ (النور: 31)۔

ترجمہ: اور فرمایا: عورتیں اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔

(1313)۔عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا لَا يَبِيتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَاكِحاً أَوْ ذَا مَحْرَمٍ (مسلم: 5673)۔صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خبردار کوئی مرد کسی جوان عورت کے پاس رات نہ گزارے سوائے اس کے کہ اس نے اس سے نکاح کیا ہو یا محرم ہو۔

(1314)۔وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِيَّاكُمْ وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ، فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ الْحَمْوَ؟ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ (بخاری: 5232، مسلم: 5674، ترمذی: 1171)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورتوں کے سامنے جانے سے بچ کے رہو۔ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ دیور کے بارے میں کیا حکم ہے؟ فرمایا دیور موت ہے۔

(1315)۔وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ، فَإِنَّ لَكَ الْأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ (مسند احمد: 22870، ابو داؤد: 2149، ترمذی: 2777، سنن الدارمی: 2711)۔حسن

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! ایک نظر کے پیچھے دوسری نظر مت اٹھانا۔تیرے لیے صرف پہلی نظر جائز ہے اور تیرے لیے دوسری نظر جائز نہیں ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ یعنی میں نے عرض کیا یارسول اللہ کاش آپ اپنی ازواج کو حکم دیں کہ وہ پردہ کریں، اس لیے کہ ان سے اچھے اور برے لوگوں کو بات کرنا پڑتی ہے، تو پردے والی آیت نازل ہوئی (بخاری: ۴۰۲، ترمذی: ۲۹۵۹، ابن ماجہ: ۱۰۰۹)۔

قرآن شریف کے الفاظ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ سے واضح ہے کہ گھونگھٹ یعنی چہرے کا پردہ ضروری ہے، خواہ برقعہ سے ہو یا بڑی چادر سے۔ جلباب کی جمع جلابیب ہے، اس کا معنی ہے چادر یا دوپٹے کے اوپر چہرہ ڈھانپنے والا کپڑا تَشْتَمِلُ بِهَا الْمَرْءَةُ فَوْقَ الدِّرْعِ وَالْخِمَارِ (بغوی جلد ۳ صفحہ ۵۸۶)۔ سیدنا ابن عباس فرماتے ہیں: مسلمانوں کی عورتوں کو حکم دیا گیا تھا کہ اپنے سروں اور چہروں کو جلباب (نقاب) سے ڈھانپ لیں سوائے ایک آنکھ کے يُغَطِّينَ وُجُوهَهُنَّ مِنْ فَوْقِ رُؤُوسِهِنَّ بِالْجَلَابِيبِ (تفسیر ابن جریر طبری: ۲۱۸۶، بغوی جلد ۳ صفحہ ۵۸۶)۔

خواتین کے نامحرم سے پردہ کرنے میں بہت بڑی مصلحت ہے، اس کی قدر وہ لوگ زیادہ کر سکتے ہیں جنہوں نے بے پردگی کے نقصانات کا تجربہ کیا ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے (ترمذی: ۲۱۶۵)۔ اور فرمایا: کوئی عورت اپنے شوہر کے سامنے کسی دوسری عورت کا ایسا حال بیان نہ کرے جیسے وہ اسے دیکھ رہا ہو (بخاری: ۵۲۴۰)۔

بَابُ لَا يَنْبَغِي النِّكَاحُ إِلَّا بِوَلِيٍّ

باب: ولی کے بغیر نکاح زیب نہیں دیتا

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْ اَنْفُسِهِنَّ (البقرة:234)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر کوئی حرج نہیں ہے اس بارے میں جو یہ عورتیں اپنے بارے میں فیصلہ کریں۔

(1316)۔ عَنْ اَبِيْ مُوسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ (ابو داؤد: 2085، ترمذی: 1101، ابن ماجة: 1881، سنن الدارمی: 2186)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ولی کے بغیر نکاح نہیں۔

(1317)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا اِمْرَأَةٍ نَكَحَتْ نَفْسَهَا بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ (ابو داؤد: 2083، ترمذی: 1102، ابن ماجة: 1879، سنن

www.islamtheworldreligion.com

الدارمی:2188،مسند احمد:25202)۔حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر اپنا نکاح کرلیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

(1318)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ، اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تَسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا (مسلم :3476،ابو داؤد:2098،ترمذی:1108،نسائی:3260،ابن ماجة:1870، سنن الدارمی:2192،مؤطا امام مالك:4من كتاب النكاح)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دوسری شادی کرنیوالی عورت اپنے فیصلے کی خود زیادہ حقدار ہے اور کنواری سے اسکی ذات کے بارے میں صرف اجازت لی جائے اور اسکی خاموشی ہی اسکی اجازت ہے۔

بَابُ صِفَةِ النِّكَاحِ

نکاح کے طریقے کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى : وَاُحِلَّ لَكُمْ مَا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ (النسآء :24)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اور ان کے علاوہ جو بھی ہیں وہ تمہارے لیے حلال ہیں۔

وَقَالَ : قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْ اَزْوَاجِهِمْ (الاحزاب :50)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: ہم جانتے ہیں جو ہم نے ان پر ان کی بیویوں کے بارے میں فرض کیا ہے۔

(1319)۔ عَنْ عِمْرَانِ بْنِ الْحُصَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرْفُوعاً قَالَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْنِ (المعجم الاوسط للطبرانی : 4218 عن ابن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، 5564، 5565 عن رواة، 6366، 6927، 9291، مجمع الزوائد: 7525)۔ حسن، وله شواهد

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

(1320)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خُطْبَةَ الْحَاجَةِ ، نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُسْلِمُوْنَ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْباً يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِيْداً يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيْماً (ابو داؤد:2118،ترمذی:1105،نسائی:3277،ابن ماجة

www.rahmatheworldreligion.com

:1892، سنن الدارمی:2206)۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا خطبہ سکھایا۔ ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے استغفار کرتے ہیں اور اپنے نفسوں کی شرارت سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں وہ یکتا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔ اور تین آیات کی تلاوت کرے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جس طرح ڈرنے کا حق ہے۔ اور ہرگز مت مرنا سوائے مسلمانی کی حالت کے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، جس کا نام لے کر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتہ داری کا حیاء کرو۔ بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کرو وہ تمہارے اعمال کو درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف فرما دے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی۔

شرح

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: لَا مَهْرَ دُونَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ یعنی دس درہموں سے کم کوئی مہر نہیں (سنن دار قطنی:۳۵۵۹)۔ضعیف

حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین عائشہ صدیقہ کا حق مہر (صداق) چار سو درہم ادا فرمایا۔ سیدہ زینب بنتِ جحش کا حق مہر بھی چار سو درہم تھا۔ سیدہ ام سلمہ کا مہر ایک بستر، ایک پیالہ اور ایک کھانے کا برتن اور ایک لاٹھی تھا۔ سیدہ حفصہ بنتِ عمر کا مہر چار سو درہم تھا۔ سیدہ ام حبیبہ بنتِ ابی سفیان کا مہر چار سو دینار تھا جسے نجاشی نے ادا کیا۔ حضرت صفیہ بنتِ اخطب کا مہر ان کو آزاد کرنا تھا۔ سیدہ میمونہ ہلالیہ کا مہر چار سو درہم تھا جسے سیدنا عباس بن عبدالمطلب نے ادا کیا۔ سیدہ زینت بنت خزیمہ (ام المساکین) کا مہر چار سو درہم تھا (سیرت ابن اسحاق صفحہ ۷۰۳، ۷۰۴، السمط الثمین فی مناقب امہات المومنین لمحب الطبری صفحہ ۳۹، ۴۰)۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ تھا، جو پانچ سو درہم بنتا ہے (مسلم:۳۴۸۹)۔ یہ بات زیادہ صحیح ہے۔

إِعْلَانُ النِّكَاحِ وَحُرْمَةُ الْمُتْعَةِ

نکاح کا اعلان اور متعہ کی حرمت

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ (النساء:24)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عصمت و کردار کی حفاظت کرتے ہوئے نکاح کرو محض مستی پوری کرنے کے لیے نہیں۔

(1321)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَئَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ فَقَالَتْ: بَيْنِيْ

www.islamtheworldreligion.com

وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ، قَالَ: وَقَرَأْتُ هٰذِهِ الْآيَةَ (وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ، إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ، فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ) (المؤمنون:۵-۷) مَا زَوَّجَهُ اللهُ أَوْ مَلَّكَهُ، فَقَدْ عَدَا (المستدرك للحاكم :3535)۔ صحيح، وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی ملیکہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے عورتوں کے ساتھ متعہ کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: میرے درمیان اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب (فیصلہ کرنے والی) ہے، فرماتے ہیں کہ انہوں نے یہ آیت پڑھی: (وہ مومن فلاح پا گئے) جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں کے اور مملوکہ باندیوں کے، تو بے شک اس میں ان پر کوئی ملامت نہیں، پھر جو اس منکوحہ اور مملوکہ کے سواء کسی اور کو طلب کرے تو وہی لوگ اللہ کی مقرر کی ہوئی حد سے بڑھنے والے ہیں (المؤمنون:۵-۷)۔ إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ کا معنی ہے: جسے اللہ نے اس کی بیوی بنایا یا مملوکہ باندی بنایا۔ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ کا معنی ہے: بے شک وہ لوگ شرعی حد سے گزر گئے۔

(1322)۔عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ أَعْلِنُوا النِّكَاحَ

(مسند احمد:16075، مستدرك حاكم :2797)۔ وافقه الذهبي

ترجمہ: حضرت عامر بن عبداللہ بن زبیر اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح کا اعلان کیا کرو۔

(1323)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ أَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَفِيهِ أَحَادِيثُ كَثِيرَةٌ، ثُمَّ أَعْلَنَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ حِينَ عَلِمَ النَّاسَ يَفْعَلُونَهُ كَمَا فِي مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي وَالنَّسَائِي، ثُمَّ أَعْلَنَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حِينَ عَلِمَ النَّاسَ يَفْعَلُونَهُ كَمَا فِي مُسْلِمٍ (مسلم :3416، 3417، 3424، 3425، 3427، 3428، 3431 ثم اعلنه سيدنا علي المرتضىٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حين راى عباس يلين فيه مسلم :3434، بخاري:4216، 5115، 5523، 6961، ترمذي:1121، 1794، نسائي:3365، 3366، 3367، ابن ماجة :1961)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں کے متعہ سے اور پالتو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ اس موضوع پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر اس کا اعلان فرمایا جب آپ کو علم ہوا کہ لوگ ابھی تک متعہ کرتے ہیں۔ پھر اس کے بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بھی اس کا اعلان فرمایا جب آپ کو بھی پتہ چلا کہ لوگ ابھی تک یہ کام کرتے ہیں۔

شرح

متعہ کی حرمت پر قرآن شریف میں کئی آیات موجود ہیں، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

www.islamtheworldreligion.com

(۱)۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ، إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ، فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ یعنی (فلاح پا گئے وہ لوگ) جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، سوائے اپنی بیویوں کے یا اپنی باندیوں کے، تو بے شک ان پر کوئی ملامت نہیں، پھر جو اس کے سواء کسی اور کو طلب کرے تو وہی لوگ اللہ کی مقرر کی ہوئی حد سے بڑھنے والے ہیں (المومنون:۵، ۶، ۷)۔

(۲)۔ یہی الفاظ قرآن میں دوسری جگہ بھی موجود ہیں، فرمایا: وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ، إِلَّا عَلٰى أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ، فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ الْعَادُوْنَ (المعارج:۲۹، ۳۰، ۳۱)۔

(۳)۔ فرمایا: وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ یعنی جو لوگ نکاح کے لیے کوئی عورت نہیں پاتے انہیں چاہیے کہ اپنی پاکدامنی قائم رکھیں حتیٰ کہ اللہ انہیں اپنے فضل کے ذریعے بے نیاز کردے (النور:۳۳)۔

متعہ کے قائلین سورۃ النساء میں سے یہ الفاظ پیش کرتے ہیں: فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَآتُوْهُنَّ أُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً یعنی جن عورتوں سے اجر کے عوض تم نے فائدہ اٹھالیا تو ان کے فرض شدہ اجر انہیں ادا کردو (النساء:۲۴)۔ کہتے ہیں کہ اس آیت میں عورتوں کو اجر دینے سے مراد متعہ کی رقم ہے۔

اسکا جواب یہ ہے کہ اس سے فوراً پہلے والے الفاظ آپ نے چھوڑ دیے ہیں، مکمل الفاظ اس طرح ہیں:

أَنْ تَبْتَغُوْا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَآتُوْهُنَّ أُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً یعنی اپنے مال کے عوض عورتیں طلب کرو عورتوں کو حفاظت کے قلعے میں لانے کی غرض سے نہ کہ محض نفس کی خواہش پوری کرنے کے لیے (النساء:۲۴)۔

واضح ہوگیا کہ اس آیت میں اجر سے مراد حق مہر ہے اور متعہ کا لفظ اپنے لغوی معنی میں استعمال ہوا ہے۔

متعہ کے جواز پر اہل سنت کی کتابوں میں حضرت عمران بن حصین کا یہ قول پیش کیا جاتا ہے کہ:

قَالَ: أُنْزِلَتْ آيَةُ الْمُتْعَةِ فِيْ كِتَابِ اللهِ، فَفَعَلْنَاهَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَمْ يُنْزَلْ قُرْآنٌ يُحَرِّمُهٗ، وَلَمْ يَنْهَ عَنْهَا حَتّٰى مَاتَ، قَالَ: رَجُلٌ بِرَأْيِهٖ مَا شَآءَ (بخاری:۴۵۱۸)۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث کا تعلق حج تمتع سے ہے۔ بخاری شریف میں اس عنوان کے تحت بیان ہوئی ہے: فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ (البقرۃ:۱۹۶)۔ بخاری شریف میں دوسری جگہ کتاب الحج میں بیان ہوئی ہے اور اس عنوان کے تحت بیان ہوئی ہے: بَابُ التَّمَتُّعِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حج تمتع کا باب (بخاری:۱۵۷۱)۔

مسلم شریف میں بھی کتاب الحج میں بیان ہوئی ہے اور اس میں صاف الفاظ ہیں: مُتْعَةُ الْحَجِّ یعنی حج تمتع (مسلم:۲۹۸۰)۔ معلوم ہوا کہ اہل سنت کے مخالفین دیانت داری سے کام نہیں لیتے۔ جہاں: م، ت، ع،

www.islamtheworldreligion.com

دیکھتے ہیں، اپنا گھریلو متعہ سمجھ لیتے ہیں۔

ان کے پاس اس بات کا کوئی معقول جواب نہیں کہ یہ متعہ سیدنا عمر فاروق کے وضاحت کرنے سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ختم کر دیا تھا، جیسا کہ اوپر احادیث بیان ہو چکی ہیں، اور اس بات کا بھی کوئی معقول جواب نہیں کہ متعہ ان کی اپنی کتابوں سے بھی منسوخ ثابت ہے۔ ان کی اپنی کتابوں سے حدیث پڑھیے!

اَلتَّائِيدُ مِنَ الرَّوَافِضِ

روافض کی طرف سے تائید

عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ آبَآئِهِ عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ قَالَ حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لُحُومَ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَنِكَاحَ الْمُتْعَةِ (الاستبصار المجلد3 صفحته142، تهذيب الاحكام المجلد7 صفحته201)۔

ترجمہ: حضرت زید بن علی اپنے آباؤ اجداد سے اور وہ حضرت علی علیہم السلام سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانا اور نکاح متعہ کرنا حرام قرار دیا۔

بَابُ الْوَلِيمَةِ

ولیمہ کا باب

(1324)۔عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَا اَوْلَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلٰى اَحَدٍ مِّن نِّسَآئِهِ مَا اَوْلَمَ عَلٰى زَيْنَبَ، اَوْلَمَ بِشَاةٍ (بخاری:5168، مسلم:3503، ابو داؤد:3743، ابن ماجة:1908)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کے لیے ایسا ولیمہ نہیں فرمایا جیسا کہ حضرت زینب کے لیے ولیمہ فرمایا تھا۔ ایک بکری سے ولیمہ فرمایا۔

(1325)۔وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَةَ بِسَوِيْقٍ وَتَمْرٍ (مسند احمد:12017، ابو داؤد:3744، ترمذی:1095، ابن ماجة:1909)۔ صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے ستو اور کھجوروں کا ولیمہ دیا۔

بَابُ كَرَاهَةِ الْعَزْلِ وَقَطْعِ النَّسْلِ

عزل اور خاندانی منصوبہ بندی کی کراہت

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ (بنی اسرائیل:31)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنی اولادوں کو غربت کے خوف سے قتل مت کرو۔

www.islamtheworldreligion.com

وَ قَالَ : اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ الآية (النور:19)۔

ترجمہ: اورفرمایا یہ لوگ چاہتے ہیں کہ فحاشی پھیلے۔

(1326)۔عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنِ الْعَزْلِ، فَقَالَ مَا مِنْ كُلِّ الْمَآءِ يَكُوْنُ الْوَلَدُ، وَاِذَا اَرَادَ اللهُ خَلْقَ شَيْءٍ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ (بخاری:7409، مسلم:3554، مؤطا امام محمد صفحتہ252)۔ صحیح وفیہ احادیث کثیرۃ

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے (باندیوں سے) عزل کے متعلق میں پوچھا گیا، تو فرمایا: سارے پانی سے بچہ نہیں بنتا اور جب اللہ کسی چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی۔

شرح

خاندانی منصوبہ بندی کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جا رہے ہیں، مختلف حالات اور مختلف وجوہات کا حکم جدا جدا ہے:(۱)۔اسقاط گناہِ کبیرہ ہے، روح پڑنے کے بعد اسقاط واضح قتل ہے۔(۲)۔رزق کی کمی کی وجہ سے عزل کرنا توکل کے خلاف ہے اور اس کے لیے بیوی کی رضامندی بھی ضروری ہے، مانع حمل دوائیں استعمال کرنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)۔نس بندی مکروہ تحریمی ہے، خواہ مرد کی ہو یا عورت کی، عورت کا رحم نکلوا دینا حرام ہے۔

ان سب باتوں کا تعلق خاندانی منصوبہ بندی سے ہے، بیماری اور طبی مجبوریاں علیحدہ چیز ہیں۔

☆.....☆.....☆

www.islamthewordreligion.com

كِتَابُ الطَّلَاقِ
طلاق کی کتاب

(1327)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَى اللهِ الطَّلَاقُ (ابو داؤد :2178، ابن ماجة :2018)۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حلال چیزوں میں اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

(1328)۔ وَعَنْ ثَوبَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَيُّمَا اِمْرَأَةٍ سَأَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقاً فِي غَيرِ مَا بَأْسٍ، فَحَرَامٌ عَلَيهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ (مسند احمد: 22279، ابو داؤد: 2226، ترمذی: 1186، ابن ماجة: 2055، سنن الدارمی: 2274)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس عورت نے بھی اپنے شوہر سے بلا وجہ طلاق کا مطالبہ کیا جنت کی خوشبو اس پر حرام ہے۔

(1329)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: اَلنِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ (ابو داؤد: 2194، ترمذی: 1184، ابن ماجة: 2039، سنن الدار قطنی: 3895)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں کہ ان کی سنجیدگی بھی سنجیدہ ہے اور ان کا مذاق بھی سنجیدہ ہے۔ نکاح، طلاق اور رجوع۔

(1330)۔ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ وَسُلَيمَنَ بنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا سُئِلَا عَنْ طَلَاقِ السُّكْرَانِ، فَقَالَا اِذَا طَلَّقَ السُّكْرَانُ جَازَ طَلَاقُهُ (مؤطا امام مالك: 82 من كتاب الطلاق)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب اور حضرت سلیمان بن یسار سے نشے والے کی طلاق کے بارے میں پوچھا گیا۔ تو دونوں نے فرمایا جب نشے والا آدمی طلاق دے تو اس کی طلاق ہوگئی۔

(1331)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسَودَةَ حِينَ طَلَّقَهَا اعْتَدِّي (مسند امام اعظم صفحہ 141، حدیث رقم: 436)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت سودہ کو طلاق دینا چاہی تو فرمایا عدت پوری کر۔

(1332)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَئَلَ عُمَرُ

www.islamtheworldreligion.com

عَنْ ذٰلِكَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ يُمْسِكُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَآءَ اَمْسَكَهَا بَعْدُ وَإِنْ شَآءَ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يَمَسَّهَا ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي اَمَرَ اللهُ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَآءُ (مؤطا امام محمد صفحته 254، بخاری: 5251، مسلم: 3652، ابو داؤد: 2179، نسائی: 3390) صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو طلاق (رجعی) دی جب کہ وہ حیض سے تھیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو فرمایا: اسے کہو اسے واپس لے آئے (اس پر واجب ہے کہ اس طلاق کو بائن نہ ہونے دے)۔ پھر اسے روکے رکھے حتیٰ کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر اسے حیض آئے پھر پاک ہو، پھر اس کے بعد اگر وہ چاہے تو اسے روکے رکھے اور اگر چاہے تو اسے چھونے سے پہلے اسے طلاق دے دے۔ یہ وہ مدت ہے جس کے لیے اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس کے مطابق عورتوں کو طلاق دی جائے (یعنی اس آیت میں: فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ (الطلاق: ۱)۔

شرح

اگر میاں بیوی میں زندگی اکٹھے گزارنے کی کوئی سبیل باقی نہ ہے اور حالات سخت بگڑ جائیں تو شریعتِ اسلامیہ نے طلاق کے ذریعے اس مشکل سے نکلنے کا حتمی راستہ عطا فرمایا ہے۔ مرد خود طلاق دے تو اس کا نام طلاق ہے، اگر عورت اپنے شوہر کو کچھ مال و دولت دے کر آزادی حاصل کرنے پر راضی کر لے تو یہ خلع ہے خلع کے لیے عدالت کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر مرد میں کوئی معقول شرعی نقص ہو مگر وہ طلاق بھی نہ دیتا ہو تو عورت کا شرعی عدالت سے طلاق حاصل کرنا تفریق القاضی ہے، اسے خلع نہیں کہتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً یعنی نبی کریم ﷺ نے خلع کو بائن طلاق قرار دیا (سنن الدار قطنی: ۳۹۸۰)۔ اسنادہ ضعیف

بَابُ مَنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا مَعًا عَصَى اللهَ وَبَانَتِ امْرَأَتُهُ

باب: جس نے اکٹھی تین طلاقیں دیں اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور اس کی بیوی اس سے جدا ہو گئی

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ (البقرة: 229)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاقیں دو ہی ہیں۔

وَ قَالَ: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ (البقرة: 230)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اگر اس نے اسے تیسری طلاق دی تو پھر وہ اسکے بعد اس کیلیے حلال نہیں حتیٰ کہ اسکے علاوہ کسی شوہر سے صحبت کرے۔

(1333)۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِي اَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِي طَلَّقَ امْرَأَتَهٗ ثَلَاثًا اَمَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ (مؤطا

www.islamhevorldreligion.com

مالك :1181 من كتاب الطلاق ، بخاری :5259 ، مسلم :3743، ابو داؤد :2245، نسائی :3402 ، ابن ماجة :2066)۔صحیح،وزادابوداؤدفَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَنْفَذَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ (ابوداؤد:2250)۔

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں کہ حضرت عویمر عجلانی نے اپنی بیوی کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے تین طلاقیں دیں۔ابوداؤد میں زیادہ (وضاحت کے ساتھ) روایت کیا ہے کہ: آپ ﷺ نے انہیں نافذ کر دیا۔

(1334)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ يَارَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ لَوْ طَلَّقْتُهَا ثَلَاثاً ، قَالَ إِذَا قَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ إِمْرَأَتُكَ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 4 صفحته 11، سنن الدار قطنی:3922)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کیا فرماتے ہیں اگر میں عورتوں کو تینوں طلاقیں دے دوں۔فرمایا: پھر تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہوگئی۔

(1335)۔ وَعَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعاً ، فَقَامَ غَضْبَاناً ، ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ ؟ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ أَلَا أَقْتُلُهُ ؟ (نسائی:3401)۔رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت محمود بن لبید فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک آدمی کے بارے میں خبر دی گئی جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دے دی تھیں۔آپ ﷺ جلال میں آ کر کھڑے ہو گئے۔پھر فرمایا: کیا اللہ عزوجل کی کتاب سے کھیلا جائے گا جبکہ میں تم میں موجود ہوں؟ حتیٰ کہ ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟

(1336)۔ وَعَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَجَآءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثاً ، قَالَ فَسَكَتَ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ رَآدُّهَا إِلَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ فَيَرْكَبُ الْحُمُوقَةَ ثُمَّ يَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاس يَا ابْنَ عَبَّاس وَإِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قَالَ وَمَن يَّتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً وَإِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللهَ فَلَا أَجِدُ لَكَ مَخْرَجاً ، عَصَيْتَ رَبَّكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ (ابوداؤد:2197)۔صحیح

ترجمہ: حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس موجود تھا۔آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی ہیں۔آپ خاموش ہو گئے حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا کہ آپ اس کی بیوی اسے واپس کر دیں گے۔پھر فرمایا: تم میں سے جس کی مرضی ہو چل پڑتا ہے اور اونٹنی پر سوار ہو جاتا ہے۔پھر آ کر کہتا ہے اے ابن عباس، اے ابن عباس۔ حالانکہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لیے نکلنے کا راستہ بنا دے گا۔تم اللہ سے نہیں ڈرے ہو، میں تمہارے لیے کوئی راستہ نہیں پاتا۔تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور تیری بیوی تجھ سے جدا ہو چکی ہے۔

(1337)۔ وَ قَالَ الرَّجُلُ لِابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي مِائَةَ تَطْلِيقَةً فَمَاذَا تَرٰى عَلَيَّ ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاس طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَسَبْعٌ وَتِسْعُونَ اتَّخَذْتَ بِهَا آيَاتِ اللهِ هُزُواً (مؤطا مالك كتاب الطلاق حدیث رقم:1)۔صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: ایک آدمی نے حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا میں نے اپنی بیوی کو سو طلاقیں دے دی ہیں۔ آپ کا میرے بارے میں کیا خیال ہے؟ حضرت ابنِ عباس نے فرمایا تیری طرف سے اسے تین طلاقیں ہو گئیں اور ستانوے مرتبہ تم نے اللہ کی آیات کا مذاق اڑایا ہے۔

(1338)۔وَعَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلَى بْنِ عَبَّاس فَقَالَ إِنَّ عَمِّي طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَةً. فَقَالَ إِنَّ عَمَّكَ عَصَى اللهَ فَأَثِمَ وَاَطَاعَ الشَّيْطٰنَ. فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً (شرح معانی الآثار: 4387)۔ صحیح وله شواهد

قَالَ الطَّحَاوِي قَدْ رَأَيْنَا اَشْيَآءَ قَدْ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلٰى مَعَانٍ فَجَعَلَهَا اَصْحَابُهُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مِنْ بَعْدِهِ عَلٰى خِلَافِ تِلْكَ الْمَعَانِي لَمَّا رَأَوا فِيهِ مِمَّا قَدْ خَفِيَ عَلٰى بَعْضِهِمْ فَكَانَ ذٰلِكَ حُجَّةً نَاسِخاً لِمَا تَقَدَّمَهُ (كَابْنِ عُمَرَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ، وَابْنِ عَبَّاس فِي الطَّلَاقِ ثَلَاثاً) (شرح معانی الآثار للطحاوی: 4386)۔

ترجمہ: حضرت مالک بن حارث فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور کہا کہ میرے چچا نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دی ہیں۔ فرمایا تیرے چچا نے اللہ کی نافرمانی کی ہے اور گناہ گار ہوا ہے اور شیطان کی اطاعت کی ہے۔ اللہ نے اس کے لیے کوئی راستہ نہیں رکھا۔

امام طحاوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ہم نے بعض کام ایسے دیکھے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کسی خاص مفہوم میں ہوا کرتے تھے پھر آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے جب دیکھا کہ بعض لوگوں پر بات واضح نہیں ہو سکی تو انہوں نے اسے کسی دوسرے مفہوم میں استعمال کرنا شروع کر دیا۔ یہ چیز پہلے حکم کے لیے نسخ کی دلیل بن گئی (جیسا کہ حضرت ابن عمر نے رفع یدین میں کیا اور حضرت ابنِ عباس نے تین طلاقوں میں کیا)۔

شرح

امام نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: مَنْ قَالَ لِامْرَأَتِهِ اَنْتِ طَالِقٌ ثَلٰثاً. فَقَالَ الشَّافِعِي وَمَالِك وَاَبُو حَنِيفَةَ وَ اَحْمَدُ وَجَمَاهِيرُ الْعُلَمَآءِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ يَقَعُ الثَّلَاثُ كَذَا فِي شَرحِ النَّووِي وَقَالَتِ الرَّوَافِضُ وَالظَّاهِرِيَّةُ يَقَعُ الْوَاحِدُ یعنی جس آدمی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تمہیں تین طلاقیں ہیں تو امام شافعی، امام مالک، امام ابوحنیفہ، امام احمد اور سلف وخلف میں سے جمہور علماء فرماتے ہیں کہ تینوں طلاقیں ہو جاتی ہیں (شرح نووی علی مسلم: جلد ا صفحہ ۴۷۸)۔

امام قرطبی مالکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۶۸ھ نے قرآن مجید کی آیت اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ اور بخاری شریف کے بَابُ مَنْ اَجَازَ الطَّلَاقَ الثَّلٰث کو اکٹھا بیان کرنے کے بعد یہی نتیجہ نکالا ہے اور لکھا ہے کہ: اِتَّفَقَ اَئِمَّةُ الْفَتْوٰى عَلٰى لُزُوْمِ اِيْقَاعِ الطَّلَاقِ الثَّلٰثِ فِيْ كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ یعنی فتویٰ کے تمام امام اس بات پر متفق ہیں کہ ایک ہی لفظ میں تین طلاقیں دے دینے سے تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں (قرطبی جلد ۳ صفحہ ۱۲۳)۔

حدیثِ طاؤس کا صحیح محمل یہ ہے کہ اس زمانے میں لوگ ایک طلاق دیتے تو اسی ایک طلاق کی

www.islamicworldreligion.com

تاکید کے لیے مزید دو دفعہ طلاق طلاق بول دیتے تھے، مگر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں عرف بدل گیا اور لوگ انشاء کے طور پر تین طلاقیں دینے لگ گئے تو آپ نے شرعی حکم واضح کرتے ہوئے تین طلاقوں کا نفاذ کیا (فتح القدیر جلد ۳ صفحہ ۴۵۳)۔ ایسی بات نہیں کہنی چاہیے جس سے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ پر تنقید لازم آئے۔

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے استاذ قرطبی متوفی ۶۵۶ھ لکھتے ہیں: وَإِنَّمَا أَطْنَبْنَا فِي الْكَلَامِ عَلَى حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ لِأَنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْجُهَّالِ اغْتَرُّوا بِهِ، فَأَحَلُّوا مَا حَرَّمَ اللهُ، فَافْتَرَوْا عَلَى اللهِ، وَعَلَى كِتَابِهِ، وَعَلَى رَسُولِهِ، وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللهِ كَذِبًا، وَعَدَلَ عَنْ سَبِيلِهِ یعنی ہم نے طاؤس اور ابنِ عباس والی حدیث پر طویل کلام کر دیا ہے، اس لیے کہ بہت سے جاہل اس حدیث کو سمجھنے میں دھوکا کھا گئے، انہوں نے اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال بنا لیا ہے، اور اللہ پر جھوٹ باندھا اور اللہ کی کتاب پر جھوٹ باندھا اور اللہ کے رسول پر جھوٹ باندھا، اور اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور راہِ حق کو چھوڑ دے (المفہم شرح مسلم مصنفہ الامام القرطبی جلد ۴ صفحہ ۲۴۵)۔

اسی طرح حدیثِ ابورکانہ سے استدلال بھی درست نہیں اسلیے کہ ابو داؤد میں دوسری حدیث اسطرح موجود ہے: حضرت رکانہ نے اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دی، نبی کریم ﷺ نے حضرت رکانہ سے پوچھا کہ تم نے اس سے کیا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا میں نے ایک طلاق کا ارادہ کیا تھا۔ آپ نے ان سے قسم لی اور پھر رجوع کا حکم دیا (ابوداؤد: ۲۲۰۶)۔ امام ابوداؤد خود لکھتے ہیں کہ یہ حدیث ابورکانہ والی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اسلیے کہ اس حدیث کو انکے گھر والے روایت کر رہے ہیں لِأَنَّهُمْ وَلَدُ الرَّجُلِ وَأَهْلُهُ أَعْلَمُ بِهِ، إِنَّ رُكَانَةَ إِنَّمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ فَجَعَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدَةً (ابوداؤد: ۲۱۹۶)۔

بَابُ النِّكَاحِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلٰثِ

تین طلاقوں کے بعد نکاح کے طریقے کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ (البقرة: 230)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر اس نے اسے تیسری طلاق دے دی تو وہ اس کے لیے حلال نہیں جب تک وہ کسی دوسرے شوہر کے ساتھ صحبت نہ کرے۔

(1339)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ جَآءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ بَعْدَهٗ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهٗ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلٰى رِفَاعَةَ؟ قَالَتْ نَعَمْ، قَالَ لَا حَتّٰى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهٗ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ

www.islamicworlddreligion.com

(بخاری:2639،مسلم:3526،ترمذی:1118،نسائی:3408،ابن ماجة:1932،سنن الدارمی:2271)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور عرض کیا میں رفاعہ کے پاس تھی تو اس نے مجھے طلاق دے دی اور تینوں اکٹھی دے دیں۔میں نے اس کے بعد عبدالرحمن بن زبیر سے نکاح کر لیا۔ اس کے پاس کپڑے کے ایک ٹکڑے کے سواء کچھ نہیں۔فرمایا کیا تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو؟ عرض کیا جی حضور۔فرمایا: نہیں۔جب تک تو اس کی مٹھاس نہ چکھے اور وہ تیری مٹھاس نہ چکھے۔

(1340)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ رَوَاهُ الدَّارِمِي وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاس وَعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (ترمذی:1120،نسائی:3416،ابن ماجة :1934،سنن الدارمی:2262)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (منصوبے سے) حلالہ کرنے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔

شرح

طے شدہ منصوبے (Planning) کے تحت حلالہ کرنا حرام اور لعنت کا سبب ہے۔لیکن اس غلطی کا راستہ روکنے کے لیے تین طلاقوں کو ایک ہی طلاق قرار دینا اس سے بھی بڑی غلطی ہے۔

بَابُ الْعِدَّةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

عدت اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا (البقرة:234)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو لوگ تم میں سے وفات دے دیے جائیں اور وہ بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن روکے رکھیں۔

وَقَالَ: وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ (البقرة:228)۔

ترجمہ: اور فرمایا: طلاق شدہ عورتیں اپنے آپ کو تین حیض تک روکے رکھیں۔

وَقَالَ: وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓئِيْ لَمْ يَحِضْنَ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (الطلاق:4)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: تمہاری بیویوں میں سے وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں اگر تمہیں شک ہو تو ان کی عدت تین ماہ

www.islamtheworldreligion.com

ہے اور ان عورتوں کی بھی جنہیں ابھی تک حیض نہیں آیا۔ اور حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وضعِ حمل کریں۔

(1341)۔عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثاً لَهَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى وَ اَيْضاً عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، مِثْلَهُ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (شرح معانی الآثار للطحاوی: 4435,4434، سنن الدار قطنی: 3904)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: طلاق یافتہ عورت کے لیے تین حیض تک ہے، نفقہ اور رہائش۔

(1342)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا حَلَّتْ رَوَاهُ مُحَمَّدٌ وَرُوِيَ مِثْلَهُ عَنْ عُمَرَ (مؤطا محمد صفحہ 262)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عورت نے جنم دے دیا جو کچھ اس کے شکم میں تھا تو حلال ہوگئی۔

(1343)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى الْمُعْتَدَّةَ عَنِ الْكُحْلِ وَالدُّهْنِ وَالْخِضَابِ وَالْحِنَّاءِ (نسائی: 3536)۔ صحیح، وَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ اِلَّا مِنْ اَمْرٍ لَابُدَّ مِنْهُ (نسائی: 3537)۔ ضعیف، ولکن لہ شواھد

ترجمہ: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عدت والی عورت کو سرمہ، تیل، خضاب اور مہندی لگانے سے منع فرمایا۔ اور فرماتی ہیں کہ عدت والی عورت مجبوری کے علاوہ سرمہ نہ لگائے۔

(1344)۔وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْراً ، وَمَرَّ الْحَدِيْث (بخاری: 5334، مسلم: 3729، ابو داؤد: 2299، ترمذی: 1196، سنن الدارمی: 2288، نسائی: 3500، مؤطا امام مالك كتاب الطلاق: 101)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اُم حبیبہ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ فرمایا: جو عورت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے سوائے اپنے شوہر کے چار مہینے اور دس دن۔

(1345)۔وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي امْرَأَةِ الْمَفْقُوْدِ تَرَبَّصُ اَرْبَعَ سِنِيْنَ، ثُمَّ تَعْتَدُّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْراً (مؤطا امام مالك: 52 من كتاب الطلاق)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے گم شدہ آدمی کی بیوی کے بارے میں فرمایا کہ چار سال انتظار ہے پھر اس کے بعد چار ماہ دس دن عدت گزارے۔

☆.....☆.....☆

www.islamtheworldreligion.com

كِتَابُ الْمَعِيْشَةِ
معاشیات کی کتاب

وَ قَالَ : قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ (العمران :26)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کہو اے اللہ ملک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے ملک عطا فرماتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے۔

اَلْحَقُّ الْاَسَاسِيُّ
بنیادی حقوق

(1346)۔عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَيْسَ لِابْنِ آدَمَ حَقٌّ فِي سِوٰى هٰذِهِ الْخِصَالِ بَيْتٌ يَسْكُنُهُ وَثَوْبٌ يُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتَهُ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَآءُ (ترمذی:2341،مسند احمد:440)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدم کے بیٹے کا کوئی حق نہیں سوائے ان چیزوں کے: گھر جس میں وہ رہے، کپڑا جس سے وہ اپنا ستر چھپائے، روٹی کا ٹکڑا اور پانی۔

(1347)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِي ثَلَاثٍ، فِي الْمَآءِ، وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ (ابوداؤد:3477،ابن ماجۃ:2472،مسند احمد:22977)۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں پانی میں، گھاس میں اور آگ میں۔

بَابُ طَلَبِ رِزْقِ الْحَلَالِ
رزقِ حلال طلب کرنے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا (مومنون :51)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اچھی چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک اعمال کرو۔

(1348)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّباً وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ، فَقَالَ يَآاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحاً وَقَالَ تَعَالٰى يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ ، اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى

www.islamtheworldreligion.com

السَّمَآءَ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِّيَ بِالْحَرَامِ ، فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ

(مسلم :2346، ترمذی :2989، سنن الدارمی :2719)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے اور صرف پاک چیز کو قبول فرماتا ہے۔ اللہ نے مومنوں کو اسی چیز کا حکم دیا ہے جس کا حکم رسولوں کو دیا ہے۔ فرمایا: اے رسولو! پاک چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو اُن پاک چیزوں میں سے کھاؤ جو ہم نے تمہیں رزق دیا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اس آدمی کا تذکرہ فرمایا جو لمبا سفر کرتا ہے۔ بکھرے ہوئے غبار آلود بالوں والا اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بڑھاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب، حالانکہ اس کا کھانا حرام ہے، اس کا پینا حرام ہے، اس کا لباس حرام ہے اور وہ حرام سے پلا ہے پھر اس کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے۔

(1349)۔وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهُنَّ كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الشُّبُهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ كَالرَّاعِي يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يَرْتَعَ فِيْهِ ، اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى ، اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ ، اَلَا وَاِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ

(بخاری :52، مسلم :4094، ابو داؤد :3329، ترمذی :1205، نسائی :4453، ابن ماجۃ :3984، سنن الدارمی :2534)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان مشکوک چیزیں ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ جو شخص مشکوک چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور عزت کو بچا لیا اور جو مشکوک چیزوں میں پڑا وہ حرام میں پھنس گیا۔ جیسے چرواہا چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے تو خطرہ ہوتا ہے کہ (جانور) اس میں سے چر لے۔ خبردار ہر بادشاہ کی چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ کی چراگاہ اس کے حرام کردہ امور ہیں۔ خبردار! جسم میں ایک لوتھڑا ہے۔ جب وہ ٹھیک رہے تو سارا جسم ٹھیک رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے۔ خبردار! وہ دل ہے۔

(1350)۔وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ (ترمذی :2518، نسائی :5711، سنن الدارمی :2535، مسند احمد :1723)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث یاد کی ہے کہ جو چیز تجھے شک میں ڈالے اسے چھوڑ دے اسکی خاطر جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔ بے شک سچ اطمینان بخشتا ہے اور بے شک جھوٹ بے یقینی پیدا کرتا ہے۔

(1351)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ (ترمذی :1209، سنن الدارمی :2542، سنن الدارقطنی :2789)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سچ بولنے والا تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

www.islamurdureligion.com

(1352)۔وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ قُلِ الْحَقَّ وَلَو كَانَ مُرّاً (صحيح ابن حبان:361،شعب الايمان للبيهقي:4942)۔صَحَّحَهُ ابن حبان

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا: حق کہو خواہ کڑوا ہو۔

حُرْمَةُ الرِّشْوَتِ

رشوت کا حرام ہونا

(1353)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بنِ عَمْرِو بْنِ العَاص رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَ الْمُرْتَشِيَ (ترمذی:1337،ابو داؤد:3580،ابن ماجة:2313)۔صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے والے اور رشوت دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

اَخْذُ الْاَرْضِ ظُلْمًا

ظلم کر کے زمین چھین لینا

(1354)۔عَنْ سَعِيدِ بنِ زَيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ اَخَذَ شِبْراً مِنَ الْاَرْضِ ظُلْماً فَاِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ سَبْعِ اَرْضِيْنَ (بخاری:3198،مسلم:4134،ترمذی:1418،سنن الدارمی:2609)۔صحيح

ترجمہ: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے ظلم کر کے ایک بالشت زمین بھی حاصل کی وہ ساتوں زمینوں میں سے اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالی جائے گی۔

(1355)۔وَعَنْ عِمْرَانِ بنِ حُصَينٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَا جَلَبَ وَ لَا جَنَبَ وَ لَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا (ترمذی:1123،ابو داؤد: 2581،نسائی:3335،ابن ماجة:3937،سنن الدار قطنی:4785)۔صحيح،الجلب ان يذهب للشراء من البعيد و الجنب ان يجيء بالمبيع من البعيد

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اسلام میں (بیچنے کی چیز) نہ دور سے لانا جائز ہے، نہ دور لے جانا جائز ہے اور نہ ہی ادلے بدلے کا نکاح جائز ہے، اور جس نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

بَيَانُ اللُّقَطَةِ

گری ہوئی چیز کا بیان

(1356)۔عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: اعْرِفْ وِكَاءَهَا، وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ

www.islamtheworldreligion.com

عَرِّفْهَا سَنَةً، ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا، فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ: فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، فَقَالَ: وَمَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، تَرِدُ الْمَآءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ، فَذَرْهَا حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: لَكَ، أَوْ لِأَخِيكَ، أَوْ لِلذِّئْبِ (بخاری: 91، مسلم 4498، ابو داؤد: 1704، ترمذی: 1372)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت زید بن خالد جہنی فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے راستہ میں گری ہوئی چیز کے متعلق سوال کیا، آپ نے فرمایا: اس کے سر بند (جس ڈوری سے تھیلی کو باندھا گیا ہو) کی پہچان رکھو، پھر ایک سال تک اس کا اعلان کرو، پھر تم خود اس سے نفع حاصل کرو (یعنی اگر مالک نہ آئے تو اسے اپنے استعمال میں لے آؤ)، پھر اگر اس کا مالک (بعد میں) آ جائے تو اس کو وہ چیز ادا کر دو۔ اس شخص نے پوچھا: گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ آپ غضب ناک ہوئے حتیٰ کہ آپ کے دونوں رخسار (مبارک) سرخ ہو گئے، آپ نے فرمایا: تمہارا اس سے کیا تعلق ہے، اس کے ساتھ اس کے پانی کا مشکیزہ ہے (یعنی پانی سٹور کرنے کے لیے وسیع معدہ) اور اس کا جوتا ہے (یعنی چلنے کے لیے نہ تھکنے والے پاؤں) وہ پانی کے چشمہ پر جا کر پانی پی لے گا اور درختوں کو چرتا رہے گا، اس کو چھوڑ دو حتیٰ کہ اس کا مالک اس کو پا لے۔ اس سائل نے پوچھا کہ گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی ہے یا بھیڑیے کی ہے (یعنی اسے خطرہ ہے لہٰذا اسے پکڑ لو اور بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اعلان کرو)۔

(1357)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَخَّصَ لَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَأَشْبَاهِهِ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهِ (ابو داؤد: 1717)۔ حسن

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے رخصت دی تھی کہ عصا، لاٹھی، رسی اور اس طرح کی چیزیں اگر کسی آدمی کو ملیں تو ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

شرح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گری ہوئی چیز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: لَا يَحِلُّ اللُّقْطَةُ، مَنِ الْتَقَطَ شَيْئاً فَلْيُعَرِّفْهُ سَنَةً، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ فَلْيَرُدَّهُ إِلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَأْتِ فَلْيَتَصَدَّقْ بِهِ، فَإِنْ جَاءَ فَلْيُخَيِّرْهُ بَيْنَ الْأَجْرِ وَبَيْنَ الَّذِي لَهُ یعنی گری ہوئی چیز حلال نہیں ہے۔ جسے گری ہوئی چیز ملے وہ ایک سال تک اسکا اعلان کرے۔ اگر اس کا مالک آ جائے تو اسے واپس کر دے اور اگر وہ نہ آئے تو اسے خیرات کر دے۔ اب اگر وہ آ جائے تو اسے اختیار دے (اسی صدقہ کو برقرار رکھ کر) اجر پانے کا یا اپنا حق وصول کرنے کا (سنن دار قطنی: ۴۳۴۳)۔ ضعیف

اَلْكَسْبُ بِالْيَدِ

ہاتھ سے کمانا

(1358)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ، وَإِنَّ

www.islamtheworldreligion.com

اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ (ترمذی:1358،ابوداؤد:3528،نسائی:4449،ابن ماجة:2290)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: سب سے اچھی چیز جو تم کھاتے ہو وہ تمہارے ہاتھ کی کمائی ہے۔اور تمہاری اولادیں تمہاری کمائی ہیں۔

(1359)۔وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَمَّرَ اَرضاً لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ (بخاری : 2335،مسند احمد: 24764)۔صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے ایسی زمین آباد کی جو کسی کی ملکیت نہ تھی تو وہی اسکا حقدار ہے۔

(1360)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا بَعَثَ اللهُ نَبِيًّا اِلَّا رَعَى الْغَنَمَ. فَقَالَ اَصْحَابُهُ وَاَنْتَ؟ فَقَالَ نَعَمْ، كُنْتُ اَرْعٰى عَلٰى قَرَارِيْطَ لِاَهْلِ مَكَّةَ (بخاری:2262،ابن ماجة:2149)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔آپ ﷺ کے صحابہ نے عرض کیا آپ ﷺ نے بھی؟ فرمایا ہاں۔میں مکہ کے قراریط پر جا کر بکریاں چراتا تھا۔

لِلسَّائِلِ حَقٌّ

سوالی کا بھی حق ہے

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَاَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ (الضحیٰ:10)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سوالی کو انکار مت کر۔

(1361)۔عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَاِنْ جَآءَ عَلٰى فَرَسٍ (ابوداؤد:1665،مؤطا مالك:3 من كتاب الصدقة،مسند احمد:1730)۔مرسل حسن

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوالی کا حق ہے خواہ وہ گھوڑے پر سوار ہو کر آئے۔

بَيَانُ الدَّيْنِ

قرض کا بیان

(1362)۔عَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِراً اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَنْجَاهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (مسلم :4000)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرض معاف کر دیا، اللہ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے نجات دے گا۔

www.islamtheworldreligion.com

(1363)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ (مسلم:4883)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہید کا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے سواء قرض کے۔

حُرْمَةُ الرِّبٰوا

سود کی حرمت

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا (البقرة:275)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ نے خرید وفروخت حلال فرمائی ہے اور سود کو حرام ٹھہرایا ہے۔

وَ قَالَ: وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللهِ (البقرة:279)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اگر تم ایمان والے ہو تو باقی ماندہ سود بھی معاف کر دو۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ کی طرف سے جنگ کا اعلان سن لو۔

(1364)۔عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ آكِلَ الرِّبٰو وَمُوكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَ شَاهِدَيْهِ، وَ قَالَ هُمْ سَوَآءٌ رَوَاهُ مُسْلِم وَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ (مسلم:4093، ترمذی:1206، ابو داؤد:3333، ابن ماجة:2277)۔صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور فرمایا ہے کہ یہ سب برابر ہیں۔

(1365)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا اَكَلَ الرِّبٰو، فَاِنْ لَمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهٖ وَيُرْوٰى مِنْ غُبَارِهٖ (ابو داؤد:3331، نسائی:4455، ابن ماجة:2278)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: لوگوں پر ایک وقت آئیگا کہ سود کھائے بغیر کوئی بھی نہیں بچے گا۔ اگر سود نہ کھایا تو اسکے اثرات اس تک ضرور پہنچ جائیں گے۔ اور وہ اسکے غبار سے سیراب ہوگا۔

(1366)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلرِّبٰو سَبْعُوْنَ جُزْأً، اَيْسَرُهَا اَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ (ابن ماجة:2274)۔ الحدیث صحیح وله شواهد

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سود کے ستر گناہ ہیں۔ ان میں سے سب

www.islamtheworldreligion.com

سے چھوٹا یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں سے نکاح کرے۔

(1367)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلذَّهْبُ بِالذَّهْبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ يَداً بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰى، اَلْآخِذُ وَالْمُعْطِي فِيْهِ سَوَآءٌ (مسلم:4064)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، کھجور کے بدلے کھجور اور نمک کے بدلے نمک برابر برابر ہے، ہاتھوں ہاتھ ہے۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو وہ سود ہے۔ لینے والا دینے والا اس میں برابر ہیں۔

(1368)۔ وَعَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا رِبٰوا اِلَّا فِي النَّسِيْئَةِ رَوَاهُ الطَّحَاوِي وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ وَالْبُخَارِي، اَلرِّبٰوا فِي النَّسِيْئَةِ (بخاری:2179، مسلم:4088، نسائی:4580، طحاوی:5628، ابن ماجة 2257 :، سنن الدارمی:2583)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کوئی سود نہیں ہے سوائے قرض پر۔ مسلم بخاری کی روایت میں ہے کہ سود قرض پر ہوا کرتا ہے۔

(1369)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا بَأْسَ بِالْحَيَوَانِ وَاحِداً بِاثْنَيْنِ يَداً بِيَدٍ، وَكَرِهَ نَسِيْئَةً (ابن ماجة:2271)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ایک کے بدلے دو جانور ہاتھوں ہاتھ لینے میں کوئی حرج نہیں۔ اور آپ ﷺ نے ادھار پر ایسا سودا ناپسند فرمایا۔

شرح

سود کا تعلق صرف ان چھ چیزوں سے نہیں جو حدیث میں بیان ہوئی ہیں بلکہ یہ علت جہاں بھی پائی جائے گی وہی حکم لاگو ہوگا۔ امام محمد بن نصر مروزی متوفی ۲۹۴ ہجری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: جس نے کہا کہ سود صرف انہی چھ چیزوں میں ہے جن کا نام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لیا ہے، تو اس کا یہ قول اسلاف کی تحقیقات کے خلاف ہے اور تمام شہروں کے علماء میں سے اہل فتویٰ کے اجماع کے خلاف ہے اور ہم اسلاف میں سے کوئی ایک عالم بھی ایسا نہیں جانتے جس نے یہ قول کیا ہو لَا نَعْلَمُ اَحَدًا مِنَ السَّلَفِ ذَهَبَ اِلَيْهِ (السنۃ صفحہ ۱۷۳)۔

اگر قرض پر اضافہ ہو تو اسے رباء النسیئہ کہتے ہیں اور اگر قرض کے بغیر ہاتھوں ہاتھ تبادلے میں اضافہ ہو تو اسے رباء الفضل کہتے ہیں۔

www.islamtheworldreligion.com

بَابُ اَحْكَامِ الْبَيْعِ وَالشِّرَآءِ
خرید وفروخت کے احکام کا باب

(1370)۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَ الْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا (بخاری: 2381، 2196، مسلم: 3912، 3913، ترمذی: 1313، ابو داؤد: 3404، ابن ماجة: 2266)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے محاقلہ، مزابنہ، مخابرہ، معاومہ اور ثنیا سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت فرمائی۔ (محاقلہ یہ ہے کہ کھیت کی کھڑی فصل کو اسی جنس کے خشک اناج کے معین پیمانوں کے عوض بیچ دیا جائے، مزابنہ یہ ہے کہ تازہ کھجوروں کی چھوہاروں کے عوض بیع کی جائے، مخابرہ یہ ہے کہ زمین مزارعت پر دی جائے اس طرح کہ فصل کا تہائی یا چوتھائی حصہ لینا ہو، معاومہ یہ ہے کہ درخت کے پھلوں کو چند سالوں کے عوض فروخت کر دیا جائے، ثنیا یہ ہے کہ بیچے جانے والے پھلوں میں سے ایک غیر معلوم حصہ مستثنیٰ کر لیا جائے، عرایا یہ ہے کہ درخت پر لگی کھجوروں کا اندازہ کر لیا جائے اور ان کھجوروں کو درخت پر ہی خشک ہونے دیا جائے اور انہیں انکی مقدار کے برابر چھوہاروں کے بدلے میں بیچ دیا جائے، گویا یہ دراصل مزابنہ میں سے استثنیٰ ہے)۔

(1371)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِبَيْعٍ وَلَا يَبِيْعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ (بخاری: 2150، مسلم: 3815، ابو داؤد: 3443، ابن ماجة: 2175، نسائی: 4496، مؤطا مالك: 96 من كتاب البيوع)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خریدنے کے لیے قافلے کو آگے جا کر مت ملو اور کوئی شخص دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرے اور ملاوٹ نہ کیا کرو اور شہری آدمی دیہاتی کے لیے نہ بیچے۔

(1372)۔ وَعَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِي (ترمذی: 1233، ابو داؤد: 3503، نسائی: 4613، ابن ماجة: 2187)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے وہ چیز بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو۔

(1373)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ سَعِّرْ لَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَ اِنِّي لَاَرْجُو اَنْ اَلْقٰى رَبِّي وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةِ دَمٍ وَلَا مَالٍ (ابو داؤد: 3451، ترمذی: 1314، ابن ماجة: 2200، سنن الدارمی: 2548)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں قیمتیں چڑھ گئیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے لیے قیمت مقرر فرما دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مقرر کرنیوالا اللہ ہے جو بند کرتا ہے، کھولتا ہے اور رزاق ہے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ اپنے رب سے اس حال میں ملوں کہ تم میں سے کوئی بھی مجھ پر خون یا مال کے ظلم کا مطالبہ نہ رکھتا ہو۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اَلْجَالِبُ مَرْزُوقٌ وَالْمُحْتَكِرُ مَلْعُونٌ یعنی مال عام کرنے والے کو رزق دیا جاتا ہے اور ذخیرہ اندوزی کرنے والے پر لعنت ہے (ابن ماجہ: ۲۱۵۳، سنن الدارمی: ۲۵۴۷)۔ضعیف

بَيَانُ بَيْعِ الْحَرَامِ

حرام کی خرید وفروخت کا بیان

(1374)۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ، فَقَالَ لَا، هُوَ حَرَامٌ (بخاری: 2236، مسلم: 4048، ابو داؤد: 3486، ترمذی: 1297، نسائی: 4256، ابن ماجۃ: 2167)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ وہ مکہ میں تھے: بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت سے منع فرمایا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ مردار کی چربی کے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں۔ اس سے کشتیاں چکائی جاتی ہیں، چمڑوں کی مالش کی جاتی ہے اور لوگ چہروں پر اس کی کریم لگاتے ہیں۔ فرمایا نہیں، یہ حرام ہے۔

بَيَانُ الْخِيَارِ

سودے کی واپسی کا اختیار

(1375)۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلَى صَاحِبِهِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا بَيْعُ الْخِيَارِ (بخاری: 2107، مسلم: 3853، ابو داؤد: 3454، ترمذی: 1245، نسائی: 4465، ابن ماجۃ: 2181، مؤطا امام مالك: 79 من كتاب البيوع)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خرید وفروخت کرنے والے دونوں آدمیوں کو سودے کی واپسی کا اختیار ہے جب تک وہ ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں سوائے بیع الخیار کے۔

(1376)۔ وَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ أَعْرَابِيّاً بَعْدَ الْبَيْعِ (ترمذی: 1249، ابن ماجۃ: 2184)۔ حسن

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دیہاتی کو چیز بیچنے کے بعد واپس کرنے کا اختیار دیا۔

(1377)۔ وَ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: مَنِ اشْتَرَىٰ شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَآهُ (السنن الكبرىٰ للبيهقي:10428)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ایوب (تابعی) نے حضرت حسن (بصری) سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے کوئی ایسی چیز خریدی جسے نہیں دیکھا تھا، تو اسے دیکھنے کے بعد اسے اختیار ہے (چاہے رکھے یا واپس کرے)۔

شرح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مَنِ اشْتَرَىٰ شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَآهُ یعنی جس نے کوئی چیز خریدی جسے اس نے دیکھا نہیں تھا تو دیکھنے کے بعد اسے اختیار ہے (سنن الدار قطنی: ۲۷۷۹، السنن الکبریٰ للبیہقی: ۱۰۴۲۶)۔ ضعیف، و عن مکحول مرفوعًا (السنن الکبریٰ: ۱۰۴۲۵)۔ ضعیف

بَيَانُ الْإِقَالَةِ

سودا واپس کرنا

(1378)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ أَقَالَ مُسْلِماً أَقَالَ اللهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (ابو داؤد:3460، ابن ماجة:2199، مسند احمد:7425)۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے مسلمان کا سودا واپس کر لیا قیامت کے دن اللہ اس کی خطائیں واپس کر دے گا۔

بَيَانُ السَّلَفِ

سلف کا بیان

(1379)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ، فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَىٰ أَجَلٍ مَعْلُومٍ (بخاری:2239، مسلم:4118، ابو داؤد:3463، ترمذی:1311، نسائی 4616:، ابن ماجة:2280، سنن الدارمی:2586)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو وہ لوگ ایک سال یا دو سال کے ادھار پر پھلوں کی بیع کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیع سلّم کرے وہ صرف معین ماپ اور معین وزن اور مدتِ معینہ میں بیع کرے۔

www.islamtheworldreligion.com

(1380)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ اَسْلَفَ فِي شَيءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّقْبِضَهٗ (ابو داؤد:3468، ابن ماجة:2283)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو شخص کسی چیز کی بیع سلّم کرے، وہ اس پر قبضہ کرنے سے پہلے آگے کسی کو نہ بیچے۔

بَيَانُ الرَّهْنِ

رہن کا بیان

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: فَرِهَانٌ مَّقْبُوْضَةٌ (البقرة:283)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رہن ہے قبضہ شدہ۔

(1381)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ طَعَاماً مِنْ يَهُودِيٍّ اِلٰى اَجَلٍ وَرَهَنَهٗ دِرْعاً لَهٗ مِنْ حَدِيْدٍ (بخاری:2068، مسلم:4115، نسائی:4609، ابن ماجة:2436)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک یہودی سے وقتِ مقررہ تک کے لیے کھانا خریدا اور اپنی ایک لوہے کی زرہ اس کے پاس گروی رکھی۔

(1382)۔ وَعَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَا يُنْتَفَعُ مِنَ الرَّهْنِ بِشَيءٍ (شرح معاني الآثار للطحاوي:5757)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت شعبی فرماتے ہیں کہ گروی رکھی ہوئی چیز سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاتا۔

اَلْوَدِيْعَةُ

ودیعت

(1383)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُوْدِعَ وَدِيعَةً فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ (ابن ماجة:2401)۔ حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جسے کوئی چیز ودیعت کی گئی (ضائع ہونے کی صورت میں) اس کے ذمے کوئی تاوان نہیں ہے۔

(1384)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: اَلْعَارِيَةُ بِمَنْزِلَةِ الْوَدِيْعَةِ لَا ضَمَانَ فِيْهَا اِلَّا اَنْ يَتَعَدّٰى (المصنف لعبد الرزاق:14785)۔ صحيح وله شواهد

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ادھاری چیز، ودیعت کے قائم مقام ہے۔ اس میں کوئی ضمان نہیں ہے سواء اس کے کہ اس نے زیادتی کی ہو۔

www.islamtheworldreligion.com

بَيَانُ الشُّفْعَةِ

شفعہ کا بیان

(1385)۔عَنْ عَلِيٍّ وَعَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ لِلْجَوَارِ

(شرح معانی الآثار للطحاوی:5869،المصنف لابن ابی شیبۃ المجلد 5 صفحتہ 325)۔صحیح

ترجمہ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شفعہ کے مقدمے کا فیصلہ پڑوسی کے حق میں فرمایا۔

(1386)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلشَّرِيْكُ شَفِيْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ

(ترمذی:1371،شرح معانی الآثار للطحاوی:5880)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: شراکت کرنے والا شفعہ کرسکتا ہے اور شفعہ ہر چیز میں ہے (حیوان کا استثناء آگے آتا ہے)۔

(1387)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ لَا شُفْعَةَ فِي الْحَيَوَانِ (شرح معانی الآثار للطحاوی:5882)۔ صحیح،وعلیہ العمل

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا: حیوان میں کوئی شفعہ نہیں۔

بَابُ كِرَآءِ الْاَرْضِ

زمین بٹائی پر دینا

(1388)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا خَرَجَ مِنَ الزَّرْعِ (شرح معانی الآثار للطحاوی:5821،بخاری قبل حدیث:2285)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیبر والوں کیساتھ کھیت کی پیداوار سے حصہ لینا طے فرمایا۔

(1389)۔وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خُدَيْجٍ قَالَ كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا ، وَكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِي اَرْضَهُ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِي وَهٰذِهٖ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهٖ وَلَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ (بخاری:2332،مسلم:3951،ابو داؤد:3392،نسائی:3909،ابن ماجۃ:2458)۔صحیح

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں کہ اہلِ مدینہ میں سے ہم سب سے زیادہ کھیتوں کے مالک تھے۔ہم میں سے کوئی آدمی اپنی زمین بٹائی پر دیتا تھا تو یوں کہتا تھا کہ یہ ٹکڑا میرا ہے اور یہ ٹکڑا تیرا ہے۔اب کبھی یہ ٹکڑا پیداوار دیتا تھا اور وہ نہیں دیتا تھا۔انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمادیا۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

مزارعت پر دی گئی زمین میں کاشتکاری کے لیے بیج کون دیگا؟ اس پر شرعاً کوئی پابندی نہیں، ہر علاقے کے عرف یعنی رواج کیمطابق جائز ہوگا يُعْتَبَرُ فِيْهِ عُرْفُهُمْ (فتاویٰ عالمگیری جلد ۸ صفحہ ۵۲۱)۔

ٹھیکے پر زمین دینا یا لینا جائز ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مُزْدَرَعًا ، كُنَّا نُكْرِي الأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسَمًّى لِسَيِّدِ الأَرْضِ ، قَالَ: فَرُبَّمَا يُصَابُ ذٰلِكَ وَتَسْلَمُ الأَرْضُ ، وَرُبَّمَا يُصَابُ الأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذٰلِكَ ، فَنُهِيْنَا ، وَأَمَّا الذَّهَبُ وَالوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ یعنی حضرت رافع بن خدیج فرماتے ہیں: ہم اہل مدینہ میں سے اکثر کاشتکاری کرتے تھے، ہم زمین کی ایک جانب کی پیداوار کے عوض اس کو کرایہ پر دیتے تھے، جس جانب کو زمین کا مالک متعین کرتا تھا، حضرت رافع نے فرمایا، کبھی زمین کی اُس جانب پر کوئی آفت آجاتی اور دوسری جانب سلامت رہتی، اور کبھی اِس جانب کوئی آفت آجاتی اور وہ جانب محفوظ رہتی، تو ہمیں زمین کو اس طرح کرایہ پر دینے سے منع کر دیا گیا اور سونے اور چاندی کے عوض کرایہ پر دینے کا اُس زمانے میں رواج نہیں تھا (بخاری: ۲۳۲۷، طحاوی: ۵۸۰۲)۔

امام طحاوی نے حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آكْرُوْهَا بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ یعنی زمین سونے اور چاندی کے عوض کرایہ (ٹھیکہ) پر دو (طحاوی: ۵۸۰۹، نسائی: ۳۸۹۴)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: إِنَّ أَمْثَلَ مَا أَنْتُمْ صَانِعُونَ أَنْ تَسْتَأْجِرُوا الأَرْضَ الْبَيْضَاءَ ، مِنَ السَّنَةِ إِلَى السَّنَةِ یعنی جن کاموں کو تم کرنا چاہتے ہو ان میں بہترین کام یہ ہے کہ اپنی خالی زمین کو ایک سال سے دوسرے سال تک کرایہ پر دے دیا کرو (بخاری قبل: ۲۳۴۶)۔

امام ابو یوسف اور امام محمد مذکورہ دلائل کی بناء پر زمین کرایہ (ٹھیکہ) پر دینے کے جواز کے قائل ہیں (طحاوی جلد ۳ صفحہ ۳۹۷)۔ اسی پر فتویٰ ہے۔

بَابُ الْعُمْرٰى

کسی کو زندگی بھر کے لیے ہبہ کرنے کا باب

(1390)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، اَلْعُمْرٰى جَائِزَةٌ (بخاری: 2626، مسلم: 4202، ابو داؤد: 3548، نسائی: 3729)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: زندگی بھر کے لیے ھبہ کرنا جائز ہے۔

(1391)۔ وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ لِأَهْلِهَا (مسلم: 4201)۔ صحیح

www.islamicurdubooks.com

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: زندگی بھر کے لیے دی گئی چیز اسکے قابض کی میراث ہے۔

بَابُ الشِّرْكَةِ وَالْمُضَارَبَةِ

شرکت اور مضاربت کا باب

(1392)۔ عَنْ زَهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ كَانَ يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِى الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَيرِ فَيَقُولَانِ لَهٗ ، اَشْرِكْنَا فَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا اِلَى الْمَنْزِلِ (بخاری:2501)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت زہرہ بن معبد فرماتے ہیں کہ میرے دادا حضرت عبداللہ بن ہشام مجھے ساتھ لے کر بازار تشریف لے جاتے اور کھانے کی چیزیں خریدتے تھے۔ انہیں حضرت ابن عمر اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما ملتے تو کہتے تھے کہ ہمیں بھی اپنے کاروبار میں شریک کریں۔ نبی کریم ﷺ نے آپ کے لیے برکت کی دعا فرمائی تھی۔ وہ انہیں شریک کر لیتے تھے تو کبھی کبھی جانور پر لادا ہوا سارا سامان ہی خرید لیتے تھے اور اسے گھر بھیج دیتے تھے۔

(1393)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰى مَنِ ائْتَمَنَكَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ (ابو داؤد:3535، ترمذی:1264، سنن الدارمی:2600)۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ: جس نے تیرے پاس امانت رکھی، اسے واپس ادا کر، اور جس نے تجھ سے خیانت کی اس کے ساتھ خیانت مت کر۔

(1394)۔ وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اَعْطَاهُ دِينَاراً لِيَشْتَرِيَ لَهٗ شَاةً، فَاشْتَرٰى لَهٗ شَاتَيْنِ فَبَاعَ اِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ فَدَعَا لَهٗ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي بَيْعِهٖ بِالْبَرَكَةِ فَكَانَ لَوِ اشْتَرٰى تُرَاباً لَرَبِحَ فِيْهِ (بخاری:3642، ابو داؤد:3384، ترمذی:1258، ابن ماجۃ:2402)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عروہ بن ابی جعد بارقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار عطا فرمایا تاکہ وہ آپ ﷺ کے لیے بکری خریدیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کے لیے دو بکریاں خریدیں۔ ان میں سے ایک بکری ایک دینار میں فروخت کر دی اور آپ ﷺ کے پاس ایک بکری اور ایک دینار لے کر حاضر ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے کاروبار میں برکت کی دعا فرمائی۔ وہ اگر مٹی بھی خریدتے تھے تو انہیں اس میں نفع ہوتا تھا۔

شرح

بینکاری کا مکمل نظام جب تک سرکاری سطح پر اسلامی نہیں ہو جاتا، شکوک وشبہات کے بادل

www.islamthewordreligion.com

منڈلاتے رہیں گے۔اس کے علاوہ بیمہ کمپنیاں اور دیگر کاروباری ادارے جو موجودہ بینکاری نظام کے ساتھ منسلک ہیں انہیں شریعت کے مطابق قرار دینے میں اگر اختلاف ہے تو ممانعت کا پہلو غالب سمجھنا چاہیے۔حدیث شریف میں ہے کہ: لوگوں پر ایک وقت آئیگا کہ سود کھائے بغیر کوئی بھی نہیں بچے گا۔اگر سود نہ کھایا تو اسکے اثرات اس تک ضرور پہنچ جائیں گے (ابوداؤد:۳۳۳۱)۔

متقی لوگوں کو یہ قاعدہ یاد رکھنا چاہیے کہ: دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ یعنی جس میں شک ہے اسے چھوڑ دو اور جس میں شک نہیں اسے اختیار کرلو (ترمذی: ۲۵۱۸)۔البتہ اپنی فاضل دولت کی محض حفاظت کے لیے علماءِ اسلام کے کسی منظور کردہ بینک پر اعتماد کرلینا مجبوری ہے۔

حُقُوقُ الْاَجِيْرِ

مزدور کے حقوق

(1395)۔عَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ ، جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ ، فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَاِنْ كَلَّفْتُمُوْهُمْ فَاَعِيْنُوْهُمْ (بخاری:30، 2545، مسلم:4313، ابوداؤد:5157، 5158، ترمذی:1945، ابن ماجة:3690)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارے ماتحت تمہارے بھائی ہیں۔اللہ نے انہیں تمہارا دستِ نگر بنایا ہے۔جسکے ماتحت اس کا بھائی ہو تو جو کچھ خود کھاتا ہے اس میں سے اسے کھلائے اور جو کچھ خود پہنتا ہے اس میں سے اسے پہنائے۔اور ان سے انکی برداشت سے زیادہ کام مت لو۔اور اگر زیادہ کام لو تو انکی مدد کرو۔

(1396)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَجِفَّ عَرَقُهٗ (ابن ماجة:2443)۔صحیح وله طرق

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مزدور کو اس کی مزدوری ادا کرو اس سے پہلے کہ اس کا پسینہ خشک ہو۔

شرح

معاشیات کے ضمن میں، رزقِ حلال، خرید و فروخت کے تفصیلی احکام، زمین کی مزارعت، شرکت و مضاربت (یعنی بینکاری) اور مزدوری کے احکام وغیرہ پر جس قدر بحث اور رہنمائی اسلامی تعلیمات میں دستیاب ہے پوری دنیا کا کوئی مذہب بلکہ سیکولر نظام بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔خاص توجہ کے قابل بات یہ ہے کہ جس مقدس ہستی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ایسی مفصل تعلیمات دی ہوں کیا وہ کوئی عام شخصیت ہے یا عظیم ترین انسان؟

☆.....☆.....☆

www.islamtheworldreligion.com

كِتَابُ الْاَحْكَامِ السُّلْطَانِيَّةِ

احکامِ سلطانیہ (سیاسیات کی کتاب)

بَابُ ضَرُورَةِ الْاِمَامِ وَ اَوْصَافِهٖ وَطَاعَتِهٖ وَعَزْلِهٖ

امام کی ضرورت، اسکے اوصاف، اسکی اطاعت اور انکو ہٹانا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ (النساء:58)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے اہلوں کی طرف لوٹاؤ۔ اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔

وَقَالَ: اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء:59)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکمران ہوں۔

(1397)۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ خَلَعَ يَدًا مِنْ طَاعَةٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا حُجَّةَ لَهٗ وَمَنْ مَاتَ وَلَيْسَ فِيْ عُنُقِهٖ بَيْعَةٌ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً (مسلم:4793، مسند احمد:6423)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اطاعت سے ہاتھ کھینچا وہ قیامت کے دن اللہ سے اس طرح ملے گا کہ اس کے پاس جان چھڑانے کا کوئی بہانہ نہ ہوگا۔ اور جو مر گیا اور اس کی گردن میں بیعت کا پٹہ نہیں تھا تو وہ جہالت کی موت مرا۔

(1398)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِيْ مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَآءَهٗ اَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ مَتٰى السَّاعَةُ فَمَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ لَمْ يَسْمَعْ، حَتّٰى اِذَا قَضٰى حَدِيْثَهٗ قَالَ اَيْنَ اُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ؟ قَالَ هَا اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فَاِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ، فَقَالَ كَيْفَ اِضَاعَتُهَا؟ قَالَ اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰى غَيْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ، وَمَرَّ الْحَدِيْثُ (بخاری:59)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں تشریف فرما ہو کر گفتگو فرما رہے تھے کہ اتنے میں ایک

www.islamtheworldreligion.com

دیہاتی آ گیا۔اس نے کہا قیامت کب ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے گفتگو جاری رکھی۔کسی نے سوچا کہ آپ ﷺ نے اسکی بات سنی ہے مگر اسے پسند نہیں فرمایا۔کسی نے سوچا آپ ﷺ نے سنا ہی نہیں۔حتیٰ کہ جب آپ ﷺ اپنی گفتگو ختم کر چکے تو فرمایا: قیامت کے بارے میں سوال کرنیوالا کہاں ہے بھلا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ میں یہ ہوں۔فرمایا: جب امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔اس نے کہا اسکے ضائع کرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: جب حکومت نااہلوں کو سونپ دی جائے تو قیامت کا انتظار کر۔

(1399)۔ وَعَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِيْ عَمِّيْ، فَقَالَ اَحَدُهُمَا يَا رَسُوْلَ اللهِ اَمِّرْنَا عَلٰى بَعْضِ مَا وَلَّاكَ اللهُ وَقَالَ الْآخَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ، فَقَالَ اِنَّا وَاللهِ لَا نُوَلِّيْ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ اَحَداً سَأَلَهٗ وَلَا اَحَداً حَرَصَ عَلَيْهِ (بخاری:7149، مسلم:4717، ابو داؤد:3579، مسند احمد:19688)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔میں تھا اور میرے چچا کی اولاد میں سے ایک آدمی تھا۔حاضرین میں سے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جو کچھ اللہ نے آپ کو حکومت بخشی ہے اس میں سے ہمیں بھی کسی جگہ کا گورنر بنا دیں۔دوسرے نے بھی اسی طرح کہا۔فرمایا: اللہ کی قسم ہم اس کام پر کسی ایسے آدمی کو مقرر نہیں کرتے جو اسے طلب کرے اور نہ ہی اسے جو اس کا لالچ رکھے۔

(1400)۔ وَعَنْ اَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَهْلَ فَارِسَ قَدْ مَلَّكُوا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰى، قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَأَةً (بخاری:4425، 7099، ترمذی:2262، نسائی:5388، مسند احمد:20427)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچی کہ ایران والوں نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنالیا ہے تو فرمایا: وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جو اپنی حکومت عورت کو سونپ دے۔

(1401)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا كَانَتْ اُمَرَآئُكُمْ خِيَارَكُمْ وَاَغْنِيَآئُكُمْ سُمَحَآئَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَاِذَا كَانَتْ اُمَرَآئُكُمْ شِرَارَكُمْ وَاَغْنِيَآئُكُمْ بُخَلَآئَكُمْ وَاُمُوْرُكُمْ اِلٰى نِسَآئِكُمْ فَبَطْنُ الْاَرْضِ خَيْرٌ لَّكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا (ترمذی:2266)۔ الحدیث صحیح وزعم الترمذی غریب

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تمہارے حکمران تم میں سے اچھے لوگ ہوں اور تمہارے امیر لوگ فراخ دل ہوں اور تمہارے حکومتی معاملات مشورے سے طے ہوتے ہوں تو تمہارے لیے زمین کے پیٹ کی نسبت زمین کی پیٹھ بہتر ہے۔اور جب تمہارے حکمران تم میں سے شریر لوگ ہوں اور تمہارے امیر لوگ کنجوس ہوں اور تمہاری حکمرانی عورتوں کے سپرد ہو تو زمین کی پیٹھ کی نسبت زمین کا پیٹ تمہارے لیے بہتر ہے۔

(1402)۔ وَعَنْ مَّعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَ غَاشٌّ لَهُمْ اِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ (بخاری:7151، مسلم:363،

www.islamtheworldreligion.com

سنن الدارمی:2798)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کو بھی مسلمانوں کی حکمرانی سونپی گئی اور وہ ان سے خیانت کرتا ہوا مر گیا تو اللہ نے اس پر جنت حرام کر دی۔

(1403)۔ وَعَنْ أُمِّ الْحُصَيْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ يَقُودُكُمْ بِكِتَابِ اللهِ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا (مسلم :4762، ترمذی :1706، نسائی :4192، ابن ماجة :2861)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام الحصین رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم پر ناک کٹا غلام بھی حکمران بنا دیا جائے جو اللہ کی کتاب کے مطابق تمہارے فیصلے کرے تو اس کی بات سنو اور اس کا کہنا مانو۔

(1404)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ (بخاری:2955، 7144، مسلم :4763، ابو داؤد:2626، ترمذی:1707، نسائی:4206، ابن ماجة :2864)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سننا اور ماننا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے پسند اور ناپسند میں۔ جب تک اسے گناہ کا حکم نہ دیا جائے۔ جب گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سنا جائے نہ مانا جائے۔

(1405)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: يَكُونُ اثْنَا عَشَرَ أَمِيرًا، كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ (بخاری:7222، مسلم:4706)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بارہ امیر ہوں گے، سب کے سب قریش میں سے ہوں گے۔

شرح

بارہ خلفاء کے بارے میں مکمل صورتِ حال اس طرح ہے:

(۱)۔ لَا يَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مَاضِياً مَا وَلِيَهُمْ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ یعنی لوگوں کے حکومتی معاملات چلتے رہیں گے جب تک ان پر بارہ خلفاء ہوں گے، وہ سب کے سب قریش میں سے ہوں گے (بخاری: ۷۲۲۲، ۷۲۲۳، مسلم: ۴۷۰۶)۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بارہ خلفاء سب کے سب حکمران بادشاہ اور والی ملک ہوں گے۔

(۲)۔ لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ عَزِيْزاً اِلَى اثْنَيْ عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ یعنی یہ امر بارہ خلفاء تک غالب رہے گا، وہ سب قریش میں سے ہونگے (مسلم: ۴۷۰۸، ۴۷۰۹، ۴۷۱۰، ابوداؤد: ۴۲۸۰)۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بارہ خلفاء کے زمانے میں دینِ اسلام غالب رہے گا۔

www.islamthevoiceofreligion.com

(۳)۔ اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ لَا يَنْقَضِيْ حَتّٰى يَمْضِيَ فِيْهِمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْش یعنی یہ امر اس وقت تک ختم نہیں ہوگا جب تک ان میں بارہ خلفاء پورے نہ ہوجائیں وہ سب قریش میں سے ہوں گے (مسلم:۴۷۰۵)۔

آپ نے دیکھا کہ بارہ خلفاء کے لیے قریش کا لفظ بار بار آ رہا ہے۔ اگر بارہ اماموں کو صرف بنی ہاشم میں ہی تلاش کیا جائے تو قریش کا لفظ بے فائدہ ہو کر رہ جائے گا۔

(۴)۔ لَا يَزَالُ الدِّيْنُ قَائِماً حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْ يَكُوْنَ عَلَيْهِمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْش یعنی دین اس وقت تک قائم رہے گا حتیٰ کہ قیامت آ جائے گی یا ان پر بارہ خلفاء ہوں گے، وہ سب قریش میں سے ہوں گے (مسلم:۴۷۱۱)۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ان کے دور میں دین قائم اور مضبوط رہے گا۔

(۵)۔ لَا يَزَالُ هٰذَا الدِّيْنُ قَائِماً حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْكُمْ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ تَجْتَمِعُ الْاُمَّةُ عَلَيْهِ یعنی دین قائم دائم رہے گا حتیٰ کہ تم پر بارہ خلیفے ہوں گے، ان سب پر امت کا اجماع ہوگا (ابوداؤد:۴۲۷۹)۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بارہ خلفاء میں سے ہر ایک کی خلافت پر اجماع ہوگا اور اہل حل وعقد انہیں صحیح خلیفہ تسلیم کریں گے۔

(۶)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سُئِلَ كَمْ يَمْلِكُ هٰذِهِ الْاُمَّةَ مِنْ خَلِيْفَةٍ ؟ فَقَالَ سَئَلْنَا عَنْهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: اِثْنَا عَشَرَ كَعِدَّةِ نُقَبَآءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ یعنی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس امت میں کتنے خلفاء حکمرانی کریں گے؟ فرمایا: ہم نے اسکے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انکی تعداد بارہ ہوگی بنی اسرائیل کے نقباء کی تعداد کی طرح (مسند احمد:۳۷۸۱، البزار ۵/۱۹۰)۔ فِيْهِ مُجَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ بَقِيَّةُ رِجَالِهٖ ثِقَاتٌ

اس حدیث میں ملک یعنی حکومت کا لفظ موجود ہے۔ یعنی بارہ خلفاء حکمران بھی ہوں گے۔

(۷)۔ اِنَّهٗ لَا تَهْلِكُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِنْهَا اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً كُلُّهُمْ يَعْمَلُ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ مِنْهُمْ رَجُلَانِ مِنْ اَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ یعنی یہ امت اس وقت تک ہلاک نہیں ہوگی جب تک اس میں بارہ خلفاء نہ آ جائیں، وہ سب ہدایت اور دینِ حق کے مطابق حکومت کریں گے، ان میں دو آدمی اہلِ بیتِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہوں گے (رواہ مسدد فی مسندہ الکبیر عن ابی الخلد کما فی تاریخ الخلفاء للسیوطی صفحہ ۱۶)۔ اس حدیث میں ہے کہ بارہ میں سے صرف دو خلیفے اہل بیت اطہار علیہم الرضوان میں سے ہوں گے نہ کہ سب۔

(۸)۔ سَيَكُوْنُ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً، اَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ لَا يَلْبَثُ بَعْدِيْ اِلَّا قَلِيْلاً الحدیث یعنی جلد ہی بارہ خلفاء ہوں گے، ان میں سے ابوبکر میرے بعد تھوڑا ہی زندہ رہیگا، اور گھومتی چکی والا تعریف کیساتھ زندہ رہے گا اور شہادت کی موت پائے گا، عرض کیا گیا یا رسول اللہ وہ کون ہے؟ فرمایا عمر بن خطاب (رضی اللہ

عنہ) پھر آپ عثمان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا لوگ تم سے مطالبہ کریں گے کہ اس قمیض کو اتار دو جو تمہیں اللہ عزوجل نے پہنائی ہے، اللہ کی قسم اگر تم نے اسے اتار دیا تو پھر تم جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے جب تک اونٹ سوئی کے سوراخ میں سے نہیں گزرتا (السنۃ لابن ابی عاصم حدیث: ۱۱۸۶، المعجم الکبیر للطبرانی حدیث: ۱۲، المعجم الاوسط: ۸۷۴۹، مجمع الزوائد: ۸۹۱۸، اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۶۳۲)۔ فِيْهِ مُطَّلِبُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ ابْنُ عَدِيٍّ: لَمْ اَرَ لَهٗ حَدِيْثاً مُنْكَراً غَيْرَ هٰذَا، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهٖ وُثِّقُوا۔

ان تمام احادیث کو مدِنظر رکھتے ہوئے علماء نے فیصلہ دیا ہے کہ ان خلفاء میں سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی المرتضیٰ، سیدنا امام حسن، حضرت سیدنا امیر معاویہ، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت عمر بن عبدالعزیز اور امام مہدی رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔ باقی تین کا تعین نہیں ہوسکا (تاریخ الخلفاء علامہ سیوطی صفحہ ۱۷، فتاویٰ رضویہ جلد ۹ صفحہ ۲۵)۔ تقریباً یہی بات فتاویٰ مہریہ صفحہ ۱۴۶ پر بھی موجود ہے۔

خصوصاً چاروں خلفائے راشدین کو بارہ اماموں میں سرفہرست شامل کیا گیا ہے (شرح نووی جلد ۱ صفحہ ۱۱۹، فتح الباری جلد ۱۳ صفحہ ۲۴۴، عمدۃ القاری جلد ۲۰ صفحہ ۲۰۶، صواعق محرقہ صفحہ ۲۰، ۲۱، اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۶۳۳)۔

باقی رہے فرقہ امامیہ کے وہ بارہ امام جنہیں وہ انبیاء علیہم السلام سے بھی اوپر سمجھتے ہیں اور ان کی امامت کو منصوص قرار دیتے ہیں، تو ان کے اسماء گرامی قرآن وسنت میں مذکور نہیں ہیں کہ انہیں منصوص قرار دیا جاسکے۔ ہاں اہل سنت کے نزدیک وہ تمام بزرگ سادات کرام میں سے ہیں اور اپنے اپنے دور میں ولایت کے اعلیٰ درجے پر فائز تھے۔ شیعہ کے مختلف فرقوں میں ان اماموں کے تعین میں سخت اختلاف ہے۔ اس اختلاف کی بناء پر شیعہ کے درمیان کئی فرقے وجود میں آچکے ہیں۔ اسماعیلی فرقہ صرف سات کو امام مانتا ہے، پہلے چھ انہی بارہ میں سے ہیں اور ساتویں حضرت اسماعیل، یہ لوگ حضرت اسماعیل بن جعفر کے انتظار میں ہیں (الفرق بین الفرق صفحہ ۷۰)۔ ایک فرقہ امام محمد بن عبداللہ بن حسن کو غائب مانتا ہے، ایک فرقہ امام محمد بن قاسم کو غائب مانتا ہے، ایک فرقہ امام محمد بن عمر کا منتظر ہے (الفرق بین الفرق صفحہ ۵۳)۔ زیدی فرقہ امام باقر کی جگہ امام زید بن امام زین العابدین کو امام مانتا ہے، امام زید اور امام باقر کے درمیان مناظرے بھی ہوئے (الملل والنحل جلد ۱ صفحہ ۱۳۹)۔

اس موضوع پر شیعہ کے علامہ ابوالفرج علی بن حسین اصفہانی متوفی ۳۵۶ھ نے مکمل کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے مقاتل الطالبیین (مَقَاتِلُ الطَّالِبِيِّيْنَ)، اس کتاب کے مصنف نے امامت پر اختلافات اور جھگڑے کھول کھول کر لکھے ہیں، جس سے یہ بات دوپہر کے سورج کی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ ان ائمہ کے منصوص ہونے کا قول محض ایک سینہ زوری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل سنت نے ان اولیاء کا ذکرِ خیر اپنی کتابوں میں دیگر اولیاء وصوفیاء کے ساتھ نہایت حسن وخوبی کے ساتھ کردیا ہے، مگر صرف بارہ کا انتخاب کرکے

www.islamthenworldreligion.com

انکے بارے میں خصوصی طور پر کچھ نہیں لکھا، اور نہ ہی لکھنے کی ضرورت محسوس کی ہے۔ جب شیعہ کے نزدیک بارہویں امام سرے سے ہی غائب ہیں تو بارہ کا عدد ہی مکمل نہ ہوسکا۔ پھر کوئی سنجیدہ آدمی اس عدد کو متعین کر کے کیسے لکھ سکتا ہے۔

سیاسی انقلاب کے لیے کوشش کرنے کے بارے میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے ایک زبردست بات فرمائی ہے، امام ابوبکر جصاص رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَ قَالَ الْاِمَامُ الْاَعْظَمُ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ وَالرِّضْوَانُ فِي الْخُرُوجِ عَلَى الْاِمَامِ اِنَّ هٰذَا اَمْرٌ لَا يُصْلَحُ بِوَاحِدٍ مَا اَطَاقَتْهُ الْاَنْبِيَآءُ حَتّٰى عُقِدَتْ عَلَيْهِ مِنَ السَّمَآءِ كَذَا فِي اَحْكَامِ الْقُرْآنِ لِلْجَصَّاصِ یعنی امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ نے ظالم حکمران کے خلاف بغاوت کے بارے میں فرمایا کہ یہ کام ایسا ہے جو اکیلے آدمی کے بس میں نہیں۔ اسے انبیاء نے بھی اس وقت تک ہاتھ نہیں ڈالا جب تک انہیں آسمان سے اس پر مقرر نہیں کیا گیا (احکام القرآن ۲ / ۳۳)۔

بَابُ الْقَانُونِ وَالْمُشَاوَرَةِ وَالْوُزَرَآءِ

قانون، مشاورت اور وزراء کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (النساء:59)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تمہارا کسی چیز میں تنازع ہوجائے تو اسے اللہ اور اسکے رسول کی طرف لوٹاؤ۔

وَ قَالَ : وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (الشوریٰ:38)۔

ترجمہ: اور فرمایا: ان کے معاملات آپس میں مشورے سے طے ہوتے ہیں۔

وَ قَالَ : وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ (آل عمران:159)۔

ترجمہ: اور فرمایا: فیصلوں میں ان سے مشورہ لو۔

(1406)۔ عَنْ مَالِكٍ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَرَكْتُ فِيْكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهٖ (مؤطا مالك:3 من كتاب القدر)۔ مرسل صحیح

ترجمہ: حضرت امام مالک علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پہنچا ہے کہ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں۔ جب تک تم ان دونوں کو پکڑے رکھو گے گمراہ نہیں ہوگے۔ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت۔

(1407)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَشَدَّ النَّسَائِيُّ بَاباً اَلْحُكْمُ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ الْعِلْمِ (نسائی:5398)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نیک لوگوں نے جو فیصلے دیے ہیں ان کے مطابق فیصلہ کرو۔ امام نسائی علیہ

www.islamtheworldreligion.com

الرحمہ نے پورا باب باندھا ہے جس کا نام ہے: فیصلہ اہل علم کے اتفاق سے ہوگا۔

(1408)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اَرَادَ اللهُ بِالْاَمِيرِ خَيْراً جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ صِدْقٍ إِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَإِنْ ذَكَرَ اَعَانَهُ، وَإِذَا اَرَادَ بِهِ غَيْرَ ذٰلِكَ جَعَلَ لَهُ وَزِيرَ سَوْءٍ إِنْ نَسِيَ لَمْ يُذَكِّرْهُ وَإِنْ ذَكَرَ لَمْ يُعِنْهُ (ابو داؤد: 2932، نسائی: 4204)۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ امیر کی بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے مخلص وزیر عطا فرما دیتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو یہ اسے یاد دلاتا ہے اور اگر وہ یاد رکھے تو یہ اس کی مدد کرتا ہے اور جب اللہ کوئی دوسرا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے لیے کوئی برا وزیر مقرر کر دیتا ہے۔ اگر وہ بھول جائے تو یہ اسے یاد نہیں دلاتا اور اگر وہ یاد رکھے تو یہ اس کی مدد نہیں کرتا۔

(1409)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ الْاَمِيرِ (بخاری: 7155، ترمذی: 3850)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت قیس بن سعد، نبی کریم ﷺ کے ساتھ اس طرح تھے جس طرح امیر کے ساتھ حفاظتی دستے کا سربراہ ہوتا ہے۔

(1410)۔ وَعَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَرَبَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ اَفْلَحْتَ يَا قُدَيْمُ إِنْ مُتَّ وَلَمْ تَكُنْ اَمِيراً وَلَا كَاتِباً وَلَا عَرِيفاً (ابو داؤد: 2933، مسند احمد: 17139)۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے کندھوں پر (ہاتھ مبارک) مارا پھر فرمایا: اے قدیم! تو فلاح پا گیا، اگر تو مر گیا اور تو نہ امیر تھا، نہ کاتب تھا اور نہ مشہور تھا۔

شرح

سیاسی معاملات میں اباحت ہے جب تک ممانعت نہ پائی جائے، یا کسی دوسری جانب سے کوئی شرعی خرابی لازم نہ آئے مَا رَآهُ الْمُؤْمِنُونَ حَسَناً فَهُوَ عِنْدَ اللهِ حَسَنٌ۔

بَابُ الْعَدْلِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ

عدل اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللهُ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ (المائدۃ: 44)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جو اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتا جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو وہی لوگ کافر ہیں۔

وَ قَالَ: اَطِيعُوا اللهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُولَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (النساء: 59)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور جو تم میں سے حکمران ہوں ان کی اطاعت کرو۔

www.islamtheworldreligion.com

وَ قَالَ: وَ اِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ الآية (النسآء:58)۔

ترجمہ: اورفرمایا: جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کروتو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو۔

(1411)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ جُعِلَ قَاضِياً بَيْنَ النَّاسِ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ (مسند احمد:7145، ابو داؤد:3572، ترمذی:1325، ابن ماجة:2308)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جولوگوں کے درمیان قاضی بنایا گیا وہ چھری کے بغیر ذبح کردیا گیا۔

(1412)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَآءَ وَسَئَلَ وُكِّلَ اِلٰى نَفْسِهٖ، وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ مَلَكاً يُسَدِّدُهٗ (ابو داؤد:3578، ترمذی:1324، ابن ماجة:2309)۔ حسن

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے قاضی بننا چاہا اور اسکا مطالبہ کیا اسے اسکے نفس کے حوالے کردیا گیا۔ اور جو اس کے لیے مجبور کیا گیا اللہ اس کی خاطر فرشتے بھیجے گا جو اسکی راہنمائی کریں گے۔

(1413)۔ وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ، وَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ وَاثْنَانِ فِي النَّارِ، فَاَمَّا الَّذِيْ فِي الْجَنَّةِ فَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ، وَرَجُلٌ عَرَفَ الْحَقَّ فَجَارَ فِي الْحُكْمِ فَهُوَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى جَهْلٍ فَهُوَ فِي النَّارِ (ابو داؤد:3573، ترمذی:1322، ابن ماجة:2315)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: قاضی تین قسم کے ہیں۔ ایک جنت میں ہے اور دو جہنم میں ہیں۔ وہ جو جنت میں ہے وہ ایسا آدمی ہے جس نے حق کو پہچانا اور اسکے ساتھ فیصلہ کیا۔ اور وہ آدمی جس نے حق کو پہچانا مگر فیصلہ دینے میں ظلم کیا وہ جہنم میں ہے اور وہ آدمی جس نے لوگوں کے درمیان جہالت کی بنا پر فیصلہ دیا وہ بھی جہنم میں ہے۔

(1414)۔ وَعَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ (بخاری:7158، مسلم:4490، ترمذی:1334، ابو داؤد:3589، نسائی:5421، ابن ماجة:2316)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ کوئی قاضی دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے جب کہ وہ غصے میں ہو۔

(1415)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُهٗ دُوْنَ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللهِ فَقَدْ ضَادَّ اللهَ وَمَنْ خَاصَمَ فِي بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ لَمْ يَزَلْ فِي سَخَطِ اللهِ تَعَالٰى حَتّٰى يَنْزِعَ، وَمَنْ قَالَ فِي مُؤْمِنٍ مَا لَيْسَ فِيْهِ، اَسْكَنَهُ اللهُ رَدْغَةَ الْخَبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ (مسند احمد:5385، ابو داؤد:3597، ابن ماجة:2320)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس شخص کی سفارش اللہ

www.islamtheworldreligion.com

کی حدود میں سے کسی حد کے درمیان حائل ہوگئی اس نے اللہ کا مقابلہ کیا اور جس شخص نے باطل کی خاطر جھگڑا کیا حالانکہ وہ جانتا تھا تو وہ باز آنے تک اللہ کی ناراضگی کا شکار رہا اور جس نے مومن کے بارے میں کوئی ایسی بات کہی جو اس میں نہیں تھی اللہ اسے ہلاکت کے کیچڑ میں کھڑا کر دے گا جب تک وہ اس سے نکل نہیں جاتا۔

(1416)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّمَا أُهْلِكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا (بخاری:3475، مسلم:4410، ابو داؤد:4373، ترمذی:1430، ابن ماجۃ:2547)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگ اس لیے ہلاک کیے گئے کہ جب ان میں سے کوئی اثر رسوخ والا آدمی چوری کرتا تھا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب ان میں سے کوئی کمزور آدمی چوری کرتا تھا تو وہ اس پر حد قائم کرتے تھے اور اللہ کی قسم اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرے تو میں اسکا ہاتھ کاٹ دوں۔

(1417)۔ وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَفَعَ لِأَحَدٍ شَفَاعَةً فَأَهْدَى لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا، فَقَدْ أَتَى بَابًا عَظِيمًا مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا (ابو داؤد:3541)۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس نے کسی کے لیے سفارش کی اور اس کے لیے ہدیہ بھیجا اور اگلے نے اسے قبول کر لیا تو وہ سود کے دروازوں میں سے عظیم دروازے سے گزرا۔

(1418)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتَّى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ، فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ (ترمذی:1331، ابو داؤد:3582)۔ حسن

ترجمہ: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب دو آدمی تمہارے پاس مقدمہ لیکر آئیں تو پہلے کی بات پر فیصلہ ہرگز نہ کرنا جب تک دوسرے کو سن نہ لو۔ اسے مکمل حق حاصل ہے کہ تم پر حقائق واضح کرے۔

(1419)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنَّ الْخَصْمَيْنِ يَقْعُدَانِ بَيْنَ يَدَيِ الْحَاكِمِ (ابو داؤد:3588)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ دیا ہے کہ جھگڑنے والے دونوں فریق حاکم کے سامنے بیٹھیں۔

(1420)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ أَلَدُّ الْخِصَامِ (بخاری:2457، مسلم:6780، ترمذی:2976، نسائی:5423، مسند احمد:24331)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو سخت جھگڑالو ہو۔

(1421)۔ وَعَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ

www.islamtheworldreligion.com

بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُونَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِي لَهٗ عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيهِ فَلَا يَأْخُذَنَّهٗ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ (بخاری:6967، مسلم:4475، ابو داؤد:3583، 1339، نسائی :5401، ابن ماجة:2317)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ایک بشر ہوں اور تم لوگ اپنے جھگڑے لے کر میرے پاس آتے ہو اور ممکن ہے تم میں سے کوئی شخص دوسرے کی نسبت زبان کا تیز ہو اور میں اس کے حق میں اس سے سنی ہوئی بات کے مطابق فیصلہ کر دوں۔ تو میں جسے اس کے بھائی کے حق میں سے فیصلہ دے دوں وہ اس حق کو ہرگز وصول نہ کرے۔ میں اسے جہنم کا ٹکڑا کاٹ کے دے رہا ہوں۔

(1422)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَآءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ (بخاری: 4552، مسلم :4470، ابو داؤد: 3619، ترمذی:1342، نسائی:5425، ابن ماجة :2321)۔ لعل الحدیث متواتر

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اگر لوگوں کو ان کے دعووں کے مطابق دے دیا جائے تو لوگ آدمیوں کے خونوں اور مالوں کا دعویٰ لے کر آ جائیں گے۔ طریقہ یہ ہے کہ مدعا علیہ کے ذمے قسم ہے۔

(1423)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ (ترمذی:1341)۔ صحیح وشواھدہ کثیرۃ صحیحۃ قیل متواترۃ

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مدعی کے ذمے گواہی ہے اور مدعا علیہ کے ذمے قسم ہے۔

(1424)۔وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا زَانٍ وَلَا زَانِيَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلٰى اَخِيهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِاَهْلِ الْبَيْتِ (ابو داؤد:3600، ابن ماجة :2366، مسند احمد:6698)۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: خیانت کرنے والے مرد کی گواہی جائز نہیں، نہ ہی خائنہ عورت کی، نہ ہی زانی مرد کی، نہ ہی زانیہ عورت کی، نہ ہی اپنے بھائی سے ذاتی عناد رکھنے والے کی اور آپ ﷺ نے اس گھر کے حق میں ایسے شخص کی گواہی رد فرما دی جو ان کے ٹکڑے کھاتا تھا۔

بَابُ الْقِصَاصِ وَالدِّيَاتِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

قصاص، دیات اور اس کے متعلقات کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى : كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ (البقرة:178)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر فرض کر دیا گیا ہے قتل کا بدلہ قتل۔

www.islamfreworldreligion.com

وَ قَالَ : وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ (البقرة :179)۔

ترجمہ: اورفرمایا: تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے۔

وَ قَالَ : وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ الآية (المائدة :45)۔

ترجمہ: اورفرمایا: ہم نے اس میں ان پر فرض کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان ہے۔

وَ قَالَ : وَ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا (النسآء :92)۔

ترجمہ: اورفرمایا: اسکے وارثوں کو خون بہا ادا کیا جائے سوائے اسکے کہ وہ معاف کر دیں۔

(1425)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ فِي رَمْيٍ يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ اَوْ جُلِّدَ بِالسَّيَّاطِ اَوْ ضُرِبَ بِعَصًا فَهُوَ خَطَاءٌ، عَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاءِ، وَمَنْ قُتِلَ عَمْداً فَهُوَ قَوَدٌ ، وَمَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَغَضَبُهُ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ (ابو داؤد:4539، 4540، نسائی:4789، ابن ماجة:2635) صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: دو دھڑے ایک دوسرے پر پتھر برسا رہے ہوں تو اس دوران جو آدمی اندھے پتھراؤ کی زد میں آ کر قتل ہو گیا، یا کوڑے سے مارا گیا یا لاٹھی کی ضرب سے مر گیا تو وہ قتل خطا ہے۔ اسکی دیت خطا کی دیت ہے اور جو جان بوجھ کر قتل کیا گیا تو اس کا قصاص ہے۔ جو اس کی سزا میں رکاوٹ بنا، اس پر اللہ کی لعنت اور اس کا غضب ہے۔ اس کی طرف سے نہ تو جرم سے بڑا فدیہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی جرم کے برابر۔

(1426)۔وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُونَ تَتَكَافَؤُ دِمَآءُ هُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَيَرُدُّ عَلَيْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ اَلَا لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِي عَهْدِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ وَرَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا (ابو داؤد:4530، نسائی:4745، ابن ماجة:2663، مسند احمد 991 :) صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضی کرم اللہ وجہہ الکریم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: تمام مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔ ان کا قریب رہنے والا آدمی کسی کو امان دینے کا اختیار رکھتا ہے اور دور دراز کا رہنے والا آدمی کسی کو واپس کر سکتا ہے اور وہ دوسروں کے مقابلے میں ایک مٹھی کی طرح ہیں۔ خبردار! کافر کے بدلے میں مسلمان کو قتل نہیں کیا جائے گا اور نہ ہی کسی معاہدے والے کو اس کے معاہدے کے دوران۔

(1427)۔وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَتَلَ نَفَراً خَمْسَةً اَوْسَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ غَيْلَةً وَ قَالَ عُمَرُ لَوْ تَمَالَا عَلَيْهِ اَهْلُ الصَّنْعَآءِ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيعاً (مؤطا امام مالك:13من كتاب العقول)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے بدلے میں پانچ یا شاید سات آدمیوں کے گروہ کو قتل کر دیا جنہوں نے اسے دھوکہ دے کر قتل کر دیا تھا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر سارے صنعاء والے بھی اس میں ملوث ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا۔

(1428)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ، يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِي أَمْسَكَ (سنن الدار قطنی: 3243، السنن الکبریٰ للبیہقی: 29029، وعن اسمعیل بن امیہ وعن علی بن ابی طالب رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: 16030، 16031)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جب ایک آدمی نے آدمی کو پکڑا اور دوسرے نے اسے قتل کیا تو جس نے قتل کیا اسے قتل کیا جائے گا اور جس نے پکڑا تھا اسے قید کیا جائے گا۔

(1429)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَآءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ (بخاری: 6895، ابو داؤد: 4558، ترمذی: 1392، نسائی: 4847، ابن ماجۃ: 2652، سنن الدارمی: 2374)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں۔ یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا۔

(1430)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْاَصَابِعُ سَوَآءٌ، وَالْاَسْنَانُ سَوَآءٌ، اَلثَّنِيَّةُ وَالضِّرْسُ سَوَآءٌ (ابو داؤد: 4559، ابن ماجۃ: 2650، بخاری: 6895، ترمذی: 1392)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انگلیاں برابر ہیں، دانت برابر ہیں، سامنے کے دانت اور داڑھ برابر ہیں۔

(1431)۔وَعَنْهُ قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَآءً (ابو داؤد: 4561، ترمذی: 1391)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو برابر قرار دیا ہے۔

(1432)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ وَقَضٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنَّ عَقْلَ الْمَرْأَةِ بَيْنَ عَصَبَتِهَا وَلَا يَرِثُ الْقَاتِلُ شَيْئاً (ابو داؤد: 4564، نسائی: 4801، ابن ماجۃ: 2647)۔ سندہ حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ دیت مقتول کے وارثوں کے درمیان میراث ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ عورت کی دیت اس کے عصبہ وارثوں میں تقسیم کی جائے اور قاتل کسی چیز کا وارث نہیں بنے گا۔

(1433)۔وَعَنْ عَلْقَمَةَ وَالْاَسْوَدَ قَالَا قَالَ عَبْدُ اللهِ فِي شِبْهِ الْعَمَدِ خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ (ابو داؤد: 4553)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے شبہ عمد کی دیت

www.islamicworldreligion.com

پچیس چار سالہ اونٹنیاں، پچیس تین سالہ اونٹنیاں، پچیس دو سالہ اونٹنیاں اور پچیس ایک سالہ اونٹنیاں بتائی ہیں۔

(1434)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ عَقْلُ شِبْهِ الْعَمَدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ عَقْلِ الْعَمَدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهٗ (ابو داؤد:4565، مسند احمد:6718، 7088)۔ سندہ حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ شبہ عمد کی دیت مغلظ ہے جیسے قتل عمد کی لیکن اس میں قاتل کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

(1435)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ دِيَةِ الْخَطَأِ عِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ ابْنُ مَخَاضٍ ذُكُوْرٍ وَعِشْرِيْنَ بِنْتُ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةٌ وَعِشْرِيْنَ حِقَّةٌ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمَذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقِيْلَ اَنَّهٗ مَوْقُوْفٌ عَلٰى ابْنِ مَسْعُوْدٍ (ترمذی:1386، ابو داؤد:4545، ابن ماجۃ:2631)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطا کی دیت بیس ایک سالہ اونٹنیاں، بیس ایک سالہ اونٹ (نر)، بیس دو سالہ اونٹنیاں، بیس تین سالہ اونٹنیاں اور بیس چار سالہ اونٹنیاں قرار دی ہیں۔

(1436)۔ وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ بَلَغَنَا عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ فَرَضَ عَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ فِي الدِّيَةِ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَمِنَ الْوَرَقِ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ (السنن الکبریٰ للبیہقی:16186)۔ صحیح الا انہ من بلاغات محمد ابن الحسن رحمہ اللہ

ترجمہ: امام محمد بن حسن فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت پہنچی ہے کہ انہوں نے سونا رکھنے والوں پر ہزار دینار اور چاندی میں سے دس ہزار درہم کی فرضیت جاری کی۔

(1437)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جَآءَ رَجُلٌ يُرِيْدُ اَخْذَ مَالِيْ؟ قَالَ فَلَا تُعْطِهٖ مَالَكَ، قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَاتَلَنِيْ؟ قَالَ قَاتِلْهُ، قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلَنِيْ؟ قَالَ فَاَنْتَ شَهِيْدٌ، قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ قَتَلْتُهٗ؟ قَالَ هُوَ فِي النَّارِ (مسلم:360)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں کہ ایک آدمی آئے اور میرا مال چھیننا چاہے؟ فرمایا: اسے اپنا مال مت دے۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھ سے جنگ کرے تو پھر؟ فرمایا: تم بھی اس سے جنگ کرو۔ اس نے عرض کیا اگر وہ مجھے قتل کر دے تو پھر؟ فرمایا: تم شہید ہو۔ اس نے عرض کیا اگر میں اسے قتل کر دوں تو پھر؟ فرمایا وہ جہنم میں گیا۔

(1438)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا قَاتَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ فَاِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ اٰدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ (بخاری 2559:، مسلم:6655، ابو داؤد:4493)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی سے لڑے تو چہرے سے بچے، بے شک اللہ نے آدم کو اس کی صورت پر پیدا فرمایا ہے (یعنی دوسری مخلوقات پر یہی وجہِ حُسن ہے)۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اَلْعَمْدُ قَوَدٌ، اِلَّا اَنْ يَّعْفُوَ وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ یعنی جان بوجھ کر قتل کرنے پر قصاص لازم ہے سوائے اس کے کہ مقتول کا وارث معاف کر دے (المصنف ابن ابی شیبۃ ۶ / ۴۰۳، سنن دار قطنی: ۳۱۱۲)۔ اسنادہ ضعیف

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: لَا قَوَدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ یعنی قصاص صرف تلوار کے ذریعے لیا جانا چاہیے (ابن ماجۃ: ۲۶۶۸)۔

دِيَةُ الْمَرْءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ وَلَا خِلَافَ فِيهِ بَيْنَ الْجَمِيعِ

عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ پوری اُمت میں اس پر کوئی اختلاف نہیں

(1439)۔ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دِيَةُ الْمَرْءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِي وَالْحَدِيثُ صَحِيحٌ وَ رُوِيَ ذَالِكَ مِن وَجهٍ آخَرَ عَن عُبَادَةَ بنِ نَسِي وَ فِيهِ ضُعْفٌ (السنن الکبریٰ للبیہقی: 16305 بسندین)۔ حسن

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(1440)۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي الدِّيَاتِ فَذَكَرَ فِي الْكِتَابِ: وَكَانَتْ دِيَةُ الْمُسْلِمِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ فَقَوَّمَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى اَهْلِ الْقُرَى اَلْفَ دِيْنَارٍ اَوِ اثْنَيْ عَشَرَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وَ كَانَتْ دِيَةُ الْحُرَّةِ الْمُسْلِمَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ خَمْسِيْنَ مِنَ الْاِبِلِ فَقَوَّمَهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى اَهْلِ الْقُرَى خَمْسَ مِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ سِتَّةَ آلَافِ دِرْهَمٍ (السنۃ للمروزی: 208)۔ صحیح

ترجمہ: محمد بن عمرو بن علقمہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے دیات کے بارے میں ایک حکم نامہ لکھا جس میں انہوں نے اس بات کا ذکر فرمایا کہ مسلمان مرد کی دیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہدِ مبارک میں سو اونٹ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں ان کی قیمت لگا کر شہریوں پر ایک ہزار دینار یا بارہ ہزار درہم مقرر فرمائے۔ اور مسلمان آزاد عورت کی دیت عہدِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پچاس اونٹ تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکی قیمت لگا کر پانچ سو دینار یا چھ ہزار درہم مقرر فرمائے۔

(1441)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَقْلُ الْمَرْءَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا (نسائی: 4805)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کی طرح ہے حتیٰ کہ عورت کی دیت کے تیسرے حصے تک پہنچ جائے۔

www.islamicnewworldreligion.com

(1442)۔وَعَنْ عَمْرِو بنِ شُعَيبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَقْلُ الْمَرْءَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ ثُلُثَ دِيَتِهَا وَ ذٰلِكَ فِي الْمَنْقُولَةِ فَمَا زَادَ عَلَى الْمَنْقُولَةِ نِصْفُ عَقلِ الرَّجُلِ مَا كَانَ (المصنف لعبد الرزاق:17756)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر رہتی ہے حتیٰ کہ عورت کی دیت مرد کے تہائی حصہ تک پہنچ جائے۔ یہ حکم منقولہ (جس میں ہڈی اپنی جگہ سے ہٹ جائے) کے بارے میں ہے۔ جب منقولہ سے بڑھ جائے تو پھر مرد کی دیت کا نصف ہے وہ جتنی بھی ہو۔

(1443)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ عَقْلُ الْمَرءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ فِي النَّفْسِ وَ فِيمَا دُونَهَا (السنن الکبریٰ للبیہقی:16309)۔صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے، جان میں اور اس سے کم میں۔

(1444)۔وَعَنْ اِبرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ بنِ الخَطَّابِ وَ عَنْ عَلِيِّ ابنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّهُمَا قَالَا عَقْلُ الْمَرأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ فِي النَّفْسِ وَ فِيمَا دُونَهَا رَوَاهُ البَيهَقِي وَ بِهٖ قَوَّمَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي عَهدِهٖ (السنن الکبریٰ للبیہقی:16310)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت عمر بن خطاب اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ فرمایا عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ جان میں بھی اور اس سے کم میں بھی اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے میں اسی کے مطابق فیصلے کیے۔

(1445)۔وَعَنْ اَبِيْ حَنِيفَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ ابنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ عَقْلُ الْمَرأَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الرَّجُلِ فِي النَّفْسِ وَ فِيمَا دُونَهَا (کتاب الحجۃ المجلد 4 صفحہ 278)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابراہیم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ جان میں بھی اور اس سے کم میں بھی۔

(1446)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ هُمَا سَوَاءٌ اِلٰى خَمسٍ مِنَ الْاِبِلِ. وَقَالَ عَلِيٌّ. اَلنِّصْفُ مِنْ كُلِّ شَيءٍ (المصنف لعبد الرزاق:17761)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دونوں دیتیں پانچ اونٹوں تک برابر ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر چیز میں نصف ہے۔

(1447)۔وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ فِي الْمَرْءَةِ اَنَّهَا تُعَاقِلُ الرَّجُلَ اِلٰى ثُلُثِ دِيَةِ الرَّجُلِ فَاِذَا بَلَغَتْ ثُلُثَ دِيَةِ الرَّجُلِ، كَانَتْ اِلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ (مؤطا امام مالک باب 6 عقل المرأۃ من کتاب العقول)۔صحیح

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ عورت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ مرد کی دیت کے تہائی حصہ تک برابر جاتی ہے۔ پھر جب مرد کی دیت کے تہائی حصہ تک پہنچ گئی تو اس کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(1448)۔وَعَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ دِيَةُ الرَّجُلِ وَالْمَرْءَةِ سَوَآءٌ حَتّٰى يَبْلُغَ ثُلُثَ الدِّيَةِ وَ ذٰلِكَ فِي الْجَائِفَةِ، فَاِذَا بَلَغَ ذٰلِكَ فَدِيَةُ الْمَرْءَةِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الرَّجُلِ (المصنف لعبد الرزاق حدیث رقم:17746)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت امام زہری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ مرد اور عورت کی دیت تہائی حصہ تک برابر ہے اور یہ معدے تک گہرے زخموں کے بارے میں ہے۔ جب اس سے آگے بڑھ جائے تو عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔

(1449)۔وَعَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ دِيَةُ الْمَرْءَةِ مِثْلُ دِيَةِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ، فَاِذَا بَلَغَ الثُّلُثَ كَانَ دِيَتُهَا مِثْلَ نِصْفِ دِيَةِ الرَّجُلِ تَكُوْنُ دِيَتُهَا فِي الْجَائِفَةِ وَ الْمَامُوْمَةِ مِثْلَ نِصْفِ دِيَةِ الرَّجُلِ (المصنف لعبد الرزاق:17752)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عروہ سے مروی ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے برابر ہے حتیٰ کہ تہائی حصہ کو پہنچ جائے۔ جب تہائی حصہ کو پہنچ جائے تو اس کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے۔ اس کی دیت معدے تک گہرے زخموں اور مغز تک گہرے زخموں میں مرد کی دیت کا نصف ہے۔

شرح

اس پر امت کا اجماع ہے کہ قتل خطا میں عورت کی دیت مرد کی دیت کا نصف ہے، شیخ الاسلام حافظ ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی متوفی ۲۹۴ھ لکھتے ہیں: فَجَعَلَ دِيَةَ الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ مِائَةً مِنَ الْاِبِلِ، وَاتَّفَقَ عَلَى الْقَوْلِ بِذٰلِكَ اَهْلُ الْعِلْمِ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمان مرد کی دیت سو اونٹ مقرر فرمائی ہے اور اسی کے مطابق فیصلہ کرنے پر تمام اہل علم متفق ہیں۔ امام طبری متوفی ۳۱۰ھ رحمہ اللہ لکھتے ہیں: لِاَنَّ دِيَةَ الْمُؤْمِنَةِ لَا خِلَافَ بَيْنَ الْجَمِيْعِ، اِلَّا مَنْ لَا يُعَدُّ خِلَافاً اَنَّهَا عَلَى النِّصْفِ مِنْ دِيَةِ الْمُؤْمِنِ یعنی اس میں پوری امت کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے کہ مومن عورت کی دیت مومن مرد کی دیت کا نصف ہے، سواء اس کے جسے اختلاف کرنے میں کوئی اہمیت نہیں دی جاتی (جامع البیان جلد ۴ جزء اول صفحہ ۲۵۷)۔

بَابُ قَتْلِ الْمُرْتَدِّ

مرتد کے قتل کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِلَّ قَوْمًا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ (التوبة:115)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ دستور نہیں ہے کہ وہ کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد گمراہ کرے حتیٰ کہ بیان کردے ان کے لیے وہ چیزیں جن سے انہیں بچنا چاہیے۔

وَ قَالَ: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَاداً اَنْ يُّقَتَّلُوْا اَوْ يُصَلَّبُوْا

www.islamtheworldreligion.com

اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا (المائدة :33)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کر دیے جائیں یا پھانسی دے دیے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیے جائیں یا زمین سے انہیں نفی کر دیا جائے۔ یہ ان کی دنیا میں رسوائی ہے۔

(1450)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ (بخاری :3017، ابو داؤد:4351، ترمذی :1458، نسائی :4059، ابن ماجة:2535)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جس مسلمان نے اپنا دین بدلا اسے قتل کر دو۔

(1451)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي رَجُلٍ اَسْلَمَ ثُمَّ تَهَوَّدَ، قَالَ لَا اَجْلِسُ حَتّٰى يُقْتَلَ، قَضَآءُ اللهِ وَرَسُولِهٖ فَاَمَرَ بِهٖ فَقُتِلَ (بخاری:6923، مسلم :4718، ابو داؤد:4354)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے بارے میں فرمایا جو مسلمان ہوا تھا پھر یہودی ہو گیا تھا کہ میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا جب تک یہ قتل نہ ہو جائے۔ یہ اللہ اور اسکے رسول کا فیصلہ ہے۔ آپ نے حکم دیا اور وہ قتل کر دیا گیا۔

(1452)۔ وَعَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ (ترمذی:1460، مستدرك حاكم :8240)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جادوگر کی سزا تلوار سے مارنا ہے۔

شرح

مرتد کی سزا قتل اس لیے ہے کہ مرتد آدمی عام کافر سے بڑھ کر فتنہ باز ہوتا ہے اور اگر اس کا ارتداد کسی منصوبے کے تحت ہو تو مزید خطرناک بھی ہوتا ہے۔ اسلام کو اپنے مذہب حق ہونے کا یقین ہے اسی لیے دوسرے ادیان اس طرف نہیں سوچ سکے مگر اسلام اس حکمتِ عملی اور مصلحت پر پوری نظر رکھتا ہے۔ یہ بات ہم نے غیر مسلم معترضین کو سمجھانے کے لیے لکھی ہے، ورنہ مسلمانوں کے نزدیک اس سزا کا قرآن وسنت سے ثابت ہونا کافی ہے۔

مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْتَلُ

جس نے نبی کریم ﷺ کی شان میں گستاخی کی اسے قتل کیا جائے

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا (الاحزاب :57)۔

www.islamtruereligion.com

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بے شک جولوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں اللہ کی لعنت ہے، اور ان کے لیے اس نے توہین والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

وَ قال : مَلْعُونِينَ أَيْنَمَا ثُقِفُوا أُخِذُوا وَ قُتِّلُوا تَقْتِيلاً (الاحزاب:60)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: یہ لوگ ملعون ہیں، جہاں بھی پائے جائیں پکڑ لیے جائیں اور خوب قتل کیے جائیں۔

وَ قَالَ : لَا تَقُولُوا رَاعِنَا الآية (البقرة:104)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: راعنا مت کہو۔ وَمَرَّتْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ: إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ (المائدة:٣٣)۔

(1453)۔عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: مَنْ لِكَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ؟ فَإِنَّهُ يُؤْذِي اللهَ وَرَسُولَهُ، فَقَتَلُوهُ (بخاری:2510، 3031، 3032، 4037، مسلم:4664، ابو داؤد:2768)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کعب بن اشرف کو کون قتل کرے گا؟ یہ شخص اللہ اور اسکے رسول کو ایذاء دیتا ہے۔ صحابہ نے اسے قتل کر دیا۔

(1454)۔وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيِّ رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَتِيكٍ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللهِ ﷺ وَيُعِينُ عَلَيْهِ وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَرَاحَ النَّاسُ بِسَرْحِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ لِأَصْحَابِهِ اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ وَمُتَلَطِّفٌ لِلْبَوَّابِ لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْضِي حَاجَةً وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَّابُ يَا عَبْدَ اللهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ فَدَخَلْتُ فَكَمَنْتُ فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ ثُمَّ عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلَى وَتَدٍ قَالَ فَقُمْتُ إِلَى الْأَقَالِيدِ فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُسْمَرُ عِنْدَهُ وَكَانَ فِي عَلَالِيَّ لَهُ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ فَجَعَلْتُ كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَيَّ مِنْ دَاخِلٍ قُلْتُ إِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى أَقْتُلَهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ وَسْطَ عِيَالِهِ لَا أَدْرِي أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ فَقُلْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ قَالَ مَنْ هٰذَا فَأَهْوَيْتُ نَحْوَ الصَّوْتِ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ وَأَنَا دَهِشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ فَأَمْكُثُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ مَا هٰذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ فَقَالَ لِأُمِّكَ الْوَيْلُ إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ قَالَ فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً أَثْخَنَتْهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ ثُمَّ وَضَعْتُ ظِبَةَ السَّيْفِ فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أُرَى أَنِّي قَدِ انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْمِرَةٍ فَانْكَسَرَتْ سَاقِي فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ فَقُلْتُ لَا أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ أَقَتَلْتُهُ، فَلَمَّا صَاحَ الدِّيكُ قَامَ النَّاعِي

عَلَى السُّورِ فَقَالَ أُنْعِيٰ أَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ فَانْطَلَقْتُ إِلٰى أَصْحَابِي فَقُلْتُ النَّجَاءَ، فَقَدْ قَتَلَ اللهُ أَبَا رَافِعٍ فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ ابْسُطْ رِجْلَكَ فَبَسَطْتُ رِجْلِي فَمَسَحَهَا فَكَأَنَّهَا لَمْ أَشْتَكِهَا قَطُّ

(بخاری:3022، 3023، 4038، 4039، 4040)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے انصار میں سے چند آدمیوں کو ابو رافع کی طرف بھیجا، اور عبداللہ بن عتیک کو ان پر امیر مقرر فرمایا، اور ابو رافع رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرتا تھا اور آپ کے مخالفین کی مدد کرتا تھا، وہ حجاز میں اپنے محل کے اندر موجود تھا، جب وہ لوگ اس کے قریب پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا، اور لوگ اپنے ٹھکانوں کو جا رہے تھے، حضرت عبداللہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: اپنی جگہ پر بیٹھے رہو، میں جاتا ہوں، اور دربان سے پیار محبت کی باتیں کرتا ہوں، شاید میں داخل ہونے میں کامیاب ہو جاؤں، آپ رضی اللہ عنہ چلے گئے حتیٰ کہ دروازے کے پاس پہنچ گئے، پھر اپنا کپڑا اس طرح اوڑھ لیا جیسے وہ قضائے حاجت میں مصروف ہوں، اور لوگ اندر داخل ہو چکے تھے، دربان اُن سے مخاطب ہوا کہ اے عبداللہ اگر اندر آنا چاہتے ہو تو جلدی آؤ، میں دروازہ بند کرنے لگا ہوں، میں داخل ہو گیا اور چھپ گیا، جب سارے لوگ اندر چلے گئے تو اس نے دروازہ بند کر دیا، پھر اس نے تالے کھونٹی پر لٹکا دیے، فرماتے ہیں کہ میں رسیوں کی طرف بڑھا اور انہیں پکڑ لیا، میں نے دروازہ کھولا، ابو رافع کے پاس باتیں ہو رہی تھیں، وہ اپنی مختلف بیویوں سے پیدا ہونے والی اولاد میں بیٹھا تھا، جب اُس کے پاس سے باتیں کرنے والے اٹھ کر چلے گئے تو میں اس کی طرف بڑھا، میں جس دروازے کو بھی کھولتا اندر کی طرف سے اسے بند کر دیتا تھا، میں نے سوچا اگر لوگ مجھ سے باخبر ہو جائیں تو میری طرف کوئی نہ آ سکے جب تک میں اسے قتل نہ کر لوں، میں اس تک پہنچ گیا، وہ ایک اندھیرے کمرے میں اپنے گھر والوں کے درمیان بیٹھا ہوا تھا، مجھے سمجھ نہیں لگ رہی تھی وہ گھر کے کس طرف بیٹھا ہے، میں نے کہا: اے ابو رافع، اُس نے کہا یہ کون ہے؟ میں اُس کی آواز کی جانب بڑھا، میں نے اسے تلوار سے ضرب لگائی اور میں ڈرا ہوا تھا، میرا مقصد حاصل نہ ہوا اور وہ چیخ پڑا، میں گھر سے بھاگ پڑا، تھوڑا دور گیا تو پھر دوبارہ داخل ہو گیا، میں نے کہا: اے ابو رافع یہ آواز کیسی آئی تھی؟ تو اس نے کہا تیری ماں کا برا ہو کسی آدمی نے گھر کے اندر سے مجھے تلوار کے ساتھ ابھی ابھی مارا ہے، فرمایا: میں نے اسے ضرب لگائی جس نے اسے شدید زخمی کر دیا مگر میں اسے قتل نہ کر سکا، پھر میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ دی حتیٰ کہ وہ اس کی پشت میں سے نکل گئی، میں سمجھ گیا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے، میں ایک ایک کر کے دروازے کھولنے لگا حتیٰ کہ اس کی سیڑھی تک پہنچ گیا، میں نے اپنا پاؤں رکھا، مجھے لگ رہا تھا کہ میں زمین پر پہنچ گیا ہوں، میں چاندنی رات میں گر گیا، میری پنڈلی ٹوٹ گئی اور میں نے اسے عمامہ کے ساتھ باندھ دیا، پھر میں چلا گیا اور دروازے کے پاس جا کر بیٹھ گیا، میں نے کہا میں آج رات باہر نہیں نکلوں گا جب تک مجھے یقین نہیں ہو جاتا کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے، پھر جب مرغ نے اذان دی تو اعلان کرنے والے نے سور میں اعلان کیا، اس نے کہا: اہلِ حجاز کے تاجر ابو رافع کی موت کا اعلان کرتا ہوں، میں اپنے ساتھیوں کے پاس گیا، میں نے کہا جان چھوڑ گیا، اللہ نے ابو رافع کو مار دیا، میں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور بات بتائی، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی ٹانگ آگے کر، میں نے اپنی ٹانگ آگے کی، آپ ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا، وہ ایسے ہو گئی جیسے کبھی خراب نہ تھی۔

(1455)۔ وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ، فَلَمَّا

www.islamtheworldreligion.com

نَزَعَهٗ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: اِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ اقْتُلُوْهُ (بخاری:1846، 3044، 4286، مسلم:3308، ابو داؤد:2685، ترمذی:1693، نسائی:2867، السنن الکبریٰ للبیہقی:16878)۔صحیح۔ قال العلماء انما قتله لانه كان قد ارتد عن الاسلام ، و قتل مسلماً كان يخدمه ، و كان يهجو النبی ﷺ و يسبه ، و كانت له قينتان تغنيان بهجاء النبی ﷺ و المسلمين (شرح النووی المجلد 1 صفحته 439)۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فتح مکہ کے دن داخل ہوئے تو آپ کے سر مبارک پر خود تھا، جب آپ نے اسے اتارا تو ایک آدمی نے آ کر عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے غلاف کے ساتھ چمٹا ہوا ہے، فرمایا اسے قتل کر دو۔

(1456)۔وَعَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ ، اَمَّنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَ امْرَأَتَيْنِ، وَ سَمَّاهُمْ ، وَ قَالَ اقْتُلُوْهُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوْهُمْ مُتَعَلِّقِيْنَ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِيْ جَهْلٍ، وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ خَطَلٍ، وَ مِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ، وَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي السَّرْحِ، فَاَمَّا ابْنُ خَطَلٍ وَ ابْنُ صُبَابَةَ فَقُتِلَا ، وَ اَمَّا عِكْرِمَةُ ، فَرَكِبَ الْبَحْرَ ، فَاَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ، فَقَالَ اَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ اَخْلِصُوْا ، فَاِنَّ اٰلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا هَاهُنَا ، فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِيْ مِنَ الْبَحْرِ اِلَّا الْاِخْلَاصُ لَا يُنَجِّيْنِيْ فِي الْبَرِّ غَيْرُهٗ، اَللّٰهُمَّ اِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْداً اِنْ اَنْتَ عَافَيْتَنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ اَنْ اٰتِيَ مُحَمَّداً ﷺ حَتّٰى اَضَعَ يَدِيْ فِيْ يَدِهٖ ، فَلَاَجِدَنَّهٗ عَفُوًّا كَرِيْماً ، فَجَاءَ ، فَاَسْلَمَ ، وَاَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِي السَّرْحِ ، فَاِنَّهٗ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ النَّاسَ اِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهٖ ، حَتّٰى اَوْقَفَهٗ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَايِعْ عَبْدَ اللهِ، قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ، فَنَظَرَ اِلَيْهِ ثَلَاثاً، كُلُّ ذَالِكَ يَأْبٰى، فَبَايَعَهٗ بَعْدَ ثَلَاثٍ، ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَمَّا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ ، يَقُوْمُ اِلٰى هٰذَا حَيْثُ رَآنِيْ كَفَفْتُ يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهٖ فَيَقْتُلُهٗ؟ فَقَالُوْا وَمَا يُدْرِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا فِيْ نَفْسِكَ؟ هَلَّا اَوْمَاْتَ اِلَيْنَا بِعَيْنِكَ؟ قَالَ اِنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ خَائِنَةُ اَعْيُنٍ (ابو داؤد: 2683، 4359، نسائی: 4067، السنن الکبریٰ للبیہقی:16879، مستدرک حاکم :4415)۔ الحدیث صحیح، و اللفظ للنسائی

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب فتح مکہ کا دن ہوا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب لوگوں کو پناہ دی سوائے چار آدمیوں کے اور دو عورتوں کے، اور انہیں نامزد فرمایا، اور فرمایا کہ انہیں قتل کر دو خواہ انہیں کعبہ کے غلاف کے ساتھ چمٹے ہوئے پاؤ۔ عکرمہ بن ابوجہل اور عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبانہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ ابن خطل اور ابن صبانہ تو قتل کر دیے گئے۔ عکرمہ سمندر میں سوار ہو گیا، ان لوگوں کو طوفان نے آ لیا، کشتی والوں نے کہا دفع ہو جاؤ، تمہارے بت یہاں تمہیں کچھ فائدہ نہیں دے سکتے، عکرمہ نے کہا اگر مجھے سمندر میں اخلاص کے سواء کوئی چیز نہیں بچا سکتی تو پھر خشکی میں بھی اسکے سواء کوئی شے نہیں بچا سکتی۔ اے میرے اللہ میں تیرے ساتھ وعدہ کرتا ہوں کہ اگر تو نے مجھے اس مشکل سے بچا لیا تو میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہو جاؤں گا، حتی کہ اپنا

www.islamicworldreligion.com

ہاتھ ان کے ہاتھ میں رکھ دوں گا، میں انہیں ضرور معاف کرنے والا کریم پاؤں گا، وہ بچ کر آ گیا اور مسلمان ہو گیا۔ وہ جو عبداللہ بن سعد بن ابی سرح تھا، وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر چھپا، جب رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا تو وہ اسے ساتھ لائے حتی کہ اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا کر دیا، عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عبداللہ کو بیعت فرمائیے، راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا، اور تین مرتبہ اس کی طرف دیکھا، ہر نظر نے انکار کیا، تیسری بار کے بعد آپ نے اسے بیعت فرما لیا۔ پھر آپ اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم میں کوئی سمجھنے والا آدمی نہیں تھا، جب مجھے دیکھا کہ میں نے اسے بیعت کرنے سے اپنے ہاتھ روک لیے ہیں تو اسے قتل کر دیتا؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمیں کیا خبر آپ کے دل میں کیا تھا؟ آپ اپنی آنکھ مبارک سے ہمیں اشارہ فرما دیتے؟ فرمایا: ایک نبی کو زیب نہیں دیتا کہ آنکھوں سے اشارے کرے۔

(1457)۔ وَعَنْ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَبَّهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَنْ يَكْفِينِي عَدُوِّي ؟ فَقَالَ الزُّبَيْرُ اَنَا ، فَبَارَزَهُ فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ (المصنف لعبد الرزاق: 9477، 9704، 9705، حلية الاولياء لابی نعيم المجلد 8 صفحته 45، الشفاء المجلد 2 صفحته 195)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حضرت عکرمہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے دشمن کو کون قتل کرے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے جا کر اسے قتل کر دیا۔

(1458)۔ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ يَهُودِيَّةً كَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ فَخَنَقَهَا رَجُلٌ حَتّٰى مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِيُّ ﷺ دَمَهَا (ابو داؤد: 4362، السنن الكبرىٰ للبيهقي: 13376)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتی تھی اور بے ادبی کرتی تھی ایک آدمی نے اسکا گلا گھونٹ کر اسے مار دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اس کا خون رائیگاں جانے دیا قاتل کو سزا نہیں دی۔

(1459)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰى كَانَتْ لَهُ اُمُّ وَلَدٍ تَسُبُّ النَّبِيَّ ﷺ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ ، فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ ﷺ وَتَشْتُمُهُ فَقَتَلَهَا وَاَعْلَمَ النَّبِيَّ ﷺ بِذٰلِكَ فَاَهْدَرَ دَمَهَا (ابو داؤد: 4361، نسائی: 4070، مستدرك حاكم: 8210، الشفاء المجلد 2 صفحته 196)۔ صحيح

ترجمہ: ایک نابینا آدمی کی لونڈی نبی کریم ﷺ کو گالیاں بکتی تھی۔ وہ اسے منع کرتا تھا مگر وہ باز نہیں آتی تھی۔ ایک رات وہ یہی حرکت کر رہی تھی۔ اس نے اسے قتل کر کے نبی کریم ﷺ کو بتا دیا۔ آپ ﷺ نے اسکا خون رائیگاں جانے دیا۔ اور قاتل کو کوئی سزا نہیں دی۔

(1460)۔ عَنْ اَبِي بَرْزَةَ اَتَيْتُ اَبَا بَكْرٍ وَقَدْ اَغْلَظَ لِرَجُلٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ قَالَ فَقُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللهِ دَعْنِي اَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ اجْلِسْ فَلَيْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا رَسُولِ اللهِ ﷺ (مسند احمد: 54، ابو داؤد: 4363، سنن النسائی: 4071 الیٰ 4077 باب الحكم فيمن سبّ النبی ﷺ، الشفاء المجلد 2 صفحته 196، مستدرك حاكم: 8211،

www.islamicworldreligion.com

8212)۔ اَلْحَدِيْثُ صَحِيْحٌ. قَالَ الْقَاضِيْ اَبُو مُحَمَّدِ بْنُ نَصْرٍ وَلَمْ يُخَالِفْ عَلَيْهِ اَحَدٌ فَاسْتَدَلَّ الْاَئِمَّةُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى قَتْلِ مَنْ اَغْضَبَ النَّبِيَّ ﷺ بِكُلِّ مَا اَغْضَبَهٗ اَوْ اٰذَاهُ اَوْ سَبَّهٗ رَوَاهُ الْعِيَاضُ فِي الشِّفَآءِ (الشفاء المجلد 2 صفحته 196)۔

ترجمہ: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ ایک مسلمان آدمی پر کسی وجہ سے ناراض ہوئے اور اسے ڈانٹا۔ اس آدمی نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔ میں نے عرض کیا۔ اے خلیفہ رسول مجھے اجازت دیجیے میں اسے قتل کر دوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بیٹھے رہو۔ قتل کی سزا صرف گستاخِ رسول کے لیے ہے۔ قاضی ابو محمد بن نصر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اسکی مخالفت کسی عالم نے نہیں کی۔ ائمہ نے اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ جس نے نبی کریم ﷺ کو غضب دلایا یا اذیت دی یا گالی دی وہ واجب القتل ہے۔

شرح

گستاخ رسول کا واجب القتل ہونا امتِ مسلمہ میں متفقہ مسئلہ ہے۔ اس موضوع پر احادیث کی تین قسمیں ہیں۔ ایک وہ جن میں گستاخِ رسول کی سزا موت کا عمومی اصول بیان کیا گیا ہے، دوسری وہ جن میں نبی کریم ﷺ نے گستاخوں کے قتل کے لیے صحابہ کرام کو روانہ کیا، تیسری وہ جن میں صحابہ کرام نے گستاخوں کو ازخود قتل کر دیا اور بعد میں نبی کریم ﷺ کو اطلاع دی اور آپ نے ان کا خون رائیگاں جانے دیا۔ کچھ مزید احادیث اور واقعات تائید کے طور پر پیش خدمت ہیں:

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَبَّ الْاَنْبِيَاءَ قُتِلَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ جُلِدَ (المعجم الصغیر للطبرانی: 659) ضعیف لاجل اسماعیل بن ابی اویس

ترجمہ: سیدنا حسین بن علی اپنے والد ماجد سیدنا علی رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو کسی نبی کو گالی دے اسے قتل کر دو اور جو میرے صحابہ کو گالی دے اسے کوڑے مارو۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ اَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسُبُّهٗ ﷺ، فَقَالَ: مَنْ يَّكْفِيْنِيْ عَدُوَّتِيْ؟ فَخَرَجَ اِلَيْهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَتَلَهَا یعنی حضرت عروہ بن محمد ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ: ایک عورت نبی کریم ﷺ کو گالیاں دیتی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری دشمن کو کون قتل کریگا؟ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جا کر اسے قتل کر دیا (مصنف عبد الرزاق: ۹۷۰۵، الشفاء ۲ / ۱۹۵)۔

وَفِيْ حَدِيْثٍ آخَرَ اَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسُبُّهٗ ﷺ فَقَالَ مَنْ يَكْفِيْنِيْ عَدُوِّيْ؟ فَقَالَ خَالِدٌ اَنَا، فَبَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَتَلَهٗ (الشفاء ۲ / ۱۹۵، عمدۃ القاری ۱۹ / ۳۵۱، قبل حدیث: ۶۹۲۶، وقال: قال ابن حزم وھو حدیث صحیح مسند)۔

ترجمہ: ایک آدمی آپ ﷺ کو گالیاں بکتا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے دشمن کو کون قتل کرے گا؟ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے یہ ذمہ داری قبول کی۔ نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق حضرت خالد رضی اللہ

www.islamhevorldreligion.com

عنہ نے جا کر اسے قتل کر دیا۔

وَ كَذٰلِكَ اَمَرَ بِقَتْلِ جَمَاعَةٍ مِمَّنْ كَانَ يُؤْذِيهِ مِنَ الْكُفَّارِ وَيَسُبُّهُ كَالنَّضْرِ بْنِ الْحَارِثِ وَعُقْبَةَ بْنِ اَبِي مُعَيْطٍ وَعَهِدَ بِقَتْلِ جَمَاعَةٍ مِنْهُمْ قَبْلَ الْفَتْحِ وَبَعْدَهٗ فَقُتِلُوا اِلَّا مَنْ بَادَرَ بِاِسْلَامِهٖ قَبْلَ الْقُدْرَةِ عَلَيْهِ (المعجم الاوسط للطبرانی: ۳۸۰۱، مجمع الزوائد: ۱۰۰۱۹، الشفاء ۲/ ۱۹۵۔ضعیف ، لکن الامر کان کذالک، ولہ شواھد کثیرۃ صحیحۃ

ترجمہ: فتح سے پہلے اور بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نضر بن حارث، عقبہ بن ابی معیط جیسے کئی گستاخوں کے قتل کا حکم دیا۔ پورے گروہ کو قتل کر دیا گیا۔ صرف وہ بچ گئے جو قابو میں آنے سے پہلے پہلے مسلمان ہو گئے۔

رَوَى ابْنُ قَانِعٍ اَنَّ رَجُلاً جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُ اَبِي يَقُولُ فِيكَ قَوْلاً قَبِيحاً فَقَتَلْتُهٗ فَلَمْ يَشُقَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (معرفۃ الصحابہ: ۵۴۵۲، الشفاء ۲/ ۱۹۵)۔

ترجمہ: ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا والد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں کرتا تھا میں نے اسے قتل کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے قتل کا کوئی دکھ نہ ہوا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ اَبِي مَعَيْطٍ نَادٰى يَا مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ مَالِي اُقْتَلُ مِنْ بَيْنِكُمْ صَبْراً ؟ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكُفْرِكَ وَافْتِرَائِكَ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مجمع الزوائد: ۱۰۰۱۶، الشفاء ۲/ ۱۹۵)۔ضعیف

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب عقبہ بن ابی معیط کو قتل کیا جانے لگا تو اس نے آواز لگائی۔ اے قریش! مجھے بے بس کر کے کیوں قتل کر رہے ہو؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: تیرے کفر کی وجہ سے اور اللہ کے رسول پر بہتان باندھنے کی وجہ سے

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ هَجَتْ اِمْرَأَةٌ مِنْ خَطْمَةَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ مَنْ لِي بِهَا ؟ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهَا اَنَا يَا رَسُولَ اللهِ فَنَهَضَ فَقَتَلَهَا فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَا يَنْتَطِحُ فِيهَا عَنْزَانِ (الکامل لابن عدی ۶/ ۲۱۵۶، تاریخ بغداد للخطیب ۱۳/ ۹۹، الشفاء ۲/ ۱۹۵)۔حسن

ترجمہ: ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ شعر پڑھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے کون قتل کرے گا؟ اسی عورت کی قوم کا ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور جا کر اسے قتل کر دیا۔ اس نے واپس آ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے قتل کے افسوس میں دو بکرے بھی آپس میں ٹکر نہیں ماریں گے (یعنی کوئی افسوس نہ فرمایا)۔

وَبَلَغَ الْمُهَاجِرَ بْنَ اَبِي اُمَيَّةَ اَمِيرَ الْيَمَنِ لِاَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ اِمْرَأَةً هُنَاكَ فِي الرِّدَّةِ غَنَّتْ بِسَبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ يَدَهَا وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهَا فَبَلَغَ اَبَابَكْرٍ رَضِيَ اللهُ

عَنْهُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَهٗ لَوْ لَا مَا فَعَلْتَ لَاَمَرْتُكَ بِقَتْلِهَا لِاَنَّ حَدَّ الْاَنْبِيَآءِ لَيْسَ يُشْبِهُ الْحُدُوْدَ (الشفاء ۲/ ۱۹۵، جامع الاحادیث للسیوطی: ۲۷۴۱۶)۔

ترجمہ: ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گستاخی کا گانا گایا۔ حضرت مہاجر بن امیہ نے اسکے ہاتھ کاٹ دیے اور دانت نکال دیے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر اسے یہ سزا نہ دی گئی ہوتی تو میں حکم دیتا کہ اسے قتل کر دو اس لیے کہ انبیاء کی گستاخی کی سزا عام سزاؤں کی طرح نہیں ہے۔

وَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ اِلٰى عَامِلِهٖ بِالْكُوْفَةِ وَقَدِ اسْتَشَارَهٗ فِيْ قَتْلِ رَجُلٍ سَبَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَتَبَ اِلَيْهِ عُمَرُ اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ قَتْلُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِسَبِّ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ اِلَّا رَجُلًا سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سَبَّهٗ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ، وَسَأَلَ الرَّشِيْدُ مَالِكًا فِيْ رَجُلٍ شَتَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ لَهٗ اَنَّ فُقَهَاءَ الْعِرَاقِ اَفْتَوْهُ بِجَلْدِهٖ فَغَضِبَ مَالِكٌ وَ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَا بَقَاءُ الْاُمَّةِ بَعْدَ شَتْمِ نَبِيِّهَا ؟ مَنْ شَتَمَ الْاَنْبِيَآءَ قُتِلَ وَمَنْ شَتَمَ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلِدَ (الشفاء ۲/ ۱۹۶)۔

ترجمہ: حضرت عمر بن عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کے عامل نے کوفہ سے خط لکھ کر ان سے مسئلہ پوچھا کہ ایک آدمی آپ کو گالیاں دیتا ہے اس کے لیے کیا حکم ہے؟ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گستاخ کے سواء لوگوں میں سے کسی بھی آدمی کو گالی دینے والے کا قتل جائز نہیں۔ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی دی اسکا خون جائز ہے۔ رشید نے امام مالک علیہ الرحمۃ سے گستاخِ رسول کے بارے میں مسئلہ پوچھا اور بتایا کہ عراق کے فقہاء نے اسے کوڑے مارنے کا فتویٰ دیا ہے۔ اس پر امام مالک علیہ الرحمۃ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ اے امیر المومنین! وہ امت کیسے باقی رہ سکتی ہے جسکے نبی کو گالیاں دی جائیں؟ انبیاء کے گستاخ کی سزا قتل ہے اور اصحابِ نبی علیہم الرضوان کے گستاخ کی سزا کوڑے ہے۔

امام ابوسلیمان احمد بن محمد خطابی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۸ھ) لکھتے ہیں: میں مسلمانوں میں سے کسی ایک کو بھی نہیں جانتا جس نے گستاخِ رسول کے قتل میں اختلاف کیا ہو (معالم السنن جلد ۳ صفحہ ۲۵۵)۔

شامی میں ہے کہ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ اَنَّ شَاتِمَهٗ كَافِرٌ وَ حُكْمُهُ الْقَتْلُ وَمَنْ شَكَّ فِيْ عَذَابِهٖ وَ كُفْرِهٖ كَفَرَ یعنی مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ گستاخِ رسول کافر ہے اور اسکی سزا قتل ہے، جس نے اس کے عذاب اور کفر میں شک کیا وہ بھی کافر ہے (شامی جلد ۳ صفحہ ۳۱۷)۔

اس موضوع پر علامہ ابن تیمیہ کی کتاب الصارم المسلول، حضرت علامہ امام تقی الدین سبکی کی کتاب السیف المسلول اور حضرت علامہ محمد ہاشم ٹھٹھوی کی کتاب سیف الحلی قابلِ مطالعہ ہیں۔ کچھ ملکی قانونی پیچیدگیاں حل کرنے کے لیے علماءِ کرام میں باہمی مشاورت ضروری ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

بَابُ الْحُدُودِ

شرعی حدود کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ (النور:2)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: زنا کرنے والی عورت یا زنا کرنے والے مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔

وَ قَالَ : وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمَانِيْنَ جَلْدَةً (النور:4)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں پھر وہ چار گواہ پیش نہ کر سکیں تو انہیں اسی کوڑے مارو۔

(1461)۔عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا اَحَدُ ثَلَاثَةِ نَفَرٍ ، اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ، وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ (بخاری :6878،مسلم :4375،ترمذی :1402،سنن النسائی :4016،ابن ماجۃ :2534)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی ایسے آدمی کا خون حلال نہیں ہے جو لا الہ الا اللہ کی اور میرے اللہ کا رسول ہونے کی گواہی دیتا ہو۔ سوائے تین آدمیوں کے۔ جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی، اپنے دین کو ترک کرنے والا جماعت کو چھوڑنے والا۔

حَدُّ الْقَذْفِ

الزام تراشی کی حد

(1462)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ عُذْرِيْ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ ذٰلِكَ فَلَمَّا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ اَمَرَ بِالرَّجُلَيْنِ وَالْمَرْاَةِ فَضُرِبُوْا حَدَّهُمْ (ابوداؤد :4474،ترمذی :3181،ابن ماجۃ :2567)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میری بے گناہی نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہو گئے اور اس کو بیان فرمایا۔ جب منبر سے اترے تو دو آدمیوں اور ایک عورت کے لیے حکم فرمایا تو انہیں ان کی حد لگائی گئی۔

حَدُّ الزَّانِي الْمُتَزَوِّجِ وَ تَعْزِيْرُ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ

شادی شدہ زانی کی حد اور لواطت کی تعزیر

(1463)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ

www.islamtheworldreligion.com

زَنَيتُ فَاَعرَضَ عَنهُ النَّبِيُّ ﷺ فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجهِهِ الَّذِيْ اَعرَضَ قِبَلَهُ ، فَقَالَ اِنِّي زَنَيتُ فَاَعرَضَ عَنهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا شَهِدَ اَربَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ اَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ لَا فَقَالَ اَحصَنتَ ؟ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ اِذهَبُوا بِهِ فَارجُمُوهُ وَصَلّٰى عَلَيهِ النَّبِيُّ ﷺ (بخاری:6825،مسلم:4420)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا جب کہ آپ مسجد میں تھے۔اس نے آپ کو آواز دی یارسول اللہ میں نے زنا کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے رخِ انور پھیر لیا۔ وہ آدمی اٹھ کر اس طرف سے آ گیا جدھر آپ نے چہرہ اقدس پھیرا تھا۔ کہنے لگا میں نے زنا کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے رخِ انور پھیر لیا۔ جب وہ چار مرتبہ گواہی دے چکا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا: کیا تم پاگل ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ اس نے کہا جی ہاں یارسول اللہ۔ فرمایا: اسے لے جاؤ اور اسے سنگسار کر دو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر نمازِ جنازہ پڑھی۔

(1464)۔ وَعَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا (ترمذی:1453،ابن ماجۃ:2598)۔ صحیح لہ طرق وعلیہ العمل

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک عورت پر زبردستی کی گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے حد ٹال دی اور اس شخص پر حد لگائی جس نے اس پر زیادتی کی تھی۔

(1465)۔ وَعَنِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَومِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ (ابو داؤد:4462،ترمذی:1456،ابن ماجۃ:2561،مستدرک حاکم:8213)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جسے قومِ لوط والا عمل کرتے ہوئے دیکھو تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

حَدُّ السَّارِقِ

چور کی حد

قَالَ اللهُ تَعَالٰى : اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا (المائدۃ:37)۔

ترجمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: چوری کرنیوالا مرد اور چوری کرنیوالی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو، دونوں کے عمل کے بدلے میں۔

(1466)۔ وَعَن عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى، فَاِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى فَاِنْ عَادَ ضُمِنَ السِّجْنَ حَتّٰى يَحْدُثَ خَيْراً ، اِنِّي لَاَسْتَحْيِي مِنَ اللهِ اَنْ اَدَعَهُ لَيْسَ لَهُ يَدٌ يَأْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا وَرِجْلٌ يَمْشِي عَلَيْهَا (کتاب الآثار:628، المصنف لابن ابی شیبۃ المجلد 6 صفحتہ 485، المصنف لعبدالرزاق:18764، 18766)۔ صحیح

www.islamthevoiceofreligion.com

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب چور چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے۔ اگر دوبارہ چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے۔ اگر پھر بھی چوری کرے تو اُسے قید میں پابند کیا جائے حتیٰ کہ سدھر جائے۔ مجھے اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں اسے اس حال میں چھوڑ دوں کہ اس کا کوئی ہاتھ نہ ہو جس سے کھائے اور استنجا کرے اور پاؤں نہ ہو جس پر وہ چلے۔

(1467)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَيْسَ عَلَى النَّبَّاشِ قَطْعٌ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 6 صفحته 531)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا۔

شرح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: لَا قَطْعَ اِلَّا فِي عَشَرَةِ دَرَاهِمَ یعنی کم از کم دس درہم کی چوری پر ہاتھ کٹتے ہیں (المعجم الاوسط للطبرانی: ۷۱۴۲، سنن دار قطنی: ۳۳۹۷)۔ضعیف

حَدُّ شَارِبِ الْخَمْرِ

شرابی کی حد

(1468)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ مِنَ الْعِنَبِ خَمْرًا وَاَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ (شرح معانی الآثار للطحاوی: 6286)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بعض انگوروں سے شراب بنتی ہے اور میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

(1469)۔وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ (ابو داؤد: 3681، ترمذی: 1865، ابن ماجة: 3393)۔حسن

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ دے اس کی کم مقدار بھی حرام ہے۔

(1470)۔وَعَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيْلِمِي اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَشَارَ فِي الْخَمْرِ يَشْرَبُهَا الرَّجُلُ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ اَرٰى اَنْ نَجْلِدَهُ ثَمَانِينَ جَلْدَةً، فَاِنَّهُ اِذَا شَرِبَ سَكِرَ وَاِذَا سَكِرَ هَذَى وَاِذَا هَذَى افْتَرٰى، فَجَلَدَ عُمَرُ فِي الْخَمْرِ ثَمَانِينَ رَوَاهُ مَالِك وَوَصَلَهُ الدَّارَقُطْنِي وَالْحَاكِمُ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ وَعَلَيْهِ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ (مؤطا امام مالك: 2 من كتاب الاشربة، سنن الدار قطنی: 3290، المستدرك للحاكم: 8299)۔صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ثور بن زید دیلمی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شراب کے بارے میں مشورہ لیا جسے آدمی نے پیا ہو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا کہ میرے خیال میں ہم اسے اسی کوڑے ماریں۔ اس لیے کہ جب وہ پیے گا تو نشے میں آئے گا۔ جب نشے میں ہوگا تو ہذیان بولے گا۔ جب ہذیان بولے گا تو بہتان لگائے گا (اور بہتان کی سزا اسی کوڑے ہے)۔ بس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب پینے پر اسی کوڑے مارے۔ اس پر تمام صحابہ کا اجماع ہے۔

دَرْءُ الْحُدُوْدِ بِالشُّبُهَاتِ

شبہات کے ذریعے حدود کو ٹالنا

(1471)۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ (ابو داؤد: 4376، نسائی: 4886)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ انکے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آپس میں حدود کو معاف کر کرا لیا کرو۔ حد کا مقدمہ جب مجھ تک پہنچ گیا تو حد واجب ہوگئی۔

(1472)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْرِءُوا الْحُدُوْدَ بِالشُّبُهَاتِ (مسند امام اعظم صفحہ 157)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حدود کو شبہات کے ذریعے ٹالو۔

(1473)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِدْرِءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ، فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِيْهِ اَحَادِيْثُ كَثِيْرَةٌ وَهِيَ فِي التِّرْمِذِيِّ وَ كِتَابِ الْآثَارِ وَغَيْرِهَا (ترمذی: 1424، کتاب الآثار: 618)۔ الحدیث صحیح وله طرق وشواهد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہاں تک تمہارا بس چلے مسلمانوں سے حدود ٹالنے کی کوشش کرو۔ اگر اسکے بچ نکلنے کا راستہ موجود ہو تو اسکے راستے سے ہٹ جاؤ۔ اگر حکمران معاف کرنے میں غلطی کر جائے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ سزا دینے میں غلطی کر جائے۔ اس پر کثرت سے احادیث موجود ہیں۔

مَا لَا يُدْعٰى عَلَى الْمَحْدُوْدِ اَوْ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ حُبُّ النَّبِيِّ ﷺ

جسے حد لگے یا جسکے دل میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ہو اسے کیا نہیں کہنا چاہیے

(1474)۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اِسْمُهٗ عَبْدُ اللهِ يُلَقَّبُ حِمَارًا كَانَ يُضْحِكُ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهٗ فِي الشَّرَابِ فَاُتِيَ بِهٖ يَوْمًا، فَاَمَرَ بِهٖ فَجُلِدَ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ مَا

اَكْثَرَ مَا يُؤْتٰى بِهٖ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَلْعَنُوهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهٗ (بخاری:6780)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی جس کا نام عبداللہ تھا اور اسے لوگ حمار کہتے تھے، وہ نبی کریم ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا۔ اسے نبی کریم ﷺ نے شراب نوشی کی سزا کے طور پر کوڑے لگوائے تھے۔ ایک دن پھر اسے لایا گیا۔ آپ ﷺ نے حکم دیا اور اسے کوڑے مارے گئے۔ حاضرین میں سے ایک آدمی کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا اے اللہ اس پر لعنت بھیج یہ بار بار یہی کام کرتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت مت بھیجو۔ اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

(1475)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَقَالَ اضْرِبُوهُ، فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهٖ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهٖ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهٖ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ اَخْزَاكَ اللّٰهُ، قَالَ لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ (بخاری:6777، ابو داؤد:4477)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مارو۔ ہم میں سے کوئی اپنے ہاتھ سے مار رہا تھا، کوئی اپنے جوتے سے مار رہا تھا اور کوئی اپنے کپڑے سے مار رہا تھا۔ جب وہ واپس پلٹا تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا اللہ تجھے ذلیل کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس طرح نہ کہو۔ اسکے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

شرح

غلطی کرنے والے کو غلطی کے طعنے دیتے رہنا اسے مزید بگاڑتا ہے اور اگر اسے کہا جائے کہ آپ ایسے آدمی نہیں ہو، یہ تو آپ سے بتقاضائے بشریت ایسا ہو گیا ہے، تو ایسا آدمی آئندہ اپنی اصلاح کی کوشش کرے گا۔ نبی کریم ﷺ نے انسانی نفسیات پر نظر رکھتے ہوئے فرمایا: اسکے خلاف شیطان کی مدد نہ کرو۔

بَابُ التَّعْزِيرَاتِ

تعزیرات کا باب

(1476)۔عَنْ اَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ (بخاری:6848، 6849، 6850، مسلم:4460، ابو داؤد:4491، 4492، ترمذی:1463، ابن ماجۃ:2601)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابی بردۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارے جائیں، اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے سواء۔

(1477)۔عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَلَغَ حَدًّا فِي غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِينَ (السنن الکبریٰ للبیہقی:17584، 17585)۔ حسن و علیہ العمل

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جو حاکم حد والے جرم کے علاوہ کسی

www.islamtheworldreligion.com

مجرم کو حد کے برابر سزا سنائے وہ حد سے گزرنے والوں میں سے ہے۔

(1478)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيُّ فَاضْرِبُوهُ عِشرِينَ ، وَإِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوهُ عِشرِينَ ، وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ

(ترمذی:1462،ابن ماجة:2568)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جب کسی آدمی نے کسی کو کہا اے یہودی! تو اسے بیس کوڑے مارو۔اگر اس نے کہا اے مخنث! تو اسے بیس کوڑے مارو اور جو محرم سے زنا کرے اسے قتل کردو۔

(1479)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ غَرَّبَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ رَبِيْعَةَ بْنَ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ فِي الشَّرَابِ إِلَى خَيْبَرَ فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ فَتَنَصَّرَ ، فَقَالَ عُمَرُ : لَا أُغَرِّبُ مُسْلِماً بَعْدَهُ أَبَدًا (المصنف لعبد الرزاق:13385)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ربیعہ بن امیہ بن خلف کو شراب نوشی کے جرم میں ملک بدر کر دیا تو وہ ہرقل کے ساتھ جا کر مل گیا اور عیسائی ہو گیا۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کے بعد کسی مسلمان کو ملک بدر نہیں کروں گا۔

بَابُ الْاِتِّحَادِ بَيْنَ الْمَمَالِكِ الْاِسْلَامِيَّةِ وَالْحِكْمَةِ الْخَارِجِيَّةِ

اسلامی ممالک کے درمیان اتحاد اور خارجہ پالیسی

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (الحجرات:10)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

وَ قَالَ: وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ (الانفال:61)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اگر وہ لوگ صلح پر آمادہ ہو جائیں تو آپ بھی اس کے لیے آمادہ ہو جائیں اور اللہ پر بھروسہ کریں۔

وَ قَالَ: وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (المائدة:2)۔

ترجمہ: اور فرمایا: نیکی اور تقویٰ کے معاملے میں تعاون کرو اور گناہ اور سرکشی کے معاملے میں تعاون مت کرو۔

وَ قَالَ: اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ (المائدة:1)۔

ترجمہ: اور فرمایا: وعدے پورے کرو۔

وَ قَالَ: وَاِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ (الانفال:58)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اگر کسی قوم کی طرف سے آپ کو خیانت کا ڈر ہو تو معاہدہ سیدھا ان کی طرف پھینک دو۔

وَ قَالَ: اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْا (الحجرات:6)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اگر تمہارے پاس کوئی کچا آدمی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لو۔

www.islamicworldreligion.com

وَ قَالَ : وَفِيكُمْ سَمّٰعُونَ لَهُمْ (التوبة :47)۔

ترجمہ: اورفرمایا:تم میں ان کے جاسوس موجود ہیں۔

وَ قَالَ : اِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً (انبیآء :92)۔

ترجمہ: اورفرمایا:یہ تمہاری امت،امتِ واحدہ ہے۔

وَ قَالَ : لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاءَ (آل عمران :28)۔

ترجمہ: اورفرمایا:مومن کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔

(1480)۔عَنِ النُّعْمَانِ بنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: اَلْمُؤمِنُونَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكىٰ عَيْنُهُ اِشْتَكىٰ كُلُّهُ، وَاِنِ اشْتَكىٰ رَأْسُهُ اِشْتَكىٰ كُلُّهُ (بخاری:6011،مسلم:6589)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:مومن ایک آدمی کی طرح ہیں۔اگر اس کی آنکھ بیمار ہوتو وہ سارا بیمار پڑ جاتا ہے۔اگراس کا سر بیمار ہوجائے تو وہ سارا بیمار پڑ جاتا ہے۔

(1481)۔وَعَنْ اَبِي مُوسىٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضاً، ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ (بخاری:481،2446،6026،مسلم:6585،ترمذی:1928،نسائی:2560)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:مومن،مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے۔جس کی اینٹیں ایک دوسری کو مضبوط کرتی ہیں۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی انگلیوں میں انگلیاں ڈال دیں۔

(1482)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِماً اَوْ مَظْلُوماً ،فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ اَنْصُرُهُ مَظْلُوماً فَكَيْفَ اَنْصُرُهُ ظَالِماً ؟ قَالَ تَمْنَعُهُ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ (بخاری:2443، 2444،6952،مسلم:6582،ترمذی:2255)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:اپنے بھائی کی مدد کر،خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس کی مظلوم ہونے کی حالت میں تو مدد کروں لیکن ظالم ہوتو کیسے مدد کروں؟ فرمایا:اسے ظلم سے منع کر۔یہ تیری طرف سے اس کی مدد ہے۔

(1483)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ اَخِيهِ كَانَ اللهُ فِي حَاجَتِهٖ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِماً سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (بخاری:2442،مسلم:6578،ترمذی:1426،ابوداؤد:4893)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مسلمان،مسلمان کا بھائی ہے۔نہ اس پر ظلم

www.islamtheworldreligion.com

کرتا ہے اور نہ ہی اسے دشمن کے حوالے کرتا ہے۔ جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہا اللہ اس کی حاجت پوری کرنے میں رہا۔ جس نے کسی مسلمان کی مشکل کشائی کی۔ اللہ قیامت کے دن کی مشکلات میں اس کی مشکل کشائی کرے گا اور جس نے مسلمان کا عیب چھپایا اللہ قیامت کے دن اس کے عیب چھپائے گا۔

(1484)۔ وَعَنْ عَمْرِو بنِ عَوفٍ الْمُزَنِّي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَلصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحاً حَرَّمَ حَلَالاً اَوْ اَحَلَّ حَرَاماً وَالْمُسْلِمُونَ عَلٰى شُرُوطِهِمْ اِلَّا شَرْطاً حَرَّمَ حَلَالاً اَوْ اَحَلَّ حَرَاماً (ترمذی: 1352، ابن ماجۃ:2353، ابو داؤد:3594)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن عوف مزنی نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مسلمانوں کے درمیان صلح جائز ہے۔ سوائے اس صلح کے جو حلال کو حرام کر دے یا حرام کو حلال کر دے۔ مسلمان اپنی شرائط پر قائم رہیں گے سوائے ایسی شرط کے جو حلال کو حرام کر دے یا حرام کو حلال کر دے۔

(1485)۔ وعن اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ قُرَيْشاً صَالَحُوا النَّبِيَّ ﷺ فَاشْتَرَطُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ مَنْ جَآءَ نَا مِنْكُمْ لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكُمْ، وَمَنْ جَآئَكُمْ مِنَّا رَدَدْتُّمُوهُ عَلَيْنَا، فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اَنَكْتُبُ هٰذَا ؟ قَالَ نَعَمْ، اِنَّهُ مَنْ ذَهَبَ مِنَّا اِلَيهِمْ فَاَبْعَدَهُ اللهُ، وَمَنْ جَآءَنَا مِنْهُمْ سَيَجْعَلُ اللهُ لَهُ فَرَجاً وَمَخْرَجاً (مسلم:4632)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش نے نبی کریم ﷺ سے صلح کی۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ یہ شرط ٹھہرائی کہ جو آپ میں سے ہمارے پاس آئے گا ہم اسے آپ کو واپس نہیں کریں گے اور جو ہم میں سے آپ کے پاس آئے گا آپ اسے ہمارے حوالے کر دیں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ہم یہ لکھ لیں؟ فرمایا: ہاں۔ ہم میں سے جو بھی ان کے پاس جائے گا اسے اللہ ہی نے دور کیا ہوگا اور ان میں سے جو ہمارے پاس آئے گا اللہ جلد ہی اس کے لیے آسانی اور نکلنے کا راستہ فراہم فرمائے گا۔

(1486)۔ وَعَنِ الْمِسْوَرِ وَمَرْوَانَ اَنَّهُمُ اصْطَلَحُوا عَلٰى وَضْعِ الْحَرْبِ عَشْرَ سِنِينَ يَأْمَنُ فِيهِنَّ النَّاسُ وَعَلٰى اَنَّ بَيْنَنَا عَيْبَةً مَكْفُوفَةً وَاَنَّهُ لَا اِسْلَالَ وَلَا اِغْلَالَ (ابو داؤد:2766)۔ صحیح وله شواهد فی البخاری وغیرہ

ترجمہ: حضرت مسور اور مروان سے روایت ہے کہ انہوں نے دس سال تک جنگ نہ لڑنے پر صلح کی تھی۔ لوگ اس عرصے میں امن سے رہیں گے۔ ہمارے سینے صاف ہوں گے، نہ تلوار سونتی جائے گی اور نہ زرہ پہنی جائے گی۔

(1487)۔ وَعَنْ صَفْوَانَ بنِ سُلَيمٍ عَنْ عِدَّةٍ مِنْ اَبْنَآءِ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَنْ آبَائِهِمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ اَلَا مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِداً اَوِ انْتَقَصَهُ اَوْ كَلَّفَهُ فَوقَ طَاقَتِهِ اَوْ اَخَذَ مِنْهُ شَيْئاً بِغَيرِ طِيبِ نَفْسٍ، فَاَنَا حَجِيجُهُ يَومَ الْقِيٰمَةِ (ابو داؤد:3052)۔ اسنادہ جید

ترجمہ: حضرت صفوان بن سلیم نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کے متعدد بیٹوں سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے اپنے آباء سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار! جس نے معاہدے والے آدمی پر ظلم کیا یا اس کا نقصان کیا یا اس پر اس کی طاقت

www.islamtheworldreligion.com

سے زیادہ بوجھ ڈالا یا اس کی دلی خوشی کے بغیر اس سے کوئی چیز لی، میں قیامت کے دن اس کے مقابلے پر کھڑا ہوں گا۔

(1488)۔وَعَنْ سُلَيمِ بنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَينَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ اَغَارَ عَلَيهِمْ فَجَآءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ اَوْبِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَآءً لَا غَدْراً ، فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ ، فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ ، فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَن كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْداً وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ اَمَدُهُ اَوْ يَنْبِذَ اِلَيهِمْ عَلٰى سَوَآءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ (ابو داؤد:2759،ترمذی:1580)۔صحیح

ترجمہ: حضرت سلیم بن عامر فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا۔ وہ ان کی سرحدوں کے آس پاس منڈلاتے تھے تاکہ معاہدے کی مدت ختم ہو تو ان پر حملہ کریں۔ ایک آدمی عام گھوڑے یا شاید ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر آیا اور کہہ رہا تھا اللہ اکبر، اللہ اکبر۔ وفا کا سوال ہے غدر کا نہیں۔ انہوں نے غور سے دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے اس کے بارے میں پوچھا۔ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہو تو اس معاہدے کو نہ توڑے اور نہ ہی نیا معاہدہ کرے جب تک اس کی مدت نہ گزر جائے یا صاف صاف ان کی طرف پھینک نہ دے۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو لے کر واپس چلے گئے۔

(1489)۔وَعَن اَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي قُرَيشٌ اِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اُلْقِيَ فِي قَلبِي الْاِسْلَامُ ، فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ اِنِّي وَ اللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيهِمْ اَبَداً ، قَالَ اِنِّي لَا اَخِيسُ بِالْعَهدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰكِنِ ارْجِعْ ، فَاِنْ كَانَ فِي نَفْسِكَ الَّذِي فِي نَفْسِكَ الْآنَ فَارْجِعْ ، قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَاَسْلَمْتُ (ابو داؤد:2758)۔سندہ صحیح

ترجمہ: حضرت رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قریش نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف بھیجا۔ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ زیبا کی زیارت کی تو میرے دل میں اسلام داخل ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی قسم میں ان کی طرف کبھی بھی واپس نہیں جاؤں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا اور حقائق کو نہیں چھپاتا۔ بلکہ تم لوٹ جاؤ۔ اگر تمہارے دل میں وہی رہا جو تمہارے دل میں اب ہے تو واپس آ جانا۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں چلا گیا۔ پھر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور مسلمان ہو گیا۔

(1490)۔وَعَن عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ آمَنَ رَجُلاً عَلٰى نَفْسِهِ فَقَتَلَهُ اُعْطِيَ لِوَآءَ الْغَدْرِ يَومَ الْقِيَامَةِ (شرح السنة:2717، ابن ماجة:2688، مسند احمد:21843،21845)۔اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کسی آدمی سے امن مانگا اور اس نے اسے قتل کر دیا اسے قیامت کے دن غداری کا جھنڈا دیا جائے گا۔

www.islamtheworldreligion.com

بَابُ رَدِّ الْجُمْهُورِيَّةِ الْمَغْرِبِيَّةِ

مغربی جمہوریت کا رد

قَالَ اللهُ تَعَالٰى : هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ (الزمر:9)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے لوگ برابر ہوتے ہیں۔

مَرَّ حَدِيثُ طَلَبِ الْاِمَارَةِ اس سے پہلے امارت طلب کرنے والی حدیث گزر چکی ہے۔

(1491)۔وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْعَصَبِيَّةُ ؟ قَالَ اَنْ تُعِيْنَ قَوْمَكَ عَلَى الظُّلْمِ (ابو داؤد:5119،ابن ماجة:3949)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ عصبیت کیا ہے؟ فرمایا: یہ کہ تو ظلم پر اپنی قوم کی مدد کرے۔

(1492)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَجِدُوْنَ النَّاسَ مَعَادِنَ ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا وَتَجِدُوْنَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هٰذَا الشَّانِ اَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَةً ، وَتَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِي يَاْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَيَاْتِي هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ (بخاری : 3493،3494)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: لوگوں کو تم طرح طرح کا پاؤ گے۔ان میں سے جو جاہلیت میں سب سے بہتر تھے وہ جب سمجھ جائیں گے تو اسلام میں بھی سب سے بہتر ہوں گے اور تم دیکھو گے کہ لوگوں میں سب سے اچھا آدمی حکمرانی کو سب سے زیادہ ناپسند کرے گا اور تم سب سے زیادہ شرارتی آدمی کو دورُخا دیکھو گے جو اِن کے پاس ایک چہرے سے ساتھ آئے گا اور اُن کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ جائے گا۔

شرح

مغربی جمہوریت میں پڑھا لکھا اور ان پڑھ برابر ووٹ دے سکتے ہیں، برادری سسٹم کی بنا پر اور رشوت وغیرہ کے ذریعے ووٹ بٹورے جا سکتے ہیں، مشکل وقت میں پارٹیاں بدلنا عمل میں آتا ہے، کثیر جماعتی نظام میں انتخابات کے نتیجے میں اکثر اوقات اکثریت پر اقلیت حکومت کرتی ہے، حزبِ اختلاف ہمیشہ حکومت پر تنقید کرتا ہے خواہ حکومت کا کوئی اقدام درست ہی کیوں نہ ہو، اسکی اصلاح کا مناسب ترین طریقہ اسلامی نظامِ حکومت کا نفاذ ہے۔

www.islalmurdureligion.com

بَابُ الْكِتَابِ اِلَى الْكُفَّارِ وَدَعْوَةِ الْاِسْلَامِ

کفار کو خط لکھنا اور اسلام کی دعوت دینا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : قُلْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعاً (الاعراف :158)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فرمادو اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

(1493)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰى قَيْصَرَ يَدْعُوْهُ اِلَى الْاِسْلَامِ وَبَعَثَ بِكِتَابِهٖ اِلَيْهِ دِحْيَةَ الْكَلْبِىَّ وَاَمَرَهٗ اَنْ يَدْفَعَهٗ اِلٰى عَظِيْمِ بُصْرٰى لِيَدْفَعَهٗ اِلٰى قَيْصَرَ فَاِذَا فِيْهِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اِلٰى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ ، سَلَامٌ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّىْ اَدْعُوْكَ بِدَاعِيَةِ الْاِسْلَامِ ، اَسْلِمْ تَسْلِمْ وَاَسْلِمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ اَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ ، وَاِنْ تَوَلَّيْتَ فَعَلَيْكَ اِثْمُ الْاَرِيْسِيِّيْنَ وَ يَا اَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضاً اَرْبَاباً مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ (بخاری :2941، مسلم :4607، ترمذی :2717، ابو داؤد :5136)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قیصر کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے خط لکھا اور اسکا خط دیکر حضرت دحیہ کلبی کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ یہ خط بصریٰ کے حاکم کو دینا تا کہ وہ اسے قیصر تک پہنچادے۔ اس میں لکھا تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے بندے اور اس کے رسول محمد کی طرف سے ہرقل بادشاہِ روم کی طرف۔

سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا۔ اس کے بعد، میں تمہیں اسلام کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ مسلمان ہو جاؤ سلامت رہو گے۔ اسلام لے آؤ گے تو اللہ تمہیں دوہرا اجر دے گا۔ اگر منہ پھیرو گے تو تمہاری رعایا کا گناہ بھی تمہارے ذمے ہوگا اور اے اہلِ کتاب! اس کلمے کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے۔ یہ کہ ہم اللہ کے سواء کسی کی عبادت نہ کریں اور نہ ہی کسی کو اس کا شریک بنائیں اور نہ ہی ہم میں سے کوئی کسی کو اللہ کے سواء رب بنائے۔ پھر اگر یہ لوگ منہ پھیریں تو کہو کہ ہمارے مسلمان ہونے پر گواہ رہو۔

(1494)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ كَتَبَ اِلٰى كِسْرٰى وَاِلٰى قَيْصَرَ وَاِلَى النَّجَاشِىِّ وَاِلٰى كُلِّ جَبَّارٍ، يَدْعُوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِىِّ الَّذِىْ صَلّٰى عَلَيْهِ النَّبِىُّ ﷺ (مسلم :4609، ترمذی :2716)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کسریٰ، قیصر، نجاشی اور ہر جابر کی طرف خط لکھا جس میں اسے

www.islamtheworldreligion.com

اللہ کی طرف دعوت دی۔ یہ وہ نجاشی نہیں ہے جس کی نمازِ جنازہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی تھی۔

(1495)۔وَعَنْ اَبِیْ وَائِلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ کَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ اِلٰی اَھْلِ فَارِسٍ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِیْدِ اِلٰی رُسْتَمَ وَمِھْرَانَ فِیْ مَلَأٍ فَارِسٍ، سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّا نَدْعُوْکُمْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَاِنْ اَبَیْتُمْ فَاَعْطُوا الْجِزْیَۃَ عَنْ یَدٍ وَاَنْتُمْ صَاغِرُوْنَ، فَاِنْ اَبَیْتُمْ فَاِنَّ مَعِیَ قَوْماً یُحِبُّوْنَ الْقَتْلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَا یُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ، وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی (شرح السنۃ :2668)۔

رجالہ ثقات

ترجمہ: حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت خالد بن ولید نے ایرانیوں کی طرف یہ خط لکھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہران کی طرف فارس کے شہروں میں۔سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا، اس کے بعد: ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔اگر انکار کر دو تو اپنے ہاتھ سے جزیہ دے کر ماتحت ہو کر رہو۔اگر تم انکار کرو تو میرے پاس ایسی فوج ہے جو اللہ کی راہ میں موت سے اتنی محبت کرتی ہے جتنی محبت فارس والے شراب سے کرتے ہیں۔سلام ہو اس پر جس نے ہدایت کو قبول کیا۔

بَابُ الْجِھَادِ وَھُوَ فَرْضٌ عَلَی الْکِفَایَۃِ

جہاد کا باب اور یہ فرض کفایہ ہے

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: کُتِبَ عَلَیْکُمُ الْقِتَالُ (البقرۃ :216)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم پر جنگ فرض کر دی گئی ہے۔

وَ قَالَ فَضَّلَ اللّٰہُ الْمُجٰھِدِیْنَ بِاَمْوَالِھِمْ وَ اَنْفُسِھِمْ عَلَی الْقٰعِدِیْنَ دَرَجَۃً وَکُلًّا وَّعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی (النسآء :95)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اللہ نے اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھنے والوں پر درجہ میں فضیلت دی ہے۔اور ان سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے۔

وَ قَالَ: اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا (التوبۃ :41)۔

ترجمہ: اور فرمایا: نکل جاؤ ہلکے پھلکے یا لدے ہوئے۔

وَ قَالَ: یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْھِمْ (التوبہ :73)۔

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: ترجمہ: اورفرمایا: اے نبی کافروں اورمنافقوں کے خلاف جہاد کرواوران پرسختی کرو۔

(1496)۔عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ یُقَاتَلُ مِنْ وَّرَآئِهٖ وَ یُتَّقٰی بِهٖ (بخاری:2957،مسلم:4772،نسائی:4196)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام صرف ڈھال ہوتا ہے اس کی آڑ میں جنگ لڑی جاتی ہے اوراس کے پیچھے چھپا جاتا ہے۔

(1497)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِیْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَ اَلْسِنَتِكُمْ (ابوداؤد:2504،نسائی:3096،سنن الدارمی:2435)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مشرکوں کے خلاف اپنے مال اوراپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے جہاد کرو۔

(1498)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالاً مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَا تَطِیْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ یَّتَخَلَّفُوْا عَنِّیْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَیْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِیَّةٍ تَغْزُوْ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ، ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ، ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ، ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ (بخاری:2797،مسلم:4859،ابن ماجة:2753)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ اہل ایمان مجھ سے پیچھے رہ جانا پسند نہ کریں گے اور میرے پاس اتنی سواریاں ہیں نہیں کہ میں سب کو ان پر سوار کرسکوں تو جو تم اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہو میں کسی دستے سے پیچھے نہ رہتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میری یہ خواہش ہے کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔

(1499)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَغَدْوَةٌ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا (بخاری:2792،مسلم:4873)۔صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں ایک دن یا رات (کا جہاد) دنیا اوراس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔

(1500)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْقَتْلُ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ یُكَفِّرُ كُلَّ شَیْءٍ اِلَّا الدَّیْنَ (مسلم:4884)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونا ہر گناہ کو چھپا دیتا ہے سوائے قرض کے۔

www.islamtheworldreligion.com

(1501)۔ وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا (بخاری:2843، مسلم:4902، ابو داؤد:2509، ابن ماجة:2759، نسائی:3180)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں جہاد پر جانے والے کی تیاری کرائی اس نے جہاد کیا اور جو مجاہد گھر والوں کے پاس نگرانی کے لیے ٹھہرا اس نے بھی جہاد کیا۔

اِعْدَادُ السِّلَاحِ لِلْجِهَادِ

جہاد کے لیے ہتھیاروں کی تیاری

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَاَعِدُّوا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ (الانفال:60)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جس قدر ہو سکے دشمنوں کے مقابلے پر اپنی طاقت تیار رکھو۔

(1502)۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ (مسلم:4946، ابو داؤد:2514، ابن ماجة:2813)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا جب کہ آپ منبر پر جلوہ افروز تھے۔ فرمایا: خبردار! طاقت تیر ہیں، خبردار! طاقت تیر ہیں، خبردار! طاقت تیر ہیں۔

(1503)۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاءُهٗ اَبْيَضُ (ابو داؤد:2592، ترمذی:1679، ابن ماجة:2817، نسائی:2866)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا سفید تھا۔

فِيْ مَيْدَانِ الْحَرْبِ

جنگ کے میدان میں

(1504)۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ اُحُدٍ اَرَاَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فَاَيْنَ اَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَاَلْقٰى تَمَرَاتٍ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ قَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ (بخاری:4046، مسلم:4913، نسائی:3154)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُحد کے دن ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا فرماتے ہیں اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میں کہاں ہونگا؟ فرمایا: جنت میں۔ اس نے اپنے ہاتھ سے کھجوریں رکھ دیں، پھر جنگ لڑی حتیٰ کہ شہید کر دیا گیا۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

اس حدیث میں میدان جنگ کے اندر دشمن پر خودکش حملے کا جواز ملتا ہے۔مگر جہاد کا اسلامی حکومت کی سربراہی میں ہونا ضروری ہے۔ایسے جہاد میں حکومت یا کمانڈر خودکش حملے کا کسی کو حکم دے تو ایسا حکم جائز ہوگا اور اس پر عمل کرنا بھی درست ہوگا۔کمانڈر پر لازم ہے کہ مغلوبیت، تدابر، یا ہتھیار ڈالنے کا گمان غالب دیکھے تو ایسا حکم دے ورنہ نہیں۔

(۱)۔ کھجوریں پھینک کر دشمن پر حملہ کر دینا اور شہید ہو جانا اور حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر دشمن کی صفوں میں گھس جانا قابل غور باتیں ہیں۔

(۲)۔ آج کے دور میں ہمارے پاس امریکہ کے ایٹمی ہتھیاروں کا کوئی توڑ نہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ انڈیا اور امریکہ کے پاس خودکش حملوں کا کوئی توڑ نہیں۔اور ہمیں دشمن کے خلاف اپنے قوت تیار رکھنے کا حکم ہے،فرمایا:وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ یعنی دشمن کے مقابلے پر جتنی ہو سکے طاقت تیار رکھو (الانفال:۶۰)۔

(۳)۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔خودکش حملہ کرنے والے کا مقصد اپنی جان کو تلف کرنا نہیں ہوتا۔بلکہ بے بسی کے عالم میں اپنی ایک جان کے ذریعے دشمن کی کئی جانوں کو ضائع کرنا مقصود ہوتا ہے اور وہ اپنی جان کو مقصود لغیرہ کے طور استعمال کر رہا ہوتا ہے۔اسکے اس حربے کو مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللهِ هِيَ الْعُلْيَاءَ کی علت سے خالی نہیں کہا جا سکتا۔لہٰذا اس پر فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللهِ (بخاری:۱۲۳،مسلم:۴۹۱۹) کا حکم ہی لاگو ہونا چاہیے۔

(۴)۔ جس طرح نفیرِ عام کی صورت میں بعض محرمات حلال ہو جاتے ہیں اسی طرح ایٹمی ہتھیاروں کے مقابلے پر خودکش حملہ حلال ہو جانا چاہیے۔اَلضَّرُوْرَاتُ تُبِيْحُ الْمَحْظُوْرَاتِ

(۵)۔ 65ء کی جنگ میں ایسے حملے کثرت سے ہو چکے ہیں اور اس دور کے کسی عالم دین نے انکے خلاف فتویٰ نہیں دیا تھا۔واضح رہے کہ 65ء کی جنگ میں ایسے حملوں کے محدود جواز کی مکمل شرائط موجود تھیں۔

(1505)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْحَرْبُ خَدْعَةٌ (بخاری:3030، مسلم:4539، ابو داؤد:2636، ترمذی:1674)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنگ دھوکا ہے۔

(1506)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْاَنْصَارِ مَعَهُ اِذَا غَزَا يَسْقِينَ الْمَآءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحٰى (مسلم:4682، ابو داؤد:2531، ترمذی:1575)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد فرماتے تو آپ کے ساتھ حضرت اُم سلیم اور انصار کی کچھ عورتیں بھی ہوتی تھیں۔ وہ پانی پلاتی تھیں اور زخمیوں کو دوا دیتی تھیں۔

(1507)۔ وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَخْلُفُهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ فَاَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَاُدَاوِي الْجَرْحٰى وَاَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى (مسلم :4690، ابن ماجة :2856)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اُم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سات جنگیں لڑیں۔ میں پیچھے انکی سواریوں کے پاس رہ جاتی تھی اور ان کیلئے کھانا تیار کرتی تھی اور زخمیوں کو دوا دیتی تھی اور مریضوں کی نگرانی کرتی تھی۔

(1508)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ انْطَلِقُوا بِسْمِ اللهِ وَبِاللهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا تَقْتُلُوا شَيْخاً فَانِياً ، وَلَا طِفْلًا صَغِيراً ، وَلَا اِمْرَأَةً ، وَلَا تَغُلُّوا ، وَضُمُّوا غَنَائِمَكُمْ ، وَ اَصْلِحُوا وَاَحْسِنُوا ، فَاِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ (ابو داؤد:2614)۔ حسن

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روانہ ہو جاؤ، اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کی سنگت میں اور رسول اللہ کی ملت پر، کسی قریب المرگ بوڑھے کو قتل نہ کرنا، نہ ہی چھوٹے بچے کو، نہ ہی عورت کو، خیانت نہ کرنا اور اپنی غنیمتیں جمع کرنا اور اصلاح کرنا اور احسان کرنا، بے شک اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

(1509)۔ وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوهُمْ وَلَا تَسُلُّوا السُّيُوفَ حَتّٰى يَغْشَوْكُمْ (ابو داؤد:2664)۔ صحیح وشاهده فی البخاری رقم:3984۔

ترجمہ: حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بدر کے دن فرمایا: جب وہ تمہارے قریب آ جائیں تو ان پر تیر چلانا۔ تلواریں اس وقت تک نہ سونتنا جب تک وہ تم پر چھا نہ جائیں۔

شرح

جرم اور سزا کا تصور ہر مذہب میں موجود ہے، بلکہ دہریہ اور ملحدین بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنے کے قائل ہیں۔ بس یہیں سے مسئلے کا حل مل گیا، اس لیے کہ جیسا جرم ہوگا ویسی سزا ہوگی۔ پیسہ لوٹنے والے کو پیسہ ادا کرنا ہوگا اور جان قتل کرنے والے کو جان ادا کرنا ہوگی اور امن تباہ کرنے والے فتنہ باز سے زمین خالی کرانا پڑے گی۔ فتنہ باز کو قتل کرنے کی مثال ایسے ہے جیسے کینسر کا پھوڑا کاٹ کر پھینکنا پڑتا ہے یا خطرناک حد تک خراب ہو جانے والی ٹانگ کاٹنا پڑ جاتی ہے تاکہ اس کی خرابی دوسرے اعضاء تک پھیل نہ سکے اور اگر فتنہ اجتماعی ہو تو اسے ختم کرنے کے لیے اجتماعی طور پر جنگ لڑنے کا نام جہاد ہے۔

اسلام کے لیے جنگ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)۔ دفاعی جنگ۔ (۲)۔ اصلاحی جنگ۔

www.islamtheworldreligion.com

دفاعی جنگ میں دروازے پر آ جانے والے دشمن سے جنگ کرنا، شریر دشمن کو طاقت پکڑنے سے پہلے کچل دینا، کافروں میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کو آزاد کرانا شامل ہیں۔

اصلاحی جنگ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی غرض سے جنگ کرنا، غیر مسلموں کو غیر مسلموں سے ہی نجات دلانے کے لیے جنگ کرنا، فتنہ اور فساد ختم کرنے کے لیے جنگ کرنا۔ عہد شکنی کی سزا دینے کے لیے جنگ کرنا، اندرونی دشمنوں کے خاتمے کے لیے جنگ کرنا شامل ہیں۔

اللہ کریم فرماتا ہے:

وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَإِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ یعنی ان سے جنگ کرو حتیٰ کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین کا نظام صرف اللہ کا رہ جائے، تو اگر وہ لوگ باز آ جائیں تو پھر چڑھائی نہ کی جائے سوائے ان لوگوں کے جو ظالم ہیں (البقرہ: ۱۹۳)۔

اور فرماتا ہے:

وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَفَسَدَتِ الْأَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ یعنی اگر اللہ بعض لوگوں کو بعض کے ذریعے نہ ہٹاتا تو زمین فساد سے بھر جاتی، لیکن اللہ تمام جہانوں پر فضل کرنے والا ہے (البقرۃ: ۲۵۱)۔

دیگر ادیان میں بھی جنگ کا تصور موجود ہے اور مختلف ممالک نے بھی خواہ مذہبی یا غیر مذہبی حوالے سے بے شمار خطرناک جنگیں لڑی ہیں جن میں جنگِ عظیم اول اور دوم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

مذکورہ بالا تحریر کو سمجھ لینے کے بعد مرتد کی سزا قتل بھی بالکل آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے اس لیے کہ مرتد عام فتنہ بازوں سے بھی بڑھ کر فتنہ بازی کرتا ہے اور دوسرے فتنہ بازوں کے مشن کو ہوا دیتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَزَالُ الْجِهَادُ حُلْوًا خَضِرًا مَا اَمْطَرَتِ السَّمَآءُ وَاَنْبَتَتِ الْاَرْضُ وَسَيُنْشَأُ نِشْوٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَقُوْلُوْنَ لَا جِهَادَ وَلَا رِبَاطَ أُولٰئِكَ هُمْ وَقُوْدُ النَّارِ وَرِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ عِتْقِ اَلْفِ رَقَبَةٍ وَمِنْ صَدَقَةِ اَهْلِ الْاَرْضِ جَمِيْعاً یعنی جہاد اس وقت تک میٹھا اور سرسبز رہے گا جب تک آسمان پانی برساتا رہے گا اور زمین سبزہ اگاتی رہے گی۔ جلد ہی مشرق کی طرف سے ایک گروہ اٹھے گا جو کہیں گے نہ کوئی جہاد کی ضرورت ہے نہ جنگی رابطے کی۔ وہ لوگ جہنم کا ایندھن ہیں۔ حالانکہ اللہ کی راہ میں ایک دن کا جہاد ہزار غلام آزاد کرنے اور پورے اہل زمین کا صدقہ دینے سے بہتر ہے (تاریخ دمشق لابن عساکر جلد ۴۳ صفحہ ۳۴۷، کنز العمال: ۱۰۷۳۸) ضعیف

اس حدیث میں قادیانیوں کی واضح نشاندہی کی گئی ہے۔ مدینہ شریف سے سیدھا مشرق کی طرف

www.islamtheworldreligion.com

قادیان موجود ہے، مرزا قادیانی صاف لکھتا ہے:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

(دُرِّثمین صفحہ ۵۹ از مرزا قادیانی)۔

اہم وضاحت

مرزا قادیانی لکھتے ہیں: اگر کوئی ایسی حدیث جو کسی پیشگوئی پر مشتمل ہے مگر محدثین کے نزدیک وہ ضعیف ہے اور تمہارے زمانے میں یا پہلے اس سے اس حدیث کی پیشگوئی سچی نکلی ہے تو اس حدیث کو سچی سمجھو اور ایسے محدثوں اور راویوں کو مخطی اور کاذب خیال کرو جنہوں نے اس حدیث کو ضعیف اور موضوع قرار دیا ہو (کشتی نوح صفحہ ۵۹، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۶۳)۔

☆.....☆.....☆

www.islalmtheworldreligion.com

كِتَابُ التَّصَوُّفِ
تصوف کی کتاب

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَیُزَکِّیۡہِمۡ (البقرۃ:129)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا نبی انہیں پاک کر دیتا ہے۔

وَ قَالَ : قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی (الاعلیٰ:14)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اس نے فلاح پائی جس نے تزکیہ اختیار کیا۔

وَ قَالَ : اَلَّذِیۡنَ جَاهَدُوۡا فِیۡنَا لَنَهۡدِیَنَّهُمۡ سُبُلَنَا (العنکبوت:69)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جن لوگوں نے ہمارے اندر مجاہدہ کیا ہم ان پر اپنے راستے ضرور کھول دیں گے۔

(1510)۔ عَنۡ عُمَرَ بۡنِ الۡخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ اَلۡاِحۡسَانُ اَنۡ تَعۡبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فَاِنۡ لَّمۡ تَکُنۡ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ (مسلم:93، بخاری:50، ابن ماجۃ:64)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے جیسے تو اسے دیکھ رہا ہے اور اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

شرح

تصوف ایک اصطلاح ہے جسکا متبادل لفظ قرآنِ مجید میں کئی جگہ تزکیہ استعمال ہوا ہے۔ مثلاً: یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَیُزَکِّیۡہِمۡ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ یعنی ان پر تیری آیتیں پڑھے اور انہیں قرآن اور حکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے بے شک تو ہی بڑا غالب ہے بہت حکمت والا (البقرۃ:۱۲۹) اور قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ تَزَکّٰی یعنی یقیناً فلاح پا گیا جس نے تزکیہ اختیار کیا (الاعلیٰ:۱۴)۔

احادیث میں احسان کا لفظ (بخاری:۵۰، مسلم حدیث:۹۳) اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ بعض احادیث میں ادب کا لفظ بھی موجود ہے اَدَّبَنِیۡ رَبِّیۡ فَاَحۡسَنَ تَأۡدِیۡبِیۡ (جامع صغیر:۳۱۰) اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے انکا اپنے شاگردوں کو ادب سکھانا کثرت سے منقول ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں کہ میں نے امام مالک سے بیس سال تک پڑھا ہے ۱۸ سال ادب سیکھا ہے اور دو سال علم سیکھا ہے، مگر مجھے افسوس ہے کہ میں نے دو سال بھی ادب ہی کیوں نہ سیکھا۔ اسی لیے صوفیاء فرماتے ہیں کہ: اَلتَّصَوُّفُ کُلُّہٗ آدَابٌ تصوف سارے کا سارا ادب ہے (کشف المحجوب صفحہ ۴۰)۔

www.islamtheworldreligion.com

صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ورع کا لفظ بھی منقول ہے۔حضرت مسور بن مخرمہ فرماتے ہیں کہ:
كُنَّا نَلْتَزِمُ عُمَرَ نَتَعَلَّمُ مِنْهُ الْوَرَعَ یعنی ہم عمر فاروق کیساتھ رہتے تھے، ہم ان سے ورع (یعنی تصوف) سیکھتے تھے(الریاض النضرہ جلد ا صفحہ ۳۸۶)۔

بَابُ الْإِخْلَاصِ

اخلاص کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَا أُمِرُوْا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ (البينة:5)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: انہیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ اسی کے دین کیلیے مخلص اور مستقیم ہوکر صرف اللہ ہی کی عبادت کریں۔

وَقَالَ: إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (الانعام:162)۔

ترجمہ: اور فرمایا: بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت خالص اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

وَقَالَ: لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج:37)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اللہ تک نہ ہی انکے گوشت پہنچتے ہیں اور نہ ہی انکے خون، بلکہ اس تک تمہاری طرف سے تقویٰ پہنچتا ہے۔

(1511)۔عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ (مسلم:4927، بخاری:1، 54، ابو داؤد:2201، ترمذی:1647، نسائی:75، ابن ماجة:4227)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔کسی آدمی کے لیے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔تو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہوئی، اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف شمار ہوگی۔اور جس کی ہجرت دنیا کی خاطر ہوئی تاکہ اسے حاصل کرے یا کسی عورت کی خاطر ہوئی تاکہ اس سے نکاح کرے، تو اس کی ہجرت اسی طرف ہے جس طرف اس نے ہجرت کی۔

شرح

یہ حدیث بخاری شریف میں سات مقامات پر اور صحاح ستہ میں سے ہر ایک کتاب میں موجود ہے۔
ذاتی طور پر عبادت کرتے وقت اخلاص والوں کی نظر اللہ کی رضا پر ہوتی ہے اور دین کی خدمت کرتے وقت ان کی نظر اپنا فرض ادا کرنے پر ہوتی ہے۔یہ لوگ خودنمائی، آستانے کی تاریخ مرتب کرنے اور اپنے مسلک کا بھرم رکھنے کے لیے کام نہیں کرتے، یہ چیزیں تو اخلاص کی برکت سے خود بخود حاصل ہوجاتی ہیں۔امام ابوداؤد فرماتے

www.islamtheworldreligion.com

ہیں کہ میں نے جتنی احادیث کا مطالعہ کیا، ان میں سے چار احادیث کو تمام احادیث کا خلاصہ پایا۔ہم وہ چاروں احادیث نقل کررہے ہیں،المستند کا حوالہ بھی دے دیا ہے تا کہ ترجمہ اور تخریج وہاں دیکھ سکیں۔

(۱)۔ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ (المستند :۱۵۱۱)۔

(۲)۔ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ، وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ، وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ: كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى، يُوْشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهٗ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا إِنَّ حِمَى اللهِ فِي أَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً: إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ (المستند :۱۷۹۷)۔

(۳)۔ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَالَا يَعْنِيْهِ (المستند :۱۵۸۲)۔

(۴)۔ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (المستند :۱۷۳۶)۔

(1512)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَاَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَاَعْمَالِكُمْ (مسلم :6543،ابن ماجة:4143)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تمہاری شکلوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بلکہ تمہارے دلوں کو اور تمہارے اعمال کو دیکھتا ہے۔

(1513)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ، فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَّفَهَا، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُّقَالَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهٗ وَقَرَءَ الْقُرْاٰنَ، فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَّفَهَا، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهٗ وَقَرَأْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ، ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ، وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللهُ عَلَيْهِ وَاَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهٖ، فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهٗ نِعَمَهٗ فَعَرَّفَهَا، قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا ؟ قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقَ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ، قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ ثُمَّ اُلْقِيَ فِي النَّارِ (مسلم :4923،نسائی:3137)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: تمام لوگوں سے پہلے جس شخص کے بارے میں فیصلہ دیا جائے گا وہ ایک شہید ہونے والا آدمی ہوگا۔اسے لایا جائے گا۔اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔وہ اعتراف کرے گا۔فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا حتیٰ کہ میں شہید کر دیا گیا۔فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا ہے۔بلکہ تم اس لیے لڑے تھے کہ تمہیں بہادر کہا جائے اور وہ کہا گیا۔پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔اسے منہ کے

www.islamurdureligion.com

بل گھسیٹا جائے گا۔حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا۔اور ایک آدمی جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا۔اسے لایا جائے گا اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔وہ اعتراف کرے گا۔فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔وہ کہے گا میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیری خاطر قرآن پڑھا۔فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا ہے۔بلکہ تم نے علم اس لیے حاصل کیا کہ تمہیں عالم کہا جائے اور تم نے قرآن پڑھا تا کہ تمہیں قاری کہا جائے اور وہ کہا گیا۔پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا حتیٰ کہ آگ میں ڈال دیا جائے گا اور ایک آدمی جسے اللہ نے وسعت دی تھی اور اسے ہر طرح کی دولت سے نوازا تھا۔اسے لایا جائے گا۔اللہ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا۔وہ اعتراف کرے گا۔فرمائے گا تم نے دنیا میں کیا عمل کیا۔وہ کہے گا میں نے کوئی ایسا راستہ نہیں چھوڑا جس میں خرچ کرنا تجھے پسند ہو اور میں نے اس میں تیری خاطر خرچ نہ کیا ہو۔فرمائے گا تم نے جھوٹ بولا۔بلکہ تم نے اس لیے خرچ کیا تھا کہ تجھے سخی کہا جائے اور وہ کہا گیا۔پھر اس کے بارے میں حکم دیا جائے گا۔اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے گا پھر آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

(1514)۔وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى يُرَآئِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَآئِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَآئِيْ فَقَدْ أَشْرَكَ (مسند احمد:17075)۔حسن

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے دکھاوا کرتے ہوئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا،جس نے دکھاوا کرتے ہوئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوا کرتے ہوئے خیرات کی اس نے شرک کیا۔

(1515)۔عَنْ أَبِيْ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ عَقَبَةٍ أَوْ قَالَ فِيْ ثَنِيَّةٍ قَالَ فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادٰى فَرَفَعَ صَوْتَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ قَالَ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰى بَغْلَتِهِ قَالَ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا مُوسٰى أَلَا أَدُلُّكَ عَلٰى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ (بخاری: 6409،مسلم:6862،ابو داؤد:1526،ترمذی:3461،ابن ماجۃ:3824) صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک گھاٹی میں اترے، پھر جب اوپر چڑھے تو ایک ساتھی نے بلند آواز سے کہا لا الہ الا اللہ واللہ واکبر،اس وقت رسول اللہ ﷺ اپنے خچر پر سوار تھے،آپ ﷺ نے فرمایا:تم لوگ کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے،پھر فرمایا:اے ابوموسیٰ! میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں سے خزانہ ہے؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔فرمایا:وہ کلمہ یہ ہے:لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ یعنی کوئی توفیق اور قوت نہیں سوائے اللہ کی مدد کے۔

(1516)۔عَنْ أَبِيْ مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا هٰذَا الشِّرْكَ فَإِنَّهُ أَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ فَقَالَ لَهُ مَنْ شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُوْلَ وَكَيْفَ نَتَّقِيْهِ وَهُوَ أَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ قُوْلُوْا: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُ (مسند احمد:19496)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک دن خطاب فرمایا،آپ نے فرمایا:اے

www.islamtheworldreligion.com

لوگو! اس شرک سے بچو، پس بلا شبہ یہ چیونٹی کی آہٹ سے بھی پوشیدہ طریقے سے موجود رہتا ہے، تو جس شخص سے بھی سوال کروانا اللہ کو منظور تھا اس نے سوال کر دیا کہ یارسول اللہ ہم اس سے کیسے بچ سکتے ہیں جب کہ یہ چیونٹی کی آہٹ سے بھی زیادہ خفی ہے؟ فرمایا، یوں کہا کرو: اے اللہ ہم تیری پناہ میں آتے ہیں کہ ہم کسی کو تیرا شریک بنائیں جسے ہم جانتے ہوں، اور ہم تجھ سے معافی مانگتے ہیں اس کے بارے میں جسے ہم نہیں جانتے۔

شرح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خطاب ثابت کر رہا ہے کہ یہ انتباہ تمام صحابہ کرام اور پوری امت کے لیے ہے۔ کسی ایک صحابی کو نشانہ بنا کر یہ حدیث فٹ کرنا رافضیت ہے۔ اعمال کی قبولیت کا دارومدار اخلاص پر ہے، اللہ کی بارگاہ میں خود کو حاضر سمجھنے سے اخلاص آسان ہو جاتا ہے، اگر یہ یقین ہو کہ میرا نامۂ اعمال نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ساتھ کے ساتھ پیش ہو رہا ہے (وَالْاَمْرُ كَذٰلِكَ) تو اس سے بھی اخلاص قائم ہو جائے گا اور انسان اپنے محسن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حیاء کی وجہ سے اپنے اعمال درست رکھے گا۔ تین چیزوں کے مجموعے کا نام دین ہے: عقیدہ، عمل، اخلاص۔ مگر پہلی دو چیزوں کا دارومدار اخلاص پر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا صَلّٰى فِي الْعَلَانِيَةِ فَاَحْسَنَ، وَصَلّٰى فِي السِّرِّ فَاَحْسَنَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذَا عَبْدِي حَقًّا یعنی جو بندہ سرِ عام عبادت کرے تو اچھی طرح عبادت کرے اور چھپ کر عبادت کرے تو اچھی طرح کرے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میرا بندہ ہے جس طرح بندہ ہونے کا حق ہے (ابن ماجہ: ۴۲۰۰)۔ ضعیف

بَابُ ضَرُوْرَةِ الشَّيْخِ وَالْبَيْعَةِ عَلٰى يَدِهٖ

مرشد کی ضرورت اور اس کے ہاتھ پر بیعت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : فَوَجَدَا عَبْدًا مِّنْ عِبَادِنَآ (الکہف :65)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک خاص بندے کو پالیا۔

وَ قَالَ : اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (الفتح :10)۔

ترجمہ: اور فرمایا: بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ سے بیعت کرتے ہیں۔ اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھوں کے اوپر ہے۔

وَ قَالَ : فَبَايِعْهُنَّ (الممتحنة :12)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اے محبوب! عورتوں کو بیعت کرو۔

وَ قَالَ: كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (التوبة: 119)۔

www.islamtrevolutionreligion.com

ترجمہ: اورفرمایا: سچوں کے ساتھ ہوجاؤ۔

وَ قَالَ : اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (الفاتحة :6)۔

ترجمہ: اورفرمایا: ہمیں سیدھی راہ پر ثابت قدم رکھ۔ان لوگوں کی راہ پر جن پر تو نے انعام فرمایا۔

(1517)۔عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ بَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ اَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَّفّٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللهِ وَ مَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللهُ فَهُوَ اِلَى اللهِ اِنْ شَآءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَآءَ عَاقَبَهٗ، فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ (بخاری:18،مسلم: 4461،4463،ترمذی:1439،سنن النسائی:4161،4162)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کہ آپکے اردگرد صحابہ کرام کی ایک جماعت موجود تھی: مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ تم اللہ کیساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے۔چوری نہیں کرو گے،زنا نہیں کرو گے، اپنی اولادوں کو قتل نہیں کرو گے،اپنے پاس سے گھر کے کسی فرد پر بہتان نہیں باندھو گے اور نیک کاموں میں نافرمانی نہیں کرو گے۔تم میں سے جس نے وعدہ وفا کیا اسکا اجر اللہ کے ذمے ہے اور جو ان چیزوں میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور دنیا میں ہی سزا دیا گیا تو یہ اس کیلئے کفارہ ہے اور جو ان چیزوں میں سے کسی کا مرتکب ہوا اور اللہ نے اسکی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ کے سپرد ہے،اگر چاہے تو اس سے درگزر کرے اور اگر چاہے تو اسے سزا دے۔ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی۔

(1518)۔عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ جَلَسْنَا إِلَى الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ يَوْمًا فَمَرَّ بِهٖ رَجُلٌ فَقَالَ: طُوْبٰى لِهَاتَيْنِ الْعَيْنَيْنِ اللَّتَيْنِ رَأَتَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ وَاللهِ لَوَدِدْنَا اَنَّا رَأَيْنَا مَا رَأَيْتَ وَشَهِدْنَا مَا شَهِدْتَ، فَاسْتُغْضِبَ فَجَعَلْتُ أَعْجَبُ مَا قَالَ إِلَّا خَيْرًا ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ: مَا يَحْمِلُ الرَّجُلُ عَلٰى أَنْ يَّتَمَنّٰى مَحْضَراً غَيَّبَهُ اللهُ عَنْهُ لَا يَدْرِيْ لَوْ شَهِدَهٗ كَيْفَ كَانَ يَكُوْنُ فِيْهِ، وَاللهِ لَقَدْ حَضَرَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ أَقْوَامٌ أَكَبَّهُمُ اللهُ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِيْ جَهَنَّمَ لَمْ يُجِيْبُوْهُ وَلَمْ يُصَدِّقُوْهُ أَوَلَا تَحْمَدُوْنَ اللهَ إِذْ أَخْرَجَكُمْ لَا تَعْرِفُوْنَ إِلَّا رَبَّكُمْ مُصَدِّقِيْنَ لِمَا جَاءَ بِهٖ نَبِيُّكُمْ قَدْ كُفِيْتُمُ الْبَلَاءَ بِغَيْرِكُمْ (مسند احمد:23700)۔صحیح

ترجمہ: حضرت جبیر بن نفیر تابعی فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ایک آدمی پاس سے گزرا اور کہنے لگا: خوش نصیب ہیں آپ کی دونوں آنکھیں جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کیا۔اللہ کی قسم ہماری آرزو ہے کہ کاش ہم نے وہ منظر دیکھا ہوتا جسے آپ نے دیکھا ہے۔اور ہم نے بھی وہ مشاہدہ کیا ہوتا جو مشاہدہ آپ نے کیا ہے۔تو وہ (حضرت مقداد رضی اللہ عنہ) اس آدمی پر غضبناک ہوگئے۔میں تعجب کرنے لگا کہ اس شخص نے تو نہایت خوبصورت بات کہی تھی۔ حضرت مقداد اس آدمی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم لوگ اس حاضری کی تمنا کیوں کرتے ہو جس سے اللہ نے تمہیں غائب رکھا، تمہیں کیا معلوم کہ اگر تم ان حالات کا مشاہدہ کرتے تو تم کس کھاتے میں ہوتے۔اللہ کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان لوگوں نے بھی دیکھا

www.islamtheworldreligion.com

ہے جنہیں اللہ نے ناک کے بل جہنم میں پھینکا ہے اس لیے کہ ان لوگوں نے آپ ﷺ کی بات نہیں مانی اور آپکی تصدیق نہیں کی۔ کیا تم لوگ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتے کہ اس نے تمہیں پیدا ہی ایسے ماحول میں فرمایا ہے کہ تم اپنے اللہ کے سواء کسی کو خدا نہیں مانتے اور اپنے نبی ﷺ کی تعلیمات کی تصدیق کرتے ہو، تمہاری جگہ پر دوسروں کو آزمایا گیا۔

شرح

کسی بھی فن میں مہارت حاصل کرنے کے لیے راہنماء کی ضرورت کا انکار نہیں کیا جا سکتا، جس طرح کتاب پڑھنے کے لیے استاد کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اخلاص سیکھنے کے لیے بھی استاد کی ضرورت ہوتی ہے جسے شیخ یا مرشد کہتے ہیں۔

صوفیاء علیہم الرحمہ کی دینی خدمات

ہر فن کے ماہرین اپنے فن پر خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں، مثلاً فقہاء نے فقہ کی طرف زیادہ توجہ دی ہے جیسے امام اعظم ابوحنیفہ اور انکے صاحبین، محدثین نے حدیث پر زیادہ توجہ دی ہے جیسے علامہ خطابی اور ابن حجر، مفسرین نے تفسیر پر زیادہ توجہ دی ہے اور حدیث پر توجہ نہیں دے سکے جیسے امام فخر الدین رازی اور علامہ سید محمود آلوسی، بعض علماء نے علم الکلام اور فنون پر زیادہ توجہ دی ہے جیسے علامہ سعد الدین تفتازانی اور میر سید شریف جرجانی، بعض بزرگوں نے تصوف پر زیادہ توجہ دی ہے جیسے حضرت ابوعبداللہ حارث محاسبی اور حضرت ابوطالب مکی، بعض صوفیاء نے صوفی ہونے کے باوجود تفسیر اور حدیث پر بھی کام کیا ہے جیسے شیخ سعدی نے قرآن شریف کا فارسی میں ترجمہ کیا، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے بھی قرآن شریف کا فارسی میں ترجمہ کیا اور اچھی خاصی مخالفت کا سامنا کرنا پڑا، حضور قطب الاقطاب شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے تفسیر جیلانی لکھی، امام غزالی کی خدمات کو کوئی بے وفا ہی فراموش کر سکتا ہے، علامہ جلال الدین سیوطی اور امام عبدالوہاب شعرانی نے تفسیر، حدیث، فقہ، کلام اور تصوف ہر موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔ گویا بے شمار علماء نے اور بے شمار صوفیاء نے قرآن کی کوئی تفسیر نہیں لکھی اور بے شمار علماء نے اور بے شمار صوفیاء نے حدیث کی کوئی شرح نہیں لکھی، مگر دوسری طرف بے شمار علماء نے اور بے شمار صوفیاء نے قرآن پر بھی کام کیا ہے، حدیث پر بھی کام کیا ہے اور فقہ پر بھی کام کیا ہے۔ امام غزالی کی احیاء العلوم علم کا خزانہ ہے، حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات میں کیا کچھ نہیں، مرزا قادیانی کا مقابلہ کرنے میں صوفیاء پیش پیش رہے اور صوفیاء کے بے شمار آستانوں پر اِس وقت بھی مدارس موجود ہیں جن میں قرآن وسنت پڑھایا جا رہا ہے۔ ہمارے مرشد کریم قطب الاقطاب حضرت محمد قاسم مشوری قدس سرہ العزیز نے فتاویٰ قاسمیہ دو جلدوں میں تحریر فرمایا ہے۔ یہ فقیر راقم الحروف خود بھی صوفیاء کے سلسلہ سے ہی وابستہ ہے مگر ٹوٹی پھوٹی کاوش آپ کے سامنے ہے۔ لہٰذا صوفیاء کو قرآن وسنت کی خدمات سے عاری کہنا درست نہیں۔

www.islamtheworldreligion.com

سلسلہ ہائے طریقت

عربی زبان میں سلسلہ زنجیر کو کہتے ہیں جس کی کڑیاں ایک دوسرے کے ساتھ مربوط ہوتی ہیں۔ سلاسل طریقت میں سلسلہ کا لفظ اسلیے استعمال ہوتا ہے کہ ان میں ایک مرید اپنے شیخ اور اس کا شیخ اپنے شیخ کے ذریعے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک مربوط ہوتا ہے۔

سلاسل کا ثبوت قرآن وسنت سے

اللہ کریم جل شانہ فرماتا ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ یعنی اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ (التوبہ:۱۱۹)۔

قیامت تک کے مسلمان جب اپنے سے پہلے والے صادقین اور متقین کے ساتھ ہوتے رہیں گے تو لامحالہ سلسلہ ہائے اتصال قیامت تک جاری ہو جائیں گے۔

دوسری جگہ اللہ کریم فرماتا ہے: هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْأُمِّيّٖنَ (جمعہ:۲)۔ اس آیت اور اس سے اگلی آیت: وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ (جمعہ:۳) میں الحاق اور اتصال صاف طور پر سلسلہ طریقت کے اجراء کا متقاضی ہے۔

تیسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا یعنی (اللہ کے بندے یہ دعا کرتے ہیں کہ) اے ہمارے رب ہمیں متقین کا امام بنا دے (الفرقان:۷۴)۔

اس آیت کی تفسیر میں حضرت حسن بصری علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں: نَقْتَدِيْ بِالْمُتَّقِيْنَ وَ يَقْتَدِيْ بِنَا الْمُتَّقُوْنَ یعنی ہم متقین کی اقتداء کرتے ہیں اور بعد والے متقین ہماری اقتداء کرتے ہیں (تفسیر بغوی جلد ۳ صفحہ ۳۴۸)۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نَقْتَدِيْ بِمَنْ قَبْلَنَا وَ يَقْتَدِيْ بِنَا مَنْ بَعْدَنَا یعنی ہم اپنے سے پہلے والوں کی اقتداء کرتے ہیں اور جو لوگ ہمارے بعد ہیں وہ ہماری اقتداء کرتے ہیں۔

حبیب کریم ﷺ نے فرمایا: خَيْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ (بخاری:۲۶۵۲)۔

اس حدیث میں قرن کے لفظ پر غور کیجیے۔ بنیادی طور پر ایک چیز کے دوسری چیز کے ساتھ جڑ جانے کو قران کہا جاتا ہے۔ پھر يَلُوْنَهُمْ پر بھی غور کریں تو وَلِيَ يَلِيْ کا معنی ہے دوستی رکھنا۔ گویا قرن اور ولایت کے لفظوں میں اجرائے سلسلہ کی مکمل جھلک موجود ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: إِنَّ النَّاسَ لَكُمْ تَبَعٌ، وَإِنَّ رِجَالًا يَأْتُوْنَكُمْ مِنْ أَقْطَارِ الْأَرْضِ يَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ، فَإِذَا أَتَوْكُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِهِمْ خَيْرًا یعنی بے شک لوگ تمہارے تابع ہوں گے۔ لوگ تمہارے پاس

www.islamtheworldreligion.com

زمین کے کونے کونے سے دین کی فقہ حاصل کرنے کے لیے آئیں گے۔ جب وہ تمہارے پاس آئیں تو انہیں اچھی تربیت دینا (ترمذی: ۲۶۵۰، ابن ماجہ: ۲۴۹)۔

سلاسل طریقت کس طرح وجود میں آئے؟

حدیث کو روایت کرنے میں بعض صحابہ نے خاموشی اور احتیاط اختیار فرمائی ہے۔ لیکن صحبت اور رفاقت سے اجتناب اور احتراز ایک ناممکن چیز تھی اور یہ بات مکمل وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سے جاری ہونے والے سلاسل کی تعداد اگر راویانِ حدیث صحابہ کی تعداد سے زیادہ نہیں تو کم از کم ان کی تعداد کے برابر ضرور ہے۔ صحابہ کرام سمیت جس طرح محدثین اور فقہاء نے مختلف علاقوں میں جا کر علم دین پھیلایا، بالکل اسی طرح انہی لوگوں کی صحبت اور تربیت کے ذریعے سلاسل طریقت بھی تشکیل پذیر ہوئے۔

عرصہ دراز تک صحبت کے ذریعے سے فیض کے منتقل ہونے کا سلسلہ جاری رہا۔ نبی کریم ﷺ کی صحبت میں بیٹھنے والے صحابی بنے، صحابہ کی صحبت میں رہنے والے تابعین بنے، تابعین کی صحبت میں رہنے والے تبع تابعین بنے اور اسی ترتیب سے وہ زمانے بھی خیر القرون کہلاتے گئے۔ تصوف کی کتابوں میں صوفیاء کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ کریں تو یہ الفاظ کثرت سے ملتے ہیں کہ فلاں بزرگ فلاں کی صحبت میں رہے۔

حصولِ فیض کا بنیادی ذریعہ صحبت ہے

حصولِ فیض کا سب سے اہم، سب سے پہلا اور بنیادی ذریعہ صحبت ہے۔ صحابی صحبت سے ہی بنا ہے، جو مسلمان صحبتِ رسول میں بیٹھا وہ صحابی بن گیا۔ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ اللہ کا ذکر کرنے والوں کے پاس جا کر بیٹھا کیجیے تاکہ وہ آپ سے مستفیض ہوں۔ فرمایا: وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ یعنی اپنے آپ کو ان لوگوں کے ساتھ روکے رکھیے جو اپنے رب کی صبح اور شام عبادت کرتے ہیں، اسکی خوشنودی چاہتے ہیں اور آپ کی آنکھیں ان سے نہ ہٹیں (الکہف: ۲۸)۔

اس موضوع پر کثرت سے احادیث بھی موجود ہیں مثلاً:

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِی الذَّاكِرِيْنَ اِنَّهُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ یعنی رسول اللہ ﷺ نے ذاکرین کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایسی قوم ہے جن کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا (بخاری: ۶۴۰۸، مسلم: ۶۸۳۹)۔

عَنْ أَبِي مُوسٰى رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الْجَلِيْسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ

كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً۔ یعنی اچھی محفل کی مثال ایسے ہے کہ جیسے عطار ہو۔ یا وہ تمہیں خوشبو تحفے میں دے دیگا یا تم اس سے خرید لو گے یا کم از کم خوشبو تم تک پہنچ جائیگی اور بری محفل کی مثال ایسے ہے جیسے کوئلوں کو پھونک مارنے والا ہو۔ یا وہ تیرے کپڑے جلائے گا یا گندی بدبو تجھ تک پہنچ جائیگی (بخاری: ۵۵۳۴، مسلم: ۶۶۹۲)۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللهُ تَعَالَى وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ یعنی جو لوگ آپس میں میری خاطر محبت کرتے ہیں، میری خاطر آپس میں مل بیٹھتے ہیں، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے کے لیے جاتے ہیں اور میری خاطر ایک دوسرے پر پیسا خرچ کرتے ہیں، میں نے از راہِ رحمت و شفقت ان سے محبت کرنا اپنے اوپر واجب کر لیا ہے (مؤطا مالک کتاب الشعر باب ما جاء فی المتحابین فی اللہ: ۱۶، مسند احمد حدیث: ۲۲۱۹۲)۔

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: پانچ چیزیں دل کے لیے دوا کا کام کرتی ہیں۔ تدبر کے ساتھ قرآن پڑھنا، پیٹ کا خالی ہونا، رات کو اٹھ کر تہجد پڑھنا، سحر کے وقت اللہ کے سامنے گڑگڑانا اور صالحین کی صحبت میں بیٹھنا (رسالہ قشیریہ صفحہ ۱۷۳)۔

حضرت ابوعمر زجاجی رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب تو کسی شیخ کی مجلس میں بیٹھے اور وہ کسی علم پر گفتگو فرما رہے ہوں اور اس وقت تجھے پیشاب کی اشد ضرورت پڑ جائے تو ایسی حالت میں اگر تو اسی جگہ پر پیشاب کر دے تو یہ بہتر ہوگا بہ نسبت اس کے کہ تو اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پیشاب تو پانی سے دھو کر پاک کیا جا سکتا ہے مگر وہاں سے اٹھ جانے سے جو فوائد تم کھو دو گے انہیں تم کبھی بھی حاصل نہیں کر سکتے (کتاب اللمع صفحہ ۲۷۲)۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنی مشہور و معروف کتاب الانتباہ فی سلاسل الاولیاء میں لکھتے ہیں: صوفیہ صافیہ ارتباط ایشاں در زمن اول بصحبت و تعلیم و تادب بآداب تہذیب نفس بودہ است نہ بخرقہ و بیعت و در زمن سید الطائفہ جنید بغدادی رسم خرقہ طاہر شد۔ بعد ازآں رسمِ بیعت پیدا گشت (الانتباہ فی سلاسل الاولیاء صفحہ ۲، ۳)

ترجمہ: صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ میں ہوئے ہیں، انکا ارتباط صحبت اور تعلیم اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مؤدب ہونے سے تھا، اس وقت خرقہ اور بیعت نہ تھی، اور سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ کے زمانہ میں خرقہ کی رسم ظاہر ہوئی اور اسکے بعد بیعت کا دستور جاری ہوا۔

www.islamtheworldreligion.com

سلاسلِ طریقت

(۱)۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بقیہ خلفاءِ راشدین سمیت تقریباً تمام صحابہ فیض یاب ہوئے اور انکے فیض یافتہ صحابہ میں سیدنا سلمان فارسی سے جاری ہونے والا سلسلہ بعد میں نقشبندی سلسلہ کہلایا۔

یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہوگی کہ سلاسلِ طریقت کے اجراء پر جس آیت سے ہم نے استدلال کیا ہے، وہی آیت جب نازل ہوئی تو یہ واقعہ پیش آیا کہ: عَنْ اَبِی هُرَيرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوساً عِندَ النَّبِیِّ ﷺ فَاُنْزِلَتْ عَلَيهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتّٰى سَأَلَ ثَلَاثاً ، وَ فِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ ، وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهٗ عَلٰى سَلْمَانَ ، ثُمَّ قَالَ لَو كَانَ الْاِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهٗ رِجَالٌ اَو رَجُلٌ مِنْ هٰؤُلَاءِ یعنی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ ﷺ پر سورۃ جمعہ نازل ہوئی وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ یعنی ''بعد میں آنے والے لوگ جو ابھی ان سے نہیں ملے''۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے کوئی توجہ نہ فرمائی حتیٰ کہ میں نے تین بار سوال دوہرایا۔ ہم میں سلمان فارسی بھی تشریف فرما تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک سلمان پر رکھا۔ فرمایا: اگر ایمان ثریا پر بھی موجود ہوگا تو ان فارسیوں میں سے ایک شخص وہاں بھی پہنچ جائے گا (بخاری: ۴۸۹۷، مسلم: ۶۴۹۸، ترمذی: ۳۹۳۳)۔

اس حدیث سے واضح ہوگیا کہ محبوب کریم ﷺ کا فیض قیامت تک جاری رکھنے میں سیدنا سلمان فارسی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہی حضرت سلمان صدیق اکبر کے خلیفہ بنے جن سے سلسلے کے اجراء پر قرآن، صحیح بخاری اور صحیح مسلم مشیر ہیں۔

حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمت اللہ علیہ فرماتے ہیں: ونسبت دیگر امام جعفر رضی اللّٰہ عنہ بہ پدر مادر خود است، قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق کہ از فقہاء سبعہ بودہ اند واز کبار ائمہ دین اند وایشاں را بحضرت سلمان فارسی رضی اللّٰہ عنہ است (رسالہ مشائخ طرق اربعہ، منصفہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ العزیز کما فی سالنامہ نقوش لاہور شمارہ ۱۳۹ صفحہ ۱۵۳)۔

(۲)۔ حضرت علامہ جزری رحمہ اللہ لکھتے ہیں: حضرت ابو محمد بن عمرو بن دینار کو سیدنا ابن عباس کی صحبت میسر رہی، حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سید المرسلین ﷺ کی صحبت میں رہے، حتیٰ کہ آپ کا وصال ہوگیا، پھر وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے، پھر وہ حضرت عمر بن خطاب کی صحبت میں رہے حتیٰ کہ ان کا وصال ہوگیا، پھر وہ حضرت عثمان بن عفان کی صحبت میں رہے حتیٰ کہ ان کا وصال ہوگیا، پھر وہ حضرت علی بن ابی طالب کی صحبت میں رہے حتیٰ کہ ان کا وصال ہوگیا، اس

www.islamthewordreligion.com

سے بڑا اور صحیح سلسلہ صحبت دنیا میں کہیں نہیں (اسنی المطالب فی مناقب علی بن ابی طالب صفحہ ۸۳)۔

(۳)۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کے بھائی ابراہیم بن محمد فرماتے ہیں کہ: میں نے محمد بن ادریس شافعی سے زیادہ اچھی نماز پڑھنے والا نہیں دیکھا، یہ اس لیے تھا کہ شافعی نے اسے مسلم بن خالد زنجی سے سیکھا، مسلم نے ابن جریج سے سیکھا، ابن جریج نے عطاء سے سیکھا، عطاء نے عبداللہ بن زبیر سے سیکھا، عبداللہ بن زبیر نے ابوبکر صدیق سے سیکھا، ابوبکر صدیق نے نبی کریم ﷺ سے سیکھا اور نبی کریم ﷺ نے جبریل سے لیا (حلیۃ الاولیاء جلد ۷ صفحہ ۲۷۴)۔

(۴)۔ کاشفِ حقائق حضرت شیخ بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ مجاز حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ لکھتے ہیں: حضرت علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو جس طرح حضرت رسالت پناہ ﷺ سے نسبت حاصل ہے، اسی طرح تینوں خلفاء سے جو آپ سے پہلے ہیں انتساب ہے جو باتفاق اہل تحقیق ثابت ہے، اور آپ نے تربیت باطنی تینوں خلفاء سے حاصل کی ہے۔ نیز حضرت امیر المومنین کرم اللہ وجہہ کو حضرت ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے صحبت حاصل تھی اور ان کو حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ سے اور ان کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے، پس تمام سلسلوں کو درحقیقت حضرتِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے انتساب ہے اور یہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ تک اور بھی طریقوں سے پہنچتا ہے (حضرات القدس صفحہ: ۲۳)۔ حضرت شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا فیض سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کو بھی حاصل ہے (قرۃ العینین صفحہ ۳۰۰)۔

(۵)۔ سیدنا حسن بصری قدس سرہ الاقدس نے جتنے صحابہ کی زیارت کی ہے وہ سب صدیقی فیضان سے بھی لبریز ہیں۔ مثلاً حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے طویل عرصہ تک فیض حاصل کیا۔ گویا قادری، چشتی اور سہروردی سلسلوں کے مرشدِ اعلی انس بن مالک ہیں۔

(۶)۔ حضرت ثابت (بن اسلم البنانی تابعی) فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک نے مجھ سے فرمایا: يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّيْ فَإِنَّكَ لَنْ تَأْخُذَ عَنْ أَحَدٍ أَوْثَقَ مِنِّيْ، إِنِّيْ أَخَذْتُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَأَخَذَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ جِبْرِيْلَ، وَأَخَذَهُ جِبْرِيْلُ عَنِ اللهِ تَعَالٰى یعنی اے ثابت! مجھ سے (دین) حاصل کر، پس بے شک تو کسی ایسے بندے سے حاصل نہیں کر سکے گا جو مجھ سے زیادہ مضبوط ہو، میں نے اسے رسول اللہ ﷺ سے حاصل کیا ہے، اور رسول اللہ ﷺ نے اسے جبریل سے حاصل کیا ہے اور جبریل سے اسے اللہ تعالیٰ سے حاصل کیا ہے (ترمذی: ۳۸۳۱)۔

(۷)۔ آپ سے جاری ہونے والے ایک سلسلے کا نام ''حواری'' سلسلہ ہے۔ حضرت علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: حضرت ابوبکر حوار رضی اللہ عنہ پہلے رہزن تھے، قافلے کے قافلے تنہا لوٹا کرتے تھے۔ ایک بار ایک قافلہ اترا۔ آپ وہاں تشریف لے گئے، ایک خیمہ کی طرف گئے۔ اس خیمے

www.islamthevoiceofreligion.com

میں عورت اپنے شوہر سے کہہ رہی تھی ''شام قریب ہے اور اس جنگل میں ابوبکر حوار کا دخل ہے، ایسا نہ ہو کہ وہ آ جائیں''بس یہی سن کر ہدایت پا گئے۔خود فرمایا''ابوبکر تیری حالت یہ ہوگئی ہے کہ خیموں میں عورتیں تک تجھ سے خوف کھاتی ہیں اور تو خدا سے نہیں ڈرتا''اسی وقت تائب ہوئے اور گھر کو لوٹ آئے۔رات کو سوئے تو خواب میں زیارتِ رسولِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے۔حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تھے۔حضرت ابوبکر حوار نے عرض کیا: بیعت لیجیے! ارشاد فرمایا:''تجھ سے تیرا ہم نام بیعت لے گا''ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بیعت لی اور اپنی کلاہ مبارک ان کے سر پر رکھی اور خرقہ پہنایا۔آنکھ کھلی تو کلاہِ اقدس اور خرقہ واقعی موجود تھے۔یہ سلسلہ حوار یہ آپ سے شروع ہوا وَاسْتَيْقَظَ فَوَجَدَهُمَا عَلَيْهِ (قلائد الجواہر صفحہ ۳۰۴، ۳۲۲، جامع کرامات الاولیاء جلد ا صفحہ ۴۲۵ از علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی رحمۃ اللہ علیہ، ملفوظات اعلیٰ حضرت جلد ۴ صفحہ ۴۴۴، ۴۴۵)۔

بَابُ اِصْلَاحِ النَّفْسِ
نفس کی اصلاح کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى : اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ (یوسف :53)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک نفس برائی کا ہی حکم دیتا ہے۔

وَ قَالَ: لَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ (النور:19)۔

ترجمہ: اور فرمایا: میں ملامت کرنے والے نفس کی ضرور قسم کھاتا ہوں۔

وَ قَالَ: يَا اَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِىْ فِىْ عِبَادِىْ وَادْخُلِىْ جَنَّتِىْ (الفجر:27 تا 30)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اے مطمئن نفس! اپنے رب کی طرف لوٹ جا۔تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی، پس میرے بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

وَ قَالَ: وَ مَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (الحشر:9، التغابن :16)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جو اپنے نفس کی سرکشی سے بچا لیا گیا وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

وَ قَالَ: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ، وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا (الشمس :9، 10)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جس نے اسے صاف کیا وہ فلاح پا گیا اور جس نے اسے میلا کر دیا وہ خسارے میں رہا۔

(1519)۔عَنْ فَضَالَةَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمُجَاهِدُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهٗ فِىْ طَاعَةِ اللّٰهِ (شعب

www.islamtheworldreligion.com

الایمان للبیہقی:11123)۔صحیح

ترجمہ: حضرت فضالہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑا مجاہد وہ ہے جس نے اللہ کی اطاعت کے لیے اپنے نفس کے خلاف جہاد کیا۔

(1520)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللهِ (ترمذی:2459،ابن ماجۃ:4260)۔حسن

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمجھدار وہ ہے جس نے اپنے نفس کو جھکایا اور موت کے بعد کے لیے عمل کیا اور نادان وہ ہے جس نے اپنے نفس کی خواہش کی پیروی کی اور اللہ سے امید رکھی۔

شرح

دنیا بھر کے فسادات کی بنیاد نفس کی پیروی ہے۔غصہ،تکبر،حسد،لذت پسندی سب نفس کی صفات ہیں۔قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى یعنی جس نے نفس کا تزکیہ کرلیا وہ فلاح پا گیا(الاعلیٰ:۲)۔

بَابُ الْحُبِّ فِي اللهِ وَالْمُجَالَسَةِ مَعَ الْفُقَرَآءِ

اللہ کی خاطر محبت اور فقراء میں بیٹھنے کا باب

وَ قَالَ: وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ (الکہف:28)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس روکو جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔وہ اسکی رضا کے طالب ہیں اور ان سے اپنی نگاہیں مت ہٹاؤ۔

(1521)۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللهِ لَاُنَاسًا مَا هُمْ بِاَنْبِيَآءَ وَلَا الشُّهَدَآءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَآءُ وَالشُّهَدَآءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللهِ. قَالُوا يَا رَسُوْلَ اللهِ تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَ اللهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ. وَقَرَءَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اَلَا اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (ابوداؤد:3527)۔ وروی البغوی فی شرح السنۃ مثلہ عن ابی مالك الاشعری (حدیث رقم:3464) والترمذی عن معاذ بن جبل (حدیث رقم:3390) الحدیث صحیح ثابت

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ کے بندوں میں ایسے لوگ بھی

www.islamtheworldreligion.com

ہیں کہ نہ تو وہ انبیاء ہیں اور نہ ہی شہداء ہیں۔ قیامت کے دن اللہ کیطرف سے انکا مرتبہ دیکھ کر انبیاء اور شہداء بھی رشک کریں گے۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ ہمیں بتانا پسند فرمائیں گے کہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: ایسی قوم ہے جو اللہ کی خاطر روحانی محبت رکھتے ہوں گے، نہ کوئی رشتہ داری ہوگی اور نہ مالی لین دین ہوگا۔ اللہ کی قسم انکے چہرے نور ہوں گے اور وہ نور کے اوپر ہوں گے۔ وہ نہیں ڈریں گے جبکہ لوگ ڈر رہے ہوں گے اور غمگین نہیں ہوں گے جبکہ لوگ غمگین ہوں گے اور آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ خبردار بے شک اللہ کے ولیوں کو نہ کوئی خوف ہوگا نہ کوئی غم ہوگا۔

(1522)۔ وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ قَالَ اللهُ تَعَالَىٰ وَجَبَتْ مَحَبَّتِي لِلْمُتَحَابِّينَ فِيَّ وَالْمُتَجَالِسِينَ فِيَّ وَالْمُتَزَاوِرِينَ فِيَّ وَالْمُتَبَاذِلِينَ فِيَّ (مؤطا مالك كتاب الشعر باب ما جاء فى المتحابين فى الله:16، مسند احمد:22030)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میری محبت واجب ہوگئی میری خاطر آپس میں محبت کرنے والوں پر، میری خاطر مل بیٹھنے والوں پر، میری خاطر ایک دوسرے کی زیارت کرنے والوں پر اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں پر۔

(1523)۔ وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لَا تُصَاحِبْ إِلَّا مُؤْمِناً وَلَا يَأْكُلْ طَعَامَكَ إِلَّا تَقِيٌّ (ترمذی:2395، ابوداؤد:4832، سنن الدارمی:2061)۔ صحیح، رواہ الحاکم ایضاً وقال صحیح ووافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مومن کے سواء کسی کی صحبت میں مت بیٹھ اور تیرا کھانا کوئی نہ کھائے سوائے تقویٰ والے کے۔

(1524)۔ وَعَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ (مسلم:7506، ابوداؤد:4804)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب منہ پر تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ میں مٹی پھینک دو۔

(1525)۔ وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلاً زَارَ أَخاً لَّهُ فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَأَرْصَدَ اللهُ لَهُ فِي مَدْرَجَتِهِ مَلَكاً، قَالَ أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ أُرِيدُ أَخاً لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ، قَالَ هَلْ لَّكَ عَلَيْهِ مِن نِّعْمَةٍ تَرُبُّهَا؟ قَالَ لَا غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُهُ فِي اللهِ، قَالَ فَإِنِّي رَسُولُ إِلَيْكَ بِأَنَّ اللهَ قَدْ أَحَبَّكَ كَمَا أَحْبَبْتَهُ فِيهِ (مسلم:6549)۔ صحیح

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی اپنے بھائی کی زیارت کے لیے دوسرے گاؤں میں گیا۔ اللہ نے اس کے راستے میں ایک فرشتہ بٹھا دیا۔ اس نے پوچھا کہاں جارہے ہو؟ کہا اس گاؤں میں اپنے بھائی کی زیارت کرنے جارہا ہوں۔ پوچھا کیا تمہارا اس پر کوئی احسان ہے جس کا بدلہ لینے جارہے ہو؟ کہا نہیں سوائے اسکے کہ میں اس سے اللہ کی خاطر محبت کرتا ہوں۔ اس نے کہا میں تیری طرف اللہ کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں یہ پیغام لایا ہوں کہ اللہ تجھ سے محبت کرتا ہے جیسا کہ تو نے اِس سے اسکی خاطر محبت کی ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(1526)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُخَالِلُ (ابو داؤد:4833، ترمذی:2378)۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، تم میں سے ہر ایک کو غور کر لینا چاہیے کہ اس کا اٹھنا بیٹھنا کس کے ساتھ ہے۔

(1527)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَخَوَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَكَانَ اَحَدُهُمَا يَأْتِي النَّبِيَّ ﷺ وَالْاٰخَرُ يَحْتَرِفُ فَشَكَا الْمُحْتَرِفُ اَخَاهُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ (ترمذی:2345)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں دو بھائی تھے۔ ان میں سے ایک نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوتا تھا اور دوسرا تجارت کرتا تھا۔ تاجر نے نبی کریم ﷺ سے اپنے بھائی کے خلاف (کام چوری کی) شکایت کی۔ آپ نے فرمایا شاید تجھے اسی کی وجہ سے رزق ملتا ہو۔

(1528)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْداً دَعَا جِبْرِيْلَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّ فُلَاناً فَاَحِبَّهٗ، قَالَ فَيُحِبُّهٗ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِي السَّمَآءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَاناً فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهٗ اَهْلُ السَّمَآءِ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَ اِذَا اَبْغَضَ عَبْداً دَعَا جِبْرِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّيْ اُبْغِضُ فُلَاناً فَاَبْغِضْهُ، قَالَ فَيُبْغِضُهٗ جِبْرِيْلُ، ثُمَّ يُنَادِيْ فِيْ اَهْلِ السَّمَآءِ اَنَّ اللهَ يُبْغِضُ فُلَاناً فَاَبْغِضُوْهُ، قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهٗ، ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَآءُ فِي الْاَرْضِ (مسلم:6705)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبریل اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم سب اس سے محبت کرو۔ پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اس کے لیے مقبولیت پھیلا دی جاتی ہے اور جب اللہ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو جبریل کو بلاتا ہے اور فرماتا ہے کہ میں فلاں سے بغض رکھتا ہوں۔ تم بھی اس سے بغض رکھو۔ جبریل اس سے بغض کرنے لگتے ہیں پھر آسمان میں اعلان کرتے ہیں کہ اللہ فلاں شخص سے بغض رکھتا ہے تم سب اس سے بغض رکھو۔ وہ اس سے بغض رکھنے لگتے ہیں۔ پھر زمین میں بھی اس کے لیے بغض پھیلا دیا جاتا ہے۔

(1529)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الذَّاكِرِيْنَ اِنَّهُمُ الْقَوْمُ لَا يَشْقٰى بِهِمْ جَلِيْسُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَ فِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيْ قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ (بخاری:6408، مسلم:6839)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ذاکرین کے بارے میں فرمایا کہ یہ ایسی قوم ہے جن کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ ایسے جلیس ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بدبخت نہیں رہتا۔

www.islamtheworldreligion.com

(1530)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْكَلِمَةُ الْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا (ترمذی:2687،ابن ماجة:4169)۔ الحدیث حسن، رُوی بسندین کما فی تنقیح الرواۃ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دانائی کی بات دانا آدمی کی کھوئی ہوئی میراث ہے۔ وہ اسے جہاں بھی پاتا ہے وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ (فقراء پر لازم ہے کہ طریقت کے نکتوں کی حفاظت کریں)۔

(1531)۔ وَكَانَ أَنَسٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فِي قَصْرِهٖ أَحْيَانًا يُجَمِّعُ وَأَحْيَانًا لَا يُجَمِّعُ، وَهُوَ بِالزَّاوِيَةِ عَلٰى فَرْسَخَيْنِ (البخاری قبل حدیث رقم:902 ترجمة الباب)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے محل میں کبھی جمعہ کی نماز پڑھاتے اور کبھی نہ پڑھاتے اور (ان کا) وہ محل زاویہ کے مقام پر دو فرسخ کے فاصلے پر تھا۔

اَلزَّاوِيَةُ: لغوی طور پر موڑ کو کہتے ہیں، یہ ایک گاؤں کا نام پڑ گیا تھا۔ بعد میں آستانے کو عربی اصطلاح میں زاویہ کہنے لگے۔ فَرْسَخَيْنِ: دو فرسخ۔ ایک فرسخ تین میل کا ہوتا ہے۔

شرح

صحبت سے ہی صحابی بنا ہے اور صحابی کی صحبت سے تابعی اور تابعی کی صحبت سے تبع تابعی بنا ہے، تقریباً تین سو ہجری تک صرف صحبت سے ہی فیض جاری ہوتا تھا۔ صالحین کی صحبت، ان سے سیکھنا، اگر وہ مل نہ سکیں تو ان کے مناقب اور فضائل اور تعلیمات و ملفوظات کو سننا تربیت کا بہترین طریقہ ہے۔ صحبت ہی انسان کو ولی بناتی ہے اور صحبت ہی انسان کو شیطان بناتی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَوْ اَنَّ عَبْدَيْنِ تَحَابَّا فِي اللهِ عَزَّوَجَلَّ وَ وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَ آخَرُ فِي الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللهُ بَيْنَهُمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتَ تُحِبُّهٗ فِيَّ یعنی اگر دو بندے آپس میں اللہ عزوجل کی خاطر محبت کرتے ہوں، ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں ہو تو اللہ انہیں قیامت کے دن اکٹھا کر دے گا اور فرمائے گا یہ ہے وہ بندہ جس سے تو میری خاطر محبت کرتا تھا (شعب الایمان للبیہقی:۹۰۲۲)۔ ضعیف

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف نکلے اور فرمایا: اَتَدْرُوْنَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللهِ تَعَالٰى ؟ قَالَ قَائِلٌ اَلصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ، وَ قَالَ قَائِلٌ اَلْجِهَادُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللهِ تَعَالٰى اَلْحُبُّ فِي اللهِ وَالْبُغْضُ فِي اللهِ (مسند احمد:۲۱۲۰۰، ابوداؤد:۴۵۹۹)۔ ضعیف

ترجمہ: کیا تم جانتے ہو کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا ہے۔ کسی نے کہا نماز اور زکوٰۃ، کسی نے کہا جہاد۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے پیارا عمل اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر دشمنی ہے۔

www.islamicwordreligion.com

بَابُ بَرَكَاتِ صُوَرِ اَحِبَّآءِ اللهِ تَعَالٰی
اللہ کے پیاروں کی صورتوں کی برکات

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: لَوْلَا اَنْ رَّاٰی بُرْهَانَ رَبِّهٖ (یوسف: 24)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر وہ اپنے رب کی برہان نہ دیکھ لیتا۔

وَ قَالَ: وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (الاعراف:198)۔

ترجمہ: اور فرمایا: تو انہیں دیکھے گا کہ وہ تیری طرف غور سے دیکھ رہے ہیں مگر وہ پہچان نہیں رہے۔

وَقَالَ: يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ (الکہف: 28)۔

ترجمہ: اور فرمایا: وہ اللہ کی رضا کے متلاشی ہیں۔

(1532)۔عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِماً رَآنِي اَوْ رَآى مَنْ رَآنِي (ترمذی:3858)۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اس مسلمان کو آگ ہرگز نہیں چھوئے گی جس نے مجھے دیکھا یا اسے دیکھا جس نے مجھے دیکھا۔

(1533)۔وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ يَزِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ ؟ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللهُ (ابن ماجة :4119، مسند احمد: 27471، 27473)۔ صحیح لغیرہ

ترجمہ: حضرت اسماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کیا میں تمہیں بتاؤں تم میں بہترین کون ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ۔ فرمایا تم میں بہترین لوگ وہ ہیں کہ جب انہیں دیکھا جائے تو اللہ یاد آ جائے۔

شرح

دیکھ کر اللہ یاد آنے سے مراد ظاہری رنگ روپ نہیں ہے بلکہ اللہ والوں کا مسنون لباس اور لوگوں میں ان کی علمی اور شرعی حوالے سے شناخت مراد ہے۔ احادیث میں نبی کریم ﷺ کی صورت مبارک کو بعد از وصال یاد رکھنے کا ذکر نہایت پیارے انداز میں موجود ہے، مثلاً: كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِيْ مَفْرِقِ النَّبِيِّ ﷺ (بخاری:۲۷۱)، كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ (بخاری:۴۲۸)۔ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ، يَقْطُرُ رَأْسُهٗ مَآءً (بخاری:۵۷۱)۔ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلَيْهِ حِيْنَ يُجَلِّسُ بِيَدِهٖ (بخاری:۹۷۹)۔

www.islamtheworldreligion.com

بَابُ الْمُرَاقَبَةِ

مراقبے کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اُنْظُرْ مَاذَا تَرٰى (الصافات: 102)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: دیکھ تجھے کیا نظر آتا ہے۔

وَقَالَ: سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْ اَنْفُسِهِمْ (حم السجدة: 53)۔

ترجمہ: اور فرمایا: ہم انہیں جلد ہی آفاق میں اور ان کی جانوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے۔

(1534)۔عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ارْقُبُوا مُحَمَّدًا فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ (بخاری:3713)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا: محمد کے اہل بیت میں مراقبہ کر کے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کرو۔

(1535)۔عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ ، فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ ، وَعُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ ، فَقَالَ لِيْ ابْنُ عُمَرَ: إِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالْمَسَاءِ ، وَإِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تُحَدِّثْ نَفْسَكَ بِالصَّبَاحِ ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ قَبْلَ مَوْتِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ مَا اسْمُكَ غَدًا : رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ وَمَرَّ حَدِيْثُ الْاِحْسَانِ (ترمذی:2333، ابن ماجة:4114)۔ الحدیث صحیح ورواہ البخاری الی عابر سبیل برقم:6416۔

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کو پکڑا اور فرمایا: دنیا میں اس طرح رہو جیسے تم بے وطن ہو یا مسافر ہو۔ اور اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کرو۔ (مجاہد فرماتے ہیں) مجھے ابن عمر نے فرمایا: جب تم صبح کرو تو اپنے آپ کے ساتھ شام کی بات مت کرو، اور جب شام ہو جائے تو اپنے آپ کے ساتھ صبح کی بات مت کرو، اپنے بیمار ہونے سے پہلے اپنی صحت سے فائدہ اٹھاؤ، اور اپنی موت سے پہلے اپنی زندگی سے فائدہ اٹھاؤ، اللہ کے بندے! تجھے کچھ خبر نہیں کل تمہارا نام کیا ہوگا (زندہ یا مردہ)۔ اس سے پہلے حدیثِ احسان گزر چکی ہے۔

شرح

حدیث کے یہ الفاظ: عُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ قبر کا مراقبہ کرنے کی واضح بنیاد ہیں۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر روز کہا جاتا ہے کہ فلاں اور فلاں مر گیا، اس دن سے چھٹکارا نہیں جب کہا جائے گا کہ عمر مر گیا (رسالۃ المسترشدین صفحہ ۱)۔

www.islamintheworldurdu.com

عِلْمُ الْاَسْرَارِ وَ الْمُحَافَظَةُ عَلَى السِّرِّ

علم الاسرار اور راز کی حفاظت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ (البقرة:129، الجمعة:2)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرا محبوب ان لوگوں کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔

وَ قَالَ: اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْراً (الكهف:67)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: آپ میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکیں گے۔

(1536)۔عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ فَاَمَّا الْاَوَّلُ فَبَثَثْتُهٗ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهٗ قُطِعَ هٰذَا الْبَلْعُوْمُ (بخاری:120)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو علم سیکھے ہیں ایک وہ ہے جسے میں بیان کرتا ہوں اور دوسرا وہ ہے کہ اگر میں اسے بیان کروں تو یہ رگِ گردن کاٹ دی جائے۔

(1537)۔عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ: مَا فَضَلَكُمْ اَبُوْبَكْرٍ بِكَثْرَةِ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَلٰكِنْ بِالسِّرِّ الَّذِيْ وُقِرَ فِيْ قَلْبِهٖ (اخرجه الترمذی الحكيم فی النوادر المجلد3 صفحته55 من قول بكر ابن عبد الله المزنی)۔صحيح، و قال كثير من العلماء انه حديث مرفوع (احياء العلوم صفحته35، رسائل ابن العربی صفحته30، اليواقيت والجواهر صفحته437، سبع سنابل صفحته62)۔

ترجمہ: حضرت بکر بن عبداللہ مزنی فرماتے ہیں کہ: ابوبکر زیادہ نمازوں اور روزوں کی وجہ سے تم لوگوں سے آگے نہیں نکلے بلکہ اس راز کی وجہ سے آگے نکل گئے ہیں جو ان کے سینے میں سجا دیا گیا ہے۔

(1538)۔عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ الْخَضِرُ لِمُوْسٰى اِنَّكَ عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَكَهُ اللّٰهُ لَا اَعْلَمُهٗ، وَ اَنَا عَلٰى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللّٰهِ عَلَّمَنِيْهِ لَا تَعْلَمُهٗ (مسلم:6163)۔صحيح

ترجمہ: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت خضر نے حضرت موسیٰ (علیہما السلام) سے فرمایا: آپ کے پاس اللہ کے علم میں سے ایسا علم ہے جو اللہ نے آپ کو سکھایا ہے اسے میں نہیں جانتا، اور میرے پاس اللہ کے علم میں سے ایسا علم ہے جو اس نے مجھے سکھایا ہے اسے آپ نہیں جانتے۔

(1539)۔وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ اَنَا اَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا فَبَعَثَنِيْ فِيْ حَاجَةٍ فَاَبْطَأْتُ عَلٰى اُمِّيْ، فَلَمَّا جِئْتُ قَالَتْ مَا حَبَسَكَ؟ فَقُلْتُ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِحَاجَةٍ قَالَتْ مَا حَاجَتُهٗ؟ قُلْتُ اِنَّهَا سِرٌّ قَالَتْ لَا تُخْبِرَنَّ بِسِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَحَداً، قَالَ اَنَسٌ وَ اللّٰهِ لَوْ حَدَّثْتُ بِهٖ

www.islamtheworldreligion.com

اَحَداً لَحَدَّثْتُكَ بِهٖ يَا ثَابِتُ (مسلم:6378)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ آپ ﷺ نے ہم سب کو سلام فرمایا۔ مجھے کسی کام کیلئے بھیجا۔ میں اپنی ماں کے پاس دیر سے پہنچا۔ جب میں گھر گیا تو امی نے پوچھا کہاں رہے ہو؟ میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی کام کیلئے بھیجا تھا۔ والدہ نے کہا ان کا کیا کام تھا؟ میں نے کہا وہ راز ہے۔ والدہ نے کہا رسول اللہ ﷺ کا راز کسی کو مت بتانا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ثابت! اللہ کی قسم اگر میں نے کسی ایک کو بھی وہ راز بتانا ہوتا تو تجھے بتاتا۔

بَابُ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ وَعَلَامَاتِهِمْ

فقراء کی فضیلت اور ان کی علامات کا باب

(1540)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ سَبْعِينَ مِنْ أَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ رِدَاءٌ، إِمَّا إِزَارٌ وَإِمَّا كِسَاءٌ قَدْ رَبَطُوا فِي أَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَيْنِ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ الْكَعْبَيْنِ فَيَجْمَعُهُ بِيَدِهِ كَرَاهِيَةَ أَنْ تُرَىٰ عَوْرَتُهُ (بخاری:442)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اصحابِ صفہ میں سے ستر افراد کو دیکھا ہے، ان میں سے کوئی ایک آدمی بھی ایسا نہیں تھا جس کے ساتھ مکمل لباس ہو، یا صرف تہبند ہوتا تھا یا صرف اوڑھنی ہوتی تھی جسے انہوں نے اپنی گردن کے ساتھ گرہ دی ہوئی تھی، ان میں سے کچھ چادریں آدھی پنڈلی تک ہوتی تھیں اور ان میں سے کچھ چادریں ٹخنوں تک ہوتی تھیں۔ پھر وہ انہیں اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر رکھتے تھے تاکہ کھل نہ جائیں اور بے پردگی نہ ہو۔

(1541)۔ عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِيَّ الْغَنِيَّ الْخَفِيَّ (مسلم:7432)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ متقی، غنی اور پوشیدہ بندے سے محبت فرماتا ہے۔

(1542)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رُبَّ أَشْعَثَ أَغْبَرَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ (مسلم:7190)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتنے ہی بکھرے اور غبار آلودہ بالوں والے ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں دروازوں پر سے دھکے دیے جاتے ہیں اور اگر وہ کسی کام کے لیے اللہ کی قسم کھالیں تو اللہ انکی قسم پوری کردے۔

(1543)۔ وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هَلْ تُنْصَرُونَ وَتُرْزَقُونَ إِلَّا بِضُعَفَآئِكُمْ (بخاری:2896، نسائی:3178)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں مدد اور رزق محض تمہارے کمزوروں کی برکت سے ملا کرتا ہے۔

شرح

اہل اللہ کے پاس صرف خاموشی سے بیٹھے رہنا بھی فائدہ دیتا ہے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک لمحہ صحبت اور ایک نظر زیارت شرفِ صحابیت عطا کرتی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِذَا رَأَيْتُمُ الْعَبْدَ يُعْطٰى زُهْداً فِي الدُّنْيَا وَقِلَّةَ مَنْطِقٍ فَاقْتَرِبُوْهُ فَاِنَّهٗ يُلَقَّى الْحِكْمَةَ یعنی جب تم کسی بندے کو دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی اور کم گوئی عطا ہوئی ہے تو اس کے قریب ہو جاؤ اسے حکمت دی گئی ہے (شعب الایمان للبیہقی: ۴۹۸۵، ابن ماجہ: ۴۱۰۱)۔ ضعیف

بَابُ اللَّطَائِفِ

لطائف کا باب

(1544)۔ وَعَنْ اَبِي مَحْذُوْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ، فَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيْقِ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّلٰوةِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَسَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ عَنْهُ مُتَنَكِّبُوْنَ، فَصَرَخْنَا نَحْكِيْهِ نَهْزَأُ بِهٖ، فَسَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، فَاَرْسَلَ اِلَيْنَا قَوْمًا فَاَقْعَدُوْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ اَيُّكُمُ الَّذِيْ سَمِعْتُ صَوْتَهٗ قَدِ ارْتَفَعَ فَاَشَارَ اِلَيَّ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَصَدَّقُوْا، فَاَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِيْ وَقَالَ لِيْ قُمْ فَاَذِّنْ، فَقُمْتُ وَلَا شَيْءَ اَكْرَهُ اِلَيَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا مِمَّا يَأْمُرُنِيْ بِهٖ، فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ، فَاَلْقٰى عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ التَّاْذِيْنَ هُوَ بِنَفْسِهٖ، فَقَالَ قُلِ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ لِيْ اِرْفَعْ مِنْ صَوْتِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ دَعَانِيْ حِيْنَ قَضَيْتُ التَّاْذِيْنَ فَاَعْطَانِيْ صُرَّةً فِيْهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى نَاصِيَةِ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ، ثُمَّ اَمَرَّهَا عَلٰى وَجْهِهٖ مِنْ بَيْنِ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ عَلٰى كَبِدِهٖ، ثُمَّ بَلَغَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سُرَّةَ اَبِيْ مَحْذُوْرَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ، فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَرْتَنِيْ بِالتَّاْذِيْنِ بِمَكَّةَ، قَالَ نَعَمْ قَدْ اَمَرْتُكَ، فَذَهَبَ كُلُّ شَيْءٍ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَرَاهِيَّةٍ، وَعَادَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ مَحَبَّةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَدَّمْتُ عَلٰى عَتَّابِ بْنِ اَسِيْدٍ عَامِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَّةَ، فَاَذَّنْتُ مَعَهٗ بِالصَّلٰوةِ عَنْ اَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ (ابن ماجة: 708)۔ صحیح

www.islamuhe.worldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک گروپ کے ساتھ باہر نکلا۔ ہم کسی راستے پر تھے کہ اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے اذان دی۔ ہم نے مؤذن کی آواز سنی اور ہم اس سے کوفت کھا رہے تھے۔ ہم نے اسکا مذاق اڑانے کے لیے چیخ چیخ کر اسکی نقل اتارنا شروع کر دی۔ رسول اللہ ﷺ نے سن لیا۔ انہوں نے ہماری طرف آدمی بھیجے۔ انہوں نے ہمیں آپ ﷺ کے سامنے بٹھا دیا۔ فرمایا: تم میں سے کون ہے جسکی میں نے آواز بلند ہوتے سنی ہے۔ سب لڑکوں نے میری طرف اشارہ کیا اور اس بات کی تصدیق کی۔ آپ ﷺ نے ان سب کو چھوڑ دیا اور مجھے روک لیا۔ اور مجھے فرمایا: کھڑا ہو جا اور اذان پڑھ۔ میں کھڑا ہو گیا مگر مجھے نہ تو رسول اللہ ﷺ سے بڑھ کر کوئی چیز ناپسند تھی اور نہ اس سے جسکا وہ مجھے حکم دے رہے تھے۔ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے پہلے خود مجھے اذان سنائی۔ فرمایا: کہو اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ پھر مجھے فرمایا کہ اونچی آواز سے کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ نماز کے لیے آؤ، نماز کے لیے آؤ، فلاح کے لیے آؤ، فلاح کے لیے آؤ، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔

پھر میں جب اذان مکمل کر چکا تو مجھے بلایا اور مجھے ایک تھیلی دی جس میں چاندی کی کوئی چیز تھی۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ مبارک ابومحذورہ کے ماتھے پر رکھا۔ پھر اسے اسکے چہرے پر پھیرا، پستانوں کے درمیان، پھر اسکے شکم پر، پھر رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مبارک ابومحذورہ کی ناف تک چلا گیا۔ پھر فرمایا: اللہ تجھے برکت دے اور تیرے اوپر برکت نازل کرے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ مجھے مکہ میں اذان پڑھنے کی اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں میں نے تجھے اجازت دی۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے خلاف جتنی مخالفت تھی سب زائل ہو گئی۔ وہ سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی محبت میں تبدیل ہو گیا۔ پھر میں عتاب بن اسید رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا جو مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے نمائندہ تھے میں نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق انکے ساتھ اذان پڑھنی شروع کر دی۔ (اس حدیث میں مؤذن کو انعام دینا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے)۔

اَلتَّوَجُّهُ بِالْيَدِ

ہاتھ سے توجہ کرنا

(1545)۔عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي، فَقَرَأَ قِرَأَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ قِرَأَةً سِوىٰ قِرَأَةِ صَاحِبِهِ، فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلٰوةَ دَخَلْنَا جَمِيعاً عَلىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقُلْتُ اِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَأَةً اَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ، وَدَخَلَ اٰخَرُ فَقَرَأَ سِوىٰ قِرَأَةِ صَاحِبِهِ، فَاَمَرَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَرَءَا فَحَسَّنَ شَاْنَهُمَا، فَسَقَطَ فِي نَفْسِي مِنَ التَّكْذِيبِ وَلَا اِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَلَمَّا رَاىٰ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا قَدْ غَشِيَنِي، ضَرَبَ فِي صَدْرِي، فَفِضْتُ عَرَقًا، وَكَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اللهِ فَرَقًا، فَقَالَ لِي يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَءِ الْقُرْاٰنَ عَلىٰ حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ

هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِي، فَرُدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ هَوِّنْ عَلٰى اُمَّتِي فَرُدَّ اِلَيَّ الثَّالِثَةَ اقْرَأْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ وَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُكَهَا مَسْئَلَةٌ تَسْأَلُنِيهَا ، فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (مسلم :1904)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں موجود تھا۔ ایک آدمی نماز کے لیے داخل ہوا۔ وہ قرآن اس انداز سے پڑھ رہا تھا کہ میں نے اس پر اعتراض کر دیا۔ پھر دوسرا آدمی داخل ہوا اور اس نے اپنے ساتھی کی قرأۃ کے علاوہ دوسرے انداز سے قرآن پڑھا۔ جب ہم نماز پڑھ چکے تو ہم سب نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا اس آدمی نے ایسی قرأت کی کہ میں نے اسکا انکار کیا۔ اور دوسرا آیا تو اس نے اپنے ساتھی والی قرأۃ کے علاوہ قرأت کی۔ ان دونوں کو نبی کریم ﷺ نے قرآن سنانے کا حکم دیا۔ اور نتیجے میں دونوں کو درست قرار دیا۔ میرے دل میں تکذیب کا وسوسہ آیا حالانکہ میں اس وقت زمانہ جاہلیت میں نہیں تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے میرے دل پر چھا جانے والی چیز کو دیکھا تو میرے سینے پر مارا۔ میں پسینے میں ڈوب گیا۔ مجھے ایسے لگا کہ میں ہر چیز سے کٹ کر اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے اُبی مجھ پر حکم نازل ہوا کہ قرآن کو ایک لہجے میں پڑھو۔ میں نے واپس عرض کر بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ دوبارہ مجھے حکم بھیجا گیا کہ اسے دو لہجوں میں پڑھو۔ میں نے پھر واپس عرض کر بھیجا کہ میری امت پر آسانی فرمائیں۔ پھر تیسری بار مجھے حکم دیا گیا کہ اسے سات لہجوں میں پڑھو اور تیرے لیے ہر بار واپس عرض کر بھیجنے کے بدلے ایک دعا کی اجازت ہے مجھ سے مانگ لو۔ میں نے عرض کیا اے میرے اللہ میری امت کو بخش دے، اے اللہ میری امت کو بخش دے۔ تیسری دعا کو میں نے اس دن کیلئے بچا کر رکھ لیا ہے جب تمام مخلوق میری طرف راغب ہوگی حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی۔

شرح

روحانی توجہ کے ذریعے دوسرے کے قلب و باطن میں تصرف کرنا مذکورہ احادیث سے ثابت ہے۔ توجہ کرنے کے کئی طریقے ہیں: توجہ بالید یعنی ہاتھ سے توجہ، توجہ بالعین یعنی نگاہ سے توجہ، توجہ بالصوت یعنی آواز سے توجہ اور توجہ بالقلب یعنی قلب سے توجہ۔

بَابُ الْقَبْضِ وَالْبَسْطِ

قبض اور بسط کا باب

(1546)۔ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّبِيعِ الْاُسَيِّدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَكُونُ عِنْدَكَ تُذَكِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّةِ كَاَنَّا رَاْيُ عَيْنٍ، فَاِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالْاَوْلَادَ وَالضَّيْعَاتِ نَسِينَا كَثِيراً، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَو تَدُومُونَ عَلٰى مَا تَكُونُونَ عِنْدِي وَفِي الذِّكْرِ لَصَافَحَتْكُمُ

الْمَلَائِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَفِي طُرُقِكُمْ وَلٰكِنْ يَا حَنْظَلَةُ سَاعَةً وَّسَاعَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ (مسلم :6966)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حنظلہ بن ربیع اسیدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے پاس حاضر ہوتے ہیں، آپ ہمیں دوزخ اور جنت یاد دلاتے ہیں جیسے ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہوں۔ جب ہم آپ ﷺ کے ہاں سے نکلتے ہیں تو بیویوں، اولاد اور مہمانوں میں مصروف ہو جاتے ہیں اور بہت سی باتیں بھول جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ہر وقت اسی حال میں رہو جس حال میں میرے پاس ہوتے ہو اور ذکر میں ہوتے ہو تو فرشتے تمہارے بستروں پر بھی تم سے مصافحہ کریں اور تمہارے راستوں پر بھی۔ لیکن اے حنظلہ! آہستہ آہستہ، تین بار فرمایا۔

شرح

قبض اور بسط کی دو حالتیں سالک کے لیے دو ٹانگوں کی حیثیت رکھتی ہیں، یعنی ایک قدم قبض اور دوسرا قدم بسط، اس طرح قبض اور بسط وقفے وقفے سے آتے جاتے رہتے ہیں۔ سالک کو چاہیے کہ قبض کے دنوں میں بسط کو یاد رکھے اور بسط کے دنوں میں قبض کو یاد رکھے۔ بعض صوفیاء قبض کو پسند کرتے ہیں اور بعض بسط کو، مگر سب سے مناسب یہ ہے کہ اللہ کریم جس حال میں رکھے اسی کو پسند کیا جائے۔

بَابُ الْفَنَآءِ

فنائیت کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال :17)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب آپ نے کنکریاں پھینکیں تو وہ آپ نے نہیں پھینکیں بلکہ اللہ نے پھینکیں۔

وَ قَالَ: اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ (الفتح :10)۔

ترجمہ: اور فرمایا: بے شک جو لوگ آپ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہیں۔

(1547)۔ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ: مَنْ عَادٰى لِيْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ اِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ اَحَبَّ اِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰى اُحِبَّهُ، فَاِذَا اَحْبَبْتُهُ فَكُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهٖ وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا وَاِنْ سَأَلَنِيْ لَاُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِيْ لَاُعِيذَنَّهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ اَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِيْ عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَاَنَا اَكْرَهُ مَسَآءَتَهُ وَلَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ (بخاری:6502)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جس نے میرے ولی سے دشمنی کی میری طرف سے اس کے خلاف اعلان جنگ ہے۔ میرا بندہ میرے قریب سب سے زیادہ اس چیز کے ذریعے ہوتا ہے جو میں

www.islamtheworldreligion.com

نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ (فرائض ادا کرنے کے بعد) نوافل کے ذریعے میرے قریب آتا رہتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کی سماعت بن جاتا ہوں وہ اس سے سنتا ہے، اس کی بصارت بن جاتا ہوں وہ اس سے دیکھتا ہے، اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں وہ اس سے پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں وہ اس سے چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔ مجھے کبھی کسی کام کے کرنے میں تردّد نہیں ہوتا سوائے مومن کی جان نکالنے کے۔ وہ موت کو پسند نہیں کرتا اور میں اسے ناراض نہیں کرنا چاہتا اور اس کے بغیر چارہ بھی نہیں ہوتا۔

شرح

یہ حدیثِ قدسی ہے یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمان نبی پاک ﷺ کے الفاظ میں۔ ولی سے مراد ہے: اَلْعَالِمُ بِاللهِ الْمُوَاظِبُ عَلٰى طَاعَتِهِ الْمُخْلِصُ فِيْ عِبَادَتِهٖ یعنی اللہ تعالیٰ کو جاننے والا، اس کی اطاعت پر ہمیشگی کرنے والا اور اس کی عبادت میں اخلاص اختیار کرنے والا (عمدۃ القاری جلد ۱۹ صفحہ ۵۹)۔ مَنْ عَادٰی کا معنی ہے کہ جس نے عداوت رکھی، اس سے مراد تعصب کی بنا پر عداوت رکھنا ہے جیسا کہ رافضی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عداوت رکھتے ہیں اور تمام اہلِ بدعت لوگ اہلِ سنت سے بغض رکھتے ہیں (عمدۃ القاری جلد ۱۹ صفحہ ۵۹)۔ ولی کا اللہ سے سوال کرنا اور اللہ تعالیٰ کا اس کی دعا کو قبول فرمانا مغایرت کی واضح دلیل ہے لہٰذا اسی ربط کی روشنی میں اس حدیث کا صحیح مفہوم یہی بنتا ہے کہ اعضاء بن جانے سے مراد کمال درجہ کی بے تکلف اطاعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تردُّد اپنے حقیقی معنی پر محمول نہیں ہے بلکہ یہ انتہاء درجہ کی محبت کے اظہار کے لیے کنایہ ہے، اور سمجھانے کے لیے انسانی محاورہ استعمال کیا گیا ہے۔

(1548)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا شَاعِرٌ كَلِمَةُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللهَ بَاطِلٌ (بخاری: 3841، 6147، مسلم: 5889، ترمذی: 2849، ابن ماجۃ: 3757)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے سچی بات جو کسی شاعر نے کی ہے وہ لبید کا کلام ہے کہ۔ خبردار! اللہ کے سواء ہر چیز باطل (فانی) ہے۔

شرح

اس حدیث میں واضح تنبیہ موجود ہے کہ اکثر شاعر اپنے شعروں میں جھوٹ بولتے ہیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ نیک اور صالح شاعر بھی مبالغہ سے ضرور کام لیتے ہیں۔ پھر ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جاہل خطیب اپنا عقیدہ شعروں سے ثابت کر رہے ہوتے ہیں۔

ہر چیز کے باطل ہونے سے مراد فانی ہونا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے اس کلام کے عین موافق ہے کہ: كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ یعنی زمین پر ہر چیز فناء ہونے والی ہے (الرحمن: ۲۶)۔ زَائِلٌ فَائِتٌ مُضْمَحِلٌّ لَيْسَ لَهٗ دَوَامٌ: عمدۃ القاری

www.islamtheworldreligion.com

بَابُ التَّوَكُّلِ وَالرِّضَاءِ
توکل اور رضا کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق :3)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو اللہ پر توکل کرے گا اللہ اس کے لیے کافی ہے۔

(1549)۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوماً، فَقَالَ يَا غُلَامُ، إِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ، إِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ، وَإِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ، وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ، وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰى أَنْ يَنفَعُوكَ بِشَيءٍ لَمْ يَنفَعُوكَ إِلَّا بِشَيءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَلَوِ اجْتَمَعُوا عَلٰى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيءٍ قَدْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ

(ترمذی:2516، مسند احمد:2669) صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے لڑکے! اللہ کو یاد رکھ وہ تجھے یاد رکھے گا۔ اللہ کو یاد رکھ تو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ جب تو سوال کرے تو اللہ سے سوال کر، جب تو مدد مانگے تو اللہ سے مدد مانگ، اور جان لے کہ اگر تمام لوگ تمہیں فائدہ پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اسکے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے اور اگر سارے لوگ تجھے نقصان پہنچانے پر متفق ہو جائیں تو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتے سوائے اسکے جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا ہے۔ قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور تحریریں خشک ہو چکی ہیں۔

شرح

اس حدیث پر عمل کر لینے والا بلا شبہ اللہ کا کامل ولی ہے۔ شرط یہ ہے کہ تکبر نہ کرے اور بے ادبی نہ کرے، اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْ سُوْءِ الْاَدَبِ۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے بلایا تو فرمایا: هَلْ لَكَ إِلٰى بَيْعَةٍ، وَلَكَ الْجَنَّةُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، وَبَسَطْتُ يَدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ وَهُوَ يَشْتَرِطُ عَلَيَّ: أَنْ لَا تَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: وَلَا سَوْطَكَ إِنْ يَسْقُطْ مِنْكَ، حَتّٰى تَنْزِلَ إِلَيْهِ فَتَأْخُذَهُ یعنی کیا تم بیعت کرو گے؟ اور تجھے جنت ملے گی، میں نے عرض کیا جی ہاں اور میں نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ پر شرط عائد کرتے ہوئے فرمایا کہ: تم لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہیں کرو گے، میں نے عرض کیا جی حضور، فرمایا: اگر تیری لاٹھی گر جائے تو اسے اٹھا کر پکڑانے کا بھی کسی کو نہیں کہو گے، حتیٰ کہ (سواری سے) اتر کر اسے اٹھا لو گے (مسند احمد :۲۱۴۰۱)۔ صحیح

www.jalmthewordreligion.com

(1550)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (بخاری :6472،مسلم :527،الترمذی :2446)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے، وہ ایسے لوگ ہونگے جو دم نہیں کرواتے ہوں گے، بدشگونیاں نہیں کرتے ہونگے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔

شرح

اس حدیث میں عوام کی نہیں بلکہ خواص یا شاید اخص الخواص کی بات ہو رہی ہے۔

(1551)۔عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَأَعْرِفُ كَلِمَةً لَوْ أَخَذَ النَّاسُ كُلُّهُمْ بِهَا لَكَفَتْهُمْ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَيَّةُ آيَةٍ؟ قَالَ: وَمَنْ يَتَّقِ اللهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً (ابن ماجة:4220، سنن الدارمی: 2727)۔فی الزوائد هذا الحديث رجاله ثقات

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ایک کلمہ ایسا جانتا ہوں کہ اگر سب لوگ اسی کو پکڑ لیں تو وہ ان کے لیے کافی ہو جائے، صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسی آیت ہے؟ فرمایا (یہ آیت): جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے راستہ بنا دیتا ہے (سورۃ الطلاق:۲)۔

(1552)۔عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَنْذُرُوا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِي مِنَ الْقَدَرِ شَيْئاً، وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ (بخاری :6609،مسلم :4241 واللفظ لہ)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: منت مت مانا کرو، بلاشبہ منت تقدیر سے نہیں بچا سکتی، اور البتہ اس کے ذریعے بخیل کا مال ضرور نکلوا لیا جاتا ہے۔

شرح

مباح کام کو اپنے اوپر واجب کر لینا منت ہے، بعض اوقات اسکا ادا کرنا نفس پر گراں گزرتا ہے، بعض اوقات انسان اس کی ادائیگی سے عاجز ہوتا ہے، بعض اوقات وہ منت ناجائز کام کی ہوتی ہے اور لوگ عجیب عجیب منتیں مان لیتے ہیں، لہٰذا منت ماننے کی حوصلہ افزائی نہیں کی گئی بلکہ لَا تَنْذُرُوا فرمایا گیا ہے۔ ایسے آدمی کو بخیل اس لیے کہا گیا ہے کہ اگر وہ سخی ہوتا تو پہلے ہی اللہ کی راہ میں صدقہ اور خیرات کر دیتا اور پھر اللہ سے عافیت کی درخواست کرتا۔

خواص منتیں نہیں مانتے، عوام کے لیے شریعت کے مطابق منت ماننا جائز ہے مگر شریعت اس کی زیادہ حوصلہ افزائی نہیں کرتی، بدمذہبوں کی رسومات سے تعلق رکھنے والی منتیں تو بہت پیچھے رہ گئیں، ان کے ناجائز ہونے میں اور حرام ہونے میں کوئی شک نہیں بلکہ کفر کا اندیشہ ہے۔ جائز اور اطاعت والے کام مثلاً

www.islamtheworldreligion.com

نوافل اور روزہ کی منت اگر کوئی مان ہی لے تو اسے پورا کرنا واجب ہے اور اس پر اجماع ہے، يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ (الانسان:۷) میں ایسی ہی منت کا ذکر موجود ہے (عمدۃ القاری جلد ۱۹ صفحہ ۲۲۱)۔

سیدہ زہراء رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب منت کا ایک واقعہ جو عوام میں مشہور ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے شہزادوں کی بیماری پر تین دن روزہ رکھا مگر افطاری کے وقت مانگنے والا آ جاتا تو تینوں روز کھانا اسے دے دیا جاتا اور خود کو اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہما کو بھوکا رکھا جاتا، یہ واقعہ بالکل بے بنیاد ہے، علماء نے لکھا ہے کہ اس واقعہ کو کوئی جاہل اور احمق ہی قبول کر سکتا ہے (نوادر الاصول جلد ۲ صفحہ ۶۳، قرطبی جلد ۱۹ صفحہ ۱۲۰، ۱۲۱، تفسیر مظہری جلد ۷ صفحہ ۳۰۹)۔

(1553)۔عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ (مسلم :4253، ابو داؤد :3323، ترمذی :1528)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ: منت کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے (یعنی دس غریبوں کا کھانا یا تین روزے)۔

(1554)۔عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ أَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ (بخاری :1865، مسلم :4247، ابو داؤد :3301، ترمذی :1537)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ ایک بوڑھا شخص اپنے دو بیٹوں کے کندھوں پر بوجھ ڈال کر چل رہا تھا، آپ نے پوچھا: اس کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی، آپ نے فرمایا: یہ جو اپنے آپ کو عذاب دے رہا ہے، اللہ اس سے بے نیاز ہے اور آپ نے اس کو سوار ہونے کا حکم دیا۔

بَابُ الْاِسْتِقَامَةِ

استقامت کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا الآية (حم السجدة :30)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے پھر اس پر استقامت اختیار کی۔

وَ قَالَ: فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ (هود :112)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: آپ کو جو حکم ملتا ہے اس پر استقامت اختیار کریں۔

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: قُلْنَا يَا نَارُ كُوْنِي بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ (الانبیآء :69)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ہم نے فرمایا اے آگ، ابراہیم پر ٹھنڈک اور سلامتی ہو جا۔

www.islamtheworldreligion.com

(1555)۔وَعَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْ لِي فِي الْإِسْلَامِ قَوْلاً لَا أَسْأَلُ عَنْهُ أَحَداً بَعْدَكَ، قَالَ قُلْ آمَنْتُ بِاللهِ ثُمَّ اسْتَقِمْ (مسلم :159، ترمذی:2410، ابن ماجة:3972)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اسلام کے بارے میں کوئی ایسی بات فرمائیں کہ پھر مجھے آپ کے بعد کسی سے پوچھنی نہ پڑے۔فرمایا: کہہ میں اللہ پر ایمان لایا اور پھر ڈٹ جا۔

(1556)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ (بخاری:6464، مسلم :7122، 7123)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: درست کام کرو اور اعتدال کے ساتھ عبادت کرو اور جان لو کہ تم میں سے کسی کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا، اور جان لو کہ اللہ کو سب سے زیادہ پسند وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے خواہ تھوڑا ہو۔

شرح

سداد سے مراد تحقیق اور استقامت ہے۔استقامت سے مراد کسی کام پر قائم رہنا ہے۔استقامت کی ضرورت ہر موڑ پر پڑتی ہے، مسلمان ہونے کے بعد اسلام پر استقامت، نیک اعمال شروع کرنے کے بعد نیک اعمال پر استقامت، معرفت کی راہ پر چلنے کے بعد اس پر استقامت، اللہ کریم کی بارگاہ میں حضوری کے بعد اس پر استقامت، اس سے آگے نہ قلم ساتھ دیتا ہے نہ احتیاط اجازت دیتی ہے ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ (الحدید:۲۱)۔

بَابُ الشِّعْرِ وَالسِّمَاعِ

شعروں اور سماع کا باب

(1557)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ الشِّعْرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ (سنن الدار قطنی:4261، السنن الکبریٰ للبیهقی:21113)۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شعروں کا ذکر کیا گیا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک کلام ہے، جو اچھا کلام ہے وہ اچھا ہے اور جو برا ہے وہ برا ہے۔

شرح

اس حدیث سے واضح ہو گیا کہ حمد، نعت، منقبت اور صوفیانہ کلام کے نام پر جو کچھ لکھ دیا جائے

www.islamtheworldreligion.com

ضروری نہیں کہ وہ صحیح ہو، بلکہ فَحَسَنُهٗ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهٗ قَبِيْحٌ کا قاعدہ یاد رکھنا ہوگا۔

(1558)۔وَعَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى قَدْ اَنْزَلَ فِي الشِّعْرِ مَا اَنْزَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يُجَاهِدُ بِسَيْفِهٖ وَلِسَانِهٖ ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَكَاَنَّ مَا تَرْمُوْنَهُمْ بِهٖ مِنَ نَضْحِ النَّبْلِ (شرح السنة:3409، السنن الكبرىٰ للبيهقي:21108، مسند احمد:15736، 27052)۔ سندہ صحیح

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے شعروں میں بھی عجب تاثیر رکھی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مومن اپنی تلوار سے بھی جہاد کرتا ہے اور زبان سے بھی، قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یہ (کافروں کی ہجو) ان کے لیے ایسے ہے جیسے تم ان پر تیر کی تیز نوک پھینکتے ہو۔

شرح

اس حدیث کے راوی حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بہترین شاعر صحابی تھے۔ مشرکین کا طریقہ تھا کہ نبی کریم ﷺ کی شان کے خلاف شعر لکھتے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انکے مقابلے میں ان کافروں کی مذمت میں شعر لکھتے تھے جنہیں ہجو یا ہجا کہا جاتا تھا۔ اگلی حدیثوں میں اس لفظ کی تصریح بلکہ تکرار موجود ہے۔

(1559)۔وَعَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ، اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ (بخاری: 4124، 3213، 6153، مسلم: 6387) وَكَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اَجِبْ عَنِّيْ، اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ (بخاری: 453، 3212، مسلم: 6384، 6386، نسائی: 716)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قریظہ کے دن حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے فرمایا: مشرکین کی ہجو بیان کر۔ بے شک جبریل تیرے ساتھ ہے اور رسول اللہ ﷺ حضرت حسان سے فرمایا کرتے تھے کہ میری طرف سے جواب دے۔ اے اللہ روح القدس کے ذریعے اس کی مدد فرما۔

(1560)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: اُهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهٗ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنِ رَوَاحَةَ فَقَالَ : اهْجُهُمْ فَهَجَاهُمْ فَلَمْ يُرْضِ فَأَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ قَالَ حَسَّانُ قَدْ آنَ لَكُمْ أَنْ تُرْسِلُوا إِلَى هٰذَا الْأَسَدِ الضَّارِبِ بِذَنَبِهٖ ثُمَّ أَدْلَعَ لِسَانَهٗ فَجَعَلَ يُحَرِّكُهٗ فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَفْرِيَنَّهُمْ بِلِسَانِي فَرْيَ الْأَدِيمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَعْجَلْ فَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ أَعْلَمُ قُرَيْشٍ بِأَنْسَابِهَا ، وَإِنَّ لِي فِيهِمْ نَسَبًا ، حَتّٰى يُلَخِّصَ لَكَ نَسَبِي، فَأَتَاهُ حَسَّانُ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ لَخَّصَ لِي نَسَبَكَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ، قَالَتْ عَائِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهٖ، وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ : هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفَى وَاشْتَفَى،

www.islamtheworldreligion.com

قَالَ حَسَّانُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

هَجَوْتَ مُحَمَّداً فَأَجَبْتُ عَنْهُ ... وَ عِنْدَ اللهِ فِي ذَاكَ الْجَزَاءُ
هَجَوْتَ مُحَمَّداً بَرّاً تَقِيًّا ... رَسُوْلَ اللهِ شِيْمَتُهُ الْوَفَاءُ
فَإِنَّ أَبِيْ وَ وَالِدَتِي وعِرْضِيْ ... لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِنْكُمْ وِقَاءُ
لَنَا فِي كُلِّ يَوْمٍ مِنْ مَعَدٍّ ... سِبَابٌ أَوْ قِتَالٌ أَوْ هِجَاءُ
وَجِبْرِيْلُ رَسُوْلُ اللهِ فِيْنَا ... وَرُوْحُ الْقُدْسِ لَيْسَ لَهُ كِفَاءُ

(مسلم:6395)۔ صحیح

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قریش کی ہجو کرو کیونکہ یہ ان کے لیے تیروں کی بوچھاڑ سے بھی زیادہ سخت ہے۔ آپ نے ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا تو فرمایا: انکی ہجو کرو، انہوں نے ہجو بیان کی لیکن آپ خوش نہ ہوئے۔ پھر حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا۔ پھر حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ جب حسان رضی اللہ عنہ آپکے پاس حاضر ہوئے تو عرض کیا: اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اس دم ہلاتے ہوئے شیر کو بلواؤ۔ پھر اپنی زبان کو نکالا اور اسے حرکت دینا شروع کر دیا اور عرض کیا: اس ذات کی قسم جس نے آپکو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے میں انہیں اپنی زبان سے چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا، جس طرح چمڑے کو چیر دیا جاتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جلدی مت کرو، بے شک ابوبکر قریش میں سے انکے نسب کا سب سے بڑا عالم ہے، میرا نسب بھی ان میں شامل ہے، تم انکے پاس جاؤ تا کہ وہ تمہیں میرا نسب قریش کے نسب سے بالکل واضح کر دیں۔ پس حضرت حسان، حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور پھر واپس گئے تو عرض کیا: یا رسول اللہ انہوں نے مجھے آپ کا نسب واضح کر دیا ہے۔ اس ذات کی قسم جس نے آپکو حق دیکر مبعوث فرمایا ہے۔ میں آپکو ان سے ایسے نکال لوں گا جیسے آٹے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے حضرت حسان کو فرماتے ہوئے سنا، جب تک اللہ اور اسکے رسول کیطرف سے مدافعت کرتا رہیگا روح القدس تیری نصرت و مدد کرتا رہیگا اور فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ حسان نے کفار کی ہجو بیان کر کے مسلمانوں کو شفا یعنی خوشی دی اور کفار کو بیمار کر دیا۔ حضرت سیدنا حسان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

(۱)۔ تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی ہے۔ میں انکی طرف سے جواب دیتا ہوں۔ اس کام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجر ملتا ہے۔

(۲)۔ تم نے محمد ﷺ کی ہجو کی ہے جو پارسا اور متقی ہیں۔ وہ اللہ کے رسول ہیں اور انکی عادت لجپالی ہے۔

(۳)۔ بیشک میرا باپ، میری ماں اور میری عزت محمد ﷺ کی عزت پر قربان ہیں۔

(۴)۔ ہمیں ہر روز دشمنوں کی طرف سے یا تو گالیاں سننا پڑتی ہیں، یا جنگ کا سامنا کرنا پڑتا ہے یا ہجو سننا پڑتی ہے۔

(۵)۔ ہمیں دفاعِ حبیب سکھانے کے لیے ہم میں اللہ کے رسول فرشتے حضرت جبریل علیہ السلام موجود ہیں جنکا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔

شرح

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب نبی مکرم ﷺ نے حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ (شہید

www.islamurdureligion.com

جنگِ مُوتہ) جیسے صحابی کا کلام ناپسند فرمایا ہے اور پھر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ جیسے عظیم شاعر کو ان کے شعر درست کرانے کے لیے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا ہے تو بعد والی پوری امت کے شاعروں پر لازم ہے کہ اول تو وہ شاعری ترک کر دیں جب تک عالم نہ بن جائیں اور اگر شعر لکھنے کا شوق نہ بیٹھنے دے تو کم از کم کسی عالم دین سے اپنے شعر درست کروالیں، یہی نبی کریم ﷺ کا حکم ہے اور یہی سنتِ حسان ہے۔ نیز یہ شاعری عام طور پر کفار کی ہجو کرنے اور اسلام کو غالب کرنے کے انداز میں ہوتی تھی اور شاعر صحابہ کرام کا مطمع نظر عالمی سطح تک وسیع تھا۔

شاعری نبوت کی شان کے لائق نہیں۔ دوسرے لوگ اگر شاعری کریں تو اس کا قرآن وسنت کے مقابلے پر محدود ہونا بھی ضروری ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح بخاری میں ایک باب باندھا ہے جس کا نام ہے:

بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الغَالِبَ عَلَى الإِنْسَانِ الشِّعْرُ، حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَالعِلْمِ وَالقُرْآنِ

یعنی یہ ناجائز ہے کہ کسی انسان پر شعر اتنے غالب ہوں کہ اسے اللہ کے ذکر، علم اور قرآن سے روکتے ہوں۔

اس مختصر شاعری کا قرآن وسنت کے مطابق ہونا بھی ضروری ہے جیسا کہ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کی اصلاح شدہ شاعری۔ شاعروں کی عادت ہوتی ہے کہ مذمت میں بھی مبالغہ کرتے ہیں اور تعریف کرنے میں بھی مبالغہ کرتے ہیں اور اپنی ذات کے بارے میں دعوے بھی کرتے ہیں۔ امام بیہقی رحمہ اللہ نے ایک باب قائم کیا ہے جسکا نام ہے: بَابُ الشَّاعِرِ يَمْدَحُ النَّاسَ بِمَا لَيْسَ فِيهِمْ حَتَّى يَكُونَ ذٰلِكَ كَثِيرًا ظَاهِرًا كَذِبًا مَحْضًا یعنی شاعر لوگوں کی وہ شان بیان کرتا ہے جو ان لوگوں میں نہیں ہوتی، حتیٰ کہ وہ ایسی باتیں کثرت سے کرتے ہیں اور محض جھوٹ ہوتی ہیں (السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۱۰ صفحہ ۴۵۷)۔

مشائخ نے ساز کے بغیر سماع پر بھی احتیاط لاگو فرمائی ہے، حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ فرماتے ہیں: اَلسَّمَاعُ يَحْتَاجُ إِلٰى ثَلَاثَةِ أَشْيَاءَ وَإِلَّا فَلَا تَسْمَعْ: اَلزَّمَانُ وَالْمَكَانُ وَالْإِخْوَانُ یعنی سماع تین چیزوں کا محتاج ہے، ان پابندیوں کے بغیر سماع مت کرو: زمان، مکان اور اخوان (رسالہ قشیریہ صفحہ ۳۶۹)۔

اس کی شرح کرتے ہوئے امام غزالی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

زمان کا مطلب یہ ہے کہ کھانا آ جائے، سماع کو ناپسند کرنے والے موجود ہوں اور نماز کا وقت ہو تو سماع نہیں ہونا چاہیے، مکان کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کی گزرگاہ اور گندی جگہ پر سماع نہیں ہونا چاہیے، اخوان کا مطلب یہ ہے کہ نااہل لوگوں کو سماع کی محفل میں موجود نہیں ہونا چاہیے (احیاء العلوم صفحہ ۸۰۷)۔

(1561)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لِحَسَّانَ إِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ لَا يَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللهِ وَرَسُولِهِ وَقَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هَجَاهُمْ حَسَّانُ فَشَفٰى وَاسْتَشْفٰى

(مسلم :6395)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حضرت حسان سے فرماتے ہوئے سنا: بے شک

روح القدس تیری اس وقت تک مدد کرتا رہتا ہے جب تک تم اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے دفاع کرتے رہتے ہو اور فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: حسان نے کافروں کی ہجو بیان کی ہے، مسلمانوں کو شفا دی ہے اور کافروں کو بیمار کر دیا ہے۔

(1562)۔ وَعَنْهَا قَالَت كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَضَعُ لِحَسَّانَ مِنبَراً فِي الْمَسجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِماً يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ اَوْ يُنَافِحُ وَيَقُولُ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا نَافَحَ اَوْ فَاخَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ (ابوداؤد: 5015، ترمذی: 2846)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد میں منبر رکھواتے تھے، وہ اس پر سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے بڑھ چڑھ کر بولتے تھے یا دفاع کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ حسان کی مدد جبریل کے ذریعے فرماتا رہتا ہے جب تک یہ رسول اللہ کی طرف سے دفاع کرتا رہتا ہے یا شان بیان کرتا رہتا ہے۔

(1563)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ حَادٍ يُقَالُ لَهُ اَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوتِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ رُوَيْدَكَ يَا اَنْجَشَةُ لَا تُكَسِّرِ الْقَوَارِيرَ (بخاری: 6211، مسلم: 6040، سنن الدارمی: 2703)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ایک حدی خوان ہوا کرتا تھا۔ جسے انجشہ کہا جاتا تھا۔ اسکی آواز بہت اچھی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا: انجشہ کچھ سناؤ، نازک شیشے نہ توڑ دینا (یعنی تمہاری آواز عورتوں تک نہ جائے)۔

(1564)۔ وَعَنْ سَعْدِ بنِ اَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ الْقَومُ يَاْكُلُونَ بِاَلْسِنَتِهِمْ كَمَا تَاْكُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا (مسند احمد: 1597، شرح السنة 3397)۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ایک قوم نکلے گی جو اپنی زبانوں سے اس طرح کھائیں گے جیسے گائیں اپنی زبانوں سے کھاتی ہیں۔

شرح

یعنی یہ لوگ حق اور باطل بولنے میں اور حلال اور حرام کھانے میں تمیز نہیں کریں گے۔ یہ حدیث مشکوٰۃ شریف میں جس باب میں بیان ہوئی ہے اس باب کا نام ہے: بَابُ الْبَيَانِ وَالشِّعْرِ یعنی خطاب اور شاعری کا باب (مشکوٰۃ: ۴۷۹۹)۔

(1565)۔ وَعَنْ اَبِي عَامِرٍ اَوْ اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: لَيَكُونَنَّ مِنْ اُمَّتِي اَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ اَقْوَامٌ اِلٰى جَنْبِ عَلَمٍ، يَرُوحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَاْتِيهِمْ، يَعْنِي: الْفَقِيرُ، لِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: ارْجِعْ اِلَيْنَا غَداً، فَيُبَيِّتُهُمُ اللهُ، وَيَضَعُ الْعَلَمَ، وَيَمْسَخُ آخَرِينَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ (بخاری: 5590، ابوداؤد: 4039)۔ صحیح، اَلْحِرَ بکسر الحاء و تخفیف الراء ای: الفرج، و اصلہ الحرح فحذفت احدی الحائین منہ

ترجمہ: حضرت ابو عامر یا حضرت ابو مالک اشعری فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: میری امت میں کچھ ایسے لوگ ضرور پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کے آلات کو حلال قرار دیں گے اور کچھ ایسے لوگ پہاڑ کے دامن میں رہیں گے کہ شام کو وہ اپنے جانوروں کا ریوڑ لیکر واپس آئیں گے اور انکے پاس کوئی فقیر اپنی حاجت لے کر آئے گا تو وہ کہیں گے کل آنا، اللہ تعالیٰ رات کو ان پر پہاڑ گرا کر انہیں ہلاک کر دے گا اور دوسرے لوگوں (شراب اور موسیقی کو حلال کہنے والوں) کو مسخ کر کے قیامت تک کے لیے انہیں بندر اور خنزیر بنا دے گا۔

شرح

حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بداں کہ اندر شریعت و طریقت مر رقص را ہیچ اصلے نیست و ہیچ کس از مشائخ آں را نستودہ اند و اندر آں غلو نہ کردہ اند و ہر اثر کہ اہل حشو اندراں بیارند آں ہما باطل بود ..... و محال باشد کہ افضل مردمان آں کنند یعنی جاننا چاہیے کہ شریعت اور طریقت دونوں میں رقص کی کوئی اصل نہیں ہے اور مشائخ میں سے کسی ایک نے بھی اس کو پسند نہیں فرمایا اور اس میں غلو نہیں کیا، خرافاتی لوگ اس کے بارے میں جتنے آثار پیش کرتے ہیں وہ سب باطل ہیں ..... اور محال ہے کہ بزرگان دین ایسی حرکت کریں (کشف المحجوب صفحہ ۴۷۶)۔

ہمارے مرشد کریم سائیں بادشاہ قطب الاقطاب فقیہ اعظم حضرت محمد قاسم مشوری قدس سرہ العزیز ارقام فرماتے ہیں: ناچ تماشے مطلق حرام اور ناجائز ہیں، ان کاموں کا مرتکب بے مروت فاسق، مردود الشہادت اور تعزیر کے لائق ہے، ردالمحتار میں فرمایا: اطلاق نفس فعل کو، اور اس کے سننے کو شامل ہے جیسے رقص، تمسخر، تالیاں بجانا، اوتار بجانا الخ (فتاویٰ قاسمیہ سندھی جلد ۲ صفحہ ۱۷۷)۔

بَابُ تَعْبِيْرِ الرُّؤْيَا
خوابوں کی تعبیر کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ (يُونس: 64)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کے لیے خوشخبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

(1566)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ قَالُوا وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ؟ قَالَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ (بخاری: 6990، ابو داؤد: 5017)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبوت میں سے مبشرات کے سواء کچھ نہیں

www.islamtheworldreligion.com

بچا۔صحابہ نے عرض کیا مبشرات کیا ہیں؟ فرمایا سچے خواب۔

(1567)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَصْدَقُ الرُّؤْيَا بِالْاَسْحَارِ (ترمذی:2274،سنن الدارمی:2150)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: سب سے سچا خواب سحر کے وقت آتا ہے۔

(1568)۔وَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَاَنَا اَقُولُ الرُّؤْيَا ثَلَاثٌ، حَدِيثُ النَّفْسِ وَتَخْوِيفُ الشَّيْطَانِ وَبُشْرىٰ مِنَ اللهِ، فَمَنْ رَاٰى شَيْئاً يَكْرَهُهُ فَلَا يَقُصُّهُ عَلىٰ اَحَدٍ وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ، فَكَانَ يَكْرَهُ الْغُلَّ فِي النَّوْمِ وَيُعْجِبُهُ الْقَيْدُ، وَيُقَالُ الْقَيْدُ ثُبَاتٌ فِي الدِّينِ (بخاری:7017،مسلم:5905،ابو داؤد:5019،ترمذی:2280،ابن ماجة:3906،سنن الدارمی:214)۔صحیح

ترجمہ: امام محمد بن سیرین علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ: خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔ذاتی خیالات،شیطان کا ڈرا دینا اور اللہ کی طرف سے خوشخبری۔تو جو شخص کوئی ایسی چیز دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو اسے کسی کو نہ بتائے اور اٹھ جائے اور نماز پڑھے۔ آپ خواب میں زنجیروں میں جکڑنا اچھا نہیں جانتے تھے اور قید کو اچھا بتاتے تھے۔کہا گیا ہے کہ قید سے مراد دین پر ثابت قدمی ہے۔

(1569)۔وَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاٰى اَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثاً، وَ لْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثَلَاثاً، وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِيْ كَانَ عَلَيْهِ (مسلم:5904،ابو داؤد:5022،ابن ماجة:3908)۔صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں طرف تین بار تھوکے اور شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور جس کروٹ پر پہلے تھا اس سے بدل جائے۔

(1570)۔وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِمَّا يُكْثِرُ اَنْ يَقُولَ لِاَصْحَابِهِ هَلْ رَاٰى اَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَآءَ اللهُ اَنْ يَقُصَّ (بخاری:7047)۔صحیح

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اکثر اوقات اپنے صحابہ سے فرمایا کرتے تھے کہ کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے۔وہ آپ کو خواب سناتے تھے جو اللہ کو منظور ہوتا تھا کہ آپ کو سنائیں۔

(1571)۔وَعَنْ اَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِي فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ (بخاری:6996،مسلم:5921،سنن الدارمی:2144)۔وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ (بخاری:110)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھے دیکھا اس نے حق دیکھا۔حضرت ابوہریرہ سے ایک روایت میں ہے کہ: جس نے خواب میں مجھے دیکھا یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھا۔

www.islamfreeworldreligion.com

شرح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورتِ مبارکہ میں شیطان ظاہر نہیں ہوسکتا۔ البتہ خواب کی تعبیر کسی عالم یا ولی سے سمجھنا ضروری ہے۔

(1572)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ رَآنِیْ فِی الْمَنَامِ فَسَیَرَانِیْ فِی الْیَقَظَةِ وَلَا یَتَمَثَّلُ الشَّیْطَانُ بِیْ (بخاری:6993، مسلم:5920، ابوداؤد:5023)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا جلد ہی مجھے بیداری میں دیکھے گا۔ اور شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔

شرح

بیداری میں دیکھنے سے مراد یہ ہے کہ اس خواب کی تعبیر سامنے ضرور آئے گی، یا دیکھنے والوں سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے لوگ ہیں، یا آخرت میں خصوصی زیارت کرنا مراد ہے یعنی ایسے مسلمان کی شفاعت یقینی ہے (فتح الباری جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۳)۔

یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ ایسے شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت بیداری میں نصیب ہوگی، عین دنیا کے اندر یا وفات کے موقع پر۔ اس طرح کی زیارت بہت سارے صوفیاء علیہم الرضوان سے منقول ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی، میں اس حدیث پر غور کرنے لگا، میں اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہ کے پاس حاضر ہوا، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آئینہ نکالا، میں نے اس آئینے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارک دیکھی اور مجھے میری اپنی صورت نظر نہیں آئی۔ اولیاء علیہم الرحمہ کی ایک بڑی تعداد سے منقول ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا، پھر اسکے بعد جاگتے ہوئے بھی دیکھا (بہجۃ النفوس شرح بخاری جلد ۴ صفحہ ۲۳۸، فتح الباری جلد ۱۲ صفحہ ۴۴۳، الحاوی للفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۲۴۳)۔

یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ خواب کی تعبیر کسی ماہر اہل علم سے سمجھنی چاہیے۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاصہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مبارک کو شیطان اختیار نہیں کرسکتا، باقی اس امت کی کسی بھی بڑی سے بڑی ہستی کی یہ شان نہیں ہے۔ اس بات کو نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے کچھ لوگ گمراہی کا شکار ہوتے ہیں اور بعض لوگ تعبیر پوچھتے وقت دوسروں کو گنہگار بناتے ہیں۔

(1573)۔ وَعَبَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَطْعَ الرَّأْسِ بِلَعْبِ الشَّیْطٰنِ (مسلم:5925، ابن ماجۃ:3913)۔ صحیح

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سر کے کٹ جانے کی تعبیر شیطانی کھیل سے کی ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(1574)۔وَثِيَابَ بِيضٍ بَعْدَ الْمَوتِ بِالْمَغْفِرَةِ(ترمذی:2288)۔حسن، یؤیدہ علم التعبیر۔

ترجمہ: موت کے بعد سفید کپڑوں کی تعبیر مغفرت سے فرمائی ہے۔

(1575)۔وَعَيْناً جَارِيَةً بِأَعْمَالٍ جَارِيَةٍ (بخاری:1243،2687،3929،7003)۔صحیح

ترجمہ: اور جاری چشمے کی تعبیر جاری اعمال سے فرمائی ہے۔

(1576)۔وَلَبَناً بِعِلْمٍ (بخاری:82،3681،مسلم:6190،6191،ترمذی:2284)۔صحیح

ترجمہ: اور دودھ کی تعبیر علم سے فرمائی ہے۔

(1577)۔وَ الْقَمِيصَ بِالدِّيْنِ (بخاری:23، 3691، 7008، 7009، مسلم:6189، ترمذی:2285، 2286، نسائی:5026)۔صحیح

ترجمہ: اور قمیض کی تعبیر دین سے فرمائی ہے۔

شرح

خوابوں کی کئی اقسام ہیں، خوابوں کی تعبیر ایک نہایت گہرا فن ہے، بہت سے لوگوں کی نفسیاتی کمزوری ہوتی ہے کہ وہ اپنے خوابوں کو بڑی اہمیت دیتے ہیں، خصوصاً خواتین ہسٹیریا کی وجہ سے اپنے خوابوں میں الجھی رہتی ہیں، انہیں اپنا علاج کرانا چاہیے، بعض لوگ اپنی ولایت اور روحانی پرواز کے زعم میں مبتلاء ہو جاتے ہیں، ایسے لوگوں کی ضرورت سے زیادہ حوصلہ افزائی بھی نقصان دیتی ہے۔

ذِكْرُ الْأَبْدَالِ

ابدالوں کا ذکر

(1578)۔عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ، اَلْاَبْدَالُ يَكُونُونَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُونَ رَجُلاً ،كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ رَجُلاً يُسْقَى بِهِمُ الْغَيْثُ وَ يُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَآءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ (مسند احمد:896)۔منقطع صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ابدال شام میں ہوں گے اور وہ چالیس مرد ہوں گے۔ جب بھی ایک مرد فوت ہوگا تو اللہ اسکی جگہ دوسرا مرد بدل دیگا۔ انکی برکت سے بارشیں ہوں گی اور انکی برکت سے دشمنوں کے خلاف مدد حاصل کی جائے گی اور انکی برکت سے اہل شام پر سے عذاب ٹلا رہے گا۔

(1579)۔عَنِ الْمُسَيِّبِ بْنِ نَجَبَةَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ أَوْ قَالَ نُقَبَاءَ، وَأُعْطِيتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ ، قُلْنَا مَنْ هُمْ ؟ قَالَ أَنَا

www.islamtheworldreligion.com

وَآبْنَايَ وَجَعْفَرُ وَحَمْزَةُ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ وَأَبُو ذَرٍّ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ (ترمذی:3785، مسند احمد:1262,665)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کو سات نجیب رفیق دیے گئے یا شاید فرمایا نقیب دیے گئے، جبکہ مجھے چودہ دیے گئے۔ ہم نے کہا وہ کون کون ہیں؟ فرمایا: میں اور میرے دو بیٹے، اور جعفر اور حمزہ اور ابو بکر اور عمر مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور مقداد اور ابوذر اور عمار اور عبداللہ بن مسعود۔

اَلتَّصَوُّفُ كُلُّهٗ اَدَبٌ وَّ اَخْلَاقٌ

تصوف محض ادب اور اخلاق کا نام ہے

(1580)۔عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ. قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْآنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ (بخاری:1968، ترمذی:2413)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عون بن ابی جحیفہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ بنایا۔ حضرت سلمان جب حضرت ابو درداء سے ملاقات کو گئے تو ان کی والدہ کو پھٹے پرانے لباس میں دیکھا۔ کہنے لگے آپ کو کیا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا ابو درداء کو دنیا سے کوئی دلچسپی نہیں، اتنے میں حضرت ابو درداء پہنچ گئے۔ انہوں نے حضرت سلمان کے لیے کھانا تیار کیا اور کہا آپ کھانا کھالیں میرا روزہ ہے۔ انہوں نے کہا میں نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہ کھائیں۔ انہوں نے کھانا کھایا۔ پھر جب رات ہوئی تو حضرت ابو درداء نفل پڑھنے کیلئے چل پڑے۔ حضرت سلمان نے کہا سو جاؤ، وہ سو گئے، تھوڑی دیر بعد پھر نفل پڑھنے چلے، حضرت سلمان نے کہا سو جاؤ، پھر جب رات کا پچھلا پہر ہوا تو حضرت سلمان نے کہا اب اٹھ جاؤ۔ اب ان دونوں نے نوافل پڑھے۔ حضرت سلمان نے ان سے کہا: تیرے رب کا بھی تجھ پر حق ہے، تیری جان کا بھی تجھ پر حق ہے، تیرے گھر والوں کا بھی تجھ پر حق ہے، ہر حق دار کو اسکا حق ادا کرو، پھر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ سے یہ ساری بات عرض کی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سلمان نے سچ کہا۔

www.islamthenewreligion.com

شرح

اس مضمون کی کئی احادیث کتابوں میں موجود ہیں۔ اپنی جان کا حق، دوسرے لوگوں کا حق اور اللہ تعالیٰ کا حق تینوں ایسے حقوق ہیں جو انسان کی پوری زندگی کا احاطہ کررہے ہیں۔

حضرت بشر بن حارث حافی نے فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو مجھ سے فرمایا: اے بشر! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ نے تمہیں تمہارے ہم عصروں میں کس وجہ سے بلند کیا؟ میں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ، فرمایا: میری سنت کے اتباع کی وجہ سے، صالحین کی خدمت کیوجہ سے، اپنے بھائیوں (مریدوں) کو نصیحت کرنے کیوجہ سے اور میرے صحابہ اور اہل بیت سے محبت کرنے کیوجہ سے (رسالہ قشیریہ صفحہ:۳۱)۔

☆.....☆.....☆

www.islalmtheworldreligion.com

كِتَابُ التَّقَرُّبِ اِلَى اللهِ بِالْاَذْكَارِ وَالدَّعْوَاتِ

اذکار اور دعاؤں کے ذریعے اللہ کا قرب حاصل کرنیکی کتاب

بَابُ ذِكْرِ اللهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے ذکر کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اُذْكُرُوا اللهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (الاحزاب:41)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرو، کثرت سے ذکر۔

وَ قَالَ: فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ (البقرة:152)۔

ترجمہ: اور فرمایا: تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد رکھوں گا۔

وَ قَالَ: فَاذْكُرُوا اللهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ (النساء:103)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اللہ کو یاد کرو کھڑے ہو کر، بیٹھ کر اور اپنے پہلوؤں کے بل۔

وَ قَالَ: وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا (المزمل:8)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اپنے رب کے نام کا ذکر کر اور سب سے کٹ کر اسی کا ہو جا۔

وَ قَالَ: وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (الاعراف:180)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اللہ کے خوبصورت نام ہیں اسے انہی سے پکارو۔

(1581)۔عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللهِ (ترمذی:3375، ابن ماجة:3793)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ، اسلام کے احکام مجھے کثرت سے نظر آتے ہیں۔ مجھے کوئی ایسی بات فرمائیں جس پر عمل کروں۔ فرمایا: تیری زبان اللہ کے ذکر سے تر رہے۔

(1582)۔ وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهٗ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ (بخاری:6407، مسلم:1823)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کی مثال جو اپنے رب کا ذکر کرتا ہے اور اس کی جو ذکر نہیں کرتا، ایسے ہے جیسے زندہ ہو اور مردہ ہو۔

www.islamtheworldreligion.com

(1583)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَاَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُونَ اللهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيمَنْ عِنْدَهٗ(مسلم :6855،ترمذی:3378،ابن ماجة:3791)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما دونوں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کچھ لوگ مل کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو فرشتے انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور ان پر سکون نازل ہوتا ہے اور اللہ ان کا ذکر ان میں کرتا ہے جو اس کے پاس ہیں (یعنی فرشتے)۔

(1584)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ اَهْلَ الذِّكْرِ ، فَاِذَا وَجَدُوا قَوماً يَذْكُرُونَ اللهَ تَنَادَوا هَلُمُّوا اِلٰى حَاجَتِكُمْ ، قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا ، قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِهِمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ يَقُولُونَ يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ ، قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ فَيَقُولُونَ لَا وَ اللهِ مَا رَأَوْكَ ، قَالَ فَيَقُولُ كَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ فَيَقُولُونَ لَو رَأَوكَ كَانُوا اَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً وَاَشَدَّ لَكَ تَمجِيداً وَاَكثَرَ لَكَ تَسبِيحاً ، قَالَ فَيَقُولُ فَمَا يَسْأَلُونَ؟ قَالُوا يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ قَالَ يَقُولُ وَهَلْ رَأَوهَا؟ فَيَقُولُونَ لَا وَ اللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوهَا ، قَالَ يَقُولُ فَكَيفَ لَو رَأَوهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَو اَنَّهُمْ رَأَوهَا كَانُوا اَشَدَّ عَلَيهَا حِرصاً وَاَشَدَّ لَهَا طَلَباً وَاَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً ، قَالَ فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ يَقُولُونَ مِنَ النَّارِ ، قَالَ يَقُولُ فَهَلْ رَأَوهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَا وَ اللهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوهَا ، قَالَ يَقُولُ فَكَيفَ لَو رَأَوهَا؟ قَالَ يَقُولُونَ لَو رَأَوهَا كَانُوا اَشَدَّ مِنهَا فِرَاراً وَاَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً ، قَالَ فَيَقُولُ فَاُشْهِدُكُمْ اَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ ، قَالَ يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ اِنَّمَا جَآءَ لِحَاجَةٍ ، قَالَ هُمُ الْجُلَسَآءُ لَا يَشْقٰى جَلِيسُهُمْ (بخاری:6408،مسلم:6839)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فرشتے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو راستوں میں تلاش کرتے ہیں اور جب انہیں ذکرِ الٰہی کرنے والے لوگ مل جاتے ہیں تو وہ ندا کرتے ہیں آؤ تمہاری مراد پوری ہوگئی، ذکر کرنے والے مل گئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتے ان ذاکرین کو آسمان تک اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر رب کریم فرشتوں سے ان کے بارے میں دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے ہیں؟ حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں وہ تیری تسبیح وتحمید، تکبیر اور تیری بزرگی کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پھر رب تعالیٰ فرشتوں سے معلوم کرتا ہے کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں تیری ذات پاک کی قسم انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تب ان سے رب تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو انکا کیا حال ہوتا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے جواب دیتے ہیں۔ رب کریم اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ تیری زیادہ عبادت کرتے، تیری تسبیح زیادہ کرتے اور تیری عظمت زیادہ بیان کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: رب کریم فرشتوں سے فرماتا ہے کہ وہ رب سے

www.islamtheworldreligion.com

کیا مانگ رہے ہیں؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ جنت کے سوالی ہیں۔ رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: فرشتے کہتے ہیں کہ تیری ذاتِ اقدس کی قسم انہوں نے جنت کو نہیں دیکھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے عرض کرتے ہیں اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو اس کی طلب میں اور زیادہ حریص ہوتے اور اس کی طلب میں زیادہ کوشش کرتے اور بہت زیادہ رغبت کا اظہار کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسکے علاوہ بندے کیا کر رہے ہیں۔ فرشتے عرض کریں گے کہ وہ پناہ مانگ رہے ہیں۔ رب کریم دریافت فرماتا ہے کس چیز سے پناہ مانگ رہے ہیں؟ تو فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے۔ رب کریم فرماتا ہے کیا انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں خدا کی قسم انہوں نے دوزخ کو نہیں دیکھا۔ تب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ دوزخ کو دیکھ لیتے تو اس سے بہت زیادہ فرار حاصل کرتے اور اس سے بہت ڈرتے۔ تب رب تعالیٰ فرماتا ہے تم گواہ ہو جاؤ کہ میں نے انکی مغفرت فرما دی۔ نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں اس وقت ایک فرشتہ رب تعالیٰ سے عرض کرتا ہے ان لوگوں میں ایک شخص ایسا ہے جو ذکر کرنے والوں میں شامل نہیں وہ انکے پاس کسی کام سے آیا تھا اور بیٹھ گیا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں ہے۔

(1585)۔ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ اَعْمَالِكُمْ وَاَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيْكِكُمْ وَاَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ اِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرَقِ وَخَيْرٍ لَكُمْ مِنْ اَنْ تَلْقَوا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا اَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا اَعْنَاقَكُمْ ؟ قَالُوا بَلٰى قَالَ ذِكْرُ اللهِ (ترمذی: 3377، ابن ماجة: 3790)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں تمہارے اعمال میں سب سے اچھا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے ہاں سب سے پاکیزہ، تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا، تمہارے لیے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے زیادہ بہتر اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم دشمن سے جنگ کرو، وہ تمہاری گردنیں ماریں اور تم ان کی گردنیں مارو؟ صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ فرمایا اللہ کا ذکر۔

شرح

اس حدیث میں ذکرِ قلبی کی بات ہو رہی ہے اور قلب سلطان الاعضاء ہے، یہی غافل ہوتا ہے اور اسی سے حضوری ہوتی ہے، یہی ہدایت پر ہو تو جہاد قبول ہے ورنہ نہیں، حضرت امام غزالی رحمہ اللہ جب مقامِ ذکر میں داخل ہوئے تو فرمایا: ضَيَّعْتُ قِطْعَةً مِنَ الْعُمْرِ فِي الْوَجِيْزِ وَالْوَسِيْطِ یعنی میں نے اپنی عمر کا ایک حصہ وجیز اور وسیط (فلسفہ کی کتابیں) لکھنے میں ضائع کر دیا (مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۱۵۳)۔

(1586)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِساً لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ (ترمذی: 3380)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اور اس میں اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور اپنے نبی پر درود نہیں پڑھتی تو یہ چیز ان کے لیے حسرت کا سبب ہے۔ اگر اللہ چاہے تو انہیں عذاب

www.islamtheworldreligion.com

دے اور اگر چاہے تو انہیں معاف کر دے۔

(1587)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُولُ اَنَا مَعَ عَبْدِي اِذَا ذَكَرَنِي وَتَحَرَّكَتْ بِي شَفَتَاهُ (بخاری باب قول اللہ تعالیٰ: لا تحرك به لسانك، صفحته 1519، ابن ماجة: 3792)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے ذریعے سے حرکت کرتے ہیں۔

(1588)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ (ترمذی: 3383، ابن ماجة: 3800)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے۔

(1589)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلٰى اَحَدٍ يَقُولُ، اَللهُ، اَللهُ، وَمَرَّ الْحَدِيْثُ (مسلم: 376)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت ایسے ایک شخص پر کبھی قائم نہیں ہوگی جو اللہ اللہ کہہ رہا ہو۔ یہ حدیث پہلے بھی گزر چکی ہے۔

(1590)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَذْكُرُ اللهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهِ (مسلم: 826، بخاری کتاب الأذان باب: هل يتتبع المؤذن فاه هاهنا وهاهنا؟ وهل يلتفت في الآذان؟ صفحته 137، ابوداؤد: 18، ترمذی: 3384، ابن ماجة: 302)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر لمحہ اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے۔

(1591)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا، قَالُوا وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ حِلَقُ الذِّكْرِ (ترمذی: 3510)۔ حسن

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو چر لیا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا جنت کے باغیچے کیا ہیں؟ فرمایا: ذکر کے حلقے۔

(1592)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسِيْرُ فِي طَرِيْقِ مَكَّةَ فَمَرَّ عَلٰى جَبَلٍ يُقَالُ لَهُ جُمْدَانُ، فَقَالَ سِيْرُوا هٰذَا جُمْدَانُ سَبَقَ الْمُفَرِّدُونَ، قَالُوا وَمَا الْمُفَرِّدُونَ يَارَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ الذَّاكِرُونَ اللهَ كَثِيراً وَالذَّاكِرَاتِ (مسلم: 6808)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ کے راستے میں سفر فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ ایک پہاڑ کے پاس سے گزرے جسے جمدان کہا جاتا تھا۔ فرمایا: اس جمدان کی سیر کرو۔ مفرد لوگ آگے نکل گئے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا یا

www.islamtheworldreligion.com

رسول اللہ مفردلوگ کون ہیں؟ فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والے مرد اور عورتیں۔

شرح

مفردون سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے مخلص ہیں، اسی کی طرف اپنی فکر کو لگائے ہوئے ہیں، ہر چیز سے کٹ کر اسی کے ہو چکے ہیں، اپنے وطن اور اسباب چھوڑ دیے ہیں، شہوت اور لذت سے منہ موڑ لیا ہے، انہیں اللہ کے ذکر کے سواء اور اس کی نعمتوں پر شکر کے سواء کسی چیز میں لذت نہیں آتی اور یہاں وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا کا صحیح مظاہرہ ہوتا ہے (مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۱۳۸ تحت حدیث: ۲۲۶۲)۔

(1593)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَاَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ، فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ (بخاری: 7405، مسلم: 6805، ترمذی: 2388)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ میرا ذکر اپنے دل میں کرتا ہے تو میں بھی اسے اکیلا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کرتا ہوں۔

شرح

بعض علماء نے اس حدیث سے عام فرشتوں کا عام مسلمانوں سے افضل ہونا ثابت کیا ہے۔

(1594)۔وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللهِ حَتّٰى يَقُوْلُوْا مَجْنُوْنٌ (مسند احمد: 11593، 11614)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کثرت سے کرو حتیٰ کہ لوگ کہیں مجنوں ہے۔

(1595)۔وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ (مسلم: 6847، ترمذی: 3597)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ کہنا مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا ہو۔

(1596)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ خَفِيْفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيْلَتَانِ فِي

www.islamtheworldreligion.com

الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ (بخاری: 6682، مسلم: 6846، ترمذی: 3467، ابن ماجة: 3806)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے پھلکے ہیں، وزن میں بھاری ہیں، رحمن جل شانہ کو پیارے ہیں۔ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيمِ۔

(1597)۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اشْتَكَتْ مَا تَلْقٰى مِنَ الرَّحٰى مِمَّا تَطْحَنُ فَبَلَغَهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِسَبْيٍ فَأَتَتْهُ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تُوَافِقْهُ فَذَكَرَتْ لِعَائِشَةَ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لَهُ فَأَتَانَا وَقَدْ دَخَلْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْنَا لِنَقُومَ فَقَالَ عَلٰى مَكَانِكُمَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى خَيْرٍ مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَإِنَّ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَكُمَا مِمَّا سَأَلْتُمَاهُ

(بخاری: 3113، مسلم: 6915، ابو داؤد: 5062)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے شکایت کی کہ ان کو چکی میں (جَو یا گندم پیسنے سے) مشقت ہوتی ہے، پھر حضرت فاطمہ کو یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ قیدی آئے ہیں تو حضرت فاطمہ آپ کے پاس کسی خادم کا سوال کرنے کے لیے گئیں، پس آپ سے ملاقات نہیں ہوئی، تو انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کا ذکر کیا، پس جب رسول اللہ ﷺ گھر آئے تو حضرت عائشہ نے آپ سے اس کا ذکر کیا۔ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے جبکہ ہم اپنے بستروں میں داخل ہو گئے تھے، ہم اٹھنے لگے تو آپ نے فرمایا: تم دونوں اپنی جگہ پر رہو، حتیٰ کہ میں نے آپ کے پیروں کی ٹھنڈک اپنے سینہ پر محسوس کی، آپ نے فرمایا: کیا: میں تم دونوں کو اس سے بہتر چیز نہ بتاؤں جس کا تم نے سوال کیا ہے؟ جب تم دونوں اپنے بستروں پر جاؤ تو چونتیس مرتبہ ''اللہ اکبر'' کہو اور تینتیس مرتبہ ''الحمد للہ'' کہو اور تینتیس مرتبہ ''سبحان اللہ'' کہو تو تم دونوں نے جس چیز کا سوال کیا ہے، یہ تسبیح اس سے زیادہ بہتر ہے۔

(1598)۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَكِ مِنْهُ تُسَبِّحِينَ اللهَ عِنْدَ مَنَامِكِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمِدِينَ اللهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرِينَ اللهَ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ فَمَا تَرَكْتُهَا بَعْدُ قِيلَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ قَالَ وَلَا لَيْلَةَ صِفِّينَ

(بخاری: 5362، مسلم: 6917)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تا کہ آپ ﷺ سے خادم مانگیں، آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں وہ چیز نہ بتاؤں جو خادم سے بہتر ہے؟ سوتے وقت تینتیس مرتبہ سبحان اللہ پڑھا کرو، تینتیس مرتبہ الحمد للہ پڑھا کرو اور چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو۔ میں نے اس کے بعد یہ وظیفہ نہیں چھوڑا۔ پوچھا گیا کہ جنگِ صفین کی رات بھی آپ نے نہیں چھوڑا فرمایا: صفین کی رات بھی نہیں چھوڑا۔

www.islamtheworldreligion.com

بَابُ الدُّعَآءِ

دعا کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المؤمن :60)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھ سے دعا مانگو میں تمہیں جواب دوں گا۔

وَ قَالَ: اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ (البقرة: 186)۔

ترجمہ: اور فرمایا: میں دعا مانگنے والے کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔

فَصْلٌ فِیْ اَهَمِّیَّةِ الدُّعَآءِ

دعا کی اہمیت کی فصل

(1599)۔عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلدُّعَآءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (ترمذی: 3371)۔ وَقَالَ غَرِیْبٌ وَالدُّعَآءُ هُوَ الْعِبَادَةُ صَحِیْحٌ (ترمذی:3372)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دعا عبادت کا مغز ہے۔

(1600)۔ وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَیْسَ شَیْءٌ اَكْرَمَ عَلَى اللهِ مِنَ الدُّعَآءِ (ترمذی:3370، ابن ماجة:3829)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا سے زیادہ کوئی چیز معزز نہیں۔

(1601)۔وَعَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا یَرُدُّ الْقَضَآءَ اِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ (ترمذی:2139)۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تقدیر کو دعا کے سواء کوئی چیز واپس نہیں کر سکتی اور نیکی کے سواء عمر میں کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی۔

(1602)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فُتِحَ لَهٗ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَآءِ فُتِحَتْ لَهٗ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللهُ شَیْئاً یَعْنِی اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یُسْئَلَ الْعَافِیَةَ (ترمذی :3548)۔ ذا ضعیف ومفهومه ثابت بشواهده

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جس کے لیے دعا کے دروازے کھول دیے گئے اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے اور اللہ سے کسی ایسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا جو اسے سب سے پسند ہو

www.islamuneworldreligion.com

سوائے اس کے کہ اس سے معافی مانگی جائے۔

(1603)۔ وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ رَبَّكُمْ حَيِيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْراً (ابوداؤد:1488، ترمذی:3556، ابن ماجة:3865)۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک تمہارا رب حیاء والا مہربان ہے۔ اس کا بندہ جب ہاتھ اٹھاتا ہے تو اسے حیاء آتی ہے کہ انہیں خالی واپس کرے۔

فَصْلٌ فِي آدَابِ الدُّعَاءِ

دعا کے آداب کی فصل

(1604)۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّ اللهَ يُحِبُّ أَنْ يُسْئَلَ، وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ (ترمذی:3571)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور بہترین عبادت کھلنے کا انتظار ہے۔

(1605)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ (ترمذی:3382)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص چاہتا ہو کہ مشکلات میں اللہ اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہیے کہ آسانی میں کثرت سے دعا مانگا کرے۔

(1606)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلَا يَقُلْ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ وَلْيَعْزِمْ وَلْيُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ فَإِنَّ اللهَ لَا يَتَعَاظَمُهُ شَيْءٌ أَعْطَاهُ (مسلم:6812)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی دعا مانگے تو یوں نہ کہے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے۔ بلکہ ڈٹ کے مانگے اور پوری رغبت سے مانگے، اللہ کو عطا کرتے ہوئے کوئی چیز بڑی نہیں لگتی۔

(1607)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةِ رَحِمٍ مَا لَمْ يَسْتَعْجِلْ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ يَقُولُ قَدْ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ أَرَ يُسْتَجَابُ لِي فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَ ذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ (مسلم:6936)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بندے کی دعا قبول کی جاتی رہتی ہے جب تک وہ گناہ کی دعا نہ مانگے، جب تک جلد بازی نہ کرے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ جلد بازی کیا ہے؟ فرمایا: وہ کہے کہ میں نے دعا مانگی ہے اور پھر دعا مانگی ہے مگر مجھے قبولیت نظر نہیں آئی۔ ایسے میں وہ مایوس ہو جاتا ہے اور دعا کو چھوڑ دیتا ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(1608)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اُدْعُوا اللهَ وَاَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا اَنَّ اللهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَآءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ (ترمذی:3479)۔ ورواته ثقات

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سے اس طرح دعا مانگو کہ تمہیں قبولیت کا یقین ہو۔ جان لو کہ اللہ تعالیٰ ایسی دعا قبول نہیں فرماتا جو غافل اور لاپرواہ دل کے ساتھ مانگی جائے۔

(1609)۔وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ ، اَلصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ ، يَرْفَعُهَا اللهُ فَوقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَاَنْصُرَنَّكَ وَلَو بَعْدَ حِينٍ (ترمذی:3598، ابن ماجة:1752)۔ حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں جنکی دعا رد نہیں کی جاتی۔ روزہ دار جب وہ روزہ کھولے، عادل حکمران اور مظلوم کی دعا۔ اللہ اسے بادلوں کے اوپر اٹھالیتا ہے اور اس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور رب فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم، میں تیری مدد ضرور کروں گا خواہ تھوڑی دیر بعد سہی۔

(1610)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَآءِ وَيَدَعُ مَا سِوٰى ذٰلِكَ (ابوداؤد:1482)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دعا میں سے جامع دعاؤں کو پسند فرماتے تھے۔ اور اس کے علاوہ چھوڑ دیتے تھے۔

(1611)۔وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِذَا ذَكَّرَ اَحَداً فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ (ترمذی:3385، ابوداؤد:3984)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی کو نصیحت فرماتے تو اس کے لیے دعا فرماتے، پہلے اپنے لیے دعا فرماتے۔

(1612)۔وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَعْوَةُ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ ، عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِاَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ (مسلم:6929، ابن ماجة:2895)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان آدمی کی دعا اس کے بھائی کی غیر موجودگی میں قبول ہوتی ہے۔ اس کے سر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہوتا ہے جب کبھی وہ اپنے بھائی کے لیے اچھائی کی دعا کرتا ہے تو وہ مقرر شدہ فرشتہ کہتا ہے آمین اور تیرے لیے بھی ایسی ہی عطا ہو۔

(1613)۔عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا دَعَا ، دَعَا ثَلَاثًا ، وَإِذَا سَأَلَ ، سَأَلَ ثَلَاثًا (مسلم:4649)۔ صحيح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب دعا فرماتے تو تین بار دعا فرماتے، اور جب (اللہ سے) سوال کرتے تو تین بار سوال کرتے۔

شرح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ يَدْعُوَ ثَلَاثًا، وَيَسْتَغْفِرَ ثَلَاثًا یعنی رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا کہ تین بار دعا کرتے اور تین بار استغفار کرتے (ابو داؤد: ۱۵۲۴) ۔ضعیف

فَصْلٌ فِي الْأَدْعِيَةِ الْجَامِعَةِ

جامع دعاؤں کی فصل

(1614)۔ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو بِهٰذَا الدُّعَاءِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدِّي وَهَزْلِي وَخَطَئِي وَعَمَدِي وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِي، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (بخاری: 6398، 6399، مسلم: 6901) ۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ میری خطاؤں اور جہل اور بے اعتدالی کو معاف فرما اور وہ جو تو مجھ سے بہتر جانتا ہے۔ اے اللہ میری سنجیدگی، مذاق، خطا اور عمد کو معاف فرما۔ یہ سب کچھ میرے پاس موجود ہے۔ اے اللہ جو کچھ میں نے مقدم کیا اور جو کچھ مؤخر کیا۔ اور جو کچھ میں نے چھپ کر کیا اور جو کچھ میں نے اعلانیہ کیا اور جو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے۔ سب بخش دے۔ تو ہی مقدم و مؤخر کرنیوالا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

(1615)۔ وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ (بخاری: 6389، مسلم: 6840، ابوداؤد: 1519، سنن ترمذی: 3487) ۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی: اے اللہ ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

(1616)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِي بِمَا عَلَّمْتَنِي وَعَلِّمْنِي مَا يَنْفَعُنِي وَزِدْنِي عِلْماً، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ وَأَعُوذُ بِاللهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ

www.islamurdu.com

(ترمذی:3599،ابن ماجة:3833)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: اے اللہ جو کچھ تو نے مجھے سکھایا ہے مجھے اس سے فائدہ پہنچا اور مجھے وہ علم سکھا جو مجھے فائدہ دے اور میرے علم میں اضافہ فرما۔ ہر حال میں اللہ کا شکر ہے اور میں اہل دوزخ کے حال سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

(1617)۔ وَعَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَمَالِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ (ترمذی:3490)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حضرت داؤد کی دعا میں یہ الفاظ ہوتے تھے۔ فرماتے تھے: اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرتا ہو اور وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ تو اپنی محبت مجھے میری جان، مال اور اہل وعیال کی نسبت ٹھنڈے پانی سے بھی بڑھ کر پیاری کر دے۔

(1618)۔ وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ دَعَوَاتُ مَكْرُوبٍ اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُو فَلَا تَكِلْنِي إِلَى نَفْسِي طَرْفَةَ عَيْنٍ أَصْلِحْ لِي شَأْنِي كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ (ابوداؤد:5090)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دکھی آدمی کی دعا یہ ہے: اے اللہ میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، مجھے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر اور میرے تمام معاملات سدھار دے۔ تیرے سواء کوئی معبود نہیں۔

(1619)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ، مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ) (مسند احمد:6561،ابوداؤد:1548،ابن ماجة:3837)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے: اے اللہ میں چار چیزوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اس علم سے جو فائدہ نہ دے، اس دل سے جو نہ ڈرے، اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

(1620)۔ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدْعُو بِهِ اللهَ، قَالَتْ: كَانَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ (مسلم:6895،ابوداؤد:1550، نسائی:1307،ابن ماجة:3839)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت فروہ بن نوفل اشجعی فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ سے کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ فرمایا: آپ فرماتے تھے: اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں اس کے شر سے جو میں نے کیا (یعنی جو مجھے نہیں کرنا چاہیے تھا مگر میں نے کر دیا) اور اس کے شر سے جو میں نے نہیں کیا (یعنی جو مجھے کرنا چاہیے تھا اور میں نے نہیں کیا)۔

www.islamtheworldreligion.com

فَصْلٌ فِي الْأَدْعِيَةِ الْمُسْتَحَبَّةِ فِي الْأَوْقَاتِ الْمَخْصُوصَةِ

مخصوص اوقات میں پڑھنے کی مستحب دعائیں

(1621)۔ وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ قَالَ: بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْئٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ، وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيْمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ، حَتّٰى يُصْبِحَ، وَمَنْ قَالَهَا حِيْنَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، لَمْ تُصِبْهُ فَجْأَةُ بَلَاءٍ حَتّٰى يُمْسِيَ (ابوداؤد:5088، 5089، ترمذی: 3388، ابن ماجة:3869)۔ صَحِيحٌ

ترجمہ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے تین بار پڑھا: ''اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کے ساتھ کوئی چیز نقصان نہیں دیتی، زمین میں اور نہ ہی آسمان میں، اور وہ سننے والا علم والا ہے'' اسے اچانک کوئی بلا نہیں پہنچے گی حتیٰ کہ صبح کردے، اور جس نے یہی کلام صبح کو تین بار پڑھا اسے اچانک کوئی بلا نہیں پہنچے گی حتیٰ کہ شام کردے۔

(1622)۔ عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ، اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاَحْيٰى، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَرَوَاهُ مُسْلِم عَنِ الْبَرَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَرَوَاهُ اَحْمَد عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (بخاری: 7394، مسلم: 6887، ابوداؤد:5049، ابن ماجة:3880)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو سونے لگتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور پڑھتے: اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوتُ وَاَحْيٰى یعنی اے اللہ میں تیرے نام سے مرتا اور جیتا ہوں۔ اور جب جاگتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں موت کے بعد زندہ کیا اور ہم نے اُسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

شرح

اس حدیث میں نیند پر مجازاً موت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے، قادیانی بے چارے توفی کے لفظ میں الجھے ہوئے ہیں، جبکہ حیاتِ مسیح علیہ السلام پر دیگر دلائل اور شواہد علیحدہ بھی موجود ہیں۔

(1623)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَسَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكاً، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ فَإِنَّهُ رَاٰى شَيْطَاناً (بخاری:3303، مسلم: 6920، ابوداؤد:5102، ترمذی:2459)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مرغ کی آواز سنو تو پڑھو اَللّٰهُمَّ إِنِّي

www.islamtheworldreligion.com

اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں، مرغ نے فرشتے کو دیکھا ہوتا ہے۔اور جب گدھے کی آواز سنو تو اَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھا کرو، اس نے شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

(1624)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ اِذَا اسْتَوٰى عَلٰى بَعِيْرِهٖ خَارِجاً اِلَى السَّفَرِ كَبَّرَ ثَلَاثاً، ثُمَّ قَالَ سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاَطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ ، وَاِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيْهِنَّ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (مسلم:3275،ابوداؤد:2599،ترمذی:3447)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب شتر پر سوار ہو جاتے تو تین بار اللہ اکبر فرماتے پھر فرماتے سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ، اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ فِيْ سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَ التَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاَطْوِ لَنَا بُعْدَهٗ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْاَهْلِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَ كَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْاَهْلِ یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لیے مسخر فرمایا اور بے شک ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں۔اے اللہ ہم اپنے اِس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقویٰ کا سوال کرتے ہیں اور اُس عمل کا سوال کرتے ہیں جس سے تو راضی ہو۔اے اللہ ہمارے اِس سفر کو ہمارے لیے آسان بنا دے اور اِس کی دوریاں ہمارے لیے سمیٹ دے۔اے اللہ سفر میں تو ہی ساتھی ہے اور گھر والوں کا نگہبان ہے۔اے اللہ میں سفر کی صعوبتوں سے اور برے مناظر سے اور مال اور اہل میں بُری واپسی سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور جب واپس تشریف لاتے تو یہی الفاظ فرماتے اور ان الفاظ کا اضافہ بھی فرماتے آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ یعنی ہم توبہ کرتے ہوئے، اللہ کی عبادت کرتے ہوئے اور اپنے رب کی حمد کرتے ہوئے واپس آتے ہیں۔

(1625)۔وَعَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً ،فَقَالَ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ، لَمْ يَضُرَّهٗ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهٖ ذٰلِكَ (مسلم :6878، ترمذی:3437،ابن ماجة:3547)۔صحیح

ترجمہ: حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جب کوئی شخص منزلِ مقصود پر پہنچنے کے بعد یہ پڑھے اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ یعنی میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس چیز سے جو اس نے پیدا کی ہے، تو اسے وہاں سے رخصت ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

(1626)۔وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا رَاَى الْهِلَالَ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ (ترمذی:3451،مسند احمد:1397)۔حسن

www.islamicworldreligion.com

ترجمہ: حضرت طلحہ بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللهُ یعنی اے اللہ اِس چاند کو ہم پر امن اور ایمان کے ساتھ، سلامتی اور اسلام کے ساتھ طلوع فرما۔ اے چاند! تیرا اور میرا رب اللہ ہے۔

(1627)۔ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ رَجُلٍ رَاٰى مُبْتَلًى فَقَالَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، اِلَّا لَمْ يُصِبْهُ ذٰلِكَ الْبَلَاءُ كَائِنًا مَا كَانَ (ترمذی:3431)۔ حسن لطرقه، وروی ایضاً باختلاف الالفاظ مفهومها واحد

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ: جب کوئی آدمی کسی بیمار کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے تو وہ بیماری اسے نہیں لگے گی خواہ کچھ بھی ہو جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اُس مرض سے بچایا جس میں تجھے اُس نے مبتلا کیا اور اپنی اکثر مخلوقات پر مجھے خوب فضیلت سے نوازا۔

(1628)۔ وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، كَتَبَ اللهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰى لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (ترمذی:3429، ابن ماجة:2235)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص بازار میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ یعنی اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں۔ وہ واحد لاشریک ہے۔ اُسی کا ملک ہے اور اُسی کی تعریف ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے، وہ خود زندہ ہے اُسے کبھی موت نہیں آئے گی، اُسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چاہت پر قادر ہے"۔ اللہ تعالیٰ اسکے نامۂ اعمال میں دس لاکھ نیکیاں لکھ دے گا، دس لاکھ گناہ معاف کر دے گا، دس لاکھ درجات بلند کر دے گا اور اس کا گھر جنت میں بنائے گا۔

(1629)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ، فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَقُوْمَ سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ (ترمذی:3433)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مجلس میں بیٹھا اور کثرت سے باتیں کیں، پھر کھڑا ہونے سے پہلے اس نے یہ دعا پڑھ لی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ یعنی "اے اللہ تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سواء کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں"۔ تو اللہ تعالیٰ اس مجلس میں ہونیوالی اسکی ہر غلطی معاف فرما دیگا۔

www.islamtuneworldreligion.com

(1630)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ، أَسْتَوْدِعُ اللهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ (ابوداؤد:2601، ورواہ الترمذی وابن ماجۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہما الترمذی:3442، ابن ماجۃ:2826)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ خطمی فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ جب کوئی لشکر الوداع کرنے کا ارادہ کرتے تو فرماتے: میں تمہارا دین اور امانتیں اور تمہارے اعمال کا انجام اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(1631)۔وَعَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَافَ قَوْماً قَالَ، اللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ (مسند احمد:19608، ابوداؤد:1537)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ کو کسی قوم سے خطرہ ہوتا تو آپ ﷺ یہ دعا پڑھتے اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ یعنی اے اللہ ہم تجھے انکی کوششوں کے مقابلے پر درمیان میں لاتے ہیں اور انکے شر سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

(1632)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ، قَالَ بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَداً (بخاری:5165، مسلم:3533، ترمذی:1092، ابن ماجۃ:1919، ابوداؤد:2161)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس جانے کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا یعنی ''اللہ کے نام سے شروع، اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور جو تو ہمیں اولاد دے اُسے شیطان سے دور رکھ''۔ اگر انکے نصیب میں اولاد ہے تو اسے شیطان کبھی نہیں چھو سکے گا۔

(1633)۔وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ يَقُولُ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ (ترمذی:3524)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کو جب پریشانی لاحق ہوتی تو آپ ﷺ فرماتے يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ یعنی اے زندہ اور قائم رکھنے والے میں تیری رحمت سے مدد مانگتا ہوں۔

(1634)۔وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ هُمُومٌ لَزِمَتْنِي وَدُيُونٌ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ أَفَلَا أُعَلِّمُكَ كَلَاماً إِذَا قُلْتَهُ أَذْهَبَ اللهُ هَمَّكَ وَقَضٰى عَنْكَ دَيْنَكَ، قَالَ قُلْتُ بَلٰى، قَالَ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ، قَالَ فَفَعَلْتُ ذٰلِكَ فَأَذْهَبَ اللهُ هَمِّي وَقَضٰى عَنِّي دَيْنِي (ابوداؤد:1555)۔ حسن

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے غموں نے اور قرض نے آن گھیرا ہے، فرمایا: میں تمہیں ایسا کلام نہ سکھاؤں کہ جب تم اسے پڑھو تو اللہ تمہارا غم دور کر دے اور قرض ادا کر دے، اس نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ، فرمایا: صبح شام پڑھا کرو: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَالْكَسْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ یعنی اے اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ غم وحزن سے، عجز اور کاہلی سے۔ بخل اور بزدلی سے، قرض کی زیادتی اور لوگوں کے قہر وغلبہ سے۔ وہ آدمی کہتا ہے کہ میں نے ایسا ہی کیا تو اللہ نے میرا غم دور کر دیا اور مجھ سے قرض ہٹا دیا۔

(1635)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ جَآءَهٗ مَكَاتِبٌ، فَقَالَ اِنِّيْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِيْ فَاَعِنِّيْ، قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمَنِيْهِنَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مَثْلُ جَبَلٍ كَبِيْرٍ دَيْناً اَدَّاهُ اللهُ عَنْكَ، قُلْ، اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (ترمذی:3563)۔ حسن

ترجمہ: سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقروض آدمی نے قرض کی شکایت کی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے سکھائے ہیں۔ اگر بڑے پہاڑ کے برابر بھی تجھ پر قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے ادا کر دے گا۔ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ یعنی اے اللہ مجھے حرام سے بچا کر اپنے حلال کے ذریعے میری کفایت فرما اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سواء ہر کسی سے بے نیاز کر دے۔

(1636)۔وَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا اَنْزَلْنَا سَبَّحْنَا (بخاری:2993، سنن الدارمی:2676)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جب بلندی پر چڑھتے تھے تو اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے تھے اور جب نیچے اترتے تھے تو سُبْحَانَ اللهِ کہتے تھے۔

(1637)۔وَعَنْ اَبِيْ اُسَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ (مسلم:1652، ابوداؤد:465، ابن ماجة:772، نسائی:729)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابواسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو کہے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ یعنی اے اللہ مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ اور جب باہر نکلے تو کہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ یعنی اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

(1638)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ يَقُوْلُ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (بخاری:142، مسلم:831، ابوداؤد:4، ترمذی:5، ابن ماجة:298، نسائی:19، سنن الدارمی:673)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

www.islamtheworldreligion.com

أَعُوذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی اے اللہ میں خباثت اور خبیثوں سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

(1639)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ، غُفْرَانَكَ (ترمذی:7، ابوداؤد:30، ابن ماجة:300، سنن الدارمی:684)۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے: غُفْرَانَكَ یعنی اے اللہ مجھے (کچھ دیر مصروف رہنے پر) معاف کردے۔

شرح

ہمارے زمانے میں جن گھروں میں متصل غسل خانے ہوتے ہیں، اگر وہ لوگ داخل ہونے اور نکلنے کی دعاؤں کا اہتمام نہ کریں تو ان کے گھروں میں اکثر فسادات اور نحوستیں طاری رہتی ہیں۔

(1640)۔وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللهِ عَلَى الطَّعَامِ حِينَ أَكَلْنَا (شرح السنة:2824، مسند احمد:23414 والترمذی فی الشمائل:160)۔ الحدیث صحیح وله طرق

ترجمہ: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم جب کھانا کھاتے ہیں تو اس پر اللہ کا نام لیتے ہیں۔

(1641)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللهَ عَلَى طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ (ابوداؤد:3767، ترمذی:1858)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی شخص کھانا شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھے۔ بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ یعنی اللہ کے نام سے، اس سے پہلے بھی اور اس کے بعد بھی۔

(1642)۔وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ (ابوداؤد:3850، ترمذی:3457، ابن ماجة:3283)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوجاتے تو فرماتے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے ہمیں کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور ہمیں مسلمانوں میں سے بنایا۔

(1643)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ طَعَاماً فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيراً مِنْهُ وَإِذَا سُقِيَ لَبَناً فَلْيَقُلْ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ، فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ إِلَّا اللَّبَنُ (ترمذی:3455، ابوداؤد:3730، ابن ماجة:3322)۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو کہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيراً مِنْهُ یعنی اے اللہ ہمارے لیے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بھی بہتر کھلا۔ اور

www.islamtheworldreligion.com

جب دودھ پیے تو کہے: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ یعنی اے اللہ ہمارے لیے اِس میں برکت ڈال اور ہمارے لیے اِس میں اضافہ فرما۔ بے شک کھانے اور پانی دونوں کی غذائیت دودھ کے سواء کسی چیز میں نہیں۔

(1644)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلْيَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْصَاحِبُهٗ يَرْحَمُكَ اللهُ ، فَاِذَا قَالَ لَهٗ يَرْحَمُكَ اللهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

(بخاری:6224، ترمذی:2741، ابوداؤد:5033، ابن ماجة:3715)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب کسی شخص کو چھینک آئے تو اسے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے اور اس کا ساتھی جب یہ سنے تو کہے یَرْحَمُكَ اللهُ یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے۔ پھر چھینکنے والا یہ کہے یَهْدِيْكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ یعنی اللہ آپ کو ہدایت پر رکھے اور آپ کے معاملات درست فرمادے۔

(1645)۔وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ ثَوْباً فَقَالَ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ

(ابوداؤد:4023)۔ حسن

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: جس نے کپڑا پہنا اور یہ دعا پڑھی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ یعنی اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے یہ لباس پہنایا اور میری ہمت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا کر دیا۔ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو گئے۔

(1646)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا ، قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ ؟ قَالَ الْمَسَاجِدُ، قِيْلَ وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ؟ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ (ترمذی:3509)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب جنت کے باغیچوں کے پاس سے گزرو تو کچھ چر لیا کرو۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنت کے باغیچے کون سے ہیں؟ فرمایا مسجدیں۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چرنے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا پڑھا کرو سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ یعنی اللہ پاک ہے اور اللہ کے لیے ساری حمد ہے اور اللہ کے سواء کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے۔

(1647)۔وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غُفِرَلَهُمَا (ابن ماجة:3703، ابوداؤد:5211، ترمذی:2727)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملاقات کرتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، اَسْتَغْفِرُ اللہ یعنی ''سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں''۔ پڑھتے ہیں تو اللہ ان دونوں کی مغفرت کر دیتا ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(1648)۔وَعَنْ عَائِشَةَ الصِّدِّيْقَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُول اللهِ ﷺ يَقُولُ (حِينَ نَظَرَ فِي المِرْاٰةِ) اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي (مسند احمد:25099)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آئینہ دیکھتے تو یہ دعا فرماتے اَللّٰهُمَّ اَحْسَنْتَ خَلقِي فَاَحْسِنْ خُلُقِي یعنی اے اللہ تو نے میری صورت کو اچھا بنایا، میرے اخلاق کو بھی اچھا بنا دے۔

(1649)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ وَالصَّوَاعِقَ قَالَ، اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِصَعِقِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ (بخاری فی الادب المفرد: 742، ترمذی:3450، مسند احمد:5763)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کڑک اور بجلی کی آواز سنتے تو فرماتے: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِصَعِقِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَالِكَ یعنی اے اللہ ہمیں اپنی بجلیوں کے ذریعے قتل نہ کر اور ہمیں اپنے عذاب کے ذریعے ہلاک نہ فرما اور ان باتوں سے پہلے ہمیں معاف کر دے۔

(1650)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْغَيْثِ فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا وَ دَعَا لِدَفْعِهِ، فَقَالَ، اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (بخاری:1014، مسلم:2078، نسائی:1518)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارش کے لیے یہ دعا مانگتے تھے: اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا، اَللّٰهُمَّ اَغِثْنَا یعنی اے اللہ ہمیں بارش دے، اے اللہ ہمیں بارش دے، اے اللہ ہمیں بارش دے۔ اور بارش روکنے کے لیے یہ دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُونِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ یعنی اے اللہ اِسے ہمارے اردگرد لے جا، ہمارے اوپر نہ رہنے دے، اے اللہ اِسے چٹانوں پر، کھردرے پتھروں پر، وادیوں کے پیٹ میں اور درختوں کے اُگنے کی جگہ پر برسا۔

(1651)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا عَصَفَتِ الرِّيْحُ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ (مسلم:2085)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تند ہوا چلتی تو دعا فرماتے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْئَلُكَ خَيْرَهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا وَخَيْرَ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِهٖ یعنی اے اللہ میں تجھ سے اِسکی بھلائی کا سوال کرتا ہوں، اور جو کچھ اِس کے اندر ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اِس کے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اُس کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں۔ اور میں اِسکے شر سے، اور جو کچھ اِسکے اندر ہے اُسکے شر سے اور جو کچھ اِس کے ذریعے سے بھیجا گیا ہے اُس کے شر سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

بے شمار مواقع کے لیے الگ الگ دعائیں اللہ کریم جل شانہ کی یاد میں منہمک رہنے کا ذریعہ ہیں اور ہر موقع کی مناسبت سے حصول برکات کا ذریعہ ہیں اور ان سے انسان کی تخلیق کے مقصد میں معاونت ہوتی ہے۔

بَابُ الْاِسْتِغْفَارِ

استغفار کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰی: وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ (آل عمران: 135)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور وہ لوگ کہ اگر وہ کوئی فحش عمل کر بیٹھیں یا اپنی جانوں پر ظلم کر لیں تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔

وَ قَالَ حكايةً عَنْ سَيدنا آدم و حوا عليهما السلام: رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (الاعراف: 23)۔

ترجمہ: اور حضرت آدم وحوا علیہما السلام سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ اور اگر تو ہمیں معاف نہیں کریگا اور ہم پر رحم نہیں فرمائے گا تو ہم ضرور خسارے والوں میں سے ہو جائیں گے۔

وَ قَالَ حكايةً عن سيدنا يونس عليه السلام: لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (الانبیآء: 87)۔

ترجمہ: اور حضرت یونس علیہ السلام سے حکایت کرتے ہوئے فرمایا: تیرے سواء کوئی معبود نہیں، تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے تھا۔

(1652)۔عَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ لَزِمَ الْاِسْتِغْفَارَ جَعَلَ اللهُ لَهٗ مِنْ كُلِّ ضِيْقٍ مَخْرَجاً وَ مِنْ كُلِّ هَمٍّ فَرَجاً وَرَزَقَهٗ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ (مسند احمد: 2234، ابوداؤد: 1518، ابن ماجة:3819)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے استغفار کو لازم پکڑا اللہ اسے ہر تنگی سے نکال دیگا اور اسے ہر غم سے آزاد کر دیگا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

(1653)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ طُوبٰى لِمَنْ وَجَدَ فِي صَحِيْفَتِهٖ

www.islamtheworldreligion.com

اِسْتِغْفَاراً كَثِيراً (ابن ماجة:3818، السنن الكبرىٰ للنسائي:10289)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خوشخبری ہو اسے جس نے اپنے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار پایا۔

(1654)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ (ابن ماجة:4250، شعب الايمان للبيهقي:7040)۔ حسن لغيره

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

(1655)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كُلُّ بَنِي آدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ (ترمذی:2499، ابن ماجة:4251، سنن الدارمي:2729)۔ حسن

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدم کے تمام بیٹے خطا کرتے ہیں۔ خطا کاروں میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کریں۔

(1656)۔ وَعَنْ عَبْدِ اَللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا اَيُّهَا النَّاسُ تُوبُوا اِلَى اللهِ فَاِنِّي اَتُوبُ اِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ (مسلم:6859)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! اللہ کی طرف توبہ کرو۔ میں اس کی طرف ہر روز سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

(1657)۔ وعن اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَلّٰهُ اَشَدُّ فَرَحاً بِتَوبَةِ عَبْدِهٖ حِينَ يَتُوبُ اِلَيْهِ مِنْ اَحَدِكُمْ كَانَ رَاحِلَتُهُ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْهُ وَعَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَاَيِسَ مِنْهَا ، فَاَتٰى شَجَرَةً فَاضْطَجَعَ فِي ظِلِّهَا قَدْ اَيِسَ مِنْ رَاحِلَتِهٖ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ هُوَ بِهَا قَائِمَةً عِنْدَهٗ فَاَخَذَ بِخِطَامِهَا ، ثُمَّ قَالَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ ، اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِي وَاَنَا رَبُّكَ اَخْطَأَ مِنْ شِدَّةِ الْفَرَحِ رَوَاهُ مُسْلِم وَرَوَى الْبُخَارِي اِلٰى قَائِمَةً عِنْدَهٗ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (مسلم:6960، بخاری:6308)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بندہ جب توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ سے اللہ اس شخص کی نسبت بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کی سواری کسی ویران علاقے میں تھی اور وہ اس سے گم ہوگئی۔ اسی پر اس کا کھانا اور پینا تھا اور وہ اسے تلاش کر کر کے مایوس ہوگیا۔ آخر کار وہ ایک درخت کے نیچے آیا تو اپنی سواری سے مایوس ہو کر اس درخت کے سائے میں لیٹ گیا۔ وہ اسی حال میں تھا کہ اچانک اس کی سواری اس کے پاس آ کر کھڑی ہوگئی اور اس نے اسے نکیل سے پکڑ لیا پھر اس نے خوشی کی شدت میں آ کر کہہ دیا: اے اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب ہوں۔ خوشی کی شدت کی وجہ سے اس کے منہ سے غلط بات نکل گئی۔

(1658)۔ وَعَنْ اَبِي اَيُّوبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ حِينَ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ كُنْتُ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئاً سَمِعْتُهٗ

www.islamicworldreligion.com

مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَو لَا اَنْ تُذْنِبُوا لَخَلَقَ اللهُ خَلقاً يُذْنِبُونَ يَغْفِرُ لَهُمْ (مسلم: 6963)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت فرمایا: میں تم لوگوں سے ایک بات چھپائے رکھتا تھا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی تھی۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ اگر تم لوگوں سے گناہ سرزد نہ ہوں تو اللہ ایک ایسی قوم کو پیدا کر دے گا جو گناہ کرے اور اللہ انہیں معاف کرے۔

(1659)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَو لَمْ تُذْنِبُوا لَذَهَبَ اللهُ بِكُمْ وَلَجَاءَ بِقَومٍ يُذْنِبُونَ وَيَستَغْفِرُونَ فَيَغْفِرُ لَهُمْ (مسلم: 6965)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں لے جائے اور ایسی قوم کو لے آئے جو گناہ کر بیٹھیں اور استغفار کریں تو وہ انہیں معاف فرمائے۔

(1660)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسعِينَ نَفْساً فَسَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدُلَّ عَلَى رَاهِبٍ فَاَتَاهُ، فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ نَفْساً، فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوبَةٍ؟ فَقَالَ لَا فَقَتَلَهُ فَكَمَّلَ بِهِ مِائَةً، ثُمَّ سَأَلَ عَنْ اَعْلَمِ اَهْلِ الْاَرْضِ فَدَلَّ عَلَى رَجُلٍ، فَقَالَ اِنَّهُ قَتَلَ مِائَةَ نَفسٍ فَهَلْ لَهُ مِنْ تَوبَةٍ؟ فَقَالَ نَعَمْ، وَمَنْ يَحُولُ بَيْنَهُ وَبَينَ التَّوبَةِ، اِنْطَلِقْ اِلَى اَرضِ كَذَا وَكَذَا فَاِنَّ بِهَا اُنَاساً يَعْبُدُونَ اللهَ تَعَالَى فَاعْبُدِ اللهَ تَعَالَى مَعَهُمْ وَلَا تَرجِعْ اِلَى اَرضِكَ فَاِنَّهَا اَرْضُ سَوءٍ فَانْطَلَقَ حَتّٰى اِذَا نَصَفَ الطَّرِيقَ اَتَاهُ الْمَوتُ، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ جَاءَ تَائِباً مُقْبِلاً بِقَلْبِهِ اِلَى اللهِ وَقَالَتْ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ اِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْ خَيراً قَطُّ، فَاَتَاهُمْ مَلَكٌ فِي صُورَةِ آدَمِيٍّ فَجَعَلُوهُ بَينَهُمْ، فَقَالَ قِيسُوا مَابَينَ الْاَرْضَينِ فَاِلَى اَيَّتِهِمَا كَانَ اَدْنٰى فَهُوَ لَهُ، فَقَاسُوا فَوَجَدُوهُ اَدْنٰى اِلَى الْاَرْضِ الَّتِي اَرَادَ فَقَبَضَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَفِي رِوَايَةٍ فَاَوحَى اللهُ اِلٰى هٰذِهِ اَنْ تُبَاعِدِي وَاِلٰى هٰذِهِ اَنْ تَقَرَّبِي (بخاری: 3470، مسلم: 7008، 7010)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے افراد کو قتل کیا تھا۔ اس نے زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا۔ اسے ایک راہب کا پتا بتایا گیا تو وہ اسکے پاس گیا۔ کہنے لگا میں نے ننانوے افراد کو قتل کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور اسطرح سو پورے کر لیے۔ پھر اس نے دنیا کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا۔ اسے ایک آدمی کا پتا بتایا گیا۔ اس سے جا کر کہنے لگا میں نے سو آدمی قتل کیے ہیں۔ کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ اللہ اور توبہ کے درمیان کون حائل ہو سکتا ہے۔ تم فلاں فلاں علاقے میں چلے جاؤ۔ وہاں کچھ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں۔ تم بھی انکے ساتھ ہو کر اللہ کی عبادت کرو اور اپنے علاقے میں کبھی نہ آنا کہ یہ برائی کا علاقہ ہے۔ وہ چلا گیا حتیٰ کہ جب آدھا راستہ گزر گیا تو اسے موت آ گئی۔ اب رحمت

www.islamtheworldreligion.com

کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے اسکے بارے میں جھگڑنے لگے۔ رحمت کے فرشتوں نے کہا یہ توبہ کرتے ہوئے اللہ کیطرف اپنے دل کو جھکاتے ہوئے آیا ہے اور عذاب کے فرشتوں نے کہا اس نے ہرگز کوئی نیکی نہیں کی۔ انکے پاس آدمی کی صورت میں ایک فرشتہ آیا۔ انہوں نے اسے ثالث مان لیا۔ اس نے کہا دونوں طرف کی زمین ناپو۔ یہ جس علاقے کے قریب ہوگا، اسی علاقے کا ہوگا۔ انہوں نے زمین کو ناپا تو وہ جدھر جا رہا تھا اس زمین کے قریب پایا گیا۔ اسے رحمت والے فرشتوں نے قبضے میں لے لیا۔ ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے اِدھر والی زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جا اور اُدھر والی زمین کو حکم دیا کہ قریب ہو جا۔

(1661)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ (بخاری: 6306، ترمذی: 3393، نسائی: 5522)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: استغفاروں کا بادشاہ یہ ہے کہ بندہ کہے۔ اے اللہ تو میرا رب ہے۔ تیرے سواء کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا ہے۔ میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور وعدے پر قائم ہوں جتنا مجھ سے ہو سکتا ہے میں ان کاموں سے تیری پناہ میں آتا ہوں جو میں نے کیے ہیں۔ میں اپنے اوپر تیرے احسانوں کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ پس مجھے بخش دے کہ کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا سوائے تیرے۔

(1662)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا لَنَعُدُّ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْمَجْلِسِ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ مِائَةَ مَرَّةٍ (ابوداؤد: 1516، ترمذی: 3434، ابن ماجۃ: 3814)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم محفل میں گنتے رہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سو مرتبہ پڑھا۔ اے میرے رب مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول فرمانے والا بخشنے والا ہے۔

(1663)۔ وَعَنْ زَيْدٍ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ قَالَ، أَسْتَغْفِرُ اللهَ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ قَدْ فَرَّ مِنَ الزَّحْفِ (ترمذی: 3577، ابوداؤد: 1517)۔ قال الترمذی غریب، لکنہ صحیح

ترجمہ: حضرت زید جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے کہا کہ میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں جس کے سواء کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور قائم رکھتا ہے اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ اس کی بخشش ہو گئی خواہ وہ میدان جنگ سے بھاگا ہو۔

شرح

جنات توبہ کرتے ہی نہیں تھے، فرشتے گناہ نہیں کرتے تھے تو پھر توبہ کس بات پر کرتے؟ انسان کو پیدا کیا گیا تاکہ اگر اس سے خطاء ہو جائے تو یہ توبہ کرے۔ فرشتے انسان کو صرف غلطی کرتا ہوا دیکھ رہے تھے مگر

www.islamurdureligion.com

اللہ کریم اسے غلطی کے بعد توبہ کرتا ہوا بھی دیکھ رہا تھا، یہ ہے إِنِّيْ أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ کا راز۔

ایک مرتبہ سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ مہمان کی حیثیت سے سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے، سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ایک خادم نے عرض کیا حضور میں ایک مالدار آدمی ہوں مگر میرے پاس اولاد نہیں، مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے اولاد عطا کرے، سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا استغفار پڑھا کرو۔ وہ آدمی کثرت سے استغفار کرنے لگا، حتیٰ کہ روزانہ سات سو مرتبہ پڑھنے لگا، اسکے ہاں دس بیٹے پیدا ہوئے۔ یہ بات سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی، تو آپ نے اس آدمی سے فرمایا: کیا تم نے سیدنا حسن سے نہیں پوچھا تھا کہ اولاد کے لیے استغفار کا وظیفہ انہوں نے کہاں سے لیا ہے؟ کچھ عرصہ کے بعد سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ دوبارہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، تو اس آدمی نے پوچھ لیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم نے حضرت ہود علیہ السلام کا قول قرآن میں نہیں پڑھا: وَيَا قَوْمِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ (ہود:۵۲) اور حضرت نوح علیہ السلام کا قول فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا (نوح:۱۰،۱۱،۱۲) (تفسیر مدارک جلد ۲/صفحہ ۳۵۷)۔

بَابُ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفَضَائِلِهَا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود کا باب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: اِنَّ اللهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب:56)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی نبی پر درود بھیجو اور پورا پورا اسلام بھیجو۔

(1664)۔عَنْ اَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ صَلٰوتُ اللهِ ثَنَاءُهٗ عَلَيْهِ عِنْدَ الْمَلٰٓئِكَةِ (بخاری کتاب التفسیر سورۃ الاحزاب باب10/10 صفحہ994)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوالعالیہ تابعی فرماتے ہیں کہ اللہ کے درود بھیجنے سے مراد فرشتوں کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثنا خوانی ہے۔

(1665)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرًا (مسلم:912، ابوداؤد:1530، ترمذی:485، نسائی:1296)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ

www.islamthenworldreligion.com

اس پر دس مرتبہ درود پڑھے گا۔

(1666)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ وَرُفِعَتْ لَهٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ (نسائی:1297، مسند احمد:11937، شعب الایمان للبیہقی:1554)۔ اسنادہ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھا، اللہ اس پر دس مرتبہ درود پڑھے گا۔ اسکی دس خطائیں معاف کردی جائیں گی اور اسکے دس درجات بلند کردیے جائیں گے۔

(1667)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً (ترمذی:484، شعب الایمان للبیہقی:1563)۔ الحدیث حسن لکن صححہ ابن حبان

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن میرے سب سے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھتا ہوگا۔

(1668)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ اَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَيَّ اِلَّا رَدَّ اللهُ عَلَيَّ رُوحِي حَتّٰى اَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ (ابوداؤد:2041، مسند احمد:10759، شعب الایمان للبیہقی:1581)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اللہ میری روح کو اسکی طرف متوجہ کردیتا ہے حتیٰ کہ میں اسے سلام کا جواب دیتا ہوں۔

(1669)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانُ ثُمَّ انْسَلَخَ قَبْلَ اَنْ يُغْفَرَ لَهٗ وَرَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ اَدْرَكَ عِنْدَهُ اَبَوَاهُ الْكِبَرَ اَوْ اَحَدُهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ (ترمذی:3545، مسند احمد: 7444)۔ اخرج الحاکم الفقرۃ الاولیٰ واخرج مسلم الفقرۃ الاخیرۃ، والحدیث صحیح لہ شواھد کثیرۃ عن جماعۃ الصحابۃ خرجھا الحافظ المنذری فی الترغیب

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ناک رگڑ جائے اس شخص کی جسکے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جس پر رمضان داخل ہوا پھر اسکی مغفرت ہونے سے پہلے گزر گیا اور ناک رگڑ جائے اس شخص کی جسکے سامنے اسکے ماں باپ یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہیں کیا۔

(1670)۔ وَعَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنِّي اُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ اَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِي ؟ فَقَالَ مَا شِئْتَ ، قُلْتُ الرُّبُعَ ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ، قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ ، قَالَ مَا شِئْتَ فَاِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ ، قُلْتُ اَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِي كُلَّهَا ، قَالَ اِذاً تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُكَفَّرُ لَكَ ذَنْبُكَ (ترمذی:2457)۔ الحدیث صحیح صححہ الحاکم ووافقہ الذہبی

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ پر کثرت سے درود پڑھوں گا۔

www.islamtheworldreligion.com

فرمائیے اپنی طرف سے کتنا درود پڑھوں؟ فرمایا: جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا چوتھا حصہ، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف، فرمایا: جتنا چاہو، اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی، فرمایا: جتنا چاہو اور اگر زیادہ کرو تو وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا میں سارا وقت آپ پر درود پڑھنے میں ہی لگاؤں گا۔ فرمایا: پھر یہ تیرے تمام اہم کاموں کے لیے کافی ہے اور تیرے گناہوں کو معاف کرا دے گا۔

(1671)۔ وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِنَّ اللهَ وَكَّلَ بِقَبْرِي مَلَكاً أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَبْلَغَنِي بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ هٰذَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ (مجمع الزوائد: 17291، 17292، بزار حدیث رقم: 1425، جلاء الافہام: 87، اللئالی المصنوعۃ المجلد 1 صفحتہ 259 وقال صحیح، قال البانی فی سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حسن: 1530)۔

ترجمہ: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ نے میری قبر کے لیے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے جسے تمام مخلوق کو سن سکنے کی طاقت بخشی ہے۔ قیامت تک جب بھی کوئی شخص مجھ پر درود پڑھے گا وہ مجھ تک اسکے نام اور اسکے باپ کے نام سے پہنچا دے گا کہ فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ پر درود پڑھا ہے۔

(1672)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِياً أُبْلِغْتُهُ (شعب الایمان للبیہقی: 1583)۔ الحدیث ضعیف و رواہ ابو الشیخ بسند جید کما فی القول البدیع و فتح الباری والمرقاۃ

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھا میں خود اسے سنوں گا اور جس نے دور سے مجھ پر درود پڑھا وہ مجھ تک پہنچا دیا جائے گا۔

(1673)۔ وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قُبُوراً وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عِيداً وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلٰوتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ كُنْتُمْ (ابو داؤد: 2042)۔ الحدیث جید

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اپنے گھروں کو قبریں مت بناؤ۔ اور میری قبر کو عید مت بناؤ۔ اور مجھ پر درود پڑھو۔ تمہارا درود مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں بھی ہو۔

(1674)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلُّوا فِي بُيُوتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوهَا قُبُوراً، وَلَا تَتَّخِذُوا بَيْتِي عِيداً، صَلُّوا عَلَيَّ وَسَلِّمُوا، فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ وَسَلَامَكُمْ يَبْلُغُنِي أَيْنَمَا كُنْتُمْ (مسند ابو یعلیٰ: 6755، جلاء الافہام: 67، 68، 69، مجمع الزوائد: 3497)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حسن المجتبیٰ بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو اور انہیں قبرستان مت بناؤ، اور میرے گھر کو عید مت بناؤ، مجھ پر صلوٰۃ اور سلام بھیجو، بے شک تمہارا صلوٰۃ اور سلام مجھ تک پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

www.islamicworldreligion.com

(1675)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ فَلْيَقُلْ فِي دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ صَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ فَاِنَّهَا زَكٰوةٌ وَ قَالَ لَا يَشْبَعُ الْمُؤْمِنُ خَيْرًا حَتّٰى يَكُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ حَبَّان فِي صَحِيْحِهٖ (ابن حبان:903، وبعضه فی الترمذی:2686)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس بھی مسلمان آدمی کے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ ہو وہ اپنی دعا میں یوں کہا کرے: اے اللہ محمد پر درود بھیج جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور مومن مردوں اور عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر درود بھیج، یہ زکوٰۃ ہے۔ اور فرمایا کہ مومن نیکیاں کرتے کرتے سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ اس کی انتہا جنت پر ہوتی ہے۔

(1676)۔ عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَكْثِرُوا الصَّلٰوةَ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاِنَّهٗ مَشْهُوْدٌ يَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ، وَاِنَّ اَحَدًا لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ اِلَّا عُرِضَتْ عَلَيَّ صَلٰوتُهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ مِنْهَا، قَالَ قُلْتُ وَبَعْدَ الْمَوْتِ؟ قَالَ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ فَنَبِيُّ اللهِ حَيٌّ يُرْزَقُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَرَوٰى مِثْلَهٗ عَنْ شَدَّادٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَمَرَّ الْحَدِيْثُ برقم:90 (ابن ماجة:1085، 1637)۔ ضعيف، وروى عن اوس بن اوس مثله (ابوداؤد:1047، نسائی:1374، ابن ماجة:1636)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔ اس پر حاضری ہوتی ہے، فرشتے اس پر حاضر ہوتے ہیں۔ جب بھی کوئی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ اس سے فارغ ہو جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسموں کو کھائے۔ پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اسے رزق دیا جاتا ہے۔ اس طرح کی ایک حدیث اور بھی موجود ہے اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

(1677)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ اِلَّا بَلَغَنِيْ صَوْتُهٗ حَيْثُ كَانَ، قَالَ قُلْنَا وَبَعْدَ وَفَاتِكَ قَالَ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَآءِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ لَهٗ طُرُقٌ كَثِيْرَةٌ بِاَلْفَاظٍ مُخْتَلِفَةٍ (جلاء الافهام:110، المعجم الاوسط للطبرانی:1642 بلفظ صلاته، اسنادہ حسن: قال الحافظ الهيثمی: فيه راوٍ لم اعرفه، وبقية رجاله ثقات، مجمع الزوائد:17297)۔ وللحديث شواهد يتقوىٰ بها انظر القول البديع صفحته 152، 153۔

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بھی کوئی بندہ مجھ پر درود پڑھتا ہے تو اس کی آواز مجھ تک پہنچتی ہے وہ جہاں کہیں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی؟ فرمایا: بے شک اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ نبیوں کے جسم کو کھائے اس حدیث کی کئی سندیں ہیں اور الفاظ مختلف ہیں۔

www.islamtheworldreligion.com

(1678)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أُصَلِّي، وَالنَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ مَعَهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَأْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللهِ تَعَالَى ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ (ترمذی:593)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما تھے۔ جب میں بیٹھ گیا تو اللہ تعالیٰ کی ثناء سے شروع کیا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا، پھر اپنے لیے دعا مانگی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مانگ لے تجھے ملے گا، مانگ لے تجھے ملے گا۔

(1679)۔ وَعَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْبَخِيلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ (ترمذی:3546، مسند احمد:1736، شعب الایمان للبیہقی:1566)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

(1680)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (ابوداؤد:982)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو چاہتا ہو کہ اسے پیمانہ بھر بھر کر اجر ملے تو وہ جب ہم اہل بیت پر درود پڑھے تو یوں کہے: اے اللہ درود بھیج محمد نبی امی پر، ان کی ازواج، امہات المومنین پر، ان کی اولاد پر اور ان کے اہل بیت پر جیسا کہ تو نے ابراہیم پر درود بھیجا۔ بے شک تو حمد والا بزرگی والا ہے۔

(1681)۔ وَعَنْ رُوَيْفِعٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ قَالَ، اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِي (مسند احمد:16928)۔ حسن

ترجمہ: حضرت رویفع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے محمد پر درود پڑھا اور کہا اے اللہ! انہیں قیامت کے دن اپنے قریب ترین ٹھکانے پر مقام دے، میری شفاعت اس کے لیے واجب ہوگئی۔

شرح

درود شریف کا مقصود و مطلوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قرب ہے جو قربِ الٰہی کا اقرب ترین وسیلہ اور ذریعہ ہے اور قربِ الٰہی ہی مومن کا مقصود و مطلوب ہے۔

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''اَلْمَقْصُوْدُ بِالصَّلٰوةِ'' کی سرخی قائم فرماتے ہوئے جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے: صلوٰۃ سے مقصود اللہ کا حکم مان کر اس کا قرب حاصل کرنا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ادا

www.islamtheworldreligion.com

کرنا ہے۔ ہماری صلوٰۃ نبی کریم ﷺ کی شفاعت کرنے کے لیے نہیں ہے۔ ہم کہاں اور حضور کہاں۔ دراصل حضور کے ہم پر اتنے احسانات ہیں کہ ان سے بڑھ کر کسی احسان کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ ہم ان احسانات کا کچھ بدلہ تو دے نہیں سکتے البتہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کی بارگاہ میں درود کے نذرانے پیش کرنے کی راہ دکھائی ہے۔ درود شریف پڑھنے کا فائدہ خود پڑھنے والے کو ہی پہنچتا ہے اور وہ درحقیقت اپنی ذات کے لیے ہی دعا کرتا ہے۔ شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ بھی فرماتے ہیں کہ درود شریف کا فائدہ اس کے پڑھنے والے کو پہنچتا ہے۔ اس لیے کہ درود پڑھنے میں سچے عقیدے، خلوصِ نیت، محبت واطاعت اور ادب واحترام کی جھلک موجود ہوتی ہے۔

نبی کریم ﷺ پر محبت میں ڈوب کر حق غلامی کی ادائیگی اور توقیر وتعظیم کی خاطر درود بھیجنا ایمان کا اعلیٰ ترین شعبہ ہے۔ درود شریف حضور کی نوازشات کا شکرانہ ہے۔ آپکی عنایات کا شکر ہم پر واجب ہے۔ آپ جہنم سے ہماری خلاصی اور جنت میں دخول کا ذریعہ ہیں، کامیابی کا آسان راستہ، سعادت کے تمام دروازوں کے کھلنے اور بغیر کسی حجاب کے عظیم مراتب اور اعلیٰ مناقب کے وصول کا ذریعہ ہیں۔ بے شک اللہ نے مومنوں پر احسان کیا ہے کہ ان میں انکے نفسوں میں سے ہی عالی شان رسول کو بھیجا لَقَدْ مَنَّ اللهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلاً مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْنٍ (القول البدیع صفحہ ۳۴، ۳۵)۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا يَصْعَدُ مِنْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ عَلٰى نَبِيِّكَ یعنی دعا آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے اس میں سے کوئی چیز اوپر نہیں چڑھتی جب تک تم اپنے نبی پر درود نہ پڑھو (ترمذی: ۴۸۶)۔ضعیف

(1682)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: لَا يَنْبَغِي الصَّلٰوةُ مِنْ اَحَدٍ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

(المعجم الکبیر للطبرانی: 11648، مجمع الزوائد: 17320 وقال رجالہ رجال الصحیح)۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: کسی آدمی کیطرف سے کسی آدمی پر صلوٰۃ بھیجنا مناسب نہیں سوائے نبی پر۔

شرح

حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وَأَمَّا السَّلَامُ فَقَالَ الشَّيْخُ أَبُو مُحَمَّدٍ الْجُوَيْنِيُّ مِنْ أَصْحَابِنَا: هُوَ فِي مَعْنَى الصَّلَاةِ فَلَا يُسْتَعْمَلُ فِي الْغَائِبِ، فَلَا يُفْرَدُ بِهِ غَيْرُ الْأَنْبِيَاءِ، فَلَا يُقَالُ: عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَسَوَاءٌ فِي هٰذَا الْأَحْيَاءُ وَالْأَمْوَاتُ، وَأَمَّا الْحَاضِرُ فَيُخَاطَبُ بِهِ فَيُقَالُ: سَلَامٌ عَلَيْكَ، أَوْ: سَلَامٌ عَلَيْكُمْ، أَوْ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ، أَوْ: عَلَيْكُمْ، وَهٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ یعنی باقی رہا سلام! تو شیخ ابو محمد جوینی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ بھی صلوٰۃ کے معنی میں ہی ہے لہٰذا غائب کے لیے استعمال نہیں کیا جائے گا اور غیر نبی کے لیے نہیں پڑھا جائے گا اور نہیں کہا جائے گا علی علیہ السلام، اس میں زندہ اور

www.jalmehworldreligion.com

فوت شدہ برابر ہیں، ہاں جو حاضر ہے اسے خطاب کیا جائے گا اور کہا جائے گا: السلام علیکم، اور اس پر اجماع ہے (کتاب الاذکار للنووی صفحہ ۸۰)۔

حضرت علامہ سید ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: میں کہتا ہوں کہ حاضر کی طرف سے اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ کہنا بھی جائز ہے، اور ظاہر ہے کہ سلام کو منع کرنے کی وجہ اور علت وہی ہے جو امام نووی نے صلوٰۃ کو منع کرنے کی علت بیان کی ہے، کہ یہ اہل بدعت کی پہچان اور شعار ہے، اور اسلیے بھی کہ یہ اسلاف کی زبان میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مخصوص ہے، جیسا کہ ہم عزوجل کے الفاظ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں اور کوئی نہیں کہتا: محمد عزوجل، حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عزیز اور جلیل ہیں (ردالمحتار المعروف بہ فتاویٰ شامی جلد ۵ صفحہ ۵۳۱)۔ یہی بات روح المعانی، روح البیان، حدیقہ ندیہ وغیرہ میں بھی لکھی ہے۔

مختلف کتابوں میں کاتبوں نے اپنی مرضی استعمال کی ہے جس سے مصنفین کا کوئی تعلق نہیں۔ حدیث کی کتابوں میں کاتبوں نے ابوبکر علیہ السلام، عمر علیہ السلام اور علی علیہ السلام سب کچھ لکھ دیا ہے۔ مثلاً: مجمع الزوائد جلد ۹ صفحہ ۲۶، شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ والجماعۃ: ۷۸۲۳، طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۱۸، ۱۲۵۔

مصنف عبدالرزاق کی کتاب المغازی میں باب استخلاف ابی بکر وعمر رحمہما اللہ لکھا ہوا ہے اور باب تزویج فاطمۃ رحمۃ اللہ علیہا بھی لکھا ہوا ہے اور سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی کے ساتھ بھی حاکم نے رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہے (مستدرک حاکم: ۴۸۸۰)۔ نسیم الریاض جلد ۶ صفحہ ۴۳۷ پر عائشہ كَرَّمَهَا اللهُ لکھا ہے۔ ابن سعد نے صحابہ کرام کے ناموں کے ساتھ کثرت سے رحمہ اللہ لکھا ہے (طبقات ابن سعد جلد ۳ صفحہ ۴۵، ۵۳، ۵۶، ۸۱، ۱۲۸)۔

اگر کسی کو غیر نبی پر مستقلاً سلام بھیجنے پر اصرار ہو تو اس کے اخلاص اور اعتدال کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ پھر تمام صحابہ اور تمام اہل بیت علیہم الرضوان کے لیے ایک جیسا رویہ اختیار کرے۔

☆.....☆.....☆

www.islamthewordreligion.com

كِتَابُ الرِّقَاقِ
اللہ کے خوف کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا (فاطر:28)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ کے بندوں میں سے اس سے وہی ڈرتے ہیں جو علماء ہیں۔

وَ قَالَ: وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ (الرحمن:46)۔

ترجمہ: اور فرمایا: جو اپنے رب کے سامنے جوابدہی سے ڈر گیا اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔

(1683)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلدُّنْيَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّةُ الْكَافِرِ (مسلم:7417، ترمذی:2324، ابن ماجة:4113)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا مومن کا پنجرا ہے اور کافر کی جنت ہے۔

(1684)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ، وَمَرَّ الْحَدِيْثُ (بخاری:6487، مسلم:7130، ترمذی:2559، سنن الدارمی:2843)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دوزخ کو شہوات کے پیچھے چھپا دیا گیا ہے اور جنت کو مشکلات کے پیچھے چھپا دیا گیا ہے۔

(1685)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ آلِ مُحَمَّدٍ كَفَافاً (بخاری:6460، مسلم:2427، 7441، 7442، ترمذی:2361، ابن ماجة:4139)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ محمد کی آل کو رزق گزارا عطا فرما۔

(1686)۔ وَعَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ آلُ مُحَمَّدٍ؟ فَقَالَ: كُلُّ تَقِيٍّ، وَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ اَوْلِيَآءُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ (الانفال:34)، (المعجم اوسط للطبرانی:3332، المعجم الصغیر للطبرانی المجلد 1 صفحته 115)۔ الحدیث ضعیف، وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حَلِيْفُنَا مِنَّا وَابْنُ أُخْتِنَا مِنَّا وَمَوْلَانَا مِنَّا، إِنَّ أَوْلِيَائِيَ مِنْكُمُ الْمُتَّقُوْنَ رواه الحاكم فی المستدرك حديث:3316 وقال صحيح الاسناد ووافقه الذهبی، وَقَالَ ﷺ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِيَ الْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا انظر مسند احمد حديث:21951۔

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: آلِ محمد کون ہیں؟ تو فرمایا: ہر متقی، اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: اس کے ولی صرف متقی ہوتے ہیں۔

www.islamtheworldreligion.com

(1687)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ، اِغْتَنِمْ خَمْساً قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيٰوتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ الْبَغَوِيُّ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْحَاكِمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (كتاب الزهد: 2، شرح السنة: 4021، مستدرك حاكم: 8010)۔ حسن مرسل

ترجمہ: حضرت عمرو بن میمون اودی مرسلاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو۔ اپنی جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، اپنی صحت کو بیماری سے پہلے، اپنی مالداری کو غربت سے پہلے، اپنی فراغت کو مصروفیت سے پہلے اور اپنی زندگی کو موت سے پہلے۔

(1688)۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُونَةٌ وَمَلْعُونٌ مَا فِيهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ (ترمذی: 2322، ابن ماجة: 4112)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار دنیا پر لعنت ہے اور اس میں جو کچھ ہے اس پر لعنت ہے، سوائے اللہ کے ذکر کے اور اس چیز کے جو اس سے تعلق رکھے اور عالم اور طالب علم کے۔

(1689)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ مَا سَقَىٰ كَافِراً مِنْهَا شَرْبَةً (ترمذی: 2320، ابن ماجة: 4110)۔ حسن

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا کی وقعت اللہ کے ہاں ایک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو وہ اس میں سے کسی کافر کو پانی تک نہ پلاتا۔

(1690)۔ وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْراً وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا (بخاری: 6637)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو کثرت سے روؤ اور کم ہنسو۔

(1691)۔ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ (بخاری: 6449، مسلم: 6938، الترمذی: 2602)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں اکثریت فقراء کی دیکھی، اور میں جہنم پر مطلع ہوا تو اس میں اکثریت عورتوں کی دیکھی۔

(1692)۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَىٰ مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَىٰ مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ (بخاری: 6490، مسلم: 7428)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: تم میں سے کوئی شخص جب اس آدمی کو

www.islamtheworldreligion.com

دیکھے جو مالی طور پر اور شکل وصورت میں اس پر فضیلت دیا گیا ہے، تو اسے چاہیے کہ اپنے سے نیچے والے کو دیکھے۔

(1693)۔عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ

(بخاری: 6607، مسلم: 306)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بندہ جہنمیوں والے کام کرتا رہتا ہے مگر وہ جنتیوں میں سے ہوتا ہے، اور جنتیوں والے عمل کرتا رہتا ہے مگر وہ جہنمیوں میں سے ہوتا ہے، اور اعمال کا دارومدار خاتمے پر ہے۔

شرح

رقاق نرم دلی کو کہتے ہیں۔ اس سے مراد اللہ تعالیٰ جل شانہ کے خوف سے دل کا پگھل کر نرم ہونا ہے۔ اللہ کا علم اور اسکی معرفت خوف کا سبب بنتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ: إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَ أَعْلَمَكُمْ بِاللهِ أَنَا یعنی میں تم سب سے زیادہ متقی ہوں اور تم سب سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں (بخاری: ۲۰)۔ إِنِّي لَأَخْشَاكُمْ لِلهِ وَأَتْقَاكُمْ لَهُ میں سب لوگوں سے زیادہ اللہ سے ڈرتا ہوں اور تقویٰ رکھتا ہوں (بخاری: ۵۰۶۳)۔ ابتدائی طالب میں محبت اور منتہی میں رقاق غالب ہوتا ہے، مبتدی پر لازم ہے کہ منتہی پر اعتراض کرنا چھوڑ دے۔

☆.....☆.....☆

www.islalmtheworldreligion.com

كِتَابُ الْاَخْلَاقِ وَالْآدَابِ
اخلاق اور آداب کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم :4)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محبوب! تم عظیم اخلاق کے مالک ہو۔

وَ قَالَ: اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِهْ (الانعام :90)۔ اَیْ بِاَخْلَاقِهِمْ وَاَوْصَافِهِمْ۔

ترجمہ: اور فرمایا: ان لوگوں کو اللہ نے ہدایت دی بس ان ہی کے اخلاق واوصاف کو اختیار کر۔

(1694)۔عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ سَأَلْتُ اَبِيْ عَنْ سِيْرَةِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ جُلَسَآئِهٖ، فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَائِمَ الْبِشْرِ ، سَهْلَ الْخُلُقِ ، لَيِّنَ الْجَانِبِ ، لَيْسَ بِفَظٍّ وَلَا غَلِيْظٍ وَلَا سَخَّابٍ وَلَا فَحَّاشٍ وَلَا عَيَّابٍ وَلَا مُشَّاحٍ ، يَتَغَافَلُ عَمَّا لَا يَشْتَهِيْ وَلَا يُؤْيِسُ مِنْهُ رَاجِيْهِ ، وَلَا يُجِيْبُ فِيْهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهٗ مِنْ ثَلَاثٍ ، اَلْمِرَآءِ وَالْاِكْثَارِ وَمَا لَا يَعْنِيْهِ ، وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلَاثٍ ، كَانَ لَا يَذُمُّ اَحَدًا وَلَا يُعَيِّرُهٗ وَلَا يَطْلُبُ عَوْرَتَهٗ وَلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا فِيْمَا رَجَا ثَوَابَهٗ ، وَاِذَا تَكَلَّمَ اَطْرَقَ جُلَسَآءُهٗ كَاَنَّمَا عَلٰى رُؤُسِهِمُ الطَّيْرُ ، فَاِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوْا لَا يَتَنَازَعُوْنَ عِنْدَهُ الْحَدِيْثَ ، وَ مَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهٗ اَنْصَتُوْا لَهٗ حَتّٰى يَفْرُغَ حَدِيْثُهُمْ عِنْدَهٗ حَدِيْثُ اَوَّلِهِمْ ، يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُوْنَ مِنْهُ ، وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهُ ، وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيْبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِيْ مَنْطِقِهٖ وَمَسْئَلَتِهٖ حَتّٰى اِنْ كَانَ اَصْحَابُهٗ لَيَسْتَجْلِبُوْنَهُمْ وَيَقُوْلُ اِذَا رَاَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَاَرْفِدُوْهُ ، وَلَا يَقْبَلُ الثَّنَآءَ اِلَّا مِنْ مُكَافِئٍ ، وَلَا يَقْطَعُ عَلٰى اَحَدٍ حَدِيْثَهٗ حَتّٰى يَتَجَوَّزَهٗ فَيَقْطَعَهٗ بِاِنْتِهَاءٍ اَوْ قِيَامٍ رَوَاهُ التِّرْمَذِيْ فِي الشَّمَائِلِ وَ كَذَا فِي الشِّفَآءِ (شمائل الترمذی مع المواهب اللدنیه علی الشمائل المحمدیة صفحته 257، الشفاء المجلد 1 صفحته 94،95)۔ رواته ثقات

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حسین نے کہا کہ میں نے اپنے والد ماجد سے نبی کریم ﷺ کے اپنے ہم مجلس لوگوں میں اخلاق واطوار کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ ہمیشہ خوش رو، نرم خو اور نرم مزاج رہتے تھے۔ آپ نہ ہی بدخلق تھے نہ درشت مزاج، نہ ہی شور مچانے والے تھے نہ بدگو، نہ ہی عیب جو تھے نہ بخیل۔ جس چیز سے آپ کو خواہش نہ ہوتی اس سے اعراض فرماتے اور دوسروں کو اس سے مایوس نہ کرتے، تین چیزوں کو آپ نے ترک کر دیا تھا، جھگڑا، تکبر اور بے مقصد کام، لوگوں کے معاملات میں بھی تین چیزوں کو ترک کر دیا تھا، نہ ہی کسی کی مذمت کرتے تھے نہ اسکو عیب لگاتے تھے، کسی کا عیب تلاش نہیں کرتے تھے، جس چیز میں ثواب کی امید ہو اسکے ماسواء میں بات نہیں کرتے تھے، جب آپ ﷺ گفتگو فرماتے تو آپ ﷺ کے اصحاب اسطرح سر جھکا کر بیٹھ جاتے جیسے انکے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں، جب آپ ﷺ خاموش ہو جاتے تو پھر وہ بات شروع

www.rijalmtheworldreligion.com

کرتے تھے، آپ ﷺ کے سامنے وہ کسی بات پر بحث نہیں کرتے تھے، جو شخص آپ ﷺ سے بات کرتا تو سب خاموش ہو جاتے، حتیٰ کہ وہ شخص اپنی بات سے فارغ ہو جاتا، جس بات پر لوگ ہنستے آپ ﷺ بھی ہنستے تھے اور جس پر لوگ تعجب کرتے آپ ﷺ بھی تعجب کرتے تھے، کسی اجنبی شخص کی بات اور سوال میں سختی ہوتی تو اس پر صبر فرماتے، حتیٰ کہ آپ ﷺ کے اصحاب (سوال کے لیے) اجنبیوں کو لے آتے، آپ ﷺ فرماتے جب تم کسی ضرورت مند کو سوال کرتے دیکھو تو اس کی حاجت پوری کرو، آپ ﷺ صرف اسی شخص کی تعریف قبول کرتے جو کسی احسان کے بعد تعریف کرتا، کسی شخص کی بات نہیں کاٹتے تھے۔ سوائے اس کے کہ وہ حد سے بڑھ جائے پھر اس کو منع فرماتے یا اٹھ کر چلے جاتے۔

(1695)۔ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ : مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ، وَمَا زَادَ اللهُ عَبْداً بِعَفْوٍ اِلَّا عِزّاً، وَمَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهُ اللهُ (مسلم :6592)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: صدقہ مال میں سے نقصان نہیں کرتا، اور معاف کرنے سے اللہ کسی بندے کی عزت میں اضافہ ہی کرتا ہے، اور جو کوئی اللہ کی خاطر عاجزی کرتا ہے اللہ اسے بلند ہی کرتا ہے۔

(1696)۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَنْ كَانَ هَيِّنًا لَيِّنًا قَرِيْبًا حَرَّمَهُ اللهُ عَلَى النَّارِ (المستدرك للحاكم :442)۔ صحيح وافقه الذهبي على شرط مسلم

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جو شخص آسانیاں فراہم کرنیوالا، نرم مزاج، قرب فراہم کرنے والا ہوا، اللہ نے اسے آگ پر حرام کر دیا۔ (هَوْنٌ اور لَيِّنٌ مترادف ہیں)۔

(1697)۔ وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ ؟ قَالُوْا: اَللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ ، قَالَ: ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ، قِيْلَ : اَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ ؟ قَالَ: اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ، وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ، فَقَدْ بَهَتَّهُ (مسلم :6593)۔ صحيح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں، فرمایا: تیرے بھائی کا ایسا ذکر جسے وہ ناپسند کرے۔ عرض کیا گیا حضور کیا فرماتے ہیں کہ جو کچھ میں کہوں وہ میرے بھائی میں موجود ہو تو پھر؟ فرمایا: تم نے جو کہا اگر وہ اس میں موجود ہے تو تم نے اس کی غیبت کی، اور اگر وہ اس میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔

(1698)۔ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَبَسُّمُكَ فِيْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِيْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِيْءِ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ، وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ دَلْوِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ (ترمذی:1956)۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیرا تیرے بھائی کے سامنے مسکرانا تیرے لیے

www.islamtheworldreligion.com

صدقہ ہے، تیرا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے، اجنبی علاقے میں تیرا کسی بھائی کو راستہ دکھانا تیرے لیے صدقہ ہے، کمزور نظر والے آدمی کی خاطر دیکھنا تیرے لیے صدقہ ہے، راستے سے تیرا پتھر، کانٹا، اور ہڈی ہٹا دینا تیرے لیے صدقہ ہے، اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں انڈیل دینا تیرے لیے صدقہ ہے۔

(1699)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا بَشَرٌ فَاَيُّ الْمُسْلِمِيْنَ لَعَنْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ اَوْ جَلَّدْتُهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ صَلَاةً وَرَحْمَةً وَقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا اِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(مسلم:6619، سنن الدارمی:2767)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ میں بشر ہوں۔ میں جس مسلمان پر بھی لعنت بھیجوں یا سخت سست کہوں یا مار پٹائی کروں تو اسے اس کے لیے کرم، رحمت اور قربت بنا دے جس کے ذریعے تو اسے قیامت کے دن اپنے قریب کرے۔

(1700)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقاً (بخاری:3559، مسلم:6033، ترمذی:1975)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں۔

(1701)۔ وَعَنْ مَالِكٍ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ (مؤطا امام مالك:8من كتاب حسن الخلق)۔ صحیح

ترجمہ: امام مالک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ان تک حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں حسین اخلاق کو مکمل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

شرح

مسلمان کہلانے والا ایک گروہ ایسا ہے جن کے ہاں جھوٹ بولنا عبادت ہے، گالیاں دینا عبادت ہے، برائی کرنا عبادت ہے اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ اور اہل سنت کے بارے میں بدگمانی کرنا ان کی عادت ہے، گویا ان کا مشن ہی نبی کریم ﷺ کی بعثت کے بنیادی مقصد یعنی حسن اخلاق کے خلاف ہے۔

(1702)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَكْمَلِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِيْمَاناً اَحْسَنَهُمْ خُلُقاً وَاَلْطَفَهُمْ بِاَهْلِهِ (ترمذی:2612، مسند احمد:24086)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو ان میں سب سے اچھے اخلاق والا ہے اور اپنے گھر والوں کے لیے سب سے زیادہ نرم دل ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(1703)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ اَوْصِنِي ، قَالَ لَا تَغْضَبْ ، فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَاراً ، قَالَ لَا تَغْضَبْ رَوَاهُ الْبُخَارِي وَ رَوَاهُ اَحْمَد عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمرو (بخاری:6116، ترمذی:2020، مؤطا امام مالك، باب ما جاء فی الغضب:11، مسند احمد:6635)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: غصہ نہ کر۔ اس نے کئی بار یہی سوال کیا آپ نے فرمایا غصہ نہ کر۔

(1704)۔وَعَنِ ابنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِي قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ (مسلم:266، 267، ابو داؤد:4091، ترمذی:1998، ابن ماجة:59)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی ایسا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔

(1705)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ، اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَومَ القِيَامَةِ (بخاری: 2447، مسلم: 6577، سنن الدارمی:2519، ترمذی:2030)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ظلم قیامت کے دن ظلمات ہوگا۔

(1706)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَ كُونُوا عِبَادَ اللهِ اِخْوَاناً (بخاری:6066، مسلم:6536، ابو داؤد:4917، مؤطا امام مالك كتاب حسن الخلق باب ما جاء فی المهاجرة:15)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بدگمانی سے بچو، بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ ایک دوسرے پر کان نہ دھرو، ایک دوسرے پر تجسس نہ کرو، ایک دوسرے سے بڑھ کر بولی نہ دو، ایک دوسرے پر حسد نہ کرو، ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو اور ایک دوسرے سے بے وفائی نہ کرو اور اے اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔

(1707)۔وَعَنْ اَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ ﷺ اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمِدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ ، قَالَ تِلْكَ عَاجِلُ بُشْرَى الْمُؤْمِنِ (مسلم:6721، ابن ماجة:4225)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ جو اچھائی میں سے کوئی عمل کرتا ہے اور لوگ اس پر اس کی تعریف کرتے ہیں۔ فرمایا: یہ مومن کے لیے پہلی خوشخبری ہے۔

(1708)۔عَنْ أَنَسِ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَأَبُو طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتْ امْرَأَتُهُ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَنَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ اَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ

رَسُولُ اللهِ ﷺ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ (بخاری:1301)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا بیمار ہو گیا، تو وہ فوت ہو گیا اور حضرت ابوطلحہ گھر سے نکلے ہوئے تھے، جب ان کی بیوی نے یہ دیکھا کہ بچہ فوت ہو گیا ہے تو انہوں نے اس کو غسل دیا اور کفن پہنایا اور اس کو گھر کے ایک کونے میں رکھ دیا، جب حضرت ابوطلحہ آئے اور پوچھا: بچہ کیسا ہے؟ تو انہوں نے کہا: وہ پرسکون ہے اور مجھے امید ہے وہ راحت پا چکا ہے، اور حضرت ابو طلحہ نے گمان کیا کہ وہ سچی ہیں، حضرت انس نے کہا: انہوں نے رات گزاری، جب صبح ہوئی تو غسل کیا، جب وہ گھر سے باہر نکلنے لگے تو ان کی بیوی نے انہیں بتایا کہ بچہ فوت ہو چکا ہے، پس انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر انہوں نے نبی ﷺ کو بتایا کہ ان دونوں کے ساتھ رات کو کیا ہوا ہے، تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا: امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے رات کے معاملے میں برکت دے گا، سفیان نے کہا: پس انصار کے ایک شخص نے کہا: میں نے دیکھا کہ ان کے نو بیٹے ہوئے اور وہ سب قرآن مجید کے قاری تھے۔

شرح

خلق ظاہری شکل وصورت کو کہتے ہیں اور خلق رویے اور سلوک (Dealing) کو کہتے ہیں۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: کیا تم قرآن نہیں پڑھتے؟ فَإِنَّ خُلُقَ نَبِيِّ اللهِ ﷺ كَانَ الْقُرْآنَ یعنی اللہ کے نبی ﷺ کا اخلاق قرآن تھا (مسلم:۱۷۳۹، ابوداود:۱۳۴۲)۔

قرآن شریف میں اخلاق کے متعلق سب سے اہم آیت یہ ہے: خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ یعنی معاف کرنا اختیار کیجیے اور بھلائی کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے منہ پھیر لیجیے (الاعراف:۱۹۹)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ یعنی حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو کھا جاتی ہے (ابوداؤد:۴۹۰۳)۔ ضعیف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قَالَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا رَبِّ مَنْ أَعَزُّ عِبَادِكَ عِنْدَكَ؟ قَالَ: مَنْ إِذَا قَدَرَ غَفَرَ یعنی حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے رب، تیرے ہاں تیرے بندوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟ فرمایا: جو قدرت کے باوجود معاف کر دے (شعب الایمان للبیہقی:۸۳۲۷)۔ ضعیف

☆.....☆.....☆

www.islamtheworldreligion.com

كِتَابُ الْمُعَاشَرَةِ
معاشرت کی کتاب

قَالَ اللهُ تَعَالٰى: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ الآية (النساء:3)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عورتوں میں سے جو تمہیں اچھی لگیں ان سے نکاح کرو۔

وَ قَالَ: اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ الآية (النساء:34)۔

ترجمہ: اور فرمایا: مرد عورتوں پر سردار ہیں۔

وَ قَالَ: وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا (البقرة:83)۔

ترجمہ: اور فرمایا: ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔

وَ قَالَ: وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا (الحجرات:13)۔

ترجمہ: اور فرمایا: ہم نے تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم پہچانے جاؤ۔

وَ قَالَ: لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ (الحجرات:11)۔

ترجمہ: اور فرمایا: کوئی قوم کسی قوم کا مذاق نہ اڑائے۔

وَ قَالَ: وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ (بنی اسرائیل:70)۔

ترجمہ: اور فرمایا: ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

(1709)۔عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ (ترمذی:1089)۔ حسن

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس نکاح کا اعلان کیا کرو اور اسے مسجدوں میں منعقد کیا کرو اور اس پر اعلان کے لیے دف بجایا کرو۔

(1710)۔وَعَنْ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ، قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوَهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ (ابوداؤد:2142، ابن ماجة:1850)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت معاویہ قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کسی کی زوجہ کا اس پر کیا حق ہے؟ فرمایا: یہ کہ تو جب خود کھائے تو اسے بھی کھلائے، جب خود پہنے تو اسے بھی پہنائے، اس کے منہ پر نہ مارے، گالی نہ دے اور

www.islamtheworldreligion.com

اس سے علیحدہ نہ ہوسوائے گھر کے اندر کے۔

(1711)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً ،اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقاً رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ (مسلم:3648،مسند احمد:8345)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن مرد مومن عورت سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ اگر اس کی کوئی بات اسے ناپسند ہو تو دوسری پسند بھی ہوگی۔

(1712)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَو كُنْتُ اٰمِراً اَحَداً اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوجِهَا (ترمذی:1159)۔ وقال حسن

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ کسی کو سجدہ کرو تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(1713)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَيُّمَا اِمْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ (ترمذی:1161،ابن ماجة:1854)۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو عورت مر گئی اور اس کا شوہر اس سے راضی تھا وہ جنت میں گئی۔

(1714)۔ وَعَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلَاةِ (ترمذی:1514،ابو داؤد:5105)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن رافع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے حسن بن علی کے کان میں نماز والی اذان پڑھی جب وہ فاطمہ (رضی اللہ عنہم) کے ہاں پیدا ہوئے۔

(1715)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيُبَرِّكُ عَلَيْهِمْ وَيُحَنِّكُهُمْ (مسلم:662)۔ صحیح

ترجمہ: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تھے آپ ان کے لیے برکت کی دعا فرماتے تھے اور انہیں اپنے دہن مبارک میں کھجور چبا کر کھلاتے تھے (یعنی گڑتی ڈالتے تھے)۔

(1716)۔ وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينَةٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ وَيُسَمّٰى (ترمذی:1522،ابو داؤد:2838،سنن النسائی:4231،ابن ماجة:3165)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقہ کی وجہ سے گروی ہوتا ہے، اس کی طرف سے ساتویں دن جانور ذبح کرنا چاہیے، اور اس کا سر منڈانا چاہیے اور اس کا نام رکھنا چاہیے۔

(1717)۔ وَعَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ

أَذْكَرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا (ترمذی:1516، ابو داؤد:2835)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری، خواہ وہ جانور مذکر ہو یا مؤنث۔

(1718)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيحَ (ترمذی:2839)۔ صحیح وله شواهد

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برے ناموں کو بدل دیتے تھے۔

(1719)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُرُوا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ (ابوداؤد:495، ترمذی:407)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے بچوں کو نماز کا حکم دو جب کہ وہ سات سال کے ہو جائیں اور جب دس سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز نہ پڑھنے پر سزا دو اور انہیں الگ الگ بستروں پر سلاؤ۔

(1720)۔ وَعَنْ اَيُّوبَ بْنِ مُوسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهٗ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ (ترمذی:1952، مسند احمد:16656، 16663)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ایوب بن موسیٰ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: باپ کا اپنے بیٹے کے لیے بہترین تحفہ حسن ادب ہے۔

(1721)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اُمُّكَ، قَالَ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ اَبُوكَ، ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ (بخاری:5971، مسلم:6500، ابن ماجة:2706)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے اچھے سلوک کا حقدار کون ہے؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس کے بعد عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیری ماں۔ اس نے عرض کیا پھر کون؟ فرمایا: تیرا باپ، پھر تیرا اس سے اگلا قریبی پھر اگلا قریبی۔

(1722)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ رِضَى الرَّبِّ فِي رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدِ (ترمذی:1899)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رب کی رضا والد کی رضا میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(1723)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُجَاهِدُ، قَالَ لَكَ أَبَوَانِ ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ (بخاری:5972)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔فرمایا تیرے والدین موجود ہیں؟اس نے عرض کیا جی ہاں۔فرمایا: بس ان میں جہاد کر۔

(1724)۔وَعَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ إِنِّي جِئْتُ أُرِيْدُ الْجِهَادَ مَعَكَ أَبْتَغِي وَجْهَ اللهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةِ وَلَقَدْ أَتَيْتُ وَإِنَّ وَالِدَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا (ابن ماجة:2782)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اللہ کی رضا کے لیے اور آخرت سنوارنے کے لیے آپ کے ہمراہ جہاد کا ارادہ لے کر آیا ہوں۔ میں آ تو گیا ہوں مگر میں نے والدین کو روتا ہوا چھوڑا ہے۔ فرمایا: واپس چلا جا، انہیں جا کر ہنسا جس طرح انہیں رلایا ہے۔

(1725)۔وَعَنْ رَبِيعَةَ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمَةَ ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ بَقِيَ مِنْ بِرِّ أَبَوَيَّ شَيْءٌ أَبَرُّهُمَا بِهِ بَعْدَ مَوتِهِمَا ، قَالَ نَعَمْ ، اَلصَّلٰوةُ عَلَيهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهدِهِمَا مِنْ بَعدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِي لَا تُوصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا (ابوداؤد:5142،ابن ماجة:3664)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بنی سلمہ کا ایک آدمی آیا۔عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میرے ماں باپ کی موت کے بعد نیکی کا کوئی طریقہ رہ گیا ہے جو میں ان کے ساتھ کرسکوں؟ فرمایا: ہاں۔ان پر نمازِ جنازہ، ان کے لیے استغفار، ان کے بعد ان کے کیے ہوئے وعدوں کی وفا، رشتہ داروں کے وہ تعلقات جو ان کی وجہ سے قائم تھے اور ان کے دوست کا احترام۔

(1726)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيْلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيُوَرِّثَنَّهُ (مسلم:6685،ابوداؤد:5151،ترمذی:1942،ابن ماجة:3673)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جبریل مجھے پڑوس کے بارے میں وصیت سناتے ہی رہے حتیٰ کہ مجھے شک ہونے لگا کہ یہ اسے وارث بنا دیں گے۔

(1727)۔وَعَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا طَبَخْتَ مَرَقًا فَأَكْثِرْ مَاءَهُ وَتَعَاهَدْ جِيرَانَكَ (مسلم:6688،سنن الدارمی:2083،ترمذی:1833،ابن ماجة:3362)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! جب تم ہانڈی پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈالو اور اپنے پڑوس کے ہاں بھی بھیجو۔

www.islamtheworldreligion.com

(1728)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهٗ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً اَوْ لِيَصْمُتْ (مسلم: 173، بخاری: 6018، ترمذی: 2500، ابن ماجة: 3971)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کا احترام کرے اور جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے اور جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات کہے یا پھر چپ رہے۔

(1729)۔ وَعَنْ اَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِي، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اَنْ يُقِيمَ عِنْدَ اَخِيهِ حَتّٰى يُؤْثِمَهٗ، قَالُوا يَارَسُولَ اللهِ كَيْفَ يُؤْثِمُهٗ؟ قَالَ يُقِيمُ عِنْدَهٗ وَلَا شَيْءَ لَهٗ يَقْرِيهِ بِهٖ (مسلم: 4514)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو شریح خزاعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہمان نوازی تین دن ہوتی ہے اور تکلف ایک دن اور ایک رات ہوتا ہے۔ اور کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی کے ہاں اتنا ٹھہرے کہ اسے گناہگار کرے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ اسے گناہگار کیسے کرے گا؟ فرمایا وہ اس کے پاس ٹھہرا رہے اور اس کے پاس کوئی چیز نہ ہو جس سے وہ اس کی تواضع کرے۔

(1730)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهٗ كُفْرٌ (بخاری: 48، مسلم: 221، نسائی: 4105، ترمذی: 1983، ابن ماجة: 3939)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے جنگ کرنا کفر ہے۔

(1731)۔ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ تَاجِرٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا رَأٰى مُعْسِرًا قَالَ لِفِتْيَانِهٖ تَجَاوَزُوا عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا، فَتَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُ (بخاری: 2078، مسلم: 3998)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: ایک تاجر تھا جو لوگوں کو قرض دیتا تھا، جب وہ کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے نوکروں سے کہتا تھا کہ اس سے درگزر کرو، شاید اللہ ہم سے درگزر فرمائے، اللہ نے اس شخص سے درگزر فرمایا۔

(1732)۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَإِذَا اشْتَرٰى وَإِذَا اقْتَضٰى (بخاری: 2076، ابن ماجة: 2203)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ رحم کرے آسانیاں دینے والے آدمی پر، جب وہ بیچے اور جب وہ خریدے اور جب وہ قرض کا تقاضا کرے۔

(1733)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ

www.islamtheworldreligion.com

يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَا ابْنَ آدَمَ مَرِضْتُ فَلَمْ تَعُدْنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَعُودُكَ ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَبْدِي فُلَانًا مَرِضَ فَلَمْ تَعُدْهُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ عُدْتَّهُ لَوَجَدْتَّنِي عِنْدَهُ ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَطْعَمْتُكَ فَلَمْ تُطْعِمْنِي، قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ أُطْعِمُكَ ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّهُ اسْتَطْعَمَكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تُطْعِمْهُ ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّكَ لَوْ أَطْعَمْتَهُ لَوَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِي ؟ يَا ابْنَ آدَمَ اسْتَسْقَيْتُكَ فَلَمْ تَسْقِنِي، قَالَ يَا رَبِّ كَيْفَ أَسْقِيكَ ؟ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِينَ، قَالَ اسْتَسْقَاكَ عَبْدِي فُلَانٌ فَلَمْ تَسْقِهِ، أَمَا إِنَّكَ لَوْ سَقَيْتَهُ وَجَدْتَّ ذٰلِكَ عِنْدِي (مسلم :6556)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے میں بیمار تھا، تم نے میری عیادت نہیں کی، وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جبکہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے یاد نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا، تم نے اسکی عیادت نہیں کی، کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تم اسکی عیادت کرتے تو مجھے اسکے پاس پاتے۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تم نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا: کیا تجھے یاد نہیں میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تم نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو اسکا اجر میرے ہاں پاتے۔ اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تم نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے پلاتا جبکہ تو رب العالمین ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا اور تم نے اسے پانی نہیں پلایا تھا۔ اگر تم نے اسے پانی پلایا ہوتا تو آج اس کا اجر میرے ہاں پاتے۔

(1734)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ (بخاری: 11، ترمذی: 2504، وَمِثْلُهُ فِي مُسْلِم :162)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان وہ ہے جس نے مسلمانوں کو اپنی زبان اور ہاتھ سے محفوظ رکھا۔

(1735)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا، قَالَ إِنِّي لَا أَقُولُ إِلَّا حَقًّا (ترمذی:1990)۔ وقال حسن صحيح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ ہم سے مذاق فرما لیتے ہیں۔ فرمایا: میں سچ کے سواء کچھ نہیں کہتا۔

(1736)۔وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ (بخاری: 13، مسلم :170، نسائی: 5039، ترمذی: 2515، ابن ماجة: 66، سنن الدارمی: 2742)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضے میں میری جان

www.islamtheworldreligion.com

ہے،تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کیلئے بھی وہی پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(1737)۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَىٰ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا فَأَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِي وَانْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لَا حَاجَةَ لِي فِي ذٰلِكَ، هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ، قَالَ سُوقُ قَيْنُقَاعٍ قَالَ فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَى بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجْتَ، قَالَ نَعَمْ، قَالَ وَمَنْ، قَالَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ كَمْ سُقْتَ؟ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ (بخاری:2048)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اور حضرت سعد بن ربیع کو آپس میں بھائی بھائی بنادیا تو حضرت سعد بن ربیع نے کہا: میں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں، پس میں اپنا مال تقسیم کر کے آدھا تمہیں دے دیتا ہوں اور تم میری دو بیویوں کو دیکھو، تم ان میں سے جس کو پسند کرو، میں تمہاری خاطر اس سے الگ ہو جاتا ہوں، پھر جب اس کی عدت پوری ہو جائے تو تم اس سے شادی کر لینا، حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ان سے کہا: مجھے ان میں سے کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے، یہ بتاؤ یہاں کوئی تجارت کے لیے بازار ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں قینقاع کا بازار ہے۔ راوی نے کہا: پھر صبح کو حضرت عبدالرحمن اس بازار میں گئے، پھر وہاں سے پنیر اور گھی لے کر آئے، پھر دوسرے دن صبح کو گئے۔ راوی نے کہا: پھر کچھ دن کے بعد حضرت عبدالرحمن آئے تو ان کے کپڑوں پر زرد رنگ کے نشان تھے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں! آپ نے پوچھا: کس سے کی ہے؟ انہوں نے کہا انصار کی ایک عورت سے، آپ نے پوچھا: کتنا مہر دیا ہے؟ انہوں نے کہا: ایک گٹھلی کے برابر سونا یا کہا ایک گٹھلی سونا، آپ نے فرمایا: تم ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کا ہی ہو۔

(1738)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ (مسلم:194، ابوداؤد:5193، ابن ماجة:68)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم ایمان والے نہیں ہو سکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو عام کرو۔

(1739)۔ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِيءٌ مِنَ الْكِبْرِ (شعب الایمان للبیهقی:8786)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے فرمایا: سلام میں پہل کرنیوالا تکبر سے بری ہے۔

www.islamurdureligion.com

(1740)۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَىٰ مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ (بخاری:12، مسلم:160، ابن ماجة:3253)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ اسلام کی کون سی خصلت سب سے بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا: تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو، جن کو تم پہچانتے ہو اور جن کو تم نہیں پہچانتے۔

(1741)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ (بخاری:6231، ترمذی:2703)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: چھوٹا بڑے کو سلام کہے، گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کہے، تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کہیں۔

(1742)۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا وَعَلَيْكُمْ (بخاری:6258، مسلم:5652)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب اہل کتاب تمہیں سلام کہیں تو تم کہا کرو: وَعَلَيْكُمْ۔

(1743)۔ عَنْ كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ إِلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِلَبَنٍ وَجِدَايَةٍ وَضِغَابِيسَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِأَعْلَىٰ مَكَّةَ فَدَخَلْتُ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ ارْجِعْ فَقُلْ :اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَ اَدْخُلُ (ترمذی: 2710، ابوداؤد:5176)۔ حسن

ترجمہ: حضرت کلدہ بن حنبل فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت صفوان بن امیہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دودھ، بکری کے بچے اور چارہ دے کر بھیجا۔ اس وقت نبی کریم ﷺ مکہ کے بالائی حصہ میں تھے، میں داخل ہوا اور میں نے آپ کو سلام عرض نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واپس جاؤ اور کہو: السلام علیکم، کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟

(1744)۔ عَنْ أَبِي مُوسَىٰ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ (بخاری:6245، ابو داؤد:5180)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص تین دفعہ اجازت مانگے اور اسے اجازت نہ دی جائے، تو اسے چاہیے کہ واپس چلا جائے۔

(1745)۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ إِذَا لَقِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ فَإِنْ حَالَتْ بَيْنَهُمَا شَجَرَةٌ أَوْ جِدَارٌ أَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِيَهُ فَلْيُسَلِّمْ عَلَيْهِ أَيْضًا (ابو داؤد:5200)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کہے، اگر چلتے چلتے ان کے درمیان کوئی درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے تو پھر دوبارہ جب ملیں تو دوبارہ سلام کہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(1746)۔وَعَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلاَّ غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَّتَفَرَّقَا (مسند احمد: 18456، ابوداؤد: 5212، ترمذی: 2727، ابن ماجة: 3703)۔ صحیح ولہ طرق

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں تو علیحدہ ہونے سے پہلے پہلے ان کی بخشش کر دی جاتی ہے۔

(1747)۔عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ مَرَّ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ فِي نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا (ابو داؤد: 5204، ترمذی: 2698، ابن ماجة: 3701)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت اسماء بنتِ یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم عورتوں میں بیٹھی ہوئی تھیں اور نبی کریم ﷺ ہمارے پاس سے گزرے تو ہمیں سلام فرمایا۔

(1748)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا (بخاری: 6269، مسلم: 5684، سنن الدارمی: 2655، ترمذی: 2749)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کوئی آدمی کسی آدمی کو مجلس میں سے اٹھا کر پھر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے بلکہ کھل جاؤ اور جگہ بناؤ۔

(1749)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَهُوَ اَحَقُّ بِهِ (مسلم: 5689، ترمذی: 2751، ابو داؤد: 4853، سنن الدارمی: 2656، ابن ماجة: 3717)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنی جگہ سے اٹھا اور پھر واپس آیا تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(1750)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا تَجْلِسْ بَيْنَ رَجُلَيْنِ اِلَّا بِاِذْنِهِمَا (ابو داؤد: 4844)۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو آدمیوں کے درمیان ان کی اجازت کے بغیر مت بیٹھ۔

(1751)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ (ترمذی: 1921)۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہیں کیا اور بڑے کا احترام نہیں کیا اور نیکی کا حکم نہیں دیا اور برائی سے منع نہیں کیا۔

(1752)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ، اِرْحَمُوا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَآءِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُد وَالتِّرْمِذِي وَمَرَّ الْحَدِيثُ اَنْزِلُوا النَّاسَ

www.islamtheworldreligion.com

مَنَازِلَهُمْ (ابوداؤد:4941،ترمذی:1924،مسند احمد:6494)۔ قال الترمذی حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رحم کرنے والوں پر رحمن رحم کرتا ہے۔ جو زمین پر ہیں تم ان پر رحم کرو، جو آسمان میں ہے وہ تم پر رحم کرے گا۔

اس سے پہلے حدیث گزر چکی ہے کہ لوگوں سے ان کے مرتبے کے مطابق پیش آؤ۔

(1753)۔ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ

(بخاری:6013،7376،مسلم:6030)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا کہ: جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(1754)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ، فَاَحَبُّهُمْ اِلَى اللهِ اَنْفَعُهُمْ لِعِيَالِهٖ (مسند ابی یعلیٰ:3315،شعب الایمان:7444،7445،7446،7447)۔ حسن لطرقہ، وقول نکارتہ لیس بصحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مخلوق اللہ کا اہل وعیال ہے، اللہ کو سب سے زیادہ پسند وہ شخص ہے جو اس کے عیال کو سب سے زیادہ نفع پہنچائے۔

(1755)۔ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهٗ فَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهٗ

(مسلم:5055،ابوداؤد:2815،ترمذی:1409،ابن ماجۃ:3170،نسائی:4413)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر چیز پر احسان فرض کیا ہے۔ جب تم قتل کرو تو احسان کے طریقے سے قتل کرو، جب تم ذبح کرو تو احسان کے طریقے سے ذبح کرو۔ آدمی کو چاہیے کہ اپنی چھری تیز کرلے اور اپنے ذبیحہ کو آسانی فراہم کرے۔

(1756)۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ وَعِنْدَهٗ اَزْوَاجُهٗ فَرُحْنَ فَقَالَ لِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ لَا تَعْجَلِي حَتّٰى اَنْصَرِفَ مَعَكِ وَكَانَ بَيْتُهَا فِي دَارِ اُسَامَةَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا فَلَقِيَهٗ رَجُلَانِ مِنَ الْاَنْصَارِ فَنَظَرَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ اَجَازَا وَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ تَعَالَيَا اِنَّهَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ قَالَا سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَى الدَّمِ وَاِنِّي خَشِيتُ اَنْ يُلْقِيَ فِي اَنْفُسِكُمَا شَيْئًا (بخاری:2038،مسلم:5679)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں (معتکف) تھے اور آپ کے پاس آپ کی ازواج بیٹھی ہوئی تھیں، پھر وہ جانے لگیں تو آپ نے حضرت صفیہ بنت حیی سے فرمایا: تم جلدی نہ کرو حتیٰ کہ میں تمہیں (رخصت کرنے) چلتا ہوں، اور ان کا حجرہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی حویلی میں تھا، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت صفیہ کیساتھ نکلے، پس آپ سے انصار کے دو آدمی ملے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھا، پھر گزر گئے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دونوں

www.isbnthewordreligion.com

اِدھر آ ؤ، یہ صفیہ بنت حیی ہیں، ان دونوں نے کہا: سبحان اللہ! یارسول اللہ! آپ نے فرمایا: بے شک شیطان انسان کے خون کی گردش کی جگہ میں پہنچ جاتا ہے اور مجھے یہ خوف ہوا کہ وہ تمہارے دل میں کوئی چیز ڈال دے گا۔

شرح

معاشرت کا لفظ باب مفاعلہ سے ہے۔اس کا معنی ہے باہم زندگی گزارنا۔اسلام نے ہر انسان کے حقوق، ہر مسلمان کے حقوق، پڑوسی کے حقوق، مختلف رشتہ داروں کے درجہ بدرجہ حقوق کو اس قدر تفصیل کے ساتھ واضح کیا ہے کہ کسی دوسرے مذہب کو یہ اعزاز حاصل نہیں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تیری زوجہ کا تجھ پر حق ہے، تیرے مہمان کا تجھ پر حق ہے اور تیرے جسم کا تجھ پر حق ہے (بخاری: ۱۹۷۴، مسلم: ۲۷۳۰)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَيَقُولُ مَا أَطْيَبَكَ وَأَطْيَبَ رِيحَكَ، مَا أَعْظَمَكَ وَ أَعْظَمَ حُرمَتَكَ، وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَحُرْمَةُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ حُرْمَةً مِنْكَ مَالُهُ وَدَمُهُ وَإِنْ نَظُنَّ بِهِ إِلَّا خَيراً یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ کا طواف کر رہے تھے اور فرما رہے تھے، تو کتنا ہی پاکیزہ ہے اور تیری ہوا کیسی پاکیزہ ہے، تو کتنا ہی عظمت والا ہے اور تیری کتنی ہی عظیم شان ہے۔قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے، اللہ کے ہاں ایک مومن کی شان تیری شان سے بڑھ کر ہے، اس کا مال بھی اور اس کا خون بھی۔ اور یہ کہ ہم اس کے بارے میں حسن ظن سے کام لیں (ابن ماجہ: ۳۹۳۲)۔ضعیف

حضرت سعد بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حَقُّ كَبِيرِ الْإِخْوَةِ عَلَى صَغِيرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ یعنی بھائیوں میں سے بڑوں کا حق ان کے چھوٹوں پر ایسے ہے جیسے باپ کا حق اپنے بیٹے پر (شعب الایمان للبیہقی: ۷۹۲۹)۔ضعیف

حضرت ابوسعید اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ وُلِدَ لَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنِ اسْمَهُ وَأَدَبَهُ فَإِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَإِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ إِثْماً فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى أَبِيهِ یعنی جس کے ہاں بچہ پیدا ہو تو وہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے اور جب بالغ ہو جائے تو اس کی شادی کرے۔اگر وہ بالغ ہو گیا اور اس نے اس کی شادی نہ کی پھر اس نے گناہ کر لیا تو اس کا گناہ اس کے باپ کے سر ہوگا (شعب الایمان للبیہقی: ۸۶۶۶)۔ضعیف

☆.....☆.....☆

www.islamtheworldreligion.com

كِتَابُ اللِّبَاسِ
لباس کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: يَابَنِيٓ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ يٰبَنِيٓ اٰدَمَ لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَآ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا (الاعراف :26، 27)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کی اولاد یقیناً ہم نے تم پر لباس اتارا ہے جو تمہارے ستر کو ڈھانپتا ہے اور تمہارے لیے زینت کا باعث ہے، اور جو تقویٰ کا لباس ہے وہی بہترین ہے، یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ تم نصیحت پکڑو، اے آدم کی اولاد تمہیں شیطان فتنے میں ہرگز نہ ڈالے، جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکالا، انکا لباس ان سے اتروادیا تاکہ انہیں انکی شرمگاہیں دکھائے۔

وَ قَالَ: خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (الاعراف :31)۔

ترجمہ: اور فرماتا ہے: ہر نماز کے وقت اپنا لباس زیبِ تن کرلیا کرو۔

(1757)۔عَنْ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْبَسُوا الثِّيَابَ الْبِيضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَ كَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ (مسند احمد: 19987، ترمذی: 2810، نسائی: 1896، ابن ماجة: 3567)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سفید کپڑے پہنا کرو۔ یہ زیادہ پاکیزہ اور طیب ہیں۔ سفید کپڑوں میں ہی اپنے مُردوں کو کفن دیا کرو۔

(1758)۔وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَحْسَنَ مَا زُرْتُمُ اللّٰهَ فِي قُبُورِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبِيَاضُ (ابن ماجة: 3568)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بہترین لباس سفید ہی ہے جس میں تم (مرنے کے بعد) قبروں میں اور (نماز پڑھتے وقت) مسجدوں میں اللہ کی زیارت کرتے ہو۔

(1759)۔وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا تَسْمَعُونَ اَلَا تَسْمَعُونَ اَنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيمَانِ، اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِيمَانِ (ابوداؤد: 4161، ابن ماجة: 4118)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم سنتے نہیں ہو، کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے، بے شک سادگی ایمان کا حصہ ہے۔

(1760)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ فِي الدُّنْيَا اَلْبَسَهُ

www.islamtheworldreligion.com

اللهُ ثَوبَ مَذِلَّةٍ يَومَ الْقِيٰمَةِ (مسند احمد: 6250، ابوداؤد: 4029، ابن ماجة: 3606)۔ اسنادہ حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے دنیا میں شہرت والا نمایاں لباس پہنا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائے گا۔

(1761)۔ وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ تَشَبَّهَ بِقَومٍ فَهُوَ مِنْهُمْ (مسند احمد: 5115، ابوداؤد: 4031)۔ حسن

ترجمہ: انہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی قوم سے مشابہت کی وہ انہیں میں سے ہے۔

(1762)۔ وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ اَنْ يَلْبَسَهَا الْحِبَرَةُ (بخاری: 5813، مسلم: 5441، ابوداؤد: 4060، ترمذی: 1787، نسائی: 5315)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: (اَن سلے کپڑوں میں سے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے پسندیدہ کپڑا (سبز رنگ کی یا سرخ دھاریوں والی) یمنی چادر تھی۔

شرح

حِبَرَہ یمنی چادر کو کہا جاتا تھا، جسکا رنگ سبز ہوتا تھا (فتح الباری جلد ۱۰ صفحہ ۳۱۲، عمدۃ القاری جلد ۱۸ صفحہ ۲۶)۔

حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے دیکھا (ابوداؤد: ۴۰۶۵، ۴۲۰۶، ترمذی: ۲۸۱۲، نسائی: ۱۵۷۱)۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طوافِ کعبہ کرتے وقت سبز چادر اوڑھی ہوئی تھی (ابوداؤد: ۱۸۸۳)۔ ہجرت کی رات سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سبز چادر اوڑھ کر سوئے (سیرت ابن ہشام ۲/ ۴۸۳، ۴۹۳)۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے چاند نکلا ہوا دیکھا تو میں ایک نظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتا تھا اور ایک نظر چاند کو دیکھتا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سرخ حُلہ مبارک اوڑھا ہوا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے چاند سے زیادہ خوبصورت لگ رہے تھے (ترمذی: ۲۸۱۱، ۳۶۳۵)۔

(1763)۔ وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الثِّيَابِ اِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْقَمِيْصُ (ابوداؤد: 4025، ترمذی: 1762)۔ صحیح صححه الحاكم ووافقه الذهبی

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: (سلے ہوئے کپڑوں میں سے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے پسندیدہ کپڑا قمیض تھی۔

(1764)۔ وَعَنْ اَبِي بُرْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّداً وَاِزَاراً غَلِيْظاً، فَقَالَتْ قُبِضَ رُوْحُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي هٰذَيْنِ (بخاری: 5818، مسلم: 5442، 5443، ابوداؤد: 4036، ترمذی: 1733، ابن ماجة: 3551)۔ صحیح

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے لوگوں کو ایک بُنی ہوئی چادر اور ایک موٹے کپڑے کا تہبند نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ ان دو کپڑوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال شریف ہوا۔

(1765)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ (بخاری: 5787، ابن ماجة: 3573، نسائی: 5330)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ٹخنوں سے نیچے لٹکنے والا تہبند جہنم میں جائے گا۔

(1766)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَلْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ، مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئاً خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (ابوداؤد: 4094 اللفظ لهما، نسائی: 5334، ابن ماجة: 3576)۔ صحیح وهو في البخاری ومسلم دون الفقرة الاولیٰ

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: تہبند، قمیض اور عمامہ میں فخر کا امکان ہے۔ جس نے ان میں سے کسی چیز کو شوخی کے طور پر لٹکایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

(1767)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ اَنْ يُرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ (ترمذی: 2819)۔ وقال حسن

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ پسند فرماتا ہے کہ بندے پر اللہ کی نعمت کے اثرات ظاہر ہوں۔

(1768)۔وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاْةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوعِ (مسلم: 5437، ابوداؤد: 4044، ترمذی: 1737، نسائی: 5267)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نیم ریشمی اور ریشمی لباس سے، سونے کی انگوٹھی سے اور رکوع میں قرآن شریف پڑھنے سے منع فرمایا۔

(1769)۔وَعَنْ اَبِي مُوسَى الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِلْاِنَاثِ مِنْ اُمَّتِي، وَحُرِّمَ عَلٰى ذُكُورِهَا (ترمذی: 1720، نسائی: 5148)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال کیا گیا اور مردوں پر حرام کیا گیا۔

(1770)۔وَعَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصَرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى (مسلم: 5489)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی انگوٹھی بائیں ہاتھ کی چھنگلی میں ہوتی تھی۔

(1771)۔وَعَنْهُ قَالَ اِنَّ نَعْلَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ (بخاری: 5857، ابوداؤد: 4134،

www.islamtheworldreligion.com

ترمذی:1773،نسائی:5367،ابن ماجة:3615)۔صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جوتے مبارک کے دو تسمے ہوتے تھے۔

(1772)۔وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يَتَنَعَّلَ الرَّجُلُ قَائِمًا (ابوداؤد:4135)۔صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑا ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔

(1773)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ ، اَلْخِتَانُ وَ الْاِسْتِحْدَادُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ (بخاری: 5891، مسلم: 597،ابوداؤد: 4198،ترمذی: 2756، نسائی:5225،ابن ماجة:292،مؤطا امام مالك كتاب صفة النبی ﷺ باب ما جاء فی السنة فی الفطرة:3)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں۔ ختنے کرنا، ناف سے نیچے بال کاٹنا، مونچھیں کترنا، ناخن اتارنا اور بغلوں کے بال لینا۔

اَلْعِمَامَةُ سُنَّةٌ زَائِدَةٌ

عمامہ سنتِ زائدہ ہے

(1774)۔عَنْ رُكَانَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَرْقُ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ (ترمذی: 1784،ابوداؤد: 4078)۔ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَاِسْنَادُهٗ لَيْسَ بِقَائِمٍ وَلَا نَعْرِفُ اَبَا الْحَسَنِ الْعَسْقَلَانِيَ وَلَا ابْنَ رُكَانَةَ

ترجمہ: حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: ہم میں اور مشرکین میں فرق ٹوپیوں پر عمامے ہیں، امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی سند قائم نہیں ہے، اور ہم اس کو روایت کرنے والے ابوالحسن عسقلانی کو نہیں جانتے اور نہ ہی ابنِ رکانہ کو جانتے ہیں۔

(1775)۔وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ صَلّٰى جَابِرٌ فِيْ اِزَارٍ قَدْ عَقَدَهٗ مِنْ قِبَلِ قَفَاهُ وَثِيَابُهٗ مَوْضُوْعَةٌ عَلَى الْمِشْجَبِ ، فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ تُصَلِّيْ فِيْ اِزَارٍ وَاحِدٍ ؟ فَقَالَ اِنَّمَا صَنَعْتُ ذٰلِكَ لِيَرَانِيْ اَحْمَقُ مِثْلُكَ وَاَيُّنَا كَانَ لَهٗ ثَوْبَانِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ فِيْ رِوَايَةٍ ، قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ يَّرَانِي الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّيْ كَذَا (بخاری:352،370)۔صحیح

ترجمہ: حضرت محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ صرف ایک کپڑے میں نماز پڑھی جب کہ دوسرا کپڑا اسٹینڈ پر موجود تھا۔ کسی نے پوچھا کہ آپ ایک کپڑے میں نماز پڑھ رہے ہیں؟ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا: میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہے تاکہ تیرے جیسا احمق دیکھ لے۔ ہم میں سے کس کے پاس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دو کپڑے ہوتے تھے؟ اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: میں نے چاہا کہ تمہارے جیسے جاہل مجھے دیکھ لیں، میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی اسی طرح نماز پڑھتے

www.islamtheworldreligion.com

دیکھا ہے۔

(1776)۔وَعَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ الْقَوْمُ يَسْجُدُوْنَ عَلَى الْعِمَامَةِ وَالْقَلَنْسُوَةِ وَيَدَاهُ فِي كُمِّهٖ

(بخاری کتاب الصلوٰۃ باب:23السجود علی الثوب فی الشدۃ الحر)۔صحیح

ترجمہ:۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان (شدید گرمی کی وجہ سے) عمامہ اور ٹوپی پر سجدہ کرتے تھے اور ان کے ہاتھ آستینوں کے اندر ہوتے تھے۔

(1777)۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَلَنْسَوَةٌ شَامِيَّةٌ وَفِي رِوَايَةٍ قَلَنْسَوَةٌ بَيْضَاءُ شَامِيَّةٌ (مسند امام اعظم صفحہ 203)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس شامی ٹوپی ہوا کرتی تھی، ایک روایت میں ہے کہ شام کی سفید ٹوپی ہوتی تھی۔

شرح

عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنے یا پڑھانے سے ثواب زیادہ ملتا ہے، مگر نہ باندھنے سے گناہ نہیں ملتا۔ امام نے ٹوپی پہنی ہو اور مقتدی نے عمامہ باندھا ہو تو نماز میں کچھ خلل تو درکنار، اس سے کراہت بھی لازم نہیں آتی، اس لیے کہ عمامہ باندھنا سنتِ زائدہ ہے (فتاویٰ رضویہ جلد ۷ صفحہ ۳۹۴)۔

اَلْقُبْضَةُ فِي اللِّحْيَةِ سُنَّةٌ مُؤَكَّدَةٌ دُوْنَ الْاِفْرَاطِ وَالتَّفْرِيْطِ

ایک مٹھی داڑھی رکھنا سنتِ مؤکدہ ہے، افراط اور تفریط کے برعکس

(1778)۔عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ، وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا حَجَّ اَوِ اعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ (بخاری: 5892، مسلم: 602، نسائی: 5226)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھی وافر مقدار میں رکھو اور مونچھوں کو چھوٹا کرو۔ (اس حدیث شریف کے راوی) حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ کرتے تو اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ کر فالتو داڑھی کاٹ دیتے تھے۔

شرح

اس حدیث کے راوی سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے حدیث پر عمل کر کے دکھا دیا۔ مزید دیکھیے!

(1779)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: جُزُّوا الشَّوَارِبَ، وَأَرْخُوا اللِّحٰى خَالِفُوا

www.islamtheworldreligion.com

الْمَجُوسَ (مسلم:603)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مونچھوں کو رگڑو اور داڑھی کو لٹکاؤ (یعنی لمبا کرو) اور مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ (اس حدیث میں ارخاء کا لفظ خاص طور پر قابل غور ہے اور پھر مجوسیوں کی مخالفت کو سمجھنا ضروری ہے جو چھوٹی چھوٹی داڑھیاں رکھتے تھے اور آج بھی رکھتے ہیں)۔

(1780)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ: أَمَرَ بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ، وَإِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ (مسلم: 601، ابو داؤد:4199، ترمذی:2764)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے مونچھیں گھٹانے اور داڑھی کو لمبا کرنے کا حکم دیا۔ (اس حدیث میں أَمَرَ کا لفظ فرما کر حکم دیا گیا ہے گویا داڑھی رکھنا صرف عمل سے نہیں بلکہ حکم سے بھی ثابت ہے، پھر داڑھی کے لیے اعفاء کا لفظ استعمال ہوا ہے، عفو کا معنی ہوتا ہے معاف کرنا، تو گویا داڑھی کو لمبا کرنے کے لیے اعفاء کا لفظ ارشاد ہوا ہے)۔

(1781)۔ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ ثُمَّ يَقُصُّ مَا تَحتَ الْقُبْضَةِ رَوَاهُ مُحَمَّد فِي كِتَابِ الْآثَارِ وَ قَالَ وَبِهِ نَأْخُذُ وَهُوَ قَوْلُ أَبِي حَنِيفَةَ (كتاب الآثار: 897، المصنف لابن ابی شیبة المجلد 6 صفحته 109)۔ صحیح و مر شاهده

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ کر فالتو داڑھی کاٹ ڈالتے تھے۔ امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا فیصلہ ہے اور ہم اسی پر عمل کرتے ہیں۔

(1782)۔ وَعَنْ أَبِي حَنِيفَةَ عَنِ الْهَيْثَمِ عَنْ رَجُلٍ أَنَّ أَبَا قُحَافَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَلِحْيَتُهُ قَدِ انْتَشَرَتْ، قَالَ فَقَالَ لَوْ أَخَذْتُمْ وَأَشَارَ إِلَى نَوَاحِي لِحْيَتِهِ (مسند امام اعظم صفحته 205)۔ صحیح

ترجمہ: امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے حضرت ھیثم سے اور انہوں نے ایک آدمی سے روایت کیا ہے کہ حضرت ابوقحافہ جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ان کی داڑھی بکھری ہوئی تھی، وہ آدمی کہتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کاش تم اسے کتر لو اور اپنے ہاتھ مبارک سے داڑھی کے اردگرد اشارہ فرمایا۔

(1783)۔ وَعَنْ أَبِي زُرْعَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا فَضَلَ عَنِ الْقُبْضَةِ (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 6 صفحته 108)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوزرعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی داڑھی مبارک پر مٹھی رکھ لیتے تھے اور جو فالتو ہوتی تھی اسے کاٹ ڈالتے تھے۔

(1784)۔ وَعَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانُوا يُرَخِّصُونَ فِيمَا زَادَ عَلَى الْقُبْضَةِ مِنَ اللِّحْيَةِ أَنْ يُؤْخَذَ مِنْهَا (المصنف لابن ابی شیبة المجلد 6 صفحته 109)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: صحابہ کرام علیہم الرضوان مٹھی سے زیادہ داڑھی کاٹ ڈالنے کی اجازت دیتے تھے۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

علماء نے داڑھی کی ایک مٹھی مقدار کو سنت لکھا ہے، جب لفظ مطلق بولا جائے تو اس سے مراد اس کا فردِ کامل ہوتا ہے، لہٰذا سنتِ موکدہ مراد ہے۔ یہی علماء وصوفیاء علیہم الرضوان کی اجماعی تحقیق ہے اور یہی انکا تعامل ہے۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی داڑھی مبارک لمبائی اور چوڑائی میں تراشتے تھے (ترمذی: ۲۷۶۲)۔ قال الترمذی غریب

بِيَانُ الشَّعْرِ وَالتَّرَجُّلِ

بال رکھنے اور کنگھی کرنے کا بیان

(1785)۔ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ (ترمذی: 1755، ابوداؤد: 4187، ابن ماجة: 3635)۔ حسن صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک کان کی لو سے زائد اور کندھوں سے کم ہوتے تھے۔

(1786)۔ وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ اِنَّ لِيْ جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُهَا ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا (مؤطا مالك كتاب الشعر باب اصلاح الشعر: 6)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے زلفیں رکھی ہوئی ہیں کیا میں ان میں کنگھی کرسکتا ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، اپنی زلفوں کو سجا کے رکھو۔

(1787)۔ وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّأْسِ وَاللِّحْيَةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَاْمُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَلِحْيَتِهٖ، فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِنْ اَنْ يَّاْتِيَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّأْسِ كَاَنَّهٗ شَيْطٰنٌ (مؤطا مالك كتاب الشعر باب اصلاح الشعر: 7)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ اس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ مبارک سے اسکی طرف اشارہ فرمایا: وہ آدمی سمجھ گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے بالوں کو درست کرنے کا حکم فرما رہے ہیں۔ وہ چلا گیا اور بال ٹھیک کر کے واپس آ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: کیا یہ بہتر نہیں ہے

www.islamtheworldreligion.com

بجائے اسکے کہ کسی آدمی کے بال اس طرح بکھرے ہوئے ہوں جیسا کہ وہ شیطان ہے۔

(1788)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ، قَالَ قُلْتُ لِنَافِعٍ وَمَا الْقَزَعُ قَالَ يُحْلَقُ بَعْضُ رَأْسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ (بخاری: 5920، مسلم: 5559، 5921، ابوداؤد: 4193 الی 4195، نسائی: 5048، ابن ماجة: 3637)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن نافع اپنے والد سے اور وہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے قزع سے منع فرمایا۔ حضرت عمر فرماتے کہ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ قزع کیا ہے؟ تو فرمایا کہ: بچے کے سر کا کچھ حصہ منڈا دیا جائے اور کچھ حصہ رہنے دیا جائے۔

(1789)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَعَنَ اللهُ الْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ (بخاری: 5885، ترمذی: 2784، ابوداؤد: 4097، ابن ماجة: 1904)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ نے ان مردوں پر لعنت فرمائی جو عورتوں سے مشابہت کرتے ہیں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں سے مشابہت کرتی ہیں۔

بَيَانُ تَغْيِيْرِ الشَّيْبِ

بڑھاپے کو تبدیل کرنے کا بیان

(1790)۔عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَالثُّغَامَةِ بَيَاضاً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ (مسلم: 5509، ابوداؤد: 4204)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن حضرت ابوقحافہ کو لایا گیا اور ان کا سر اور داڑھی جنگلی درخت کے پھول کی طرح سفید تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اسے کسی چیز سے تبدیل کردو اور کالے رنگ سے بچو۔

(1791)۔وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءُ وَالْكَتَمُ (مسند امام اعظم صفحہ 204، ابوداؤد: 4205، ترمذی: 1753، نسائی: 5077 الی 5082)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: سب سے بہتر چیز جس سے تم بڑھاپے کو تبدیل کرتے ہو وہ حناء اور وسمہ ہے۔

(1792)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُوْنُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ (ابوداؤد: 4212، نسائی: 5075، مسند احمد: 2470)۔ صحیح الاسناد

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: آخری زمانے میں ایک قوم ہوگی جو اس کالے رنگ سے خضاب کرے گی جیسے کبوتروں کی گردنیں ہوتی ہیں، وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پائیں گے۔

www.islamicworldreligion.com

بَيَانُ الطِّيبِ وَالدُّهنِ وَالْكُحلِ

خوشبو، تیل اور سرمہ کا بیان

(1793)۔ عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا (ابوداؤد:4162)۔ صحيح وله شواهد

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شیشی ہوتی تھی جس میں سے آپ ﷺ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

(1794)۔ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: تُوُفِّيَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ سُكَّةٌ، وَمِسْكَةٌ فِيهَا مِنْ عَرَقِ النَّبِيِّ ﷺ (المعجم الكبير:714، مجمع الزوائد:4073)۔ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ

ترجمہ: حضرت حمید فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو ان کے حنوط (میت کو لگائی جانے والی خوشبو) میں شیشی انڈیلی گئی اور کستوری ملائی گئی جس میں نبی کریم ﷺ کا پسینہ تھا۔

(1795)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مَكْحَلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلٰثَةً فِي هٰذِهِ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهِ (ترمذی:1757، ابن ماجة:3499)۔ قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ کے پاس سرمہ دانی ہوتی تھی جس سے آپ ﷺ ہر رات دونوں آنکھوں میں تین تین سلائیاں سرمہ لگایا کرتے تھے۔

مِنْ كُتُبِ الرَّوَافِضِ

روافض کی کتابوں سے

قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيمَا عَلَّمَ اَصْحَابَهُ لَا تَلْبَسُوا السَّوَادَ فَاِنَّهُ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ (المجلد 1 صفحته 163 حديث رقم:767) وَسُئِلَ الصَّادِقُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الصَّلٰوةِ فِي الْقَلَنْسُوَةِ السَّوْدَاءِ، فَقَالَ لَا تُصَلِّ فِيهَا فَاِنَّهَا لِبَاسُ اَهْلِ النَّارِ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ (المجلد 1 صفحته 162 حديث رقم:765) فَاَمَّا لُبْسُ السَّوَادِ لِلتَّقِيَّةِ فَلَا اِثْمَ فِيهِ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ (المجلد 1 صفحته 163 حديث رقم:769) وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُصَلِّي الرَّجُلُ وَفِي يَدِهِ خَاتَمُ حَدِيدٍ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيهُ (المجلد 1 صفحته 164) وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا طَهَّرَ اللهُ يَداً فِيهَا حَلَقَةُ حَدِيدٍ رَوَاهُ فِي مَنْ لَا يَحْضُرُهُ الْفَقِيه (المجلد 1 صفحته 164 حديث رقم:772)۔

ترجمہ: حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے ساتھیوں کو تعلیم دیتے ہوئے فرمایا: کالا لباس مت پہنا کرو، یہ فرعون کا لباس ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: اس میں نماز مت پڑھ یہ دوزخیوں کا لباس ہے۔ مگر تقیہ کے لیے کالا لباس پہننے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

(واضح رہے کہ کالا لباس شیعہ مذہب کے مطابق فرعون کا اور جہنمیوں کا لباس ہے، مگر اہلِ سنت کے نزدیک جائز ہے جبکہ سفید لباس افضل ہے، البتہ محرم کے دنوں میں روافض کے ساتھ مشابہت سے بچنے کے لیے سیاہ لباس کا ترک لازم ہے)۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کوئی آدمی اپنے ہاتھ میں لوہے کی انگوٹھی پہن کر نماز نہ پڑھے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اللہ اس ہاتھ کو کبھی پاک نہ کرے جس میں لوہے کا کڑا ہو۔

☆.....☆.....☆

www.islalmtheworldreligion.com

كِتَابُ الطِّبِّ
طب کی کتاب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: حَاكِيًا عَنْ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ: اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ (الشعرآء :80)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قول حکایت فرمایا: جب میں بیمار ہوتا ہوں تو وہی مجھے شفا دیتا ہے۔

وَ قَالَ: وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ (بنی اسرائیل :82)۔

ترجمہ: اور فرمایا: ہم قرآن نازل کرتے ہیں جو شفا ہے۔

وَ قَالَ: فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ (النحل :69)۔

ترجمہ: اور فرمایا: اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے۔

(1796)۔ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ دَآءٍ دَوَاءٌ، فَاِذَا اُصِيْبَ دَوَآءُ الدَّآءِ بَرِأَ بِاِذْنِ اللّٰهِ (مسلم : 5741، مسند احمد: 14532)۔ صحیح

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر مرض کے لیے دوا ہے۔ جب دوا مرض تک پہنچ جاتی ہے تو اللہ کے اذن سے شفا ہو جاتی ہے۔

بَابُ اُصُوْلِ الطِّبِّ وَتَشْخِيْصِ الْمَرَضِ
طب کے اصول اور مرض کی تشخیص کا باب

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ (الانبیآء :30)۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہم نے پانی سے ہر زندہ چیز کو بنایا۔

وَ قَالَ: ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ (السجدة :8)۔

ترجمہ: اور فرمایا: پھر اللہ نے انسان کی نسل حقیر پانی کے نچوڑ سے جاری کی۔

وَ قَالَ: اِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ (الصٰفٰت :11)۔

ترجمہ: اور فرمایا: ہم نے انہیں چپکتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا۔

وَ قَالَ: وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ (الحجر:26)۔

اور فرمایا: بے شک ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا جو پہلے سیاہ بدبودار گارا تھی۔

www.islalmtheworldreligion.com

وَ قَالَ: خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ (الرحمن :14)۔

ترجمہ: اورفرمایا: اس نے انسان کوٹھیکری کی طرح بجتی ہوئی سوکھی مٹی سے بنایا۔

وَ قَالَ: فَاِذَا سَوَّيْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ (الحجر:29)۔

ترجمہ: اورفرمایا: جب میں اسے برابر کردوں اوراس میں اپنی طرف سے روح پھونک دوں۔

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ (الحج: 46)۔

ترجمہ: اورفرمایا: بلکہ وہ دل اندھے ہوجاتے ہیں جوسینوں میں ہیں۔

وَ قَالَ: لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ (البلد: 4)۔

ترجمہ: اورفرمایا: یقیناہم نے انسان کوبڑی مشقت میں پیدا کیا۔(یعنی رحم میں پیدا کیا جوکبدی عضو ہےاورمشکل مقام ہے)۔

(1797)۔عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ: كَرَاعٍ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى، يُوْشِكُ أَنْ يُّوَاقِعَهٗ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا إِنَّ حِمَى اللّٰهِ فِي أَرْضِهٖ مَحَارِمُهٗ، أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ، اَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ (بخاری: 52، مسلم: 4094، ترمذی: 1205، ابن ماجة: 3984)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: حلال واضح ہےاورحرام واضح ہے، اوران کے درمیان مشتبہات (مشکوک چیزیں) ہیں جنہیں بہت سے لوگ نہیں جانتے، جومشتبہات سے بچ گیا اس نے اپنے دین اوراوراپنی عزت کی حفاظت کرلی، اور جوشبہات میں ملوث ہوگیا وہ اس چرواہے کی طرح ہے جوشاہی چراگاہ کے گردا پنے مویشی چراتا ہے، قریب ہے کہ وہ (جانور) اس میں داخل ہوجائیں گے، خبردار! بے شک اس زمین میں اللہ کی چراگاہ اس کے حرام کیے ہوئے کام ہیں، خبردار! بے شک جسم میں ایک لوتھڑا ہوتا ہے۔ جب وہ درست ہوتا ہے تو سارا جسم درست ہوتا ہے اور جب وہ خراب ہوتا ہے تو سارا جسم خراب ہوتا ہے۔ خبردار وہ لوتھڑا دل ہے۔

(1798)۔وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنْ اَيْنَ يَكُوْنُ الشِّبْهُ اِنَّ مَآءَ الرَّجُلِ غَلِيْظٌ اَبْيَضُ، وَمَآءَ الْمَرْأَةِ رَقِيْقٌ اَصْفَرُ، فَمِنْ اَيِّهِمَا عَلَا اَوْ سَبَقَ يَكُوْنُ مِنْهُ الشِّبْهُ (مسلم: 710، ابن ماجة: 601، نسائی: 200)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام سلمہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہا السلام فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچے کی شبیہ کہاں سے بنتی ہے؟ مرد کا پانی گاڑھا سفید ہوتا ہےاورعورت کا پانی پتلا پیلا ہوتا ہے۔ جسکا پانی غالب آجائے یا پہل کرجائے شبیہ اسی سے بنتی ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

شرح

بلغم کا رنگ سفید، صفراء کا رنگ پیلا، سوداء کا رنگ سیاہ اور خون کا رنگ سرخ ہوتا ہے، ان چار اخلاط میں سے کسی ایک کا عدمِ اعتدال بیماری کا سبب بنتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لَا عَدْوٰی یعنی کوئی بیماری اڑ کر نہیں لگتی (بخاری: ۲۰۹۹)۔ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جذامی آدمی کا ہاتھ پکڑا اور اس کا ہاتھ کھانے کے برتن میں خود ڈالا اور فرمایا: اللہ کے نام سے کھا، اللہ پر یقین رکھتے ہوئے اور اسی پر توکل کرتے ہوئے (ترمذی: ۱۸۱۷، ابوداود: ۳۹۲۵)۔ ایک حدیث میں ہے: ایک اَعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ خارش والے اونٹ سے میرے ہرنی کی طرح صحت منداونٹوں کو خارش لگ جاتی ہے، فرمایا: پہلے اونٹ کو کس نے لگائی تھی؟ (بخاری: 5717، مسلم: 5789)۔

مسلم شریف میں حدیث ہے کہ ایک جذامی نے بیعت کے لیے حاضری کی اجازت چاہی، تو نبی کریم ﷺ نے اسے پیغام بھیجا کہ واپس لوٹ جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی (مسلم: ۵۸۲۲)۔ علماء فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اسے مجلس میں اسی لیے نہیں بلایا کہ لوگ اسے حقیر نہ سمجھیں، یا وہ خود شرمندگی محسوس نہ کرے۔ ایک حدیث میں ہے کہ کوئی بیماری اڑ کر نہیں لگتی، بدشگونی کوئی چیز نہیں، اُلو کی نحوست کوئی چیز نہیں، صفر کی نحوست کوئی چیز نہیں، اور جذام والے سے اس طرح بھاگ جس طرح شیر سے بھاگتے ہو (بخاری: ۵۷۰۷)۔ جذام والے سے بھاگنے کا حکم دینے کی وجہ اس مرض کا متعدی ہونا نہیں بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ مریض کو دیکھ کر دل میں تکبر اور مریض سے نفرت پیدا نہ ہو۔ حدیث شریف میں ہے کہ: جذام والوں کی طرف نظر جما کر مت دیکھو (جامع صغیر: ۹۷۵۴)۔ ایک حدیث میں ہے کہ: اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی تو وہ یہی (جذام) تھی (کنز العمال: ۲۸۳۳۳)۔ یہ حدیث ضعیف ہے اور اس میں بھی اگر کا لفظ امراض کے متعدی ہونے کی نفی کر رہا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ: طاعون ایک عذاب ہے، جسے اللہ نے تم سے پہلی قوموں پر بھیجا تھا، اگر تم کسی علاقے میں طاعون پھیلنے کی خبر سنو تو وہاں مت جاؤ (یعنی خواہ مخواہ امتحان مت بناؤ اور اپنے توکل کا اظہار مت کرو)، اور اگر تم خود اسی علاقے میں موجود ہو تو وہاں سے فرار ہوتے ہوئے مت نکلو (یعنی توکل کرو اور مریضوں کی دیکھ بھال کرو) (بخاری: ۳۴۷۳، مسلم: ۵۷۷۲)۔

اگلی حدیث اس طرح ہے کہ: طاعون ایک عذاب ہے، اللہ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نے اسے مومنوں کے لیے رحمت بنا دیا ہے، جب کوئی مومن طاعون کے وقت اپنے شہر میں صبر کے ساتھ رہتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ میرے ساتھ وہی ہوگا جو اللہ نے لکھ دیا ہے تو اسے شہید کا اجر ملے گا (بخاری: ۳۴۷۴)۔ اس حدیث میں بھی توکل کا بیان اور اوپر والی حدیث کی وضاحت موجود ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

بَابُ الْمِعْدَةِ وَمَا يَتَعَلَّقُ بِهَا

معدہ اور اس کے متعلقات کا باب

(1799)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِي مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ اَمْعَآءٍ (بخاری:5393،مسلم:5375)۔ صحیح،واللفظ للبخاری

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بے شک مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر ساتوں آنتوں میں کھاتا ہے۔

(1800)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ اَنَّ خَلْقَ اَحَدِكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِينَ يَوْماً نُطْفَةً، ثُمَّ يَكُونُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ (بخاری:3208،3332،مسلم:6723،ابوداؤد:4708،ترمذی:2137،ابن ماجۃ:76)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ بات بتائی اور آپ سچے اور تصدیق شدہ ہیں کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اس کی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفہ کی شکل میں رہتی ہے، پھر اتنا ہی عرصہ جما ہوا خون رہتا ہے، پھر اتنا ہی عرصہ گوشت کا لوتھڑا رہتا ہے، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔

(1801)۔وَعَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَئَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِينَ؟ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ، قَالَ حَآرٌّ جَارٌّ، قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَآءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ اَنَّ شَيْئاً كَانَ فِيهِ الشِّفَآءُ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَآءِ (ترمذی:2081،ابن ماجۃ:3461)۔ حسن

ترجمہ: حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا کہ تم دست کس چیز سے لیتی ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ شبرم سے۔فرمایا گرم ہے تیز ہے۔فرماتی ہیں کہ پھر میں سنا سے دست لیتی تھی۔تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی چیز میں موت سے شفا ہوتی تو سنا میں ہوتی۔

شرح

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اَلْمِعْدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ، فَاِذَا صَحَّتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالصِّحَّةِ وَاِذَا فَسَدَتِ الْمِعْدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوقُ بِالسُّقْمِ یعنی معدہ بدن کا حوض ہے اور نالیاں اس کی طرف وارد ہوتی ہیں۔جب معدہ صحت مند ہوتا ہے تو نالیاں صحت لے کر پھوٹتی ہیں اور جب معدہ خراب ہوتا ہے تو نالیاں بیماری لیکر پھوٹتی ہی (شعب الایمان للبیہقی:۵۷۹۶،المعجم الاوسط للطبرانی:۴۳۴۳)۔قال الهيثمي في مجمع الزوائد: فيه يحيىٰ بن عبد الله البابلتي وهو ضعيف۔

www.islamtheworldreligion.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اشکمت دردد؟ قُلتُ نَعَمْ يَارَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ قُمْ فَصَلِّ فَإِنَّ فِي الصَّلٰوةِ شِفَآءً یعنی کیا تیرے پیٹ میں درد ہے؟ (یہ فارسی میں فرمایا)۔ میں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ۔ فرمایا: اٹھ نماز پڑھ بے شک نماز میں شفا ہے (ابن ماجہ: ۳۴۵۸)۔

بَابُ الْعِلَاجِ بِالْغِذَآءِ

غذا سے علاج کا باب

(1802)۔وَعَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَجْعَلُ عَلٰى اَرْبِعَآءِ فِي مَزْرَعَةٍ لَهَا سِلْقاً فَكَانَتْ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ تَنْزِعُ اُصُولَ السِّلْقِ فَتَجْعَلُهُ فِي قِدْرٍ ، ثُمَّ تَجْعَلُ عَلَيْهِ قُبْضَةً مِنْ شَعِيْرٍ تَطْحَنُهَا ، فَتَكُونُ اُصُولُ السِّلْقِ عَرْقَهُ ، وَ كُنَّا نَنْصَرِفُ مِنْ صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ فَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَرِّبُ ذٰلِكَ الطَّعَامَ اِلَيْنَا فَنَلْعَقُهُ ، وَ كُنَّا نَتَمَنّٰى يَوْمَ الْجُمُعَةِ لِطَعَامِهَا ذٰلِكَ (بخاری: 938)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم میں ایک خاتون ہوا کرتی تھیں۔ وہ بدھ کے دن چقندر کو اپنے کھیت میں دبا دیتی تھیں۔ جب جمعہ کا دن آتا تو چقندر کی جڑھیں کاٹ کر ہانڈی میں ڈال دیتی تھیں، پھر اس پر ایک مٹھی جو کی ڈال دیتی تھیں اور اسے گھوٹتی تھیں تو چقندر کی جڑھیں اسکا شوربا بن جاتی تھیں۔ جب ہم جمعہ کی نماز سے واپس آتے تھے تو انہیں سلام کرتے تھے۔ وہ ہمیں یہ کھانا پیش کرتی تھیں اور ہم اسے چاٹ کھاتے تھے۔ ہم جمعہ کے دن اسکے کھانے کی تمنا کرتے تھے۔

(1803)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّهَا كَانَتْ تَأْمُرُ بِالتَّلْبِيْنِ لِلْمَرِيْضِ وَلِلْمَحْزُوْنِ عَلَى الْهَالِكِ وَكَانَتْ تَقُولُ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ التَّلْبِيْنَ تُجِمُّ فُؤَادَ الْمَرِيْضِ وَتَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزْنِ (بخاری: 5689، مسلم: 5769)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ آپ مریض کے لیے اور خفقان والے کے لیے خالی پیٹ تلبین تجویز فرماتی تھیں، اور فرمایا کرتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: تلبین مریض کے دل کو مضبوط کرتا ہے اور غم کو دور کرتا ہے۔ (تلبین سے مراد جَو کے آٹے کا پتلا حلوہ ہے جسے پانی میں پکایا جائے اور اتارتے وقت معمولی سا دودھ ڈال دیا جائے اور میٹھے کی جگہ شہد ڈالا جائے)۔

(1804)۔وَعَنْهَا قَالَتْ كَانَ اَحَبَّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ الْحُلْوُ الْبَارِدُ (ترمذی: 1895)۔ صحیح

ترجمہ: انہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا اور ٹھنڈا مشروب سب سے زیادہ پسند تھا۔

(1805)۔وَعَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَلْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَاَبْرِدُوهَا بِالْمَآءِ (بخاری: 3263، مسلم: 5755)۔ صحیح

ترجمہ: انہی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ: بخار جہنم کے سانس لینے سے ہوتا ہے۔ اسے پانی سے ٹھنڈا کرو۔

www.islamtheworldreligion.com

(1806)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلشِّفَآءُ فِي الْعَسَلِ وَالْحَجْمِ (بخاری:5680،ابن ماجة:3491)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ: شفا شہد میں اور پچھنے لگوانے میں ہے۔

(1807)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ الْحَلْوَاءُ وَالْعَسَلُ (بخاری:5614)۔صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حلوا اور شہد پسند تھا۔

(1808)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اَخِي يَشْتَكِي بَطْنُهُ، فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلاً، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا، ثُمَّ اَتَاهُ، فَقَالَ فَقَدْ فَعَلْتُ، فَقَالَ صَدَقَ اللهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيكَ اِسْقِهِ عَسَلاً، فَسَقَاهُ فَبَرِأَ (بخاری:5684،مسلم:5770،ترمذی:2082)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا میرے بھائی کا پیٹ خراب ہو گیا ہے۔فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔وہ پھر دوسری بار آیا۔فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔وہ پھر تیسری بار آیا۔فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔وہ پھر آیا اور عرض کیا میں نے بار بار شہد پلایا ہے۔فرمایا: اللہ نے سچ فرمایا ہے اور تیرے بھائی کے پیٹ نے جھوٹ بولا ہے، اسے شہد پلاؤ۔ اس نے جا کر پلایا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔

(1809)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالشِّفَائَيْنِ، اَلْعَسَلُ وَالْقُرْآنُ (ابن ماجة:3452)۔قال ابن حجر الصحيح وقفه على ابن مسعود رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دو شفاؤں کو لازم پکڑو۔شہد اور قرآن۔

(1810)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيْرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتّٰى قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ (ابن ماجة:3346)۔صحيح وشاهده في مسلم والبخاری (بخاری:6454)۔

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کبھی نہیں کھایا حتیٰ کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

(1811)۔وَعَنِ ابْنَيْ بُسْرٍ السُّلَمِيَّيْنِ قَالَا دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَقَدَّمْنَا زُبْدًا وَتَمْرًا، وَكَانَ يُحِبُّ الزُّبْدَ وَالتَّمْرَ (ابوداؤد:3837،ابن ماجة:3134)۔صحيح، فيه عن ابني بسر يقال اسمهما عبد الله وعطية

ترجمہ: حضرت ابن بسر سلمی کے دو بیٹے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے تو ہم نے مکھن اور کھجور پیش کیے۔آپ مکھن اور کھجور کو پسند فرماتے تھے۔

(1812)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِك رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَعَا رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ، فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجِيْئَ بِمَرْقَةٍ فِيْهَا دُبَّآءٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مِنْ ذٰلِكَ الدُّبَّآءِ، وَيُعْجِبُهُ، فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ، جَعَلْتُ اُلْقِيْهِ اِلَيْهِ وَلَا اَطْعَمُهُ، فَمَا زِلْتُ بَعْدَ ذٰلِكَ يُعْجِبُنِي الدُّبَّآءُ (بخاری:2092،مسلم:5326،5379،5420،5433،5435،5436

www.islamtheworldreligion.com

5437، 5439، ابو داؤد: 3782)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے شوربہ لایا گیا جس میں کدو تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے کدو کھاتے تھے اور آپکو اچھا لگتا تھا۔ جب میں نے یہ دیکھا تو میں اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھانے لگ گیا اور خود نہیں کھاتا تھا۔ اسکے بعد مجھے کدو ہمیشہ کیلیے پسند ہو گیا۔

(1813)۔ وَعَنْ طَلْحَةَ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَإِنَّ الْخَلَّ نِعْمَ الْأُدْمِ، قَالَ جَابِرٌ فَمَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ نَبِيِّ اللهِ ﷺ وَ قَالَ طَلْحَةُ مَا زِلْتُ أُحِبُّ الْخَلَّ مُنْذُ سَمِعْتُهَا مِنْ جَابِرٍ

(مسلم: 5353، ابو داؤد: 3821، ترمذی: 1839، نسائی: 3796، ابن ماجة: 3317)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت طلحہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سرکہ بہترین سالن ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ بات اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو میں سرکہ سے محبت کرنے لگا۔ اور جب سے میں نے یہ بات حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنی تو میں سرکہ سے محبت کرنے لگا۔

(1814)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ، يَا عَائِشَةُ! بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيهِ جِيَاعٌ أَهْلُهُ، قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثاً (مسلم: 5337)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! جس گھر میں کوئی کھجور نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ اے عائشہ! جس گھر میں کوئی کھجور نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ آپ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ فرمائی۔

(1815)۔ وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ (بخاری: 5440، مسلم: 5330، ابو داؤد: 3835، ابن ماجة: 3325، سنن الدارمی: 2062، ترمذی: 1844)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھجوروں کے ساتھ ککڑی ملا کر کھاتے دیکھا۔

(1816)۔ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ، وَالْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاءُ هَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ رَوَاهُ التِّرْمَذِي وَرَوَى الْبُخَارِي جُزْءَ الْكُمَاةِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ (ترمذی: 2066، سنن الدارمی: 2841، وروی البخاری جزء الکماة: 4478)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عجوہ جنت سے ہے۔ اس میں زہر سے شفا ہے۔ کھمبی منّ سے ہے اور اس میں آنکھوں کے لیے شفا ہے۔

(1817)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ (ترمذی: 1843، ابو داؤد: 3836)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھجوروں کے ساتھ تربوز ملا کر کھاتے تھے۔

(1818)۔ وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخاً

www.islamtheworldreligion.com

(ترمذی:1808،ابوداؤد:3828)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پکائے بغیر لہسن کھانے سے منع فرمایا۔

(1819)۔وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ شِفَآءُ عِرْقِ النِّسَآءِ اِلْيَةُ شَاةٍ اَعْرَابِيَّةٍ، تُذَابُ ثُمَّ تُجَزَّأُ ثَلٰثَةَ اَجْزَآءٍ ثُمَّ يُشْرَبُ عَلَى الرِّيْقِ فِي كُلِّ يَوْمٍ جُزْءٌ (ابن ماجة:3463)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عرق النساء کا علاج دیہاتی بکری کی پچھلی ران ہے۔ اسکی یخنی نکال لی جائے پھر اسکے تین حصے کر لیے جائیں پھر ہر روز خالی پیٹ پی جائے۔

(1820)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ مَا رُاِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ مُتَّكِئًا قَطُّ وَلَا يَطَأُ عَقِبَهُ رَجُلَانِ (ابوداؤد:3770،ابن ماجة:244)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی ٹیک لگا کر کھانا کھاتے نہیں دیکھا گیا۔ نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے پیچھے دو آدمی چلتے تھے۔

شرح

دواؤں تک نوبت پہنچنے سے پہلے غذا کا انتخاب اور کھانے کا طریقہ صحت کے لیے بنیادی عوامل ہیں۔ اسلام کے سواء کوئی دوسرا مذہب ان باریکیوں کو نہیں سمجھا تا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: كَانَ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ اَلثَّرِيْدُ مِنَ الْخُبْزِ وَالثَّرِيْدُ مِنَ الْحَيْسِ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سب سے پسندیدہ کھانا روٹی کا ثرید تھا اور حیس (کھجور، گھی اور ستو سے تیار شدہ) کا ثرید تھا (ابوداؤد: ۳۷۸۳)۔ قال ابوداؤد ضعیف

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کا طریقہ یہ تھا کہ: اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيدٍ اَمَرَتْ بِهٖ فَغُطِّيَ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرَتُهٗ وَدُخَانُهٗ، وَتَقُولُ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ یعنی جب ان کے پاس ثرید لایا جاتا تھا تو آپ حکم دیتی تھیں اور اسے ڈھانپ دیا جاتا تھا حتیٰ کہ اس کی حدت اور دھواں ختم ہو جاتا تھا۔ اور آپ فرماتی تھیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اس میں بہت برکت ہوتی ہے (سنن الدارمی: ۲۰۵۱)۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لَا تَدَعُوا الْعَشَآءَ وَلَو بِكَفٍّ مِنْ تَمْرٍ، فَاِنَّ تَرْكَهٗ يُهْرِمُ یعنی رات کا کھانا ترک مت کرو خواہ ایک مٹھی کھجوریں ہی سہی۔ اسے ترک کرنے سے بڑھاپا آتا ہے (ابن ماجہ: ۳۳۵۵)۔ ضعیف جدا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِي كُلِّ شَهْرٍ لَمْ يُصِبْهُ عَظِيْمٌ مِنَ الْبَلَاءِ یعنی جس نے ہر ماہ میں تین دن شہد

www.islamtheworldreligion.com

چاٹ لیا اسے کوئی بڑا مرض نہیں لگے گا) ابن ماجہ: ۳۴۵۰) ۔ضعیف

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِكُمْ یعنی جب کھانا رکھ دیا جائے تو اپنے جوتے اتار دو۔ یہ تمہارے پاؤں کے لیے راحت کا سبب ہے) سنن دارمی:) ۲۰۸۴۔

بَابُ الْعِلَاجِ بِالدَّوَآءِ

دوا سے علاج کا باب

(1821)۔عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا تَدَاوَوْا بِحَرَامٍ (ابوداؤد: 3874)۔ حسن، قال المنذری فی اسنادہ اسماعیل بن عیاش، وفیہ مقال بقیۃ رجالہ ثقات

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حرام چیز سے علاج مت کرو۔

(1822)۔ وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اِنَّ فِي الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ شِفَآءٌ مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ ، وَالسَّامُ الْمَوتُ ، وَالْحَبَّةُ السَّوْدَآءُ الشُّونِيْزُ (بخاری: 5688، مسلم: 5766، ترمذی: 2041، ابن ماجۃ: 3447)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کالے دانے میں سام کے سوا ہر مرض کا علاج ہے اور سام سے مراد موت ہے۔ اور کالے دانے سے مراد کلونجی ہے۔

(1823)۔وَعَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ فَاِنَّ فِيْهِ سَبْعَةُ اَشْفِيَةٍ ، يُسْتَعَطُ بِهٖ مِنَ الْعُذْرَةِ وَيُلَدُّ بِهٖ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ (بخاری: 5692 ، مسلم: 5764، ابن ماجۃ: 3462، ابوداؤد: 3877)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: عود ہندی کو لازم پکڑو۔ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ گلے کے درد میں اس کا سعوط لیا جائے اور ذات الجنب میں اس کا لیپ کیا جائے۔

(1824)۔وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ اَنْ نَتَدَاوِيَ عَنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ وَذَاتُ الْجَنْبِ السِّلُّ (ترمذی: 2079)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ذات الجنب کا علاج قسط بحری اور زیتون سے کرنے کا حکم دیا۔ ذات الجنب سے مراد سل ہے۔

(1825)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَيْكُمْ بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يُجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ (ابن ماجۃ: 3495)۔ صحیح لغیرہ

www.islamtheworldreligion.com

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اثمد کو لازم پکڑو۔ یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے۔

(1826)۔ وَعَنْ سَلْمَةَ خَادِمَةِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُونُ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ قَرْحَةٌ وَلَا نَكْبَةٌ إِلَّا أَمَرَنِي أَنْ أَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ رَوَاهُ التِّرْمِذِي وَمِثْلُهُ فِي ابْنِ مَاجَةَ وَزَادَ وَلَا شَوْكَةٌ (ترمذی:2054، ابن ماجة:3502)۔ حسن

ترجمہ: حضرت سلمہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خادمہ ہیں فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب بھی کوئی زخم آتا یا چوٹ لگتی تو آپ مجھے حکم دیتے کہ اس پر مہندی رکھو۔

(1827)۔ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جُرِحَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَكُسِرَتْ رَبَاعِيَتُهُ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلَى رَأْسِهِ فَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَغْسِلُ الدَّمَ عَنْهُ وَعَلِيٌّ يَسْكُبُ عَلَيْهِ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ فَلَمَّا رَأَتْ فَاطِمَةُ أَنَّ الْمَاءَ لَا يَزِيدُ الدَّمَ إِلَّا كَثْرَةً أَخَذَتْ قِطْعَةَ حَصِيرٍ فَأَحْرَقَتْهَا حَتَّى إِذَا صَارَتْ رُمَاداً أَلْزَمَتْهُ الْجُرْحَ فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ (ابن ماجة:3464)۔ صحيح، وَمَرَّ بَيَانُ السِّنَا وَالسِّوَاكِ

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احد کے دن زخمی کر دیے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دانت مبارک شہید کر دیے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر خود کو توڑ دیا گیا۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون دھو رہی تھیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ڈھال سے پانی ڈال رہے تھے۔ جب حضرت فاطمۃ الزہراء نے دیکھا کہ پانی ڈالنے سے خون میں اضافہ ہی ہو رہا ہے تو آپ نے بوری کا ایک ٹکڑا پکڑا اور اسے جلایا حتیٰ کہ وہ راکھ بن گیا۔ اسے زخم پر چپکا دیا تو خون رک گیا۔ اس سے پہلے سنا اور مسواک کا بیان گزر چکا ہے۔

(1828)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْعَجْوَةِ الْعَالِيَةِ شِفَاءً، وَإِنَّهَا تِرْيَاقٌ أَوَّلَ الْبُكْرَةِ (مسلم:5341)۔ صحيح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اونچی عجوہ میں شفا ہے۔ اس کا صبح سویرے کھانا زہر کا تریاق ہے۔

(1829)۔ وَعَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَعَهُ عَلِيٌّ، وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَلِيٍّ، مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ، قَالَتْ فَجَعَلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ سِلْقاً وَشَعِيراً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّهُ أَوْفَقُ لَكَ (ابوداؤد: 3856، ترمذی: 2037، ابن ماجة:3442)۔ حسن

ترجمہ: حضرت اُم منذر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ ہماری کھجوروں کے گچھے لٹک رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان میں سے کھانے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی رک جا تمہیں کمزوری ہے۔ فرماتی ہیں کہ میں

www.islamtheworldreligion.com

نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے چقندر اور جو پکائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی اس میں سے کھاؤ۔ یہ تمہاری طبیعت کے موافق ہے۔

(1830)۔وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ (ابوداؤد:4586، نسائی:4830، ابن ماجة:3466)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے طبابت کی اور وہ طب نہیں جانتا تھا تو وہ نقصان کا ذمہ دار ہے۔

شرح

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کا مقصد طب اور سائنس سکھانا نہیں تھا۔ اس کے باوجود ان موضوعات پر بہترین معلومات کی دستیابی اسلام کی تعلیمات کی وسعت کا واضح ثبوت ہے۔ طبِ نبوی سنن زوائد میں سے ہے، لہٰذا اس کے مطابق علاج کرنا واجب نہیں۔ دیگر کسی بھی جائز طریقے سے علاج کیا جا سکتا ہے۔

حرام چیز کے ساتھ علاج کرنا حرام ہے۔ جند بیدستر وغیرہ مکروہ تحریمی اشیاء سے علاج بھی مکروہ تحریمی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خبیث (ناپاک اور حرام) چیز کے ساتھ علاج کرنے سے منع فرمایا (ابوداؤد:۳۸۷۰، ترمذی:۲۰۴۵، مشکوٰۃ:۴۵۳۹)۔

ہومیوپیتھی سے علاج عصر حاضر علماء کی مختار تحقیق کے مطابق یہ طریقہ علاج جائز ہے، اسی میں مسلمانوں کی سہولت ہے۔ علاج کے مختلف طبی طریقوں کے علاوہ اللہ کریم کی مختلف آیات سے استفادہ اور قرآن کی مسلسل تلاوت بھی شفا کا بہترین ذریعہ ہے۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: خَيْرُ الدَّوَآءِ الْقُرْآنُ یعنی سب سے بہتر دوا قرآن ہے (ابن ماجہ:۳۵۳۳)۔ ضعف

ہڈیوں کو جوڑنے کیلیے آپریشن اور فالتو مواد یا پھوڑے کو کاٹ پھینکنا جائز ہے، مگر اعضاء کی پیوندکاری جائز نہیں۔ اس کی اصل یہ حدیث ہے کہ: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا یعنی میت کی ہڈی توڑنا زندہ کی ہڈی توڑنے کی طرح ہے (ابوداؤد:۳۲۰۷) اور البتہ خون کا انتقال جائز ہے۔ بشرطیکہ انتہائی ضرورت پیدا ہو چکی ہو۔

بَابُ الرُّقْيَةِ

دم کرنے کا باب

(1831)۔عَنْ عَوْفِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ؟ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ، لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ (مسلم:5732، ابوداؤد:3886)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم زمانہ جاہلیت میں جھاڑ پھونک کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا یا

رسول اللہ اسکے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ فرمایا: اپنے دم میرے سامنے پیش کرو۔ دم کرانے میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔

(1832)۔ وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ رَوَاهُ (بخاری: 5738، مسلم: 5720، 5722، ابن ماجة: 3512)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ہم نظر کا دم کرائیں۔

(1833)۔ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَلْعَيْنُ حَقٌّ وَلَو كَانَ شَيْءٌ سَابِقَ الْقَدْرِ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا (مسلم: 5702، ترمذی: 2062)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے۔ اگر کوئی چیز تقدیر سے آگے نکل سکتی تو نظر آگے نکل جاتی۔ جب تم لوگوں سے غسالہ مانگا جائے تو غسالہ کر کے دیا کرو۔

(1834)۔ وَعَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّهُ قَالَ رَاٰى عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ يَغْتَسِلُ فَقَالَ مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّأَةٍ، فَلُبِطَ سَهْلٌ، فَاُتِيَ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقِيْلَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لَكَ فِي سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ؟ وَ اللهِ مَا يَرْفَعُ رَاْسَهُ، فَقَالَ هَلْ تَتَّهِمُونَ لَهُ اَحَداً؟ قَالُوا نَتَّهِمُ عَامِرَ بْنَ رَبِيْعَةَ، قَالَ فَدَعَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامِراً فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ وَقَالَ عَلَامَ يَقْتُلُ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ؟ اَلَّا بَرَّكْتَ؟ اِغْتَسِلْ لَهُ فَغَسَلَ عَامِرٌ وَجْهَهُ وَ يَدَيْهِ وَمِرْفَقَيْهِ وَ رُكْبَتَيْهِ وَاَطْرَافَ رِجْلَيْهِ وَ دَاخِلَةَ اِزَارِهِ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ صُبَّ عَلَيْهِ فَرَاحَ سَهْلٌ مَعَ النَّاسِ لَيْسَ بِهِ بَأْسٌ (مؤطا امام مالك كتاب العين: 2، ابن ماجة: 3509، مسند احمد: 15922)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف فرماتے ہیں کہ حضرت عامر بن ربیعہ نے مجھے غسل کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: میں نے آج جیسا نہ دن دیکھا ہے اور ایسی خوبصورت کھال۔ راوی فرماتے ہیں کہ حضرت سہل گر پڑے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جایا گیا۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! سہل بن حنیف کے لیے کچھ چارہ کریں۔ اللہ کی قسم وہ تو سر بھی نہیں اٹھاتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا کسی پر اسے نظر لگانے کا شبہ ہے؟ عرض کرنے لگے ہم عامر بن ربیعہ کو موردِ الزام سمجھتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عامر کو بلوایا اور ان پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو قتل کیوں کرتا ہے؟ کیا تم نے اسے برکت کی دعا نہیں دی تھی؟ اس کے لیے دھودے۔ حضرت عامر نے اپنا چہرہ، ہاتھ، کہنیاں، گھٹنے، پاؤں کے اطراف اور اپنے تہبند کا اندرونی حصہ ایک پیالے میں دھو کر دیا۔ پھر وہ ان پر ڈالا گیا تو حضرت سہل لوگوں کے ساتھ یوں چلنے لگے جیسے انہیں کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔

(1835)۔ وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ نَاساً مِنْ اَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي سَفَرٍ، فَمَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَقَالُوا لَهُمْ هَلْ فِيكُمْ رَاقٍ فَاِنَّ سَيِّدَ الْحَيِّ لَدِيغٌ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ نَعَمْ، فَاَتَاهُ، فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَاَ الرَّجُلُ، فَاُعْطِيَ قَطِيعاً مِنْ غَنَمٍ فَاَبَى اَنْ يَقْبَلَهَا وَ قَالَ حَتّٰى اَذْكُرَ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ

www.islamtheworldreligion.com

اللهِ ﷺ وَ اللهِ مَا رَقَيْتُ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَتَبَسَّمَ وَ قَالَ وَمَا اَدْرَاكَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ؟ ثُمَّ قَالَ خُذُوا مِنْهُمْ وَاضْرِبُوا لِي بِسَهْمٍ مَعَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِم وَالْبُخَارِي وَاللَّفْظُ لِمُسْلِم وَفِي الرُّقْيَةِ اَحَادِيْثُ كَثِيرَةٌ وَفِي الْبُخَارِي اَنَّهُ قَالَ مَا اَنَا بِرَاقٍ حَتّٰى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا ، فَصَالَحُوهُمْ عَلٰى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلٰى رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ قَدْ اَصَبْتُمْ ، اِقْسِمُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ سَهْماً فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ (بخاری:5749، مسلم: 5733، ترمذی:6063، 6064، ابن ماجة:2156)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ سفر پر تھے۔ وہ عرب کے قبیلوں میں سے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے۔ انہوں نے ان سے مہمان نوازی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے مہمان ٹھہرانے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے پوچھا کیا تم لوگوں میں کوئی دم کرنیوالا ہے؟ قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے۔ صحابہ میں سے ایک آدمی نے کہا ہاں۔ وہ انکے پاس گئے اور اسے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم فرمایا تو آدمی ٹھیک ہو گیا۔ انہیں بکریوں کا ایک گلہ دیا گیا۔ انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا جب تک رسول اللہ ﷺ سے اس کی بابت پوچھ نہ لیں۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ کو ساری بات بتائی۔ عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ کی قسم میں نے صرف فاتحۃ الکتاب سے دم کیا تھا۔ آپ ﷺ مسکرائے اور فرمایا: تمہیں کیسے پتا چلا کہ یہ دم ہے؟ پھر فرمایا: ان سے بکریاں وصول کرلو اور ان میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔ دم کے بارے میں کثرت سے احادیث موجود ہیں۔ بخاری کی روایت میں ہے کہ صحابی نے فرمایا: میں اس وقت تک دم نہیں کروں گا جب تک تم اسکا ہدیہ طے نہ کرو۔ انہوں نے ان سے بکریوں کے ایک گلے پر طے کرلیا۔ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں نے ٹھیک کیا ہے۔ بکریاں آپس میں تقسیم کرلو اور ان میں اپنے ساتھ میرا حصہ بھی رکھو۔ نبی کریم ﷺ ہنس پڑے۔

شرح

اس حدیث سے خطاب پر اُجرت طے کرنا ثابت نہیں ہوسکتا، اس لیے کہ دَم کروانے والے مسلمان نہیں تھے بلکہ یہودی تھے، پھر انہوں نے مہمان نوازی سے انکار کیا تھا، پھر وہ خطاب نہیں تھا بلکہ دَم تھا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مجھے کچھ عطا فرماتے تو میں عرض کرتا کہ کسی ایسے بندے کو دے دیجیے جو مجھ سے زیادہ فقیر ہو، آپ ﷺ نے فرمایا: خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْئٌ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ، فَخُذْهُ وَمَا لَا، فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ یعنی جب تم نے لالچ نہ کیا ہو اور نہ ہی سوال کیا ہو تو اس مال کو لے لیا کرو، اور اگر نہ ملے تو اس کی خواہش نہ کیا کرو (بخاری: ۱۴۷۳، مسلم: ۲۴۰۵)۔ اسی لیے حضرت عبداللہ بن عمر کسی سے کوئی چیز مانگتے نہیں تھے، اگر کوئی چیز ملتی تو اسے رد نہیں کرتے تھے (مسلم: ۲۴۰۶)۔ حضرت ابن ساعدی فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے مجھے اپنے زمانہ خلافت میں صدقات وصول کرنے پر مامور کیا، انہوں نے مجھے اسکی اجرت دی، میں نے عرض کیا: میں نے اللہ کی خاطر عمل کیا ہے اور میرا اجر اللہ کے حوالے ہے، انہوں نے فرمایا: جو تجھے دیا جائے اسے لے لو، میں

www.islamtheworldreligion.com

نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کام کیے، تو آپ ﷺ نے مجھے انعام سے نوازا، میں نے تیری طرح کی بات عرض کی، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تجھے کوئی چیز مانگے بغیر دی جائے تو اسے خود کھاؤ اور خیرات کرو (بخاری: ۱۶۳۷، مسلم: ۲۴۰۸)۔ اسی سے صوفیاء کا قاعدہ ماخوذ ہے کہ: لَا طَمْعَ وَلَا مَنْعَ وَلَا جَمْعَ یعنی طمع نہ کر، اور ملنے پر منع نہ کر، اور مل جائے تو جمع نہ کر۔

(1836)۔ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا فَزِعَ اَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنَ، فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُعَلِّمُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ وَ كَتَبَهَا فِي صَكٍّ، ثُمَّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهٖ (مسند احمد: 6696، ابوداؤد: 3893، ترمذی: 3528 وَاللَّفْظُ لَهٗ). قال الترمذی حسن، و اسناد احمد صحیح

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے انکے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جب کوئی شخص نیند میں ڈر جائے تو کہے ''میں اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اس کے کامل کلمات کے ذریعے اس کے غضب اور سزا سے اور اسکے بندوں کے شر سے اور شیطانوں کی چھیڑ خوانی سے اور اس سے کہ وہ حاضر ہوں'' وہ خواب اسے نقصان نہیں دے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کی اولاد میں سے جو بالغ ہو جاتا اور جو بالغ نہ ہوتا اسے آپ یہی دعا سکھاتے تھے اور اسے ایک کاغذ پر لکھتے تھے پھر اسے اسکے گلے میں لٹکاتے تھے۔

شرح

دم کرنا اور گلے میں تعویز ڈالنا توکل کے خلاف ہے، حدیث شریف میں ہے کہ جنت میں بے حساب جانے والے لوگ وہی ہوں گے جو دم وغیرہ نہیں کرواتے ہوں گے (بخاری: 6472، مسلم: 527)۔ لیکن عوام کے لیے ایسا کرنا جائز ہے اور اسلامی تعلیمات کبھی عوام کے لیے بھی ہوتی ہیں مگر دوسری طرف توکل کی راہ بھی سمجھا دی جاتی ہے۔ دم اور تعویز کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ اس میں کسی قسم کے مشرکانہ الفاظ نہ ہوں، جیسا کہ اوپر حدیث گزر چکی ہے: لَا بَأْسَ بِالرُّقٰى مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ۔ حضرت عطاء تابعی سے ایسی عورت کے بارے میں پوچھا گیا جو حائضہ ہو اور اس کے گلے میں تعویز یا تحریر ہو تو فرمایا: اِنْ كَانَ فِي اَدِيْمٍ فَلْتَنْزِعْهُ وَاِنْ كَانَ فِي قَصَبَةٍ مُصَاغَةٍ مِنْ فِضَّةٍ فَلَا بَأْسَ اِنْ شَآءَتْ وَضَعَتْ وَاِنْ شَآءَتْ لَمْ تَفْعَلْ، قِيْلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ تَقُوْلُ هٰذَا ؟ قَالَ نَعَمْ یعنی اگر وہ چمڑے میں ہو تو اسے اتار دے اور اگر چاندی کے پترے پر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں اگر چاہے تو رکھ دے اور اگر چاہے تو نہ رکھے۔ حضرت عبداللہ سے پوچھا گیا کہ آپ کا یہی فیصلہ ہے؟ فرمایا: ہاں (سنن الدارمی: ۱۱۷۷)۔

☆.....☆.....☆

www.islamtheworldreligion.com

كِتَابُ جَوَاهِرِ الْحِكَمِ

حکمت کے موتیوں کی کتاب

(1837)۔عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

(بخاری:6133،مسلم:7498،ابوداؤد:4862،ابن ماجة:3982)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن ایک سوراخ میں سے دومرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

(1838)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اَلْاَنَاةُ مِنَ اللهِ وَالْعُجْلَةُ مِنَ الشَّيْطٰنِ

(ترمذی:2012)۔حسن وله شواهد قوية

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آہستگی اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی شیطان کی طرف سے ہے۔

(1839)۔وَعَنْ اَبِي سَعِيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيْمَ اِلَّا ذُوْ تَجْرُبَةٍ (ترمذی:2033،مسند احمد:11601،شعب الایمان للبیهقی:4648)۔قال الترمذی حسن

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی حلم والا نہیں سوائے لغزش والے کے اور کوئی حکیم نہیں سوائے تجربہ کار کے۔

(1840)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ (ترمذی:2822)۔حسن

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس سے مشورہ مانگا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے۔

(1841)۔وَعَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّكَ اِذَا اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ اَفْسَدْتَهُمْ (ابوداؤد:4888)۔صحیح

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم لوگوں کے بھید کی جستجو کرو گے تو انہیں متنفر کردو گے۔

(1842)۔وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى، اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ (بخاری:3483،3484،6120،ابوداؤد:4797،ابن ماجة:4183)۔صحیح

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگلی نبوتوں کے کلام سے جو کچھ لوگوں نے پایا اس میں سے یہ تھا کہ ''اگر تجھے حیاء نہیں تو جو چاہے کرتا رہ''۔

www.islamtheworldreligion.com

(1843)۔وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَئَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْبِرِّ وَالْإِثْمِ، قَالَ، اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْإِثْمُ مَاحَاكَ فِي صَدْرِكَ وَ كَرِهْتَ اَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ (مسلم: 6516، 6517، ترمذی:2389، سنن الدارمی:2791)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نیکی اور گناہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا: نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چبھے اور تو نہ چاہے کہ لوگ اس سے آگاہ ہوں۔

(1844)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَتِ الْعَرْضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ (بخاری:6446، مسلم:2420، ترمذی:2373، ابن ماجۃ:4137)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: امیری زیادہ دولت سے نہیں ہوتی بلکہ امیری دل کی امیری ہے۔

(1845)۔وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِزْهَدْ فِي الدُّنْيَا يُحِبُّكَ اللهُ وَازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبُّكَ النَّاسُ (ابن ماجۃ:4106)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھ سے محبت رکھے گا۔ اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جا، لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔

(1846)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِيُّ خَيْرٌ وَاَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِيفِ وَفِي كُلٍّ خَيْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ، وَاسْتَعِنْ بِاللهِ وَلَا تَعْجِزْ، وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّي فَعَلْتُ كَانَ كَذَا وَ كَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللهُ وَمَا شَآءَ فَعَلَ، فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطٰنِ (مسلم:6774، ابن ماجۃ:79)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مضبوط مومن اللہ کے ہاں کمزور مومن سے زیادہ اچھا اور محبوب ہے۔ ویسے دونوں اچھے ہیں۔ اپنے فائدے کے کام کی کوشش کر اور اللہ سے مدد مانگ اور سستی نہ کر۔ اگر تجھے کوئی نقصان دِہ چیز پیش آ جائے تو مت کہہ کہ اگر میں ایسے کرتا تو ایسے ہوتا، بلکہ کہہ: اللہ نے مقدر کیا تھا اور جو اس نے چاہا وہ کر دیا۔ کاش کے لفظ سے شیطانی عمل کا دروازہ کھلتا ہے۔

(1847)۔وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ اَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا (ترمذی:2344، ابن ماجۃ:4164، مسند احمد:205)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تم لوگ اللہ پر توکل کرو جسطرح توکل کا حق ہے تو وہ تمہیں اسطرح رزق دے جیسے پرندوں کو دیتا ہے صبح خالی پیٹ جاتے ہیں اور رَج کے آتے ہیں۔

www.islamtheworldreligion.com

(1848)۔وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ (ابوداؤد:4842)۔ مرسل صحیح

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: لوگوں سے انکے مرتبے کے مطابق پیش آؤ۔

(1849)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ، اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِيْمٌ (مسند احمد:9093،ابوداؤد:4790،ترمذی:1964،المستدرك للحاكم:128،129،130،131،132)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: مومن بھولا اور مہربان ہوتا ہے اور کافر چالباز اور مکار ہوتا ہے۔

(1850)۔وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِي وَيُصِمُّ (ابوداؤد:5130،مسند احمد:21590،21591)۔ حسن

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: کسی چیز کی محبت تجھے اندھا بھی کر دیتی ہے اور بہرہ بھی۔

(1851)۔وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا (مسند احمد:6481،6654،ترمذی:2501،دارمی:2715،شعب الایمان للبیہقی:4983)۔ غریب

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو خاموش رہا نجات پا گیا۔

(1852)۔وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُ مَالَا يَعْنِيْهِ رَوَاهُ مَالِك وَاَحْمَدُ وَرَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَالتِّرْمَذِي عَنْهُمَا (مؤطا امام مالك، كتاب حسن الخلق:3،ابن ماجة:3976،ترمذی:2317،2318،مسند احمد:1737)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ اس چیز کو ترک کر دے جس سے اس کا تعلق نہیں۔

(1853)۔وَعَنْ يَعْلٰى رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ (مسند احمد:17492،ابن ماجة:3666)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت یعلی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اولاد بخیل اور بزدل بنا دیتی ہے۔

(1854)۔وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ، فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَانِيْنَةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِيْبَةٌ (مسند احمد:1727، ترمذی:2518، نسائی:5711،سنن الدارمی:2535)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث یاد کی: جو چیز یقینی ہو اسکے مقابلے پر اس چیز کو ترک کر دے جو تجھے شک میں ڈالے۔ پس بے شک سچائی اطمینان فراہم کرتی ہے اور جھوٹ شک میں ڈالتا ہے۔

www.islamtheworldreligion.com

(1855)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ شَیءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً (ترمذی:2453)۔ وقال حسن صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہر چیز کا ایک عروج ہے اور ہر عروج کو زوال ہے۔

(1856)۔وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اِنَّ الرِّزْقَ لَیَطْلُبُ الْعَبْدَ كَمَا یَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ (حلیة الاولیاء المجلد6 صفحته86)۔ اسنادہ صحیح ولہ شاھد

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک رزق بندے کو اس طرح تلاش کرتا ہے جیسے اسے اس کی موت تلاش کرتی ہے۔

(1857)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَةِ ، اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ (بخاری:6114، مسلم:6643، ابوداؤد:4779)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طاقتور وہ نہیں جو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔

(1858)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْسَ الْخَبَرُ كَالْمُعَایَنَةِ (مسند احمد:1842، 2447)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنی ہوئی بات آنکھوں دیکھی کی طرح نہیں ہوتی۔

(1859)۔وَعَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَا اَیُّهَا النَّاسُ تَوَاضَعُوا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللهُ فَهُوَ فِیْ نَفْسِهٖ صَغِیرٌ وَفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ عَظِیمٌ ، وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللهُ فَهُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیرٌ وَفِیْ نَفْسِهٖ كَبِیرٌ ، حَتّٰی لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَیْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِیرٍ (شعب الایمان للبیہقی:8140)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: اے لوگو! عاجزی اختیار کرو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جس نے اللہ کی خاطر عاجزی اختیار کی اللہ نے اسے بلند کر دیا۔ وہ لوگوں میں اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے مگر لوگوں کی نظر میں عظیم ہوتا ہے اور جس نے تکبر کیا اللہ نے اسے گرا دیا۔ وہ لوگوں کی نظروں میں حقیر ہوتا ہے اور اپنے خیال میں بڑا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ لوگوں کی نظروں میں خنزیر اور کتے سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

(1860)۔وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْكُرِ اللهَ (مسند احمد:7495، ترمذی:1955)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی ناشکرا ہے۔

(1861)۔وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِیَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِیْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ

www.islamtheworldreligion.com

فَهِيَ أَمَانَةٌ (ترمذی:1959، ابوداؤد:4868)۔ حسن

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: جب کوئی آدمی (تجھ سے) بات کرے، پھر پلٹ جائے (یعنی بات کہہ کر چلا جائے) تو وہ امانت ہے۔

(1862)۔وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِباً أَنْ يُحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ (مسلم:7، ابوداؤد:4992)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات آگے کرتا رہے۔

(1863)۔وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ (بخاری:2989، مسلم:2335)۔ صحیح

ترجمہ: انہی نے نبی کریم ﷺ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا: اچھا بول بھی صدقہ ہے۔

(1864)۔وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ : إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ: اَلْحِلْمُ، وَالْأَنَاةُ (مسلم:117، ترمذی:322)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عبدالقیس کے سردار (منذر بن عائذ) سے فرمایا: بے شک آپ میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے: بردباری (تحمل اور برداشت) اور آہستگی (جلد بازی کا الٹ)۔

(1865)۔وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ (بخاری:6117، مسلم:156)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حیاء صرف بھلائی ہی فراہم کرتی ہے۔

(1866)۔وَعَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يَرْحَمُ مَنْ لَا يَرْحَمُ النَّاسَ (بخاری:7376، مسلم:6030، ترمذی:1922)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

(1867)۔وَعَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ مِنَ الْعِلْمِ جَهْلًا (ابوداؤد:5012)۔ حسن

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: بعض علم بھی جہالت ہوتے ہیں۔

(1868)۔وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَاشِرَ عَشَرَةٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ ، مَنْ اَكْيَسُ النَّاسِ وَاَحْزَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: اَكْثَرُهُمْ ذِكْراً لِلْمَوْتِ ، وَاَشَدُّهُمْ اِسْتِعْدَاداً لِلْمَوْتِ قَبْلَ نُزُوْلِ الْمَوْتِ ، اُولٰئِكَ هُمُ الْاَكْيَاسُ ، ذَهَبُوْا بِشَرَفِ الدُّنْيَا وَ كَرَامَةِ الْآخِرَةِ (المعجم الاوسط للطبرانی: 6488)۔ اخرجه فی الصغير ايضا ونقله الهيثمی فی مجمع الزوائد، اسناده صحيح الا

www.islamicurdubooks.com

قال الهيثمي فيه محمد بن علي بن شيبة المصري لم اجد ه

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں دسویں مہینے کی دس تاریخ کو حاضر ہوا، آپکے پاس انصار میں سے ایک آدمی حاضر ہوا، اس نے عرض کیا یا نبی اللہ! سب لوگوں سے زیادہ سمجھدار اور سب سے زیادہ محتاط کون ہے؟ فرمایا: جو شخص اُن میں سب سے زیادہ موت کو یاد کرتا ہو اور سب سے زیادہ موت کیلئے تیار ہو اس سے پہلے کہ موت نازل ہو، وہی لوگ سب سے زیادہ سمجھدار ہیں، وہی دنیا کا شرف اور آخرت کی کرامت پا گئے ہیں۔

(1869)۔وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ

(بخاری: 2977، مسلم: 1168، نسائی: 3087)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جامع کلام دے کر بھیجا گیا ہے۔

(1870)۔وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰى اَنْ قَالَ، قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَوْصِنِيْ، قَالَ اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللهِ فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِكَ كُلِّهٖ، قُلْتُ زِدْنِيْ، قَالَ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ وَذِكْرِ اللهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَكَ فِي السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَكَ فِي الْاَرْضِ، قُلْتُ زِدْنِيْ، قَالَ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ، قُلْتُ زِدْنِيْ، قَالَ اِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ، قُلْتُ زِدْنِيْ، قَالَ قُلِ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا، قُلْتُ زِدْنِيْ، قَالَ لَا تَخَفْ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، قُلْتُ زِدْنِيْ، قَالَ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ (شعب الایمان للبیہقی: 4942)۔ صحیح

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا۔ آگے آپ نے لمبی حدیث بیان فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ فرمایا: میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے نصیحت فرمائیں۔ فرمایا: میں تجھے اللہ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ چیز تمام معاملات کی زینت ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: قرآن کی تلاوت اور اللہ عزوجل کا ذکر لازم پکڑ، یہ تیرے لیے آسمان میں ذکر کا سبب ہے اور زمین میں تیرے لیے نور ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: دیر تک خاموش رہا کرو۔ یہ چیز شیطان کو بھگانے والی ہے اور تیرے دینی معاملات میں تیری مددگار ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: زیادہ ہنسنے سے بچو، زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے اور چہرے کا نور ختم کر دیتی ہے۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: حق کہو خواہ کڑوا ہو۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے مت ڈر۔ میں نے عرض کیا مزید فرمائیں۔ فرمایا: جو کچھ تو اپنے بارے میں جانتا ہے وہ تجھے لوگوں کے خلاف بولنے سے روکے رکھے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰينَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَجَمِيْعِ
رُوَاةِ اَحَادِيْثِ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى
وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ اِلٰى يَوْمِ الْحِسَابِ اِنَّكَ اَنْتَ الْكَرِيْمُ الْوَهَّابُ

☆.....☆.....☆

www.islamtheworldreligion.com

☆.....☆.....یادداشت.....☆.....☆

www.islalmtheworldreligion.com